اِنجیلِ مُقدّس

اصل یونانی متن سے نیا اُردو ترجمہ

UGV
URDU GEO VERSION

مّتی کی اِنجیل

پیش لفظ

اِس اِنجیل کو متّی رسول نے ۶۰ تا ۷۰ عیسوی کے درمیان شہر انطاکیہ میں تحریر کیا۔ خداوند یسُوع مسیح نے اپنی خدمت اور بشارت کے آغاز ہی میں متّی کو اپنا شاگرد بنالیا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ متّی نے اِس اِنجیل میں اُنہی واقعات کو قلمبند کیا ہے جن کا وہ چشم دید گواہ ہے۔

یہ اِنجیل خداوند یسُوع کی پیدایش سے شروع ہو کر آپ کی مَوت اور آپ کے زندہ ہو جانے کے واقعات پر ختم ہوتی ہے۔ آخر میں آپ کا یہ حکم بھی درج کیا گیا ہے کہ تُم جاؤ اور سب قوموں کو شاگرد بناؤ۔ (۱۹:۲۸)

اِس اِنجیل سے متّی کا مقصد اِس حقیقت کو ظاہر کرنا ہے کہ خداوند یسُوع کے بارے میں خدا کا وہ وعدہ جو اُس نے پُرانے عہدنامہ میں کیا تھا، پُورا ہو گیا ہے۔ لہٰذا متّی خداوند یسُوع کو داؤد اور ابرہام کی نسل سے بتاتا ہے (۱:۱) اور آپ کی زندگی سے متعلق پُرانے عہدنامہ کی بہت سی پیش گوئیوں اور عبارتوں کو نقل کرتا ہے۔ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ نہ فقط یہوُدیوں کے (۲۱:۱) بلکہ غیر قوموں (۴:۱۳-۱۶) اور ساری دنیا کے (۱۹:۲۸) نجات دہندہ ہیں۔

خداوند یسُوع کی تعلیم کا اہم موضوع آسمان کی بادشاہی ہے۔ سب لوگ توبہ اور ایمان کے وسیلہ سے اِس بادشاہی میں داخل ہو کر ہمیشہ کی زندگی حاصل کر سکتے ہیں۔ خدا کی بادشاہی کے لوگوں کا اخلاق کیسا ہونا چاہیے؟ اِس سوال کا جواب ہمیں پہاڑی وعظ (۵ تا ۷ باب) میں ملتا ہے جس میں خدا کی بادشاہی اور راستبازی کو سب سے اونچا درجہ دیا گیا ہے۔ (۶:۳۳)

خداوند یسُوع کا شجرہ نسَب

۱ یسُوع مسیح داؤد اور ابرہام کی نسل سے تھا اور اُس کے باپ دادا کے نام یہ ہیں:

[2] ابرہام سے اِضحاق پیدا ہُوا، اِضحاق سے یعقوب اور یعقوب سے یہوُداہ اور اُس کے بھائی پیدا ہُوئے،

[3] یہوُداہ سے فارص اور زارح پیدا ہُوئے۔ اُن کی ماں کا نام تمر تھا۔ اور فارص سے حصرون اور حصرون سے رام پیدا ہُوا،

[4] رام سے عمّیناداب اور عمّیناداب سے نحسُون اور نحسُون سے سلمون پیدا ہُوا،

[5] اور سلمون سے بُوعز پیدا ہُوا۔ اُس کی ماں کا نام راحب تھا۔ اور بُوعز سے عوبید پیدا ہُوا جس کی ماں کا نام رُوت تھا۔ اور عوبید سے یسّی پیدا ہُوا،

[6] اور یسّی سے داؤد بادشاہ پیدا ہُوا۔

داؤد سے سُلیمان پیدا ہُوا جس کی ماں پہلے اُوریّاہ کی بیوی تھی۔

[7] سُلیمان سے رَحبعام، رَحبعام سے ابیّاہ اور ابیّاہ سے آسا پیدا ہُوا،

[8] آسا سے یہوسفط، یہوسفط سے یُورام اور یُورام سے عزیّاہ پیدا ہُوا۔

[9] عزیّاہ سے یُوتام، یُوتام سے آخز اور آخز سے حزقیّاہ پیدا ہُوا۔

[10] حزقیّاہ سے منسّی منسّی سے آمُون اور آمُون سے یُوسیّاہ پیدا ہُوا۔

[11] (یہوُدیوں کے) جلاوطن ہو کر بابل جاتے وقت یُوسیّاہ سے یکونیاہ اور اُس کے بھائی پیدا ہُوئے۔

[12] بابل میں جلاوطنی کے بعد:

یکونیاہ سے سیالتی ایل اور سیالتی ایل سے زَرُبّابل پیدا ہُوا۔ ۱۳ زَرُبّابل سے ابیہُود، ابیہُود سے اَلیاقیم اور اَلیاقیم سے عازُور پیدا ہُوا، ۱۴ عازُور سے صَدُوق، صَدُوق سے اَخیم اور اَخیم سے اِلیہُود پیدا ہُوا، ۱۵ اِلیہُود سے اِلیعزر، اِلیعزر سے متّان اور متّان سے یعقوب پیدا ہُوا، ۱۶ اور یعقوب سے یُوسُف پیدا ہُوا جو مریم کا شوہر تھا اور مریم سے یسُوع پیدا ہُوا جو مسیح کہلاتا ہے۔

۱۷ چنانچہ ابرہام سے داؤد تک چودہ پُشتیں ہُوئیں، داؤد سے یہُودیوں کے جلاوطن ہو کر بابل جانے تک چودہ پُشتیں اور بابل میں جلاوطنی کے ایّام سے مسیح تک چودہ پُشتیں ہُوئیں۔

خداوند یسُوع کی پیدائش

۱۸ یسُوع مسیح کی پیدائش اِس طرح ہُوئی کہ جب اُس کی ماں مریم کی منگنی یُوسُف کے ساتھ ہو گئی تو وہ شادی سے پہلے ہی پاک روح کی قدرت سے حاملہ ہو گئی۔ ۱۹ اُس کا شوہر یُوسُف ایک راستباز آدمی تھا، اِس لیے اُس نے چُپکے سے منگنی توڑ دینے کا ارادہ کر لیا تاکہ مریم کی بدنامی نہ ہونے پائے۔

۲۰ ابھی وہ یہ باتیں سوچ ہی رہا تھا کہ خداوند کے ایک فرشتہ نے خواب میں ظاہر ہو کر اُس سے کہا: اَے یُوسُف اِبن داؤد! اپنی بیوی مریم کو اپنے گھر لے آنے سے مت ڈر کیونکہ جو بچّہ اُس کے پیٹ میں ہے وہ پاک روح کی قدرت سے ہے۔ ۲۱ مریم کے بیٹا ہوگا اور تُو اُس کا نام یسُوع رکھنا کیونکہ وہی اپنے لوگوں کو اُن کے گناہوں سے نجات دے گا۔

۲۲ یہ سب کچھ اِس لیے ہُوا کہ خداوند کا وہ پیغام جو اُس نے اپنے نبی کی معرفت دیا تھا پُورا ہو کہ ۲۳ ایک کنواری حاملہ ہوگی اور اُس کے بیٹا ہوگا۔ وہ عِمّانُوایل کہلائے گا جس کا ترجمہ ہے ”خدا ہمارے ساتھ۔“

۲۴ یُوسُف نے جاگ اُٹھنے کے بعد خداوند کے فرشتہ کے کہنے پر عمل کیا اور اپنی بیوی مریم کو گھر لے آیا ۲۵ لیکن اُس سے دُور رہا جب تک کہ اُس کے بیٹا نہ ہُوا، اور یُوسُف نے بچّے کا نام یسُوع رکھا۔

مجُوسیوں کی آمد

۲ جب یسُوع ہیرودیس بادشاہ کے عہد میں یہودیہ کے شہر بیت لحم میں پیدا ہُوا تو مشرق سے کئی مجُوسی یروشلیم پہنچے اور پوچھنے لگے کہ ۲ یہُودیوں کا بادشاہ جو پیدا ہُوا ہے وہ کہاں ہے؟ کیونکہ ہم مشرق میں اُس کا ستارہ دیکھ کر اُسے سجدہ کرنے آئے ہیں۔ ۳ جب ہیرودیس بادشاہ نے یہ بات سُنی تو وہ اور اُس کے ساتھ یروشلیم کے سب لوگ گھبرا گئے۔ ۴ ہیرودیس سب سردار کاہنوں اور قوم کے علماءِ شریعت کو جمع کر کے اُن سے پُوچھنے لگا کہ مسیح کس جگہ پیدا ہوگا۔ ۵ اُنہوں نے اُس سے کہا: یہُودیہ کے بیت لحم میں کیونکہ نبی کی معرفت یوں کہا گیا ہے کہ

۶ اَے بیت لحم تُو جو یہُوداہ کے علاقہ میں واقع ہے،
یہُوداہ کے حاکموں میں ہرگز کمترین نہیں؛
کیونکہ تجھ میں سے ایک ایسا حاکم برپا ہوگا
جو میری اُمّت اسرائیل کی گلّہ بانی کرے گا۔

۷ تب ہیرودیس نے مجُوسیوں کو چُپکے سے بلا کر اُن سے ستارے کے نمودار ہونے کا ٹھیک وقت دریافت کیا ۸ اور اُنہیں یہ کہہ کر بیت لحم بھیجا کہ جاؤ اور اُس بچّے کا ٹھیک ٹھیک پتہ کرو اور جب وہ تمہیں مل جائے تو مجھے خبر دو تاکہ میں بھی جا کر اُسے سجدہ کروں۔

۹ وہ بادشاہ کی بات سُن کر روانہ ہُوئے اور وہ ستارہ جو اُنہیں مشرق میں دکھائی دیا تھا اُن کے آگے آگے چلنے لگا یہاں تک کہ اُس جگہ کے اوپر جا ٹھہرا جہاں وہ بچّہ موجود تھا۔ ۱۰ ستارے کو دیکھ کر اُنہیں بڑی خوشی ہُوئی۔ ۱۱ تب وہ اُس گھر میں داخل ہُوئے اور بچّے کو اُس کی ماں مریم کے پاس موجود پا کر اُس کے آگے سجدہ میں گر گئے اور اپنے ڈِبّے کھول کر سونا، لوبان اور مُر اُس کی نذر کیا ۱۲ اور خواب میں یہ ہدایت پا کر کہ وہ ہیرودیس کے پاس واپس نہ جائیں، وہ کسی دوسرے راستے سے اپنے وطن لَوٹ گئے۔

مِصر میں پناہ لینا

۱۳ اُن کے چلے جانے کے بعد خداوند کا ایک فرشتہ یُوسُف کو خواب میں دکھائی دیا اور کہنے لگا: اُٹھ! بچّے اور اُس کی ماں کو ساتھ لے کر مِصر بھاگ جا اور میرے کہنے تک وہیں رہنا کیونکہ ہیرودیس اِس بچّے کو ڈھونڈ کر ہلاک کرنا چاہتا ہے۔

۱۴ چنانچہ وہ اُٹھا اور بچّے اور اُس کی ماں کو ساتھ لے کر راتوں رات مِصر کو روانہ ہو گیا ۱۵ اور ہیرودیس کی وفات تک وہیں رہا تاکہ جو بات خداوند نے نبی کی معرفت کہی تھی وہ پُوری ہو جائے کہ میں نے مِصر سے اپنے بیٹے کو بلا لیا۔

۱۶ جب ہیرودیس کو مجُوسیوں کی دھوکہ بازی کا پتہ چلا تو

اُسے بہت غصّہ آیا۔ اُس نے بیت لحم اور اُس کی سب سرحدوں کے اندر سپاہی بھیج کر تمام لڑکوں کو جو دو سال یا اُس سے کم عمر کے تھے قتل کروا دیا۔ اُس نے (دو سال کے) اُس وقت کا حساب اُس صحیح اطّلاع کی بنیاد پر لگایا تھا جو وہ مجُوسیوں سے حاصل کر چکا تھا۔ [17] اِس طرح جو بات یرمیاہ نبی کی معرفت کہی گئی تھی پُوری ہوگئی کہ

[18] رامہ شہر میں ایک آواز سُنائی دی،
چیخنے، چلّانے اور بڑے ماتم کی آواز،
راخل اپنے بچّوں کے لیے رو رہی ہے
اور تسلّی نہیں پاتی،
کیونکہ وہ مر چُکے ہیں۔

مِصر سے واپس آنا

[19] ہیرودیس کی مَوت کے بعد خداوند کا پاک فرشتہ مِصر میں یُوسُف کو خواب میں دکھائی دیا اور کہنے لگا: [20] اُٹھ! بچّے اور اُس کی ماں کو لے کر اِسرائیل کے ملک میں چلا جا کیونکہ جو لوگ بچّے کو جان سے مار ڈالنا چاہتے تھے وہ مر چُکے ہیں۔
[21] لہٰذا وہ اُٹھا اور بچّے اور اُس کی ماں کو لے کر اِسرائیل کے ملک میں آ گیا۔ [22] مگر یہ سُن کر کہ ارخلاؤس اپنے باپ ہیرودیس کی جگہ یہُودیہ کا بادشاہ بن چُکا ہے وہاں جانے سے ڈرا اور خواب میں آگاہی پا کر گلیل کے علاقہ کو روانہ ہوگیا۔ [23] اور وہاں پہنچ کر ناصرت نام شہر میں رہنے لگا تا کہ جو بات نبیوں کی معرفت کہی گئی تھی وہ پُوری ہو کہ وہ ناصری کہلائے گا۔

یوحنّا بپتسمہ دینے والے کی منادی

۳ اُن دِنوں یوحنّا بپتسمہ دینے والا آیا اور یہُودیہ کے بیابان میں جا کر یہ منادی کرنے لگا کہ [2] توبہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہی جلد ہی قائم ہونے والی ہے۔ [3] یہ یوحنّا وہی ہے جس کے بارے میں یسعیاہ نبی کی معرفت یوں کہا گیا تھا:

بیابان میں پکارنے والے کی آواز آ رہی ہے کہ
خداوند کے لیے راستہ تیّار کرو،
اُس کی راہوں کو سیدھا کرو۔

[4] یوحنّا اونٹ کے بالوں کا لباس پہنتا تھا اور اپنی کمر کے گرد چمڑے کا پٹکا باندھے رہتا تھا اور اُس کی خوراک ٹڈّیوں اور جنگلی شہد پر مشتمل تھی۔ [5] یروشلیم، یہُودیہ اور یردن کے سارے علاقوں سے لوگ نکل کر یوحنّا کے پاس جاتے تھے۔ [6] اور جب وہ اپنے گناہوں کا اقرار کرتے تھے تو یوحنّا اُنہیں دریائے یردن میں بپتسمہ دیتا تھا۔
[7] لیکن جب اُس نے دیکھا کہ بہت سے فریسی اور صدُوقی بپتسمہ لینے کی غرض سے اُس کے پاس آ رہے ہیں تو اُن سے کہا: تُم سانپوں کی اولاد ہو، تمہیں کس نے آگاہ کر دیا کہ آنے والے غضب سے بچ کر بھاگ نکلو۔ [8] اپنی توبہ کے لائق پھل بھی لاؤ۔ [9] اور اِس گمان میں نہ رہو کہ تُم ابرہام کی اولاد ہو۔ کیونکہ میں تُم سے کہتا ہُوں کہ خدا اِن پتّھروں سے ابرہام کے لیے اولاد پیدا کر سکتا ہے۔ [10] اب درختوں کی جڑ پر کلہاڑا رکھ دیا گیا ہے لہٰذا جو درخت اچھا پھل نہیں لاتا وہ کاٹا اور آگ میں جھونکا جاتا ہے۔
[11] میں تو تمہیں توبہ کے لیے پانی سے بپتسمہ دیتا ہُوں لیکن جو میرے بعد آنے والا ہے وہ مجھ سے زیادہ طاقتور ہے۔ میں تو اُس کی جوتیاں بھی اُٹھانے کے لائق نہیں ہُوں۔ وہ تمہیں پاک رُوح اور آگ سے بپتسمہ دے گا۔ [12] اُس کا چھاج اُس کے ہاتھ میں ہے اور وہ اناج کو خوب پھٹکے گا۔ وہ گیہوں کو تو اپنے کھتّے میں جمع کرے گا لیکن بھوسے کو اُس آگ میں جھونک دے گا جو کبھی نہ بجھے گی۔

خداوند یسُوع کا بپتسمہ

[13] اُس وقت یسُوع گلیل سے دریائے یردن کے کنارے پہنچا تا کہ یوحنّا سے بپتسمہ لے۔ [14] لیکن یوحنّا نے اُسے منع کرتے ہُوئے کہا کہ تجھ سے بپتسمہ لینے کا محتاج تو میں ہُوں اور تُو میرے پاس آیا ہے؟
[15] مگر یسُوع نے جواب دیا: ابھی تو تُو ایسا ہی ہونے دے کیونکہ مناسب تو یہی ہے کہ ہم ساری راستبازی کو اِسی طرح پُورا کریں۔ تب یوحنّا راضی ہوگیا۔
[16] یسُوع بپتسمہ لینے کے بعد جوں ہی پانی سے باہر نکلا تو آسمان کُھل گیا اور اُس نے خدا کے رُوح کو کبوتر کی مانند اپنے اوپر اُترتے دیکھا۔ [17] ساتھ ہی آسمان سے یہ آواز سُنائی دی کہ یہ میرا پیارا بیٹا ہے جس سے میں بہت خوش ہُوں۔

خداوند یسُوع کی آزمائش

۴ اُس کے بعد یسُوع رُوح کی ہدایت سے بیابان میں گیا تا کہ اِبلیس اُسے آزمائے۔ [2] چالیس دِن اور چالیس رات روزے رکھنے کے بعد یسُوع کو بھوک لگی، [3] تب آزمائش کرنے والے نے اُس کے پاس آ کر کہا: اگر تُو خدا کا بیٹا

ہے تو اِن پتھّروں سے کہہ کہ روٹیاں بن جائیں۔
[۴] یسوؔع نے جواب دیا: پاک کلام میں لکھا ہے کہ اِنسان صرف روٹی ہی سے زندہ نہیں رہتا بلکہ ہر بات سے جو خدا کے مُنہ سے نکلتی ہے۔
[۵] پھر اِبلیسؔ اُسے مُقدّس شہر میں لے گیا اور ہیکل کی چھت کے سب سے اونچے مقام پر کھڑا کر کے [۶] اُس سے کہنے لگا: اگر تُو خدا کا بیٹا ہے تو یہاں سے نیچے کُود جا کیونکہ لکھا ہے کہ

خدا تیرے بارے میں اپنے فرشتوں کو حکم دے گا،
اور وہ تجھے اپنے ہاتھوں پر اُٹھا لیں گے،
تاکہ تیرے پاؤں کو کسی پتھّر سے ٹھیس نہ لگنے پائے۔

[۷] لیکن یسوؔع نے کہا: یہ بھی تو لکھا ہے کہ تُو خداوند اپنے خدا کی آزمایش نہ کر۔
[۸] تب اِبلیسؔ اُسے ایک بہت اونچے پہاڑ پر لے گیا اور وہاں سے دنیا کی تمام سلطنتیں اور اُن کی شان وشوکت اُسے دکھائی [۹] اور کہا کہ اگر تُو میرے سامنے گھٹنے ٹیک کر مجھے سجدہ کرے تو میں یہ سب کچھ تجھے دے دوں گا۔
[۱۰] تب یسوؔع نے اُس سے کہا: اَے شیطان! دُور ہو، کیونکہ لکھا ہے کہ تُو اپنے خداوند خدا ہی کو سجدہ کر اور صرف اُسی کی عبادت کر۔
[۱۱] اِس پر اِبلیسؔ اُسے چھوڑ کر چلا گیا اور فرشتے آ کر اُس کی خدمت کرنے لگے۔

گلیلؔ میں خداوند یسُوعؔ کی خدمت کا آغاز

[۱۲] جب یسُوعؔ نے سُنا کہ یوحنّاؔ کو قید کر لیا گیا ہے تو وہ گلیلؔ لَوٹ گیا۔ [۱۳] اور ناصرتؔ کو چھوڑ کر کفرنحومؔ میں رہنے لگا جو جھیل کے کنارے زبولونؔ اور نفتالیؔ کے علاقہ میں ہے [۱۴] تاکہ وہ بات جو یسعیاہؔ نبی کی معرفت کہی گئی تھی پُوری ہو جائے کہ

[۱۵] زبولونؔ اور نفتالیؔ کے علاقے،
جھیل کی اُس طرف، یردنؔ کے اُس پار،
اور گلیلؔ کا وہ علاقہ جس میں غیر یہُودی بستے ہیں۔
[۱۶] جو لوگ اندھیرے میں زندگی گزارتے تھے
اُنہوں نے بڑی روشنی دیکھی؛
اور جس ملک پر مَوت کا سایہ پڑا ہُوا تھا
اُس کے باشندوں پر نور چمکا۔

[۱۷] اُس وقت سے یسُوعؔ نے یہ منادی شروع کر دی کہ توبہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہی نزدیک آ پہنچی ہے۔

چار شاگردوں کا چُنا جانا

[۱۸] ایک دِن جب یسُوعؔ جھیل کے کنارے کنارے چلا جا رہا تھا تو اُس نے دو بھائیوں، شمعُونؔ جو پطرسؔ کہلاتا ہے اور اُس کے بھائی اندریاسؔ کو دیکھا۔ وہ اُس وقت جھیل میں جال ڈال رہے تھے کیونکہ اُن کا پیشہ ہی مچھلی پکڑنا تھا۔ [۱۹] یسُوعؔ نے اُن سے کہا: میرے پیچھے ہولو تو میں تمہیں اِنسانوں کو پکڑنے والا بنا دوں گا۔
[۲۰] وہ اُسی وقت اپنے جال چھوڑ کر اُس کے پیچھے ہو لیے۔
[۲۱] جب وہ تھوڑا آگے بڑھا تو اُس نے یعقوبؔ اور یوحنّاؔ دو بھائیوں کو دیکھا جو زبدیؔ کے بیٹے تھے۔ وہ کشتی میں اپنے باپ زبدیؔ کے ساتھ جالوں کی مرمّت کر رہے تھے۔ یسُوعؔ نے اُنہیں بلایا [۲۲] اور وہ بھی ایک دم کشتی کو اور اپنے باپ کو چھوڑ کر اُس کے پیچھے چل دیئے۔

بیماروں کا اچھا کرنا

[۲۳] یسُوعؔ سارے گلیلؔ میں گھومتا پھرتا رہا۔ وہ اُن کے عبادت خانوں میں تعلیم دیتا اور بادشاہی کی خوشخبری سناتا تھا اور لوگوں کی ہر قسم کی بیماری اور کمزوری کو دُور کرتا تھا۔ [۲۴] اُس کی شہرت تمام سوریہ میں پھیل گئی اور لوگ سب مریضوں کو جو طرح طرح کی بیماریوں اور تکلیفوں میں مبتلا تھے اور جو مِرگی کے مریض تھے، مفلوج تھے اور جن میں بدروحیں تھیں یسُوعؔ کے پاس لائے اور اُس نے اُنہیں شفا دی۔ [۲۵] اور گلیلؔ، دکپُلسؔ، یروشلیمؔ، یہودیہؔ اور دریائے یردنؔ کے پار کے علاقوں سے بیشمار لوگ یسُوعؔ کے پیچھے ہو لیے۔

مبارکبادیاں

۵ وہ اُس بڑے ہجوم کو دیکھ کر پہاڑ پر چڑھ گیا اور جب بیٹھ گیا تو اُس کے شاگرد بھی اُس کے پاس آ گئے [۲] تب وہ اپنی زبان کھول کر اُنہیں اِس طرح تعلیم دینے لگا:

[۳] مبارک ہیں وہ لوگ جو دل کے غریب ہیں،
کیونکہ آسمان کی بادشاہی اُن ہی کی ہے،
[۴] مبارک ہیں وہ جو غمگین ہیں،
کیونکہ وہ تسلّی پائیں گے۔

۵ مبارک ہیں وہ جو حلیم ہیں،
کیونکہ وہ زمین کے وارث ہوں گے۔
۶ مبارک ہیں وہ جنہیں راستبازی کی بھوک اور پیاس ہے،
کیونکہ وہ آسودہ ہوں گے۔
۷ مبارک ہیں وہ جو رحمدل ہیں،
کیونکہ اُن پر رحم کیا جائے گا۔
۸ مبارک ہیں وہ جو پاک دل ہیں،
کیونکہ وہ خدا کو دیکھیں گے۔
۹ مبارک ہیں وہ جو صلح کراتے ہیں،
کیونکہ وہ خدا کے بیٹے کہلائیں گے۔
۱۰ مبارک ہیں وہ جو راستبازی کے سبب ستائے جاتے ہیں،
کیونکہ آسمان کی بادشاہی اُن ہی کی ہے۔

۱۱ مبارک ہو تُم جب لوگ تمہیں میرے سبب سے لعن طعن کریں اور ستائیں اور طرح طرح کی بُری باتیں تمہارے بارے میں ناحق کہیں۔ ۱۲ تُم خوش ہونا اور جشن منانا کیونکہ آسمان پر تمہارا اجر بڑا ہے۔ اِس لیے کہ لوگوں نے پرانے زمانے کے نبیوں کو اِسی طرح ستایا تھا۔

نمک اور نُور

۱۳ تُم زمین کا نمک ہو لیکن اگر نمک کی نمکینی جاتی رہے تو اُسے کیسے نمکین کیا جا سکتا ہے؟ تب وہ کسی کام کا نہیں رہتا سِوائے اِس کے کہ باہر پھینکا جائے اور لوگوں کے پاؤں سے روندا جائے۔ ۱۴ تُم دنیا کا نُور ہو۔ پہاڑی پر بسا ہُوا شہر چھِپ نہیں سکتا۔ ۱۵ چراغ جلا کر برتن کے نیچے نہیں بلکہ چراغدان پر رکھا جاتا ہے تاکہ وہ گھر کے سارے لوگوں کو روشنی دے۔ ۱۶ اِسی طرح تمہاری روشنی لوگوں کے سامنے چمکے تاکہ وہ تمہارے نیک کاموں کو دیکھ کر تمہارے آسمانی باپ کی تمجید کریں۔

شریعت کی تکمیل

۱۷ یہ نہ سمجھو کہ میں توریت یا نبیوں کو ردّ کرنے آیا ہُوں۔ میں اُنہیں ردّ کرنے نہیں بلکہ پُورا کرنے آیا ہُوں۔ ۱۸ کیونکہ میں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ جب تک آسمان اور زمین نابود نہیں ہو جاتے شریعت کا کوئی چھوٹا سا حرف یا ذرا سا شوشہ تک مٹنے نہ پائے گا جب تک سب کچھ پُورا نہ ہو جائے۔ ۱۹ اِس لیے جو کوئی اِن چھوٹے سے چھوٹے حکموں میں سے کسی کو توڑتا ہے اور دوسروں کو بھی یہی کرنا سکھاتا ہے وہ آسمان کی بادشاہی میں سب سے چھوٹا کہلائے گا لیکن جو اِن پر عمل کرتا ہے اور دوسروں کو بھی اِن حکموں کی تعلیم دیتا ہے وہ آسمان کی بادشاہی میں بڑا کہلائے گا ۲۰ کیونکہ میں تُم سے کہتا ہُوں کہ جب تک تمہاری زندگی شریعت کے عالموں اور فرِیسیوں سے بہتر نہ ہوگی تُم آسمان کی بادشاہی میں داخل نہ ہو سکو گے۔

قتل و خُون

۲۱ تُم سُن چکے ہو کہ پرانے زمانہ کے لوگوں سے کہا گیا تھا کہ خُون نہ کرنا اور جو خُون کرے گا وہ عدالت کی طرف سے سزا پائے گا۔ ۲۲ لیکن میرا کہنا یہ ہے کہ جو کوئی اپنے بھائی پر ناحق غُصّہ کرتا ہے وہ بھی عدالت کی طرف سے سزا پائے گا اور جو کوئی اپنے بھائی کو گالی دیتا ہے وہ عدالتِ عالیہ میں جواب دہ ہوگا اور جو اُسے احمق کہے گا وہ جہنّم کی آگ کا سزاوار ہوگا۔
۲۳ چنانچہ اگر قربانگاہ پر نذر چڑھاتے وقت تجھے یاد آئے کہ تیرے بھائی کو تجھ سے کوئی شکایت ہے ۲۴ تو تُو اپنی نذر وہیں قربانگاہ کے سامنے چھوڑ دے اور جا کر پہلے اپنے بھائی سے صلح کر لے، پھر آ کر اپنی نذر چڑھا۔
۲۵ اگر کوئی شخص تجھ پر دعویٰ کر کے تجھے عدالت میں لے جا رہا ہو تو تُو راستے ہی میں جلدی سے اُس سے صلح کر لے ورنہ وہ تجھے مُنصِف کے سامنے لا کھڑا کرے گا اور مُنصِف تجھے سپاہی کے حوالہ کر دے گا اور وہ تجھے لے جا کر قید خانہ میں ڈال دے گا۔ ۲۶ میں تجھ سے سچ کہتا ہُوں کہ تُو اپنے جرمانہ کا ایک ایک پیسہ ادا کرنے تک وہاں سے نکل نہ پائے گا۔

زناکاری

۲۷ تُم سُن چکے ہو کہ کہا گیا تھا کہ تُم زنا نہ کرنا۔ ۲۸ لیکن میں تُم سے کہتا ہُوں کہ جو کوئی کسی عورت پر بُری نظر ڈالتا ہے وہ اپنے دل میں پہلے ہی اُس کے ساتھ زنا کر چُکا ہے۔ ۲۹ اِس لیے اگر تیری دائیں آنکھ تیرے گناہ کا باعث بنتی ہے تو اُسے نکال کر پھینک دے کیونکہ تیرے لیے یہی مفید ہے کہ تیرے اعضا میں سے ایک عضو جاتا رہے بہ نسبت اِس کے کہ تیرا سارا بدن جہنّم میں ڈال دیا جائے۔ ۳۰ اور اگر تیرا دایاں ہاتھ تجھ سے گناہ کراتا ہے تو اُسے کاٹ کر پھینک دے۔ تیرے لیے یہی بہتر ہے کہ تیرے اعضا میں سے ایک عضو جاتا رہے بہ نسبت اِس کے کہ تیرا سارا بدن جہنّم میں ڈال دیا جائے۔

طلاق

۳۱ یہ بھی کہا گیا تھا کہ جو کوئی اپنی بیوی کو چھوڑ دے اُسے لازم ہے کہ وہ ایک طلاق نامہ لکھ کر اُس کے حوالے کرے۔

[32] لیکن میں تُم سے کہتا ہُوں کہ جو کوئی اپنی بیوی کو بدکاری کے باعث نہیں بلکہ کسی اور وجہ سے طلاق دیتا ہے وہ اُسے زناکار بنانے کا سبب بنتا ہے اور جو کوئی اُس طلاق یافتہ عورت سے شادی کرتا ہے، زناکاری کا مرتکب ہوتا ہے۔

قسمیں کھانا

[33] تُم یہ بھی سُن چکے ہو کہ پرانے زمانہ کے لوگوں سے کہا گیا تھا کہ جھوٹی قسم نہ کھانا اور اگر خداوند کی قسمیں کھاؤ تو اُنہیں پُورا کرنا۔ [34] لیکن میں تُم سے کہتا ہُوں کہ قسم ہرگز مت کھانا، نہ تو آسمان کی کیونکہ وہ خدا کا تخت ہے؛ [35] نہ زمین کی کیونکہ وہ اُس کے پاؤں کی چوکی ہے، نہ یروشلیم کی کیونکہ وہ عظیم بادشاہ کا شہر ہے۔ [36] نہ اپنے سر کی قسم کھانا کیونکہ تُم اپنے ایک بال کو بھی سفید یا سیاہ نہیں کر سکتے۔ [37] چنانچہ ہاں کی جگہ ہاں اور نہیں کی جگہ نہیں کہو کیونکہ اِس سے زیادہ کہنا شیطانی کام ہے۔

انتقام لینا

[38] تُم نے سُنا ہے کہ کہا گیا تھا: آنکھ کے عوض آنکھ اور دانت کے عوض دانت۔ [39] لیکن میں تُم سے کہتا ہُوں کہ شریر کا مقابلہ ہی مت کرنا۔ اگر کوئی تیرے دائیں گال پر تھپڑ مارتا ہے تو دوسرا گال بھی اُس کی طرف پھیر دے۔ [40] اور اگر کوئی تجھ پر دعویٰ کر کے تیرا کرتہ ہتھیا لینا چاہے تو اپنا چوغہ بھی اُس کے حوالے کر دے۔ [41] اگر کوئی تجھے بیگار میں ایک میل لے جانا چاہے تو اُس کے ساتھ دو میل چلا جا۔ [42] جو تجھ سے کچھ مانگے اُسے ضرور دے۔ جو تجھ سے قرض لینا چاہے اُس سے مُنہ نہ موڑ۔

دشمنوں سے محبّت

[43] تُم نے سُنا ہے کہ کہا گیا تھا کہ اپنے پڑوسی سے محبّت رکھو اور دشمن سے عداوت، [44] لیکن میں تُم سے کہتا ہُوں کہ اپنے دشمنوں سے محبّت رکھو اور جو تمہیں ستاتے ہیں اُن کے لیے دعا کرو [45] تاکہ تُم اپنے آسمانی باپ کے بیٹے بن سکو جو اپنے سورج کو اچھے لوگوں پر چمکاتا ہے اور بُرے لوگوں پر بھی اور راستبازوں پر مینہ برساتا ہے اور ناراستوں پر بھی۔ [46] اگر تُم صرف اُن ہی سے محبّت رکھتے ہو جو تُم سے محبّت رکھتے ہیں تو تُم کیا اجر پاؤ گے؟ کیا محصول لینے والے بھی ایسا نہیں کرتے؟ [47] اور اگر تُم صرف اپنے ہی بھائیوں کو سلام کرتے ہو تو دوسروں سے کیا زیادہ کرتے ہو؟ کیا غیر یہودی بھی یہی نہیں کرتے؟ [48] پس تُم کامل بنو جیسا کہ تمہارا آسمانی باپ کامل ہے۔

خیرات

۶ خبردار اپنے مذہبی فرائض محض لوگوں کو دکھانے کے لیے ادا نہ کرو کیونکہ تمہارا آسمانی باپ تمہیں کوئی اجر نہ دے گا۔

[2] چنانچہ جب تُو خیرات دے تو اپنے آگے ڈھنڈورا نہ پٹوا جیسا کہ ریاکار عبادتخانوں اور گلیوں میں کیا کرتے ہیں تاکہ لوگ اُن کی تعریف کریں۔ میں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ جو اجر اُنہیں ملنا چاہئے تھا مل چُکا۔ [3] بلکہ خیرات کرتے وقت جو کچھ تُو اپنے دائیں ہاتھ سے دے اُس کی بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہونے پائے [4] تاکہ تیری خیرات پوشیدہ رہے۔ تب تیرا باپ جو پوشیدگی میں دیکھتا ہے، تجھے اجر دے گا۔

دعا

[5] جب تُم دعا کرو تو ریاکاروں کی مانند مت بنو۔ وہ عبادتخانوں اور بازاروں کے موڑوں پر کھڑے ہو کر دعا کرنا پسند کرتے ہیں تاکہ لوگ اُنہیں دیکھیں۔ میں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ جو اجر اُنہیں ملنا چاہئے تھا مل چُکا۔ [6] بلکہ جب تُو دعا کرے تو اپنی کوٹھری میں جا اور دروازہ بند کر کے اپنے آسمانی باپ سے جو نظر سے پوشیدہ ہے، دعا کر۔ تب تیرا باپ جو پوشیدگی میں دیکھتا ہے تجھے اجر دے گا۔ [7] اور جب تُم دعا کرو تو غیر یہودیوں کی طرح محض رٹے رٹائے جملے ہی نہ دہراتے رہا کرو۔ وہ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اُن کے بہت بولنے کے باعث اُن کی سُنی جائے گی۔ [8] اُن کی مانند مت بنو کیونکہ تمہارا آسمانی باپ تمہارے مانگنے سے پہلے ہی تمہاری ضرورتوں سے واقف ہے۔

[9] چنانچہ تُم اِس طرح دعا کیا کرو:

اَے ہمارے باپ، تُو جو آسمان پر ہے،
تیرا نام پاک مانا جائے،
[10] تیری بادشاہی آئے،
اور تیری مرضی جیسی آسمان پر پُوری ہوتی ہے، زمین پر بھی ہو۔
[11] ہماری روز کی روٹی آج ہمیں دے۔
[12] اور جیسے ہم نے اپنے قرضداروں کو معاف کیا ہے،
تُو بھی ہمارے قرض معاف کر دے۔
[13] ہمیں آزمایش میں نہ لا،
بلکہ بُرائی سے بچا،
(کیونکہ بادشاہی، قدرت اور جلال،
ہمیشہ تیرے ہی ہیں۔ آمین۔)

۱۴ اگر تُم لوگوں کے قصور معاف کرو گے تو تمہارا آسمانی باپ بھی تمہیں معاف کرے گا ۱۵ اور اگر تُم لوگوں کے قصور معاف نہ کرو گے تو تمہارا باپ بھی تمہارے قصور معاف نہ کرے گا۔

روزہ رکھنا

۱۶ جب تُم روزہ رکھو تو ریاکاروں کی طرح اپنا چہرہ اُداس مت بناؤ۔ وہ اپنا مُنہ بگاڑتے ہیں تاکہ لوگوں کو معلوم ہو کہ وہ روزہ سے ہیں۔ میں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ جو اجر اُنہیں ملنا چاہیے تھا وہ مل چُکا۔ ۱۷ بلکہ جب تُو روزہ رکھے تو اپنا مُنہ دھو اور سر میں تیل ڈال ۱۸ تاکہ لوگوں کو نہیں بلکہ تیرے آسمانی باپ کو جو نظر سے پوشیدہ ہے معلوم ہو کہ تُو روزہ دار ہے اور تیرا باپ جو پوشیدگی میں دیکھتا ہے تُجھے اجر دے گا۔

آسمانی خزانہ

۱۹ اپنے لیے زمین پر مال و زر جمع نہ کرو جہاں کیڑا اور زنگ لگ جاتا ہے اور چور نقب لگا کر چُرا لیتے ہیں۔ ۲۰ بلکہ اپنے لیے آسمان پر خزانہ جمع کرو جہاں کیڑا اور زنگ نہیں لگتا اور نہ چور نقب لگا کر چُراتے ہیں۔ ۲۱ کیونکہ جہاں تیرا مال ہے وہیں تیرا دل بھی ہوگا۔

بدن کا چراغ

۲۲ آنکھ بدن کا چراغ ہے۔ لہٰذا اگر تیری آنکھ اچھی ہے تو تیرا سارا بدن پُر نُور ہوگا۔ ۲۳ اگر تیری آنکھ خراب ہے تو تیرا سارا بدن تاریک رہے گا۔ پس اگر تیرے اندر کی روشنی ہی تاریکی بن جائے تو وہ تاریکی کیسی بڑی ہوگی!

خدا اور دولت

۲۴ کوئی آدمی دو مالکوں کی خدمت نہیں کر سکتا۔ یا تو وہ ایک سے دشمنی رکھے گا اور دوسرے سے محبّت یا ایک کا ہو کر رہے گا اور دوسرے کو حقیر جانے گا۔ تُم خدا اور دولت دونوں کی خدمت نہیں کر سکتے۔

فکر اور پریشانی

۲۵ یہی وجہ ہے کہ میں تُم سے کہتا ہُوں کہ نہ تو اپنی جان کی فکر کرو کہ تُم کیا کھاؤ گے یا کیا پیو گے۔ نہ اپنے بدن کی کہ کیا پہنو گے؟ کیا جان خوراک سے اور بدن پوشاک سے بڑھ کر نہیں؟ ۲۶ ہوا کے پرندوں کو دیکھو جو بوتے نہیں اور نہ ہی فصل کو کاٹ کر کھتّوں میں جمع کرتے ہیں۔ پھر بھی تمہارا آسمانی باپ اُن کی پرورش کرتا ہے۔ کیا تمہاری قدر اُن سے زیادہ نہیں؟ ۲۷ تُم میں کون ہے جو فکر کر کے اپنی عمر میں ایک گھڑی بھی بڑھا سکے؟ ۲۸ پوشاک کے لیے کیوں فکر کرتے ہو؟ جنگل میں سوسن کے پھولوں کو دیکھو کہ وہ کس طرح بڑھتے ہیں۔ نہ وہ محنت کرتے ہیں نہ کاتتے ہیں ۲۹ پھر بھی میں تُم سے کہتا ہُوں کہ سلیمانؔ بھی اپنی ساری شان و شوکت کے باوجود اُن میں سے کسی کی طرح مُلبّس نہ تھا۔ ۳۰ جب خدا میدان کی گھاس کو جو آج ہے اور کل تنور میں جھونکی جاتی ہے ایسی پوشاک عطا فرماتا ہے تو اَے کم ایمان والو! کیا وہ تمہیں نہ پہنائے گا؟ ۳۱ لہٰذا فکر مند ہو کر یہ نہ کہو کہ ہم کیا کھائیں گے یا کیا پئیں گے یا یہ کہ ہم کیا پہنیں گے؟ ۳۲ کیونکہ اِن چیزوں کی تلاش میں تو غیر قوموں کے لوگ رہتے ہیں۔ اور تمہارا آسمانی باپ تو جانتا ہی ہے کہ تمہیں اِن سب چیزوں کی ضرورت ہے۔ ۳۳ لیکن پہلے تُم اُس کی بادشاہی اور راستبازی کی جستجو کرو تو یہ چیزیں بھی تمہیں عطا کر دی جائیں گی۔ ۳۴ پس کل کی فکر نہ کرو کیونکہ کل کا دِن اپنی فکر خود ہی کر لے گا۔ آج کے لیے آج ہی کا دکھ بہت ہے۔

عیب جوئی

۷ عیب جوئی نہ کرو تاکہ تمہاری بھی عیب جوئی نہ ہو۔ ۲ کیونکہ جس طرح تُم عیب جوئی کرو گے اُسی طرح تمہاری بھی عیب جوئی کی جائے گی اور جس پیمانہ سے تُم ناپتے ہو اُسی سے تمہارے لیے بھی ناپا جائے گا۔

۳ تُو اپنے بھائی کی آنکھ کا تنکا کیوں دیکھتا ہے جب کہ تیری اپنی آنکھ میں شہتیر ہے جس کا تُو خیال تک نہیں کرتا؟ ۴ جب تیری اپنی آنکھ میں شہتیر ہے تو تُو کس مُنہ سے اپنے بھائی سے کہہ سکتا ہے کہ لا میں تیری آنکھ سے تنکا نکال دُوں؟ ۵ اَے ریاکار! پہلے اپنی آنکھ کا شہتیر تو نکال پھر اپنے بھائی کی آنکھ کے تنکے کو اچھی طرح دیکھ کر نکال سکے گا۔

۶ پاک چیز کُتّوں کو مت دو اور اپنے موتی سؤروں کے آگے نہ ڈالو، کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ اُنہیں پاؤں سے روند کر پلٹیں اور تمہیں پھاڑ ڈالیں۔

مانگنا، ڈھونڈنا اور کھٹکھٹانا

۷ مانگو تو تمہیں دیا جائے گا۔ ڈھونڈو تو پاؤ گے۔ کھٹکھٹاؤ تو تمہارے لیے دروازہ کھول دیا جائے گا ۸ کیونکہ جو کوئی مانگتا ہے اُسے ملتا ہے، جو ڈھونڈتا ہے پاتا ہے اور جو کوئی کھٹکھٹاتا ہے اُس کے لیے دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔

۹ تُم میں ایسا کون ہے کہ اگر اُس کا بیٹا روٹی مانگے تو وہ اُسے پتھّر دے۔ ۱۰ یا اگر مچھلی مانگے تو اُسے سانپ دے؟ ۱۱ اگر تُم بُرے ہونے کے باوجود اپنے بچّوں کو اچھی چیزیں دینا جانتے ہو تو تمہارا آسمانی باپ اُنہیں جو اُس سے مانگتے ہیں تُم سے بڑھ کر

اچھی چیزیں کیوں نہ دے گا؟ [۱۲] پس جیسا تُم چاہتے ہو کہ لوگ تمہارے ساتھ کریں، تُم بھی اُن کے ساتھ ویسا ہی کرو کیونکہ توریت اور نبیوں کی تعلیم یہی ہے۔

تنگ دروازہ

[۱۳] تنگ دروازہ سے داخل ہو کیونکہ وہ دروازہ چوڑا اور وہ راستہ کشادہ ہے جو ہلاکت کی طرف لے جاتا ہے اور اُس سے داخل ہونے والے بہت ہیں [۱۴] کیونکہ وہ دروازہ تنگ اور وہ راستہ سکڑا ہے جو زندگی کی طرف لے جاتا ہے اور اُس کے پانے والے تھوڑے ہیں۔

درخت اور پھل

[۱۵] جھوٹے نبیوں سے خبردار رہو۔ وہ تمہارے پاس بھیڑوں کے لباس میں آتے ہیں لیکن باطن میں پھاڑنے والے بھیڑیئے ہیں۔ [۱۶] تُم اُن کے پھلوں سے اُنہیں پہچان لوگے۔ کیا لوگ جھاڑیوں سے انگور یا کانٹے دار درختوں سے انجیر توڑتے ہیں؟ [۱۷] لہٰذا ہر اچھا درخت اچھا پھل اور ہر بُرا درخت بُرا پھل دیتا ہے۔ [۱۸] نہ اچھا درخت بُرا پھل دیتا ہے اور نہ بُرا درخت اچھا۔ [۱۹] وہ درخت جو اچھا پھل نہیں دیتا کاٹا اور آگ میں ڈالا جاتا ہے۔ [۲۰] پس تُم جھوٹے نبیوں کو اُن کے پھلوں سے پہچان لوگے۔

[۲۱] مجھے اَے خداوند' اَے خداوند کہنے والا ہر شخص آسمان کی بادشاہی میں داخل نہ ہوگا مگر وہ جو میرے آسمانی باپ کی مرضی کے مطابق عمل کرتا ہے ضرور داخل ہوگا۔ [۲۲] اُس دِن کئی مجھ سے کہیں گے: اَے خداوند! اَے خداوند! کیا ہم نے تیرے نام سے نبوّت نہیں کی؟ تیرے نام سے بدروحوں کو نہیں نکالا اور تیرے نام سے بہت سے معجزے نہیں دکھائے؟ [۲۳] اُس وقت میں اُن سے صاف صاف کہہ دُوں گا کہ میں تُم سے کبھی واقف نہ تھا۔ اَے بدکارو! میرے سامنے سے دُور ہو جاؤ۔

دوقسم کی بنیادیں

[۲۴] چنانچہ جو کوئی میری یہ باتیں سُنتا اور اُن پر عمل کرتا ہے وہ اُس عقلمند آدمی کی مانند ٹھہرے گا جس نے اپنا گھر چٹان پر تعمیر کیا۔ [۲۵] بارش ہُوئی، سیلاب آیا اور آندھیاں چلیں اور اُس گھر سے ٹکرائیں مگر وہ نہ گرا کیونکہ اُس کی بنیاد چٹان پر رکھی گئی تھی۔ [۲۶] لیکن جو میری یہ باتیں سُنتا ہے اور اُن پر عمل نہیں کرتا وہ اُس بیوقوف آدمی کی مانند ہے جس نے اپنا گھر ریت پر بنایا۔ [۲۷] بارش ہُوئی، سیلاب آیا، آندھیاں چلیں اور اُس گھر سے ٹکرائیں اور وہ گر گیا اور بالکل برباد ہو گیا۔

[۲۸] جب یسُوعؔ یہ باتیں ختم کر چُکا تو ہجوم اُس کی تعلیم سے حیران ہُوا [۲۹] کیونکہ وہ اُنہیں اُن کے علمائے شریعت کی طرح نہیں بلکہ ایک صاحبِ اختیار کی طرح تعلیم دیتا تھا۔

ایک کوڑھی کا شفا پانا

۸ جب یسُوعؔ پہاڑ سے نیچے آیا تو بہت بڑا ہجوم اُس کے پیچھے ہو لیا۔ [۲] اِس دوران ایک کوڑھی نے یسُوعؔ کے پاس آ کر اُسے سجدہ کیا اور کہا: اَے خداوند! اگر تُو چاہے تو مجھے پاک صاف کر سکتا ہے۔

[۳] یسُوعؔ نے ہاتھ بڑھا کر اُسے چھُوا اور کہا: میں چاہتا ہُوں کہ تُو پاک صاف ہو جائے اور وہ اُسی وقت کوڑھ سے پاک صاف ہو گیا۔ [۴] تب یسُوعؔ نے اُس سے کہا: خبردار کسی سے نہ کہنا بلکہ اپنے آپ کو کاہن کو دکھا اور جو نذر مُوسیٰؔ نے مقرّر کی ہے اُسے ادا کر تاکہ لوگوں کے لیے گواہی ہو۔

رُومی افسر کا ایمان

[۵] جب یسُوعؔ کفرنحُومؔ شہر میں داخل ہُوا تو رُومی فوج کا ایک افسر اُس کے پاس آیا اور منّت کرنے لگا [۶] کہ اَے خداوند! میرا خادم فالج کا مارا گھر میں بیمار پڑا ہے اور بڑی تکلیف میں ہے۔

[۷] یسُوعؔ نے اُس سے کہا: میں آؤں گا اور اُسے اچھا کر دُوں گا۔

[۸] لیکن افسر کہنے لگا: اَے خداوند! میں اِس لائق نہیں کہ تُو میری چھت کے نیچے آئے، تُو صرف زبان سے کہہ دے اور میرا خادم شفا پائے گا۔ [۹] کیونکہ میں خود کسی اور کے اختیار میں ہُوں اور سپاہی میرے اختیار میں ہیں اور جب میں ایک سے کہتا ہُوں کہ جا، تو وہ جاتا ہے اور دوسرے سے کہ آ، تو وہ آتا ہے اور جب اپنے خادم سے کچھ کرنے کو کہتا ہُوں تو وہ کرتا ہے۔

[۱۰] یسُوعؔ کو یہ سُن کر بڑا تعجب ہُوا اور وہ پیچھے آنے والے لوگوں سے کہنے لگا کہ میں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ میں نے اِسرائیلؔ میں بھی ایسا ایمان نہیں پایا۔ [۱۱] اور میں تُم سے کہتا ہُوں کہ بہت سے لوگ مشرق اور مغرب سے آ کر ابرہامؔ، اضحاقؔ اور یعقوبؔ کے ساتھ آسمانی بادشاہی کی ضیافت میں شریک ہوں گے۔ [۱۲] مگر بادشاہی کے وارث باہر اندھیرے میں ڈالے جائیں گے جہاں وہ روتے اور دانت پیستے رہیں گے۔

[۱۳] اور یسُوعؔ نے اُس افسر سے کہا: جا، جیسا تیرا ایمان ہے، تیرے لیے ویسا ہی ہوگا اور اُسی گھڑی اُس کے خادم نے شفا پائی۔

کئی مریضوں کا شفا پانا

[۱۴] جب یسُوعؔ پطرسؔ کے گھر میں داخل ہُوا تو اُس

نے پطرس کی ساس کو بخار میں بستر پر پڑی پایا۔ [15] اُس نے اُس کا ہاتھ چھُوا اور اُس کا بخار اُتر گیا اور وہ اُٹھ کر اُس کی خدمت میں لگ گئی۔ [16] جب شام ہُوئی تو لوگ کئی مریضوں کو جن میں بدروحیں تھیں اُس کے پاس لائے۔ یسُوؔع نے صرف اپنے حکم سے بدروحوں کو نکال دیا اور سب مریضوں کو اچھا کر دیا [17] تاکہ یسعیاؔہ نبی کی معرفت کہی گئی یہ بات پُوری ہو جائے کہ

اُس نے خود ہماری کمزوریاں لے لیں
اور بیماریاں اُٹھالیں۔

خداوند یسُوؔع کی شاگردی

[18] یسُوؔع نے اپنے چاروں طرف لوگوں کا بڑا ہجوم دیکھ کر اپنے شاگردوں کو جھیل کے پار چلنے کا حکم دیا [19] اور ایک عالمِ شریعت اُس کے پاس آ کر کہنے لگا: اَے اُستاد! تُو جہاں بھی جائے گا میں تیری پیروی کروں گا۔

[20] یسُوؔع نے اُس سے کہا: لومڑیوں کے بھٹ اور ہوا کے پرندوں کے لیے گھونسلے ہوتے ہیں لیکن ابنِ آدم کے لیے کوئی جگہ نہیں جہاں وہ اپنا سر بھی رکھ سکے۔

[21] شاگردوں میں سے ایک نے اُس سے کہا: اَے خداوند! مجھے اجازت دے کہ پہلے جا کر اپنے باپ کو دفن کروں۔

[22] یسُوؔع نے اُس سے کہا: تُو میرے پیچھے چل اور مُردوں کو اپنے مُردے دفن کرنے دے۔

خداوند یسُوؔع کا طوفان کو روکنا

[23] اور جب وہ کشتی پر سوار ہُوا تو اُس کے شاگرد اُس کے ساتھ ہو لیے [24] اور اچانک جھیل میں ایسا زبردست طوفان اُٹھا کہ کشتی لہروں میں چھپ گئی مگر یسُوؔع سو رہا تھا۔ [25] شاگردوں نے پاس آ کر اُسے جگایا اور کہا: اَے خداوند! ہمیں بچا! ہم تو ڈوبے جا رہے ہیں!

[26] اُس نے جواب دیا: اَے کم ایمان والو! تُم ڈرتے کیوں ہو؟ تب اُس نے اُٹھ کر ہوا اور لہروں کو ڈانٹا اور طوفان تھم گیا۔

[27] لوگ حیرت سے کہنے لگے: یہ کس قسم کا آدمی ہے کہ ہوا اور لہریں بھی اِس کا حکم مانتی ہیں؟

بدرُوحوں کا نکالا جانا

[28] جب وہ جھیل کے اُس پار گدرینیوں کے علاقے میں پہنچا تو دو آدمی جن میں بدروحیں تھیں قبرستان سے نکل کر اُسے ملے۔ وہ اِس قدر تند مزاج تھے کہ کوئی اُس راستے سے گزر نہیں سکتا تھا۔

[29] وہ چلّا چلّا کر کہنے لگے! اَے خدا کے بیٹے! تجھے ہم سے کیا مطلب؟ تُو وقت سے پہلے ہی ہمیں عذاب میں ڈالنے آیا ہے؟

[30] اُن سے کچھ دُور سؤروں کا ایک بڑا غول چر رہا تھا۔ [31] پس بدروحوں نے اُس کی منّت کر کے کہا: اگر تُو ہمیں نکالنا ہی چاہتا ہے تو ہمیں سؤروں کے غول میں بھیج دے۔

[32] لہٰذا اُس نے اُن سے کہا جاؤ اور وہ نکل کر سؤروں میں داخل ہو گئیں اور سؤروں کا سارا غول ڈھلوان سے لپکا اور جھیل میں ڈوب مرا۔ [33] تب اُن کے چرانے والے بھاگے اور شہر میں جا کر لوگوں سے سارا ماجرا بیان کیا اور جن میں بدروحیں تھیں اُن کا حال بھی بتایا، [34] اور شہر کے سب لوگ یسُوؔع سے ملنے کو نکلے اور اُسے دیکھتے ہی منّت کرنے لگے کہ تُو ہمارے علاقے سے باہر چلا جا۔

ایک مفلوج کا شفا پانا

۹ پھر وہ کشتی میں سوار ہو کر پار گیا اور اپنے شہر میں جا پہنچا۔ [2] کچھ لوگ ایک مفلوج کو لائے جو چارپائی پر تھا۔ جب یسُوؔع نے اُن کا ایمان دیکھا تو مفلوج سے کہا: بیٹا! اِطمینان رکھ، تیرے گناہ بخشے گئے۔

[3] اِس پر بعض علماءِ شریعت اپنے دل میں کہنے لگے کہ یہ تو کفر بکتا ہے۔

[4] یسُوؔع نے اُن کے خیالات جانتے ہُوئے کہا: تُم اپنے دل میں بُری باتیں کیوں سوچتے ہو؟ [5] یہ کہنا کہ تیرے گناہ معاف ہُوئے آسان ہے یا یہ کہنا کہ اُٹھ اور چل پھر؟ [6] لیکن تمہیں معلوم ہو کہ ابنِ آدم کو زمین پر گناہ معاف کرنے کا اختیار حاصل ہے۔ تب اُس نے مفلوج کو حکم دیا کہ اُٹھ، اپنی چارپائی اُٹھا اور اپنے گھر چلا جا۔ [7] وہ اُٹھا اور اپنے گھر چلا گیا۔ [8] جب لوگوں نے یہ دیکھا تو خوف زدہ ہو گئے اور خدا کی تمجید کرنے لگے جس نے اِنسان کو ایسا اختیار بخشا تھا۔

متّیؔ کا بلایا جانا

[9] جب یسُوؔع وہاں سے آگے بڑھا تو اُس نے ایک شخص کو جس کا نام متّیؔ تھا محصول کی چوکی پر بیٹھے دیکھا اور اُس سے کہا کہ میرے پیچھے ہو لے اور متّیؔ اُٹھا اور اُس کے پیچھے ہو لیا۔

[10] جب یسُوؔع متّیؔ کے گھر میں کھانا کھانے بیٹھا تو کئی محصول لینے والے اور گنہگار لوگ آئے اور یسُوؔع اور اُس کے شاگردوں کے ساتھ کھانے میں شریک ہو گئے۔ [11] جب فریسیوں نے یہ دیکھا تو اُس کے شاگردوں سے کہا: تمہارا اُستاد محصول لینے والوں اور

گنہگاروں کے ساتھ کیوں کھاتا ہے؟

[۱۲] یسوع نے اُن کا سوال سُن کر کہا: تندرستوں کو طبیب کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ بیماروں کو ہوتی ہے۔ [۱۳] پھر بھی تُم جا کر اِس بات کا مطلب دریافت کرو کہ میں قربانی سے رحم دلی کو زیادہ پسند کرتا ہُوں کیونکہ میں راستبازوں کو نہیں بلکہ گنہگاروں کو بلانے آیا ہُوں۔

روزہ رکھنے کے بارے میں سوال

[۱۴] اُس وقت یوحنّا کے شاگرد اُس کے پاس آ کر کہنے لگے کہ کیا وجہ ہے کہ ہم اور فرِیسی تو اکثر روزہ رکھتے ہیں لیکن تیرے شاگرد نہیں رکھتے؟

[۱۵] یسوع نے اُن سے کہا: کیا براتی دُلہا کی موجودگی میں ماتم کر سکتے ہیں؟ لیکن وہ وقت بھی آئے گا کہ دُلہا اُن سے جدا کر دیا جائے گا، تب وہ روزہ رکھیں گے۔

[۱۶] پرانی پوشاک پر نئے کپڑے کا پیوند کوئی نہیں لگاتا کیونکہ نیا کپڑا اُس پرانی پوشاک میں سے کچھ کھینچ لیتا ہے اور وہ زیادہ پھٹ جاتی ہے۔ [۱۷] اِسی طرح نئی مَے کو بھی پرانی مشکوں میں نہیں بھرتے کیونکہ مشکیں پھٹ جاتی ہیں، مَے ضائع ہو جاتی ہے اور مشکیں بھی کسی کام کی نہیں رہتیں۔ لہٰذا نئی مَے کو نئی مشکوں میں بھرتے ہیں تاکہ وہ دونوں سلامت رہیں۔

مُردہ لڑکی اور بیمار عورت

[۱۸] یسوع یہ باتیں کہہ ہی رہا تھا کہ عبادتخانہ کا ایک سردار آیا اور اُسے سجدہ کر کے کہنے لگا: میری بیٹی ابھی ابھی مری ہے لیکن تُو چل کر اپنا ہاتھ اُس پر رکھ تو وہ زندہ ہو جائے گی۔ [۱۹] یسوع اُٹھا اور اُس کے ساتھ چل دیا اور اُس کے شاگرد بھی ساتھ ہو لیے۔

[۲۰] اور ایسا ہُوا کہ ایک عورت نے جس کے بارہ برس سے خون جاری تھا، یسوع کے پیچھے آ کر اُس کی پوشاک کا کنارہ چھو لیا [۲۱] کیونکہ وہ اپنے دل میں یہ کہتی تھی کہ اگر میں یسوع کی پوشاک ہی چھو لُوں گی تو اچھی ہو جاؤں گی۔

[۲۲] یسوع نے مُڑ کر اُسے دیکھا اور کہا: بیٹی! اطمینان رکھ۔ تیرے ایمان نے تجھے اچھا کر دیا ہے اور وہ اُسی گھڑی اچھی ہو گئی۔

[۲۳] جب یسوع سردار کے گھر پہنچا تو لوگوں کو بانسری بجاتے اور ماتم کرتے دیکھا۔ [۲۴] اُس نے کہا: ہٹ جاؤ، لڑکی مری نہیں بلکہ سو رہی ہے اور وہ اُس پر ہنسنے لگے۔ [۲۵] جب لوگوں کی بھیڑ کو وہاں سے نکال دیا گیا تو یسوع نے اندر جا کر لڑکی کا ہاتھ پکڑا اور وہ اُٹھ بیٹھی [۲۶] اور اِس بات کی خبر سارے علاقے میں پھیل گئی۔

دو اندھوں کا بینائی پانا

[۲۷] جب یسوع وہاں سے آگے روانہ ہُوا تو دو اندھے اُس کے پیچھے چلّا چلّا کر کہنے لگے: اَے ابنِ داؤد! ہم پر ترس کھا۔

[۲۸] جب وہ گھر میں داخل ہُوا تو وہ اندھے اُس کے پاس آئے اور اُس نے اُن سے پُوچھا: کیا تمہیں یقین ہے کہ میں تمہیں اچھا کر سکتا ہُوں؟

اُنہوں نے جواب دیا: ہاں خداوند۔

[۲۹] تب اُس نے اُن کی آنکھوں کو چھُوا اور کہا: تمہارے ایمان کے موافق تمہارے لیے ہو۔ [۳۰] اور اُن کی آنکھیں کھل گئیں۔ یسوع نے اُنہیں تاکید کر کے کہا: خبردار یہ بات کسی کو معلوم نہ ہونے پائے۔ [۳۱] لیکن وہ باہر نکلے اور اُسے تمام علاقے میں مشہور کر دیا۔

ایک گُونگے کی شفایابی

[۳۲] جب وہ باہر جا رہے تھے تو لوگ ایک گُونگے کو جس پر بدروح کا قبضہ تھا، اُس کے پاس لائے۔ [۳۳] اور جب وہ بدروح اُس میں سے نکال دی گئی تو گُونگا بولنے لگا۔ لوگوں کو بڑا تعجب ہُوا اور وہ کہنے لگے: ایسا واقعہ اِسرائیل میں پہلے کبھی نہیں دیکھا گیا۔

[۳۴] لیکن فریسیوں نے کہا کہ یہ تو بدروحوں کے سردار کی مدد سے بدروحوں کو نکالتا ہے۔

مزدوروں کی کمی

[۳۵] یسوع تمام قصبوں اور دیہات میں جا کر اُن کے عبادت خانوں میں تعلیم دیتا اور بادشاہی کی خوشخبری سناتا تھا اور لوگوں کو اُن کی بیماری اور تکلیف سے نجات دیتا تھا۔ [۳۶] جب اُس نے لوگوں کے ہجوم کو دیکھا تو اُسے اُن پر بڑا ترس آیا کیونکہ وہ اُن بھیڑوں کی طرح جن کا کوئی چرواہا نہیں ہوتا، بڑے خستہ حال اور پراگندہ تھے۔ [۳۷] تب اُس نے اپنے شاگردوں سے کہا: فصل تو بہت ہے لیکن مزدور کم ہیں [۳۸] لہٰذا تُم فصل کے مالک سے درخواست کرو کہ وہ اپنی فصل کاٹنے کے لیے مزدور بھیج دے۔

رسُولوں کا تقرّر

۱۰ پھر اُس نے اپنے بارہ شاگردوں کو پاس بلایا اور اُنہیں بدروحوں کو نکالنے اور ہر طرح کی بیماری اور تکلیف دُور کرنے کا اختیار عطا فرمایا۔

[۲] اور بارہ رسُولوں کے نام یہ ہیں: اوّل شمعون جو پطرس کہلاتا ہے اور پھر اُس کا بھائی اندریاس۔ زبدی کا بیٹا یعقوب اور اُس کا بھائی یوحنّا۔ [۳] فلپّس اور برتلمائی، توما اور متّی محصول لینے والا، [۴] حلفئی کا بیٹا یعقوب اور تدّی۔ شمعون قنانی اور

یہُوداہ اِسکریوتی جس نے اُسے پکڑوایا تھا۔

۵ یہ بارہ ان ہدایات کے ساتھ روانہ کیے گئے: غیر یہودی قوموں کی طرف مت جانا اور سامریوں کے کسی شہر میں داخل نہ ہونا۔ ۶ بلکہ اِسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہُوئی بھیڑوں کے پاس جانا ۷ اور چلتے چلتے یہ منادی کرنا کہ آسمان کی بادشاہی نزدیک آ گئی ہے۔ ۸ بیماروں کو شفا دینا، مُردوں کو زندہ کرنا، کوڑھیوں کو کوڑھ سے پاک صاف کرنا، بدروحوں کو نکالنا۔ تُم نے مفت پایا ہے، مفت دینا۔ ۹ اپنے کمر بند میں سونا چاندی ہی رکھنا نہ پیسے، ۱۰ نہ راستے کے لیے تھیلا لینا نہ دو دو کرتے، نہ جوتے اور نہ لاٹھی کیونکہ مزدور اپنی روزی کا حقدار ہے۔

۱۱ جب تُم کسی شہر یا گاؤں میں داخل ہو تو کسی ایسے شخص کا پتہ کرو جو اعتبار کے لائق ہو اور جب تک تمہارے رخصت ہونے کا وقت نہ آ جائے اُسی کے پاس رہو۔ ۱۲ کسی گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کہو۔ ۱۳ اگر وہ گھر تمہارے لائق ہوگا تو تمہارا سلام اُسے پہنچے گا، اگر لائق نہ ہوگا تو تمہارا سلام تمہارے پاس واپس آ جائے گا۔ ۱۴ اگر کوئی تمہیں قبول نہ کرے اور تمہاری بات نہ سُنے تو اُس گھر یا شہر کو چھوڑتے وقت اپنے پاؤں کی گرد بھی وہاں جھاڑ دو۔ ۱۵ میں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ اِنصاف کے دِن اُس شہر کے حال سے سدُوم اور عمُوراہ کے علاقے کا حال زیادہ قابلِ برداشت ہوگا۔

آنے والی آفات

۱۶ دیکھو میں تمہیں گویا بھیڑوں کو بھیڑیوں کے درمیان بھیج رہا ہُوں۔ لہٰذا تُم سانپوں کی طرح ہوشیار اور کبوتروں کی مانند بھولے بنو۔

۱۷ آدمیوں سے خبردار رہنا کیونکہ وہ تمہیں پکڑ کر عدالتوں میں پیش کریں گے اور اپنے عبادتخانوں میں تمہیں کوڑے ماریں گے۔ ۱۸ اور تُم میری وجہ سے حاکموں اور بادشاہوں کے سامنے حاضر کیے جاؤ گے تاکہ اُن کے اور غیر قوموں کے درمیان گواہی دے سکو۔ ۱۹ لیکن جب وہ تمہیں پکڑ کر حوالے کریں تو فکر نہ کرنا کہ ہم کیا کہیں گے اور کیسے کہیں گے کیونکہ جو کچھ کہنا ہوگا اُسی گھڑی تمہیں بتا دیا جائے گا۔ ۲۰ اِس لیے کہ بولنے والے تُم نہیں بلکہ تمہارے آسمانی باپ کا روح ہوگا جو تمہارے ذریعہ کلام کرے گا۔

۲۱ بھائی اپنے بھائی اور باپ اپنے بچّے کو قتل کے لیے حوالے کرے گا۔ بچّے اپنے والدین کے برخلاف اُٹھ کھڑے ہوں گے اور اُنہیں مروا ڈالیں گے۔ ۲۲ اور میرے نام کے باعث سب لوگ تمہارے دشمن بن جائیں گے۔ مگر جو آخر دم تک ثابت قدم رہے گا وہی نجات پائے گا۔ ۲۳ جب لوگ تمہیں کسی شہر میں ستانے لگیں تو کسی دوسرے شہر بھاگ جانا۔ میں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ اِس سے پہلے کہ تُم اِسرائیل کے تمام شہروں میں پھر چکو اِبنِ آدم آ جائے گا۔

۲۴ شاگرد اپنے استاد سے بڑا نہیں ہوتا ہے اور نہ ہی نوکر مالک سے۔ ۲۵ شاگرد کے لیے کافی ہے کہ وہ اپنے استاد کی مانند اور نوکر کے لیے یہ کہ وہ اپنے مالک کی مانند ہو۔ اگر اُنہوں نے گھر کے مالک کو بعلزبول کہا ہے تو اُس کے گھر والوں کو تو اور بھی زیادہ بُرا کہیں گے۔

۲۶ تُم اُن سے مت ڈرو کیونکہ کوئی چیز ڈھکی ہُوئی نہیں ہے جو کھولی نہ جائے گی اور کوئی چیز چھپی ہُوئی نہیں ہے جو ظاہر نہ کی جائے گی۔ ۲۷ جو کچھ میں تُم سے اندھیرے میں کہتا ہُوں تُم اُسے دِن کی روشنی میں کہو اور جو کچھ تمہارے کانوں میں چپکے سے کہا جاتا ہے تُم کوٹھوں سے اُس کا اعلان کرو۔ ۲۸ اُن سے مت ڈرو جو جسم کو تو مار سکتے ہیں لیکن روح کو نہیں بلکہ اُس سے ڈرو جو جسم اور جان دونوں کو جہنّم میں ہلاک کر سکتا ہے۔ ۲۹ کیا ایک پیسے میں دو چڑیاں نہیں بکتیں؟ لیکن اُن میں سے ایک بھی تمہارے آسمانی باپ کی مرضی کے بغیر زمین پر نہیں گرتی۔ ۳۰ تمہارے سر کے بال تک گنے ہُوئے ہیں۔ ۳۱ لہٰذا ڈرو مت تمہاری قدر تو بہت سی چڑیوں سے بھی زیادہ ہے۔

۳۲ جو کوئی آدمیوں کے سامنے میرا اقرار کرتا ہے، میں بھی اپنے آسمانی باپ کے سامنے اُس کا اقرار کروں گا۔ ۳۳ لیکن جو کوئی آدمیوں کے سامنے میرا انکار کرتا ہے، میں بھی اپنے آسمانی باپ کے سامنے اُس کا انکار کروں گا۔

۳۴ یہ نہ سمجھو کہ میں زمین پر صلح کرانے آیا ہُوں، صلح کرانے نہیں بلکہ تلوار چلوانے آیا ہُوں۔ ۳۵ کیونکہ میں اِس لیے آیا ہُوں کہ

بیٹے کو باپ سے،
اور بیٹی کو ماں سے
اور بہو کو ساس سے جدا کر دُوں۔
۳۶ آدمی کے دشمن اُس کے اپنے گھر ہی کے لوگ ہوں گے۔

۳۷ جو کوئی اپنے باپ یا اپنی ماں کو مجھ سے زیادہ پیار کرتا ہے وہ میرے لائق نہیں اور جو کوئی اپنے بیٹے یا بیٹی کو مجھ سے زیادہ پیار کرتا ہے میرے لائق نہیں۔ ۳۸ جو کوئی اپنی صلیب اُٹھا کر میرے پیچھے نہیں چلتا، میرے لائق نہیں۔ ۳۹ جو کوئی اپنی جان بچاتا ہے، اُسے کھوئے گا اور جو کوئی میرے لیے اپنی جان کھو دیتا

ہے، اُسے سلامت پائے گا۔

[۴۰] جو تمہیں قبول کرتا ہے، مجھے قبول کرتا ہے اور جو مجھے قبول کرتا ہے وہ اُسے قبول کرتا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے۔ [۴۱] جو نبی کو نبی سمجھ کر قبول کرتا ہے وہ نبی کا اجر پائے گا اور جو کسی راستباز کو راستباز سمجھ کر قبول کرتا ہے وہ راستباز کا اجر پائے گا۔ [۴۲] اور جو اِن چھوٹوں میں سے کسی کو میرا شاگرد مان کر ایک پیالہ ٹھنڈا پانی ہی پلا دے گا تو میں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ وہ اپنا اجر ہرگز نہ کھوئے گا۔

خداوند یسُوعؔ اور یوحنّا بپتسمہ دینے والا

۱۱ جب یسُوعؔ اپنے بارہ شاگردوں کو ہدایت دے چُکا تو وہاں سے روانہ ہُوا تا کہ اُن کے دوسرے شہروں میں بھی تعلیم دے اور منادی کرے۔

[۲] یوحنّا نے قید خانہ میں مسیح کے کاموں کے بارے میں سُنا تو اُس نے اپنے شاگردوں کو بھیجا [۳] کہ وہ مسیح سے پُوچھیں کہ وہ شخص جو آنے والا تھا تُو ہی ہے یا ہم کسی اور کا انتظار کریں۔

[۴] یسُوعؔ نے اُنہیں جواب دیا کہ جو کچھ تُم دیکھتے اور سُنتے ہو جا کر یوحنّا سے بیان کر دو [۵] کہ اندھے دیکھتے ہیں، لنگڑے چلتے ہیں، کوڑھی پاک صاف کیے جاتے ہیں، بہرے سُنتے ہیں، مُردے زندہ کیے جاتے ہیں اور غریبوں کو خوشخبری سُنائی جاتی ہے۔ [۶] مبارک ہے وہ شخص جو میرے سبب سے ٹھوکر نہیں کھاتا۔

[۷] جب یوحنّا کے شاگرد چلے گئے تو یسُوعؔ لوگوں سے یوحنّا کے بارے میں کہنے لگا کہ تُم بیابان میں کیا دیکھنے گئے تھے؟ کیا ہوا سے ہلتے ہُوئے سرکنڈے کو؟ [۸] اگر نہیں تو پھر اور کیا دیکھنے گئے تھے؟ نفیس کپڑے پہنے ہُوئے کسی شخص کو؟ جو نفیس کپڑے پہنتے ہیں شاہی محلوں میں رہتے ہیں۔ [۹] آخر تُم کیا دیکھنے گئے تھے؟ کسی نبی کو؟ ہاں، لیکن میں تُم سے کہتا ہُوں کہ نبی سے بھی بڑے کو۔ [۱۰] یوحنّا ہی وہ شخص ہے جس کی بابت کلام میں لکھا ہے کہ

دیکھ میں اپنا پیغمبر تیرے آگے بھیج رہا ہُوں،
جو تیرے آگے تیری راہ تیّار کرے گا۔

[۱۱] میں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ جو عورتوں سے پیدا ہُوئے ہیں اُن میں یوحنّا بپتسمہ دینے والے سے بڑا کوئی پیدا نہیں ہُوا لیکن جو آسمان کی بادشاہی میں سب سے چھوٹا ہے وہ یوحنّا سے بھی بڑا ہے۔ [۱۲] یوحنّا بپتسمہ دینے والے کے دِنوں سے اُس وقت تک خدا کی بادشاہی کی شدّت سے مخالفت ہوتی رہی ہے اور زور آور اُس پر قابض ہوتے رہے ہیں۔ [۱۳] کیونکہ سارے نبیوں اور توریت نے یوحنّا تک پیش گوئی کی۔ [۱۴] اگر تُم ماننے کے لیے تیّار ہو تو وہ ایلیّاہ جو آنے والا تھا یہی ہے۔ [۱۵] جس کے پاس سُننے کے کان ہوں وہ سُن لے۔

[۱۶] میں اِس زمانہ کے لوگوں کو کِس سے تشبیہ دُوں؟ وہ اُن لڑکوں کی طرح ہیں جو بازاروں میں بیٹھے ہُوئے اپنے ہمجولیوں کو پکار کر کہتے ہیں:

[۱۷] ہم نے تمہارے لیے بانسری بجائی،
لیکن تُم نہ ناچے؛
ہم نے ماتم کیا،
تب بھی تُم نے چھاتی نہ پیٹی۔

[۱۸] کیونکہ یوحنّا نہ کھاتا آیا اور نہ پیتا اور لوگ کہتے ہیں کہ اُس میں بدروح ہے [۱۹] اِبنِ آدم کھاتا اور پیتا آیا اور وہ کہتے ہیں دیکھو! یہ کھاؤ اور شرابی ہے بلکہ محصول لینے والوں اور گنہگاروں کا یار ہے۔ مگر حکمت اپنے کاموں سے راست ٹھہرتی ہے۔

توبہ نہ کرنے والوں پر افسوس

[۲۰] تب یسُوعؔ اُن شہروں کو ملامت کرنے لگا جن میں اُس نے اپنے بیشتر معجزے دکھائے تھے لیکن اُنہوں نے توبہ نہ کی تھی۔ [۲۱] اَے خُرازِینؔ! تجھ پر افسوس، اَے بیت صیدؔا! تجھ پر افسوس۔ اگر یہ معجزے جو تمہارے یہاں دکھائے گئے صُورؔ اور صیدؔا میں دکھائے جاتے تو وہاں کے لوگ ٹاٹ اوڑھ کر اور سر پر راکھ ڈال کر کب کے توبہ کر لیتے۔ [۲۲] لیکن میں تُم سے کہتا ہُوں کہ اِنصاف کے دِن صُورؔ اور صیدؔا کا حال تمہارے حال سے زیادہ قابلِ برداشت ہوگا۔ [۲۳] اور اَے کفرنحُومؔ! کیا تُو آسمان تک بلند کیا جائے گا؟ نہیں، تُو پاتال میں اُترے گا کیونکہ یہ معجزے جو تُجھ میں دکھائے گئے اگر سدُومؔ میں دکھائے جاتے تو وہ آج تک باقی رہتا۔ [۲۴] لیکن میں تُم سے کہتا ہُوں کہ اِنصاف کے دِن سدُومؔ کا حال تیرے حال سے زیادہ قابلِ برداشت ہوگا۔

سکُون اور اطمینان

[۲۵] اُس وقت یسُوعؔ نے کہا: اَے باپ، آسمان اور زمین کے خداوند! میں تیرا شکر کرتا ہُوں کہ تُو نے یہ باتیں عالموں اور عقلمندوں سے پوشیدہ رکھیں اور بچّوں پر ظاہر کیں۔ [۲۶] ہاں اَے باپ! تیری خوشی یہی تھی۔

[۲۷] میرے باپ کی طرف سے سب کچھ میرے سپرد کر دیا

گیا ہے۔ کوئی اور شخص بیٹے کو نہیں جانتا سوائے باپ کے اور نہ ہی کوئی باپ کو جانتا ہے سوائے بیٹے کے یا پھر اُس شخص کے جس پر بیٹا اُسے ظاہر کرنا چاہے۔

[28] اَے محنت کشو اور بوجھ سے دبے ہُوئے لوگو! میرے پاس آؤ۔ میں تمہیں آرام بخشوں گا۔ [29] میرا جُوا اُٹھا لو اور مجھ سے سیکھو کیونکہ میں حلیم ہُوں اور میرا دل فروتن ہے اور تمہاری روحوں کو آرام نصیب ہوگا۔ [30] اِس لیے کہ میرا جُوا نرم اور میرا بوجھ ہلکا ہے۔

سبَت کا مالک

۱۲ اُس وقت سبَت کے دِن یِسُوعؔ کھیتوں میں سے ہوکر جا رہا تھا۔ اُس کے شاگرد بھوکے تھے اور وہ بالیں توڑ توڑ کر کھانے لگے۔ [2] جب فِریسیوں نے یہ دیکھا تو اُس سے کہنے لگے: دیکھ تیرے شاگرد وہ کام کر رہے ہیں جو سبَت کے دِن کرنا روا نہیں۔

[3] اُس نے جواب دیا: کیا تُم نے کبھی نہیں پڑھا کہ جب داؔود اور اُس کے ساتھی بھوکے تھے تو اُس نے کیا کِیا؟ [4] وہ خدا کے گھر میں داخل ہُوا اور نذر کی روٹیاں لے کر خود بھی کھائیں اور اپنے ساتھیوں کو بھی کھلائیں۔ ایسی روٹیوں کا کھانا اُس ہی کے لیے روا تھا نہ اُس کے ساتھیوں کے لیے۔ صرف کاہن ہی اُنہیں کھا سکتے تھے۔ [5] یا تُم نے توریت میں یہ بھی نہیں پڑھا کہ کاہن سبَت کے دِن ہیکل میں سبَت کی بےحُرمتی کرنے کے باوجود بےقصور رہتے ہیں۔ [6] میں تُم سے کہتا ہُوں کہ یہاں وہ موجود ہے جو ہیکل سے کہیں بڑا ہے۔ [7] اگر تُم اِس کا مطلب جانتے کہ میں رحمدلی کو قربانی سے زیادہ پسند کرتا ہُوں تو بےقصوروں کو قصوروار نہ ٹھہراتے [8] کیونکہ ابنِ آدم سبَت کا بھی مالک ہے۔

[9] وہاں سے روانہ ہوکر وہ اُن کے عبادتخانہ میں داخل ہُوا۔ [10] وہاں ایک آدمی تھا جس کا ایک ہاتھ سوکھا ہُوا تھا۔ اُنہوں نے یِسُوعؔ پر الزام لگانے کے ارادے سے اُس سے پُوچھا: کیا سبَت کے دِن شفا دینا جائز ہے؟

[11] اُس نے اُن سے کہا: اگر تُم میں سے کسی کی بھیڑ سبَت کے دِن گڑھے میں گر جائے تو کیا تُم اُسے پکڑ کر باہر نہ نکالو گے؟ [12] اِنسان کی قدر تو بھیڑ سے کہیں زیادہ ہے۔ اِس لیے سبَت کے دِن نیکی کرنا جائز ہے۔

[13] تب اُس نے اُس آدمی سے کہا: اپنا ہاتھ دراز کر۔ اُس نے دراز کیا اور وہ اُس کے دوسرے ہاتھ کی طرح درست ہوگیا۔ [14] مگر فریسی باہر جا کر اُسے مار ڈالنے کی سازش کرنے لگے۔

خدا کا چُنا ہُوا خادم

[15] یِسُوعؔ کو پتا چلا تو وہ وہاں سے روانہ ہوگیا اور بہت سے لوگ اُس کے پیچھے ہو لیے اور اُس نے سب کو اچھا کر دیا۔ [16] اور اُنہیں تاکید بھی کی کہ اُسے ظاہر نہ کریں [17] تاکہ یسعیاہؔ نبی کی معرفت کہی گئی یہ بات پُوری ہو جائے کہ

[18] یہ میرا خادم ہے جسے میں نے چُنا ہے،
میرا محبوب ہے جس سے میرا دل خوش ہے؛
میں اپنا روح اُس پر نازل کروں گا،
اور یہ غیر قوموں میں اِنصاف کا اعلان کرے گا۔
[19] یہ نہ تو جھگڑا کرے گا نہ شور؛
اور راہوں میں کوئی اُس کی آواز نہ سُنے گا۔
[20] یہ کُچلے ہُوئے سرکنڈے کو نہ توڑے گا،
نہ ٹمٹماتے ہُوئے دیئے کو بُجھائے گا،
جب تک کہ اِنصاف کو فتح نہ بخش دے۔
[21] اور اُس کا نام غیر یہُودی قوموں کے لیے امید کا باعث ہوگا۔

خداوند یِسُوعؔ اور بعلزبُولؔ

[22] تب لوگ ایک اندھے اور گُونگے آدمی کو جس میں بدرُوح تھی، یِسُوعؔ کے پاس لائے اور اُس نے اُسے اچھا کر دیا۔ چنانچہ وہ دیکھنے اور بولنے لگا۔ [23] اور لوگ حیران ہوکر کہنے لگے: کیا یہ ممکن نہیں کہ یہی ابنِ داؔود ہو؟

[24] لیکن فِریسیوں نے یہ بات سُن کر کہا: یہ بدرُوحوں کے سردار بعلزبُولؔ کی مدد سے بدروحوں کو نکالتا ہے۔

[25] یِسُوعؔ اُن کے خیالات سے واقف تھا اِس لیے اُس نے اُن سے کہا: اگر کسی حکومت میں پھُوٹ پڑ جائے تو وہ ویران ہو جاتی ہے اور جس شہر یا گھر میں پھُوٹ پڑ جائے وہ بھی قائم نہیں رہتا۔ [26] اگر شیطان ہی شیطان کو نکالنے لگے تو وہ آپ ہی اپنا مخالف ہو جاتا ہے، پھر اُس کی حکومت کیسے قائم رہ سکتی ہے؟ [27] اور اگر میں بعلزبُولؔ کی مدد سے بدرُوحوں کو نکالتا ہُوں تو تمہارے اپنے آدمی اُنہیں کس کی مدد سے نکالتے ہیں؟ وہی تمہارے مُنصِف ہوں گے۔ [28] لیکن اگر میں خدا کے رُوح کی مدد سے بدرُوحوں کو نکالتا ہُوں تو خدا کی بادشاہی تمہارے پاس آ پہنچی ہے۔

[29] کوئی کسی زور آور کے گھر میں گھُس کر کیسے اُس کا

مال واسباب لُوٹ سکتا ہے جب تک کہ پہلے اُس زورآور کو باندھ نہ لے؟ تب وہ اُس کا گھر لُوٹ سکتا ہے۔

۳۰ جو میرے ساتھ نہیں وہ میرے خلاف ہے اور جو میرے ساتھ جمع نہیں کرتا وہ بکھیرتا ہے۔ ۳۱ اِس لیے میں تُم سے کہتا ہُوں کہ آدمیوں کا ہر گناہ اور کفر معاف کیا جائے گا لیکن جو کفر پاک رُوح کے خلاف ہوگا وہ نہیں بخشا جائے گا۔ ۳۲ اگر کوئی ابنِ آدم کے خلاف کچھ کہتا ہے تو اُسے بھی معاف کر دیا جائے گا لیکن جو پاک رُوح کے خلاف کچھ کہتا ہے اُسے نہ تو اِس دنیا میں معاف کیا جائے گا نہ آنے والی دنیا میں۔

۳۳ یا تو درخت کو اچھا کہو اور اُس کے پھل کو بھی اچھا یا پھر اُسے بُرا کہو اور اُس کے پھل کو بھی بُرا، کیونکہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ ۳۴ اَے سانپ کے بچّو! تُم بُرے ہوکر کوئی اچھی بات کیسے کہہ سکتے ہو؟ کیونکہ جو دل میں بھرا ہوتا ہے وہی زبان پر آتا ہے۔ ۳۵ اچھا آدمی اچھے خزانہ سے اچھی چیزیں نکالتا ہے اور بُرا آدمی بُرے خزانہ سے بُری چیزیں باہر لاتا ہے۔ ۳۶ لہذا میں تُم سے کہتا ہُوں کہ اِنصاف کے دِن لوگوں کو اپنی ہر بُری بات کا حساب دینا ہوگا ۳۷ کیونکہ تُم اپنی باتوں کے باعث راستباز یا گنہگار ٹھہرائے جاؤ گے۔

یُوناہ کا نشان

۳۸ تب بعض فریسی اور شریعت کے عالِم بول اُٹھے: اَے اُستاد! ہم تجھ سے کوئی نشان دیکھنا چاہتے ہیں۔

۳۹ لیکن اُس نے جواب میں اُن سے کہا: اِس زمانہ کے بُرے اور حرامکار لوگ نشان دیکھنا چاہتے ہیں مگر اُنہیں یُوناہ نبی کے نشان کے سوا کوئی اور نشان نہ دیا جائے گا۔ ۴۰ کیونکہ جس طرح یُوناہؔ تین دِن اور تین رات مچھلی کے پیٹ میں رہا اُسی طرح ابنِ آدم تین دِن اور تین رات زمین کے اندر رہے گا۔ ۴۱ نِینوہؔ کے لوگ عدالت کے دِن اِس زمانہ کے لوگوں کے ساتھ کھڑے ہوکر اُنہیں مجرم ٹھہرائیں گے، اِس لیے کہ اُنہوں نے یُوناہؔ کی منادی کی وجہ سے توبہ کر لی تھی اور دیکھو یہاں وہ موجود ہے جو یُوناہؔ سے بھی بڑا ہے۔ ۴۲ دکّن کی ملکہ عدالت کے دِن اِس زمانہ کے لوگوں کے ساتھ کھڑی ہوکر اُنہیں مجرم ٹھہرائے گی کیونکہ وہ بڑی دُور سے سلیمانؔ کی حکمت سُننے کے لیے آئی تھی اور دیکھو یہاں سلیمانؔ سے بھی بڑا موجود ہے۔

۴۳ جب کسی شخص میں سے بدرُوح نکل جاتی ہے تو وہ آرام ڈھونڈنے کے لیے ویرانوں کے چکّر لگاتی ہے لیکن نہیں پاتی۔ ۴۴ تب وہ کہتی ہے کہ میں اپنے اُسی گھر کو لَوٹ جاؤں گی جس میں سے نکلی تھی۔ جب وہ واپس آتی ہے تو وہ اُس گھر کو خالی، صاف ستھرا اور آراستہ پاتی ہے۔ ۴۵ تب وہ جاتی ہے اور اپنے سے بھی بدتر سات رُوحیں اپنے ساتھ لے کر آتی ہے اور وہ اندر جا کر رہنے لگتی ہیں اور اُس آدمی کا حال پہلے سے بھی زیادہ بُرا ہو جاتا ہے۔ اِس زمانے کے بُرے لوگوں کا حال بھی ایسا ہی ہوگا۔

خداوند یسُوعؔ کی ماں اور بھائی

۴۶ ابھی یسُوعؔ ہجوم سے بات کر ہی رہا تھا کہ اُس کی ماں اور بھائی باہر آ کھڑے ہُوئے۔ وہ اُس سے بات کرنا چاہتے تھے۔ ۴۷ کسی نے اُسے خبر دی کہ دیکھ تیری ماں اور تیرے بھائی باہر کھڑے ہیں اور تجھ سے بات کرنا چاہتے ہیں۔

۴۸ اُس نے خبر لانے والے سے کہا: کون ہے میری ماں اور کون ہیں میرے بھائی؟ ۴۹ تب اُس نے اپنے شاگردوں کی طرف اشارہ کر کے کہا: دیکھ! میری ماں اور بھائی یہ ہیں ۵۰ کیونکہ جو کوئی میرے آسمانی باپ کی مرضی پر چلتا ہے وہی میرا بھائی اور میری بہن اور میری ماں ہے۔

بیج بونے والے کی تمثیل

۱۳ اُسی دِن یسُوعؔ گھر سے باہر نکلا اور جھیل کے کنارے جا بیٹھا۔ ۲ اُس کے چاروں طرف لوگوں کی اتنی بھیڑ جمع ہوگئی کہ وہ ایک کشتی میں سوار ہوگیا اور ساری بھیڑ کنارے پر کھڑی رہی۔ ۳ تب وہ اُن سے تمثیلوں میں بہت سی باتیں کہنے لگا کہ دیکھو، ایک بیج بونے والا بیج بونے نکلا۔ ۴ بوتے وقت کچھ بیج راہ کے کنارے جا گرے اور چڑیوں نے آ کر اُنہیں چُگ لیا۔ ۵ کچھ پتھریلی زمین پر گرے جہاں مٹّی کم تھی، اِس لیے وہ جلد اُگ آئے۔ ۶ لیکن جب سورج نکلا تو جل گئے اور جڑ گہری نہ ہونے کے باعث سوکھ گئے۔ ۷ کچھ بیج جھاڑیوں میں گرے اور جھاڑیوں نے پھیل کر اُنہیں دبا لیا۔ ۸ لیکن کچھ اچھی زمین میں گرے اور پھل لائے، کچھ سَو گُنا، کچھ ساٹھ گُنا، کچھ تیس گُنا۔ ۹ جسکے پاس کان ہوں وہ سُن لے۔

۱۰ تب شاگردوں نے یسُوعؔ کے پاس آ کر پُوچھا: تُو لوگوں سے تمثیلوں میں باتیں کیوں کرتا ہے؟

۱۱ اُس نے جواب دیا: تمہیں تو آسمان کی بادشاہی کے بھید سمجھنے کی قابلیت دی گئی ہے لیکن اِنہیں نہیں ۱۲ کیونکہ جس کے پاس ہے اُسے اور بھی دیا جائے گا اور اُس کے پاس افراط سے ہوگا لیکن جس کے پاس نہیں کے برابر ہے اُس سے وہ بھی جو اُس کے پاس

ہے، لے لیا جائے گا۔ [13] میں اُن سے تمثیلوں میں اِس لیے بات کرتا ہُوں کہ

وہ دیکھنے کو تو دیکھتے ہیں مگر پہچان نہیں پاتے؛
اور سُننے کو تو سُنتے ہیں مگر سمجھ نہیں پاتے۔

[14] یسعیاہؔ نبی کی یہ پیش گوئی اُن ہی پر صادق آتی ہے:

تُم سُنتے تو رہو گے لیکن سمجھو گے نہیں؛
دیکھتے رہو گے لیکن پہچان نہ پاؤ گے؛
[15] کیونکہ اِس قوم کے دل پر چربی چھا گئی ہے؛
وہ اونچا سُننے لگے ہیں،
اور اُنہوں نے اپنی آنکھیں بند کر رکھی ہیں۔
کہیں ایسا نہ ہو کہ اُن کی آنکھیں دیکھ لیں
اُن کے کان سُن لیں،
اُن کے دل سمجھ لیں،
اور وہ میری طرف پھریں
اور میں اُنہیں شفا بخش دُوں۔

[16] لیکن تمہاری آنکھیں مبارک ہیں کیونکہ وہ دیکھتی ہیں اور تمہارے کان مبارک ہیں کیونکہ وہ سُنتے ہیں۔ [17] کیونکہ میں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ بہت سے نبی اور خدا کے بندے چاہتے تھے کہ جو تُم دیکھتے ہو وہ بھی دیکھیں مگر نہ دیکھ سکے اور جو تُم سُنتے ہو سُنیں مگر نہ سُن سکے۔

[18] اب بیج بونے والے کی تمثیل کا مطلب سُنو۔ [19] جب کوئی بادشاہی کا پیغام سُنتا ہے لیکن سمجھتا نہیں تو شیطان آتا ہے اور جو بیج اُس کے دل میں بویا گیا تھا اُسے نکال لے جاتا ہے۔ یہ اُس بیج کی مانند ہے جو راہ کے کنارے بویا گیا تھا۔ [20] جو بیج پتھریلی زمین پر گرا، اُس شخص کی مانند ہے جو کلام کو سُنتے ہی خوشی سے اُسے قبول کر لیتا ہے۔ [21] لیکن وہ اُس میں جڑ نہیں پکڑنے پاتا اور دیرپا ثابت نہیں ہوتا۔ کیونکہ جب کلام کے سبب سے ظلم یا مصیبت آتی ہے تو وہ فوراً گر پڑتا ہے۔ [22] جھاڑیوں میں گرنے والے بیج سے مراد وہ ہے جو کلام کو سُنتا تو ہے لیکن دنیا کی فکر اور دولت کا فریب اُسے دبا دیتا ہے اور وہ بے پھل رہ جاتا ہے۔ [23] لیکن جو اچھی زمین میں بوئے گئے بیج کی طرح ہے وہ کلام کو سُنتا اور سمجھتا ہے اور پھل لاتا ہے، کوئی سَو گُنا، کوئی ساٹھ گُنا اور کوئی تیس گُنا۔

جنگلی بُوٹیوں کی تمثیل

[24] یسُوعؔ نے اُنہیں ایک اور تمثیل سُنائی کہ آسمان کی بادشاہی اُس شخص کی مانند ہے جس نے اپنے کھیت میں اچھا بیج بویا [25] لیکن جب لوگ سو رہے تھے تو اُس کا دشمن آیا اور گیہوں میں جنگلی بُوٹیوں کا بیج بو گیا۔ [26] جب پتّیاں نکلیں اور بالیں آئیں تو وہ جنگلی بُوٹیاں بھی نمودار ہو گئیں۔

[27] مالک کے نوکروں نے آ کر اُس سے کہا: کیا تُو نے اپنے کھیت میں اچھا بیج نہ بویا تھا؟ پھر یہ جنگلی بُوٹیاں کہاں سے آ گئیں؟

[28] اُس نے جواب دیا: یہ کسی دشمن کا کام ہے۔ نوکروں نے پُوچھا: کیا تُو چاہتا ہے کہ ہم اُنہیں اُکھاڑ پھینکیں؟

[29] لیکن اُس نے کہا: نہیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ اُنہیں اُکھاڑتے وقت تُم گیہوں کو بھی نقصان پہنچا بیٹھو۔ [30] کٹائی تک دونوں کو اکٹھّا بڑھنے دو اور کٹائی کے وقت میں کٹائی کرنے والوں سے کہہ دُوں گا کہ پہلے جنگلی بُوٹیوں کو جمع کرو اور جلانے کے لیے اُن کے گٹھے باندھ لو۔ پھر گیہوں کو میرے کھتّے میں جمع کر دینا۔

رائی کے بیج اور خمیر کی تمثیل

[31] اُس نے اُنہیں ایک اور تمثیل سُنائی کہ آسمان کی بادشاہی رائی کے بیج کی طرح ہے جسے ایک آدمی نے لیا اور اپنے کھیت میں بو دیا۔ [32] یہ بیجوں میں سب سے چھوٹا ہوتا ہے لیکن اُگنے کے بعد پودوں میں سب سے بڑا ہو جاتا ہے اور گویا درخت بن جاتا ہے۔ یہاں تک کہ ہوا کے پرندے آ کر اُس کی ڈالیوں پر بسیرا کرتے ہیں۔

[33] اُس نے اُنہیں ایک اور تمثیل سُنائی کہ آسمان کی بادشاہی خمیر کی طرح ہے جسے ایک عورت نے لیا اور ڈھیر سے آٹے میں ملا دیا یہاں تک کہ سارا آٹا خمیر ہو گیا۔

[34] یہ ساری باتیں یسُوعؔ نے لوگوں سے تمثیلوں میں کہیں اور بغیر تمثیل کے وہ اُن سے کچھ نہ کہتا تھا [35] تاکہ نبی کی کہی ہُوئی بات پُوری ہو جائے کہ

میں تمثیلوں کے لیے اپنا مُنہ کھولوں گا،
اور وہ باتیں کہوں گا جو بِنائے عالم کے وقت سے پوشیدہ رہی ہیں۔

جنگلی بُوٹیوں کی تمثیل کا مطلب

[36] تب وہ لوگوں سے جدا ہو کر گھر کے اندر چلا گیا اور اُس

کے شاگرد اُس کے پاس آ کر کہنے لگے کہ ہمیں جنگلی بُوٹیوں کی تمثیل کا مطلب سمجھا دے۔

۳۷ یسُوعؔ نے جواب دیا: جو اچھا بیج بوتا ہے وہ ابنِ آدم ہے۔ ۳۸ کھیت یہ دنیا ہے اور اچھے بیج سے مراد ہے بادشاہی کے فرزند، جنگلی بُوٹیاں شیطان کے فرزندوں کے مترادف ہیں ۳۹ اور دشمن جس نے اُنہیں بویا، شیطان ہے۔ کٹائی کا مطلب ہے دنیا کا آخر اور کٹائی کرنے والوں سے مراد ہیں فرشتے۔

۴۰ جس طرح جنگلی بُوٹیاں جمع کر کے آگ میں جلا دی جاتی ہیں اُسی طرح دنیا کے آخر میں ہوگا۔ ۴۱ ابنِ آدم اپنے فرشتوں کو بھیجے گا اور وہ اُس کی بادشاہی میں سے گناہ کا باعث بننے والی ساری چیزوں اور بدکاروں کو جمع کر لیں گے ۴۲ اور اُنہیں آگ کی بھٹّی میں جھونک دیں گے جہاں وہ لوگ روتے اور دانت پیستے رہیں گے۔ ۴۳ اُس وقت راستباز اپنے باپ کی بادشاہی میں سورج کی مانند چمکیں گے۔ جس کے پاس کان ہیں وہ سُن لے۔

چھپے ہُوئے خزانے اور موتی کی تمثیل

۴۴ آسمان کی بادشاہی اُس خزانہ کی مانند ہے جو ایک کھیت میں چھپا ہُوا تھا جسے ایک شخص نے ڈھونڈ لیا اور پھر سے چھپا دیا۔ تب وہ خوشی خوشی گیا اور اپنا سب کچھ بیچ کر کھیت کو خرید لیا۔

۴۵ پھر آسمان کی بادشاہی ایک سوداگر کی مانند ہے جو عمدہ موتیوں کی تلاش میں تھا۔ ۴۶ جب اُسے ایک بیش قیمت موتی ملا تو اُس نے جا کر اپنا سب کچھ فروخت کر دیا اور اُسے خرید لیا۔

جال کی تمثیل

۴۷ پھر آسمان کی بادشاہی ایک بڑے جال کی مانند ہے جو جھیل میں ڈالا گیا اور ہر قسم کی مچھلیاں سمیٹ لایا ۴۸ اور جب بھر گیا تو لوگ اُسے کھینچ کر کنارے پر لے آئے اور بیٹھ کر اچھی اچھی مچھلیوں کو ٹوکروں میں جمع کر لیا اور خراب مچھلیوں کو پھینک دیا۔ ۴۹ دنیا کے آخر میں بھی ایسا ہی ہوگا۔ فرشتے نکلیں گے اور بدکاروں کو راستبازوں سے جدا کریں گے ۵۰ اور اُنہیں آگ کی بھٹّی میں ڈال دیں گے جہاں وہ لوگ روتے اور دانت پیستے رہیں گے۔

۵۱ کیا تُم یہ ساری باتیں سمجھ گئے؟

اُنہوں نے اُس سے کہا: ہاں۔

۵۲ تب اُس نے اُن سے کہا: شریعت کا ہر عالم جو آسمان کی بادشاہی کی تربیت پا چُکا ہے، ایک ایسے مالک مکان کی مانند ہے جو اپنے خزانے سے نئی اور پرانی، دونوں قسم کی چیزیں نکالتا ہے۔

نبی کی بے قدری

۵۳ جب یسُوعؔ یہ تمثیلیں سُنا چُکا تو وہاں سے چل دیا ۵۴ اور اپنے شہر میں آ کر وہاں کے عبادتخانہ میں تعلیم دینے لگا۔ لوگ اُس کی تعلیم سُن کر حیران ہُوئے اور کہنے لگے کہ یہ حکمت اور معجزے اِسے کہاں سے حاصل ہوگئے؟ ۵۵ کیا یہ بڑھئی کا بیٹا نہیں؟ کیا اِس کی ماں کا نام مریمؔ نہیں اور کیا یعقوبؔ، یُوسُفؔ، شمعُونؔ اور یہوداہؔ اِس کے بھائی نہیں؟ ۵۶ اور کیا اِس کی سب بہنیں ہمارے یہاں نہیں رہتیں؟ پھر یہ سب کچھ اِس میں کہاں سے آ گیا؟ ۵۷ اور اُنہوں نے اُس کے سبب سے ٹھوکر کھائی۔

لیکن یسُوعؔ نے اُن سے کہا: نبی کی بے قدری اُس کے اپنے شہر اور رشتہ داروں میں ہوتی ہے اور کہیں نہیں۔

۵۸ چنانچہ اُس نے اُن کی بے اعتقادی کے سبب وہاں زیادہ معجزے نہیں دکھائے۔

یوحنّا بپتسمہ دینے والے کا قتل

۱۴ اُس وقت ہیرودیسؔ نے جو ملک کے چوتھے حصّہ پر حکومت کرتا تھا یسُوعؔ کی شہرت سُنی ۲ اور اپنے خادموں سے کہا: یہ یوحنّا بپتسمہ دینے والا ہے جو مُردوں میں سے جی اُٹھا ہے اور اِسی وجہ سے وہ معجزے دکھا رہا ہے۔

۳ اصل میں ہیرودیسؔ نے یوحنّاؔ کو پکڑوا کر بندھوایا اور قیدخانہ میں ڈلوایا تھا۔ اِس کی وجہ اُس کے بھائی فلپّسؔ کی بیوی ہیرودیاسؔ تھی ۴ کیونکہ یوحنّا نے ہیرودیسؔ سے کہا تھا کہ تجھے اُسے اپنے پاس رکھنا روا نہیں۔ ۵ اور ہیرودیسؔ یوحنّاؔ کو قتل کرنا چاہتا تھا لیکن عوام سے ڈرتا تھا کیونکہ وہ یوحنّا کو نبی مانتے تھے۔

۶ ہیرودیسؔ کی سالگرہ کے جشن میں ہیرودیاسؔ کی بیٹی نے مہمانوں کے سامنے ناچ کر ہیرودیسؔ کو بہت خوش کیا ۷ اور ہیرودیسؔ نے قسم کھا کر اُس سے وعدہ کیا کہ تُو جو چاہے مانگ لے، میں تجھے دُوں گا۔ ۸ لڑکی نے اپنی ماں کے سکھانے پر کہا کہ مجھے یوحنّا بپتسمہ دینے والے کا سر تھال میں یہاں منگوا دے۔ ۹ یہ سُن کر ہیرودیسؔ کو سخت افسوس ہُوا لیکن اپنی قسم کی خاطر اور مہمانوں کی موجودگی کے باعث اُس نے حکم دیا کہ لڑکی کو یوحنّاؔ کا سر دے دیا جائے۔ ۱۰ چنانچہ اُس نے آدمی بھیج کر یوحنّا کا سر قلم کروایا ۱۱ اور اُسے تھال میں رکھوا کر لڑکی کو دے دیا۔ وہ اُسے اپنی ماں کے پاس لے گئی۔ ۱۲ تب یوحنّاؔ کے شاگرد آئے اور اُس کی لاش اُٹھا کر لے گئے اور اُسے دفن کر دیا اور جا کر یسُوعؔ کو خبر دی۔

خداوند یسُوعؔ کا پانچ ہزار کو کھلانا

۱۳ جب یسُوعؔ نے یہ سُنا تو وہ کشتی کے ذریعہ ایک ویران مقام کی طرف روانہ ہو گیا۔ لوگوں کو پتہ چلا تو وہ شہر شہر سے نکل کر پیدل ہی اُس کے پیچھے چل دیئے۔ ۱۴ جب یسُوعؔ کشتی سے اُترا اور اُس نے لوگوں کے ایک بڑے ہجوم کو دیکھا تو اُسے اُن پر بڑا ترس آیا اور اُس نے اُن کے بیماروں کو شفا بخشی۔

۱۵ جب شام ہُوئی تو اُس کے شاگرد اُس کے پاس آ کر کہنے لگے کہ یہ جگہ ویران ہے اور دیر بھی ہو چُکی ہے۔ لوگوں کو رخصت کر دے تاکہ وہ دیہات میں جا کر اپنے لیے کھانا مول لے سکیں۔

۱۶ یسُوعؔ نے کہا: اُن کا جانا ضروری نہیں، تُم ہی اُنہیں کچھ کھانے کو دو۔

۱۷ اُنہوں نے جواب دیا کہ یہاں ہمارے پاس صرف پانچ روٹیاں اور دو مچھلیاں ہیں۔

۱۸ اُس نے کہا: اُنہیں یہاں میرے پاس لے آؤ۔ ۱۹ تب اُس نے لوگوں کو گھاس پر بیٹھ جانے کا حکم دیا اور پانچ روٹیاں اور دو مچھلیاں لیں اور آسمان کی طرف دیکھ کر برکت دی۔ پھر اُس نے روٹیوں کے ٹکڑے کیے اور شاگردوں کو دیئے اور شاگردوں نے اُنہیں لوگوں کو دیا۔ ۲۰ سب نے پیٹ بھر کھایا اور شاگردوں نے بچے ہُوئے ٹکڑوں سے بھری ہُوئی بارہ ٹوکریاں اُٹھائیں۔ ۲۱ کھانے والوں کی تعداد عورتوں اور بچّوں کے علاوہ تقریباً پانچ ہزار تھی۔

خداوند یسُوعؔ کا پانی پر چلنا

۲۲ اُس کے فوراً بعد یسُوعؔ نے شاگردوں کو حکم دیا کہ تُم کشتی میں بیٹھ کر جھیل کے پار چلے جاؤ اور میں لوگوں کو رخصت کر کے آتا ہُوں۔ ۲۳ جب وہ اُنہیں رخصت کر چُکا تو اکیلا دعا کرنے کے لیے ایک پہاڑی پر چلا گیا۔ رات ہو چُکی تھی اور وہ وہاں اکیلا تھا۔ ۲۴ اتنے میں کشتی کنارے سے کافی دُور پہنچ چُکی تھی اور مخالف ہوا کے باعث لہروں سے ڈگمگا رہی تھی۔

۲۵ رات کے چوتھے پہر یسُوعؔ جھیل پر چلتا ہُوا اُن کے نزدیک پہنچا۔ ۲۶ جب شاگردوں نے اُسے جھیل پر چلتے دیکھا تو گھبرا گئے اور کہنے لگے یہ تو کوئی بھُوت ہے اور ڈر کے مارے چلّانے لگے۔

۲۷ لیکن یسُوعؔ نے اُن سے فوراً کہا: خاطر جمع رکھو، میں ہُوں، ڈرو مت۔

۲۸ پطرسؔ نے اُسے جواب میں کہا: اَے خداوند! اگر تُو ہی ہے تو مجھے حکم دے کہ میں بھی پانی پر چل کر تیرے پاس آؤں۔

۲۹ یسُوعؔ نے کہا: آ۔

چنانچہ پطرسؔ کشتی سے اُتر کر یسُوعؔ کے پاس جانے کے لیے پانی پر چلنے لگا۔ ۳۰ مگر جب ہوا کا زور دیکھا تو ڈر گیا اور ڈوبنے لگا۔ تب اُس نے چلّا کر کہا: اَے خداوند، مجھے بچا۔

۳۱ یسُوعؔ نے فوراً ہاتھ بڑھایا اور پطرسؔ کو پکڑ لیا اور کہا: اَے کم اعتقاد! تُو نے شک کیوں کیا؟

۳۲ جب وہ دونوں کشتی میں بیٹھے تو ہوا تھم گئی۔ ۳۳ تب جو کشتی میں تھے اُنہوں نے اُسے سجدہ کیا اور کہنے لگے: تُو یقیناً خدا کا بیٹا ہے۔

۳۴ جب وہ جھیل پار کر کے گنیسرتؔ کے علاقہ میں اُترے ۳۵ تو وہاں کے لوگوں نے یسُوعؔ کو پہچان لیا اور آس پاس کے سارے علاقہ میں خبر کر دی۔ لوگ سب بیماروں کو اُس کے پاس لے آئے اور ۳۶ منّت کرنے لگے کہ اُنہیں اپنی پوشاک کا کنارہ ہی چھُو لینے دے اور جتنوں نے چھُوا، بالکل تندرست ہو گئے۔

پاک اور ناپاک

۱۵ تب بعض فریسی اور شریعت کے عالم یروشلیمؔ سے یسُوعؔ کے پاس آئے اور کہنے لگے: ۲ تیرے شاگرد بزرگوں کی روایت کے خلاف کیوں چلتے ہیں اور کھانے سے پہلے اپنے ہاتھ نہیں دھوتے؟

۳ یسُوعؔ نے جواب دیا: تُم کیوں اپنی روایت سے خدا کے حکم کی خلاف ورزی کرتے ہو؟ ۴ کیونکہ خدا نے فرمایا ہے کہ اپنے ماں باپ کی عزّت کرو اور جو کوئی ماں باپ کو بُرا کہے وہ ضرور مار ڈالا جائے۔ ۵ مگر تُم کہتے ہو کہ اگر کوئی ماں باپ سے کہے کہ میری جس چیز سے تمہیں فائدہ پہنچ سکتا تھا وہ خدا کی نذر ہو چُکی ۶ تو اُس پر اپنے ماں باپ کی عزّت کرنا فرض نہیں ہے۔ یوں تُم نے اپنی روایت سے خدا کا کلام ردّ کر دیا۔ ۷ اَے ریاکارو! یسعیاہ نبی نے تمہارے بارے میں کیا خوب نبوّت کی ہے کہ

۸ یہ لوگ زبان سے تو میری عزّت کرتے ہیں،
لیکن اُن کا دل مجھ سے بہت دُور ہے۔
۹ یہ لوگ بے فائدہ میری پرستش کرتے ہیں؛
کیونکہ آدمیوں کے حکموں کی تعلیم دیتے ہیں۔

۱۰ یسُوعؔ نے لوگوں کو اپنے پاس بلا کر کہا: سُنو اور سمجھو! ۱۱ جو چیز آدمی کے مُنہ میں جاتی ہے اُسے ناپاک نہیں کرتی بلکہ جو اُس

کے مُنہ سے نکلتی ہے وہی اُسے ناپاک کرتی ہے۔
[۱۲] تب شاگردوں نے اُس کے پاس آ کر اُس سے کہا: کیا تُو جانتا ہے کہ فریسیوں نے یہ بات سُن کر ٹھوکر کھائی؟
[۱۳] یسُوعؔ نے جواب دیا: جو پودا میرے آسمانی باپ نے نہیں لگایا، جڑ سے اُکھاڑ ڈالا جائے گا۔ [۱۴] اُن کی پرواہ نہ کرو، وہ اندھے رہنما ہیں۔ اگر ایک اندھا دوسرے اندھے کی رہنمائی کرنے لگے تو وہ دونوں گڑھے میں جا گریں گے۔
[۱۵] پطرسؔ نے کہا: یہ تمثیل ہمیں سمجھا دے۔
[۱۶] یسُوعؔ نے کہا: کیا تُم ابھی تک ناسمجھ ہو؟ [۱۷] کیا تُم نہیں جانتے کہ جو کچھ مُنہ میں جاتا ہے وہ پیٹ میں پڑتا ہے اور پھر بدن سے خارج ہو جاتا ہے؟ [۱۸] لیکن جو باتیں مُنہ سے نکلتی ہیں، دل سے آتی ہیں اور وہی آدمی کو ناپاک کرتی ہیں۔ [۱۹] کیونکہ بُرے خیال، قتل، زنا، بدچلنی، چوری، جھوٹی گواہی، بدگوئیاں، دل ہی سے نکلتی ہیں۔ [۲۰] یہ ایسی باتیں ہیں جو آدمی کو ناپاک کرتی ہیں لیکن ہاتھ دھوئے بغیر کھانا کھا لینا آدمی کو ناپاک نہیں کرتا۔

کنعانی عورت کا ایمان

[۲۱] یسُوعؔ وہاں سے روانہ ہو کر صُورؔ اور صَیداؔ کے علاقے میں چلا گیا۔ [۲۲] اُس علاقے کی ایک کنعانی عورت اُس کے پاس آئی اور پُکار کر کہنے لگی: اَے خداوند، ابنِ داؤدؔ، مجھ پر رحم کر۔ میری بیٹی میں بدرُوح ہے جو اُسے بہت ستاتی ہے۔
[۲۳] مگر اُس نے جواب نہ دیا لہٰذا اُس کے شاگرد پاس آ کر اُس کی منّت کرنے لگے کہ اُسے رخصت کر دے کیونکہ وہ چلّاتی جاتی ہے اور ہمارا پیچھا نہیں چھوڑتی۔
[۲۴] اُس نے جواب دیا: میں صرف اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہُوئی بھیڑوں کے پاس بھیجا گیا ہُوں۔
[۲۵] لیکن وہ آئی اور اُسے سجدہ کر کے کہنے لگی: خداوند! میری مدد کر۔
[۲۶] یسُوعؔ نے جواب دیا: بچّوں کی روٹی لے کر پلّوں کو ڈال دینا مناسب نہیں ہے۔
[۲۷] عورت نے کہا: خداوند یہ تو ٹھیک ہے لیکن جو ٹکڑے مالکوں کی میز سے نیچے گرتے ہیں، پلّے اُنہیں بھی کھا لیتے ہیں۔
[۲۸] اس پر یسُوع نے جواب دیا: اَے عورت، تیرا ایمان بہت بڑا ہے۔ تیری التجا قبول ہُوئی اور اُس کی بیٹی نے اُسی وقت شفا پائی۔

خداوند یسُوعؔ کا چار ہزار کو کھلانا

[۲۹] یسُوعؔ وہاں سے نکلا اور گلیلؔ کی جھیل کے نزدیک پہنچا۔ تب وہ پہاڑ پر چڑھا اور وہیں بیٹھ گیا۔ [۳۰] بے شمار لوگ، اندھوں، لنگڑوں، لُولوں، گُونگوں اور کئی دوسروں کو ساتھ لے کر آئے اور اُنہیں اُس کے قدموں میں ڈال دیا اور اُس نے اُنہیں شفا بخشی۔ [۳۱] جب لوگوں نے دیکھا کہ گُونگے بولتے ہیں، لُولے تندرست ہوتے ہیں، لنگڑے چلتے ہیں اور اندھے دیکھتے ہیں تو بڑے حیران ہُوئے اور اسرائیلؔ کے خدا کی تمجید کرنے لگے۔
[۳۲] یسُوعؔ نے اپنے شاگردوں کو پاس بلایا اور اُن سے کہا: مجھے اِن لوگوں پر ترس آتا ہے۔ یہ تین دِن سے برابر میرے ساتھ ہیں اور اُن کے پاس کھانے کو کچھ بھی نہیں اور میں اُنہیں بھوکا رخصت کرنا نہیں چاہتا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ راستے ہی میں پڑے رہ جائیں۔
[۳۳] اُس کے شاگردوں نے جواب دیا: ہم اِس بیابان میں اتنے زیادہ لوگوں کے لیے روٹیاں کہاں سے لائیں جو سب کے لیے کافی ہوں؟
[۳۴] یسُوعؔ نے پُوچھا: تمہارے پاس کتنی روٹیاں ہیں؟
اُنہوں نے کہا: سات ہیں اور تھوڑی سی چھوٹی مچھلیاں بھی ہیں۔
[۳۵] اُس نے لوگوں کو زمین پر بیٹھ جانے کا حکم دیا۔ [۳۶] تب اُس نے وہ سات روٹیاں اور مچھلیاں لیں اور خدا کا شکر ادا کیا، اُن کے ٹکڑے کیے اور شاگردوں کو دیئے اور شاگردوں نے اُنہیں لوگوں کو دیا۔ [۳۷] سب نے سیر ہو کر کھایا اور بعد میں شاگردوں نے بچے ہُوئے ٹکڑوں سے بھری ہُوئی سات ٹوکریاں اُٹھائیں۔ [۳۸] کھانے والوں کی تعداد عورتوں اور بچّوں کے علاوہ چار ہزار تھی۔
[۳۹] لوگوں کو رخصت کرنے کے بعد یسُوعؔ کشتی میں سوار ہُوا اور مگدنؔ کے علاقہ کو روانہ ہو گیا۔

فریسیوں کا خداوند یسُوع سے نشان طلب کرنا

۱۶ بعض فریسی اور صدُوقی یسُوعؔ کے پاس آئے اور اُسے آزمانے کی غرض سے کوئی آسمانی نشان دکھانے کو کہا۔
[۲] یسُوعؔ نے جواب دیا: جب شام ہوتی ہے تو تُم کہتے ہو کہ موسم اچھا رہے گا کیونکہ آسمان سُرخ ہے [۳] اور صبح کے وقت کہتے ہو کہ آج آندھی آئے گی کیونکہ آسمان سُرخ ہے اور بادل چھائے ہُوئے ہیں۔ تُم آسمان کا رنگ دیکھ کر موسم کا اندازہ لگانا تو جانتے ہو

لیکن زمانوں کی علامتیں نہیں پہچان سکتے۔ ۴ اِس زمانہ کے بدکار اور زِناکار لوگ نشان طلب کرتے ہیں لیکن اُنہیں یُوناہ نبی کے نشان کے سوا کوئی اور نشان نہ دیا جائے گا اور وہ اُنہیں چھوڑ کر چلا گیا۔

فرِیسیوں اور صدُوقیوں کا خمیر

۵ یسُوؔع کے شاگرد جھیل کے پار پہنچ گئے لیکن روٹی ساتھ لینا بھول گئے تھے۔ ۶ یسُوؔع نے اُن سے کہا: خبردار، فرِیسیوں اور صدُوقیوں کے خمیر سے ہوشیار رہنا۔

۷ اور وہ آپس میں بحث کرنے لگے کہ دیکھا ہم روٹی نہیں لائے۔

۸ یسُوؔع کو یہ بات معلوم تھی لہٰذا اُس نے کہا: اَے کم اعتقادو! کیوں آپس میں بحث کرتے ہو کہ ہمارے پاس روٹی نہیں۔ ۹ کیا تُم اب تک نہیں سمجھ پائے؟ تُمہیں پانچ ہزار آدمیوں کے لیے وہ پانچ روٹیاں یاد نہیں اور یہ بھی کہ تُم نے کتنی ٹوکریاں بھر کر اُٹھائی تھیں؟ ۱۰ اور نہ چار ہزار کے لیے وہ سات روٹیاں اور نہ یہ کہ تُم نے کتنی ٹوکریاں اُٹھائی تھیں؟ ۱۱ تُم کیوں نہیں سمجھتے کہ جب میں نے فرِیسیوں اور صدُوقیوں کے خمیر سے خبردار رہنے کو کہا تھا تو روٹی کی بات نہیں کی تھی؟ ۱۲ تب اُن کی سمجھ میں آیا کہ اُس نے روٹی کے خمیر سے نہیں بلکہ فرِیسیوں اور صدُوقیوں کی تعلیم سے خبردار رہنے کو کہا تھا۔

پطرؔس کا اقرار

۱۳ جب یسُوؔع قیصرؔیہ فلِپّی کے علاقہ میں آیا تو اُس نے اپنے شاگردوں سے پُوچھا: ابنِ آدم کون ہے، لوگ اِس بارے میں کیا کہتے ہیں؟

۱۴ اُنہوں نے کہا: بعض کہتے ہیں وہ یوؔحنّا بپتسمہ دینے والا ہے، بعض ایلیّاہ، بعض یرمیاؔہ یا نبیوں میں سے کوئی۔

۱۵ اُس نے اُن سے پُوچھا: مگر تُم مجھے کیا کہتے ہو؟

۱۶ شمعوؔن پطرس نے جواب دیا: تُو زندہ خدا کا بیٹا ''مسیح'' ہے۔

۱۷ یسُوؔع نے کہا: اَے یُوناہ کے بیٹے شمعُوؔن! تُو مبارک ہے کیونکہ یہ بات کسی اِنسان نے نہیں بلکہ میرے آسمانی باپ نے تجھ پر ظاہر کی ہے۔ ۱۸ اور میں تجھ سے کہتا ہُوں کہ تُو پطرؔس ہے اور میں اِس چٹان پر اپنی کلیسیا قائم کروں گا اور مَوت بھی اُس پر غالب نہ آنے پائے گی۔ ۱۹ میں آسمانی بادشاہی کی چابیاں تجھے دوں گا۔ جو کچھ تُو زمین پر باندھے گا وہ آسمان پر باندھا جائے گا اور جو کچھ تُو زمین پر کھولے گا وہ آسمان پر کھولا جائے گا۔ ۲۰ تب یسُوؔع نے شاگردوں کو حکم دیا کہ کسی کو مت بتانا کہ میں ہی ''مسیح'' ہُوں۔

خداوند یسُوؔع کا اپنی موت کی پیش گوئی کرنا

۲۱ اُس کے بعد یسُوؔع نے اپنے شاگردوں پر ظاہر کرنا شروع کر دیا کہ اُس کا یروشلیؔم جانا لازمی ہے تاکہ وہ بزرگوں، سردار کاہنوں اور شریعت کے عالموں کے ہاتھوں بہت دُکھ اُٹھائے، قتل کیا جائے اور تیسرے دِن جی اُٹھے۔

۲۲ پطرؔس اُسے الگ لے گیا اور ملامت کرنے لگا کہ خداوند! ہرگز نہیں، تیرے ساتھ ایسا کبھی نہ ہوگا۔

۲۳ یسُوؔع نے مُڑ کر پطرؔس سے کہا: اَے شیطان! میرے سامنے سے دُور ہو جا، تُو میرے راستے میں رکاوٹ بن رہا ہے۔ تجھے خدا کی باتوں کا نہیں بلکہ آدمیوں کی باتوں کا خیال ہے۔

۲۴ تب یسُوؔع نے اپنے شاگردوں سے کہا: اگر کوئی میری پیروی کرنا چاہتا ہے تو اُس کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی خودی کا اِنکار کرے اور اپنی صلیب اُٹھائے اور میرے پیچھے ہو لے۔ ۲۵ کیونکہ جو کوئی اپنی جان کو محفوظ رکھنا چاہے گا، اُسے کھوئے گا اور جو اُسے میری خاطر کھوئے گا، پھر سے پالے گا۔ ۲۶ اگر کوئی آدمی ساری دنیا حاصل کر لے لیکن اپنی جان کا نقصان اُٹھائے تو اُسے کیا فائدہ ہوگا؟ یا آدمی اپنی جان کے بدلے میں کیا دے گا؟ ۲۷ کیونکہ جب ابنِ آدم اپنے باپ کے جلال میں اپنے فرشتوں کے ساتھ آئے گا تب وہ ہر ایک کو اُس کے کاموں کے مطابق اجر دے گا۔ ۲۸ میں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ بعض لوگ جو یہاں کھڑے ہیں جب تک ابنِ آدم کو اپنی بادشاہی میں آتے ہُوئے نہ دیکھ لیں، مَوت کا مزہ نہیں چکھیں گے۔

خداوند یسُوؔع کی صورت کا بدل جانا

۱۷ چھ دِن کے بعد یسُوؔع نے پطرؔس، یعقوؔب اور یعقوؔب کے بھائی یوحنّا کو ہمراہ لیا اور اُنہیں ایک اونچے پہاڑ پر الگ لے گیا۔ ۲ وہاں اُن کے سامنے اُس کی صورت بدل گئی۔ اُس کا چہرہ سورج کی طرح چمکنے لگا اور اُس کے کپڑے نُور کی مانند سفید ہو گئے۔ ۳ تب مُوسیٰؔ اور ایلیّاہ اُنہیں یسُوؔع سے باتیں کرتے ہُوئے نظر آئے۔

۴ پطرؔس نے یسُوؔع سے کہا: خداوند! ہمارا یہاں رہنا اچھا ہے۔ اگر تُو چاہے تو میں تین ڈیرے کھڑے کروں، ایک تیرے لیے اور ایک ایک مُوسیٰؔ اور ایلیّاہ کے لیے۔

۵ وہ یہ کہہ ہی رہا تھا کہ ایک نُورانی بادل نے اُن پر سایہ کر لیا اور اُس بادل میں سے آواز آئی: یہ میرا پیارا بیٹا ہے جس سے میں خوش ہُوں، اُس کی سُنو۔

[6] جب شاگردوں نے یہ سُنا تو ڈر کے مارے مُنہ کے بل گر گئے۔ [7] لیکن یسُوعؔ نے پاس آ کر اُنہیں چھُوا اور کہا: اُٹھو، ڈرو مت۔ [8] جب اُنہوں نے نظریں اُٹھائیں تو یسُوعؔ کے سوا اور کسی کو نہ دیکھا۔

[9] جب وہ پہاڑ سے نیچے آ رہے تھے تو یسُوعؔ نے اُنہیں تاکید کی کہ جو کچھ تُم نے دیکھا ہے ابنِ آدم کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے تک اُس کا ذکر کسی سے نہ کرنا۔

[10] شاگردوں نے اُس سے پُوچھا کہ شریعت کے عالم یہ کیوں کہتے ہیں کہ ایلیّاؔہ کا پہلے آنا ضروری ہے؟

[11] یسُوعؔ نے جواب دیا: ایلیّاہ ضرور آئے گا اور سب کچھ بحال کرے گا۔ [12] لیکن میں تُم سے کہتا ہُوں کہ ایلیّاہ تو پہلے ہی آ چُکا ہے اور وہ اُسے پہچان نہیں سکے بلکہ جیسا چاہا ویسا اُس کے ساتھ کیا۔ اُسی طرح ابنِ آدم بھی اُن کے ہاتھوں دکھ اُٹھائے گا۔ [13] تب شاگرد سمجھ گئے کہ وہ اُن سے یوحنّا بپتسمہ دینے والے کے بارے میں کہہ رہا ہے۔

ایک لڑکے میں سے بدرُوح کا نکالا جانا

[14] جب وہ ہجوم کے پاس پہنچے تو ایک آدمی یسُوعؔ کے پاس آیا اور اُس کے سامنے گھٹنے ٹیک کر کہنے لگا: [15] اَے خداوند! میرے بیٹے پر رحم کر۔ اُسے مِرگی کی وجہ سے ایسے سخت دورے پڑتے ہیں کہ وہ اکثر آگ یا پانی میں گر پڑتا ہے۔ [16] میں اُسے تیرے شاگردوں کے پاس لایا تھا لیکن وہ اُسے شفا نہ دے سکے۔

[17] یسُوعؔ نے جواب میں کہا: اَے بے اعتقاد اور گمراہ لوگو! میں کب تک تمہارے ساتھ رہُوں گا؟ میں کب تک تمہاری برداشت کرتا رہُوں گا؟ لڑکے کو یہاں میرے پاس لاؤ۔ [18] یسُوعؔ نے بدرُوح کو ڈانٹا اور وہ لڑکے میں سے نکل گئی اور وہ اُسی وقت اچھا ہو گیا۔

[19] تب شاگردوں نے تنہائی میں یسُوعؔ کے پاس آ کر پُوچھا: ہم اُسے کیوں نہ نکال سکے؟

[20] اُس نے جواب دیا: اِس لیے کہ تمہارا ایمان کم ہے، میں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ اگر تُم میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا تو تُم اِس پہاڑ سے کہہ سکو گے کہ یہاں سے وہاں سرک جا تو وہ سرک جائے گا اور تمہارے لیے کوئی کام بھی ناممکن نہ ہوگا [21] لیکن اِس قسم کی بدرُوح دعا اور روزے کے بغیر نہیں نکلتی۔

[22] جب وہ گلیلؔ میں جمع ہُوئے تو یسُوعؔ نے اُن سے کہا: ابنِ آدم آدمیوں کے حوالہ کیا جائے گا۔ [23] وہ اُسے قتل کر ڈالیں گے اور وہ تیسرے دِن جی اُٹھے گا۔ شاگرد یہ سُن کر نہایت ہی غمگین ہُوئے۔

ہیکل کا محصول

[24] جب وہ کفرنحُومؔ پہنچے تو دو درہم والا محصول لینے والے پطرسؔ کے پاس آ کر پُوچھنے لگے کہ کیا تمہارا اُستاد دو درہم والا محصول ادا نہیں کرتا؟

[25] اُس نے جواب دیا: ہاں، ادا کرتا ہے۔

جب پطرسؔ گھر میں داخل ہُوا تو یسُوعؔ نے پہلے یہی کہا: شمعُونؔ! تیرا کیا خیال ہے؟ دنیا کے بادشاہ کن لوگوں سے محصول یا جزیہ لیتے ہیں؟ اپنے بیٹوں سے یا غیروں سے؟

[26] جب اُس نے کہا کہ غیروں سے تو یسُوعؔ نے کہا: پھر تو بیٹے بَری ہُوئے۔ [27] لیکن اُنہیں شکایت کا موقع نہ ملے، تُو جھیل پر جا کر کانٹا ڈال اور جو مچھلی پہلے ہاتھ آئے اُس کا مُنہ کھولنا تو تجھے چار درہم کا سکّہ ملے گا۔ اُسے لے جانا اور ہم دونوں کے لیے محصول ادا کر دینا۔

آسمان کی بادشاہی میں بڑا کون ہے؟

۱۸ اُس وقت شاگرد یسُوعؔ کے پاس آئے اور پُوچھنے لگے کہ آسمان کی بادشاہی میں سب سے بڑا کون ہے؟

[2] اُس نے ایک بچّے کو پاس بلایا اور اُسے اُن کے بیچ میں کھڑا کر دیا [3] اور کہنے لگا: سچّی بات تو یہ ہے کہ اگر تُم تبدیل ہو کر چھوٹے بچّوں کی مانند نہ بنو تو تُم آسمان کی بادشاہی میں ہرگز داخل نہ ہوگے۔ [4] لہٰذا جو کوئی اپنے آپ کو اِس بچّے کی مانند چھوٹا بنائے گا وہی آسمان کی بادشاہی میں سب سے بڑا ہوگا۔

[5] اور جو کوئی ایسے بچّے کو میرے نام پر قبول کرتا ہے وہ مجھے قبول کرتا ہے۔ [6] لیکن جو کوئی اِن چھوٹوں میں سے جو مجھ پر ایمان لائے ہیں کسی کے ٹھوکر کھانے کا باعث بنتا ہے تو اُس کے لیے یہی بہتر ہے کہ چکّی کا بھاری سا پاٹ اُس کی گردن سے لٹکا کر اُسے گہرے سمندر میں ڈبو دیا جائے۔

[7] ٹھوکروں کی وجہ سے افسوس ہے اِس دنیا پر۔ ٹھوکریں تو ضرور لگیں گی لیکن اُس پر افسوس ہے جس کی وجہ سے ٹھوکر لگے۔ [8] اگر تیرا ہاتھ یا تیرا پاؤں تیرے لیے گناہ کا باعث بنتا ہے تو اُسے کاٹ کر پھینک دے۔ تیرا ٹُنڈا یا لنگڑا ہو کر زندگی میں داخل ہونا تیرے دونوں ہاتھوں یا دونوں پاؤں سمیت ہمیشہ کی آگ میں ڈالے جانے سے بہتر ہے۔ [9] اگر تیری آنکھ تیرے لیے گناہ کا باعث بنتی ہے تو اُسے نکال کر پھینک دے۔ ایک آنکھ کے ساتھ

زندگی میں داخل ہونا دو آنکھیں رکھتے ہُوئے جہنّم کی آگ میں ڈالے جانے سے بہتر ہے۔

کھوئی ہُوئی بھیڑ کی تمثیل

[۱۰] خبردار! اِن چھوٹوں میں سے کسی کو ناچیز نہ سمجھنا کیونکہ میں تُم سے کہتا ہُوں کہ اُن کے فرشتے آسمان پر ہر وقت میرے آسمانی باپ کا مُنہ دیکھتے ہیں۔ [۱۱] (کیونکہ اِبنِ آدم کھوئے ہُوئے لوگوں کو ڈھونڈنے اور نجات دینے آیا ہے۔)

[۱۲] تمہارا خیال کیا ہے؟ اگر کسی کی سَو بھیڑیں ہوں، اُن میں سے ایک بھٹک جائے تو کیا وہ ننانوے کو پہاڑیوں پر چھوڑ کر اُس کھوئی ہُوئی بھیڑ کو ڈھونڈنے نہ نکلے گا؟ [۱۳] اور اگر وہ اُسے ڈھونڈ لے گا تو میں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ وہ اُن ننانوے کی نسبت جو بھٹکی نہیں، اُس ایک کے دوبارہ مل جانے پر زیادہ خوشی محسوس کرے گا۔ [۱۴] اِسی طرح تمہارا آسمانی باپ یہ نہیں چاہتا کہ اِن چھوٹوں میں سے ایک بھی ہلاک ہو۔

قصُوروار بھائی

[۱۵] اگر تیرا بھائی تجھ سے بُرائی کرے تو جا اور تنہائی میں اُسے سمجھا۔ اگر وہ تیری سُنے تو سمجھ لے کہ تُو نے اپنے بھائی کو پا لیا۔ [۱۶] اور اگر وہ نہ سُنے تو اپنے ساتھ ایک دو آدمی اور لے جا، تاکہ ہر بات کے دو تین آدمی گواہ ہو سکیں۔ [۱۷] اگر وہ اُن کی بھی نہ سُنے تو کلیسیا کو خبر دے اور وہ کلیسیا کی بھی نہ سُنے تو اُسے محصول لینے والے اور بُت پرست کے برابر جان۔

[۱۸] میں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ جو کچھ تُم زمین پر باندھو گے سمجھ لو کہ آسمان پر باندھ دیا گیا اور جو کچھ تُم زمین پر کھولو گے سمجھ لو کہ آسمان پر کھول دیا گیا۔

[۱۹] میں تُم سے پھر کہتا ہُوں کہ اگر تُم میں سے دو شخص اتّفاق کر کے جو کچھ چاہیں کہ ہو جائے وہ میرے آسمانی باپ کی طرف سے اُن کے لیے ہو جائے گا۔ [۲۰] کیونکہ جہاں دو یا تین میرے نام پر اِکھٹّے ہوتے ہیں وہاں میں اُن کے درمیان موجود ہوتا ہُوں۔

بے رحم نوکر کی تمثیل

[۲۱] تب پطرسؔ نے یسُوعؔ کے پاس آ کر پُوچھا: خداوند! اگر میرا بھائی میرے ساتھ بُرائی کرتا رہے تو میں اُسے کتنی دفعہ مُعاف کروں؟ کیا سات بار تک!

[۲۲] یسُوعؔ نے جواب دیا: میں تجھ سے سات دفعہ نہیں بلکہ سات کے ستّر بار مُعاف کرنے کے لیے کہتا ہُوں۔

[۲۳] پس آسمان کی بادشاہی اُس بادشاہ کی مانند ہے جس نے چاہا کہ اپنے نوکروں سے حساب لے۔ [۲۴] جب وہ حساب لینے لگا تو ایک شخص اُس کے سامنے حاضر کیا گیا جو بادشاہ سے لاکھوں روپے قرض لے چُکا تھا۔ [۲۵] چونکہ اُس کے پاس قرض چُکانے کے لیے کچھ نہ تھا، اُس کے مالک نے حکم دیا کہ اُسے، اُس کی بیوی اور بال بچّوں کو اور جو کچھ اُس کا ہے سب کچھ بیچ دیا جائے اور قرض وصول کر لیا جائے۔

[۲۶] مگر اُس نوکر نے مالک کے سامنے سر جھکا کر منّت کی کہ مجھے کچھ مہلت دے اور میں تیرا سارا قرض چُکا دُوں گا۔

[۲۷] مالک نے نوکر پر ترس کھا کر اُسے چھوڑ دیا اور اُس کا قرض بھی مُعاف کر دیا۔

[۲۸] جب وہ نوکر وہاں سے باہر نکلا تو اُسے ایک ایسا نوکر ملا جو اُس کا ہمخدمت تھا اور جسے اُس نے سَو دینار قرض کے طور پر دے رکھے تھے۔ اُس نے اُسے گردن سے پکڑ لیا اور کہا: لا، میری رقم واپس کر۔ [۲۹] اُس کا ہمخدمت اُس کے سامنے گِر کر اُس کی مِنّت کرنے لگا کہ مجھے مُہلت دے، میں سب ادا کر دُوں گا۔

[۳۰] لیکن اُس نے ایک نہ سُنی اور اُس کو قیدخانہ میں ڈال دیا تاکہ قرض ادا کرنے تک وہیں رہے۔ [۳۱] جب دوسرے نوکروں نے یہ دیکھا تو وہ بہت غمگین ہُوئے اور مالک کے پاس جا کر اُسے سارا واقعہ کہہ سُنایا۔

[۳۲] تب مالک نے اُس نوکر کو بلوا کر کہا: اَے شریر نوکر! میں نے تیرا سارا قرض اِس لیے بخش دیا تھا کہ تُو نے میری مِنّت سماجت کی تھی۔ [۳۳] کیا تجھے لازم نہ تھا کہ جیسے میں نے تجھ پر ترس کھایا تُو بھی اپنے ہمخدمت پر ترس کھاتا؟ [۳۴] اور مالک نے غُصّہ میں آ کر اُس نوکر کو جلاّدوں کے حوالہ کر دیا تاکہ قرض ادا کرنے تک اُن کی قید میں رہے۔

[۳۵] تب یسُوعؔ نے کہا: اگر تُم میں سے ہر ایک اپنے بھائی کو دل سے مُعاف نہ کرے تو میرا آسمانی باپ بھی تمہارے ساتھ اِسی طرح پیش آئے گا۔

طلاق

۱۹

جب یسُوعؔ یہ باتیں ختم کر چُکا تو وہ گلیلؔ سے روانہ ہو کر دریائے یردنؔ کے پار یہوُدیہؔ کے علاقہ میں چلا گیا۔ [۲] بے شمار لوگ اُس کے پیچھے ہو لیے اور اُس نے اُنہیں شفا بخشی۔

[۳] بعض فرِیسی یسُوعؔ کو آزمانے کے لیے اُس کے پاس آئے اور کہنے لگے: کیا آدمی کا اپنی بیوی کو کسی بھی سبب سے چھوڑ دینا

جائز ہے؟

[۴] اُس نے جواب میں کہا: کیا تُم نے نہیں پڑھا کہ ابتدا میں خالق نے اُنہیں مرد اور عورت بنایا [۵] اور کہا: اِس سبب سے مرد اپنے والدین سے جدا ہو کر اپنی بیوی کے ساتھ رہے گا اور وہ دونوں ایک تن ہوں گے؟ [۶] لہٰذا وہ دو نہیں بلکہ ایک تن ہیں۔ اِس لیے جسے خدا نے جوڑا ہے اُسے اِنسان جدا نہ کرے۔

[۷] فریسیوں نے اُس سے پُوچھا: پھر مُوسیٰ نے یہ حکم کیوں دیا کہ طلاق نامہ لکھ کر اُسے چھوڑ دو؟

[۸] یسُوع نے جواب دیا: مُوسیٰ نے تمہاری سخت دلی کی وجہ سے اپنی بیویوں کو چھوڑ دینے کی اجازت دی تھی لیکن شروع سے ایسا نہ تھا۔ [۹] لیکن میں تُم سے کہتا ہُوں کہ جو کوئی اپنی بیوی کو اُس کی بدکاری کے سِوا کسی اور سبب سے چھوڑ دیتا ہے اور کسی دوسری سے شادی کر لیتا ہے، زِنا کرتا ہے اور جو کوئی اُس چھوڑی ہُوئی سے شادی کرتا ہے وہ بھی زِنا کرتا ہے۔

[۱۰] شاگردوں نے اُس سے کہا: اگر شوہر اور بیوی کے رشتہ کا یہ حال ہے تو بہتر یہ ہے کہ بیاہ کیا ہی نہ جائے۔

[۱۱] یسُوع نے جواب دیا: یہ بات سب کے نزدیک قابلِ قبول نہیں۔ ایسا وہی کر سکتے ہیں جنہیں توفیق ملی ہو۔ [۱۲] بعض تو پیدایشی طور پر ہیجڑے ہوتے ہیں۔ بعض کو لوگ شادی کے ناقابل بنا دیتے ہیں اور بعض ایسے بھی ہیں جو آسمان کی بادشاہی کی خاطر شادی ہی نہیں کرتے۔ جو کوئی اسے قبول کر سکتا ہے، کر لے۔

چھوٹے بچّے اور خداوند یسُوع

[۱۳] اِس کے بعد لوگ بچّوں کو اُس کے پاس لائے تاکہ وہ اُن پر ہاتھ رکھے اور اُنہیں دعا دے۔ لیکن شاگردوں نے اُن لوگوں کو جھڑک دیا۔

[۱۴] یسُوع نے کہا: بچّوں کو میرے پاس آنے سے مت روکو کیونکہ آسمان کی بادشاہی ایسوں ہی کی ہے۔ [۱۵] تب اُس نے اُن پر ہاتھ رکھے اور پھر وہاں سے روانہ ہو گیا۔

دولتمند نوجوان

[۱۶] ایک آدمی یسُوع کے پاس آیا اور پُوچھنے لگا: اَے اُستاد! میں کون سی نیکی کروں کہ ہمیشہ کی زندگی حاصل کر لُوں؟

[۱۷] یسُوع نے جواب دیا: تُو مجھ سے نیکی کے بارے میں کیوں پُوچھتا ہے؟ نیک تو صرف ایک ہی ہے۔ اگر تُو زندگی میں داخل ہونا چاہتا ہے تو حکموں پر عمل کر۔

[۱۸] اُس نے پُوچھا: کون سے حکموں پر؟

یسُوع نے جواب دیا: خُون نہ کر، زِنا نہ کر، چوری نہ کر، جھوٹی گواہی نہ دے، [۱۹] اپنے والدین کی عزّت کر اور اپنے پڑوسی سے اپنی طرح محبّت کر۔

[۲۰] اُس نوجوان نے جواب دیا: اِن سب حکموں پر تو میں عمل کرتا آیا ہُوں۔ اب مجھ میں کس چیز کی کمی ہے؟

[۲۱] یسُوع نے جواب دیا: اگر تُو کامل ہونا چاہتا ہے تو جا، اپنا سب کچھ بیچ کر غریبوں کی مدد کر تو تجھے آسمان پر خزانہ ملے گا اور آ کر میرے پیچھے ہو لے۔

[۲۲] جب اُس نوجوان نے یہ بات سُنی تو غمگین ہو کر چلا گیا کیونکہ وہ بہت دولتمند تھا۔

[۲۳] تب یسُوع نے اپنے شاگردوں سے کہا: یہ حقیقت ہے کہ دولتمند کا آسمان کی بادشاہی میں داخل ہونا مشکل ہے۔ [۲۴] میں پھر کہتا ہُوں کہ اونٹ کا سوئی کے ناکے میں سے گزر جانا کسی دولتمند کے آسمان کی بادشاہی میں داخل ہونے سے آسان تر ہے۔

[۲۵] جب شاگردوں نے یہ بات سُنی تو نہایت حیران ہُوئے اور یسُوع سے پُوچھنے لگے کہ پھر کون نجات پا سکتا ہے؟

[۲۶] یسُوع نے اُن کی طرف دیکھ کر کہا: آدمی کے لیے تو یہ ناممکن ہے لیکن خدا کے لیے سب کچھ ممکن ہے۔

[۲۷] پطرس اُس سے مخاطب ہو کر کہنے لگا: دیکھ ہم سب کچھ چھوڑ کر تیرے پیچھے چلے آئے ہیں۔ ہمیں کیا ملے گا؟

[۲۸] یسُوع نے اُنہیں جواب دیا: میں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ نئی تخلیق میں جب ابنِ آدم اپنے جلالی تخت پر بیٹھے گا تو تُم بھی جو میرے پیچھے چلے آئے ہو بارہ تختوں پر بیٹھ کر اِسرائیل کے بارہ قبیلوں کا انصاف کرو گے [۲۹] اور جس کسی نے گھروں، بھائی بہنوں، ماں، باپ، بچّوں یا کھیتوں کو میری خاطر چھوڑ دیا ہے وہ سَو گُنا پائے گا اور ہمیشہ کی زندگی کا وارث ہو گا۔ [۳۰] لیکن بہت سے جو اوّل ہیں آخر ہو جائیں گے اور جو آخر ہیں، اوّل۔

انگُور کا باغ اور مزدور

۲۰ کیونکہ آسمان کی بادشاہی اُس زمیندار کی مانند ہے جو صبح سویرے باہر نکلا تاکہ اپنے انگُور کے باغ میں مزدوروں کو کام پر لگائے۔ [۲] اُس نے ایک دینار روزانہ مزدوری طے کر کے اُنہیں اپنے باغ میں بھیج دیا۔

[۳] تقریباً تین گھنٹے بعد وہ پھر باہر نکلا تو اُس نے دیکھا کہ کچھ مزدور بازار میں بیکار کھڑے ہُوئے ہیں۔ [۴] اُس نے اُن سے کہا: تُم بھی میرے باغ میں چلے جاؤ اور جو واجب ہے، میں

تمھیں دُوں گا۔ [5] پس وہ چلے گئے۔

پھر دو پہر اور سہ پہر کے قریب بھی اُس نے باہر جا کر ایسا ہی کیا۔ [6] دِن ڈھلنے سے کچھ دیر پہلے وہ پھر باہر نکلا اور چند اور کو کھڑے پایا۔ اُس نے اُن سے پُوچھا: تُم کیوں صبح سے اب تک بیکار کھڑے ہُوئے ہو؟

[7] اُنہوں نے جواب دیا: ہمیں کسی نے کام پر لگایا ہی نہیں۔

اُس نے اُن سے کہا: تُم بھی میرے باغ میں چلے جاؤ اور کام کرو۔

[8] جب شام ہُوئی تو باغ کے مالک نے اپنے مُنیم سے کہا: آخر میں کام پر لگائے گئے مزدوروں سے لے کر پہلے مزدوروں تک سب کو اُن کی مزدوری ادا کر دے۔

[9] جو دِن ڈھلے سے کچھ دیر پہلے یعنی آخر میں کام پر لگائے گئے تھے، اُنہیں ایک ایک دینار ملا۔ [10] جب شروع کے مزدوروں کی باری آئی تو اُنہوں نے سوچا کہ ہمیں زیادہ مزدوری ملے گی۔ لیکن اُنہیں بھی ایک ایک دینار ملا۔ [11] اُسے لے کر وہ زمیندار پر بُڑبُڑانے لگے کہ [12] آخر میں کام پر لگائے جانے والوں نے صرف ایک گھنٹہ کام کیا ہے اور ہم نے دھوپ میں دِن بھر محنت کی لیکن تُو نے اُنہیں ہمارے برابر کر دیا۔

[13] اُس نے اُن میں سے ایک سے کہا: میاں! میں نے تیرے ساتھ کوئی بے اِنصافی نہیں کی۔ کیا تیرے ساتھ مزدوری کا ایک دینار طے نہیں ہُوا تھا؟ [14] لہٰذا جو تیرا ہے لے اور چلتا بن! یہ میری مرضی ہے کہ جتنا تُجھے دے رہا ہُوں اُتنا ہی آخر میں کام پر لگائے جانے والے کو دُوں۔ [15] کیا مُجھے یہ حق نہیں کہ اپنے مال سے جو چاہُوں سو کروں؟ یا تُجھے میری سخاوت بُری لگ رہی ہے؟

[16] پس جو آخر ہیں، اوّل اور جو اوّل ہیں، آخر ہو جائیں گے۔

اپنی مَوت کے بارے میں خداوند یسُوع کی ایک اور پیش گوئی

[17] یروشلیم جاتے وقت یسُوع نے بارہ شاگردوں کو الگ لے جا کر راستہ میں اُن سے کہا: [18] دیکھو! ہم یروشلیم جا رہے ہیں جہاں ابنِ آدم سردار کاہنوں اور شریعت کے عالموں کے حوالہ کر دیا جائے گا۔ وہ اُس کے قتل کا حکم صادر کر کے [19] اُسے غیر یہُودیوں کے حوالہ کر دیں گے اور وہ ابنِ آدم کی ہنسی اُڑائیں گے، اُسے کوڑے ماریں گے اور مصلُوب کر دیں گے لیکن وہ تیسرے دِن زندہ کیا جائے گا۔

ایک ماں کی درخواست

[20] اُس وقت زبدی کے بیٹوں کی ماں اپنے بیٹوں کے ساتھ یسُوع کے پاس آئی اور اُسے سجدہ کر کے چاہتی تھی کہ کچھ عرض کرے۔

[21] یسُوع نے اُس سے پُوچھا: تُو کیا چاہتی ہے؟

اُس نے جواب دیا: حکم دے کہ تیری بادشاہی میں میرے بیٹوں میں سے ایک تیری دائیں طرف اور دوسرا تیری بائیں طرف بیٹھے۔

[22] یسُوع نے اُنہیں کہا: تُم نہیں جانتے کہ کیا مانگ رہے ہو۔ کیا تُم وہ پیالہ پی سکتے ہو جو میں پینے والا ہُوں۔

اُنہوں نے جواب دیا: ہاں، ہم پی سکتے ہیں۔

[23] یسُوع نے اُن سے کہا: تُم میرا پیالہ تو پیو گے لیکن یہ میرا کام نہیں کہ کسی کو اپنی دائیں طرف یا اپنی بائیں طرف بٹھاؤں۔ یہ مقام جن کے لیے میرے باپ کی طرف سے مقرّر کیا جا چُکا ہے، اُنہی کے لیے ہے۔

[24] جب باقی دس شاگردوں نے یہ سُنا تو وہ اُن دونوں بھائیوں پر خفا ہونے لگے۔ [25] مگر یسُوع نے اُنہیں پاس بلایا اور اُن سے کہا: تمہیں معلوم ہے کہ غیر قوموں کے سردار اُن پر حکمرانی کرتے ہیں اور اُن کے امراء اُن پر اختیار جتاتے ہیں۔ [26] تُم میں ایسا نہیں ہونا چاہئے بلکہ تُم میں جو بڑا ہونا چاہے وہ تمہارا خادم بنے [27] اور جو سب سے اونچا درجہ حاصل کرنا چاہے وہ تمہارا غلام بنے۔ [28] چنانچہ ابنِ آدم اِس لیے نہیں آیا کہ خدمت لے بلکہ اِس لیے کہ خدمت کرے اور اپنی جان بہتیروں کے لیے فدیہ میں دے۔

دو اندھوں کا بینائی پانا

[29] جب یسُوع اور اُس کے شاگرد یریحو سے نکل رہے تھے تو ایک بڑا ہجوم اُس کے پیچھے ہولیا۔ [30] دو اندھے راہ کے کنارے بیٹھے ہُوئے تھے۔ جب اُنہوں نے سُنا کہ یسُوع وہاں سے گزر رہا ہے تو وہ چلّانے لگے کہ اَے خداوند، ابنِ داؤد! ہم پر رحم کر۔

[31] لوگوں نے اُنہیں ڈانٹا کہ چُپ رہو۔ لیکن وہ اور بھی چلّانے لگے کہ اَے خداوند، ابنِ داؤد! ہم پر رحم کر۔

[32] یسُوع رُک گیا اور اُنہیں بلا کر پُوچھنے لگا: بتاؤ! میں تمہارے لیے کیا کروں؟

[33] اُنہوں نے جواب دیا: خداوند! ہم چاہتے ہیں کہ ہماری آنکھیں کُھل جائیں۔ [34] یسُوع نے ترس کھا کر اُن کی آنکھوں کو چھُوا اور وہ فوراً دیکھنے لگے اور یسُوع کے پیچھے چل دیئے۔

خداوند یسُوعؔ کا یروشلیمؔ میں داخل ہونا

۲۱ جب وہ یروشلیمؔ کے نزدیک پہنچے تو کوہِ زیتونؔ پر بیت فگےؔ کے پاس اُس نے اپنے دو شاگردوں کو یہ کہہ کر آگے بھیجا کہ [۲] سامنے والے گاؤں میں جاؤ۔ وہاں داخل ہوتے ہی تمہیں ایک گدھی بندھی ہُوئی ملے گی اور اُس کے ساتھ اُس کا بچّہ بھی ہوگا۔ اُنہیں کھول کر میرے پاس لے آنا [۳] اور اگر کوئی تُم سے کچھ کہے تو اُسے کہنا کہ خداوند کو اُن کی ضرورت ہے، وہ فوراً ہی اُنہیں بھیج دے گا۔

[۴] یہ اِس لیے ہُوا کہ جو کچھ نبی کی معرفت کہا گیا تھا پُورا ہو جائے کہ

[۵] صِیّونؔ کی بیٹی سے کہو کہ
تیرا بادشاہ تیرے پاس آتا ہے،
وہ حلیم ہے اور گدھے پر سوار ہے،
بلکہ گدھی کے بچّے پر۔

[۶] چنانچہ شاگرد روانہ ہُوئے اور جیسا یسُوعؔ نے حکم دیا تھا ویسا ہی کیا۔ [۷] وہ گدھی اور اُس کے بچّے کو لے آئے اور اپنے کپڑے اُن پر ڈال دیئے اور وہ سوار ہو گیا [۸] اور ہجوم میں سے بہت سے لوگوں نے اپنے کپڑے راستے میں بچھا دیئے اور بعض نے درختوں کی ڈالیاں کاٹ کاٹ کر پھیلا دیں [۹] اور وہ لوگ جو یسُوعؔ کے آگے آگے اور پیچھے پیچھے چل رہے تھے، نعرے لگانے لگے کہ

ابنِ داؤدؔ کو ہوشعنا!

مبارک ہے وہ جو خداوند کے نام سے آتا ہے!

عالمِ بالا پر ہوشعنا!

[۱۰] جب یسُوعؔ یروشلیمؔ میں داخل ہُوا تو سارے شہر میں ہلچل مچ گئی اور لوگ پُوچھنے لگے کہ یہ کون ہے؟

[۱۱] ہجوم نے کہا کہ یہ گلیلؔ کے شہر ناصرتؔ کا نبی یسُوعؔ ہے۔

خداوند یسُوعؔ ہیکل کو پاک صاف کرتا ہے

[۱۲] یسُوعؔ ہیکل میں داخل ہُوا اور اُس نے اُن سب کو جو وہاں لین دین کر رہے تھے باہر نکال دیا۔ اُس نے صرّافوں کی میزیں اور کبوتر فروشوں کی چوکیاں اُلٹ دیں۔ [۱۳] اور اُن سے کہا کہ لکھا ہے کہ میرا گھر دعا کا گھر کہلائے گا لیکن تُم نے اُسے ڈاکوؤں کا اڈّا بنا رکھا ہے۔

[۱۴] تب کئی اندھے اور لنگڑے ہیکل میں اُس کے پاس آئے اور اُس نے اُنہیں شفا بخشی۔ [۱۵] لیکن جب سردار کاہنوں اور شریعت کے عالموں نے اُس کے معجزے دیکھے اور ہیکل میں لڑکوں کو ابنِ داؤدؔ کی ہوشعنا پُکارتے دیکھا تو غُصّہ سے بھر گئے۔

[۱۶] اُنہوں نے یسُوعؔ سے پُوچھا: تُو سُن رہا ہے کہ یہ کیا کہہ رہے ہیں؟

یسُوعؔ نے اُن سے کہا: ہاں میں سُن رہا ہُوں۔ کیا تُم نے کبھی نہیں پڑھا کہ

بچّوں اور شیر خواروں کے مُنہ سے بھی
تُو نے اپنی پُوری حمد کروائی۔

[۱۷] اور تب وہ اُنہیں چھوڑ کر شہر سے باہر چلا گیا اور بیت عنیاہؔ گاؤں میں جا کر رات وہیں بسر کی۔

انجیر کے درخت کا سُوکھ جانا

[۱۸] صبح سویرے جب یسُوعؔ شہر کی طرف لَوٹ رہا تھا تو اُسے بھوک لگی۔ [۱۹] اُس نے راہ کے کنارے انجیر کا درخت دیکھا اور وہ نزدیک پہنچا تو سِوائے پتّوں کے اُس میں اور کچھ نہ پایا۔ لہٰذا اُس نے درخت سے کہا: آیندہ تجھ میں کبھی پھل نہ لگے۔ اور اُسی دم وہ انجیر کا درخت سُوکھ گیا۔

[۲۰] شاگردوں نے یہ دیکھا تو حیران ہو کر پُوچھنے لگے کہ یہ انجیر کا درخت ایک دم کیسے سُوکھ گیا؟

[۲۱] یسُوعؔ نے جواب دیا: میں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ اگر تمہارا ایمان ہے اور اُس پر تمہیں شک نہیں تو تُم نہ صرف وہ جو انجیر کے درخت کے ساتھ ہُوا کر سکو گے بلکہ اگر اِس پہاڑ سے بھی کہو گے کہ اُکھڑ جا اور سمندر میں جا گر تو یہ بھی ہو جائے گا۔ [۲۲] اگر تمہارا ایمان ہے تو جو کچھ تُم دعا میں مانگو گے وہ تمہیں مل جائے گا۔

خداوند یسُوعؔ کے اختیار کے بارے میں سوال

[۲۳] جب یسُوعؔ ہیکل میں آ کر تعلیم دے رہا تھا تو سردار کاہنوں اور یہودی بزرگوں نے اُس کے پاس آ کر پُوچھا: تُو یہ کام کس اختیار سے کرتا ہے؟ اور تجھے ایسے کام کرنے کا اختیار کس نے دیا ہے؟

۲۴ یسوؔع نے جواب دیا: میں بھی تُم سے ایک بات پُوچھتا ہُوں۔ اگر تُم اُس کا جواب دو گے تو میں بھی بتاؤں گا کہ میں یہ کام کس اختیار سے کرتا ہُوں۔ ۲۵ جو بپتسمہ یوحنّاؔ دیتا تھا وہ کہاں سے تھا؟ آسمان کی طرف سے یا اِنسان کی طرف سے؟

وہ آپس میں بحث کرنے لگے کہ اگر ہم کہیں کہ آسمان کی طرف سے تھا تو وہ ہم سے پُوچھے گا کہ پھر تُم نے یوحنّاؔ کا یقین کیوں نہ کیا؟ ۲۶ لیکن اگر ہم کہیں کہ اِنسان کی طرف سے تھا تو عوام کا ڈر ہے کیونکہ وہ یوحنّاؔ کو واقعی نبی مانتے ہیں۔

۲۷ لہٰذا اُنہوں نے یسوؔع کو جواب دیا: ہم نہیں جانتے۔

یسوؔع نے اُن سے کہا: تب میں بھی تمہیں نہیں بتاتا کہ اِن کاموں کو کس اختیار سے کرتا ہُوں۔

دو بیٹوں کی تمثیل

۲۸ اب تمہاری رائے کیا ہے؟ کسی آدمی کے دو بیٹے تھے۔ اُس نے بڑے کے پاس جا کر کہا: بیٹا، آج انگُور کے باغ میں جا اور وہاں کام کر۔

۲۹ اُس نے جواب دیا: میں نہیں جاؤں گا لیکن بعد میں پشیمان ہو کر چلا گیا۔

۳۰ پھر باپ نے دوسرے بیٹے کے پاس جا کر بھی یہی بات کہی۔ اُس نے جواب دیا: اچھا جناب میں جاتا ہُوں لیکن گیا نہیں۔

۳۱ اِن دونوں میں سے کس نے اپنے باپ کا حکم مانا؟

اُنہوں نے جواب دیا: بڑے نے۔

یسوؔع نے اُن سے کہا: میں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ محصول لینے والے اور فاحشہ عورتیں تُم سے پہلے خدا کی بادشاہی میں داخل ہوتی ہیں ۳۲ کیونکہ یوحنّاؔ تمہیں راستبازی کا راستہ دکھانے آیا اور تُم نے اُس کا یقین نہ کیا لیکن محصول لینے والوں اور فاحشہ عورتوں نے کر لیا۔ یہ دیکھ کر بھی تُم پشیمان نہ ہُوئے کہ اُس پر ایمان لے آتے۔

ٹھیکیداروں کی تمثیل

۳۳ ایک اور تمثیل سُنو! ایک زمیندار نے انگُور کا باغ لگایا اور اُس کے چاروں طرف باڑ کھینچی، انگُوروں کا رس نکالنے کے لیے حَوض اور نگہبانی کے لیے ایک بُرج بھی بنایا اور پھر اُسے کاشتکاروں کو ٹھیکے پر دے کر پردیس چلا گیا۔ ۳۴ جب انگُور توڑنے کا موسم آیا تو اُس نے اپنے نوکروں کو اپنا حِصّہ لینے کے لیے ٹھیکیداروں کے پاس بھیجا۔

۳۵ ٹھیکیداروں نے اُس کے نوکروں کو پکڑ کر کسی کو پیٹا، کسی کو قتل کیا اور کسی پر پتھّر برسائے۔ ۳۶ تب اُس نے کچھ اور نوکروں کو بھیجا جن کی تعداد پہلے نوکروں سے زیادہ تھی لیکن ٹھیکیداروں نے اُن کے ساتھ بھی وہی سلوک کیا۔ ۳۷ آخرکار اُس نے اپنے بیٹے کو اُن کے پاس بھیجا اور سوچا کہ وہ میرے بیٹے کا تو لحاظ کریں گے۔

۳۸ مگر جب ٹھیکیداروں نے اُس کے بیٹے کو دیکھا تو وہ آپس میں کہنے لگے: یہ تو وارث ہے، آؤ اِسے قتل کر کے اُس کی میراث پر قبضہ کر لیں۔ ۳۹ لہٰذا اُنہوں نے اُسے پکڑ کر باغ کے باہر نکالا اور جان سے مار ڈالا۔

۴۰ پس جب باغ کا مالک خود آئے گا تو وہ اُن ٹھیکیداروں کے ساتھ کیا کرے گا؟

۴۱ اُنہوں نے جواب دیا کہ وہ اُن بدمعاشوں کو بُری طرح ہلاک کر کے باغ کا ٹھیکہ دوسرے ٹھیکیداروں کو دے گا جو وقت پر اُسے اُس کا حِصّہ ادا کریں۔

۴۲ یسوؔع نے اُن سے کہا: کیا تُم نے پاک کلام میں بھی نہیں پڑھا کہ

جس پتھّر کو معماروں نے رَدّ کیا
وُہی کونے کے سِرے کا پتھّر ہو گیا؛
یہ کام خداوند نے کیا ہے،
اور ہماری نظر میں تعجب انگیز ہے؟

۴۳ اِس لیے میں تُم سے کہتا ہُوں کہ خدا کی بادشاہی تُم سے لے لی جائے گی اور اُن لوگوں کو جو پھل لائیں گے، دے دی جائے گی ۴۴ اور جو کوئی اِس پتھّر پر گرے گا ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا لیکن جس پر یہ گرے گا اُسے پیس کر رکھ دے گا۔

۴۵ سردار کاہن اور فرِیسی یسوؔع کی تمثیلیں سُن کر سمجھ گئے کہ وہ یہ باتیں اُنہی کے بارے میں کہہ رہا ہے۔ ۴۶ اُنہوں نے اُسے پکڑنے کی کوشش کی لیکن لوگوں سے ڈرتے تھے کیونکہ وہ اُسے نبی مانتے تھے۔

شادی کی ضیافت کی تمثیل

۲۲ یسوؔع پھر سے تمثیلوں میں کہنے لگا: ۲ آسمان کی بادشاہی ایک بادشاہ کی مانند ہے جس نے اپنے بیٹے کی شادی کے موقع پر ۳ اپنے غلاموں کو بھیجا کہ وہ اُن لوگوں کو جنہیں شادی کی دعوت دی گئی تھی بلا لائیں، لیکن وہ نہ آئے۔

۴ تب اُس نے اور غلاموں کو یہ کہہ کر روانہ کیا کہ جنہیں میں

نے دعوت دی ہے اُنہیں کہو کہ کھانا تیّار ہو چُکا ہے، میرے بَیل اور موٹے موٹے جانور ذبح کیے جا چکے ہیں اور سب کچھ تیّار ہے۔ شادی کی دعوت میں شریک ہونے کے لیے آ جاؤ۔
[۵] لیکن اُنہوں نے کوئی پروا نہ کی اور چل دیئے۔ کوئی اپنے کھیت میں چلا گیا، کوئی اپنے کاروبار میں لگ گیا، [۶] باقیوں نے اُس کے غلاموں کو پکڑ کر اُن کی بے عزّتی کی اور جان سے مار بھی ڈالا۔ [۷] بادشاہ بہت غضبناک ہُوا۔ اُس نے اپنے سپاہی بھیج کر اُن خونیوں کو ہلاک کر دیا اور اُن کے شہر کو آگ لگوا دی۔
[۸] تب اُس نے اپنے غلاموں سے کہا: شادی کی ضیافت تیّار ہے لیکن جو بلائے گئے تھے وہ اِس کے لائق ثابت نہ ہُوئے۔ [۹] اِس لیے چوراہوں پر جاؤ اور جتنے تمہیں ملیں اُن سب کو ضیافت میں بلا لاؤ۔ [۱۰] لہٰذا وہ غلام گئے اور جتنے بُرے بھلے اُنہیں ملے سب کو جمع کر کے لے آئے اور شادی خانہ مہمانوں سے بھر گیا۔
[۱۱] اور جب بادشاہ مہمانوں کو دیکھنے اندر آیا تو اُس کی نظر ایک آدمی پر پڑی جو شادی کے لباس میں نہ تھا۔ [۱۲] بادشاہ نے اُس سے پُوچھا: میاں تُو شادی کا لباس پہنے بغیر یہاں کیسے چلا آیا؟ لیکن اُس کی زبان بند ہوگئی۔
[۱۳] اِس پر بادشاہ نے اپنے خادموں سے کہا: اِس کے ہاتھ پاؤں باندھ کر اُسے باہر اندھیرے میں ڈال دو جہاں وہ روتا اور دانت پیِستا رہے گا۔
[۱۴] کیونکہ بُلائے ہُوئے تو بہت ہیں مگر چُنے ہُوئے کم ہیں۔

قیصر کو ٹیکس دینا روا ہے یا نہیں

[۱۵] تب فریسی وہاں سے چلے گئے اور آپس میں مشورہ کرنے لگے کہ اُس کی کوئی بات پکڑنے کے لیے کیا کاروائی کی جائے۔ [۱۶] لہٰذا اُنہوں نے اپنے بعض شاگرد اور ہیرودیس کی پارٹی کے کچھ آدمی یسُوؔع کے پاس بھیجے۔ اُنہوں نے کہا: اَے اُستاد ہم جانتے ہیں کہ تُو سچ بولتا ہے اور یہ خیال کیے بغیر کہ کون کیا ہے، راستی سے خدا کی راہ پر چلنے کی تعلیم دیتا ہے۔ [۱۷] اِس لیے ہمیں بتا کہ تیری رائے میں قیصر کو ٹیکس ادا کرنا روا ہے یا نہیں؟
[۱۸] یسُوؔع اُن کی مکّاری کو سمجھ گیا اور بولا: اَے ریاکارو! مجھے کیوں آزماتے ہو؟ [۱۹] جو سِکّہ ٹیکس کے طور پر دیتے ہو، مجھے دکھاؤ۔ وہ ایک دینار اُس کے پاس لے آئے۔ [۲۰] اُس نے اُن سے پُوچھا: اِس پر کس کی تصویر ہے اور کس کا نام لکھا ہُوا ہے؟
[۲۱] اُنہوں نے جواب دیا: قیصرؔ کا۔
تب اُس نے اُن سے کہا: جو قیصرؔ کا ہے قیصرؔ کو اور جو خدا کا ہے، خدا کو ادا کرو۔
[۲۲] وہ یہ سُن کر دنگ رہ گئے اور اُسے چھوڑ کر چلے گئے۔

شادی بیاہ اور قیامت

[۲۳] اُسی دِن صدوقی جو قیامت کے مُنکر ہیں یسُوؔع کے پاس آئے [۲۴] اور اُس سے یہ سوال کیا: اَے اُستاد! مُوسیٰ نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی آدمی بے اولاد مر جائے تو اُس کا بھائی اُس کی بیوہ سے شادی کر لے تاکہ اپنے بھائی کے لیے نسل پیدا کر سکے۔ [۲۵] ہمارے یہاں سات بھائی تھے۔ پہلے نے شادی کی اور مر گیا، چونکہ اُس کے اولاد نہ تھی، وہ اپنی بیوی اپنے بھائی کے لیے چھوڑ گیا تاکہ وہ اُس کی بیوی بن جائے۔ [۲۶] یہی واقعہ اُس کے دوسرے اور تیسرے بلکہ ساتویں بھائی تک سب کو پیش آیا۔ [۲۷] آخر کار وہ عورت بھی مر گئی۔
[۲۸] اب یہ بتا کہ وہ عورت قیامت کے دِن اُن ساتوں بھائیوں میں سے کس کی بیوی ہوگی کیونکہ سب نے اُس سے باری باری بیاہ کیا تھا؟
[۲۹] یسُوؔع نے اُنہیں جواب دیا: تُم غلطی پر ہو کیونکہ نہ تو پاک کلام کو جانتے ہو، نہ خدا کی قدرت کو۔ [۳۰] جب قیامت ہوگی تو لوگ شادی بیاہ نہیں کریں گے بلکہ آسمان پر فرشتوں کی مانند ہوں گے۔ [۳۱] اور جہاں تک قیامت یعنی مُردوں کے جی اُٹھنے کا سوال ہے، تو کیا تُم نے وہ جو خدا نے فرمایا ہے نہیں پڑھا کہ [۳۲] میں ابرہامؔ، اضحاقؔ اور یعقوبؔ کا خدا ہُوں؟ یعنی وہ مُردوں کا نہیں بلکہ زندوں کا خدا ہے۔
[۳۳] لوگ اُس کی یہ تعلیم سُن کر حیران رہ گئے۔

سب سے بڑا حکم

[۳۴] جب فریسیوں نے سُنا کہ یسُوؔع نے صدوقیوں کا مُنہ بند کر دیا تو وہ اُس کے پاس جمع ہُوئے۔ [۳۵] اُن میں سے ایک جو شریعت کا عالم تھا، یسُوؔع کو آزمانے کی غرض سے اُس سے پُوچھنے لگا: [۳۶] اَے اُستاد! توریت میں سب سے بڑا حکم کون سا ہے؟
[۳۷] یسُوؔع نے جواب دیا: خداوند اپنے خدا سے اپنے سارے دل، اپنی ساری جان اور اپنی ساری عقل سے محبّت رکھ۔ [۳۸] سب سے بڑا اور پہلا حکم یہی ہے۔ [۳۹] اور دوسرا جو اُس کی مانند ہے، یہ ہے کہ اپنے پڑوسی سے اپنی طرح محبّت رکھ۔ [۴۰] ساری شریعت اور نبیوں کے صحائف اِنہی دو حکموں پر زور دیتے ہیں۔

مسیح کس کا بیٹا ہے

[۴۱] جب اور فریسی بھی وہاں جمع ہو گئے تو یسُوؔع نے اُن سے پُوچھا: [۴۲] مسیح کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ وہ کس کا بیٹا ہے؟

اُنہوں نے جواب دیا: داؔؤد کا۔
۴۳ اُس نے اُن سے کہا: پھر داؔؤد پاک رُوح کی ہدایت سے اُسے خداوند کیوں کہتا ہے؟ جیسے

۴۴ خداوند نے میرے خداوند سے کہا:
میری دائیں طرف بیٹھ
جب تک کہ میں تیرے دشمنوں کو
تیرے پاؤں کے نیچے نہ کر دُوں۔

۴۵ پس اگر داؔؤد اُسے خداوند کہتا ہے تو وہ اُس کا بیٹا کس طرح ہوسکتا ہے؟ ۴۶ اُن میں سے کوئی ایک لفظ بھی جواب میں نہ کہہ سکا اور اُس دِن کے بعد نہ ہی کسی کو جرأت ہُوئی کہ اُس سے مزید سوال کرتا۔

شریعت کے عالموں اور فریسیوں پر ملامت

۲۳ اُس وقت یسُوؔع نے ہجوم سے اور اپنے شاگردوں سے یہ کہا: ۲ شریعت کے عالِم اور فریسی مُوسیٰؔ کی گدی پر بیٹھے ہیں۔ ۳ لہٰذا جو کچھ یہ تمہیں سکھائیں اُسے مانو اور اُس پر عمل کرو لیکن اُن کے نمُونے پر مت چلو کیونکہ وہ کہتے تو ہیں مگر کرتے نہیں۔ ۴ وہ ایسے بھاری بوجھ جن کو اُٹھانا مشکل ہے، باندھ کر لوگوں کے کندھوں پر رکھتے ہیں اور خود اُنہیں اُنگلی تک نہیں لگاتے۔

۵ وہ جو کچھ کرتے ہیں محض دکھاوے کے طور پر کرتے ہیں کیونکہ وہ بڑے بڑے تعویذ پہنتے ہیں اور اپنی پوشاک کے کنارے چوڑے رکھتے ہیں۔ ۶ وہ ضیافتوں میں صدر نشینی چاہتے ہیں اور عبادتخانوں میں اعلیٰ درجہ کی کرسیاں ۷ اور چاہتے ہیں کہ لوگ بازاروں میں اُنہیں جھک جھک کر سلام کریں اور ربّی کہہ کر پُکاریں۔

۸ لیکن تُم ربّی نہ کہلاؤ کیونکہ تمہارا اُستاد ایک ہی ہے اور تُم سب بھائی بھائی ہو۔ ۹ اور زمین پر کسی کو باپ کہہ کر نہ پُکارو کیونکہ تمہارا باپ ایک ہی ہے جو آسمان پر ہے۔ ۱۰ نہ ہی ہادی کہلاؤ کیونکہ تمہارا ایک ہی ہادی ہے یعنی مسیح۔ ۱۱ لیکن جو تُم میں بڑا ہے وہ تمہارا خادم بنے ۱۲ اور جو کوئی اپنے آپ کو بڑا سمجھے گا وہ چھوٹا کر دیا جائے گا اور جو اپنے آپ کو چھوٹا بنائے گا وہ بڑا کر دیا جائے گا۔

۱۳ اَے شریعت کے عالمو اور فریسیو! اَے ریاکارو! تُم پر افسوس، کیونکہ تُم نے آسمان کی بادشاہی کو لوگوں کے داخلہ کے لیے بند کر رکھّا ہے، کیونکہ نہ تو خود داخل ہوتے ہو اور نہ اُن کو جو داخل ہونا چاہتے ہیں، داخل ہونے دیتے ہو۔ ۱۴ اَے شریعت کے عالمو اور فریسیو! اَے ریاکارو! تُم پر افسوس، کیونکہ تُم بیواؤں کے گھروں پر قبضہ کر لیتے ہو اور دکھاوے کے لیے لمبی لمبی دعائیں کرتے ہو۔ تمہیں زیادہ سزا ملے گی۔

۱۵ اَے شریعت کے عالمو اور فریسیو! اَے ریاکارو! تُم پر افسوس، کیونکہ تُم کسی کو اپنا مُرید بنانے کے لیے تری اور خشکی کا سفر کرتے ہو اور جب بنا لیتے ہو تو اُسے اپنے سے دوگنا جہنّمی بنا دیتے ہو۔

۱۶ اَے اندھے رہنماؤ! تُم پر افسوس! تُم کہتے ہو کہ اگر کوئی ہیکل کی قسم کھائے تو کوئی ہرج نہیں لیکن اگر ہیکل کے سونے کی قسم کھائے تو قسم کا پابند ہوگا۔ ۱۷ اَے اندھو اور نادانو! بڑا کیا ہے، سونا یا ہیکل جس کی وجہ سے سونا پاک سمجھا جاتا ہے؟ ۱۸ تُم کہتے ہو کہ اگر کوئی قربانگاہ کی قسم کھائے تو کوئی ہرج نہیں لیکن اگر نذر کی جو اُس پر چڑھائی جاتی ہے، قسم کھائے تو قسم کا پابند ہوگا۔ ۱۹ اَے اندھو! بڑی چیز کون سی ہے، نذر یا قربانگاہ جس کی وجہ سے نذر کو مُقدّس سمجھا جاتا ہے؟ ۲۰ چنانچہ جو کوئی قربانگاہ کی قسم کھاتا ہے وہ قربانگاہ کی اور اُس پر چڑھائی جانے والی سب چیزوں کی قسم کھاتا ہے ۲۱ اور جو کوئی ہیکل کی قسم کھاتا ہے وہ ہیکل کی اور ہیکل میں رہنے والے کی قسم کھاتا ہے۔ ۲۲ اور جو کوئی آسمان کی قسم کھاتا ہے وہ خدا کے تخت اور اُس پر بیٹھنے والے کی قسم کھاتا ہے۔

۲۳ اَے شریعت کے عالمو اور فریسیو! اَے ریاکارو! تُم پر افسوس، کیونکہ تُم پودینہ، سونف اور زیرہ کا دسواں حِصّہ تو خدا کے نام پر دیتے ہو لیکن شریعت کی زیادہ وزنی باتوں یعنی اِنصاف، رحمدلی اور ایمان کو فراموش کر بیٹھے ہو۔ تمہیں لازم تھا کہ یہ بھی کرتے اور وہ بھی نہ چھوڑتے۔ ۲۴ اَے اندھے رہنماؤ! تُم مچھّر کو چھانتے ہو مگر اونٹ کو نِگل لیتے ہو۔

۲۵ اَے شریعت کے عالمو اور فریسیو! اَے ریاکارو! تُم پر افسوس، کیونکہ تُم پیالے اور رکابی کو باہر سے تو صاف کرتے ہو مگر اُن میں لُوٹ اور ناراستی بھری پڑی ہے۔ ۲۶ اَے اندھے فریسی! پہلے پیالے اور رکابی کو اندر سے صاف کر تاکہ وہ باہر سے بھی صاف ہو جائیں۔

۲۷ اَے شریعت کے عالمو اور فریسیو! اَے ریاکارو! تُم پر افسوس، کیونکہ تُم اُن قبروں کی مانند ہو جن پر سفیدی پھری ہُوئی ہے۔ وہ باہر سے تو خوبصورت دکھائی دیتی ہیں لیکن اندر مُردوں کی

ہڈّیوں اور ہر طرح کی نجاست سے بھری ہوتی ہیں۔ ۲۸ اِسی طرح تُم بھی باہر سے تو لوگوں کو راستباز نظر آتے ہو لیکن اندر ریاکاری اور بے دینی سے بھرے ہُوئے ہو۔

۲۹ اَے شریعت کے عالمو اور فریسیو! اَے ریاکارو! تُم پر افسوس، کیونکہ تُم نبیوں کے لِئے مقبرے بناتے ہو اور راستبازوں کی قبریں آراستہ کرتے ہو ۳۰ اور کہتے ہو کہ اگر ہم اپنے باپ دادا کے زمانہ میں ہوتے تو نبیوں کو قتل کرنے میں اُن کا ساتھ نہ دیتے۔ ۳۱ یوں تُم خود ہی اقرار کرتے ہو کہ تُم نبیوں کو قتل کرنے والوں کی اولاد ہو، ۳۲ اب اُن کی رہی سہی کسر تُم پُوری کر دو۔

۳۳ اَے سانپو! اَے افعی کے بچّو! تُم جہنّم کی سزا سے کیسے بچو گے؟ ۳۴ اِس لِئے میں نبیوں، داناؤں اور شریعت کے عالموں کو تمہارے پاس بھیج رہا ہُوں۔ تُم اُن میں سے بعض کو قتل کر ڈالو گے، بعض کو صلیب پر لٹکا دو گے اور بعض کو اپنے عبادتخانوں میں کوڑوں سے مارو گے اور شہر بہ شہر اُن کا پیچھا کرتے رہو گے ۳۵ تاکہ تمام راستبازوں کا خون جو زمین پر بہایا گیا ہے، تُم پر آئے۔ راستباز ہابلؔ کے خون سے لے کر برکیاہ کے بیٹے زکریاہ کے خون تک جسے تُم نے ہیکل اور قربان گاہ کے درمیان قتل کیا تھا۔ ۳۶ میں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ اِس زمانہ کے لوگوں کو اِن ساری باتوں کا ذمّہ دار ٹھہرایا جائے گا۔

۳۷ اَے یروشلیمؔ، اَے یروشلیمؔ! تُو نے نبیوں کو قتل کیا اور جو تیرے پاس بھیجے گئے اُنہیں سنگسار کیا۔ میں نے کئی دفعہ چاہا کہ تیرے بچّوں کو اِس طرح جمع کر لُوں جس طرح مُرغی اپنے چُوزوں کو اپنے پروں کے نیچے جمع کر لیتی ہے لیکن تُو نے نہ چاہا۔ ۳۸ دیکھو تمہارا گھر تمہارے لِئے ویران چھوڑا جاتا ہے۔ ۳۹ کیونکہ میں تُم سے کہتا ہُوں کہ تُم مجھے اب سے اُس وقت تک ہرگز نہ دیکھ پاؤ گے جب تک یہ نہ کہو گے کہ مبارک ہے وہ جو خداوند کے نام پر آتا ہے۔

آخرت کی نشانیاں

۲۴ یسُوعؔ ہیکل سے نکل کر جا رہا تھا کہ اُس کے شاگرد اُس کے پاس آئے تاکہ اُسے ہیکل کی مختلف عمارتیں دکھائیں۔ ۲ یسُوعؔ نے اُن سے کہا: کیا تُم یہ سب کچھ دیکھ رہے ہو؟ میں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ یہاں کوئی پتھر اپنی جگہ باقی نہ رہے گا بلکہ گرا دیا جائے گا۔

۳ جب وہ کوہِ زیتونؔ پر بیٹھا تھا تو اُس کے شاگرد تنہائی میں اُس کے پاس آئے اور کہنے لگے: ہمیں بتا کہ یہ باتیں کب ہوں گی اور تیری آمد اور دنیا کے آخر ہونے کا نشان کیا ہے؟

۴ یسُوعؔ نے جواب میں اُن سے کہا: خبردار! کوئی تمہیں گمراہ نہ کر دے۔ ۵ کیونکہ بہت سے میرے نام سے آئیں گے اور کہیں گے کہ میں مسیح ہُوں اور بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیں گے۔ ۶ لڑائیاں ہوں گی اور تُم لڑائیوں کی خبریں اور افواہیں سنو گے۔ خبردار! گھبرانا مت، کیونکہ اِن باتوں کا ہونا ضروری ہے۔ لیکن ابھی خاتمہ نہ ہوگا۔ ۷ کیونکہ قوم پر قوم اور سلطنت پر سلطنت چڑھائی کرے گی۔ جگہ جگہ قحط پڑیں گے اور زلزلے آئیں گے۔ ۸ مصیبتوں کا آغاز اِنہی باتوں سے ہوگا۔

۹ اُس وقت لوگ تمہیں پکڑ پکڑ کر سخت ایذا دیں گے اور قتل کریں گے اور ساری قومیں میرے نام کی وجہ سے تُم سے دشمنی رکھیں گی ۱۰ اُس وقت بہت سے لوگ ایمان سے برگشتہ ہو کر ایک دوسرے کو پکڑوائیں گے اور آپس میں عداوت رکھیں گے۔ ۱۱ بہت سے جھوٹے نبی اُٹھ کھڑے ہوں گے اور بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیں گے۔ ۱۲ بے دینی کے بڑھ جانے کے باعث کئی لوگوں کی محبّت ٹھنڈی پڑ جائے گی۔ ۱۳ لیکن جو کوئی آخر تک برداشت کرے گا وہ نجات پائے گا۔ ۱۴ اور بادشاہی کی خوشخبری ساری دنیا میں سُنائی جائے گی تاکہ سب قومیں اِس کی گواہ ہوں اور تب خاتمہ ہوگا۔

۱۵ جب تُم اُس اُجاڑ دینے والی مکروہ چیز کو جس کا ذکر دانی ایلؔ نبی نے کیا ہے مُقدّس مقام پر کھڑا دیکھو (پڑھنے والا سمجھ لے) ۱۶ تو اُس وقت جو یہودؔیہ میں ہوں وہ پہاڑوں پر بھاگ جائیں، ۱۷ جو چھت پر ہو وہ نیچے نہ اُترے اور نہ گھر میں سے کچھ باہر لے جانے کی کوشش کرے۔ ۱۸ جو شخص کھیت میں ہو اپنا کپڑا لینے کے لِئے واپس نہ جائے۔ ۱۹ لیکن افسوس ہے اُن پر جو اُن دِنوں حاملہ ہوں اور اُن پر بھی جو دودھ پلاتی ہوں۔ ۲۰ دعا کرو کہ تمہیں سردیوں میں یا سبت کے دِن بھاگنا نہ پڑے۔ ۲۱ کیونکہ اُس وقت کی مصیبت ایسی بڑی ہوگی کہ دنیا کے شروع سے نہ تو اب تک آئی ہے اور نہ پھر کبھی آئے گی۔ ۲۲ اگر اُن دِنوں کی تعداد گھٹائی نہ جاتی تو کوئی شخص نہ بچتا لیکن چُنے ہُوئے لوگوں کی خاطر اُن دِنوں کی تعداد کم کر دی جائے گی۔ ۲۳ اُس وقت اگر کوئی تُم سے کہے کہ مسیح یہاں ہے یا وہاں ہے تو یقین مت کرنا۔ ۲۴ کیونکہ جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی اُٹھ کھڑے ہوں گے اور ایسے بڑے بڑے نشان اور عجیب عجیب کام دکھائیں گے کہ اگر ممکن ہو تو چُنے ہُوئے لوگوں کو بھی گمراہ کر دیں۔ ۲۵ دیکھو! میں نے پہلے ہی تمہیں بتا دیا ہے۔

۲۶ پس اگر کوئی تُم سے کہے کہ دیکھو وہ بیابان میں ہے تو باہر نہ جانا یا یہ کہ وہ اندر کمروں میں ہے تو یقین نہ کرنا۔ ۲۷ کیونکہ جیسے

بجلی مشرق سے چمک کر مغرب تک دکھائی دیتی ہے ویسے ہی ابنِ آدم کا آنا ہوگا۔ [۲۸] جہاں مرا ہُوا جانور ہوتا ہے وہاں گدھ بھی جمع ہوجاتے ہیں۔
[۲۹] اُن دِنوں کی مصیبت کے بعد

سورج ایک دم تاریک ہوجائے گا،
اور چاند کی روشنی جاتی رہے گی؛
آسمان سے ستارے گرنے لگیں گے،
اور آسمان کی قوّتیں ہلا دی جائیں گی۔

[۳۰] اُس وقت ابنِ آدم کا نشان آسمان پر دکھائی دے گا اور تب دنیا کی سب قومیں چھاتی پیٹیں گی اور ابنِ آدم کو آسمان کے بادلوں پر عظیم قدرت اور جلال کے ساتھ آتے دیکھیں گی۔ [۳۱] اور وہ اپنے فرشتوں کو نرسنگے کی تیز آواز کے ساتھ بھیجے گا اور وہ اُس کے برگزیدہ لوگوں کو چاروں طرف سے یعنی آسمان کے ایک سِرے سے دوسرے سِرے تک جمع کریں گے۔
[۳۲] اب انجیر کے درخت سے یہ سبق سیکھو۔ جوں ہی اُس کی ڈالیاں نرم ہوتی ہیں اور پتّے نکلتے ہیں، تُم جان لیتے ہو کہ گرمی کا موسم آنے والا ہے۔ [۳۳] اُسی طرح جب تُم اِن باتوں کو ہوتا دیکھو گے تو جان لو گے کہ وہ نزدیک ہے بلکہ دروازہ ہی پر ہے۔ [۳۴] میں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ جب تک یہ سب کچھ نہ ہو لے اِس نسل کا خاتمہ نہ ہوگا۔ [۳۵] آسمان اور زمین ٹل جائیں گے لیکن میری باتیں کبھی نہ ٹلیں گی۔

نامعلوم دِن اور وقت

[۳۶] وہ دِن اور گھڑی کب آئے گی یہ کوئی نہیں جانتا۔ نہ تو آسمان کے فرشتے جانتے ہیں نہ بیٹا، صرف باپ ہی جانتا ہے۔ [۳۷] جیسا نُوح کے دِنوں میں ہُوا تھا ویسا ہی ابنِ آدم کی آمد کے وقت ہوگا۔ [۳۸] کیونکہ طوفان سے پہلے کے دِنوں میں لوگ کھاتے پیتے اور شادی بیاہ کرتے کراتے تھے۔ نُوح کے کشتی میں داخل ہونے کے دِن تک یہ سب کچھ ہوتا رہا۔ [۳۹] اُنہیں خبر تک نہ تھی کہ کیا ہونے والا ہے، یہاں تک کہ طوفان آیا اور اُن سب کو بہا لے گیا۔ ابنِ آدم کی آمد بھی ایسی ہی ہوگی۔ [۴۰] اُس وقت دو آدمی کھیت میں ہوں گے، ایک لے لیا جائے گا اور دوسرا چھوڑ دیا جائے گا۔ [۴۱] دو عورتیں چکّی پیستی ہوں گی۔ ایک لے لی جائے گی اور دوسری چھوڑ دی جائے گی۔

[۴۲] پس جاگتے رہو کیونکہ تُم نہیں جانتے کہ تمہارا خداوند کس دِن آئے گا۔ [۴۳] لیکن یاد رکھو کہ اگر گھر کے مالک کو معلوم ہوتا کہ چور رات کو کس وقت آئے گا تو وہ جاگتا رہتا اور اپنے گھر میں نقب نہ لگنے دیتا۔ [۴۴] اِس لیے تُم بھی تیّار رہو کیونکہ جس وقت تمہیں گمان بھی نہ ہوگا ابنِ آدم آجائے گا۔
[۴۵] پھر وہ وفادار اور ہوشیار خادم کون سا ہے جسے اُس کے مالک نے اپنے گھر کے نوکر چاکروں پر مقرّر کیا تا کہ اُنہیں وقت پر کھانا دیا کرے؟ [۴۶] وہ خادم بڑا مبارک ہے اگر اُس کا مالک آکر اُسے ایسا ہی کرتے پائے۔ [۴۷] میں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ وہ اپنی ساری ملکیّت کی دیکھ بھال کا اختیار اُس کے سپُرد کر دے گا۔ [۴۸] لیکن اگر وہ خادم بُرا نکلے اور اپنے دل میں کہنے لگے کہ میرے مالک کے آنے میں ابھی دیر ہے [۴۹] اور اپنے ساتھیوں کو مارنے پیٹنے لگے اور شرابیوں کے ساتھ کھانا پینا شروع کر دے [۵۰] اور اُس کا مالک کسی ایسے دِن جب کہ خادم کو اُس کے آنے کی امید نہ ہو اور کسی ایسی گھڑی جس کی اُسے خبر نہ ہو واپس آجائے [۵۱] تو وہ اُسے کوڑوں سے پٹوا کر ریاکاروں کے ساتھ بند کر دے گا جہاں وہ روتا اور دانت پیستا رہے گا۔

دس کنواریوں کی تمثیل

۲۵ اُس وقت آسمان کی بادشاہی اُن دس کنواریوں کی مانند ہوگی جو اپنے چراغ لے کر دُلہا سے ملاقات کرنے نکلیں۔ [۲] اُن میں سے پانچ بیوقوف اور پانچ عقلمند تھیں۔ [۳] جو بیوقوف تھیں اُنہوں نے چراغ تو لے لیے لیکن اپنے ساتھ تیل نہ لیا۔ [۴] مگر جو عقلمند تھیں اُنہوں نے اپنے چراغوں کے علاوہ کُپّیوں میں تیل بھی اپنے ساتھ لے لیا۔ [۵] دُلہا کے آنے میں دیر ہوگئی اور وہ سب کی سب اونگھتے اونگھتے سوگئیں۔
[۶] آدھی رات ہُوئی تو شور مچ گیا کہ دُلہا آگیا ہے اُس سے ملنے کے لیے آجاؤ۔
[۷] اِس پر سب کنواریاں جاگ اُٹھیں اور اپنے اپنے چراغ جلانے لگیں۔ [۸] بیوقوف کنواریوں نے عقلمند کنواریوں سے کہا: اپنے تیل میں سے کچھ ہمیں بھی دے دو کیونکہ ہمارے چراغ بجھے جا رہے ہیں۔
[۹] عقلمند کنواریوں نے جواب دیا: نہیں، شاید یہ تیل ہمارے اور تمہارے دونوں کے لیے کافی نہ ہو۔ بہتر ہے کہ تُم دُکان پر جا کر اپنے لیے تیل خرید لو۔
[۱۰] جب وہ تیل خریدنے جا رہی تھیں تو دُلہا آپہنچا۔ جو کنواریاں

تیّار تھیں ُ دلہا کے ساتھ شادی کی ضیافت میں اندر چلی گئیں اور دروازہ بند کر دیا گیا۔
[۱۱] بعد میں باقی کنواریاں بھی آگئیں اور کہنے لگیں: اَے خداوند! اَے خداوند! ہمارے لیے دروازہ کھول دے۔
[۱۲] لیکن اُس نے جواب دیا: سچ تو یہ ہے کہ میں تمہیں جانتا ہی نہیں۔
[۱۳] لہٰذا جاگتے رہو کیونکہ تمہیں نہ تو اُس دِن کا پتا ہے نہ اُس گھڑی کی خبر ہے۔

توڑوں کی تمثیل

[۱۴] یہ اُس آدمی کے حال کی طرح ہوگا جو سفر پر روانہ ہونے کو تھا۔ اُس نے اپنے نوکروں کو بلایا اور اپنا مال اُن کے سپُرد کر دیا۔ [۱۵] اُس نے ہر ایک کو اُس کی لیاقت کے مطابق رقم دی، ایک کو پانچ توڑے دیئے، دوسرے کو دو اور تیسرے کو ایک اور پھر وہ سفر پر روانہ ہوگیا۔ [۱۶] جس نوکر کو پانچ توڑے ملے تھے اُس نے فوراً جا کر کاروبار کیا اور پانچ توڑے اور کمائے۔ [۱۷] اِسی طرح جس کو دو توڑے ملے تھے اُس نے بھی دو اور کما لیے۔ [۱۸] لیکن جس آدمی کو ایک توڑا ملا تھا اُس نے جا کر کہیں زمین کھودی اور اپنے مالک کی رقم چھپا دی۔
[۱۹] کافی عرصہ کے بعد اُن کا مالک واپس آیا اور نوکروں سے حساب لینے لگا۔ [۲۰] جسے پانچ توڑے ملے تھے وہ پانچ توڑے اور لے کر حاضر ہُوا اور کہنے لگا: اَے خداوند! تُو نے مجھے پانچ توڑے دیئے تھے، دیکھ! میں نے پانچ اور کما لیے۔
[۲۱] اُس کے مالک نے اُس سے کہا: اَے اچھے اور دیانتدار نوکر، شاباش! تُو نے تھوڑی سی رقم کو دیانتداری سے اِستعمال کیا ہے۔ میں تجھے بہت سی چیزوں کا مُختار بناؤں گا۔ آ اور اپنے مالک کی خوشی میں شامل ہو۔
[۲۲] جسے دو توڑے ملے تھے وہ بھی حاضر ہُوا اور کہنے لگا: خداوند! تُو نے مجھے دو توڑے دیئے تھے۔ دیکھ! میں نے دو اور کما لیے۔
[۲۳] اُس کے مالک نے اُس سے کہا: اَے اچھے اور دیانتدار نوکر، شاباش! تُو نے تھوڑی سی رقم کو دیانتداری سے اِستعمال کیا ہے، میں تجھے بہت سی چیزوں کا مُختار بناؤں گا۔ آ اور اپنے مالک کی خوشی میں شامل ہو۔
[۲۴] جسے ایک توڑا ملا تھا وہ بھی حاضر ہُوا اور کہنے لگا: خداوند! میں جانتا تھا کہ تُو سخت آدمی ہے۔ جہاں بویا نہیں وہاں سے کاٹتا ہے اور جہاں بکھیرا نہیں وہاں سے جمع کرتا ہے۔ [۲۵] اِس لیے میں نے ڈر کے مارے تیری رقم زمین میں گاڑ دی تھی۔ دیکھ، یہ رہی تیری رقم۔
[۲۶] اُس کے مالک نے جواب دیا: اَے شریر اور سُست نوکر! اگر تجھے معلوم تھا کہ جہاں بویا نہیں، میں وہاں سے کاٹتا ہُوں اور جہاں بکھیرا نہیں وہاں سے جمع کرتا ہُوں۔ [۲۷] تو تجھے چاہیئے تھا کہ میری رقم ساہوکاروں کے حوالہ کرتا تاکہ میں واپس آ کر اپنی رقم سُود سمیت لے لیتا۔
[۲۸] اب ایسا کرو کہ اِس سے وہ توڑا لے لو اور اُسے دے دو جس کے پاس دس توڑے ہیں۔ [۲۹] اِس لیے کہ جس کے پاس ہے اُسے اور بھی دیا جائے گا اور اُس کے پاس زیادہ ہو جائے گا اور جس کے پاس نہ ہونے کے برابر ہے اُس سے وہ بھی جو اُس کے پاس ہے لے لیا جائے گا۔ [۳۰] اور اِس نکمّے نوکر کو باہر اندھیرے میں ڈال دو جہاں وہ روتا اور دانت پیستا رہے گا۔

قوموں کی عدالت

[۳۱] جب ابنِ آدم جلال کے ساتھ فرشتوں کو ہمراہ لے کر آئے گا تو اپنے جلالی تخت پر بیٹھے گا۔ [۳۲] اور ساری قومیں اُس کے حُضور میں جمع کی جائیں گی اور وہ لوگوں کو ایک دوسرے سے اِس طرح جدا کرے گا جس طرح چرواہا بھیڑوں کو بکریوں سے جدا کرتا ہے۔ [۳۳] وہ بھیڑوں کو اپنی دائیں طرف اور بکریوں کو بائیں طرف کھڑا کرے گا۔
[۳۴] تب بادشاہ اپنی دائیں طرف کے لوگوں سے کہے گا: آؤ میرے باپ کے مبارک لوگو! اِس بادشاہی کو جو دنیا کے بنائے جانے کے وقت سے تمہارے لیے تیّار کی گئی ہے ُ میراث میں لو۔ [۳۵] کیونکہ میں بھوکا تھا اور تُم نے مجھے کھانا کھلایا، پیاسا تھا اور تُم نے مجھے پانی پلایا، پردیسی تھا اور تُم نے گھر میں جگہ دی، [۳۶] ننگا تھا تو مجھے کپڑے پہنائے، بیمار تھا تو تُم نے میری دیکھ بھال کی، قید میں تھا تو تُم مجھے ملنے آئے۔
[۳۷] تب وہ راستباز جواب میں کہیں گے: خداوند! ہم نے کب تجھے بھوکا دیکھ کر کھانا کھلایا یا پیاسا دیکھ کر پانی پلایا؟ [۳۸] ہم نے کب تجھے پردیسی دیکھ کر گھر میں جگہ دی یا ننگا دیکھ کر تجھے کپڑے پہنائے؟ [۳۹] اور ہم کب تجھے بیمار یا قید میں دیکھ کر تجھ سے ملنے آئے؟
[۴۰] اِس پر بادشاہ جواب دے گا: میں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ جب تُم نے میرے اِن سب سے چھوٹے بھائیوں میں سے کسی ایک کے ساتھ یہ سلوک کیا تو گویا میرے ہی ساتھ کیا۔

۴۱ تب وہ اپنی بائیں طرف والوں سے کہے گا: اَے لعنتی لوگو! میرے سامنے سے دُور ہو جاؤ اور اُس ہمیشہ جلتی رہنے والی آگ میں چلے جاؤ جو ابلیس اور اُس کے فرشتوں کے لیے تیّار کی گئی ہے۔ ۴۲ اِس لیے کہ جب میں بھوکا تھا تو تُم نے مجھے کھانا نہ کھلایا، پیاسا تھا تو تُم نے مجھے پانی نہ پلایا۔ ۴۳ پردیسی تھا تو تُم نے مجھے اپنے گھر میں جگہ نہ دی۔ ننگا تھا تو مجھے کپڑے نہ پہنائے، بیمار اور قید میں تھا تو تُم مجھے ملنے نہ آئے۔

۴۴ اِس پر وہ لوگ بھی کہیں گے: اَے خداوند ہم نے کب تجھے بھوکا یا پیاسا، پردیسی یا ننگا، بیمار یا قید میں دیکھا اور تیری مدد نہ کی؟

۴۵ تب وہ اُنہیں یہ جواب دے گا: میں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ جب تُم نے میرے اِن سب سے چھوٹے بھائیوں میں سے کسی ایک کے ساتھ یہ سلوک نہ کیا تو گویا میرے ساتھ بھی نہ کیا۔

۴۶ چنانچہ یہ لوگ ہمیشہ کی سزا پائیں گے مگر راستباز ہمیشہ کی زندگی۔

خداوند یسُوعؔ کے خلاف سازش

۲۶ جب یسُوعؔ یہ باتیں کر چُکا تو اُس نے اپنے شاگردوں سے کہا: ۲ تمہیں پتہ ہے کہ دو دِن کے بعد عیدِ فسح ہے اور ابنِ آدم کو پکڑوا دیا جائے گا تا کہ وہ مصلُوب کیا جائے

۳ تب سردار کاہنوں اور قوم کے بزرگوں نے سردار کاہن کائفاؔ کی حویلی میں جمع ہو کر ۴ مشورہ کیا کہ یسُوعؔ کو فریب سے پکڑ کر ٹھکانے لگا دیں۔ ۵ لیکن کہنے لگے کہ عید کے دوران نہیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ لوگوں میں ہنگامہ برپا ہو جائے۔

بیت عنیاہ میں خداوند یسُوعؔ کا عطر سے مسح کیا جانا

۶ جس وقت یسُوعؔ بیت عنیاہ میں شمعونؔ کوڑھی کے گھر میں تھا ۷ تو ایک عورت سنگِ مرمر کے عطردان میں قیمتی عطر لے کر اُس کے پاس پہنچی اور جب وہ کھانا کھانے بیٹھا تو اُس کے سر پر اُنڈیل دیا۔

۸ شاگرد یہ دیکھ کر بہت خفا ہُوئے اور کہنے لگے: عطر کو ضائع کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ ۹ اگر اُسے بیچا جاتا تو بڑی قیمت ہاتھ آتی جسے غریبوں میں تقسیم کیا جا سکتا تھا۔

۱۰ یسُوعؔ نے یہ جان کر اُن سے کہا: تُم اِس عورت کو کس لیے پریشان کر رہے ہو؟ اُس نے تو میرے ساتھ بھلائی کی ہے۔ ۱۱ غریب، غربا تو ہمیشہ تمہارے پاس ہیں لیکن میں تمہارے پاس ہمیشہ نہیں رہُوں گا۔ ۱۲ اُس نے پہلے ہی سے میری تدفین کے لیے میرے بدن کو عطر سے مسح کر دیا۔ ۱۳ میں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ ساری دنیا میں جہاں کہیں اِنجیل کی منادی کی جائے گی وہاں اُس کی یادگاری میں اُس کے اِس کام کا ذکر بھی کیا جائے گا۔

یہُوداہ کی غدّاری

۱۴ پھر بارہ شاگردوں میں سے ایک جس کا نام یہُوداہؔ اسکریوتی تھا، سردار کاہنوں کے پاس گیا ۱۵ اور اُن سے کہنے لگا: اگر میں یسُوعؔ کو تمہارے حوالہ کر دُوں تو تُم مجھے کیا دو گے؟ اُنہوں نے چاندی کے تیس سکّے گن کر اُسے دے دیئے ۱۶ اور وہ اُس وقت سے یسُوعؔ کو پکڑوانے کا مناسب موقع ڈھونڈنے لگا۔

عشائے ربّانی

۱۷ عیدِ فطیر کے پہلے دِن شاگردوں نے یسُوعؔ کے پاس آ کر پُوچھا: تُو عیدِ فسح کا کھانا کہاں کھانا چاہتا ہے تا کہ ہم جا کر تیّاری کریں۔

۱۸ اُس نے جواب دیا: شہر میں فُلاں شخص کے پاس جاؤ اور کہو: اُستاد کہتا ہے کہ میرا وقت نزدیک ہے۔ میں اپنے شاگردوں کے ساتھ تیرے گھر میں عیدِ فسح مناؤں گا۔ ۱۹ پس جیسا یسُوعؔ نے شاگردوں کو حکم دیا تھا اُنہوں نے ویسا ہی کیا اور عیدِ فسح کا کھانا تیّار کیا۔

۲۰ جب شام ہُوئی تو یسُوعؔ اپنے بارہ شاگردوں کے ساتھ کھانا کھانے بیٹھا۔ ۲۱ اور کھاتے وقت اُس نے کہا: میں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ تُم میں سے ایک مجھے پکڑوائے گا۔

۲۲ شاگردوں کو بڑا رنج پہنچا اور وہ باری باری اُس سے پُوچھنے لگے: خداوند! کیا میں تو نہیں؟

۲۳ اُس نے جواب دیا: جو شخص میرے ساتھ تھالی میں کھا رہا ہے وہی مجھے پکڑوائے گا۔ ۲۴ ابنِ آدم تو جیسا اُس کے حق میں لکھا ہے جاتا ہی ہے لیکن اُس آدمی پر افسوس جس کے وسیلہ سے ابنِ آدم پکڑوایا جا رہا ہے۔ اُس کے لیے بہتر تھا کہ وہ پیدا ہی نہ ہوتا۔

۲۵ تب یہُوداہؔ جو اُسے پکڑوانے کو تھا بول اُٹھا: ربّی! کیا میں تو نہیں؟

یسُوعؔ نے جواب دیا: تُو نے خود ہی کہہ دیا۔

۲۶ کھانا کھاتے وقت یسُوعؔ نے روٹی لی اور برکت دے کر اُس کے ٹکڑے کیے اور شاگردوں کو دے کر کہا: لو اور کھاؤ۔ یہ

میرا بدن ہے۔
[۲۷] پھر اُس نے پیالہ لیا، خدا کا شکر ادا کیا اور اُنہیں دے کر کہا: تُم سب اِس میں سے پیو، [۲۸] کیونکہ یہ نئے عہد کا میرا وہ خون ہے جو بہتیروں کے گناہوں کی معافی کے لیے بہایا جاتا ہے۔ [۲۹] میں تُم سے کہتا ہُوں کہ میں انگُور کا یہ رس پھر کبھی نہ پیوں گا جب تک کہ خدا کی بادشاہی میں تمہارے ساتھ نیا نہ پی لوں۔
[۳۰] تب اُنہوں نے ایک گیت گایا اور وہاں سے کوہِ زیتوؔن پر چلے گئے۔

پطرؔس کے انکار کی پیش گوئی

[۳۱] تب یسُوؔع نے اُن سے کہا: تُم اُسی رات میری وجہ سے ڈگمگا جاؤ گے کیونکہ لکھا ہے:

میں چرواہے کو ماروں گا،
اور گلّے کی بھیڑیں تتّر بتّر ہو جائیں گی۔

[۳۲] مگر میں اپنے جی اُٹھنے کے بعد تُم سے پہلے گلیلؔ پہنچ جاؤں گا۔
[۳۳] پطرؔس نے جواب دیا: خواہ تیری وجہ سے سب لڑکھڑا جائیں، میں نہیں لڑکھڑاؤں گا۔
[۳۴] یسُوؔع نے کہا: میں تجھ سے سچ کہتا ہُوں کہ آج اِسی رات مُرغ کے بانگ دینے سے پہلے تُو تین بار میرا اِنکار کرے گا۔
[۳۵] لیکن پطرؔس نے کہا: اگر تیرے ساتھ مجھے مرنا بھی پڑے تب بھی تیرا اِنکار نہ کروں گا اور سارے شاگردوں نے بھی یہی کہا۔

باغ گتسمنؔی

[۳۶] تب یسُوؔع اپنے شاگردوں کے ساتھ ایک جگہ پہنچا جس کا نام گتسمنؔی تھا۔ اُس نے اُن سے کہا: تُم یہاں بیٹھو اور میں وہاں آگے جا کر دعا کرتا ہُوں۔ [۳۷] وہ پطرؔس اور زبدؔی کے دونوں بیٹوں کو ساتھ لے گیا اور افسردہ اور بیقرار ہونے لگا۔ [۳۸] پھر اُس نے اُن سے کہا: غم کی شدّت سے میری جان نکلی جا رہی ہے۔ یہاں ٹھہرو اور جاگتے رہو۔
[۳۹] پھر ذرا آگے جا کر وہ زمین پر سجدہ میں گر پڑا اور دعا کرنے لگا کہ اَے باپ! اگر ممکن ہو تو یہ پیالہ مجھ سے ٹل جائے، پھر بھی جو میں چاہتا ہُوں وہ نہیں بلکہ جو تُو چاہتا ہے وہی ہو۔
[۴۰] جب وہ شاگردوں کے پاس واپس آیا اور اُنہیں سوتے پایا تو پطرؔس سے کہا: کیا تُم گھنٹہ بھر بھی میرے ساتھ بیدار نہ رہ سکے؟ [۴۱] جاگتے اور دعا کرتے رہو تا کہ آزمایش میں نہ پڑو، رُوح تو آمادہ ہے مگر جسم کمزور ہے۔ [۴۲] وہ پھر چلا گیا اور دعا کرنے لگا: اَے میرے باپ! اگر یہ پیالہ میرے پیے بغیر ٹل نہیں سکتا تو تیری مرضی پُوری ہو۔
[۴۳] جب واپس آیا تو شاگردوں کو پھر سے سوتے پایا کیونکہ اُن کی آنکھیں نیند سے بوجھل ہو چُکی تھیں۔ [۴۴] لہذا وہ اُنہیں چھوڑ کر چلا گیا اور تیسری دفعہ وہی دعا کی جو پہلے کی تھی۔
[۴۵] اُس کے بعد شاگردوں کے پاس واپس آ کر اُن سے کہنے لگا: تُم ابھی تک راحت کی نیند سو رہے ہو؟ بس کرو، دیکھو! وہ وقت آ پہنچا ہے کہ ابنِ آدم گنہگاروں کے حوالہ کیا جائے۔ [۴۶] اُٹھو، چلو، دیکھو میرا پکڑوانے والا نزدیک آ پہنچا ہے۔

خداوند یسُوع کی گرفتاری

[۴۷] وہ یہ باتیں کہہ ہی رہا تھا کہ یہوُؔداہ جو بارہ شاگردوں میں سے تھا، وہاں آ پہنچا۔ اُس کے ہمراہ بہت سے آدمی تھے جو تلواریں اور لاٹھیاں لیے ہُوئے تھے اور جنہیں سردار کاہنوں اور قوم کے بزرگوں نے بھیجا تھا۔ [۴۸] اُس کے پکڑوانے والے نے اُنہیں یہ نشان دیا تھا کہ جس کا میں بوسہ لُوں وہی یسُوؔع ہے۔ تُم اُسے پکڑ لینا۔ [۴۹] اُس نے یسُوؔع کے پاس آتے ہی کہا: ربیّ، سلام، اور اُس کے بوسے لیے۔
[۵۰] یسُوؔع نے اُس سے کہا: میاں! جس کام کے لیے تُو آیا ہے، کر لے۔
چنانچہ لوگوں نے آگے بڑھ کر یسُوؔع کو پکڑا اور قبضہ میں لے لیا۔ [۵۱] یسُوع کے ساتھیوں میں سے ایک نے اپنی تلوار کھینچی اور سردار کاہن کے نوکر پر چلائی اور اُس کا کان اُڑا دیا۔
[۵۲] یسُوؔع نے اُس سے کہا: تلوار کو نیام میں رکھ لے کیونکہ جو تلوار چلاتے ہیں، تلوار ہی سے ہلاک ہوں گے۔ [۵۳] تجھے پتہ نہیں کہ اگر میں اپنے باپ سے مدد مانگوں تو وہ اِسی وقت فرشتوں کے بارہ لشکر بلکہ اُن سے بھی زیادہ میرے پاس بھیج دے گا۔ [۵۴] لیکن پھر پاک کلام کی وہ باتیں جن کا پُورا ہونا ضروری ہے، کیسے پُوری ہوں گی؟
[۵۵] پھر یسُوؔع نے ہجوم سے کہا: کیا میں کوئی ڈاکو ہُوں کہ تُم تلواریں اور لاٹھیاں لے کر مجھے پکڑنے آئے ہو؟ میں ہر روز ہیکل میں بیٹھ کر تعلیم دیا کرتا تھا، تب تو تُم نے مجھے گرفتار نہیں کیا؟ [۵۶] لیکن یہ سب کچھ اِس لیے ہُوا کہ پاک کلام میں نبیوں کی لکھی ہُوئی باتیں پُوری ہو جائیں۔ تب سارے شاگرد اُسے چھوڑ کر بھاگ نکلے۔

عدالتِ عالیہ میں پیشی

[57] جن لوگوں نے یسوؔع کو گرفتار کیا تھا وہ اُسے سردار کاہن کائفؔا کے پاس لے گئے جہاں شریعت کے عالم اور بزرگ لوگ جمع تھے۔ [58] اور پطرؔس بھی دُور سے یسوؔع کا پیچھا کرتے کرتے سردار کاہن کی حویلی کے اندر صحن تک جا پہنچا۔ وہ وہاں پہرہ داروں کے ساتھ بیٹھ کر نتیجہ کا انتظار کرنے لگا۔

[59] سردار کاہن اور عدالتِ عالیہ کے سب ارکان ایسی جھوٹی گواہی ڈھونڈنے لگے جس کی بِنا پر یسوؔع کو قتل کیا جا سکے [60] لیکن نہ پا سکے حالانکہ کئی جھوٹے گواہ پیش بھی ہُوئے۔

آخر میں دو گواہ آئے [61] اور کہنے لگے کہ اِس نے کہا تھا کہ میں خدا کے مَقدِس کو ڈھا کر تین دِن میں پھر سے کھڑا کر سکتا ہُوں۔

[62] اِس پر سردار کاہن کھڑا ہو کر یسُوؔع سے پُوچھنے لگا: تیرے پاس اِس اِلزام کا کیا جواب ہے؟ [63] مگر یسُوؔع خاموش رہا۔

سردار کاہن نے پھر پُوچھا: تجھے زندہ خدا کی قسم، ہمیں بتا کہ کیا تُو خدا کا بیٹا مسیح ہے؟

[64] یسُوؔع نے اُسے جواب دیا: تُو نے خود ہی کہہ دیا ہے پھر بھی میں تمہیں بتاتا ہُوں کہ آیندہ تُم ابنِ آدم کو قادرِ مطلق کی دائیں طرف بیٹھا اور آسمان کے بادلوں پر آتا دیکھو گے۔

[65] تب سردار کاہن نے اپنے کپڑے پھاڑ کر کہا: اُس نے کفر بکا ہے، اب ہمیں گواہوں کی کیا ضرورت ہے؟ تُم نے ابھی ابھی اُس کا کفر سُنا ہے۔ [66] تمہاری کیا رائے ہے؟

اُنہوں نے جواب دیا: وہ قتل کے لائق ہے۔

[67] اِس پر اُنہوں نے اُس کے مُنہ پر تھُوکا، اُسے مُکّے مارے اور بعض نے طمانچے مار کر کہا: [68] اَے مسیح: اگر تُو نبی ہے تو بتا کہ کس نے تجھے مارا ہے؟

پطرؔس کا اِنکار

[69] پطرؔس باہر صحن میں بیٹھا ہُوا تھا کہ ایک کنیز وہاں آئی اور کہنے لگی: تُو بھی تو یسُوؔع گلیلی کے ساتھ تھا۔

[70] لیکن اُس نے سب کے سامنے اِنکار کیا اور کہا: پتا نہیں تُو کیا کہہ رہی ہے؟

[71] تب وہ باہر پھاٹک کی طرف گیا تو ایک اور کنیز نے اُسے دیکھ کر اُن سے جو وہاں تھے کہا: یہ آدمی بھی یسُوؔع ناصری کے ساتھ تھا۔

[72] اُس نے قسم کھا کر پھر اِنکار کیا کہ میں تو اِس آدمی کو جانتا تک نہیں۔

[73] کچھ دیر بعد وہ لوگ جو وہاں کھڑے تھے پطرؔس کے پاس آئے اور کہنے لگے: بے شک تُو بھی اُن ہی میں سے ہے کیونکہ تیری بولی سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے۔

[74] اِس پر وہ خود پر لعنت کرنے لگا اور قسمیں کھا کھا کر کہنے لگا کہ میں اِس آدمی سے واقف نہیں ہُوں۔

اُسی وقت مُرغ نے بانگ دی۔ [75] تب پطرؔس کو یسُوؔع کی وہ بات یاد آئی جو اُس نے کہی تھی کہ مُرغ کے بانگ دینے سے پہلے تُو تین بار میرا اِنکار کرے گا اور وہ باہر جا کر پھُوٹ پھُوٹ کر رونے لگا۔

یہُوداؔہ کی خُودکُشی

۲۷

صبح ہوتے ہی سارے سردار کاہنوں اور قوم کے بزرگوں نے مشورہ کر کے یسُوؔع کے قتل کا فیصلہ کر لیا۔ [2] اور اُسے باندھ کر لے گئے اور رُومی حاکم پیلاطُسؔ کے حوالہ کر دیا۔

[3] جب یہُوداؔہ نے جس نے یسُوؔع کو پکڑوایا تھا، دیکھا کہ یسُوؔع کو مجرم ٹھہرایا گیا ہے تو بہت پچھتایا اور چاندی کے وہ تیس سِکّے سردار کاہنوں اور بزرگوں کے پاس واپس لایا [4] اور کہنے لگا: میں نے گناہ کیا کہ ایک بے قصُور کو قتل کے لیے پکڑوایا۔

وہ کہنے لگے: ہمیں کیا؟ تُو جانے اور تیرا کام۔

[5] اِس پر یہُوداؔہ اُن تیس سِکّوں کو ہیکل میں پھینک کر چلا گیا اور پھانسی لے لی۔

[6] سردار کاہنوں نے وہ سِکّے اُٹھا لیے اور کہنے لگے: یہ رقم تو خُون کی قیمت ہے، اِسے ہیکل کے خزانہ میں ڈالنا جائز نہیں۔ [7] چنانچہ صلاح مشورہ کرنے کے بعد اُنہوں نے اُس رقم سے کمہار کا کھیت خرید لیا تا کہ وہاں پردیسیوں کے لیے قبرستان بنایا جائے۔ [8] یہی وجہ ہے کہ وہ کھیت آج تک خُون کا کھیت کہلاتا ہے۔ [9] تب وہ بات پُوری ہوگئی جو یرمیاؔہ نبی کی معرفت کہی گئی تھی کہ اُنہوں نے اُس کی مقرّرہ قیمت کے طور پر چاندی کے تیس سِکّے لے لیے۔ (یہ قیمت بنی اِسرائیؔل کے بعض لوگوں نے اُس کے لیے ٹھہرائی تھی) [10] اور اُن سِکّوں کو کمہار کے کھیت کے لیے دے دیا۔ جیسا خداوند نے مجھے حکم دیا تھا۔

پیلاطُسؔ کی عدالت میں خداوند یسُوؔع کی پیشی

[11] یسُوؔع حاکم کے سامنے کھڑا تھا اور حاکم اُس سے پُوچھنے لگا: کیا تُو یہُودیوں کا بادشاہ ہے؟

یسُوؔع نے جواب دیا: یہ تُو خود ہی کہہ رہا ہے۔

۱۲ اور جب سردار کاہن اور بزرگ اُس پر اِلزام لگانے لگے تو اُس نے کوئی جواب نہ دیا۔ ۱۳ اِس پر پیلاطُس نے اُس سے کہا: دیکھ! یہ تیرے خلاف کیا کیا کہہ رہے ہیں، کیا تُو سُن نہیں رہا؟ ۱۴ لیکن یسُوعؔ نے جواب میں ایک لفظ بھی نہ کہا اور پیلاطُس کو بڑا تعجب ہُوا۔

۱۵ حاکم کا دستُور تھا کہ وہ عید پر ایک قیدی کو جسے لوگ چاہتے تھے چھوڑ دیا کرتا تھا۔ ۱۶ اُس وقت اُن کا ایک آدمی قید میں تھا جو برابّا کے نام سے مشہور تھا۔ ۱۷ جب وہ لوگ پیلاطُس کے حُضور میں جمع ہُوئے تو پیلاطُس نے اُن سے پُوچھا: تُم کیا چاہتے ہو، میں کِسے تمہاری خاطر رِہا کروں؟ برابّا کو یا یسُوعؔ کو جو مسیح کہلاتا ہے؟ ۱۸ کیونکہ اُسے بخوبی علم تھا کہ اُنہوں نے محض حسد کی وجہ سے اُسے پکڑوایا ہے۔

۱۹ جب پیلاطُس عدالت کی کرسی پر بیٹھا تو اُس کی بیوی نے اُسے یہ پیغام بھیجا کہ اِس نیک آدمی کے خلاف کچھ مت کرنا کیونکہ میں نے آج خواب میں اِس کے سبب سے بہت دُکھ اُٹھایا ہے۔

۲۰ لیکن سردار کاہنوں اور بزرگوں نے لوگوں کو اُبھارا کہ وہ پیلاطُس سے برابّا کی رہائی کا مطالبہ کریں اور یسُوعؔ کو مروا ڈالیں۔

۲۱ جب حاکم نے اُن سے پُوچھا: تُم اِن دونوں میں سے کِسے چاہتے ہو کہ میں تمہارے لیے چھوڑ دُوں تو اُنہوں نے کہا: برابّا کو۔ ۲۲ پیلاطُس نے اُن سے کہا: پھر میں یسُوعؔ کو جو مسیح کہلاتا ہے کیا کروں؟

سب بول اُٹھے کہ اُسے صلیب دی جائے۔

۲۳ حاکم نے کہا: کیوں؟ اُس نے کیا بُرائی کی ہے؟

لیکن وہ اور بھی چلّا چلّا کر کہنے لگے کہ اُسے صلیب دی جائے۔

۲۴ جب پیلاطُس نے دیکھا کہ کچھ بن نہیں پڑ رہا بلکہ اُلٹا بلوا شروع ہونے کو ہے تو اُس نے پانی لے کر لوگوں کے سامنے اپنے ہاتھ دھوئے اور کہا: میں اِس راستباز کے خُون سے بری ہوتا ہُوں۔ تُم جانو اور تمہارا کام۔

۲۵ اور تمام لوگوں نے جواب دیا: اِس کا خُون ہم پر اور ہماری اولاد کی گردن پر۔

۲۶ اِس پر پیلاطُس نے اُن کی خاطر برابّا کو رِہا کر دیا اور یسُوعؔ کو کوڑے لگوا کر اُن کے حوالہ کیا تا کہ اُسے صلیب پر چڑھایا جائے۔

سپاہی خداوند یسُوعؔ کی ہنسی اُڑاتے ہیں

۲۷ تب پیلاطُس کے سپاہیوں نے یسُوعؔ کو شاہی قلعہ کے اندرونی صحن میں لے جا کر فوجی دستہ کے سارے سپاہیوں کو اُس کے اردگرد جمع کیا۔ ۲۸ اُنہوں نے اُس کے کپڑے اُتار ڈالے اور ایک قرمزی چوغہ پہنا دیا۔ ۲۹ پھر کانٹوں کا تاج بنا کر اُس کے سر پر رکھا اور اُس کے داہنے ہاتھ میں ایک سرکنڈا تھما دیا اور اُس کے سامنے گھٹنے ٹیک ٹیک کر اُس کی ہنسی اُڑانے لگے کہ اَے یہُودیوں کے بادشاہ، آداب! ۳۰ وہ اُس پر تھُوکتے تھے اور سرکنڈا لے کر اُس کے سر پر مارتے تھے۔

۳۱ جب اُس کی ہنسی اُڑا چُکے تو چوغہ اُتار کر اُس کے اپنے کپڑے اُسے پہنائے اور وہاں سے لے کر چل دیئے تا کہ اُسے صلیب دیں۔

خداوند یسُوعؔ کا صلیب پر چڑھایا جانا

۳۲ جب وہ وہاں سے نکل رہے تھے تو اُنہیں کُرینی کا ایک آدمی مِلا جس کا نام شمعُون تھا۔ اُنہوں نے اُسے بیگار میں پکڑا تا کہ وہ یسُوعؔ کی صلیب اُٹھا لے چلے ۳۳ اور گُلگتا نام کے مقام پر پہنچے، جس کا مطلب ہے کھوپڑی کی جگہ۔ ۳۴ وہاں اُنہوں نے یسُوعؔ کو مُر ملی ہُوئی مَے پینے کے لیے دی لیکن اُس نے چکھ کر اُسے پینے سے اِنکار کر دیا۔ ۳۵ جب وہ اُسے صلیب پر چڑھا چُکے تو قُرعہ ڈال کر اُس کے کپڑوں کو آپس میں بانٹ لیا ۳۶ اور وہیں بیٹھ کر اُس کی نگہبانی کرنے لگے ۳۷ اور اُنہوں نے اُس کا اِلزام ایک تختی پر لکھ کر اُس کے سر کے اوپر کی جگہ پر لگا دیا کہ یہ "**یہُودیوں کا بادشاہ یسُوعؔ**" ہے۔ ۳۸ اُس وقت اُس کے ساتھ دو ڈاکُو بھی مصلُوب ہُوئے۔ ایک اُس کی دائیں اور دوسرا بائیں طرف۔ ۳۹ وہاں سے گزرنے والے سب لوگ سر ہلا ہلا کر یسُوعؔ کو لعن طعن کرتے تھے اور کہتے تھے: ۴۰ اَے ہیکل کے ڈھانے والے اور تین دِن میں بنانے والے! اپنے آپ کو بچا۔ اگر تُو خدا کا بیٹا ہے تو صلیب پر سے اُتر آ۔

۴۱ اِسی طرح سردار کاہن، شریعت کے عالم اور بزرگ بھی اُس کی ہنسی اُڑاتے تھے اور کہتے تھے: ۴۲ اِس نے اوروں کو بچایا لیکن اپنے آپ کو نہیں بچا سکا، یہ تو اِسرائیل کا بادشاہ ہے! اگر اب بھی صلیب پر سے اُتر آئے تو ہم اُس پر ایمان لے آئیں گے۔ ۴۳ اِس کا توکّل خدا پر ہے۔ اگر خدا اِسے چاہتا ہے تو اب بھی اِسے بچا لے۔ کیونکہ اِس نے کہا تھا کہ میں خدا کا بیٹا ہُوں۔ ۴۴ اِسی طرح وہ ڈاکو بھی جو اُس کے ساتھ مصلُوب ہُوئے تھے اُسے بُرا بھلا کہتے تھے۔

خداوند یسُوعؔ کی مَوت

۴۵ بارہ بجے سے لے کر تین بجے تک سارے ملک میں اندھیرا چھایا رہا ۴۶ اور تین بجے کے قریب یسُوعؔ بڑی اونچی آواز سے چلّایا: ایلی، ایلی، لما شبقتنی، جس کا مطلب ہے: اَے میرے

خدا! اَے میرے خدا! تُو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟

۴۷ جو لوگ پاس کھڑے تھے اُن میں سے بعض نے یہ سُنا تو کہنے لگے کہ یہ تو ایلیاہ کو پُکارتا ہے۔

۴۸ تب ایک آدمی دوڑ کر گیا اور اسفنج کو سرکہ میں ڈبو کر لایا اور اُسے ایک سرکنڈے پر رکھ کر یسُوعؔ کو پلانا چاہا۔ ۴۹ بعضوں نے کہا: ذرا ٹھہرو، دیکھیں کہ ایلیاہ اُسے بچانے آتا ہے یا نہیں؟

۵۰ اور یسُوعؔ پھر زور سے چلّایا اور اُس نے جان دے دی۔

۵۱ اور ہیکل کا پردہ اوپر سے نیچے تک پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا۔ زمین لرز اُٹھی اور چٹانیں تڑخ گئیں، ۵۲ قبریں کھُل گئیں اور خدا کے بہت سے مُقدّس لوگ جو مَوت کی نیند سو چکے تھے، زندہ ہو گئے۔ ۵۳ اور قبروں سے نکل کر یسُوعؔ کے جی اُٹھنے کے بعد مُقدّس شہر میں داخل ہُوئے اور وہاں بہت سے لوگوں کو دکھائی دیئے۔

۵۴ تب اُس فوجی افسر نے اور اُس کے ساتھیوں نے جو یسُوعؔ کی نگہبانی کر رہے تھے زلزلہ اور سارا واقعہ دیکھا تو خوفزدہ ہو گئے اور کہنے لگے: یہ شخص یقیناً خدا کا بیٹا تھا۔

۵۵ وہاں بہت سی عورتیں جو گلِیلؔ سے یسُوعؔ کی خدمت کرتی ہُوئی اُس کے پیچھے پیچھے چلی آئی تھیں دُور سے دیکھ رہی تھیں۔ ۵۶ اُن میں مریمؔ مگدلینی، یعقوبؔ اور یوسیسؔ کی ماں مریمؔ اور زبدیؔ کے بیٹوں کی ماں شامل تھیں۔

خداوند یسُوعؔ کا دفن کیا جانا

۵۷ جب شام ہُوئی تو اَرِمتیاہ کا ایک دولتمند آدمی یُوسُفؔ نام آیا جو خود بھی یسُوعؔ کا شاگرد تھا۔ ۵۸ اُس نے پیلاطُسؔ کے پاس جا کر یسُوعؔ کی لاش مانگی۔ اِس پر پیلاطُسؔ نے حکم دیا کہ لاش اُس کے حوالہ کر دی جائے۔ ۵۹ یُوسُفؔ نے لاش کو لے کر ایک مہین سُوتی چادر میں لپیٹا ۶۰ اور اُسے اپنی نئی قبر میں جو اُس نے چٹان میں کھُدوائی تھی رکھ دیا۔ پھر وہ ایک بڑا سا پتھّر قبر کے مُنہ پر لُڑھکا کر چلا گیا۔ ۶۱ اور مریمؔ مگدلینی اور دوسری مریمؔ وہاں قبر کے سامنے بیٹھی ہُوئی تھیں۔

قبر کے نگہبان

۶۲ اگلے دِن یعنی تیّاری کے دِن کے بعد سردار کاہن اور فریسی مل کر پیلاطُسؔ کے پاس پہنچے ۶۳ اور کہنے لگے: خداوند! ہمیں یاد ہے کہ اُس دھوکے باز نے اپنے جیتے جی کہا تھا کہ میں تین دِن کے بعد زندہ ہو جاؤں گا۔ ۶۴ لہٰذا حکم دے کہ تیسرے دِن تک قبر کی نگرانی کی جائے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ اُس کے شاگرد آ کر لاش کو چُرا لے جائیں اور لوگوں سے کہہ دیں کہ وہ مُردوں میں سے زندہ ہو گیا ہے۔ یہ بعد کا فریب پہلے والے فریب سے بھی بُرا ہو گا۔

۶۵ پیلاطُسؔ نے جواب دیا: تمہارے پاس پہرہ دار موجود ہیں اُنہیں لے جاؤ اور جہاں تک ہو سکے قبر کی نگہبانی کرو۔ ۶۶ چنانچہ اُنہوں نے جا کر پتھّر پر مُہر لگا دی اور قبر کی نگرانی کے لیے پہرہ بٹھا دیا۔

خداوند یسُوعؔ کا زندہ ہو جانا

۲۸ سبت کے بعد یعنی ہفتہ کے پہلے دِن پَو پھٹتے ہی مریمؔ مگدلینی اور دوسری مریم قبر کو دیکھنے آئیں۔

۲ اچانک ایک بڑا زلزلہ آیا کیونکہ خداوند کا فرشتہ آسمان سے اُترا اور قبر کے پاس جا کر پتھّر کو لُڑھکا دیا اور اُس پر بیٹھ گیا۔

۳ اُس کی صورت بجلی کی مانند تھی اور اُس کے کپڑے برف کی طرح سفید تھے۔ ۴ پہرہ دار ڈر کے مارے کانپ اُٹھے اور مُردہ سے ہو گئے۔

۵ فرشتہ نے عورتوں سے کہا: ڈرومت، میں جانتا ہُوں کہ تُم یسُوعؔ کو ڈھونڈ رہی ہو جو مصلُوب ہُوا تھا۔ ۶ وہ یہاں نہیں ہے بلکہ جیسا اُس نے کہا تھا، جی اُٹھا ہے۔ آؤ، وہ جگہ دیکھو جہاں وہ پڑا ہُوا تھا ۷ اور جلد جا کر اُس کے شاگردوں کو خبر دو کہ وہ مُردوں میں سے جی اُٹھا ہے اور تُم سے پہلے گلِیل پہنچ رہا ہے۔ تُم اُسے وہاں دیکھو گے۔ دیکھو، میں نے تمہیں بتا دیا ہے۔

۸ اِس پر وہ عورتیں خوف اور بڑی خُوشی کے ساتھ قبر سے فوراً باہر آئیں اور دوڑی دوڑی گئیں تا کہ شاگردوں کو خبر دے سکیں۔

۹ اچانک یسُوعؔ اُن سے ملا اور کہا: سلام! اُنہوں نے پاس آ کر اُس کے پاؤں پکڑ لیے اور اُسے سجدہ کیا۔ ۱۰ تب یسُوعؔ نے اُن سے کہا: ڈرومت، جاؤ اور میرے بھائیوں سے کہو کہ گلِیلؔ کے لیے روانہ ہو جائیں۔ وہ مجھے وہاں دیکھیں گے۔

پہرہ داروں کا بیان

۱۱ ابھی وہ عورتیں راستے ہی میں تھیں کہ پہرہ داروں میں سے بعض شہر گئے اور سردار کاہنوں سے سارا ماجرا کہہ سُنایا۔ ۱۲ اِس پر سردار کاہنوں نے بزرگوں سے مل کر مشورہ کیا اور سپاہیوں کو ایک بڑی رقم ادا کی ۱۳ اور کہا: تُم یہ کہنا کہ رات کے وقت جب ہم سو رہے تھے تو اُس کے شاگرد آئے اور اُسے چُرا لے گئے۔ ۱۴ اگر یہ بات حاکم کے کان تک پہنچی تو ہم اُسے مطمئن کر دیں گے اور تمہیں خطرہ سے بچا لیں گے۔ ۱۵ چنانچہ سپاہیوں نے رقم لے لی اور جیسا اُنہیں سکھایا گیا تھا ویسا ہی کیا اور یہ بات آج تک یہودیوں میں مشہور ہے۔

ساری دنیا میں منادی کرنے کا حکم

[16] تب گیارہ شاگرد گلیلؔ گئے اور اُس پہاڑ پر جمع ہُوئے جہاں یسُوؔع نے اُنہیں جانے کی ہدایت کی تھی۔ [17] جب اُنہوں نے یسُوؔع کو دیکھا تو اُسے سجدہ کیا لیکن بعض کو ابھی تک شک تھا۔ [18] چنانچہ یسُوؔع اُن کے پاس آیا اور اُن سے کہنے لگا: مجھے آسمان اور زمین پر پورا اختیار دے دیا گیا ہے۔ [19] اِس لیے تُم جاؤ اور ساری قوموں کو شاگرد بناؤ اور اُنہیں باپ، بیٹے اور پاک رُوح کے نام سے بپتسمہ دو، [20] اور اُنہیں یہ تعلیم دو کہ اُن سب باتوں پر عمل کریں جن کا میں نے تمہیں حکم دیا ہے اور دیکھو! میں دنیا کے آخر تک ہمیشہ تمہارے ساتھ ہُوں۔

مرقُسؔ کی اِنجیل

پیش لفظ

مرقُسؔ کا پُورا نام یوحنّاؔ مرقُس تھا۔ وہ پولُسؔ رسول کا ساتھی تھا۔ اُس نے اپنی عمر کا آخری حِصّہ رُومؔ میں گزارا اور وہیں اُس نے پطرسؔ رسُول کی اُن باتوں کو جو اُسے یاد تھیں ۶۰ تا ۶۵ عیسوی کے درمیان تحریر کیا۔ اِس اِنجیل میں جن واقعات کو قلمبند کیا گیا ہے اُن میں ہمیں ایک چشم دید گواہ کے بیان کی جھلک دکھائی دیتی ہے۔

خداوند یسُوؔع مسیح کے کلام کی بہ نسبت آپ کے کام اِس اِنجیل میں زیادہ مرکزی حیثیت رکھتے ہیں۔ اِس اِنجیل کا آخری حِصّہ خداوند یسُوؔع کی زندگی کے آخری ہفتہ کے واقعات پر مبنی مواد کے لیے وقف کر دیا گیا ہے۔ یہ اِنجیل خداوند یسُوؔع کی عوامی خدمت اور خدا کی بادشاہی کی خوشخبری کی منادی سے شروع ہوتی ہے۔ آپ کی مَوت کی کئی واضح پیش گوئیاں (باب ۸:۳۱؛ ۹:۳۱؛ ۱۰:۳۳، ۳۴ اور ۴۵) درج کی گئی ہیں اور آپ کے دنیا کے گناہوں کی خاطر مصلوُب ہونے کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔

مرقُسؔ خداوند یسُوؔع کو خدا کے ایسے خادم کے طور پر پیش کرتا ہے جو خدا کی مرضی کو پُورا کرنے کے لیے آیا تھا۔ آپ کا بیماروں کو شفا دینا، بدروحوں پر فتح پانا اور آپ کا اختیار اور آپ کے معجزات یہ ظاہر کرتے ہیں کہ آپ کوئی معمولی خادم نہیں تھے بلکہ حقیقت میں اِبنِ خدا تھے (باب ۱۵:۳۹)۔ آپ کا مُردوں میں سے جی اُٹھنا آپ کے اِبنِ خدا ہونے کا ثبوت ہے۔ اب ہم لوگ آپ کے آسمان سے جلال کے ساتھ واپس آنے کا اِنتظار کر رہے ہیں۔

مرقُسؔ کا اِس اِنجیل کی تصنیف سے یہ بھی مقصد تھا کہ رُومی مسیحیوں کی اُن کی ایذا رسانی کے دِنوں میں ہمّت بندھے۔

یوحنّاؔ بپتسمہ دینے والا خداوند یسُوع کی راہ تیّار کرتا ہے

۱ یسُوؔع مسیح خدا کے بیٹے کی خُوشخبری اِس طرح شروع ہوتی ہے:

[2] یسعیاؔہ نبی کی کتاب میں لکھا ہُوا ہے:

تجھ سے پہلے میں اپنا پیغمبر بھیجوں گا،
جو تیری راہ تیّار کرے گا۔
[3] بیابان میں کوئی پکار رہا ہے،
خداوند کے لیے راہ تیّار کرو،
اُس کے لیے سیدھے راستے بناؤ۔

[4] لہٰذا یوحنّاؔ آیا اور بیابان میں بپتسمہ دینے اور منادی کرنے لگا کہ توبہ کرو تو خدا تمہارے گناہ معاف کر دے گا۔ [5] تب یہوُدیہؔ کے سارے علاقوں میں اور یروشلیمؔ شہر کے سب لوگوں نے یوحنّاؔ کے پاس جا کر اپنے گناہوں کا اقرار کیا اور یوحنّاؔ نے اُنہیں دریائے یردن میں بپتسمہ دیا۔ [6] یوحنّاؔ اونٹ کے بالوں سے بُنے ہُوئے کپڑے پہنتا تھا، اُس کا کمر بند چمڑے کا تھا۔ وہ ٹڈّیاں اور

جنگلی شہد کھاتا تھا۔ [۷] اُس کا پیغام یہ تھا کہ میرے بعد مجھ سے بھی زیادہ زورآور شخص آنے والا ہے، میں اِس لائق بھی نہیں کہ جھک کر اُس کی جوتیوں کے تسمے کھول سکوں۔ [۸] میں تو تمہیں پانی سے بپتسمہ دیتا ہُوں لیکن وہ تمہیں پاک رُوح سے بپتسمہ دے گا۔

خداوند یسُوع کا بپتسمہ اور آزمایش

[۹] اُس وقت یسُوع گلیل کے شہر ناصرت سے آیا اور یوحنا نے اُسے دریائے یردن میں بپتسمہ دیا۔ [۱۰] جب یسُوع پانی سے باہر نکل رہا تھا تو اُس نے دیکھا کہ آسمان کُھل گیا ہے اور پاک رُوح کبُوتر کی طرح اُس پر اُتر رہا ہے۔ [۱۱] ساتھ ہی آسمان سے یہ آواز آئی کہ تُو میرا پیارا بیٹا ہے، میں تجھ سے بہت ہی خوش ہُوں۔

[۱۲] اِس پر پاک رُوح نے یسُوع کو فوراً بیابان بھیج دیا۔ [۱۳] اور وہ چالیس دِن تک وہاں رہا اور شیطان اُسے آزماتا رہا۔ وہ جنگلی جانوروں کے درمیان رہا اور فرشتے اُس کی خدمت میں لگے رہے۔

خداوند یسُوع کے شاگرد

[۱۴] یوحنا کے جیل میں ڈالے جانے کے بعد یسُوع گلیل میں آیا اور خدا کی بادشاہی کی خوشخبری سُنانے لگا کہ [۱۵] وقت پُورا ہو گیا ہے اور خدا کی بادشاہی نزدیک ہے۔ توبہ کرو اور اِس خوشخبری پر ایمان لاؤ۔

[۱۶] گلیل کی جھیل کے کنارے جاتے جاتے یسُوع کی نظر شمعُون اور اُس کے بھائی اندریاس پر پڑی جو جھیل میں جال ڈال رہے تھے کیونکہ اُن کا پیشہ ہی مچھلی پکڑنا تھا۔ [۱۷] یسُوع نے اُن سے کہا: میرے پیچھے چلے آؤ اور میں تمہیں اِنسانوں کے پکڑنے والے بناؤں گا۔ [۱۸] وہ اُسی وقت اپنے جال چھوڑ کر اُس کے پیچھے ہو لیے۔

[۱۹] تھوڑا آگے جا کر یسُوع نے زبدی کے بیٹوں یعقوب اور یوحنا کو دیکھا جو اپنی کشتی میں جالوں کی مرمّت کر رہے تھے۔ [۲۰] یسُوع نے اُنہیں دیکھتے ہی بلایا اور وہ اپنے باپ زبدی کو کشتی میں مزدوروں کے ساتھ چھوڑ کر یسُوع کے پیچھے چل دیئے۔

ایک بدرُوح کا نکالا جانا

[۲۱] وہ کفرنحوم میں داخل ہُوئے اور جونہی سبت کا دِن آیا یسُوع عبادت خانہ میں گیا اور تعلیم دینے لگا۔ [۲۲] لوگ اُس کی تعلیم سُن کر دنگ رہ گئے کیونکہ وہ اُنہیں شریعت کے عالموں کی طرح نہیں بلکہ کسی صاحبِ اختیار کی طرح تعلیم دیتا تھا۔ [۲۳] اُس وقت عبادت خانہ میں ایک شخص جس میں بدرُوح تھی چلّانے لگا: [۲۴] اَے یسُوع ناصری! تجھے ہم سے کیا کام؟ کیا تُو ہمیں ہلاک کرنے آیا ہے؟ میں جانتا ہُوں کہ تُو کون ہے؟ تُو خدا کا قدُّوس ہے۔

[۲۵] یسُوع نے بدرُوح کو ڈانٹا اور کہا چُپ رہ اور اِس آدمی میں سے نکل جا۔ [۲۶] اِس پر بدرُوح نے اُس آدمی کو خوب جھنجھوڑا اور بڑے زور سے چیخ مار کر اُس میں سے نکل گئی۔

[۲۷] سب لوگ اتنے حیران ہُوئے کہ ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ یہ کیا ہے؟ یہ تو نئی تعلیم ہے! یہ بدرُوحوں کو اختیار کے ساتھ حکم دیتا ہے اور وہ اُس کا کہا مانتی ہیں۔ [۲۸] اور یسُوع کی شہرت بڑی تیزی سے گلیل کے اطراف ہر جگہ پھیل گئی۔

بیماروں کو اچھا کرنا

[۲۹] عبادت خانہ سے باہر نکلتے ہی وہ یعقوب اور یوحنا کے ساتھ سیدھے شمعُون اور اندریاس کے گھر گئے۔ [۳۰] اُس وقت شمعُون کی ساس تیز بخار میں مبتلا تھی۔ جونہی یسُوع وہاں پہنچا لوگوں نے اُسے اُس کے بارے میں بتایا۔ [۳۱] اُس نے پاس جا کر اُس کا ہاتھ پکڑا اور اُسے اُٹھایا۔ اُس کا بخار اُسی دم اُتر گیا اور وہ اُن کی خدمت میں لگ گئی۔

[۳۲] شام کے وقت سورج کے ڈوبتے ہی لوگ وہاں کے سب بیماروں کو اور اُنہیں جن میں بدرُوحیں تھیں یسُوع کے پاس لانے لگے۔ [۳۳] یہاں تک کہ سارا شہر دروازہ کے پاس جمع ہو گیا۔ [۳۴] اور یسُوع نے بہت سے لوگوں کو اُن کی مختلف بیماریوں سے شفا بخشی اور بہت سی بدرُوحوں کو نکالا، مگر اُس نے بدرُوحوں کو بولنے نہ دیا کیونکہ وہ جانتی تھیں کہ وہ کون ہے۔

خداوند یسُوع کا تنہائی میں دعا کرنا

[۳۵] اگلے دِن صبح سویرے جب کہ اندھیرا ہی تھا یسُوع اُٹھا اور گھر سے باہر ایک ویران جگہ میں جا کر دعا کرنے لگا۔ [۳۶] شمعُون اور اُس کے ساتھی یسُوع کی تلاش میں نکلے [۳۷] اور جب وہ اُنہیں مل گیا تو وہ کہنے لگے کہ سب لوگ تجھے ڈھونڈ رہے ہیں۔

[۳۸] مگر یسُوع نے کہا: آؤ! ہم کہیں آس پاس کے قصبوں میں چلیں تاکہ میں وہاں بھی منادی کروں کیونکہ میں اِسی مقصد کے لیے نکلا ہُوں۔ [۳۹] چنانچہ وہ سارے گلیل میں گھوم پھر کر اُس کے عبادت خانوں میں منادی کرتا اور بدرُوحوں کو نکالتا رہا۔

ایک کوڑھی کا شفا پانا

[۴۰] ایک کوڑھی یسُوع کے پاس آیا اور گھٹنے ٹیک کر اُس سے منّت کرنے لگا کہ اگر تُو چاہے تو مجھے کوڑھ سے پاک صاف کر سکتا ہے۔

[۴۱] یسُوع نے اُس پر ترس کھا کر اپنا ہاتھ بڑھایا، کوڑھی کو چھوا اور کہا: میں چاہتا ہُوں کہ تُو پاک صاف ہو جائے۔ [۴۲] اُسی دم

اُس کا کوڑھ جاتا رہا اور وہ پاک صاف ہو گیا۔
[۴۳] یسُوعؔ نے اُسے فوراً وہاں سے بھیج دیا اور تاکید کی: [۴۴] خبردار، اِس کا ذکر کسی سے نہ کرنا بلکہ سیدھا کاہن کے پاس جا کر اپنے آپ کو دکھا اور اپنے ساتھ وہ نذریں بھی لے جا جو مُوسیٰؔ نے مقرّر کی ہیں تاکہ سب پر ثابت ہو جائے کہ تُو پاک صاف ہو گیا ہے۔ [۴۵] لیکن وہ وہاں سے نکل کر ہر کسی کو بتانے لگا اور اِس بات کو اتنا مشہور کر دیا کہ آئندہ یسُوعؔ کسی شہر میں ظاہرا طور پر داخل نہ ہو سکا بلکہ غیر آباد مقاموں میں رہنے لگا اور لوگ چاروں طرف سے اُس کے پاس آتے رہتے تھے۔

ایک مفلوج کا شفا پانا

۲ کچھ دِنوں بعد جب یسُوعؔ پھر سے کفرنحُومؔ میں آیا تو خبر پھیل گئی کہ اب وہ گھر میں ہے۔ [۲] چنانچہ اتنے لوگ جمع ہو گئے کہ ساری جگہ اُن سے بھر گئی یہاں تک کہ دروازے کے آس پاس بھی جگہ نہ رہی۔ یسُوعؔ اُنہیں کلام سُنا رہا تھا کہ [۳] کچھ لوگ ایک مفلوج کو لائے جسے چار آدمی اُٹھائے ہُوئے تھے۔ [۴] جب وہ اُس بیمار کو بھیڑ کے باعث یسُوعؔ کے پاس نہ لا سکے تو چھت پر چڑھ گئے اور اُنہوں نے چھت کا وہ حِصّہ اُدھیڑ ڈالا جس کے نیچے یسُوعؔ بیٹھا ہُوا تھا اور مفلوج کو چارپائی سمیت جس پر وہ لیٹا تھا، شِگاف میں سے نیچے اُتار دیا۔ [۵] یسُوعؔ نے اُن لوگوں کا ایمان دیکھ کر مفلوج سے کہا: بیٹا! تیرے گناہ معاف ہُوئے۔
[۶] شریعت کے بعض عالِم وہاں بیٹھے تھے۔ وہ دل میں سوچنے لگے کہ [۷] یہ شخص ایسا کیوں کہتا ہے؟ یہ تو کفر ہے۔ خدا کے سوا کون گناہ معاف کر سکتا ہے؟
[۸] یسُوعؔ نے رُوح میں فوراً جان لیا کہ وہ اپنے دلوں میں کیا کچھ سوچ رہے ہیں۔ لہٰذا اُس نے اُن سے کہا: تمہارے دلوں میں ایسا سوال کیوں اُٹھ رہا ہے؟ [۹] کیا مفلوج سے یہ کہنا آسان ہے کہ تیرے گناہ معاف ہُوئے یا یہ کہنا کہ اُٹھ، اپنی چارپائی اُٹھا کر چل پھر؟ [۱۰] لیکن تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ اِبنِ آدم کو زمین پر گناہ معاف کرنے کا اختیار ہے (اُس نے مفلوج سے کہا) [۱۱] میں تجھ سے کہتا ہُوں کہ اُٹھ اور اپنی چارپائی اُٹھا اور گھر چلا جا۔ [۱۲] وہ آدمی اُٹھا اور اُسی گھڑی اپنی چارپائی اُٹھا کر سب کے سامنے وہاں سے چلا گیا۔ چنانچہ وہ سب حیران رہ گئے اور خدا کی تعریف کر کے کہنے لگے: ہم نے ایسا ہوتے کبھی نہیں دیکھا تھا۔

لاوی کا بلایا جانا

[۱۳] یسُوعؔ پھر سے جھیل کے کنارے گیا اور کئی لوگ اُس کے گرد جمع ہو گئے اور وہ اُنہیں تعلیم دینے لگا۔ [۱۴] چلتے چلتے اُس نے حلفئیؔ کے بیٹے لاویؔ کو محصُول کی چوکی پر بیٹھے دیکھا اور اُس سے کہا: میرے پیچھے ہو لے اور وہ اُٹھ کر یسُوعؔ کے پیچھے ہو لیا۔
[۱۵] جب یسُوعؔ لاویؔ کے گھر میں کھانا کھا رہا تھا تو کئی محصُول لینے والے اور گنہگار لوگ یسُوعؔ اور اُس کے شاگردوں کے ساتھ کھانے میں شریک ہو گئے۔ ایسے بہت سے لوگ یسُوعؔ کے پیچھے ہو لیے تھے۔ [۱۶] شریعت کے بعض عالموں نے جو فریسی فرقہ سے تھے، یسُوعؔ کو گنہگاروں اور محصُول لینے والوں کے ساتھ کھاتے دیکھا تو اُس کے شاگردوں سے کہا: یہ محصُول لینے والوں اور گنہگاروں کے ساتھ کیوں کھاتا پیتا ہے؟
[۱۷] یسُوعؔ نے یہ سُن کر اُن سے کہا: بیماروں کو طبیب کی ضرورت ہوتی ہے، تندرستوں کو نہیں۔ میں راستبازوں کو نہیں بلکہ گنہگاروں کو بلانے آیا ہُوں۔

روزہ رکھنے کے بارے میں سوال

[۱۸] ایک دفعہ یوحنّاؔ بپتسمہ دینے والے کے شاگرد اور فریسی روزہ سے تھے۔ کچھ لوگوں نے آ کر یسُوعؔ سے پُوچھا: کیا وجہ ہے کہ یوحنّاؔ کے شاگرد اور فریسیوں کے شاگرد تو روزہ رکھتے ہیں مگر تیرے شاگرد نہیں رکھتے؟
[۱۹] یسُوعؔ نے اُنہیں جواب دیا: کیا براتی دُلہا کی موجودگی میں روزہ رکھ سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں؟ کیونکہ جب تک دُلہا اُن کے ساتھ ہے وہ روزے نہیں رکھ سکتے۔ [۲۰] لیکن وہ دِن آئیں گے کہ دُلہا اُن سے جدا کیا جائے گا، تب وہ روزہ رکھیں گے۔
[۲۱] پرانی پوشاک پر نئے کپڑے کا پیوند کوئی نہیں لگاتا اور اگر ایسا کرتا ہے تو نیا کپڑا اُس پرانی پوشاک میں سے کچھ کھینچ لے گا اور وہ زیادہ پھٹ جائے گی۔ [۲۲] تازہ مَے کو بھی پرانی مَشکوں میں کوئی نہیں بھرتا ورنہ مَشکیں اُس مَے سے پھٹ جائیں گی اور مَے کے ساتھ مَشکیں بھی برباد ہو جائیں گی۔ اِس لیے نئی مَے کو نئی مَشکوں ہی میں بھرنا چاہئے۔

سبَت کا مالک

[۲۳] ایک دفعہ وہ سبَت کے دِن کھیتوں میں سے ہو کر گزر رہا تھا اور اُس کے شاگرد راستے میں چلتے چلتے بالیں توڑنے لگے۔ [۲۴] اِس پر فریسیوں نے یسُوعؔ سے کہا: دیکھ! یہ لوگ ایسا کام کیوں کر رہے ہیں جو سبَت کے دِن جائز نہیں؟
[۲۵] اُس نے جواب دیا: کیا تُم نے کبھی نہیں پڑھا کہ جب داؤدؔ اور اُس کے ساتھیوں کو بھوک کے باعث کھانے کی ضرورت

تھی تو اُس نے کیا کِیا؟ [۲۶] وہ سردار کاہن ابیاتر کے زمانہ میں خدا کے گھر میں داخل ہُوا اور نذر کی ہُوئی روٹیاں لے کر خود بھی کھائیں اور اپنے ساتھیوں کو بھی کھلائیں۔ ایسی روٹیوں کا کھانا کاہنوں کے سوا کسی اور کو رَوا نہیں تھا۔

[۲۷] اور اُس نے اُن سے کہا: سبت اِنسان کے لیے بنایا گیا تھا نہ کہ اِنسان سبت کے لیے۔ [۲۸] پس اِبنِ آدم سبت کا بھی مالک ہے۔

سوکھے ہاتھ والے کا شفا پانا

۳ یسُوع پھر سے عبادت خانہ میں داخل ہُوا اور وہاں ایک آدمی تھا جس کا ایک ہاتھ سوکھا ہُوا تھا۔ [۲] اور فریسی اُس کی تاک میں تھے کہ اگر وہ سبت کے دِن اُسے شفا بخشے گا تو اُنہیں اُس پر اِلزام لگانے کا موقع ہاتھ آ جائے گا۔ [۳] یسُوع نے اُس سوکھے ہاتھ والے آدمی سے کہا: اُٹھ اور آ کر بیچ میں کھڑا ہو جا۔

[۴] تب یسُوع نے اُن سے کہا: سبت کے دِن کیا کرنا روا ہے، نیکی کرنا یا بدی کرنا؟ جان بچانا یا ہلاک کرنا؟ لیکن وہ خاموش رہے۔

[۵] وہ اُن کی سخت دلی پر نہایت ہی غمگین ہُوا اور اُن پر غُصّہ سے نظر دوڑا کر اُس نے اُس آدمی سے کہا: اپنا ہاتھ دراز کر؟ اُس نے دراز کر دیا کیونکہ اُس کا ہاتھ بالکل ٹھیک ہو چُکا تھا۔ [۶] یہ دیکھ کر فریسی فوراً باہر چلے گئے اور ہیرودیس کے لوگوں کے ساتھ یسُوع کو ہلاک کرنے کا مشورہ کرنے لگے۔

رسُولوں کا انتخاب

[۷] پھر یسُوع اپنے شاگردوں کے ساتھ جھیل کی طرف نکل گیا اور گلیل سے لوگوں کا ایک ہجوم بھی اُس کے پیچھے ہو لیا۔ [۸] یہوُدیہ، یروشلیم، ادومیہ، دریائے یردن کے پار اور صور اور صیدا کے علاقوں کے لوگ بھی آ پہنچے کیونکہ اُنہیں پتہ چلا تھا کہ یسُوع بہت بڑے بڑے کام کرتا ہے۔ [۹] ہجوم کو دیکھ کر یسُوع نے اپنے شاگردوں سے کہا: میرے لیے نزدیک ہی ایک چھوٹی کشتی تیّار رکھو۔ لوگ بہت ہی زیادہ ہیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ مجھے دبا ڈالیں۔ [۱۰] یسُوع نے کئی لوگوں کو شفا بخشی تھی لہٰذا جتنے لوگ بیمار تھے اُسے چھُونے کے لیے اُس پر گرے پڑتے تھے۔ [۱۱] بدرُوحیں بھی جب یسُوع کو دیکھتی تھیں اُس کے سامنے گر کر چلّانے لگتی تھیں کہ تُو خدا کا بیٹا ہے۔ [۱۲] مگر یسُوع اُنہیں سخت تاکید کر کے کہتا تھا کہ وہ اُس کے بارے میں لوگوں کو کچھ نہ بتائیں۔

[۱۳] پھر وہ ایک پہاڑی پر چڑھ گیا اور جنہیں چاہتا تھا اُنہیں اپنے پاس بلایا اور وہ اُس کے پاس چلے آئے۔ [۱۴] تب اُس نے بارہ کو بطور رسُول مقرّر کیا تا کہ وہ اُس کے ساتھ رہیں اور وہ اُنہیں منادی کرنے کے لیے بھیجے۔ [۱۵] اور بدرُوحوں کو نکالنے کا اختیار بھی دے۔ [۱۶] چنانچہ اُس نے اِن بارہ کو مقرّر کیا: شمعُون جسے اُس نے پطرس کا نام دیا۔ [۱۷] یعقُوب اور اُس کا بھائی یوحنّا جو زبدی کے بیٹے تھے؛ اُن کا نام اُس نے بُوانرگیس یعنی گرج کے بیٹے رکھا۔ [۱۸] اندریاس، فِلپُّس، برتُلمائی، متّی، توما اور حلفئی کا بیٹا یعقُوب، تدّی اور شمعُون قنانی [۱۹] اور یہوداہ اسکریوتی جس نے یسُوع کو پکڑوایا تھا۔

یسُوع اور بعلزبُول

[۲۰] یسُوع ایک گھر میں داخل ہُوا اور وہاں اِس قدر بھیڑ لگ گئی کہ وہ اور اُس کے شاگرد کھانا بھی نہ کھا سکے۔ [۲۱] جب اُس کے عزیزوں کو خبر ہُوئی تو وہ اُسے اپنے ساتھ لے جانے کے لیے آئے کیونکہ اُن کا کہنا تھا کہ وہ آپے میں نہیں۔

[۲۲] شریعت کے عالِم جو یروشلیم سے آئے تھے یہ کہتے تھے کہ اُس میں بعلزبُول ہے اور یہ کہ وہ بدرُوحوں کے سردار کی مدد سے بدرُوحوں کو نکالتا ہے۔

[۲۳] یسُوع اُنہیں اپنے پاس بلا کر اُن سے تمثیلوں میں کہنے لگا کہ شیطان کو خود شیطان ہی نکالے یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ [۲۴] اگر کسی حکومت میں پھُوٹ پڑ جائے تو وہ قائم نہیں رہ سکتی۔ [۲۵] اگر کسی گھر میں پھُوٹ پڑ جائے تو وہ قائم نہیں رہ سکتا۔ [۲۶] اور اگر شیطان اپنے ہی خلاف لڑنے لگے اور اُس کے اپنے اندر پھُوٹ پڑ جائے تو وہ بھی قائم نہیں رہ سکتا بلکہ اُس کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

[۲۷] کوئی شخص کسی زورآور کے گھر میں گھُس کر اُس کا سامان نہیں لُوٹ سکتا جب تک پہلے وہ اُس زورآور کو باندھ نہ لے۔ تب ہی وہ اُس کا گھر لُوٹ سکے گا۔ [۲۸] میں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ اِنسانوں کے سارے گناہ اور جتنا کفر وہ بکتے ہیں معاف کیا جائے گا [۲۹] لیکن پاک رُوح کے خلاف کفر بکنے والا ایک ابدی گناہ کا مرتکب ہوتا ہے اِس لیے اُسے کبھی معاف نہ کیا جائے گا۔

[۳۰] (یسُوع کا اشارہ اُن ہی کی طرف تھا) کیونکہ وہ کہتے تھے کہ اُس میں بدرُوح ہے۔

روحانی رشتہ داری

[۳۱] اِس کے بعد اُس کی ماں اور اُس کے بھائی آ گئے اور اُنہوں نے یسُوع کو باہر بُلوا بھیجا۔ [۳۲] وہ لوگ جو یسُوع کے آس پاس بیٹھے تھے کہنے لگے: دیکھ! تیری ماں اور تیرے بھائی بہن باہر کھڑے ہیں اور تجھے بُلا رہے ہیں۔

[33]اُس نے جواب دیا: میری ماں اور میرے بھائی کون ہیں؟
[34]تب اُس نے اپنے اِردگرد بیٹھے ہُوئے لوگوں پر نظر ڈالی اور کہا: یہ ہیں میری ماں اور میرے بھائی! [35]کیونکہ جو کوئی خدا کی مرضی پر چلتا ہے وہی میرا بھائی، میری بہن اور میری ماں ہے۔

بیج بونے والے کی تمثیل

۴ وہ پھر جھیل کے کنارے تعلیم دینے لگا اور لوگوں کا ایسا ہجوم ہو گیا کہ وہ جھیل میں کشتی پر جا بیٹھا اور سارا ہجوم خشکی پر جھیل کے کنارے ہی رہا۔ [2]تب وہ اُنہیں تمثیلوں کے ذریعہ بہت سی باتیں سکھانے لگا اور اپنی تعلیم میں اُن سے کہا: [3]سُنو! ایک بیج بونے والا بیج بونے نکلا۔ [4]بوتے وقت کچھ بیج راہ کے کنارے گرا اور چڑیوں نے آ کر اُسے چُگ لیا۔ [5]کچھ پتھریلی زمین پر گرا جہاں مٹّی کم تھی۔ چونکہ مٹّی گہری نہ تھی وہ جلد ہی پھُوٹ پڑا۔ [6]لیکن جب سورج نکلا تو جل گیا اور جڑ نہ پکڑنے کے باعث سُوکھ گیا۔ [7]کچھ بیج جھاڑیوں میں گرا اور جھاڑیوں نے پھیل کر اُسے دبا لیا اور وہ پھل نہ لایا [8]مگر کچھ بیج اچھی زمین پر گرا اور اُگا اور بڑھ کر پھل لایا، کوئی تیس گُنا، کوئی ساٹھ گُنا اور کوئی سَو گُنا۔
[9]تب یسُوعؔ نے کہا: جس کے پاس سُننے والے کان ہیں وہ سُن لے۔

تمثیلوں کا مقصد

[10]جب وہ اکیلا تھا تو اُس کے بارہ شاگرد اور دوسرے ساتھی اُس سے اِن تمثیلوں کے بارے میں پُوچھنے لگے۔ [11]اُس نے اُن سے کہا: تُم پر تو خدا کی بادشاہی کا بھید ظاہر کر دیا گیا ہے مگر باہر والوں کے لیے ساری باتیں تمثیلوں میں کہی جاتی ہیں [12]تاکہ

وہ دیکھنے کو تو دیکھتے رہیں مگر پہچان نہ پائیں،
اور سُننے کو تو سُنتے رہیں مگر سمجھ نہ پائیں؛
ایسا نہ ہو کہ وہ خدا کی طرف پھریں
اور گناہوں کی معافی حاصل کر لیں۔

[13]پھر اُس نے اُن سے کہا: اگر تُم یہ تمثیل نہیں سمجھے تو باقی سب تمثیلیں کیسے سمجھو گے؟ [14]بونے والا خدا کے کلام کا بیج بوتا ہے۔ [15]کچھ لوگ جنہیں کلام سنایا جاتا ہے راہ کے کنارے والے ہیں۔ جونہی کلام کا بیج بویا جاتا ہے، شیطان آتا ہے اور اُن کے دل سے وہ کلام نکال لے جاتا ہے [16]اِسی طرح بعض لوگ اُس پتھریلی زمین کی طرح ہیں جس پر بیج گرتا ہے۔ وہ خدا کے کلام کو سُنتے ہی قبول کر لیتے ہیں۔ [17]مگر وہ کلام اُن میں جڑ نہیں پکڑنے پاتا۔ چنانچہ وہ کچھ دِنوں تک ہی قائم رہتے ہیں اور جب اُن پر اِس کلام کی وجہ سے مصیبت یا ایذا برپا ہوتی ہے تو وہ فوراً گر جاتے ہیں۔ [18]جھاڑیوں میں گرنے والے بیج سے مُراد وہ لوگ ہیں جو کلام کو سُنتے تو ہیں [19]لیکن اِس دنیا کی فکریں، دولت کا فریب اور دوسری چیزوں کا لالچ آڑے آ کر اِس کلام کو دبا دیتا ہے اور وہ بے پھل رہ جاتا ہے۔ [20]جو لوگ اُس اچھی زمین کی طرح ہیں جہاں بیج گِرتا ہے، وہ کلام کو سُنتے ہیں، قبول کرتے ہیں اور پھل لاتے ہیں، بعض تیس گُنا، بعض ساٹھ گُنا اور بعض سَو گُنا۔

چراغ کی تمثیل

[21]تب اُس نے اُن سے کہا: کیا تُم چراغ کو اِس لیے جلا کر لاتے ہو کہ کسی پیمانہ یا چارپائی کے نیچے چھپا دو اور چراغدان پر نہ رکھو؟ [22]کیونکہ اگر کوئی چیز چھُپی ہُوئی ہے تو اِس لیے ہے کہ ظاہر کی جائے اور اگر ڈھکی ہُوئی ہے تو اِس لیے ہے کہ اُس پر سے پردہ اُٹھا دیا جائے۔ [23]جس کے پاس سُننے والے کان ہیں وہ سُن لے!
[24]پھر اُس نے اُن سے کہا: جو کچھ تُم سُنتے ہو غور سے سُنو۔ جس پیمانہ سے تُم ناپتے ہو تمہیں بھی اُسی سے ناپ کر دیا جائے گا بلکہ کچھ زیادہ ہی۔ [25]جس کے پاس ہے اُسے اور بھی دیا جائے گا لیکن جس کے پاس نہ ہونے کے برابر ہے اُس سے وہ بھی جو اُس کے پاس ہے، لے لیا جائے گا۔

بیج کی تمثیل

[26]پھر اُس نے کہا: خدا کی بادشاہی اُس آدمی کی مانند ہے جو زمین میں بیج ڈالتا ہے۔ [27]رات دِن چاہے وہ سوئے یا جاگے، بیج اُگ کر آہستہ آہستہ بڑھتے رہتے ہیں اور اُسے پتا بھی نہیں چلتا کہ وہ کیسے اُگتے اور بڑھتے ہیں۔ [28]زمین خود بخود پھل لاتی ہے۔ پہلے پتّی نکلتی ہے، پھر بالیں پیدا ہوتی ہیں اور پھر اُن میں دانے بھر جاتے ہیں۔ [29]جس وقت اناج پک چکا ہوتا ہے تو وہ فوراً درانتی لے آتا ہے کیونکہ فصل کاٹنے کا وقت آ پہنچا۔

رائی کے دانے کی تمثیل

[30]پھر اُس نے کہا: ہم خدا کی بادشاہی کو کس چیز کی مانند کہیں یا کس تمثیل کے ذریعہ اُسے بیان کریں؟ [31]وہ رائی کے دانے کی طرح ہے جو زمین میں بوئے جانے والے بیجوں میں سب سے چھوٹا ہوتا ہے۔ [32]مگر بوئے جانے کے بعد اُگتا ہے تو پودوں میں سب سے بڑا ہو جاتا ہے اور اُس کی ڈالیاں اِس قدر

بڑھ جاتی ہیں کہ ہوا کے پرندے اُس کے سایہ میں بسیرا کر سکتے ہیں۔
۳۳ وہ اِسی قسم کی کئی تمثیلوں کے ذریعہ لوگوں سے اُن کی سمجھ کے مطابق کلام کرتا تھا ۳۴ اور بغیر تمثیل کے اُنہیں کچھ نہ کہتا تھا۔لیکن جب وہ اور اُس کے شاگرد تنہا ہوتے تھے تو وہ اُنہیں تمثیلوں کا مطلب سمجھا دیا کرتا تھا۔

طوفان کا روکا جانا

۳۵ اُسی دِن جب شام ہُوئی تو اُس نے اپنے شاگردوں سے کہا: آؤ! جھیل کے اُس پار چلیں۔ ۳۶ چنانچہ وہ ہجوم کو رخصت کر کے اور یسُوعؔ کو جس حال میں وہ کشتی میں تھا ساتھ لے کر روانہ ہُوئے۔ کچھ اور کشتیاں بھی اُن کے ساتھ تھیں۔ ۳۷ اچانک آندھی آئی اور پانی کی لہریں کشتی سے بُری طرح ٹکرانے لگیں اور اُس میں پانی بھرنے لگا۔ ۳۸ یسُوعؔ کشتی کے پچھلے حِصّہ میں ایک گدّی پر سو رہا تھا۔شاگردوں نے اُسے جگایا اور کہا: اُستاد ہم تو ڈُوبے جارہے ہیں۔کیا تجھے ہماری کوئی پروا نہیں؟
۳۹ وہ جاگ اُٹھا، اُس نے ہوا کو ڈانٹا اور جھیل سے کہا: خاموش رہ اور تھم جا! ہوا تھم گئی اور بڑا سکُون ہو گیا۔
۴۰ تب اُس نے شاگردوں سے کہا: تُم اِس قدر ڈرتے کیوں ہو؟ ایمان کیوں نہیں رکھتے؟
۴۱ مگر وہ حد سے زیادہ ڈر گئے اور ایک دوسرے سے کہنے لگے یہ کون ہے کہ ہوا اور جھیل بھی اُس کا حکم مانتے ہیں؟

بدرُوحوں کا نکالا جانا

۵ وہ جھیل کے پار گراسینیوں کے علاقہ میں پہنچے۔ ۲ جونہی وہ کشتی سے اُترا ایک آدمی جس میں بدرُوح تھی قبرستان سے نکل کر اُس کے پاس آیا۔ ۳ وہ قبروں میں رہتا تھا اور اب اُسے زنجیروں میں جکڑنا بھی ناممکن ہو گیا تھا۔ ۴ کیونکہ پہلے کئی بار وہ بیڑیوں اور زنجیروں سے جکڑا گیا تھا لیکن وہ زنجیروں کو توڑ ڈالتا اور بیڑیوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا تھا اور کوئی اُسے قابو میں نہ لا سکتا تھا۔ ۵ وہ دِن رات قبروں اور پہاڑوں میں برابر چیختا چلّاتا رہتا تھا اور اپنے آپ کو پتھّروں سے زخمی کر لیتا تھا۔
۶ جب اُس نے یسُوعؔ کو دُور سے دیکھا تو دوڑ کر اُس کے پاس پہنچا اور اُس کے سامنے سجدہ میں گر کر ۷ زور زور سے چلّانے لگا: اَے یسُوعؔ! خدا تعالیٰ کے بیٹے! تجھے مجھ سے کیا مطلب؟ تجھے خدا کی قسم مجھے عذاب میں نہ ڈال۔ ۸ بات دراصل یہ تھی کہ یسُوعؔ نے اُس سے کہا تھا کہ اَے بدرُوح، اُس آدمی میں سے باہر نکل جا۔
۹ یسُوعؔ نے اُس سے پُوچھا: تیرا نام کیا ہے؟

اُس نے جواب دیا کہ میرا نام لشکر ہے کیونکہ ہماری تعداد بہت زیادہ ہے۔ ۱۰ تب اُس نے یسُوعؔ کی منّت کی کہ ہمیں اِس علاقہ سے باہر نہ بھیج
۱۱ وہیں پہاڑی کے پاس سؤروں کا ایک بڑا غول چر رہا تھا۔ ۱۲ بدرُوحیں یسُوعؔ کی منّت کرنے لگیں کہ ہمیں اُن سؤروں میں بھیج دے تاکہ ہم اُن میں داخل ہو جائیں۔ ۱۳ چنانچہ وہ یسُوعؔ کی اجازت سے آدمی میں سے نکل کر سؤروں میں داخل ہو گئیں اور اُس غول کے سارے سؤر جن کی تعداد تقریباً دو ہزار تھی ڈھلوان سے جھیل کی طرف لپکے اور پانی میں گر کر ڈُوب مرے۔
۱۴ اِس پر سؤر چرانے والے وہاں سے بھاگ کھڑے ہُوئے اور اُنہوں نے شہر اور دیہات میں اِس بات کی خبر پہنچائی۔لوگ یہ ماجرا دیکھنے کے لیے دوڑے چلے آئے۔ ۱۵ جب وہ یسُوعؔ کے پاس پہنچے اور اُس آدمی کو جس میں بدرُوحوں کا لشکر تھا کپڑے پہنے ہُوئے اور ہوش میں بیٹھے دیکھا تو بہت خوف زدہ ہُوئے۔ ۱۶ جنہوں نے یہ واقعہ دیکھا تھا اُنہوں نے بدرُوحوں والے آدمی کا حال اور سؤروں کا تمام ماجرا اُن سے بیان کیا۔ ۱۷ اِس پر لوگ یسُوعؔ کی منّت کرنے لگے کہ ہمارے علاقہ سے باہر چلا جا۔
۱۸ جب یسُوعؔ کشتی میں سوار ہونے لگا تو وہ آدمی جو پہلے بدرُوحوں کے قبضہ میں تھا، یسُوعؔ کی منّت کرنے لگا کہ مجھے بھی اپنے ساتھ لے چل ۱۹ مگر یسُوعؔ نے اُسے اجازت نہ دی بلکہ اُس سے کہا: گھر جا اور اپنے لوگوں کو بتا کہ خداوند نے تیرے لیے کیا کچھ کِیا ہے اور تجھ پر رحم کھایا ہے اور سب لوگ حیران رہ گئے۔ ۲۰ وہ گیا اور دِکپُلِس میں اِس بات کا چرچا کرنے لگا کہ یسُوعؔ نے اُس کے لیے کیسے بڑے کام کیے اور سب لوگ تعجب کرتے تھے۔

یائرؔ کی بیٹی اور ایک بیمار عورت

۲۱ پھر یسُوعؔ کشتی کے ذریعہ واپس ہُوا اور جھیل کے پار پہنچتے ہی ایک بڑی بھیڑ اُس کے پاس کنارے پر جمع ہو گئی۔ ۲۲ تب یہُودیوں کے مقامی عبادت خانہ کا ایک سردار جس کا نام یائرؔ تھا وہاں پہنچا۔ وہ یسُوعؔ کو دیکھ کر اُس کے قدموں پر گر پڑا ۲۳ اور منّت کر کے کہنے لگا کہ میری چھوٹی بیٹی مرنے کو ہے۔مہربانی سے آ اور اُس پر اپنے ہاتھ رکھ تاکہ وہ تندرست ہو جائے اور زندہ رہے۔
۲۴ وہ اُس کے ساتھ روانہ ہُوا۔
اور اِتنی بڑی بھیڑ اُس کے پیچھے ہو لی کہ لوگ اُس پر گرے پڑتے تھے۔ ۲۵ ایک عورت تھی جس کے بارہ برس سے خون جاری تھا ۲۶ وہ کئی حکیموں سے علاج کراتے کراتے پریشان ہو گئی تھی اور

اپنی ساری پُونجی لُٹا چُکی تھی لیکن تندرست ہونے کی بجائے پہلے سے بھی زیادہ بیمار ہو گئی تھی۔ [۲۷] اُس نے یسُوعؔ کے بارے میں بہت کچھ سُن رکھا تھا۔ چنانچہ اُس نے ہجوم میں گُھس کر پیچھے سے یسُوعؔ کی پوشاک کو چھولیا [۲۸] کیونکہ وہ کہتی تھی کہ اگر میں یسُوعؔ کے کپڑوں ہی کو چھولُوں گی تو اچھی ہو جاؤں گی۔ [۲۹] اُسی دم اُس کا خون بہنا بند ہو گیا اور اُسے اپنے بدن میں محسوس ہُوا کہ اُس کی ساری تکلیف جاتی رہی ہے۔

[۳۰] یسُوعؔ نے فوراً جان لیا کہ اُس میں سے قوّت نکلی ہے لہٰذا وہ لوگوں کی طرف مُڑا اور پُوچھنے لگا: کس نے میرے کپڑوں کو چھُوا ہے؟ [۳۱] شاگردوں نے اُس سے کہا: تُو دیکھ رہا ہے کہ لوگ کس طرح تجھ پر گرے پڑتے ہیں اور پھر بھی تُو پُوچھتا ہے کہ کس نے مجھے چھُوا؟

[۳۲] مگر اُس نے چاروں طرف نظر دوڑائی تا کہ دیکھے کہ کس نے ایسا کیا ہے؟ [۳۳] لیکن وہ عورت یہ جانتے ہُوئے کہ اُس پر (یسُوعؔ کو چھُونے کا) کیا اثر ہُوا ہے ڈرتی اور کانپتی ہُوئی آئی اور اُس کے سامنے گر کر اُسے ساری حقیقت بتا دی۔ [۳۴] یسُوعؔ نے اُس سے کہا: بیٹی! تیرے ایمان نے تجھے اچھا کر دیا ہے۔ سلامت چلی جا اور اپنی اِس بیماری سے بچی رہ۔

[۳۵] یسُوعؔ یہ کہہ ہی رہا تھا کہ عبادت خانہ کے سردار کے گھر سے کچھ لوگ آ پہنچے اور کہنے لگے: تیری بیٹی مر چُکی ہے اب اُستاد کو تکلیف دینے سے کیا فائدہ!

[۳۶] یسُوعؔ نے یہ سُن کر عبادت خانہ کے سردار سے کہا: ڈر مت، صرف ایمان رکھ۔

[۳۷] پھر اُس نے پطرسؔ، یعقوبؔ اور یعقوبؔ کے بھائی یوحنّاؔ کے علاوہ کسی اور کو اپنے ساتھ نہ آنے دیا۔ [۳۸] جس وقت وہ عبادت خانہ کے سردار کے گھر پہنچے تو اُس نے دیکھا کہ وہاں بڑا کہرام مچا ہُوا ہے اور لوگ بہت رو پیٹ رہے ہیں۔ [۳۹] جب وہ اندر پہنچا تو اُن سے کہا: تُم لوگوں نے کیوں اِس قدر رونا پیٹنا مچا رکھا ہے؟ بچّی مری نہیں بلکہ سو رہی ہے۔ [۴۰] اِس پر وہ یسُوعؔ کی ہنسی اُڑانے لگے۔

لیکن اُس نے اُن سب کو وہاں سے باہر نکلوا دیا اور بچّی کے ماں باپ اور اپنے ساتھیوں کو لے کر بچّی کے پاس گیا۔ [۴۱] وہاں بچّی کا ہاتھ پکڑ کر یسُوعؔ نے اُس سے کہا تلیتا قُومی! جس کا مطلب ہے کہ اَے بچّی! میں تجھ سے کہتا ہُوں: اُٹھ! [۴۲] بچّی ایک دم اُٹھی اور چلنے پھرنے لگی کیونکہ وہ بارہ سال کی تھی۔ یہ دیکھ کر وہ حیرت زدہ رہ گئے۔ [۴۳] یسُوعؔ نے اُنہیں سخت تاکید کی کہ اِس کی خبر کسی کو نہ ہونے پائے اور فرمایا کہ لڑکی کو کچھ کھانے کو دیا جائے۔

خداوند یسُوعؔ کا ناصرت میں آنا

۶ پھر یسُوعؔ وہاں سے اپنے شہر کو روانہ ہُوا اور اُس کے شاگرد بھی اُس کے ساتھ گئے۔ [۲] جب سبت کا دِن آیا تو وہ مقامی عبادت خانہ میں گیا اور وہاں تعلیم دینے لگا۔ بہت سے لوگ اُس کی تعلیم سُن کر حیران ہُوئے اور کہنے لگے: اِس نے یہ ساری باتیں کہاں سے سیکھی ہیں، یہ کیسی حکمت ہے جو اِسے عطا کی گئی ہے؟ اور اِس کے ہاتھوں کیسے کیسے معجزے ہوتے ہیں؟ [۳] کیا یہ بڑھئی نہیں جو مریمؔ کا بیٹا اور یعقوبؔ، یوسیسؔ، یہوداہ اور شمعُونؔ کا بھائی ہے؟ کیا اِس کی بہنیں ہمارے یہاں نہیں رہتیں؟ اور اُنہوں نے اُس کے سبب سے ٹھوکر کھائی۔ [۴] چنانچہ اُس نے اُن سے کہا: نبی کی بے قدری اُس کے اپنے شہر، رشتہ داروں اور گھر والوں میں ہوتی ہے اور کہیں نہیں۔ [۵] اور وہ چند بیماروں پر ہاتھ رکھ کر اُنہیں شفا دینے کے سِوا کوئی بڑا معجزہ وہاں نہ دکھا سکا۔ [۶] اُس نے وہاں کے لوگوں کی بے اعتقادی پر تعجب کیا۔

بارہ شاگردوں کا منادی کے لیے بھیجا جانا

اور وہ وہاں سے نکل کر اِردگرد کے گاؤں اور قصبوں میں تعلیم دینے لگا۔ [۷] اُس نے اپنے بارہ شاگردوں کو بلایا اور اُنہیں دو دو کر کے روانہ کیا اور اُنہیں بدرُوحوں پر اختیار بخشا۔

[۸] اُنہیں یہ بھی ہدایت دی کہ اپنے سفر کے لیے سِوائے لاٹھی کے اور کچھ نہ لینا، نہ روٹی نہ تھیلا، نہ کمربند میں پیسے۔ [۹] جوتے تو پہننا مگر دو دو کُرتے نہیں۔ [۱۰] اُس نے اُن سے یہ بھی کہا کہ جہاں بھی تُم کسی گھر میں قدم رکھو اُسی میں ٹھہرے رہنا جب تک کہ تمہارے رخصت ہونے کا وقت نہ آ جائے۔ [۱۱] اگر کسی جگہ لوگ تمہیں قبول نہ کریں اور کلام سُننا نہ چاہیں تو وہاں سے رخصت ہوتے وقت اپنے پاؤں کی گرد بھی وہاں جھاڑ دینا تا کہ وہ اُن کے خلاف گواہی دے۔

[۱۲] چنانچہ وہ روانہ ہُوئے اور منادی کرنے لگے کہ توبہ کرو۔ [۱۳] اُنہوں نے بہت سی بدرُوحوں کو نکالا اور بہت سے بیماروں کو تیل مل کر شفا دی۔

یوحنّا بپتسمہ دینے والے کا قتل

[۱۴] ہیرودیسؔ بادشاہ نے یسُوعؔ کا ذکر سُنا کیونکہ اُس کا نام کافی مشہور ہو چُکا تھا۔ بعض لوگ کہتے تھے کہ یوحنّا بپتسمہ دینے والا مُردوں میں سے زندہ ہو گیا ہے، اِسی لیے تو اُس میں معجزے

دکھانے کی قُدرت ہے۔

[15] مگر بعض کہتے تھے کہ وہ ایلیّاہ ہے۔

اور بعض لوگوں کا کہنا تھا کہ وہ پرانے نبیوں جیسا ایک نبی ہے۔

[16] جب ہیرودیس نے یہ سُنا تو اُس نے کہا: یوحنّا بپتسمہ دینے والا جس کا میں نے سر قلم کروا دیا تھا پھر سے جی اُٹھا ہے۔

[17] اصل میں ہیرودیس نے یوحنّا کو پکڑوا کر قید خانہ میں ڈال دیا تھا۔ وجہ یہ تھی کہ ہیرودیس نے اپنے بھائی فلپُّس کی بیوی ہیرودیاس سے بیاہ کر لیا تھا۔ [18] اور یوحنّا اُس سے کہتا تھا کہ تجھے اپنے بھائی کی بیوی اپنے پاس رکھنا جائز نہیں۔ [19] ہیرودیاس بھی یوحنّا سے دشمنی رکھتی تھی اور اُسے قتل کروانا چاہتی تھی لیکن موقع نہیں ملتا تھا۔ [20] اِس لیے کہ یوحنّا ہیرودیس بادشاہ کی نظر میں ایک راستباز اور پاک آدمی تھا۔ وہ اُس کا بڑا احترام کرتا تھا اور اُس کی حفاظت کرنا اپنا فرض سمجھتا تھا۔ وہ یوحنّا کی باتیں سُن کر پریشان تو ضرور ہوتا تھا لیکن سُنتا شوق سے تھا۔

[21] لیکن ہیرودیاس کو ایک دِن موقع مل ہی گیا۔ جب ہیرودیس نے اپنی سالگرہ کی خوشی میں اپنے اُمرائے دربار، فوجی افسروں اور گلیل کے رئیسوں کی دعوت کی [22] اُس وقت ہیرودیاس کی بیٹی نے محفل میں آ کر رقص کیا اور ہیرودیس بادشاہ اور اُس کے مہمانوں کو اِس قدر خُوش کر دیا کہ بادشاہ اُس سے مخاطب ہو کر کہنے لگا:

تُو جو چاہے مجھ سے مانگ لے، میں تجھے دُوں گا۔ [23] بلکہ اُس نے قسم کھا کر کہا کہ جو کچھ تُو مجھ سے مانگے گی، میں تجھے دُوں گا چاہے وہ میری آدھی سلطنت ہی کیوں نہ ہو۔

[24] لڑکی نے باہر جا کر اپنی ماں سے پُوچھا کہ میں کیا مانگوں؟

اُس کی ماں نے جواب دیا: یوحنّا بپتسمہ دینے والے کا سر۔

[25] لڑکی فوراً بادشاہ کے پاس واپس آئی اور کہنے لگی: مجھے ابھی ایک تھال میں یوحنّا بپتسمہ دینے والے کا سر چاہیے۔

[26] بادشاہ کو بہت افسوس ہُوا لیکن وہ مہمانوں کے سامنے لڑکی کو زبان دے چُکا تھا اِس لیے اِنکار نہ کر سکا۔ [27] چنانچہ اُس نے اُسی وقت حفاظتی دستہ کے ایک سپاہی کو حکم دیا کہ وہ جائے اور یوحنّا کا سر لے آئے۔ سپاہی نے قید خانہ میں جا کر یوحنّا کا سر تن سے جدا کیا [28] اور اُسے ایک تھال میں رکھ کر لایا اور لڑکی کے حوالہ کر دیا۔ لڑکی نے اُسے لے جا کر اپنی ماں کو دے دیا۔ [29] جب یوحنّا کے شاگردوں کو پتا چلا تو وہ آئے اور اُس کی لاش اُٹھا کر لے گئے اور اُسے ایک قبر میں رکھ دیا۔

پانچ ہزار آدمیوں کو کھلانا

[30] یسُوعؔ کے شاگرد اُس کے پاس جمع ہُوئے اور جو کچھ اُنہوں نے کیا اور سکھایا تھا سب اُسے بتایا۔ [31] اُس نے اُن سے کہا: آؤ ہم کسی ویران اور الگ جگہ چلیں اور تھوڑی دیر آرام کریں۔ بات یہ تھی کہ اُس کے پاس لوگوں کی آمد و رفت لگی رہتی تھی اور اُنہیں کھانے تک کی فرصت نہ ملتی تھی۔

[32] اِس لیے وہ کشتی میں بیٹھ کر دُور ایک ویران جگہ چلے گئے۔ [33] لوگوں نے اُنہیں جاتے دیکھ لیا اور سمجھ گئے کہ وہ کہاں جا رہے ہیں۔ اِس لیے مختلف شہروں کے لوگ اِکٹھے ہو کر دَوڑے اور خشکی کے راستہ اُن سے پہلے وہاں پہنچ گئے۔ [34] جب یسُوعؔ کشتی سے اُترا تو اُسے ایک بڑا ہجوم دکھائی دیا۔ اُسے اُن پر بڑا ترس آیا کیونکہ وہ لوگ اُن بھیڑوں کی طرح تھے جن کا کوئی چرواہا نہ ہو۔ لہٰذا وہ اُنہیں بہت سی باتیں سکھانے لگا۔

[35] اُسی دوران شام ہوگئی اور شاگردوں نے اُس کے پاس آ کر کہا: یہ جگہ ویران ہے اور دِن ڈھل چُکا ہے۔ [36] اِن لوگوں کو رخصت کر دے تاکہ وہ آس پاس کی بستیوں اور گاؤں میں چلے جائیں اور خرید کر کچھ کھا پی لیں۔

[37] لیکن اُس نے جواب میں کہا: تُم ہی اُنہیں کھانے کو دو۔

شاگردوں نے کہا: کیا ہم جائیں اور اُن کے کھانے کے لیے دوسَو دینار کی روٹیاں خرید کر لائیں؟

[38] اُس نے پُوچھا کہ تمہارے پاس کتنی روٹیاں ہیں؟ جاؤ، دیکھو۔

اُنہوں نے دریافت کر کے بتایا کہ پانچ روٹیاں ہیں اور دو مچھلیاں۔

[39] تب یسُوعؔ نے لوگوں کو چھوٹے چھوٹے گروہ بنا کر سبز گھاس پر بیٹھ جانے کا حکم دیا۔ [40] اور وہ سَو سَو اور پچاس پچاس کی قطاریں بنا کر بیٹھ گئے۔

[41] یسُوعؔ نے وہ پانچ روٹیاں اور دو مچھلیاں لیں اور آسمان کی طرف نظر اُٹھا کر اُن پر برکت چاہی۔ پھر اُس نے روٹیوں کے ٹکڑے کر کے شاگردوں کو دیئے اور کہا کہ اِنہیں لوگوں کے سامنے رکھتے جاؤ۔ اِسی طرح اُس نے دو مچھلیاں بھی اُن سب میں تقسیم کر دیں۔ [42] اور سب لوگ کھا کر سیر ہو گئے۔ [43] بعد میں جب اُنہوں نے روٹی اور مچھلی کے بچے ہُوئے ٹکڑے جمع کیے تو بارہ ٹوکریاں بھر گئیں۔ [44] جن آدمیوں نے وہ روٹیاں کھائی تھیں اُن کی تعداد پانچ ہزار تھی۔

خداوند یسوعؔ کا پانی پر چلنا

۴۵ لوگوں کو رخصت کرنے سے پہلے اُس نے شاگردوں پر زور دیا: تُم فوراً کشتی پر سوار ہو کر جھیل کے پار بیت صیداؔ چلے جاؤ تاکہ میں یہاں لوگوں کو رخصت کر سکوں۔ ۴۶ اُنہیں رخصت کرنے کے بعد وہ دعا کرنے کے لیے پہاڑ پر چلا گیا۔

۴۷ جب شام ہُوئی تو کشتی جھیل کے بیچ میں پہنچ چکی تھی اور وہ اکیلا کنارے پر تھا۔ ۴۸ اُس نے وہاں سے دیکھا کہ شاگردوں کو مخالف ہوا کی وجہ سے کشتی کو کھینے میں بڑی مشکل پیش آ رہی ہے لہٰذا وہ رات کے پچھلے پہر کے قریب جھیل پر چلتا ہُوا اُن کے پاس پہنچا اور چاہتا تھا کہ اُن سے آگے نکل جائے۔ ۴۹ لیکن شاگردوں نے اُسے پانی پر چلتے دیکھا تو اُسے بھوت سمجھ کر خوب چلاّنے لگے۔ ۵۰ بات یہ تھی کہ اُن سب نے اُسے دیکھ لیا تھا اِس لیے وہ بہت ہی زیادہ خوف زدہ ہو گئے تھے۔

مگر اُس نے فوراً اُن سے بات کی اور کہا: خاطر جمع رکھو، میں ہُوں، ڈرو مت۔ ۵۱ تب وہ کشتی میں اُن کے ساتھ بیٹھ گیا اور ہوا تھم گئی۔ وہ اپنے دلوں میں نہایت ہی حیران ہُوئے بلکہ دنگ رہ گئے۔ ۵۲ کیونکہ وہ روٹیوں کے معجزہ سے بھی کوئی سبق نہ سیکھ پائے تھے؛ اُن کے دل سخت کے سخت ہی رہے۔

۵۳ جھیل کو پار کرنے کے بعد وہ گنیسرتؔ کے علاقہ میں پہنچے اور کشتی کو کنارے سے لگا دیا۔ ۵۴ جب وہ کشتی سے اُترے تو لوگوں نے یسوعؔ کو ایک دم پہچان لیا۔ ۵۵ پس لوگ اُس کی موجودگی کی خبر سُن کر ہر طرف سے دَوڑ پڑے اور بیماروں کو چارپائیوں پر ڈال کر اُس کے پاس لانے لگے۔ ۵۶ اور گاؤں یا شہروں یا بستیوں میں جہاں کہیں یسوعؔ جاتا تھا لوگ بیماروں کو بازاروں میں راستوں پر رکھ دیتے تھے اور اُس کی منّت کرتے تھے کہ اُنہیں صرف اپنی پوشاک کا کنارہ چھُو لینے دے اور جتنے اُسے چھُو لیتے تھے شفا پا جاتے تھے۔

باطنی پاکیزگی

۷ ایک دفعہ یروشلیم کے بعض فریسی اور شریعت کے کچھ عالم یسوعؔ کے پاس جمع ہُوئے۔ ۲ اُنہوں نے دیکھا کہ اُس کے بعض شاگرد ناپاک ہاتھوں سے یعنی اُنہیں دھوئے بغیر کھانا کھاتے ہیں۔ ۳ اصل میں فریسی بلکہ سب یہودی اپنے بزرگوں کی روایتوں کے اِس قدر پابند ہوتے ہیں کہ جب تک اپنے ہاتھوں کو کہنیوں تک دھو نہ لیں کھانا نہیں کھاتے۔ ۴ اور جب بھی بازار سے آتے ہیں تو غسل کیے بغیر کھانا نہیں کھاتے۔ اِسی طرح اور بھی بہت سی روایتیں ہیں جو بزرگوں سے پہنچی ہیں؛ جن کی وہ پابندی کرتے ہیں مثلاً پیالوں، لوٹوں اور تانبے کے برتنوں کو (خاص طریقہ سے) دھونا۔

۵ لہٰذا فریسیوں اور شریعت کے عالموں نے اُس سے پُوچھا: کیا وجہ ہے کہ تیرے شاگرد بزرگوں کی روایت پر نہیں چلتے اور ناپاک ہاتھوں سے کھانا کھاتے ہیں؟

۶ اُس نے اُنہیں جواب دیا: یسعیاہؔ نبی نے تُم ریاکاروں کے بارے میں کیا خوب نبوّت کی ہے۔ جیسا کہ لکھا ہے:

یہ اُمّت زبان سے تو میری تعظیم کرتی ہے،
مگر اُن کا دل مجھ سے دُور ہے۔
۷ یہ لوگ بے فائدہ میری پرستش کرتے ہیں؛
کیونکہ آدمیوں کے حکموں کی تعلیم دیتے ہیں۔

۸ تُم خدا کے احکام کو چھوڑ کر انسانی روایت کو قائم رکھتے ہو۔
۹ پھر یہ کہا: تُم اپنی روایت کو قائم رکھنے کے لیے خدا کے حکم کو کیسی خوبی کے ساتھ باطل کر دیتے ہو۔ ۱۰ مثلاً مُوسیٰؔ نے فرمایا ہے کہ اپنے ماں باپ کی عزّت کرو اور جو کوئی باپ یا ماں کو بُرا کہے وہ جان سے مارا جائے۔ ۱۱ مگر تُم یہ کہتے ہو کہ جو چاہے اپنے ضرورتمند باپ یا ماں سے کہہ سکتا ہے کہ میری جس چیز سے تجھے فائدہ پہنچ سکتا تھا وہ تو قربان یعنی خدا کی نذر ہو چکی۔ ۱۲ تو تُم اُسے اپنے ماں باپ کی کچھ بھی مدد نہیں کرنے دیتے۔ ۱۳ یوں تُم اپنی روایت سے جو تُم نے جاری کی ہے؛ خدا کے کلام کو باطل کر دیتے ہو۔ تُم اِس قسم کے اور بھی کئی کام کرتے ہو۔

۱۴ پھر اُس نے لوگوں کو اپنے پاس بلایا اور کہا: تُم سب میری بات سُنو اور سمجھنے کی کوشش کرو۔ ۱۵ جو چیز باہر سے اِنسان کے اندر جاتی ہے وہ اُسے ناپاک نہیں کر سکتی بلکہ جو چیزیں اُس میں سے نکلتی ہیں وہی اُسے ناپاک کرتی ہیں۔ ۱۶ جس کے پاس سُننے والے کان ہیں وہ سُن لے۔

۱۷ جب وہ ہجوم کے پاس سے گھر میں داخل ہُوا تو اُس کے شاگردوں نے اِس تمثیل کا مطلب پُوچھا۔ ۱۸ اُس نے اُن سے کہا: کیا تُم بھی ایسے بے سمجھ ہو! اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ جو چیز باہر سے اِنسان کے اندر جاتی ہے وہ اُسے ناپاک نہیں کر سکتی؟ ۱۹ اِس لیے کہ وہ اُس کے دل میں نہیں بلکہ پیٹ میں جاتی ہے اور آخرکار وہیں سے باہر نکل جاتی ہے (یہ کہہ کر اُس نے تمام کھانے کی

چیزوں کو پاک ٹھہرایا)۔
[۲۰] پھر اُس نے کہا: اصل میں جو کچھ اِنسان کے دل سے باہر نکلتا ہے وہی اُسے ناپاک کرتا ہے۔ [۲۱] کیونکہ اندر سے یعنی اُس کے دل سے بُرے خیال باہر آتے ہیں جیسے حرامکاری، چوری، خُونریزی [۲۲] زِنا، لالچ، بدکاری، مکروفریب، شہوت پرستی، بدنظری، بدگوئی، نخوت اور حماقت۔ [۲۳] یہ سب برائیاں اِنسان کے اندر سے نکلتی ہیں اور اُسے ناپاک کر دیتی ہیں۔

ایک غیر یہُودی عورت کا ایمان

[۲۴] وہ وہاں سے اُٹھ کر صُور کے علاقہ میں گیا اور ایک گھر میں جا داخل ہُوا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ کسی کو پتہ چلے لیکن وہ پوشیدہ نہ رہ سکا۔ [۲۵] کیونکہ ایک عورت جس کی چھوٹی بیٹی میں بدرُوح تھی یہ سُنتے ہی کہ یسُوع وہاں ہے، اُس کے پاس آئی اور اُس کے قدموں پر گر گئی۔ [۲۶] یہ غیر یہُودی عورت سُور فینیکی قوم کی تھی۔ وہ یسُوع کی منّت کرنے لگی کہ میری لڑکی میں سے بدرُوح کو نکال دے۔
[۲۷] یسُوع نے اُس سے کہا: پہلے بچّوں کو پیٹ بھر کھا لینے دے کیونکہ بچّوں کی روٹی لے کر پِلّوں کو ڈال دینا اچھا نہیں۔
[۲۸] لیکن عورت نے اُسے جواب دیا: ہاں خداوند! مگر پِلّے بھی میز کے نیچے بچّوں کے گرائے ہُوئے ٹکڑے کھا لیتے ہیں۔
[۲۹] اِس پر یسُوع نے اُس سے کہا: اگر یہ بات ہے تو گھر جا، بدرُوح تیری بیٹی میں سے نکل گئی ہے۔
[۳۰] جب وہ گھر پہنچی تو دیکھا کہ لڑکی چارپائی پر لیٹی ہُوئی ہے اور بدرُوح اُس میں سے نکل چُکی ہے۔

ایک بہرے اور ہکلے آدمی کا شفا پانا

[۳۱] پھر وہ صُور کے علاقہ سے نکلا اور صیدا کی راہ سے دِکپُلِس کے علاقے سے ہوتا ہُوا گلیل کی جھیل پر پہنچا۔ [۳۲] کچھ لوگ ایک بہرے آدمی کو جو ہکلاتا بھی تھا یسُوع کے پاس لائے اور منّت کرنے لگے کہ اُس پر اپنا ہاتھ رکھ۔
[۳۳] یسُوع اُس آدمی کو بھیڑ سے الگ لے گیا اور اپنی اُنگلیاں اُس کے کانوں میں ڈالیں اور تھوک سے اُس کی زبان چھوئی [۳۴] اور آسمان کی طرف نظر اُٹھا کر آہ بھری اور فرمایا: اِفتح! یعنی کھل جا۔ [۳۵] اُسی وقت اُس کے کان کھل گئے اور زبان ٹھیک ہو گئی اور وہ صاف طور سے بولنے لگا۔
[۳۶] یسُوع نے لوگوں سے کہا کہ یہ بات کسی کو نہ بتانا۔ لیکن وہ جتنا منع کرتا تھا لوگ اُتنا ہی زیادہ چرچا کرتے تھے۔ [۳۷] لوگ سُن کر حیران ہوتے تھے اور کہتے تھے کہ وہ جو بھی کرتا ہے اچھا کرتا ہے۔ بہروں کو سُننے اور گُونگوں کو بولنے کی طاقت دیتا ہے۔

چار ہزار آدمیوں کو کھلانا

۸ اُنہی دِنوں ایک بار پھر بہت سے لوگ جمع ہو گئے اور اُن کے پاس کھانے کو کچھ نہ تھا۔ اِس لیے یسُوع نے اپنے شاگردوں کو اپنے پاس بلایا اور کہا: [۲] مجھے اِن لوگوں پر ترس آتا ہے کیونکہ یہ تین دِن سے برابر میرے ساتھ ہیں اور اِن کے پاس کھانے کو کچھ نہیں رہا۔ [۳] اگر میں اِنہیں بھوکا گھر بھیج دُوں تو یہ راستے میں پڑے رہ جائیں گے کیونکہ اِن میں سے بعض کافی دُور کے ہیں۔
[۴] اُس کے شاگردوں نے اُسے جواب دیا کہ یہاں اِس بیابان میں اتنے لوگوں کا پیٹ بھرنے کے لیے کوئی کہاں سے روٹیاں لائے گا؟
[۵] یسُوع نے شاگردوں سے پُوچھا: تمہارے پاس کتنی روٹیاں ہیں؟
اُنہوں نے جواب دیا کہ سات ہیں۔
[۶] اِس پر یسُوع نے لوگوں سے کہا کہ سب زمین پر بیٹھ جائیں اور اُس نے وہ سات روٹیاں لے کر خدا کا شکر ادا کیا اور اُن کے ٹکڑے کیے اور اُنہیں لوگوں کے آگے رکھنے کے لیے اپنے شاگردوں کو دینے لگا اور شاگرد اُنہیں لوگوں کے آگے رکھنے لگے۔ [۷] اُن کے پاس کچھ چھوٹی چھوٹی مچھلیاں بھی تھیں۔ یسُوع نے اُن پر بھی برکت چاہی اور شاگردوں سے کہا: اِنہیں بھی لوگوں کے آگے رکھ دو۔ [۸] سب نے پیٹ بھر کر کھایا اور جب بچے ہُوئے ٹکڑے جمع کیے گئے تو سات ٹوکریاں بھر گئیں۔ [۹] حالانکہ کھانے والوں کی تعداد چار ہزار کے قریب تھی۔ اِس کے بعد یسُوع نے اُنہیں رخصت کر دیا [۱۰] اور خود اپنے شاگردوں کے ساتھ کشتی میں سوار ہو کر فوراً دلمنوتہ کے علاقہ کے لیے روانہ ہو گیا۔
[۱۱] بعض فریسی یسُوع کے پاس آ کر بحث کرنے لگے اور اُسے آزمانے کی غرض سے اُس سے کوئی آسمانی نشان دکھانے کا مطالبہ کیا۔ [۱۲] یسُوع نے بڑی گہری آہ بھری اور کہا: اِس زمانہ کے لوگ نشان کیوں دیکھنا چاہتے ہیں؟ میں سچ سچ کہتا ہُوں کہ اِس زمانہ کے لوگوں کو کوئی نشان نہیں دکھایا جائے گا۔ [۱۳] تب وہ اُنہیں چھوڑ کر پھر سے کشتی میں جا بیٹھا اور جھیل کے پار چلا گیا۔

فریسیوں اور ہیرودیس کا خمیر

[۱۴] ایسا ہُوا کہ شاگرد روٹی لانا بھول گئے اور اُن کے پاس کشتی میں ایک روٹی سے زیادہ اور کچھ نہ تھا۔ [۱۵] یسُوع اُنہیں بڑی

تاکید سے سمجھانے لگا کہ دیکھو! فریسیوں کے خمیر اور ہیرودیس کے خمیر سے خبردار رہنا!

[16] اِس پر اُن میں بحث شروع ہو گئی اور وہ کہنے لگے: دیکھا، ہم روٹی لانا بھول گئے!

[17] یسُوع کو معلوم ہُوا تو اُس نے اُن سے پُوچھا: تُم کیوں تکرار کرتے ہو کہ ہمارے پاس روٹی نہیں؟ کیا تُم ابھی تک نہیں جانتے اور سمجھتے؟ کیا تمہارے دِل سخت ہو چُکے ہیں؟ [18] کیا تُم آنکھیں رکھتے ہُوئے بھی نہیں دیکھتے اور کان رکھتے ہُوئے بھی نہیں سُنتے؟ کیا تمہیں یاد نہیں [19] کہ جس وقت میں نے پانچ ہزار آدمیوں کے لیے اُن پانچ روٹیوں کے ٹکڑے کیے تھے تو تُم نے بچے ہُوئے ٹکڑوں کی کتنی ٹوکریاں اُٹھائی تھیں؟

اُنہوں نے جواب دیا: بارہ۔

[20] اور جب میں نے چار ہزار آدمیوں کے لیے اُن سات روٹیوں کے ٹکڑے کیے تھے تو تُم نے باقی ماندہ ٹکڑوں سے کتنی ٹوکریاں بھری تھیں؟

اُنہوں نے کہا: سات۔

[21] تب یسُوع نے اُن سے کہا: کیا تمہاری سمجھ میں ابھی بھی کچھ نہیں آیا؟

ایک اندھے کا بینائی پانا

[22] وہ بیت صیدا پہنچے جہاں کچھ لوگ ایک اندھے کو یسُوع کے پاس لائے اور منّت کرنے لگے کہ وہ اُسے چھُوئے۔ [23] وہ اُس اندھے کا ہاتھ پکڑ کر اُسے گاؤں سے باہر لے گیا اور اُس کی آنکھوں پر تھُوک کر اپنے ہاتھ اُس پر رکھے اور پُوچھا: تجھے کچھ دکھائی دیتا ہے؟

[24] اُس آدمی نے نظر اُٹھا کر کہا: مجھے لوگ دکھائی تو دیتے ہیں لیکن ایسے جیسے درخت چل پھر رہے ہوں۔

[25] یسُوع نے پھر اپنے ہاتھ اُس آدمی کی آنکھوں پر رکھے اور جب اُس نے نظر اُٹھائی تو وہ بینا ہو گیا اور اُسے ہر چیز صاف دکھائی دینے لگی [26] تب یسُوع نے اُس سے کہا: اِس گاؤں میں کسی کو یہ بات بتائے بغیر سیدھا اپنے گھر چلا جا۔

پطرس کا اقرار

[27] اِس کے بعد یسُوع اور اُس کے شاگرد قیصریہ فِلپّی کے دیہات کی طرف بڑھے۔ راستے میں اُس نے اپنے شاگردوں سے پُوچھا: بتاؤ لوگ مجھے کیا کہتے ہیں؟

[28] اُنہوں نے جواب دیا: بعض تو تجھے یوحنّا بپتسمہ دینے والا کہتے ہیں۔ بعض ایلیّاہ اور بعض کہتے ہیں کہ تُو نبیوں میں سے کوئی نبی ہے۔

[29] اُس نے اُن سے پھر پُوچھا: لیکن تُم بتاؤ کہ میں کون ہُوں؟

پطرس نے جواب دیا: تُو مسیح ہے۔

[30] اِس پر اُس نے اُنہیں تاکید کی کہ میرے بارے میں کسی سے یہ نہ کہنا۔

مَوت کی پیش گوئی

[31] پھر وہ اپنے شاگردوں کو تعلیم دینے لگا کہ ابنِ آدم کا دُکھ اُٹھانا بہت ضروری ہے اور یہ بھی کہ وہ بزرگوں، بڑے کاہنوں اور شریعت کے عالموں کی طرف سے رَدّ کیا جائے، مروا ڈالا جائے اور تیسرے دِن پھر زندہ ہو جائے۔ [32] یسُوع نے یہ بات صاف صاف کہی۔ اِس پر پطرس اُسے الگ لے جا کر ملامت کرنے لگا۔

[33] مگر اُس نے مُڑ کر اپنے دوسرے شاگردوں کو دیکھا اور پطرس کو جِھڑکا اور کہا: اَے شیطان! میری نظر سے دُور ہو جا، تجھے خدا کی باتوں کا نہیں بلکہ آدمیوں کی باتوں کا خیال ہے۔

[34] تب اُس نے سارے لوگوں کو اور اپنے شاگردوں کو پاس بلایا اور اُن سے کہا: اگر کوئی میری پیروی کرنا چاہے تو وہ خُود انکاری کرے، اپنی صلیب اُٹھائے اور میرے پیچھے چلا آئے [35] کیونکہ جو کوئی اپنی جان کو محفوظ رکھنا چاہتا ہے وہ اُسے کھوئے گا لیکن جو کوئی میری اور میری اِنجیل کی خاطر اپنی جان گنواتا ہے وہ اُسے محفوظ رکھے گا۔ [36] آدمی اگر ساری دنیا حاصل کر لے مگر اپنی جان کھو بیٹھے تو اُسے کیا فائدہ ہوگا؟ [37] یا آدمی اپنی جان کے بدلے میں کیا دے گا؟ [38] جو کوئی اِس زناکار اور خطاکار قوم میں مجھ سے اور میرے کلام سے شرماتا ہے تو ابنِ آدم بھی جب وہ اپنے باپ کے جلال میں پاک فرشتوں کے ساتھ آئے گا اُس سے شرمائے گا۔

۹ تب اُس نے اُن سے کہا: میں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ بعض لوگ جو یہاں کھڑے ہیں، جب تک کہ وہ خدا کی بادشاہی کو قدرت کے ساتھ قائم ہوتا نہ دیکھ لیں، مَوت کا مزہ نہیں چکھیں گے۔

یسُوع کی صورت کا بدل جانا

[2] چھ دِن بعد یسُوع نے پطرس، یعقوب اور یوحنّا کو ہمراہ لیا اور اُنہیں الگ ایک اونچے پہاڑ پر لے گیا جہاں کوئی نہ تھا۔ وہاں شاگردوں کے سامنے اُس کی صُورت بدل گئی۔ [3] اُس کی پوشاک چمکنے لگی اور اِس قدر سفید ہو گئی کہ دنیا کا کوئی دھوبی بھی اِس قدر سفید

نہیں کر سکتا۔ [۴] تب ایلیّاہ اور مُوسیٰ شاگردوں کو یسُوع کے ساتھ گفتگو کرتے نظر آئے۔

[۵] پطرس نے یسُوع سے کہا: ربّی! ہمارا یہاں رہنا اچھا ہے۔ کیوں نہ ہم تین ڈیرے کھڑے کریں، ایک تیرے لیے اور ایک ایک مُوسیٰ اور ایلیّاہ کے لیے۔ [۶] دراصل وہ نہیں جانتا تھا کہ اور کیا کہے کیونکہ وہ بہت ڈر گئے تھے۔

[۷] تب ایک بادل نے اُن پر سایہ کر لیا اور اُس بادل میں سے آواز آئی کہ یہ میرا پیارا بیٹا ہے، اِس کی سُنو۔

[۸] اُنہوں نے جلدی سے چاروں طرف نظر دوڑائی مگر اُنہیں پھر یسُوع کے سِوا اپنے ساتھ کوئی اور دکھائی نہ دیا۔

[۹] جس وقت وہ پہاڑ سے نیچے اُتر رہے تھے تو یسُوع نے اُنہیں تاکید کی کہ جب تک ابنِ آدم مُردوں میں سے جی نہ اُٹھے جو کچھ تُم نے دیکھا ہے، کسی کو نہ بتانا۔ [۱۰] شاگردوں نے یہ بات اپنے دل میں رکھی لیکن وہ آپس میں بحث کرتے تھے کہ مُردوں میں سے جی اُٹھنے کا کیا مطلب ہو سکتا ہے؟

[۱۱] لہٰذا اُنہوں نے یسُوع سے پُوچھا: شریعت کے عالِم کیوں کہتے ہیں کہ ایلیّاہ کا پہلے آنا ضروری ہے؟

[۱۲] یسُوع نے جواب دیا کہ یہ ضروری ہے کہ پہلے ایلیّاہ آئے اور سب کچھ بحال کر دے مگر پاک کلام میں ابنِ آدم کے بارے میں یہ کیوں لکھا ہے کہ وہ بہت دُکھ اُٹھائے گا اور ذلیل کیا جائے گا؟ [۱۳] لیکن میں تُم سے کہتا ہُوں کہ ایلیّاہ تو آ چُکا اور جیسا کہ اُس کے بارے میں لکھا ہُوا ہے، اُنہوں نے اُس کے ساتھ جیسا چاہا ویسا کیا۔

ایک لڑکے میں سے بدرُوح کا نکالا جانا

[۱۴] جب وہ دوسرے شاگردوں کے پاس واپس آئے تو اُنہوں نے دیکھا کہ اُن کے اِردگرد کئی لوگ جمع ہیں اور شریعت کے عالِم اُن سے بحث کر رہے ہیں۔ [۱۵] جونہی لوگوں کی نظر یسُوع پر پڑی وہ حیران ہو کر اُس کی طرف دَوڑے اور اُسے سلام کرنے لگے۔

[۱۶] یسُوع نے اُن سے پُوچھا: تُم میرے شاگردوں سے کیا بحث کر رہے ہو؟

[۱۷] ہجوم میں سے ایک نے جواب دیا: اَے اُستاد! میں اپنے بیٹے کو تیرے پاس لایا تھا کیونکہ اُس میں بدرُوح ہے جس نے اُسے گُونگا بنا دیا ہے۔ [۱۸] وہ اُسے دبوچ کر کہیں بھی پٹک دیتی ہے۔ لڑکے کے مُنہ سے جھاگ نکلنے لگتا ہے، وہ دانت پیستا ہے اور اُس کا جسم اکڑ جاتا ہے۔ میں نے تیرے شاگردوں سے کہا تھا کہ وہ بدرُوح کو نکال دیں لیکن وہ نکال نہ سکے۔

[۱۹] یسُوع نے اُن سے کہا: تُم بڑے بے اعتقاد ہو، میں کب تک تمہارے ساتھ رہ کر تمہاری بے اعتقادی کو برداشت کرتا رہُوں گا؟ لڑکے کو میرے پاس لاؤ۔

[۲۰] چنانچہ وہ اُسے یسُوع کے پاس لائے اور جونہی بدرُوح نے یسُوع کو دیکھا، اُس نے لڑکے کو زور سے دھکّا دیا اور وہ زمین پر گر پڑا اور لوٹنے لگا اور اُس کے مُنہ سے جھاگ نکلنے لگا۔

[۲۱] یسُوع نے لڑکے کے باپ سے پُوچھا: یہ تکلیف اِسے کب سے ہے؟

وہ بولا بچپن سے۔ [۲۲] بدرُوح کئی دفعہ اُسے آگ اور پانی میں گرا کر مار ڈالنے کی کوشش کر چُکی ہے۔ اگر تجھ سے کچھ ہو سکے تو ہم پر ترس کھا اور ہماری مدد کر۔

[۲۳] یسُوع نے اُسے جواب دیا: ہو سکنے کی کیا بات ہے۔ جو شخص اعتقاد رکھتا ہے اُس کے لیے سب کچھ ہو سکتا ہے۔

[۲۴] لڑکے کا باپ فوراً چلاّ کر بولا: میں اعتقاد رکھتا ہُوں، تُو میرے اعتقاد کو اور بھی پختہ کر دے۔

[۲۵] جب یسُوع نے دیکھا کہ لوگ دوڑے چلے آ رہے ہیں اور بھیڑ بڑھتی جاتی ہے تو اُس نے بدرُوح کو جھڑک کر کہا: اَے گُونگی اور بہری رُوح! میں تجھے حکم دیتا ہُوں کہ اِس لڑکے میں سے نکل آ اور آیندہ کبھی اِس میں داخل نہ ہونا۔

[۲۶] بدرُوح نے چیخ ماری اور لڑکے کو بُری طرح مروڑ کر اُس میں سے نکل آئی۔ وہ مُردہ سا ہو کر زمین پر گر پڑا یہاں تک کہ کئی لوگ کہنے لگے کہ وہ مر چُکا ہے۔ [۲۷] لیکن یسُوع نے لڑکے کا ہاتھ پکڑ کر اُسے اُٹھایا اور وہ اُٹھ کھڑا ہُوا۔

[۲۸] جب وہ گھر میں داخل ہُوا تو اُس کے شاگردوں نے چُپکے سے اُس سے پُوچھا: ہم اُس بدرُوح کو کیوں نہیں نکال سکے؟

[۲۹] یسُوع نے اُنہیں جواب دیا کہ اِس قسم کی بدرُوح دعا اور روزہ کے سِوا کسی اور طریقہ سے نہیں نکل سکتی۔

[۳۰] پھر وہ وہاں سے روانہ ہو کر گلیل کے علاقے سے گزرنے لگے۔ یسُوع نہیں چاہتا تھا کہ کسی کو خبر ہو۔ [۳۱] کیونکہ اُسے اپنے شاگردوں کو تعلیم دینے کے لیے فرصت کی ضرورت تھی۔ جب وہ اُنہیں بتانے لگا کہ ابنِ آدم لوگوں کے حوالہ کیا جائے گا اور وہ اُسے مار ڈالیں گے۔ لیکن وہ اپنی مَوت کے تین دِن بعد پھر زندہ ہو جائے گا۔ [۳۲] تو شاگرد یسُوع کا مطلب نہ سمجھ سکے اور اُس سے پُوچھتے بھی ڈرتے تھے۔

سب سے بڑا کون ہے؟

[۳۳] وہ کفرنحوم میں آئے اور جب گھر پہنچ گئے تو یسُوع نے شاگردوں سے پُوچھا کہ تُم راستے میں کیا بحث کر رہے تھے؟ [۳۴] وہ چُپ رہے کیونکہ راستے میں وہ آپس میں یہ بحث کر رہے تھے کہ اُن میں بڑا کون ہے۔

[۳۵] جب وہ بیٹھ گیا تو اُس نے بارہ شاگردوں کو بلایا اور کہنے لگا: اگر کوئی اوّل درجہ پانا چاہتا ہے تو پہلے وہ آخری درجہ قبول کرے اور سب کا خادم بنے۔

[۳۶] تب اُس نے ایک بچّے کو لیا اور اُسے اُن کے بیچ میں کھڑا کر دیا اور پھر اُسے گود میں لے کر اُن سے کہنے لگا: [۳۷] جو کوئی میری خاطر ایسے بچّے کو قبول کرتا ہے تو وہ مجھے قبول کرتا ہے اور جو کوئی مجھے قبول کرتا ہے تو وہ مجھے نہیں بلکہ میرے بھیجنے والے کو قبول کرتا ہے۔

جو مخالف نہیں وہ حامی ہے

[۳۸] یوحنّا نے اُس سے کہا: اَے اُستاد! ہم نے ایک شخص کو تیرے نام سے بدروحیں نکالتے دیکھا تو اُسے منع کیا کیونکہ وہ ہمارے ساتھ نہیں۔

[۳۹] یسُوع نے کہا: آیندہ اُسے منع نہ کرنا کیونکہ ایسا کوئی نہیں جو میرے نام سے معجزہ دکھانے کے فوراً بعد مجھے بُرا بھلا کہنے لگے۔ [۴۰] بات یہ ہے کہ جو ہمارے خلاف نہیں وہ ہمارے ساتھ ہے۔ [۴۱] میں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ جو کوئی تمہیں میرے نام پر اِس لیے کہ تُم مسیح کے ہو، ایک پیالہ پانی پلاتا ہے وہ اپنے اجر سے ہرگز محروم نہ ہوگا۔

گناہ کا باعث مت بنو

[۴۲] اور جو شخص مجھ پر ایمان لانے والے اِن چھوٹے بچّوں میں سے کسی کے ٹھوکر کھانے کا باعث بنتا ہے تو ایسے شخص کے لیے یہی بہتر ہے کہ چکّی کا بھاری پاٹ اُس کی گردن سے لٹکا کر اُسے سمندر میں پھینک دیا جائے۔ [۴۳] چنانچہ اگر تیرا ہاتھ تیرے لیے گناہ کا باعث ہو تو اُسے کاٹ ڈال کیونکہ تیرا ایک ہاتھ کے ساتھ بہشت میں داخل ہونا دو ہاتھوں کے ساتھ جہنّم کی اُس آگ میں ڈالے جانے سے بہتر ہے جو کبھی نہیں بجھتی۔ [۴۴] [جہنّم میں اُن کا (یعنی اُن کے جسموں کو کھانے والا) کیڑا مرتا نہیں اور آگ بھی کبھی نہیں بجھتی] [۴۵] اِسی طرح اگر تیرا پاؤں تجھے گمراہ کرے تو اُسے کاٹ ڈال کیونکہ تیرے لیے ایک ہی پاؤں کے ساتھ بہشت میں داخل ہونا دو پاؤں کے ساتھ جہنّم میں جانے سے بہتر ہے۔ [۴۶] [جہنّم میں اُن کا کیڑا مرتا نہیں اور آگ بھی کبھی نہیں بجھتی]

[۴۷] اور اگر تیری آنکھ تیرے لیے گناہ کا باعث بنتی ہے تو اُسے نکال دے کیونکہ ایک آنکھ کے ساتھ خدا کی بادشاہی میں داخل ہونا دو آنکھیں رکھتے ہُوئے جہنّم میں جانے سے بہتر ہے۔
[۴۸] جہاں اُن کا کیڑا نہیں مرتا اور آگ نہیں بجھتی۔
[۴۹] ہر شخص آگ سے نمکین کیا جائے گا۔

[۵۰] نمک اچھی چیز ہے لیکن اگر اُس کی نمکینی باقی نہ رہے تو اُسے کس چیز سے نمکین کرو گے؟ اپنے میں نمک رکھو اور آپس میں میل ملاپ سے رہو۔

طلاق

۱۰ پھر وہ وہاں سے روانہ ہو کر دریائے یردن کے پار یہوُدیہ کے علاقہ میں آیا۔ وہاں بھی بے شمار لوگ اُس کے پاس جمع ہو گئے اور وہ اپنے دستور کے مطابق اُنہیں تعلیم دینے لگا۔

[۲] فریسی فرقہ کے بعض لوگ اُس کے پاس آئے اور اُسے آزمانے کی غرض سے پُوچھنے لگے کہ کیا آدمی کا اپنی بیوی کو چھوڑ دینا جائز ہے؟

[۳] یسُوع نے جواب میں کہا اِس بارے میں مُوسیٰ نے تمہیں کیا حکم دیا ہے؟

[۴] وہ بولے کہ مُوسیٰ نے تو یہ اجازت دی ہے کہ آدمی طلاق نامہ لکھ کر اُسے چھوڑ سکتا ہے۔

[۵] یسُوع نے اُن سے کہا: مُوسیٰ نے تمہاری سخت دلی کی وجہ سے یہ حکم دیا تھا۔ [۶] مگر خلقت کے شروع ہی سے خدا نے اُنہیں مرد اور عورت بنایا ہے۔ [۷] یہی وجہ ہے کہ آدمی اپنے ماں باپ سے جدا ہو کر اپنی بیوی کے ساتھ رہتا ہے [۸] اور وہ دونوں ایک تن ہو جاتے ہیں۔ وہ دو نہیں بلکہ ایک جسم ہیں۔ [۹] پس جنہیں خدا نے جوڑا ہے اُنہیں کوئی انسان جدا نہ کرے۔

[۱۰] جب وہ گھر میں آئے تو شاگردوں نے اُس سے اِس بات کے بارے میں پھر پُوچھا۔ [۱۱] اُس نے اُن سے کہا: اگر کوئی آدمی اپنی بیوی کو چھوڑ دے اور دوسری عورت کر لے تو وہ اپنی پہلی بیوی کے خلاف زِنا کرتا ہے۔ [۱۲] اِسی طرح اگر کوئی عورت اپنے شوہر کو چھوڑ کر کسی دوسرے آدمی سے شادی کر لے تو وہ بھی زِنا کرتی ہے۔

چھوٹے بچّے اور یسُوع

[۱۳] پھر بعض لوگ بچّوں کو یسُوع کے پاس لانے لگے تاکہ وہ اُن پر ہاتھ رکھے۔ لیکن شاگردوں نے اُنہیں جھڑک کر منع کر دیا۔ [۱۴] جب یسُوع نے یہ دیکھا تو خفا ہو کر اُن سے کہا: بچّوں کو میرے

پاس آنے دو۔ اُنہیں منع مت کرو کیونکہ خدا کی بادشاہی ایسوں ہی کی ہے۔ [۱۵] میں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ جو کوئی خدا کی بادشاہی کو بچّے کی طرح قبول نہ کرے وہ اُس میں ہرگز داخل نہ ہوگا۔ [۱۶] پھر اُس نے بچّوں کو گود میں لیا اور اُن پر ہاتھ رکھ کر اُنہیں برکت دی۔

مالدار آدمی

[۱۷] یسُوعؔ گھر سے نکل کر جا رہا تھا کہ راستہ میں ایک آدمی دوڑتا ہُوا آیا اور اُس کے سامنے گھٹنے ٹیک کر پُوچھنے لگا: اَے نیک اُستاد! میں کیا کروں کہ ہمیشہ کی زندگی کا وارث بن سکوں؟

[۱۸] یسُوعؔ نے اُس سے کہا: تُو مجھے نیک کیوں کہتا ہے؟ نیک تو صرف ایک ہی ہے یعنی خدا۔ [۱۹] تُو اِن حکموں سے تو واقف ہے کہ خون نہ کر، زِنا نہ کر، چوری نہ کر، جھوٹی گواہی نہ دے، فریب سے کام مت لے، اپنے ماں باپ کی عزّت کر۔ [۲۰] اُس نے یسُوعؔ سے کہا اُستاد! اِن سب پر تو میں لڑکپن سے عمل کرتا آ رہا ہُوں۔

[۲۱] یسُوعؔ نے اُسے پیار بھری نظر سے دیکھا اور کہا: ایک بات پر عمل کرنا ابھی باقی ہے۔ جا اپنا سب کچھ بیچ دے اور رقم غریبوں میں بانٹ دے، تجھے آسمان پر خزانہ ملے گا۔ پھر آ کر میرے پیچھے ہو لینا۔

[۲۲] یہ سُن کر اُس کے چہرہ پر اُداسی چھا گئی اور وہ غمگین ہو کر چلا گیا۔ بات یہ تھی کہ وہ بڑا ہی مالدار تھا۔

[۲۳] تب یسُوعؔ نے لوگوں پر نظر دوڑا کر اپنے شاگردوں سے یوں کہا: دولتمندوں کا خدا کی بادشاہی میں داخل ہونا کس قدر مشکل ہے!

[۲۴] یہ سُن کر شاگرد حیران رہ گئے۔ لہٰذا یسُوعؔ نے پھر سے کہا: بچّو! دولت پر بھروسہ رکھنے والوں کا خدا کی بادشاہی میں داخل ہونا کتنا مشکل ہے۔ [۲۵] کسی دولتمند کے خدا کی بادشاہی میں داخل ہونے سے اونٹ کا سوئی کے ناکے میں سے گزر جانا زیادہ آسان ہے۔

[۲۶] شاگرد نہایت ہی حیران ہُوئے اور ایک دوسرے سے کہنے لگے: پھر کون نجات پا سکتا ہے؟

[۲۷] یسُوعؔ نے اُن کی طرف دیکھ کر کہا: یہ اِنسانوں کے لیے تو ناممکن ہے لیکن خدا کے لیے نہیں، کیونکہ خدا سے سب کچھ ہو سکتا ہے۔

[۲۸] پطرسؔ اُس سے کہنے لگا: دیکھ ہم تو سب کچھ چھوڑ کر تیرے پیچھے چلے آئے ہیں۔

[۲۹] یسُوعؔ نے کہا: میں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ جن لوگوں نے میری اور انجیل کی خاطر اپنے گھر یا بھائیوں یا بہنوں یا ماں یا باپ یا بچّوں یا کھیتوں کو چھوڑ دیا ہے [۳۰] وہ اِسی دنیا میں رنج اور مصیبت کے باوجود گھر، بھائی، بہنیں، مائیں، بچّے اور کھیت سَو گُنا زیادہ پائیں گے اور آنے والی دنیا میں ہمیشہ کی زندگی حاصل کریں گے۔ [۳۱] مگر بہت سے جو اوّل ہیں آخر ہو جائیں گے اور جو آخر ہیں وہ اوّل۔

اپنے مرنے اور جی اُٹھنے کے بارے میں یسُوعؔ کی تیسری پیش گوئی

[۳۲] یروشلیمؔ جاتے وقت راہ میں یسُوعؔ اُن کے آگے آگے چل رہا تھا۔ شاگرد حیران و پریشان تھے اور جو لوگ پیچھے آ رہے تھے وہ بھی خوف زدہ تھے۔ چنانچہ وہ بارہ شاگردوں کو ساتھ لے کر اُنہیں بتانے لگا کہ اُس کے ساتھ کیا کچھ ہونے والا ہے۔ [۳۳] اُس نے کہا: دیکھو ہم یروشلیمؔ جا رہے ہیں اور اِبنِ آدم بڑے کاہنوں اور شریعت کے عالموں کے حوالہ کیا جائے گا۔ وہ اُس کے قتل کا حکم صادر کر کے اُسے غیر یہودیوں کے حوالہ کر دیں گے۔ [۳۴] وہ لوگ اُس کی ہنسی اُڑائیں گے، اُس پر تھوکیں گے، اُسے کوڑوں سے ماریں گے اور آخر کار قتل کر ڈالیں گے لیکن وہ تین دِن بعد پھر زندہ ہو جائے گا۔

یعقوبؔ اور یوحنّاؔ کی درخواست

[۳۵] تب زبدیؔ کے بیٹے یعقوبؔ اور یوحنّاؔ یسُوعؔ کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ اَے اُستاد! ہم تجھ سے جو بھی کرنے کی درخواست کریں تُو ہمارے لیے کر دے۔

[۳۶] یسُوعؔ نے اُن سے پُوچھا: بتاؤ میں تمہارے لیے کیا کروں؟

[۳۷] اُنہوں نے کہا: ہم پر یہ مہربانی کر کہ جب تیری بادشاہی قائم ہو تو ہم میں سے ایک تیرے دائیں ہاتھ اور دوسرا تیرے بائیں ہاتھ بیٹھے۔

[۳۸] یسُوعؔ نے اُنہیں جواب دیا: تُم نہیں جانتے کہ کیا مانگ رہے ہو۔ کیا تُم وہ پیالہ پی سکتے ہو جو میں پینے والا ہُوں اور وہ بپتسمہ لے سکتے ہو جو میں لینے والا ہُوں؟

[۳۹] اُنہوں نے کہا: ہاں ہم اُس کے لیے بھی تیّار ہیں۔ یسُوعؔ نے اُن سے کہا: اِس میں تو کوئی شک نہیں کہ جو پیالہ میں پینے والا ہُوں تُم بھی پیو گے اور جو بپتسمہ میں لینے والا ہُوں، تُم بھی لو گے [۴۰] لیکن یہ میرا کام نہیں کہ کسی کو اپنی دائیں یا بائیں طرف بٹھاؤں۔ یہ مقام جن کے لیے مقرّر کیا جا چکا ہے اُن ہی کے لیے ہے۔

[۴۱] جب باقی دس شاگردوں نے یہ سُنا تو وہ یعقوبؔ اور یوحنّاؔ پر خفا ہونے لگے۔ [۴۲] لیکن یسُوعؔ نے اُنہیں پاس بلایا اور اُن سے کہا کہ تمہیں معلوم ہے کہ غیر قوموں کے سردار اپنے لوگوں پر حکومت چلاتے ہیں اور اُن کے اُمراء اُن پر اختیار جتاتے ہیں۔

[43] مگر تُم میں ایسا نہیں ہونا چاہیے بلکہ تُم میں وہی بڑا ہوگا جو تمہارا خادم بنے گا [44] اور اگر تُم میں کوئی سب سے اونچا درجہ حاصل کرنا چاہے تو وہ سب کا غلام بنے۔ [45] کیونکہ ابنِ آدم اِس لیے نہیں آیا کہ خدمت لے بلکہ اِس لیے کہ خدمت کرے اور اپنی جان فدیہ میں دے کر بہتیروں کو چھڑا لے۔

اندھے برتمائی کا بینا ہونا

[46] پھر وہ یریحو میں آئے اور جب وہ اور اُس کے شاگرد لوگوں کی ایک بڑی بھیڑ کے ساتھ یریحو سے باہر نکل رہے تھے تو ایک اندھا بھکاری برتمائی یعنی تمائی کا بیٹا راہ کے کنارے بیٹھا ہُوا تھا۔ [47] جوں ہی اُسے پتہ چلا کہ یسُوع ناصری وہاں ہے تو وہ چلّا چلّا کر کہنے لگا: اَے یسُوع، ابنِ داؤد! مجھ پر رحم کر!
[48] لوگ اُسے ڈانٹنے لگے کہ چُپ ہو جا، شور مت مچا! مگر وہ اور بھی زیادہ چلّانے لگا کہ اَے ابنِ داؤد مجھ پر رحم کر!
[49] یسُوع نے رُک کر کہا: اُسے بلاؤ۔
چنانچہ اُنہوں نے اندھے کو آواز دی اور کہا: خوش ہو جا، اُٹھ، یسُوع تجھے بلا رہا ہے۔ [50] اُس نے اپنی گدڑی اتار پھینکی اور اچھل کر کھڑا ہو گیا اور یسُوع کے پاس آ گیا۔
[51] یسُوع نے اُس سے پُوچھا: بتا میں تیرے لیے کیا کروں؟
اندھے نے جواب دیا: اَے خداوند! میں چاہتا ہُوں کہ میں دیکھنے لگوں۔
[52] یسُوع نے اُس سے کہا: جا تیرے ایمان نے تجھے اچھا کر دیا ہے۔ وہ اُسی دم بینا ہو گیا اور راستے پر یسُوع کے پیچھے ہو لیا۔

یسُوع کی یروشلیم میں آمد

۱۱ جب وہ بیت فگے اور بیت عنیاہ کے پاس پہنچے جو یروشلیم کے باہر کوہِ زیتون پر واقع ہیں تو یسُوع نے اپنے شاگردوں میں سے دو کو آگے بھیجا [2] اور اُن سے کہا: سامنے والے گاؤں میں جاؤ۔ وہاں داخل ہوتے ہی تُم ایک گدھی کا بچہ بندھا ہُوا پاؤ گے جس پر اب تک کسی نے سواری نہیں کی۔ اُسے کھول کر یہاں لے آؤ۔ [3] اور اگر کوئی تُم سے پُوچھے کہ یہ کیا کرتے ہو تو کہنا کہ خداوند کو اس کی ضرورت ہے۔ وہ اُسے جلد ہی واپس بھیج دے گا۔
[4] چنانچہ وہ گئے اور اُنہوں نے گدھی کے بچّے کو سامنے گلی میں ایک دروازہ کے پاس بندھا ہُوا پایا۔ جب وہ اُسے کھول رہے تھے [5] تو کچھ لوگ جو وہاں کھڑے تھے شاگردوں سے پُوچھنے لگے کہ اِس گدھے کو کیوں کھول رہے ہو؟ [6] شاگردوں نے وہی کہا جو یسُوع نے اُنہیں بتایا تھا۔ لہٰذا اُنہوں نے شاگردوں کو جانے دیا۔ [7] تب وہ گدھے کو یسُوع کے پاس لائے اور اپنے کپڑے اُس پر ڈال دیئے اور وہ اُس پر سوار ہو گیا۔
[8] کئی لوگوں نے راستے میں اپنے کپڑے بچھا دیئے اور بعض نے درختوں سے ہری ڈالیاں کاٹ کر پھیلا دیں۔ [9] لوگ جو یسُوع کے آگے آگے اور پیچھے پیچھے چل رہے تھے، نعرے لگانے لگے کہ

ہوشعنا!

مبارک ہے وہ جو خداوند کے نام سے آتا ہے!

[10] مبارک ہے ہمارے باپ داؤد کی بادشاہی جو قائم ہونے والی ہے!

عالمِ بالا پر ہوشعنا!

[11] یروشلیم پہنچتے ہی یسُوع ہیکل میں گیا اور وہاں کی ہر چیز کو اچھی طرح دیکھا۔ چونکہ شام ہو چکی تھی اِس لیے وہ بارہ شاگردوں کے ساتھ واپس بیت عنیاہ چلا گیا۔

یسُوع ہیکل کو پاک صاف کرتا ہے

[12] اگلے دِن جب وہ بیت عنیاہ سے نکل رہے تھے تو یسُوع کو بھوک لگی۔ [13] دُور سے انجیر کا ایک سرسبز درخت دیکھ کر وہ اُس کے پاس گیا تا کہ دیکھے کہ اُس میں انجیر لگے ہیں یا نہیں۔ درخت کے نزدیک جا کر اُسے صرف پتّے ہی پتّے نظر آئے کیونکہ انجیر کا موسم ابھی شروع نہیں ہُوا تھا۔ [14] تب اُس نے درخت سے کہا: آیندہ تجھ سے کوئی شخص کبھی پھل نہ کھائے! اُس کی یہ بات شاگردوں نے بھی سُنی۔
[15] جب وہ یروشلیم پہنچے تو یسُوع ہیکل میں داخل ہُوا اور وہاں سے خرید و فروخت کرنے والوں کو باہر نکالنا شروع کر دیا۔ اُس نے صرّافوں کی میزیں اور کبوتر فروشوں کی چوکیاں اُلٹ دیں۔ [16] اور کسی کو کوئی سامان لے کر ہیکل کے احاطہ میں سے گزرنے نہ دیا۔ [17] پھر اُس نے تعلیم دیتے ہُوئے کہا: کیا پاک کلام میں یہ نہیں لکھا کہ:

میرا گھر سب قوموں کے لیے دعا کا گھر کہلائے گا؟
مگر تُم نے اُسے ڈاکوؤں کا اڈّا بنا رکھا ہے۔

۱۸ جب سردار کاہنوں اور شریعت کے عالموں نے یہ باتیں

سُنیں تو وہ اُسے ہلاک کر دینے کا موقع ڈھونڈنے لگے لیکن وہ یسُوع کے خلاف ایسا قدم اُٹھانے سے ڈرتے بھی تھے کیونکہ اُس نے اپنی تعلیم سے سب لوگوں کو متوجہ کیا ہُوا تھا۔ [۱۹] جب شام ہُوئی تو یسُوع اپنے شاگردوں کے ساتھ شہر سے باہر چلا گیا۔

انجیر کے درخت کا سُوکھ جانا

[۲۰] اگلی صبح جب وہ اُدھر سے گزرے تو اُنہوں نے دیکھا کہ انجیر کا درخت جڑ تک سُوکھا ہُوا ہے۔ [۲۱] پطرس کو یسُوع کی بات یاد آئی اور وہ کہنے لگا: خداوند! دیکھ، انجیر کا وہ درخت جس پر تُو نے لعنت بھیجی تھی سُوکھ گیا ہے۔

[۲۲] یسُوع نے جواب میں اُن سے کہا: خدا پر ایمان رکھو۔ [۲۳] میں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ اگر کوئی اِس پہاڑ سے کہے کہ اپنی جگہ سے اُکھڑ جا اور سمندر میں جا گر اور اپنے دل میں شک نہ کرے بلکہ یقین رکھے کہ اُس کا کہا پُورا ہوگا تو ضرور ہوگا۔ [۲۴] لہٰذا میں تُم سے کہتا ہُوں کہ تُم دعا میں جو کچھ مانگتے ہو یقین رکھو کہ تُم نے پا لیا ہے تو تمہاری مراد پُوری ہو جائے گی۔ [۲۵] اور جب تُم دعا کے لیے کھڑے ہوتے ہو اور تمہیں کسی سے کچھ شکایت ہو تو اُسے معاف کر دو تاکہ تمہارا آسمانی باپ بھی تمہارے گناہ بخش دے۔ [۲۶] (اگر تُم معاف نہ کرو گے تو تمہارا آسمانی باپ بھی تمہارے گناہ معاف نہ کرے گا۔)

یسُوع کے اختیار کے بارے میں سوال

[۲۷] وہ پھر یروشلیم میں آئے اور جب یسُوع ہیکل کے صحن میں سے گزر رہا تھا تو سردار کاہن، شریعت کے عالم اور بزرگ لوگ یسُوع کے پاس پہنچے۔ [۲۸] اور اُس سے پُوچھنے لگے: تُو کس کے اختیار سے یہ کام کرتا ہے اور ایسے کام کرنے کا اختیار کس نے تجھے دیا ہے؟

[۲۹] یسُوع نے اُن سے کہا: میں بھی تُم سے ایک بات پُوچھتا ہُوں۔ اگر تُم اُس کا جواب دو گے تو میں بھی بتاؤں گا کہ میں یہ کام کس کے اختیار سے کرتا ہُوں۔ [۳۰] مجھے یہ بتاؤ کہ یوحنّا کا بپتسمہ آسمان کی طرف سے تھا یا اِنسان کی طرف سے؟

[۳۱] وہ آپس میں بحث کرنے لگے کہ اگر ہم کہیں کہ وہ آسمان کی طرف سے تھا تو وہ کہے گا کہ پھر تُم نے اُس کا یقین کیوں نہ کیا؟ [۳۲] اور اگر کہیں کہ اِنسان کی طرف سے تو عوام کا ڈر ہے کیونکہ وہ یوحنّا کو واقعی نبی مانتے ہیں۔

[۳۳] لہٰذا اُنہوں نے یسُوع کو جواب دیا کہ ہم نہیں جانتے۔ اِس پر یسُوع نے اُن سے کہا: میں بھی تمہیں نہیں بتاتا کہ میں یہ کام کس کے اختیار سے کرتا ہُوں۔

بے ایمان ٹھیکیداروں کی تمثیل

۱۲ پھر یسُوع اُنہیں تمثیلوں کے ذریعہ تعلیم دینے لگا کہ ایک شخص نے انگور کا باغ لگایا اور اُس کے چاروں طرف دیوار کھڑی کر دی۔ انگوروں کا رس نکالنے کے لیے حوض اور نگہبانی کے لیے ایک بُرج بھی بنایا۔ تب اُس نے وہ باغ کاشتکاروں کو ٹھیکہ پر دے دیا اور خود پردیس چلا گیا۔

[۲] جب انگور توڑنے کا موسم آیا تو اُس نے اپنا حِصّہ لینے کے لیے ایک نوکر کو باغ کے ٹھیکیداروں کے پاس بھیجا۔ [۳] لیکن اُنہوں نے اُسے پکڑ کر خوب پیٹا اور خالی ہاتھ لَوٹا دیا۔ [۴] تب اُس نے ایک اور نوکر کو بھیجا لیکن اُنہوں نے اُس کی خوب بے عزّتی کی، یہاں تک کہ اُس کا سر بھی پھوڑ ڈالا۔ [۵] اُس نے ایک اور کو بھیجا جسے اُنہوں نے قتل کر ڈالا۔ بعد میں اُس نے کئی آدمی بھیجے جنہیں یا تو پیٹا گیا یا قتل کر دیا گیا۔

[۶] لیکن ابھی ایک باقی تھا یعنی اُس کا اپنا بیٹا جسے وہ بہت ہی پیار کرتا تھا۔ اُس نے یہ سوچ کر کہ وہ ضرور اُس کے ساتھ عزّت سے پیش آئیں گے اُسے اُن کے پاس بھیج دیا۔

[۷] ٹھیکیداروں نے اُسے دیکھا تو آپس میں کہنے لگے کہ یہی وارث ہے۔ آؤ ہم اِسے مار ڈالیں تاکہ میراث ہماری ہو جائے۔ [۸] لہٰذا اُنہوں نے اُسے پکڑ کر قتل کر ڈالا اور لاش کو باغ کے باہر پھینک دیا۔

[۹] تب باغ کا مالک کیا کرے گا؟ وہ خود وہاں آئے گا اور اُن ٹھیکیداروں کو ہلاک کر کے باغ دوسرے ٹھیکیداروں کے سپُرد کر دے گا۔ [۱۰] کیا تُم نے پاک کلام میں نہیں پڑھا کہ

جس پتّھر کو معماروں نے ردّ کر دیا
وہی کونے کے سرے کا پتّھر ہو گیا؛
[۱۱] یہ کام خداوند نے کیا ہے،
اور ہماری نظر میں تعجب انگیز ہے؟

[۱۲] جب اُنہوں نے یہ سُنا تو اُسے پکڑنے کی کوشش کرنے لگے کیونکہ وہ سمجھ گئے تھے کہ یہ تمثیل اُن ہی کے خلاف کہی گئی ہے لیکن لوگوں کے ڈر کی وجہ سے اُسے چھوڑ کر چلے گئے۔

قیصر کو ٹیکس دینا روا ہے یا نہیں؟

[۱۳] پھر اُنہوں نے بعض فریسی اور ہیرودیس کی جماعت کے

کچھ آدمی اُس کے پاس بھیجے تا کہ اُس کی کوئی بات پکڑ سکیں ۱۴ چنانچہ وہ آئے اور یسُوعؔ سے کہنے لگے کہ اَے اُستاد! ہم جانتے ہیں کہ تُو ہمیشہ سچ بولتا ہے اور کسی کی پروا نہیں کرتا اور یہ خیال کیے بغیر کہ کون کیا ہے راستی سے خدا کی راہ بتاتا ہے۔ کیا قیصر کو ٹیکس ادا کرنا رَوا ہے یا نہیں؟ ۱۵ کیا ہم قیصرؔ کو ٹیکس ادا کریں یا نہیں؟

یسُوعؔ اُن کی مکّاری کو سمجھ گیا اور بولا: مجھے کیوں آزماتے ہو؟ مجھے ایک دینار لاکر دکھاؤ۔ ۱۶ وہ ایک سِکّہ لے آئے۔ تب اُس نے پُوچھا کہ اِس دینار پر کس کی تصویر ہے اور کس کا نام لکھا ہُوا ہے؟

اُنہوں نے کہا: قیصرؔ کا۔

۱۷ یسُوعؔ نے اُن سے کہا: جو قیصرؔ کا ہے وہ قیصرؔ کو اور جو خدا کا ہے، خدا کو ادا کرو۔

وہ یہ جواب سُن کر دنگ رہ گئے۔

قیامت اور شادی بیاہ

۱۸ پھر صدُوقی جو قیامت کے منکر ہیں اُس کے پاس آئے اور پُوچھنے لگے کہ ۱۹ اَے اُستاد! ہمارے لیے مُوسیٰؔ کا حکم ہے کہ اگر کسی آدمی کا بھائی اپنی بیوی کی زندگی میں بے اولاد مر جائے تو وہ اپنے بھائی کی بیوہ سے شادی کر لے تا کہ اپنے بھائی کے لیے نسل پیدا کر سکے ۲۰ فرض کرو کہ سات بھائی ہیں۔ سب سے بڑا بھائی شادی کرتا ہے اور بے اولاد مر جاتا ہے۔ ۲۱ تب دوسرا بھائی اُس بیوہ سے شادی کر لیتا ہے لیکن وہ بھی بے اولاد مر جاتا ہے۔ تیسرا بھی یہی کرتا ہے اور مر جاتا ہے۔ ۲۲ یہاں تک کہ وہ ساتوں بے اولاد مر جاتے ہیں اور آخر کار وہ عورت بھی مر جاتی ہے۔ ۲۳ تو قیامت میں جب سب جی اُٹھیں گے وہ کس کی بیوی سمجھی جائے گی کیونکہ وہ اُن ساتوں کی بیوی رہ چُکی تھی؟

۲۴ یسُوعؔ نے اُنہیں جواب دیا: کیا یہ تمہاری غلطی نہیں کہ تُم پاک کلام کو ہی جانتے ہو نہ خدا کی قدرت کو؟ ۲۵ کیونکہ جب مُردے زندہ ہوں گے تو وہ شادی بیاہ نہیں کریں گے بلکہ آسمان پر فرشتوں کی مانند ہوں گے۔ ۲۶ اور جہاں تک قیامت یعنی مُردوں کے جی اُٹھنے کا سوال ہے تو کیا تُم نے مُوسیٰؔ کی کتاب میں جلتی ہُوئی جھاڑی کے بیان میں یہ نہیں پڑھا کہ خدا نے مُوسیٰؔ سے کہا کہ میں ابرہامؔ کا، اِضحاقؔ کا اور یعقوبؔ کا خدا ہُوں؟ ۲۷ وہ مُردوں کا خدا نہیں بلکہ زندوں کا ہے۔ دیکھا! تُم کس قدر گمراہ ہو۔

سب سے بڑا حکم

۲۸ شریعت کا ایک عالم وہاں موجود تھا۔ اُس نے اُن کی بحث سُنی تھی اور اُسے یسُوعؔ کا جواب بہت پسند آیا تھا۔ چنانچہ وہ یسُوعؔ کے پاس آکر اُس سے پُوچھنے لگا کہ سب سے بڑا حکم کون سا ہے؟

۲۹ یسُوعؔ نے جواب دیا کہ پہلا یہ ہے کہ اَے اِسرائیلؔ سُن! خداوند ہمارا خدا ہی واحد خدا ہے ۳۰ اور تُو اپنے خداوند خدا سے اپنے سارے دل، اپنی ساری جان، ساری عقل اور ساری طاقت سے محبّت رکھ۔ ۳۱ دوسرا یہ ہے کہ تُو اپنے پڑوسی سے اپنی طرح محبّت رکھ۔ اِن سے بڑا اور کوئی حکم نہیں۔

۳۲ شریعت کے عالم نے اُس سے کہا: اُستاد، بہت خوب! تُو نے سچ کہا کہ خدا ایک ہے اور اُس کے سِوا اور کوئی نہیں۔ ۳۳ اور اُس سے سارے دل، ساری عقل اور ساری طاقت سے محبّت رکھنا اور اپنے پڑوسی سے اپنی طرح پیار کرنا ساری سوختنی قربانیوں اور ذبیحوں سے بڑھ کر ہے۔

۳۴ جب یسُوعؔ نے دیکھا کہ اُس نے بڑی عقلمندی سے جواب دیا تو اُس سے کہا: تُو خدا کی بادشاہی سے دُور نہیں ہے اور اُس کے بعد کسی نے بھی یسُوعؔ سے سوال کرنے کی جرأت نہ کی۔

مسیح کس کا بیٹا ہے؟

۳۵ جس وقت یسُوعؔ ہیکل میں تعلیم دے رہا تھا تو اُس نے پُوچھا کہ شریعت کے عالم کس طرح کہتے ہیں کہ مسیح داؤدؔ کا بیٹا ہے؟ ۳۶ داؤدؔ نے تو پاک رُوح کی ہدایت سے خود کہا ہے کہ

خداوند نے میرے خداوند سے کہا کہ
میری دائیں طرف بیٹھ
جب تک کہ میں تیرے دُشمنوں کو
تیرے پاؤں کے نیچے نہ کر دُوں۔

۳۷ جب داؤدؔ ہی خود اُسے خداوند کہتا ہے تو وہ کس طرح داؤدؔ کا بیٹا ہو سکتا ہے؟

تمام حاضرین کو اُس کی باتیں سُن کر بڑی خوشی ہُوئی۔

۳۸ اُس نے تعلیم دیتے وقت یہ بھی کہا کہ شریعت کے عالموں سے خبردار رہنا جو لمبے لمبے چوغے پہن کر پھرنا پسند کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ لوگ بازاروں میں اُنہیں جُھک جُھک کر سلام کریں۔ ۳۹ وہ عبادت خانوں میں اعلیٰ درجہ کی کُرسیاں اور ضیافتوں میں صدر نشینی چاہتے ہیں۔ ۴۰ وہ بیواؤں کے گھروں کو ہڑپ کر لیتے ہیں اور پھر دکھاوے کے لیے لمبی لمبی دعائیں کرتے ہیں۔ اِنہیں زیادہ سزا ملے گی۔

ایک بیوہ کا نذرانہ

[41] پھر وہ ہیکل کے خزانہ کے سامنے جا بیٹھا اور دیکھنے لگا کہ لوگ اُس میں کیا کیا ڈالتے ہیں۔ کئی امیر لوگ اُس میں بڑی بڑی رقمیں ڈال رہے تھے۔ [42] اِتنے میں ایک غریب بیوہ وہاں آئی اور اُس نے صرف دو پیسے یعنی ایک دھیلا ڈالا۔

[43] یسُوعؔ نے اپنے شاگردوں کو پاس بلا کر اُن سے کہا کہ میں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ ہیکل کے خزانہ میں نذرانہ ڈالنے والے لوگوں میں اِس غریب بیوہ نے سب سے زیادہ ڈالا ہے۔ [44] کیونکہ اُنہوں نے تو اپنی فالتو رقم میں سے کچھ ڈالا مگر اِس نے غریبی کے باوجود سب کچھ جو اُس کے پاس تھا دے دیا یعنی کہ اپنی ساری پُونجی ڈال دی۔

آخرت کی نشانیاں

۱۳ جب وہ ہیکل سے باہر نکلا تو اُس کے شاگردوں میں سے ایک نے اُس سے کہا کہ اَے اُستاد! دیکھ یہ کیسے کیسے پتھّر اور کیسی کیسی عمارتیں ہیں۔

[2] یسُوعؔ نے اُس سے کہا: تُو اِن عالیشان عمارتوں کو دیکھتا ہے؟ اِن کا کوئی بھی پتھّر اپنی جگہ باقی نہ رہے گا بلکہ گرا دیا جائے گا۔

[3] جِس وقت وہ ہیکل کے سامنے کوہِ زیتونؔ پر بیٹھا تھا تو پطرسؔ، یعقوبؔ، یوحنّا اور اندریاسؔ نے تنہائی میں اُس سے پُوچھا: [4] ہمیں بتا کہ یہ باتیں کب ہوں گی اور اِن کے ظہور میں آنے کا نشان کیا ہے؟

[5] یسُوعؔ اُن سے کہنے لگا کہ خبردار رہو! کوئی تمہیں گمراہ نہ کر دے۔ [6] کیونکہ بہت سے لوگ میرے نام سے آئیں گے اور اپنے آپ کو مسیح کہہ کر بے شمار لوگوں کو گمراہ کر دیں گے؟ [7] اور جب تُم لڑائیوں کے بارے میں اور لڑائیوں کی افواہیں سُنو تو گھبرا نہ جانا۔ اِن کا واقع ہونا ضروری ہے مگر ابھی آخرت نہ ہوگی۔ [8] کیونکہ قوم پر قوم اور سلطنت پر سلطنت حملہ کرے گی اور جگہ جگہ زلزلے آئیں گے اور کال پڑیں گے لیکن آگے آنے والی مصیبتوں کا آغاز اِن ہی سے ہوگا۔

[9] چنانچہ تُم خبردار رہو کیونکہ لوگ تمہیں عدالتوں کے حوالہ کریں گے۔ تُم عبادت خانوں میں کوڑوں سے پیٹے جاؤ گے اور میری وجہ سے حاکموں اور بادشاہوں کے آگے حاضر کیے جاؤ گے تاکہ اُنہیں میری گواہی دے سکو۔ [10] لیکن اِس سے پہلے ضروری ہے کہ ساری قوموں میں اِنجیل کی منادی کی جائے۔ [11] جب لوگ تمہیں پکڑ کر عدالت کے حوالہ کریں تو پہلے سے فکر نہ کرنا کہ ہم کیا کہیں گے بلکہ جو کچھ تمہیں اُس وقت بتایا جائے وہی کہنا کیونکہ کہنے والے تُم نہیں بلکہ پاک رُوح ہے۔

[12] بھائی اپنے بھائی اور باپ اپنے بیٹے کو قتل کے لیے حوالہ کرے گا۔ بچّے اپنے ماں باپ کے خلاف کھڑے ہو کر اُنہیں قتل کروا ڈالیں گے۔ [13] اور میرے نام کے سبب سے لوگ تُم سے دُشمنی رکھّیں گے لیکن جو آخر تک برداشت کرے گا وہ نجات پائے گا۔

[14] جب تُم اُس اُجاڑ دینے والی مکروہ چیز کو وہاں کھڑا دیکھو جہاں اُس کا موجود ہونا جائز نہیں (پڑھنے والا سمجھ لے) تو اُس وقت جو یہودیہؔ میں ہوں وہ پہاڑوں پر بھاگ جائیں۔ [15] جو کوئی چھت پر ہو وہ نیچے نہ اُترے اور نہ ہی اندر جا کر کچھ باہر نکالنے کی کوشش کرے۔ [16] اور جو شخص کھیت میں ہو اپنا کپڑا لینے کے لیے واپس نہ جائے۔ [17] لیکن افسوس ہے اُن پر جو اُن دِنوں حاملہ ہوں اور اُن پر بھی جو دودھ پلاتی ہوں۔ [18] دعا کرو کہ یہ مصیبت سردیوں میں برپا نہ ہو [19] کیونکہ یہ ایسی بڑی مصیبت کے دِن ہوں گے کہ خدا کی خلقت کے شروع سے اب تک نہ تو ایسی مصیبت آئی ہے نہ پھر کبھی آئے گی۔ [20] اگر خداوند اُن دِنوں کی تعداد کم نہ کرتا تو کوئی جاندار زندہ نہ بچتا۔ مگر اُس نے اپنے برگزیدہ لوگوں کی خاطر اُن دِنوں کو گھٹا دیا ہے۔ [21] اگر اُس وقت کوئی تُم سے کہے کہ دیکھو مسیح یہاں ہے یا دیکھو وہ وہاں ہے تو یقین نہ کرنا۔ [22] کیونکہ جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی اُٹھ کھڑے ہوں گے اور معجزے اور عجیب کام دکھائیں گے تاکہ اگر ممکن ہو تو خدا کے برگزیدہ لوگوں کو بھی گمراہ کر دیں۔ [23] لہٰذا خبردار رہو! میں نے پہلے ہی تمہیں سب کچھ بتا دیا ہے۔

[24] لیکن اُن دِنوں کی مصیبت کے بعد

سورج تاریک ہو جائے گا،
اور چاند کی روشنی جاتی رہے گی؛
[25] آسمان سے ستارے گرنے لگیں گے،
اور آسمان کی قوتیں ہلا دی جائیں گی۔

[26] اُس وقت لوگ ابنِ آدم کو بادلوں میں عظیم قدرت اور جلال کے ساتھ آتا دیکھیں گے [27] اور تب وہ فرشتوں کو بھیج کر آسمان کی انتہا سے زمین کی انتہا تک چاروں طرف سے اپنے برگزیدہ لوگوں کو جمع کرے گا۔

۲۸ انجیر کے درخت کی ایک تمثیل سُنو: جُونہی اُس کی شاخ نرم ہوتی ہے اور پتّے نکلتے ہیں تو تمہیں معلوم ہو جاتا ہے کہ گرمی نزدیک ہے۔ ۲۹ اِسی طرح جب تُم یہ باتیں ہوتے دیکھو تو جان لو کہ وہ نزدیک ہے بلکہ دروازے پر ہے۔ ۳۰ میں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ جب تک یہ سب کچھ ہو نہ لے اِس نسل کا خاتمہ نہ ہوگا۔ ۳۱ آسمان اور زمین ٹل جائیں گے لیکن میری باتیں کبھی نہیں ٹلیں گی۔

نامعلوم دِن اور وقت

۳۲ مگر وہ دِن اور وقت کب آئے گا کوئی نہیں جانتا، نہ تو آسمان کے فرشتے جانتے ہیں اور نہ بیٹا، صرف آسمانی باپ جانتا ہے۔ ۳۳ پس تُم خبردار اور بیدار رہو کیونکہ تُم نہیں جانتے کہ وہ وقت کب آئے گا۔ ۳۴ یہ اُس آدمی کی طرح ہے جو پردیس جاتا ہے اور چلتے وقت اپنا گھر اپنے نوکروں کے اختیار میں دے کر ہر ایک کو اُس کی ذمّہ داری بتا دیتا ہے۔ ساتھ ہی وہ اپنے چوکیدار کو حکم دیتا ہے کہ وہ خوب چوکس رہے۔
۳۵ پس جاگتے رہو کیونکہ تُم نہیں جانتے کہ گھر کا مالک کب آئے گا، شام کو یا آدھی رات کو یا جب مرغ بانگ دیتا ہے یا صبح کو۔ ۳۶ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ اچانک آ جائے اور تمہیں سوتا پائے۔ ۳۷ میں جو کچھ تُم سے کہتا ہُوں وہی سب سے کہتا ہُوں کہ جاگتے رہو!

بیت عنیاہ میں یسُوعؔ کا عِطر سے مسح کیا جانا

۱۴ دو دِن بعد فسح اور عیدِ فطیر ہونے والی تھی اور سردار کاہن اور شریعت کے عالم موقع ڈھونڈ رہے تھے کہ اُسے کس طرح فریب سے پکڑ لیں اور قتل کر دیں۔ ۲ مگر اُن کا کہنا تھا کہ عید کے دوران نہیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ لوگوں میں ہنگامہ برپا ہو جائے۔
۳ جب وہ بیت عنّیاہ میں شمعوُنؔ کوڑھی کے گھر میں بیٹھا تھا اور کھانا کھا رہا تھا تو ایک عورت سنگِ مرمر کے عطردان میں جٹاماسی کا خالص اور قیمتی عِطر لے کر آئی اور عِطر دان کو توڑ کر سارا عِطر یسُوعؔ کے سر پر اُنڈیل دیا۔
۴ مگر بعض لوگ یہ دیکھ کر خفا ہوئے اور دل ہی دل میں کہنے لگے کہ عِطر کو اِس طرح ضائع کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ ۵ یہ تین سَو دینار میں بیچا جا سکتا تھا اور رقم غریبوں میں تقسیم کی جا سکتی تھی۔ پس وہ اُس عورت کو بہت بُرا بھلا کہنے لگے۔
۶ مگر یسُوعؔ نے کہا: اُسے چھوڑ دو، کیوں اُسے پریشان کر رہے ہو؟ اُس نے میرے ساتھ بھلائی کی ہے۔ ۷ غریب غرُباء تو ہمیشہ تمہارے پاس ہیں۔ تُم جب چاہو اُن کے ساتھ نیکی کر سکتے ہو لیکن میں تمہارے پاس ہمیشہ نہیں رہُوں گا۔ ۸ اِس سے جو کچھ ہو سکتا تھا اِس نے کیا۔ اِس نے پہلے ہی سے تدفین کے لیے میرے بدن کا عِطر سے مسح کر دیا۔ ۹ میں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ ساری دنیا میں جہاں کہیں اِنجیل کی منادی کی جائے گی وہاں اِس کی یادگاری میں اُس کے اِس کام کا ذکر بھی کیا جائے گا۔
۱۰ پھر یہوُداہؔ اسکریوتی نے جو بارہ شاگردوں میں سے تھا سردار کاہنوں کے پاس جا کر بتایا کہ وہ یسُوعؔ کو اُن کے حوالہ کر دے گا۔ ۱۱ وہ یہ بات سُن کر بہت خوش ہُوئے اور اُسے کچھ رقم دینے کا وعدہ کیا۔ اِس کے بعد وہ یسُوعؔ کو پکڑوانے کا مناسب موقع ڈھونڈنے لگا۔

عَشائے ربّانی

۱۲ عیدِ فطیر کے پہلے دِن جب فسح کے بکرے ذبح کیے جاتے تھے یسُوعؔ کے شاگردوں نے اُس سے پُوچھا: ہمیں بتا کہ تُو عیدِ فسح کا کھانا کہاں کھانا چاہتا ہے تاکہ ہم جا کر تیّاری کریں؟
۱۳ یسُوعؔ نے شاگردوں میں سے دو کو بھیجا اور اُن سے کہا کہ شہر میں جاؤ۔ وہاں تمہیں ایک آدمی ملے گا جو پانی کا گھڑا لے جا رہا ہوگا۔ اُس کے پیچھے ہو لینا ۱۴ اور جس گھر میں وہ داخل ہو اُس کے مالک سے کہنا کہ اُستاد نے پُوچھا ہے کہ میرے لیے مہمان خانہ کہاں ہے جہاں میں اپنے شاگردوں کے ساتھ عیدِ فسح کا کھانا کھا سکوں؟ ۱۵ وہ خود تمہیں اوپر لے جا کر ایک بڑا سا کمرہ دکھائے گا جو ہر طرح آراستہ اور تیّار ہوگا۔ وہیں ہمارے لیے تیّاری کرنا۔
۱۶ پس شاگرد روانہ ہو گئے اور شہر میں آ کر سب کچھ ویسا ہی پایا جیسا اُس نے اُنہیں بتایا تھا اور اُنہوں نے عیدِ فسح کا کھانا تیّار کیا۔
۱۷ جب شام ہُوئی تو یسُوعؔ اپنے بارہ شاگردوں کے ساتھ وہاں پہنچ گیا۔ ۱۸ کھانا کھاتے وقت یسُوعؔ نے کہا: میں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ تُم میں سے ایک جو میرے ساتھ کھانا کھا رہا ہے مجھے پکڑوائے گا۔
۱۹ شاگردوں کو بڑا رنج پہنچا اور وہ باری باری اُس سے پُوچھنے لگے: کیا میں ہُوں؟
۲۰ اُس نے اُنہیں جواب دیا: وہ تُم بارہ میں سے ایک ہے اور میرے ساتھ تھالی میں کھا رہا ہے۔ ۲۱ ابنِ آدم تو جیسا اُس کے حق میں لکھا ہے جاتا ہی ہے لیکن اُس شخص پر افسوس جو ابنِ آدم کو پکڑواتا ہے۔ اُس کے لیے بہتر تھا کہ وہ پیدا ہی نہ ہوتا۔
۲۲ جب وہ کھا رہے تھے تو یسُوعؔ نے روٹی لی اور خدا کا شکر

کر کے اُس کے ٹکڑے کیے اور شاگردوں کو دے کر کہا: لو، یہ میرا بدن ہے۔
۲۳ پھر اُس نے پیالہ لیا اور خدا کا شکر کر کے اُنہیں دیا اور اُن سب نے اُس میں سے پیا۔
۲۴ اُس نے اُن سے کہا: یہ نئے عہد کا میرا وہ خون ہے جو بہتیروں کے لیے بہایا جاتا ہے۔ ۲۵ میں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ انگور کا یہ رس تب تک نہیں پیوں گا جب تک کہ خدا کی بادشاہی میں نیا نہ پی لُوں۔
۲۶ تب اُنہوں نے ایک گیت گایا اور وہاں سے زیتون کے پہاڑ پر چلے گئے۔

پطرس کے اِنکار کی پیش گوئی

۲۷ یسُوع نے اُن سے کہا: تُم سب ڈگمگا جاؤ گے کیونکہ لکھا ہے کہ

میں چرواہے کو ماروں گا،
اور بھیڑیں تتّر بتّر ہو جائیں گی۔

۲۸ مگر میں اپنے جی اُٹھنے کے بعد تُم سے پہلے گلیل پہنچ جاؤں گا۔
۲۹ پطرس نے اُس سے کہا: خواہ سب ڈگمگا جائیں میں نہیں ڈگمگاؤں گا۔
۳۰ یسُوع نے کہا: میں تجھ سے سچ کہتا ہُوں کہ آج اِسی رات مُرغ کے دو بار بانگ دینے سے پہلے تُو تین بار میرا اِنکار کرے گا۔
۳۱ لیکن اُس نے بڑے جوش میں آ کر کہا: اگر تیرے ساتھ مجھے مرنا بھی پڑے تب بھی تیرا اِنکار نہ کروں گا اور سارے شاگردوں نے بھی یہی کہا۔

باغِ گتسمنی

۳۲ پھر وہ ایک ایسی جگہ پہنچے جس کا نام گتسمنی تھا اور اُس نے اپنے شاگردوں سے کہا: جب تک میں دعا کرتا ہُوں تُم یہیں بیٹھے رہنا۔ ۳۳ اور خود پطرس، یعقوب اور یوحنّا کو ساتھ لے گیا اور بہت پریشان اور بیقرار ہونے لگا۔ ۳۴ اور اُن سے کہا: غم کی شِدّت سے میری جان نکلی جا رہی ہے۔ تُم یہاں ٹھہرو اور جاگتے رہو۔
۳۵ پھر ذرا آگے جا کر وہ زمین پر سجدہ میں گر پڑا اور دعا کرنے لگا کہ اگر ممکن ہو تو یہ گھڑی مجھ سے ٹل جائے۔ ۳۶ اور کہا: ابّا! اَے باپ! تیرے لیے سب کچھ ممکن ہے۔ اِس پیالہ کو میرے سامنے سے ہٹا لے۔ تاہم میری مرضی نہیں بلکہ تیری مرضی پُوری ہو۔
۳۷ پھر وہ شاگردوں کے پاس آیا اور اُنہیں سوتے پایا اور پطرس سے کہنے لگا: شمعُون تُو سو رہا ہے؟ کیا تُو گھڑی بھر بھی بیدار نہ رہ سکا؟ ۳۸ جاگتے اور دعا کرتے رہو تا کہ آزمایش میں نہ پڑو۔ رُوح تو آمادہ ہے مگر جسم کمزور ہے۔
۳۹ وہ پھر چلا گیا اور اُس نے وہی دعا کی جو پہلے کی تھی۔
۴۰ جب واپس آیا تب بھی اُنہیں سوتے پایا کیونکہ اُن کی آنکھیں نیند سے بوجھل ہو رہی تھیں اور وہ جانتے نہ تھے کہ اُسے کیا جواب دیں۔
۴۱ جب وہ تیسری دفعہ اُن کے پاس واپس آیا تو اُن سے کہنے لگا: تُم ابھی تک راحت کی نیند سو رہے ہو۔ بس کرو، وقت آ پہنچا ہے۔ دیکھو! ابنِ آدم گنہگاروں کے حوالہ کیا جا رہا ہے۔
۴۲ اُٹھو! چلیں۔ دیکھو میرا پکڑوانے والا نزدیک آ پہنچا ہے۔

یسُوع کی گرفتاری

۴۳ وہ ابھی یہ کہہ ہی رہا تھا کہ یہُوداہ جو بارہ شاگردوں میں سے تھا وہاں آ پہنچا۔ اُس کے ہمراہ بہت سے آدمی تھے جو تلواریں اور لاٹھیاں لیے ہُوئے تھے اور جنہیں سردار کاہنوں، شریعت کے عالموں اور بزرگوں نے بھیجا تھا۔
۴۴ یہُوداہ یعنی پکڑوانے والے نے اُنہیں یہ نشان دیا تھا کہ جس کا میں بوسہ لُوں وہی یسُوع ہے، تُم اُسے پکڑ لینا اور حفاظت سے لے جانا۔ ۴۵ وہاں آتے ہی وہ یسُوع کے نزدیک گیا اور کہا: اَے ربّی اور اُس کے بوسے لینے لگا۔ ۴۶ اِس پر اُنہوں نے یسُوع کو پکڑ کر اپنے قبضہ میں لے لیا۔ ۴۷ جو لوگ پاس کھڑے تھے اُن میں سے ایک نے اپنی تلوار کھینچی اور سردار کاہن کے نوکر پر حملہ کر کے اُس کا کان اُڑا دیا۔
۴۸ یسُوع نے اُن سے کہا: کیا میں کوئی ڈاکو ہُوں کہ تُم مجھے تلواریں اور لاٹھیاں لے کر پکڑنے آئے ہو؟ ۴۹ میں تو ہر روز ہیکل میں تمہارے پاس ہی تعلیم دیا کرتا تھا اور تُم نے مجھے نہیں پکڑا۔ لیکن یہ اِس لیے ہُوا کہ پاک کلام کی باتیں پُوری ہو جائیں۔
۵۰ اِس دوران سارے شاگرد اُسے چھوڑ کر بھاگ گئے۔
۵۱ لیکن ایک جوان جو صرف مہین سی چادر اوڑھے ہُوئے تھا یسُوع کا پیچھا کرنے لگا۔ لوگوں نے اُسے پکڑا ۵۲ اور وہ اپنی چادر چھوڑ کر ننگا ہی بھاگ نکلا۔

عدالتِ عالیہ میں یسُوع کی پیشی

۵۳ تب وہ یسُوع کو سردار کاہن کے پاس لے گئے۔ وہاں

سب سردار کاہن، یہودی بزرگ اور شریعت کے عالم جمع تھے۔ ۵۴ اور پطرسؔ بھی دُور سے یسُوعؔ کا پیچھا کرتے ہُوئے سردار کاہن کی حویلی کے اندر صحن تک جا پہنچا۔ وہاں وہ پہرہ داروں کے ساتھ بیٹھ کر آگ تاپنے لگا۔

۵۵ سردار کاہن اور عدالتِ عالیہ کے سب ارکان کسی ایسی شہادت کی تلاش میں تھے جس کی بنا پر وہ یسُوعؔ کو قتل کروا سکیں مگر نہ پا سکے۔ ۵۶ اور جنھوں نے جھوٹی گواہیاں دیں اُن کے بیان بھی یکساں نہ نکلے۔

۵۷ بعض آدمیوں نے کھڑے ہو کر اُس کے خلاف یہ جھوٹی گواہی دی کہ ۵۸ ہم نے اُسے یہ کہتے سُنا ہے کہ میں اِس مَقدِس کو جو ہاتھ کا بنا ہُوا ہے، ڈھا دُوں گا اور تین دِن میں دوسرا کھڑا کر دُوں گا جو ہاتھ کا بنا ہُوا نہ ہوگا۔ ۵۹ مگر اِس دفعہ بھی اُن کی گواہی یکساں نہ تھی۔

۶۰ تب سردار کاہن اُن کے بیچ میں کھڑے ہو کر یسُوعؔ سے پُوچھنے لگا: کیا تیرے پاس کوئی جواب نہیں؟ یہ تیرے خلاف کیا گواہی دے رہے ہیں؟ ۶۱ لیکن وہ خاموش رہا اور کوئی جواب نہ دیا۔

سردار کاہن نے ایک بار پھر پُوچھا: کیا تُو مبارک خدا کا بیٹا مسیح ہے؟

۶۲ یسُوعؔ نے جواب دیا: ہاں، میں ہُوں اور تُم ابنِ آدم کو قادرِ مطلق کی دائیں طرف بیٹھا اور آسمان کے بادلوں میں آتا دیکھو گے۔

۶۳ تب سردار کاہن نے اپنے کپڑے پھاڑ کر کہا: اب ہمیں گواہوں کی کیا ضرورت ہے؟ ۶۴ تُم نے یہ کفر سُنا، تمہاری کیا رائے ہے؟

اُن سب کا فیصلہ یہ تھا کہ اُسے مَوت کی سزا دی جائے۔ ۶۵ اُن میں سے بعض یسُوعؔ پر تھوکنے لگے اور اُس کی آنکھوں پر پٹّی باندھ کر اُسے مُکّے مار مار کر پُوچھنے لگے کہ اگر تُو نبی ہے تو بتا کہ کس نے تجھے مارا؟ اور عدالت کے سپاہیوں نے اُسے طمانچے مارے اور اپنے قبضہ میں لے لیا۔

پطرس کا اِنکار کرنا

۶۶ ابھی پطرسؔ نیچے صحن ہی میں تھا کہ سردار کاہن کی ایک کنیز وہاں آئی۔ ۶۷ اُس نے پطرسؔ کو آگ تاپتے دیکھ کر اُس پر نظر ڈالی اور کہنے لگی:

تُو بھی اُس یسُوعؔ ناصری کے ساتھ تھا۔

۶۸ مگر اُس نے اِنکار کیا اور کہا: میں کچھ نہیں جانتا اور سمجھتا کہ تُو کیا کہہ رہی ہے اور وہ باہر ڈیوڑھی میں چلا گیا اور مُرغ نے بانگ دی۔

۶۹ جب اُس کنیز نے اُسے وہاں دیکھا تو اُن سے جو پاس کھڑے تھے ایک بار پھر کہا: یہ آدمی اُن ہی میں سے ہے۔ ۷۰ پطرسؔ نے پھر اِنکار کیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ لوگ جو پاس کھڑے تھے پطرسؔ سے پھر کہنے لگے: یقیناً تُو اُن ہی میں سے ہے کیونکہ تُو بھی تو گلیلی ہے۔

۷۱ تب پطرسؔ بولا: میں قسم کھا کر کہتا ہُوں کہ جس شخص کی تُم بات کر رہے ہو میں اُسے بالکل نہیں جانتا اور اگر میں جھوٹا ہُوں تو مجھ پر لعنت ہو۔

۷۲ عین اُسی وقت مُرغ نے دوسری دفعہ بانگ دی۔ تب پطرسؔ کو یاد آیا کہ یسُوعؔ نے اُس سے کہا تھا کہ مُرغ کے دو بار بانگ دینے سے پہلے تُو تین بار میرا اِنکار کرے گا اور اِس بات پر غور کر کے وہ رو پڑا۔

پیلاطُسؔ کی عدالت میں یسُوعؔ کی پیشی

۱۵ صبح ہوتے ہی سردار کاہنوں نے یہودی بزرگوں، شریعت کے عالموں اور عدالتِ عالیہ کے باقی اراکین سے مِل کر مشورہ کیا اور فیصلہ کر کے یسُوعؔ کو بندھوایا اور لے جا کر پیلاطُسؔ کے حوالہ کر دیا۔

۲ پیلاطُسؔ نے اُس سے پُوچھا: کیا تُو یہودیوں کا بادشاہ ہے؟

اُس نے جواب دیا: تُو خود ہی کہہ رہا ہے۔

۳ سردار کاہن اُس پر طرح طرح کے الزام لگانے لگے۔ ۴ لہٰذا پیلاطُسؔ نے اُس سے دوبارہ پُوچھا اور کہا: کیا تیرے پاس کوئی جواب نہیں؟ دیکھ! یہ تجھ پر کتنی باتوں کا الزام لگا رہے ہیں۔ ۵ لیکن پھر بھی یسُوعؔ نے کوئی جواب نہیں دیا اور پیلاطُسؔ کو بڑا تعجب ہُوا۔

۶ پیلاطُسؔ کا دستُور تھا کہ وہ عید پر ایک ایسے قیدی کو رہا کر دیتا تھا جس کی رہائی کی لوگ درخواست کرتے تھے۔ ۷ برابّاؔ نام ایک آدمی اُن باغیوں کے ساتھ قید میں تھا جنھوں نے بغاوت کے دوران خون کیا تھا۔ ۸ عوام ایک ہجوم کی شکل میں پیلاطُسؔ کے حضور میں جمع ہُوئے اور اُس سے عرض کرنے لگے کہ اپنے دستُور کے مطابق عمل کر۔

۹ پیلاطُسؔ نے جواب میں کہا: کیا تُم چاہتے ہو کہ میں تمہارے لیے یہودیوں کے بادشاہ کو چھوڑ دُوں؟ ۱۰ کیونکہ پیلاطُسؔ کو بخوبی علم تھا کہ سردار کاہنوں نے محض حسد کی بنا پر یسُوعؔ کو اُس کے حوالہ کیا ہے۔ ۱۱ مگر سردار کاہنوں نے ہجوم کو اُکسایا کہ پیلاطُسؔ سے تقاضا کریں کہ وہ اُن کی خاطر برابّاؔ کو چھوڑ دے۔

۱۲ پیلاطُسؔ نے لوگوں سے دوسری بار پُوچھا: پھر میں اُس کے ساتھ کیا کروں جسے تُم یہُودیوں کا بادشاہ کہتے ہو؟
۱۳ وہ پھر چلّائے کہ اُسے صلیب دے۔
۱۴ پیلاطُسؔ نے اُن سے پُوچھا: آخر کیوں؟ اُس نے کون سا جرم کیا ہے؟
لیکن وہ زور زور سے چلّانے لگے کہ اُسے صلیب پر چڑھا دے۔
۱۵ پیلاطُسؔ نے ہجوم کو خوش کرنے کی غرض سے اُن کی خاطر برابّاؔ کو رہا کر دیا اور یسُوعؔ کو کوڑے لگوا کر اُن کے حوالہ کر دیا تا کہ وہ صلیب پر چڑھایا جائے۔

سپاہی یسُوعؔ کی ہنسی اُڑاتے ہیں

۱۶ تب سپاہی یسُوعؔ کو شاہی قلعہ کے اندرونی صحن میں لے گئے اور فوجی دستہ کے سارے سپاہیوں کو وہاں جمع کر لیا۔ ۱۷ تب اُنہوں نے یسُوعؔ کو ایک ارغوانی چوغہ پہنایا اور کانٹوں کا تاج بنا کر اُس کے سر پر رکھ دیا۔ ۱۸ اِس کے بعد وہ سلام کر کر کے اُسے کہنے لگے کہ اَے یہودیوں کے بادشاہ! ہم آداب بجا لاتے ہیں۔ ۱۹ ساتھ ہی وہ یسُوعؔ کے سر پر سرکنڈا مارتے تھے، اُس پر تھُوکتے تھے اور گھٹنے ٹیک ٹیک کر اُسے سجدہ کرتے تھے۔ ۲۰ جب سپاہی یسُوعؔ کی ہنسی اُڑا چکے تو اُنہوں نے وہ ارغوانی چوغہ اُتار کر اُس کے اپنے کپڑے اُسے پہنا دیئے اور صلیب دینے کو باہر لے گئے۔

یسُوعؔ کا صلیب پر چڑھایا جانا

۲۱ راستے میں اُنہوں نے شمعُونؔ کو جو کُرینؔ کا رہنے والا تھا اور اسکندرؔ اور رُوفسؔ کا باپ تھا اور گاؤں سے یروشلیمؔ کی طرف آ رہا تھا، بیگار میں پکڑ لیا تا کہ وہ یسُوعؔ کی صلیب اُٹھا کر لے چلے۔ ۲۲ تب وہ یسُوعؔ کو اُس مقام پر لائے جسے گلگُتاؔ یعنی کھوپڑی کی جگہ کہتے ہیں۔ ۲۳ وہاں اُنہوں نے یسُوعؔ کو ایسی مَے پلانے کی کوشش کی جس میں مُر ملی ہُوئی تھی لیکن اُس نے اُسے پینے سے اِنکار کر دیا۔ ۲۴ تب اُنہوں نے یسُوعؔ کو صلیب پر چڑھا دیا اور قُرعہ ڈال کر اُس کے کپڑوں کو آپس میں بانٹ لیا اور جو جس کے حِصّہ میں آیا، لے لیا۔
۲۵ جب اُنہوں نے یسُوعؔ کو صلیب پر چڑھایا تھا تو صبح کے نَو بج رہے تھے ۲۶ اور اُنہوں نے اُس کا اِلزام ایک تختی پر لکھ کر اُس کے سر کے اوپر کی جگہ پر لگا دیا کہ یہ ''**یہودیوں کا بادشاہ**'' ہے۔ ۲۷ اُنہوں نے دو ڈاکوؤں کو بھی اُس کے ساتھ مصلُوب کیا، ایک کو اُس کی دائیں طرف اور دوسرے کو بائیں طرف۔ (۲۸ اِس طرح پاک کلام کا یہ نوشتہ پُورا ہُوا کہ وہ بدکاروں کے ساتھ شمار کیا گیا۔) ۲۹ وہاں سے گزرنے والے سب لوگ سر ہلا ہلا کر یسُوعؔ کو لعن طعن کرتے تھے اور کہتے تھے: واہ، تُو تو ہیکل کو ڈھا کر تین دِن میں اُسے پھر سے بنانے کا دعویٰ کرتا تھا، ۳۰ اب صلیب سے اُتر آ اور اپنے آپ کو بچا۔
۳۱ اِسی طرح سردار کاہن اور شریعت کے عالم مل کر آپس میں یسُوعؔ کی ہنسی اُڑاتے تھے اور کہتے تھے: اِس نے اوروں کو بچایا لیکن یہ اپنے آپ کو نہیں بچا سکتا۔ ۳۲ اِسرائیلؔ کا بادشاہ مسیح اب صلیب پر سے اُتر آئے تا کہ یہ دیکھ کر ہم ایمان لا سکیں۔ دو ڈاکو بھی جو یسُوعؔ کے ساتھ مصلُوب ہُوئے تھے، اُسے بُرا بھلا کہتے تھے۔

یسُوعؔ کی موت

۳۳ بارہ بجے سے لے کر تین بجے تک اُس سارے علاقہ میں اندھیرا چھایا رہا۔ ۳۴ تین بجے یسُوعؔ بڑی اُونچی آواز سے چلّایا: ''ایلی، ایلی، لَما شبقتنی''، جس کا ترجمہ یہ ہے کہ اَے میرے خدا! اَے میرے خدا! تُو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟ ۳۵ جو لوگ پاس کھڑے تھے اُن میں سے بعض نے یہ سُنا تو کہنے لگے: سُنو! یہ ایلیّاہ کو بلا رہا ہے۔
۳۶ تب ایک آدمی دوڑ کر گیا اور اِسفنج کو سرکہ میں ڈبو کر لایا اور اُسے ایک سرکنڈے پر رکھ کر یسُوعؔ کو چُسایا اور کہنے لگا: ذرا ٹھہرو، دیکھیں کہ ایلیّاہ اُسے صلیب پر سے اُتارنے آتا ہے یا نہیں!
۳۷ لیکن یسُوعؔ نے بڑے زور سے چلّا کر جان دے دی۔
۳۸ اور ہیکل کا پردہ اوپر سے نیچے تک پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا۔ ۳۹ رُومی فوج کا ایک افسر جو یسُوعؔ کے سامنے کھڑا تھا، یہ دیکھ کر کہ یسُوعؔ نے کس طرح جان دی ہے، پُکار اُٹھا: یہ شخص درحقیقت خدا کا بیٹا تھا۔
۴۰ کئی عورتیں دُور سے یہ سب کچھ دیکھ رہی تھیں۔ اُن میں مریمؔ مگدلینی، چھوٹے یعقوبؔ اور یوسیسؔ کی ماں مریمؔ اور سلومیؔ تھیں۔ ۴۱ جب یسُوعؔ گلیلؔ میں تھا تو یہ عورتیں اُس کی شاگردی میں رہ کر اُس کی خدمت کرتی تھیں اور کئی وہ تھیں جو اُس کے ساتھ یروشلیمؔ آئی تھیں۔

یسُوعؔ کا دفن کیا جانا

۴۲ چونکہ شام ہو گئی تھی اور وہ سبت سے پہلا یعنی تیاری کا دِن تھا۔ ۴۳ ارِمتیاؔ کا رہنے والا ایک شخص جس کا نام یُوسُفؔ تھا، آیا۔ وہ عدالتِ عالیہ کا ایک معزّز رُکن تھا اور خود بھی خدا کی بادشاہی کا منتظر تھا۔ وہ جرأت کر کے پیلاطُسؔ کے حضور پہنچا اور یسُوعؔ کی لاش مانگنے لگا۔ ۴۴ جب پیلاطُسؔ کو معلوم ہُوا کہ یسُوعؔ مر چُکا ہے

تو اُسے تعجب ہُوا اور اُس نے اپنے فوجی افسر کو بلا کر پُوچھا کہ یسُوعؔ کو مرے کتنی دیر ہو چُکی ہے؟ ۴۵ جب پیلاطُسؔ کو اپنے فوجی افسر سے حقیقت کا پتا چلا تو اُس نے حکم دیا کہ یسُوعؔ کی لاش یُوسُف کو دے دی جائے۔ ۴۶ یُوسُفؔ نے ایک مہین سُوتی چادر خریدی اور یسُوعؔ کی لاش کو اُتار کر اُسے اُس چادر سے لپیٹ دیا اور لے جا کر ایک قبر میں رکھ دیا جو چٹان میں کھودی گئی تھی اور اُس قبر کے مُنہ پر ایک پتھّر لُڑھکا دیا۔ ۴۷ مریمؔ مگدلینی اور یُوسیسؔ کی ماں مریمؔ دونوں دیکھ رہی تھیں کہ اُسے کہاں رکھا گیا ہے۔

یسُوع کا زندہ ہو جانا

۱۶ جب سبت کا دِن گزر گیا تو مریمؔ مگدلینی، یعقوبؔ کی ماں مریمؔ اور سلومیؔ خوشبودار چیزیں خرید کر لائیں تاکہ اُنہیں یسُوعؔ کی لاش پر مَلیں۔ ۲ اور ہفتہ کے پہلے دِن صبح سویرے سورج کے نکلتے ہی وہ قبر پر آئیں۔ ۳ اور آپس میں کہنے لگیں کہ ہمارے لیے قبر کے مُنہ پر سے پتھّر کو کون لُڑھکائے گا؟
۴ لیکن جب اُنہوں نے اوپر نگاہ کی تو دیکھا کہ وہ بھاری پتھّر پہلے ہی سے لُڑھکا پڑا ہے۔ ۵ جب وہ قبر والی غار کے اندر گئیں تو اُنہوں نے ایک جوان آدمی کو سفید چوغہ پہنے دائیں طرف بیٹھے دیکھا اور وہ خوف زدہ ہو کر رہ گئیں۔
۶ لیکن اُس نے اُن سے کہا: حیران مت ہو۔ تُم یسُوعؔ ناصری کو جو مصلُوب ہُوا تھا ڈھونڈتی ہو۔ وہ جی اُٹھا ہے، یہاں نہیں ہے۔ دیکھو یہ وہ جگہ ہے جہاں اُنہوں نے اُسے رکھا تھا۔ ۷ اب تُم جاؤ اور اُس کے شاگردوں سے اور پطرسؔ سے کہو کہ وہ تُم سے پہلے گلیلؔ پہنچ جائے گا۔ تُم اُسے وہیں دیکھو گے، جیسا اُس نے تُم سے کہا تھا۔
۸ وہ ڈرتی اور کانپتی ہُوئی قبر سے نکل کر بھاگیں اور اِس قدر خوف زدہ تھیں کہ کسی سے کچھ بھی کہنے کی ہمّت نہ کر سکیں۔

یسُوعؔ کا مریمؔ مگدلینی کو دکھائی دینا

۹ ہفتہ کے پہلے دِن صبح کے وقت یسُوعؔ اپنے زندہ ہو جانے کے بعد سب سے پہلے مریمؔ مگدلینی کو دکھائی دیا جس میں سے اُس نے سات بدروحیں نکالی تھیں۔ ۱۰ اُس نے جا کر یسُوعؔ کے ساتھیوں کو جو غم کے باعث روتے تھے خبر دی۔ ۱۱ لیکن اُنہوں نے یہ سُن کر کہ وہ زندہ ہے اور اُسے دکھائی دیا ہے یقین نہ کیا۔
۱۲ اِس کے بعد یسُوعؔ ایک دوسری صورت میں اُن میں سے دو آدمیوں پر جب وہ دیہات کی طرف چلے جا رہے تھے ظاہر ہُوا۔ ۱۳ اُنہوں نے لَوٹ کر باقی لوگوں کو بتایا لیکن اُنہوں نے بھی اُن کا یقین نہ کیا۔
۱۴ آخر میں وہ گیارہ شاگردوں پر جب وہ دسترخوان کے اِردگرد بیٹھے تھے ظاہر ہُوا اور اُنہیں اُن کی بے اعتقادی اور سخت دلی پر ملامت کی کیونکہ اُنہوں نے اُن کا بھی یقین نہیں کیا تھا جنہوں نے اُسے اُس کے زندہ ہو جانے کے بعد دیکھا تھا۔
۱۵ پھر اُس نے اُن سے کہا: ساری دنیا میں جا کر تمام لوگوں میں اِنجیل کی منادی کرو۔ ۱۶ جو ایمان لائے اور بپتسمہ لے وہ نجات پائے گا لیکن جو ایمان نہ لائے وہ مجرم قرار دیا جائے گا۔ ۱۷ اور جو ایمان لائیں گے اُن کے درمیان یہ معجزے ہوں گے: وہ میرے نام سے بدروحوں کو نکالیں گے، نئی نئی زبانیں بولیں گے۔ ۱۸ اگر وہ سانپوں کو اُٹھا لیں گے اور کوئی مہلک چیز پی لیں گے تو اُنہیں کچھ نقصان نہ پہنچے گا۔ وہ بیماروں پر ہاتھ رکھیں گے اور بیمار شفا پائیں گے۔
۱۹ جب خداوند یسُوعؔ اُن سے کلام کر چُکا تو وہ آسمان پر اُٹھا لیا گیا اور خدا کے دائیں طرف بیٹھ گیا۔ ۲۰ تب اُنہوں نے جگہ جگہ جا کر منادی کی اور خداوند اُن کے ساتھ مل کر کام کرتا رہا اور کلام کو اُن معجزوں کے ذریعہ جو ساتھ ساتھ ہوتے تھے ثابت کرتا رہا۔

لُوقا کی اِنجیل

پیش لفظ

لُوقا ایک طبیب تھا جو کئی بار پولُس رسُول کا ہمسفر رہ چُکا تھا۔ اُس نے یہ اِنجیل غالباً ۶۰ تا ۶۵ میلادی کے دوران ایک معزّز یُونانی شخص تھِیُفِلُس کے لیے تحریر کی۔ لُوقا نے اِس اِنجیل میں خداوند یسُوع کو دنیا کے منجی اور کامل اِنسان کے طور پر پیش کیا ہے۔ وہ خداوند یسُوع کے ایک کنواری سے پیدا ہونے کے واقعہ سے اِس اِنجیل کی ابتدا کرتا ہے۔ اِس بارے میں جو تفصیلات اُس نے بہم پہنچائی ہیں وہ ہمیں کہیں اور نہیں ملتیں۔ پھر وہ گلِیل میں خداوند یسُوع کی خدمت اور اُس کے بعد آپ کی یروشلیم کی مسافرت کا حال کافی تفصیل سے بیان کرتا ہے۔ آخر میں خداوند یسُوع کی صلیبی مَوت کے بعد آپ کے پھر سے زندہ ہو جانے پر آپ کے شاگرد خوشی مناتے اور آسمان سے نازل ہونے والی قوّت یعنی پاک رُوح کا اِنتظار کرتے دکھائی دیتے ہیں۔

جہاں متّی رسُول اپنی اِنجیل میں خداوند یسُوع کو بطور مسیح اور مرقس رسُول آپ کو خدا کے خادم کے طور پر پیش کرتے ہیں وہاں لُوقا آپ کو ایک ایسے اِنسانِ کامل اور خداوند کے طور پر پیش کرتا ہے جس کا سلسلۂ نسَب آدم تک پہنچتا ہے (۳: ۲۸ تا ۳۸)۔

خداوند یسُوع تاریخِ عالم کے عظیم ترین فرد ہیں۔ لُوقا آپ کو واقعاتِ عالم کا محور قرار دیتا ہے۔ خداوند یسُوع کی تعلیم، آپ کے اعمال، آپ کی صلیبی مَوت اور آپ کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے سے آپ کی جلالی عظمت ظاہر ہوتی ہے۔

تمہید

۱ چونکہ بہت سے لوگوں نے فیصلہ کیا ہے کہ اُن باتوں کو جو ہمارے درمیان واقع ہوئی ہیں٭ سلسلہ وار بیان کریں٭ [۲] خصوصاً اُن باتوں کو جنہیں کلام کے خادموں نے٭ جو شروع سے اُن کے چشم دید گواہ تھے٭ ہم تک پہنچایا۔ [۳] اِس لیے اَے معزّز تھِیُفِلُس میں نے خود شروع سے ہر بات کی خوب تحقیق کی اور مناسب سمجھا کہ سب باتوں کو ترتیب وار تحریر کر کے تیری خدمت میں پیش کروں [۴] تاکہ تجھے معلوم ہو جائے کہ جن باتوں کی تُو نے تعلیم پائی ہے وہ کس قدر پختہ ہیں۔

یُوحنّا کی ولادت کی پیش گوئی

[۵] یہودیہ کے بادشاہ ہیرودیس کے زمانہ میں ایک کاہن تھا جس کا نام زکریاہ تھا۔ وہ ابیاہ کے فرقۂ کہانت سے تعلق رکھتا تھا۔ اُس کی بیوی٭ الیشبع بھی ہارون کے خاندان سے تھی۔ [۶] وہ دونوں خدا کی نظر میں راستباز تھے اور خداوند کے تمام احکام اور قوانین پر پُوری طرح عمل کرتے تھے۔ [۷] لیکن اُن کے اولاد نہ تھی کیونکہ الیشبع بانجھ تھی اور دونوں عمر رسیدہ تھے۔

[۸] ایک دفعہ زکریاہ کے فرقہ کی باری پر جب وہ خداوند کے حضور کہانت کے فرائض انجام دے رہا تھا [۹] تو کہانت کے دستُور کے مطابق اُس کے نام کا قُرعہ نکلا کہ وہ خداوند کی ہیکل میں جا کر خوشبو جلائے۔ [۱۰] جب خوشبو جلانے کا وقت آیا اور عبادت کرنے والے باہر جمع ہو کر دعا کر رہے تھے

[۱۱] تو خداوند کا ایک فرشتہ زکریاہ کو خوشبو کے مذبح کی داہنی طرف کھڑا ہُوا دکھائی دیا۔ [۱۲] زکریاہ اُسے دیکھ کر گھبرا گیا اور اُس پر دہشت طاری ہو گئی، [۱۳] لیکن فرشتہ نے اُس سے کہا: زکریاہ! ڈر مت۔ تیری دعا سُن لی گئی ہے۔ تیری بیوی الیشبع سے تیرے لیے ایک بیٹا پیدا ہو گا اور تُو اُس کا نام یُوحنّا رکھنا۔ [۱۴] وہ تیرے لیے خوشی اور شادمانی کا باعث ہو گا اور بہت سے لوگ اُس کی ولادت سے خوش ہوں گے [۱۵] کیونکہ وہ خداوند کی نظر میں بُزرگ ٹھہرے گا۔ وہ مَے اور شراب سے ہمیشہ دُور رہے گا اور اپنی ماں کے پیٹ ہی سے پاک رُوح سے معمُور ہو گا۔ [۱۶] وہ بنی اِسرائیل میں سے بہت سے افراد کو خداوند کی طرف جو اُن کا خدا ہے واپس لے آئے گا۔ [۱۷] اور ایلیاہ کی رُوح اور قوّت میں اُس کے آگے آگے چلے گا تاکہ والدوں کے دل اُن کی اولاد کی طرف اور نافرمانوں کو راستبازوں کی دانائی کی طرف پھیر دے اور خداوند کے لیے ایک

مستعد قوم تیّار کر دے۔

۱۸ زکریاہ نے فرشتہ سے کہا: میں کیسے یقین کروں؟ میں تو بُوڑھا ہُوں اور میری بیوی بھی عمر رسیدہ ہے۔

۱۹ فرشتہ نے جواب دیا: میں جبرائیل ہُوں، میں خدا کے حُضور کھڑا رہتا ہُوں۔ مجھے اِس لیے بھیجا گیا ہے کہ میں تجھ سے کلام کروں اور تجھے یہ خوشخبری سُناؤں۔ ۲۰ اور دیکھ! جب تک یہ باتیں ہو نہیں جاتیں، تیری زبان بند رہے گی اور تُو بول نہ سکے گا کیونکہ تُو نے میری اِن باتوں کا جو اپنے وقت پر پُوری ہوں گی، یقین نہ کیا۔

۲۱ اُس دوران لوگ زکریاہ کا انتظار کر رہے تھے اور حیران تھے کہ اُسے ہیکل میں اتنی دیر کیوں ہو رہی ہے۔ ۲۲ جب وہ باہر آیا تو اُن سے بول نہ سکا۔ وہ سمجھ گئے کہ اُس نے ہیکل میں کوئی رویا دیکھی ہے کیونکہ وہ اِشارے کرتا تھا لیکن بول نہیں سکتا تھا۔

۲۳ جب اُس کی خدمت کے دِن پُورے ہو گئے تو وہ گھر چلا گیا۔ ۲۴ اِس کے بعد اُس کی بیوی الیشبع حاملہ ہو گئی اور اُس نے خود کو پانچ مہینوں تک یہ کہہ کر چھپائے رکھا کہ ۲۵ یہ کام خداوند نے اُن دِنوں کیا جب اُس نے مجھ پر نظر کی اور مجھے لوگوں میں رُسوا ہونے سے بچا لیا۔

خداوند یسُوع کی وِلادت کی پیش گوئی

۲۶ چھٹے مہینے خدا نے جبرائیل فرشتہ کو گلیل کے ایک شہر ناصرت میں ایک کنواری کے پاس بھیجا ۲۷ جس کی منگنی یُوسُف نام کے ایک آدمی سے ہو چُکی تھی جو داؤد کی نسل سے تھا۔ اُس کنواری کا نام مریم تھا۔ ۲۸ فرشتہ نے اُس کے پاس آ کر کہا: سلام! تجھ پر بڑا فضل ہُوا ہے۔ خداوند تیرے ساتھ ہے۔

۲۹ مریم فرشتہ کا کلام سُن کر بہت گھبرائی اور سوچنے لگی کہ یہ کیسا سلام ہے۔ ۳۰ لیکن فرشتہ نے اُس سے کہا: اَے مریم! خوف نہ کر۔ تجھ پر خدا کا فضل ہُوا ہے۔ ۳۱ تُو حاملہ ہوگی اور تیرے بیٹا پیدا ہوگا۔ تُو اُس کا نام یسُوع رکھنا۔ ۳۲ وہ بزرگ ہوگا اور خدا تعالیٰ کا بیٹا کہلائے گا۔ خداوند خدا اُس کے باپ داؤد کا تخت اُسے دے گا ۳۳ اور وہ یعقوب کے گھرانے پر ہمیشہ تک بادشاہی کرے گا۔ اُس کی بادشاہی کبھی ختم نہ ہوگی۔

۳۴ مریم نے فرشتہ سے پُوچھا: یہ کس طرح ہوگا؟ میں تو کنواری ہُوں۔

۳۵ فرشتہ نے جواب دیا: پاک رُوح تجھ پر نازل ہوگا اور خدا تعالیٰ کی قدرت تجھ پر سایہ ڈالے گی۔ اِس لیے وہ مُقدّس جو پیدا ہوگا خدا کا بیٹا کہلائے گا۔ ۳۶ اور دیکھ! تیری رشتہ دار الیشبع کے بھی بڑھاپے میں بیٹا ہونے والا ہے اور جسے لوگ بانجھ کہتے تھے وہ چھ ماہ سے حاملہ ہے ۳۷ کیونکہ خدا کے نزدیک کچھ بھی غیر ممکن نہیں۔

۳۸ مریم نے جواب دیا: میں خدا کی بندی ہُوں۔ جیسا تُو نے کہا ہے، خدا کرے ویسا ہی ہو! تب فرشتہ اُس کے پاس سے چلا گیا۔

مریم اور الیشبع کی ملاقات

۳۹ اُنہی دِنوں میں مریم تیّار ہو کر جلدی سے یہودیہ کے پہاڑی علاقہ کے ایک شہر کو گئی ۴۰ اور زکریاہ کے گھر میں داخل ہو کر الیشبع کو سلام کیا۔ ۴۱ جب الیشبع نے مریم کا سلام سُنا تو بچّہ اُس کے رحم میں اُچھل پڑا اور الیشبع پاک رُوح سے بھر گئی ۴۲ اور بلند آواز سے پُکار کر کہنے لگی: تُو عورتوں میں مبارک ہے اور تیرے پیٹ کا پھل مبارک ہے۔ ۴۳ اور مجھ پر یہ فضل کِس لیے ہُوا کہ میرے خداوند کی ماں میرے پاس آئی؟ ۴۴ کیونکہ دیکھ! جونہی تیرے سلام کی آواز میرے کانوں میں پہنچی، بچّہ خوشی کے مارے میرے پیٹ میں اُچھل پڑا۔ ۴۵ مبارک ہے وہ جو ایمان لائی کہ خداوند نے اُس سے جو کچھ کہا وہ پُورا ہو کر رہے گا۔

مریم کا گیت

۴۶ اور مریم نے کہا:

میری جان خداوند کی تعظیم کرتی ہے
۴۷ اور میری رُوح میرے نجات دینے والے خدا سے خوش ہُوئی،
۴۸ کیونکہ اُس نے اپنی کنیز کی پست حالی پر نظر کی۔
دیکھ! اب سے لے کر ہر زمانہ کے لوگ مجھے مبارک کہیں گے،
۴۹ کیونکہ خدائے قادر نے میرے لیے بڑے بڑے کام کیے ہیں۔
اور اُس کا نام پاک ہے۔
۵۰ اُس کی رحمت اُس سے ڈرنے والوں پر،
نسل بہ نسل جاری رہتی ہے۔
۵۱ اُس نے اپنے بازو سے عظیم کام کیے ہیں؛
جو اپنے آپ کو بڑا سمجھتے تھے، اُس نے اُنہیں تتّر بتّر کر دیا۔
۵۲ اُس نے حاکموں کو اُن کے تخت سے نیچے گرا دیا
اور پست حالوں کو اُوپر اُٹھا دیا۔
۵۳ اُس نے بھوکوں کو اچھی چیزوں سے سیر کر دیا
لیکن دولتمندوں کو خالی ہاتھ لوٹا دیا۔
۵۴ اُس نے اپنے خادم، اِسرائیل کی دستگیری کی،
اپنی اُس رحمت کی یادگاری میں

۵۵ جس کا اُس نے ہمارے باپ دادا سے، ابرہام سے اور اُس کی
نسل سے وعدہ کیا تھا
کہ وہ اُن پر ہمیشہ تک ہوتی رہے گی۔

۵۶ اور مریم تقریباً تین ماہ تک الیشبع کے ساتھ رہی اور پھر اپنے گھر لوٹ گئی۔

یُوحنّا کی ولادت

۵۷ اب الیشبع کے وضعِ حمل کا وقت آ پہنچا اور اُس کے بیٹا پیدا ہُوا۔ ۵۸ اُس کے پڑوسیوں اور رشتہ داروں نے یہ سُن کر کہ خداوند نے اُس پر بڑا کرم کیا ہے اُس کے ساتھ مل کر خوشی منائی۔
۵۹ آٹھویں دِن وہ بچّے کا ختنہ کرنے کے لیے آئے اور اُس کا نام اُس کے باپ کے نام پر زکریاہ رکھنا چاہتے تھے۔ ۶۰ لیکن اُس کی ماں بول اُٹھی اور کہنے لگی، نہیں، اُس کا نام یُوحنّا ہوگا۔
۶۱ اُنہوں نے اُس سے کہا: تیرے خاندان میں کوئی بھی اِس نام کا نہیں۔
۶۲ تب اُنہوں نے اُس کے باپ سے اشاروں میں پُوچھا کہ تُو بچّے کا نام کیا رکھنا چاہتا ہے؟ ۶۳ اُس نے تختی منگوائی اور اُس پر یہ لکھ کر کہ ''اُس کا نام یُوحنّا ہے،'' سب کو حیرت میں ڈال دیا۔ ۶۴ اُسی دم اُس کا مُنہ کھل گیا اور اُس کی زبان کام کرنے لگی اور وہ بولنے لگا اور خدا کی تعریف کرنے لگا۔ ۶۵ اِس واقعہ سے پڑوس کے تمام لوگوں پر دہشت چھا گئی اور یہودیہ کے تمام پہاڑی علاقوں میں اِن باتوں کا چرچا ہونے لگا۔ ۶۶ اور سُننے والے حیران ہو کر سوچتے تھے کہ یہ بچّہ بڑا ہو کر کیا بنے گا کیونکہ خداوند کی قدرت ابھی سے اُس کے ساتھ ہے؟

زکریاہ کا گیت

۶۷ تب اُس کا باپ زکریاہ پاک رُوح سے بھر گیا اور نبوّت کرنے لگا کہ

۶۸ اِسرائیل کے خداوند خدا کی حمد ہو،
کیونکہ اُس نے آ کر اپنے لوگوں کو مخلصی دی ہے۔
۶۹ اُس نے اپنے خادم داؤد کے گھرانے میں
ایک طاقتور نجات دہندہ کو برپا کیا ہے
۷۰ جیسا اُس نے اپنے پاک نبیوں کی معرفت کہا تھا،
جو پرانے وقتوں سے ہوتے آئے ہیں،
۷۱ تاکہ ہم اپنے دشمنوں سے
اور کینہ رکھنے والوں سے نجات پائیں۔
۷۲ اور وہ ہمارے باپ دادا پر رحم کرے
اور اپنے پاک عہد کو یاد فرمائے،
۷۳ یعنی اُس قسم کو جو اُس نے ہمارے باپ ابرہام سے کھائی تھی:
۷۴ کہ وہ ہمیں توفیق بخشے گا
کہ ہم اپنے دشمنوں کے ہاتھ سے رہائی پا کر کسی بھی خوف کے بغیر،
۷۵ اُس کے حضور میں زندگی بھر
پاکیزگی اور راستبازی سے عبادت کرتے رہیں۔

۷۶ اور اَے بچّے! تُو خداتعالیٰ کا نبی کہلائے گا؛
کیونکہ تُو خداوند کے آگے آگے چل کر اُس کی راہیں تیّار کرے گا،
۷۷ تاکہ اُس کے لوگوں کو اُس نجات کا علم بخشے
جو گناہوں کی معافی سے حاصل ہوتی ہے،
۷۸ ہمارے خدا کی اُس بڑی رحمت کی وجہ سے،
ہم پر عالمِ بالا کا آفتاب طلوع ہوگا
۷۹ تاکہ اُن کو جو تاریکی اور موت کے سایہ میں بیٹھے ہیں،
روشنی بخشے اور ہمارے قدموں کو سلامتی کی راہ پر ڈالے۔

۸۰ اور وہ بچّہ بڑھتا گیا اور روحانی طور پر قوّت پاتا گیا اور اِسرائیل پر ظاہر ہونے کے دِن تک بیابان میں رہا۔

خداوند یسُوع کی ولادت

۲ اُن دِنوں قیصر اوگستُس کی طرف سے فرمان جاری ہُوا کہ رُومی حکومت کی ساری رعایا کے نام لکھے جائیں۔ ۲ (یہ پہلی اِسم نویسی تھی جو سُوریہ کے حاکم کورِنیُس کے عہد میں ہُوئی)
۳ اور سب لوگ نام لکھوانے کے لیے اپنے اپنے شہر کو گئے۔
۴ یُوسُف بھی گلیل کے شہر ناصرت سے یہودیہ میں داؤد کے شہر بیت لحم کو روانہ ہُوا کیونکہ وہ داؤد کے گھرانے اور اولاد سے تھا۔
۵ تاکہ وہاں اپنی منگیتر مریم کے ساتھ جو حاملہ تھی نام لکھوائے۔
۶ جب وہ وہاں تھے تو اُس کے وضعِ حمل کا وقت آ پہنچا۔ ۷ اور اُس کے پہلوٹھا بیٹا پیدا ہُوا۔ اُس نے اُسے کپڑے میں لپیٹ کر چرنی میں رکھ دیا کیونکہ اُن کے لیے سرائے میں جگہ نہ تھی۔

چرواہے اور فرشتے

۸ کچھ چرواہے رات کے وقت ایک میدان میں اپنے ریوڑ کی نگہبانی کر رہے تھے۔ ۹ خداوند کا فرشتہ اُن پر ظاہر ہُوا اور خداوند کا جلال اُن کے چاروں طرف چمکنے لگا۔ وہ بُری طرح ڈر گئے۔

۱۰ لیکن فرشتہ نے اُن سے کہا: ڈرومت کیونکہ میں تمہیں بڑی خوشی کی خبر سُناتاہُوں جوساری اُمّت کے لیے ہوگی ۱۱ کہ آج داؤد کے شہر میں تمہارے لیے ایک نجات دینے والا پیداہُوا ہے یعنی مسیح خداوند ۱۲ اور اُس کا تمہارے لیے یہ نشان ہوگا کہ تُم ایک بچّے کو کپڑے میں لپٹااور چرنی میں پڑاہُوا پاؤ گے۔ ۱۳ یکا یک آسمان سے فرشتوں کا ایک لشکر اُس فرشتے کے ساتھ ظاہر ہُوا۔ فرشتے خدا کی تمجید کررہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ

۱۴ عالمِ بالا پر خدا کی تمجید ہو،
اور زمین پر اُن آدمیوں کو جن سے وہ خوش ہے
صُلح اور سلامتی حاصل ہو۔

۱۵ جب فرشتے اُن کے پاس سے آسمان پر چلے گئے تو چرواہوں نے آپس میں کہا: آؤ ہم بیت لحم چلیں اور جس واقعہ کی خبر خداوند نے ہمیں دی ہے اُسے دیکھیں۔
۱۶ لہٰذا وہ جلدی سے روانہ ہُوئے اور مریم، یُوسُف اور بچّے کو جو چرنی میں پڑا تھا دیکھا۔ ۱۷ اور اُنہیں دیکھ کر وہ بات جو اُنہیں اُس بچّے کے بارے میں کہی گئی تھی مشہُور کردی۔ ۱۸ چرواہوں کی باتیں سُن کر سارے لوگ تعجب کرنے لگے۔ ۱۹ لیکن مریم ساری باتوں کو دل میں رکھ کر اُن پر غور کرنے لگی۔ ۲۰ اور چرواہے جیسا اُنہیں بتایا گیا تھا ویسا ہی سب کچھ دیکھ کر اور سُن کر خدا کی تمجید و تعریف کرتے ہُوئے واپس چلے گئے۔

خداوند یسُوع کا ہیکل میں پیش کیا جانا

۲۱ آٹھویں دِن جب اُس کے ختنہ کا وقت آیا تو اُس کا نام یسُوع رکھا گیا۔ یہ وہی نام ہے جو فرشتہ نے اُسے مریم کے حاملہ ہونے سے پہلے دیا تھا۔
۲۲ جب مُوسیٰ کی شریعت کے مطابق اُن کے پاک ہونے کے دِن پُورے ہو گئے تو یُوسُف اور مریم اُسے یروشلیم لے گئے تا کہ اُسے خداوند کو پیش کریں ۲۳ (جیسا کہ خداوند کی شریعت میں لکھا ہُوا ہے کہ ہر پہلوٹھا خداوند کے لیے مُقدّس ٹھہرے گا۔) ۲۴ اور خداوند کی شریعت کے مطابق قمریوں کا ایک جوڑا یا کبوتر کے دو بچّے قربانی کے لیے لائیں۔
۲۵ اُس وقت یروشلیم میں ایک آدمی تھا جس کا نام شمعُون تھا۔ وہ بڑا نیک اور خدا ترس تھا۔ وہ اِسرائیل کے تسلّی پانے کی راہ دیکھ رہا تھا اور پاک رُوح اُس پر تھا۔ ۲۶ پاک رُوح نے اُسے آگاہ کر دیا تھا کہ جب تک وہ خداوند کے مسیح کو دیکھ نہ لے گا مرے گا نہیں۔ ۲۷ وہ رُوح کی ہدایت سے ہیکل میں آیا اور جب یسُوع کے والدین اُسے اندر لائے تا کہ شریعت کے فرائض انجام دیں ۲۸ تو شمعُون نے اُسے گود میں لے لیا اور خدا کی حمد کر کے کہنے لگا:

۲۹ اَے مالک! تُو اپنے وعدہ کے مطابق،
اب اپنے خادم کو سلامتی سے رخصت کرتا ہے۔
۳۰ کیونکہ میری آنکھوں نے تیری نجات دیکھ لی ہے،
۳۱ جسے تُو نے ساری اُمّتوں کے سامنے تیّار کیا ہے،
۳۲ وہ غیر یہودیوں کے لیے مکاشفہ کا نُور
اور تیری اُمّت اِسرائیل کا جلال بنے گا۔

۳۳ اور بچّے کے ماں باپ اِن باتوں کو جو اُس کے بارے میں کہی جا رہی تھیں تعجب سے سُن رہے تھے۔ ۳۴ تب شمعُون نے اُنہیں برکت دی اور اُس کی ماں مریم سے کہا: دیکھ! یہ طے ہو چُکا ہے کہ یہ بچّہ اِسرائیل میں بہت سے لوگوں کے زوال اور عروج کا باعث ہوگا اور ایسا نشان بنے گا جس کی مخالفت کی جائے گی۔ ۳۵ تا کہ بہت سے دلوں کے اندیشے ظاہر ہو جائیں اور غم کی تلوار تیری جان کو بھی چھید ڈالے گی۔
۳۶ وہاں ایک عورت بھی تھی جو نبوّت کیا کرتی تھی۔ اُس کا نام حنّہ تھا۔ وہ آشر کے قبیلہ کے ایک شخص فنوایل کی بیٹی تھی۔ وہ بڑی عمر رسیدہ تھی اور اپنی شادی کے بعد سات سال تک اپنے شوہر کے ساتھ رہی تھی۔ ۳۷ اب وہ بیوہ تھی اور چوراسی برس کی ہو چُکی تھی۔ وہ ہیکل سے جدا نہ ہوتی تھی بلکہ رات دِن روزوں اور دعاؤں کے ساتھ عبادت میں لگی رہتی تھی۔ ۳۸ اُس وقت وہ بھی وہاں آ کر خدا کا شکر ادا کرنے لگی اور اُن سب سے جو یروشلیم کی رہائی کے منتظر تھے اُس بچّے کے بارے میں گفتگو کرنے لگی۔
۳۹ جب یُوسُف اور مریم خداوند کی شریعت کے مطابق سارے کام انجام دے چُکے تو گلیل میں اپنے شہر ناصرت کو لوٹ گئے ۴۰ اور وہ بچّہ بڑھتا اور قوّت پاتا گیا اور حکمت سے معمُور ہوتا گیا اور خدا کا فضل اُس پر تھا۔

بارہ سالہ یسُوع ہیکل میں

۴۱ اُس کے والدین ہر سال عیدِ فسح کے لیے یروشلیم جایا کرتے تھے۔ ۴۲ جب وہ بارہ برس کا ہو گیا تو وہ عید کے دستُور کے مطابق یروشلیم گئے۔ ۴۳ جب عید کے دِن گزر گئے تو اُس کے

والدین واپس ہُوئے لیکن وہ لڑکا یسُوع یروشلیم میں رہ گیا اور اُس کے والدین کو اِس بات کا پتہ نہ تھا۔ [۴۴] اُن کا خیال تھا کہ وہ قافلہ کے ساتھ ہے۔ لہٰذا وہ ایک منزل آگے نکل گئے اور اُسے اپنے رشتہ داروں اور دوستوں میں ڈھونڈنے لگے۔ [۴۵] جب وہ نہیں ملا تو اُس کی جستجو میں یروشلیم واپس آئے۔ [۴۶] تین دِن کے بعد اُنہوں نے اُسے ہیکل کے اندر اُستادوں کے درمیان بیٹھے ہُوئے اُن کی سُنتے اور اُن سے سوال کرتے پایا۔ [۴۷] اور جو لوگ اُس کی باتیں سُن رہے تھے وہ اُس کی ذہانت اور اُس کے جوابوں پر متعجب تھے۔ [۴۸] جب اُس کے والدین نے اُسے دیکھا تو اُنہیں حیرت ہُوئی۔ اُس کی ماں نے اُس سے کہا: بیٹا تُو نے ہم سے ایسا کیوں کیا؟ تیرا باپ اور میں تجھے ڈھونڈتے ڈھونڈتے پریشان ہو گئے تھے۔

[۴۹] اُس نے پُوچھا: تُم مجھے کیوں ڈھونڈتے پھرتے تھے؟ کیا تمہیں معلوم نہ تھا کہ میرا اپنے باپ کے گھر میں ہونا ضروری ہے؟ [۵۰] لیکن وہ سمجھ نہ پائے کہ وہ اُن سے کیا کہہ رہا ہے۔

[۵۱] تب وہ اُن کے ساتھ روانہ ہو کر ناصرت میں آیا اور اُن کے تابع رہا اور اُس کی ماں نے یہ ساری باتیں اپنے دل میں رکھیں۔ [۵۲] اور یسُوع حکمت اور قد و قامت میں بڑھتا اور خدا اور اِنسان کی نظر میں مقبول ہوتا چلا گیا۔

یُوحنّا بپتسمہ دینے والے کی منادی

۳ قیصر تبریُس کی حکومت کے پندرھویں برس جب پنطیُس پیلاطُس یہُودیہ کا گورنر تھا اور ہیرودیس گلیل کے چوتھائی حِصّہ پر اور اُس کا بھائی فِلپُّس اِیتُوریہ اور ترخونی تس کے چوتھائی حِصّہ اور لِسانیاس ابلینے کے چوتھائی حِصّہ پر حکمران تھا [۲] اور حنّاہ اور کائفا سردار کاہن تھے۔ اُس وقت خدا کا کلام بیابان میں زکریاہ کے بیٹے یُوحنّا پر نازل ہُوا۔ [۳] اور وہ یردن کے اِردگرد کے علاقوں میں جا کر گناہوں کی معافی کے لیے توبہ کے بپتسمہ کی منادی کرنے لگا۔ [۴] جیسا کہ یسعیاہ نبی کے کلام کی کتاب میں لکھا ہے:

بیابان میں کوئی پُکار رہا ہے،
خداوند کے لیے راہ تیّار کرو،
اُس کے لیے سیدھے راستے بناؤ۔
[۵] ہر گھاٹی بھر دی جائے گی،
اور ہر پہاڑ اور ٹیلا نیچا کر دیا جائے گا۔
ٹیڑھے راستے سیدھے کر دیے جائیں گے،
اور ناہموار راہیں ہموار بنا دی جائیں گی۔
[۶] اور تمام بشر خدا کی نجات دیکھیں گے۔

[۷] یُوحنّا اُن لوگوں سے جو گروہ در گروہ اُس کے پاس بپتسمہ لینے کے لیے آتے تھے یہ کہتا تھا: اَے سانپ کے بچّو! تمہیں کس نے آگاہ کر دیا کہ آنے والے غضب سے بھاگ نکلو؟ [۸] توبہ کے لائق پھل لاؤ اور آپس میں یہ کہنا شروع نہ کرو کہ ابرہام ہمارا باپ ہے۔ کیونکہ میں تُم سے کہتا ہُوں کہ خدا ابرہام کے لیے اِن پتھّروں سے اولاد پیدا کر سکتا ہے۔ [۹] اور درختوں کی جڑ پر پہلے ہی سے کلہاڑا رکھ دیا گیا ہے۔ پس جو درخت اچھا پھل نہیں لاتا وہ کاٹا اور آگ میں ڈالا جاتا ہے۔

[۱۰] لوگوں نے اُس سے پُوچھا کہ آخر ہم کیا کریں؟ [۱۱] یُوحنّا نے جواب دیا: جس کے پاس دو کُرتے ہوں اُس کے ساتھ جس کے پاس ایک بھی نہ ہو بانٹ لے اور جس کے پاس کھانا ہو وہ بھی ایسا ہی کرے۔

[۱۲] اور محصول لینے والے بھی بپتسمہ لینے آئے اور پُوچھنے لگے: اَے اُستاد! ہم کیا کریں؟

[۱۳] اور اُس نے اُن سے کہا: جتنا لینے کا تمہیں اختیار دیا گیا ہے اُس سے زیادہ نہ لو۔

[۱۴] تب بعض سپاہیوں نے بھی پُوچھا کہ ہم کیا کریں؟

اور اُس نے اُن سے کہا: کسی پر جھوٹا اِلزام مت لگاؤ اور نہ ڈرا دھمکا کر کسی سے کچھ لو۔ اپنی تنخواہ پر قناعت کرو۔

[۱۵] جب لوگ بڑے شوق سے منتظر تھے اور دِل ہی دِل میں سوچ رہے تھے کہ ہو نہ ہو یہ یُوحنّا ہی مسیح ہے [۱۶] تو یُوحنّا نے جواب دیتے ہُوئے کہا: میں تو تمہیں پانی سے بپتسمہ دیتا ہُوں لیکن وہ جو مجھ سے بھی زیادہ زور آور ہے آنے والا ہے۔ میں تو اِس لائق بھی نہیں کہ اُس کی جوتیوں کے تسمے کھول سکوں۔ وہ تمہیں پاک رُوح اور آگ سے بپتسمہ دے گا۔ [۱۷] اُس کا چھاج اُس کے ہاتھ میں ہے اور وہ اپنے کھلیان کو خوب صاف کرے گا اور گیہوں کو اپنے کھتّے میں جمع کرے گا اور بھوسے کو اُس آگ میں جلائے گا جو بجھتی ہی نہیں۔ [۱۸] اور وہ اُنہیں نصیحت کے طور پر بہت سی باتیں بتاتا اور خوشخبری سناتا رہا۔

[۱۹] ہیرودیس چوتھائی علاقہ پر حکمران تھا۔ یُوحنّا نے اُسے سرزنش کی تھی کیونکہ اُس نے اپنے بھائی فِلپُّس کی بیوی سے شادی کر لی تھی اور دوسری بہت سی بدکاریاں بھی کی تھیں۔ [۲۰] اُس نے سب سے بُری حرکت یہ کی کہ یُوحنّا کو قید میں ڈلوا دیا۔

خداوند یسُوع کا بپتسمہ اور نسَب نامہ

۲۱ جب سب لوگ بپتسمہ لے رہے تھے تو یسُوع نے بھی بپتسمہ لیا اور جب وہ دعا کر رہا تھا تو آسمان کھل گیا ۲۲ اور پاک رُوح جسمانی صورت میں کبُوتر کی مانند اُس پر نازل ہُوا اور آسمان سے ایک آواز آئی: تُو میرا پیارا بیٹا ہے۔ تجھ سے میں بہت خوش ہُوں۔

۲۳ جب یسُوع نے اپنا کام شروع کیا تو وہ تقریباً تیس برس کا تھا۔ وہ یُوسُف کا بیٹا سمجھا جاتا تھا،

جو عیلی کا بیٹا تھا، ۲۴ وہ متّات کا،
وہ لاوی کا، وہ ملکی کا،
وہ ینّا کا اور وہ یُوسُف کا بیٹا تھا۔
۲۵ وہ متّت یاہ کا، وہ عامُوس کا،
وہ ناحوم کا اور وہ اسلیاہ کا
اور وہ نُوگہ کا بیٹا تھا، ۲۶ وہ ماعت کا
وہ متّتیاہ کا، وہ شمعی کا،
وہ یوسیخ کا اور وہ یوداہ کا بیٹا تھا۔
۲۷ وہ یُوحنّا کا، وہ ریسا کا،
وہ زرُبّابل کا، وہ سیالتی ایل کا،
اور وہ نیری کا بیٹا تھا، ۲۸ وہ ملکی کا،
وہ ادّی کا، وہ قوسام کا،
وہ المودام کا اور وہ عیر کا بیٹا تھا،
۲۹ وہ یشُوع کا، وہ الیعزر کا،
وہ یوریم کا، وہ متّات کا،
اور وہ لاوی کا بیٹا تھا، ۳۰ وہ شمعُون کا،
وہ یہُوداہ کا، وہ یُوسُف کا،
وہ یونام کا اور وہ الیاقیم کا بیٹا تھا۔
۳۱ وہ ملیاہ کا، وہ منّاہ کا،
وہ متّتاہ کا، وہ ناتن کا،
اور وہ داؤد کا بیٹا تھا۔ ۳۲ وہ یسّی کا،
وہ عوبید کا، وہ بوعز کا،
وہ سلمون کا اور وہ نحسون کا بیٹا تھا۔
۳۳ وہ عمّیناداب کا، وہ آرام کا،
وہ حصرون کا، وہ فارص کا،
اور وہ یہُوداہ کا بیٹا تھا۔ ۳۴ وہ یعقوب کا،
وہ اِضحاق کا، وہ ابرہام کا،
وہ تارہ کا اور وہ نحور کا بیٹا تھا۔
۳۵ وہ سرُوج کا، وہ رَعُو کا،
وہ فلج کا، وہ عِبر کا اور وہ سلح کا بیٹا تھا۔ ۳۶ وہ قینان کا۔
وہ ارفکسد کا، وہ سم کا،
وہ نُوح کا اور وہ لمک کا بیٹا تھا۔
۳۷ وہ متُوسلح کا، وہ حنوک کا،
وہ یارد کا، وہ مہلل ایل کا،
وہ قینان کا بیٹا تھا۔ ۳۸ وہ انُوس کا،
وہ سیت کا اور وہ آدم کا اور وہ خدا کا بیٹا تھا۔

خداوند یسُوع کی آزمائش

۴ یسُوع پاک رُوح سے بھرا ہُوا یردن سے لَوٹا اور رُوح کی ہدایت سے بیابان میں چلا گیا ۲ اور چالیس دِن تک شیطان کے ذریعہ آزمایا جاتا رہا۔ اُن دِنوں میں اُس نے کچھ نہ کھایا اور اُن کے پُورے ہو جانے پر اُسے بھوک لگی۔

۳ تب اِبلیس نے اُس سے کہا: اگر تُو خدا کا بیٹا ہے تو اِس پتھّر سے کہہ کہ روٹی بن جائے۔

۴ یسُوع نے اُسے جواب دیا: لکھا ہے کہ آدمی صرف روٹی ہی سے زندہ نہیں رہتا۔

۵ اور اِبلیس نے اُسے ایک اونچے مقام پر لے جا کر پل بھر میں دنیا کی ساری مملکتیں دکھا دیں۔ ۶ اور اُس سے کہا: میں یہ سارا اختیار اور شان و شوکت تجھے عطا کردُوں گا کیونکہ یہ میرے سپرد کیے گئے ہیں اور میں جسے چاہُوں دے سکتا ہُوں۔ ۷ لہٰذا اگر تُو میرے آگے سجدہ کرے گا تو یہ سب کچھ تیرا ہو جائے گا۔

۸ یسُوع نے جواب میں اُس سے کہا: لکھا ہے کہ تُو اپنے خداوند خدا کو سجدہ کر اور صرف اُسی کی عبادت کر۔

۹ اور پھر وہ اُسے یروشلیم میں لے گیا اور ہَیکل کے سب سے اُونچے مقام پر کھڑا کر کے کہنے لگا کہ اگر تُو خدا کا بیٹا ہے تو یہاں سے اپنے آپ کو گرا دے، ۱۰ کیونکہ لکھا ہے کہ

وہ تیرے بارے میں اپنے فرشتوں کو حکم دے گا
کہ تیری خوب حفاظت کریں؛
۱۱ وہ تجھے اپنے ہاتھوں پر اُٹھا لیں گے،
تاکہ تیرے پاؤں کو کسی پتھّر سے ٹھیس نہ لگنے پائے۔

[12] یسُوعؔ نے جواب دیا: فرمایا گیا ہے کہ تُو اپنے خداوند خدا کی آزمایش نہ کر۔
[13] جب ابلیسؔ اپنی ہر آزمایش ختم کر چُکا تو کچھ عرصہ کے لیے اُس کے پاس سے چلا گیا۔

ناصرت میں خداوند یسُوعؔ کی بے قدری

[14] پھر یسُوعؔ رُوح کی قوّت سے معمُور ہو کر گلیلؔ واپس ہُوا اور چاروں طرف کے سارے علاقہ میں اُس کی شہرت پھیل گئی۔ [15] وہ اُن کے عبادت خانوں میں تعلیم دیتا تھا اور سب لوگ اُس کی تعریف کرتے تھے۔
[16] پھر وہ ناصرتؔ میں آیا جہاں اُس نے پرورش پائی تھی اور اپنے دستُور کے مطابق سبَت کے دِن عبادت خانہ میں گیا۔ وہ پڑھنے کے لیے کھڑا ہُوا [17] تو اُسے یسعیاہؔ نبی کی کتاب دی گئی۔ اُس نے اُسے کھولا اور وہ مقام نکالا جہاں یہ لکھا تھا:

[18] خداوند کا رُوح مجھ پر ہے،
اُس نے مجھے مسح کیا ہے
تاکہ میں غریبوں کو خوشخبری سُناؤں۔
اُس نے مجھے بھیجا ہے تاکہ میں قیدیوں کو رہائی
اور اندھوں کو بینائی کی خبر دُوں،
کُچلے ہُوؤں کو آزادی بخشُوں۔
[19] اور خداوند کے سالِ مقبُول کا اعلان کروں۔

[20] پھر اُس نے کتاب بند کر کے خادِم کے حوالہ کر دی اور بیٹھ گیا۔ اور جو لوگ عبادت خانہ میں موجود تھے اُن سب کی آنکھیں اُس پر لگی تھیں۔ [21] اور وہ اُن سے کہنے لگا: یہ نوشتہ جو تمہیں سُنایا گیا، پُورا ہو گیا۔
[22] سب نے اُس کی تعریف کی اور اُن پُرفضل باتوں پر جو اُس کے مُنہ سے نکلتی تھیں تعجب کر کے کہتے تھے: کیا یہ یُوسُفؔ کا بیٹا نہیں؟
[23] یسُوعؔ نے اُن سے کہا: تُم ضرور یہ مثل مجھ پر کہو گے کہ اَے حکیم! اپنا تو علاج کر، جو باتیں ہم نے کفرنحُومؔ میں ہوتے سُنی ہیں اُنہیں یہاں اپنے وطن میں بھی کر۔
[24] اور اُس نے اُن سے کہا کہ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہُوں کہ کوئی نبی اپنے وطن میں مقبُول نہیں ہوتا۔ [25] یہ حقیقت ہے کہ ایلیاؔہ کے زمانہ میں ساڑھے تین برس تک بارش نہ ہونے کی وجہ سے تمام ملک میں سخت کال پڑا۔ اُس وقت بہت سی بیوائیں اِسرائیلؔ میں تھیں، [26] تو بھی ایلیاؔہ اُن میں سے کسی کے پاس نہیں بلکہ صیداؔ کے ایک شہر صارپتؔ کی ایک بیوہ کے پاس بھیجا گیا۔ [27] اور الیشعؔ نبی کے زمانہ میں اِسرائیلؔ میں بہت سے کوڑھی تھے لیکن اُن میں سے کوئی پاک صاف نہ کیا گیا سوائے نعمانؔ کے جو سیریاؔ کا باشندہ تھا۔
[28] جو لوگ عبادت خانہ میں موجود تھے، اِن باتوں کو سُنتے ہی غُصّہ سے بھر گئے۔ [29] وہ اُٹھے اور اُنہوں نے یسُوعؔ کو شہر سے باہر نکال دیا اور پھر اُسے اُس پہاڑی کی چوٹی پر لے گئے جس پر اُن کا شہر آباد تھا تاکہ اُسے وہاں سے نیچے گرا دیں [30] لیکن وہ اُن کے درمیان سے گزر کر نکل گیا۔

ایک بدرُوح کا نکالا جانا

[31] پھر وہ نیچے آیا اور گلیلؔ کے ایک شہر کفرنحُومؔ چلا گیا جہاں وہ ہر سبَت کو تعلیم دیتا تھا [32] اور لوگ اُس کی تعلیم سُن کر حیران ہوتے تھے کیونکہ وہ اختیار کے ساتھ کلام کرتا تھا۔
[33] عبادت خانہ میں ایک آدمی تھا جس میں بدرُوح تھی۔ وہ بڑی آواز سے چلّانے لگا: [34] اَے یسُوعؔ ناصری! تجھے ہم سے کیا کام؟ کیا تُو ہمیں ہلاک کرنے آیا ہے؟ میں جانتا ہُوں کہ تُو کون ہے۔ تُو خدا کا قُدّوس ہے۔
[35] یسُوعؔ نے بدرُوح کو ڈانٹا اور کہا: چُپ رہ اور اِس آدمی میں سے نکل جا۔ اِس پر بدرُوح نے اُس آدمی کو اُن کے درمیان زمین پر دے پٹکا اور اُسے ضرر پہنچائے بغیر اُس میں سے نکل گئی۔
[36] سب لوگ حیرت زدہ ہو کر ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ یہ کیسا کلام ہے؟ وہ اختیار اور قدرت کے ساتھ بدرُوحوں کو حکم دیتا ہے اور وہ نکل جاتی ہیں۔ [37] اور آس پاس کے ہر علاقہ میں اُس کی دھوم مچ گئی۔

بیماروں کا اچھا کرنا

[38] عبادت خانہ سے نکل کر یسُوعؔ شمعُونؔ کے گھر پہنچا۔ شمعُونؔ کی ساس تیز بُخار میں مبتلا تھی۔ لوگوں نے یسُوعؔ سے اُس کا ذکر کیا [39] اور اُس نے اُس کی طرف جُھک کر بُخار کو جھڑکا اور وہ اُتر گیا۔ وہ فوراً اُٹھی اور اُن کی خدمت میں لگ گئی۔
[40] سورج کے ڈوبتے ہی لوگ گھروں سے طرح طرح کی بیماریوں والے مریضوں کو یسُوعؔ کے پاس لاتے تھے اور وہ ایک ایک پر ہاتھ رکھتا اور اُنہیں شفا دیتا تھا۔ [41] اور بدرُوحیں بھی چلّاتی ہُوئی اور یہ کہتی ہُوئی کہ تُو خدا کا بیٹا ہے کئی لوگوں میں سے نکل جاتی تھیں چونکہ اُنہیں معلوم تھا کہ وہ مسیح ہے۔ وہ اُنہیں جھڑکتا تھا

اور بولنے نہ دیتا تھا۔
[۴۲] صبح ہوتے ہی وہ نکل کر کسی ویران جگہ چلا جاتا تھا۔ لوگ ہجُوم در ہجُوم اُسے ڈھونڈتے ہُوئے اُس کے پاس آ جاتے تھے اور اُسے روکتے تھے کہ ہمارے پاس سے مت جا۔ [۴۳] لیکن وہ کہتا تھا: میرا دوسرے شہروں میں بھی خدا کی بادشاہی کی خوشخبری سُنانا ضروری ہے کیونکہ میں اِسی لیے بھیجا گیا ہُوں۔ [۴۴] اور وہ گلیلؔ کے عبادت خانوں میں منادی کرتا رہا۔

خداوند یسُوعؔ کے پہلے شاگرد

۵ ایک دِن یسُوعؔ گنیسرتؔ کی جھیل کے کنارے کھڑا تھا اور لوگوں کا ایک ہجُوم خدا کا کلام سُننے کی غرض سے اُس پر گرا پڑتا تھا۔ [۲] اُس نے دو کشتیاں کنارے لگی دیکھیں۔ مچھلی پکڑنے والے اُنہیں وہاں چھوڑ کر اپنے جال دھونے میں لگے ہُوئے تھے۔ [۳] یسُوعؔ اُن میں سے ایک پر چڑھ گیا اور اُس کے مالک شمعوُنؔ سے کہنے لگا کہ کشتی کو کنارے سے ہٹا کر ذرا دُور لے چل۔ پھر وہ کشتی میں بیٹھ گیا اور لوگوں کو تعلیم دینے لگا۔
[۴] جب وہ اُن سے کلام کر چُکا تو اُس نے شمعوُنؔ سے کہا: کشتی کو گہرے پانی میں لے چل اور تُم شکار کے لیے اپنے جال ڈالو۔
[۵] شمعوُنؔ نے جواب میں کہا: اَے اُستاد! ہم نے ساری رات محنت کی لیکن کچھ ہاتھ نہ آیا، لیکن تیرے کہنے پر جال ڈالتے ہیں۔
[۶] چنانچہ اُنہوں نے جال ڈالے اور مچھلیوں کا اتنا بڑا غول گھیر لیا کہ اُن کے جال پھٹنے لگے۔ [۷] تب اُنہوں نے دوسری کشتی والے ساتھیوں کو اِشارہ کیا کہ آؤ اور ہماری مدد کرو۔ پس وہ آئے اور دونوں کشتیوں کو مچھلیوں سے اِس قدر بھر دیا کہ وہ ڈُوبنے لگیں۔
[۸] شمعوُنؔ پطرس نے یہ دیکھا تو وہ یسُوعؔ کے پاؤں پر گر کر کہنے لگا: اَے خداوند! میں گنہگار آدمی ہُوں۔ تُو میرے پاس سے چلا جا۔ [۹] وجہ یہ تھی کہ وہ اور اُس کے ساتھی مچھلیوں کے اِتنے بڑے شکار کے سبب حیرت زدہ تھے۔ [۱۰] یہی حال زبدیؔ کے بیٹوں یعقوبؔ اور یُوحنّاؔ کا تھا جو شمعوُنؔ کے ساتھی تھے۔
یسُوعؔ نے شمعوُنؔ سے کہا: خوف نہ کر، اب سے تُو اِنسانوں کو پکڑا کرے گا۔ [۱۱] وہ کشتیوں کو کنارے لے آئے اور سب کچھ چھوڑ کر اُس کے پیچھے ہو لیے۔

ایک کوڑھی کا شفا پانا

[۱۲] ایک دفعہ وہ اُس علاقہ کے ایک شہر میں تھا تو ایسا ہُوا کہ ایک آدمی جس کے سارے جسم پر کوڑھ پھیلا ہُوا تھا، یسُوعؔ کو دیکھ کر مُنہ کے بل گرا اور اِلتجا کرنے لگا کہ اَے خداوند! اگر تُو چاہے تو مجھے پاک صاف کر سکتا ہے۔
[۱۳] اور یسُوعؔ نے ہاتھ بڑھا کر اُسے چھُوا اور کہا: میں چاہتا ہُوں کہ تُو پاک صاف ہو جائے اور اُسی وقت اُس کا کوڑھ جاتا رہا۔
[۱۴] تب یسُوعؔ نے اُسے تاکید کی کہ کسی سے کچھ نہ کہنا بلکہ سیدھا کاہن کے پاس جا کر اپنے آپ کو دکھا اور اپنے ساتھ وہ نذریں بھی لے جا جو مُوسیٰؔ نے مقرّر کی ہیں تاکہ لوگوں کے لیے گواہی ہو۔
[۱۵] لیکن یسُوعؔ کے بارے میں سب کو خبر ہو گئی اور لوگ کثرت سے جمع ہونے لگے تاکہ اُس کی تعلیم سُنیں اور اپنی بیماریوں سے شفا پائیں۔ [۱۶] لیکن وہ اکثر غیر آباد مقاموں میں چلا جاتا اور دعا کیا کرتا تھا۔

ایک مفلوُج کا شفا پانا

[۱۷] ایک دِن ایسا ہُوا کہ وہ تعلیم دے رہا تھا اور کچھ فریسی اور شریعت کے عالم جو گلیلؔ اور یہوُدیہؔ کے ہر قصبہ اور یروشلیمؔ سے آئے تھے، وہاں بیٹھے ہُوئے تھے اور خدا کی قدرت اُس کے ساتھ تھی کہ وہ بیماروں کو شفا دے۔ [۱۸] کچھ لوگ ایک مفلوُج کو چارپائی پر ڈال کر لائے اور کوشش کرنے لگے کہ اُسے اندر لے جا کر یسُوعؔ کے سامنے رکھ دیں۔ [۱۹] لیکن بھیڑ اِس قدر تھی کہ وہ اُسے اندر نہ لے جا سکے۔ تب وہ چھت پر چڑھ گئے اور کھپریل ہٹا کر مفلوُج کو چارپائی سمیت لوگوں کے بیچ میں یسُوعؔ کے سامنے اُتار دیا۔
[۲۰] اُس نے اُس کا ایمان دیکھ کر کہا: دوست! تیرے گناہ معاف ہُوئے۔
[۲۱] شریعت کے عالم اور فرِیسی سوچنے لگے کہ یہ آدمی کون ہے جو کفر بکتا ہے۔ خدا کے سوا کون گناہ معاف کر سکتا ہے؟
[۲۲] یسُوعؔ کو اُن کے خیالات معلوم ہو گئے۔ اُس نے جواب میں اُن سے کہا: تُم اپنے دلوں میں ایسی باتیں کیوں سوچتے ہو؟ [۲۳] کیا یہ کہنا زیادہ آسان ہے کہ تیرے گناہ معاف ہُوئے یا یہ کہنا کہ اُٹھ اور چل پھر؟ [۲۴] لیکن تمہیں معلوم ہو کہ ابنِ آدم کو زمین پر گناہ معاف کرنے کا اختیار ہے، اُس نے مفلوُج سے کہا: میں تجھ سے کہتا ہُوں: اُٹھ اور اپنی چارپائی اُٹھا کر اپنے گھر چلا جا۔ [۲۵] وہ اُن کے سامنے اُسی وقت اُٹھ کر کھڑا ہو گیا اور جس چارپائی پر وہ پڑا تھا اُسے اُٹھا کر خدا کی تمجید کرتا ہُوا اپنے گھر چلا گیا۔ [۲۶] وہ سب حیران رہ گئے اور خدا کی تمجید کرنے لگے۔ اُن پر خوف طاری ہو گیا اور وہ کہنے لگے کہ آج ہم نے عجیب باتیں دیکھی ہیں۔

لاوی کا بلایا جانا

۲۷ اِن واقعات کے بعد وہ وہاں سے نکلا اور ایک محصُول لینے والے کو جس کا نام لاوی تھا محصُول کی چوکی پر بیٹھے دیکھا۔ یسُوعؔ نے اُس سے کہا: میرے پیچھے ہو لے۔ ۲۸ وہ اُٹھا اور سب کچھ چھوڑ کر اُس کے پیچھے ہو لیا۔

۲۹ پھر لاویؔ نے اپنے گھر میں یسُوعؔ کے لیے ایک بڑی ضیافت ترتیب دی اور وہاں محصُول لینے والوں اور دُوسرے لوگوں کا جو ضیافت میں شریک تھے بڑا مجمع تھا۔ ۳۰ فریسی اور اُن کے علماءِ شریعت یسُوعؔ کے شاگردوں سے شکایت کر کے کہنے لگے کہ تُم محصُول لینے والوں اور گنہگاروں کے ساتھ کیوں کھاتے پیتے ہو؟

۳۱ یسُوعؔ نے جواب میں اُن سے کہا: بیماروں کو طبیب کی ضرورت ہوتی ہے تندرستوں کو نہیں۔ ۳۲ میں راستبازوں کو نہیں بلکہ گنہگاروں کو توبہ کرنے کے لیے بلانے آیا ہُوں۔

روزہ رکھنے کے بارے میں سوال

۳۳ اُنہوں نے یسُوعؔ سے کہا: یُوحنّاؔ کے شاگرد تو اکثر روزہ رکھتے اور دعائیں کرتے ہیں اور اِسی طرح فریسیوں کے بھی لیکن تیرے شاگرد تو کھاتے پیتے رہتے ہیں؟

۳۴ یسُوعؔ نے اُن سے کہا: کیا تُم دُلہا کی موجودگی میں براتیوں سے روزہ رکھوا سکتے ہو؟ ہرگز نہیں۔ ۳۵ لیکن وہ دِن آئیں گے کہ دُلہا اُن سے جدا کیا جائے گا۔ تب وہ روزہ رکھیں گے۔

۳۶ اور اُس نے اُن سے ایک تمثیل بھی کہی کہ نئی پوشاک کو پھاڑ کر اُس کا پیوند پُرانی پوشاک پر کوئی نہیں لگاتا ورنہ نئی بھی پھٹے گی اور اُس کا پیوند پُرانی پوشاک سے میل بھی نہ کھائے گا۔ ۳۷ تازہ مَے کو بھی پُرانی مشکوں میں کوئی نہیں بھرتا ورنہ مشکیں اُس نئی مَے سے پھٹ جائیں گی، مَے بھی بہہ جائے گی اور مشکیں بھی برباد ہو جائیں گی۔ ۳۸ بلکہ نئی مَے کو نئی مشکوں میں بھرنا چاہیے۔ ۳۹ پُرانی مَے پی کر نئی کی خواہش کوئی نہیں کرتا کیونکہ وہ کہتا ہے کہ پُرانی ہی خوب ہے۔

سبت کا مالک

۶ ایک دفعہ یسُوعؔ سبت کے دِن کھیتوں میں سے ہو کر گزر رہا تھا اور اُس کے شاگرد بالیں توڑ کر ہاتھوں سے مَل مَل کر کھاتے جاتے تھے۔ ۲ اِس پر بعض فریسیوں نے کہا کہ تُم ایسا کام کیوں کرتے ہو جو سبت کے دِن کرنا جائز نہیں؟

۳ یسُوعؔ نے اُنہیں جواب دیا: کیا تُم نے کبھی نہیں پڑھا کہ جب داؤدؔ اور اُس کے ساتھی بھوکے تھے تو اُس نے کیا کِیا؟ ۴ وہ کیسے خدا کے گھر میں داخل ہُوا اور نذر کی ہُوئی روٹیاں لے کر خود بھی کھائیں اور اپنے ساتھیوں کو بھی دیں۔ ایسی روٹیوں کا کھانا سِوائے کاہنوں کے کسی اور کو روا نہ تھا۔ ۵ پھر اُس نے اُن سے کہا: اِبنِ آدم سبت کا مالک ہے۔

۶ ایک دفعہ وہ عبادت خانہ میں جا کر تعلیم دے رہا تھا اور وہ بھی سبت کا دِن تھا۔ وہاں ایک آدمی تھا جس کا دایاں ہاتھ سوکھا ہُوا تھا۔ ۷ شریعت کے عالم اور فریسی اُس کی تاک میں تھے کہ اگر وہ سبت کے دِن اُسے شفا بخشے گا تو اُنہیں اُس پر اِلزام لگانے کا موقع ہاتھ آ جائے گا۔ ۸ لیکن یسُوعؔ کو اُن کے خیالات معلوم ہو گئے۔ اُس نے سُوکھے ہُوئے ہاتھ والے آدمی سے کہا: اُٹھ اور بیچ میں کھڑا ہو جا! وہ اُٹھا اور کھڑا ہو گیا۔

۹ تب یسُوعؔ نے اُن سے کہا: میں تُم سے یہ پُوچھتا ہُوں کہ سبت کے دِن نیکی کرنا روا ہے یا بدی کرنا، جان بچانا یا ہلاک کرنا؟

۱۰ اور اُس نے اُن سب پر نظر دوڑا کر اُس آدمی سے کہا: اپنا ہاتھ بڑھا۔ اُس نے بڑھایا اور اُس کا ہاتھ درست ہو گیا۔ ۱۱ وہ غُصّہ کے مارے پاگل ہو گئے اور آپس میں کہنے لگے کہ ہم یسُوعؔ کے ساتھ کیا کریں؟

رسُولوں کا انتخاب

۱۲ اُن دِنوں میں ایسا ہُوا کہ وہ دعا کرنے کے لیے ایک پہاڑ پر گیا اور رات بھر خدا سے دعا کرتا رہا۔ ۱۳ جب دِن نکلا تو اُس نے اپنے شاگردوں کو پاس بلایا اور اُن میں سے بارہ کو چُن کر اُنہیں رسُول کا لقب دیا۔ ۱۴ یعنی شمعُونؔ جس کا نام اُس نے پطرسؔ بھی رکھا اور اُس کا بھائی اندریاسؔ اور یعقوبؔ اور یُوحنّاؔ اور فِلپُّسؔ اور برتلمائیؔ ۱۵ اور متّیؔ اور توماؔ اور حلفئیؔ کا بیٹا یعقوبؔ اور شمعُونؔ جو زیلوتیسؔ کہلاتا تھا ۱۶ اور یعقوبؔ کا بیٹا یہوُداہ اور یہوُداہ اِسکریوتی جو غدّار ثابت ہُوا۔

مبارکبادیاں اور لعنتیں

۱۷ تب وہ اُن کے ساتھ نیچے اُترا اور میدان میں آ کھڑا ہُوا اور وہاں اُس کے بہت سے شاگرد جمع تھے اور سارے یہوُدیہ اور یروشلیمؔ اور صُورؔ اور صیداؔ کے ساحل سے آنے والوں کا ایک ہجُوم بھی وہاں موجود تھا۔ ۱۸ یہ لوگ اُس کی تعلیم سُننے اور اپنی بیماریوں سے شفا پانے کے لیے آئے تھے اور جو لوگ بدروحوں کی وجہ سے دُکھ اور تکلیف میں مبتلا تھے وہ بھی اچھے کر دیئے گئے۔ ۱۹ سب اُسے چھُونے کی کوشش کرتے تھے کیونکہ اُس میں سے قوّت نکلتی تھی جس کے باعث سب لوگوں کو شفا عنایت ہوتی تھی۔

۲۰ اُس نے اپنے شاگردوں پر نظر ڈالی اور کہا:

مبارک ہو تُم جو غریب ہو،
کیونکہ آسمان کی بادشاہی تمہاری ہے۔
۲۱ مبارک ہو تُم جو ابھی بھوکے ہو،
کیونکہ تُم آسودہ ہوگے۔
مبارک ہو تُم جو ابھی روتے ہو،
کیونکہ تُم ہنسوگے۔
۲۲ مبارک ہو تُم جب اِبنِ آدم کے سبب سے
لوگ تُم سے کینہ رکھیں،
اور تمہیں الگ کر دیں، تمہاری بےعزّتی کریں
اور تمہارے نام کو بُرا جان کر کاٹ دیں۔

۲۳ اُس دِن خوش ہونا اور خوشی کے مارے اُچھلنا کیونکہ تمہیں آسمان پر بڑا اجر حاصل ہوگا، اِس لیے کہ اُن کے باپ دادا نے نبیوں کے ساتھ بھی ایسا ہی سلوک کیا تھا۔

۲۴ مگر افسوس تُم پر جو دولتمند ہو،
کیونکہ تُم اپنی تسلّی پا چکے ہو۔
۲۵ افسوس تُم پر جو اب سیر ہو،
کیونکہ تُم بھوک کا شکار ہوگے۔
افسوس تُم پر جو اب ہنستے ہو،
کیونکہ تُم ماتم کروگے اور روؤگے۔
۲۶ افسوس تُم پر جب سب لوگ تمہیں بھلا کہیں،
کیونکہ اُن کے باپ دادا جھوٹے نبیوں کے ساتھ بھی
یہی کرتے تھے۔

دشمنوں سے محبّت

۲۷ میں تُم سُننے والوں سے کہتا ہُوں کہ اپنے دشمنوں سے محبّت رکھو اور جو تُم سے کینہ رکھتے ہیں اُن کا بھلا کرو۔ ۲۸ جو تُم پر لعنت کریں اُن کے لیے برکت چاہو، جو تمہاری بےعزّتی کریں اُنہیں دعا دو۔ ۲۹ اگر کوئی تیرے ایک گال پر تھپّڑ مارتا ہے تو دوسرا بھی اُس کی طرف پھیر دے۔ اگر کوئی تیرا چوغہ لے لیتا ہے تو اُسے کُرتا لینے سے بھی مت روک۔ ۳۰ جو تجھ سے مانگتا ہے اُسے دے اور اگر کوئی تیرا مال لے لیتا ہے تو اُس سے واپس مت مانگ۔ ۳۱ جیسا تُم چاہتے ہو کہ لوگ تمہارے ساتھ کریں تُم بھی اُن کے ساتھ ویسا ہی کرو۔

۳۲ اور اگر تُم اُن ہی سے محبّت رکھتے ہو جو تُم سے محبّت رکھتے ہیں تو تمہارا کیا احسان ہے؟ کیونکہ گنہگار بھی اپنے محبّت کرنے والوں سے محبّت کرتے ہیں۔ ۳۳ اگر تُم اُن ہی کا بھلا کرتے ہو جو تمہارا بھلا کرتے ہیں تو تمہارا کیا احسان ہے؟ کیونکہ گنہگار بھی ایسا کرتے ہیں۔ ۳۴ اور اگر تُم اُسی کو قرض دیتے ہو جس سے وصول کر لینے کی امید ہے تو تمہارا کیا احسان ہے؟ کیونکہ گنہگار بھی گنہگاروں کو قرض دیتے ہیں تاکہ اُن سے پُورا وصول کر لیں۔ ۳۵ مگر تُم اپنے دشمنوں سے محبّت رکھو، اُن کا بھلا کرو، قرض دو اور اُس کے وصول پانے کی امید نہ رکھو، تو تمہارا اجر بڑا ہوگا اور تُم خدا تعالیٰ کے بیٹے ٹھہروگے کیونکہ وہ ناشکروں اور شریروں پر بھی مہربان ہے۔ ۳۶ جیسا رحیم تمہارا باپ ہے، تُم بھی رحمدل ہو۔

عیب جوئی

۳۷ عیب جوئی نہ کرو تو تمہاری بھی عیب جوئی نہ ہوگی۔ مجرم نہ ٹھہراؤ تو تُم بھی مجرم نہ ٹھہرائے جاؤگے۔ معاف کروگے تو تُم بھی معافی پاؤگے۔ ۳۸ دوگے تو تمہیں بھی دیا جائے گا۔ اچھا پیمانہ دبا دبا کر، ہلا ہلا کر اور لبریز کر کے تمہارے پلّے میں ڈالا جائے گا کیونکہ جس پیمانہ سے تُم ناپتے ہو اُسی سے تمہارے لیے بھی ناپا جائے گا۔

۳۹ اُس نے اُن سے یہ تمثیل بھی کہی: کیا ایک اندھا دوسرے اندھے کو راستہ دکھا سکتا ہے؟ کیا وہ دونوں گڑھے میں نہیں گریں گے؟ ۴۰ کوئی شاگرد اپنے اُستاد سے بڑا نہیں ہوتا لیکن جب پُوری طرح تربیت پائے گا تو اپنے اُستاد جیسا ہو جائے گا۔

۴۱ تُو اپنے بھائی کی آنکھ کا تِنکا کیوں دیکھتا ہے جب کہ تیری اپنی آنکھ میں شہتیر ہے جس کا تُو خیال تک نہیں کرتا؟ ۴۲ تُو کس مُنہ سے اپنے بھائی سے کہہ سکتا ہے کہ بھائی، لا میں تیری آنکھ کا تِنکا نکال دُوں جب کہ تُو اپنی آنکھ کے شہتیر کو نہیں دیکھتا؟ اَے ریاکار! پہلے اپنی آنکھ کا شہتیر تو نکال پھر اپنے بھائی کی آنکھ کے تِنکے کو اچھی طرح دیکھ کر نکال سکے گا۔

درخت اور پھل

۴۳ کیونکہ جو درخت اچھا ہوتا ہے وہ بُرا پھل نہیں لاتا اور نہ ہی بُرا درخت اچھا پھل لاتا ہے ۴۴ ہر درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے کیونکہ کانٹوں والی جھاڑیوں سے نہ تو لوگ انجیر توڑتے ہیں نہ جھڑ بیری سے انگُور۔ ۴۵ اچھا آدمی اپنے دل کے اچھے خزانہ سے اچھی چیزیں نکالتا ہے اور بُرا آدمی بُرے خزانہ سے بُری چیزیں باہر لاتا ہے کیونکہ جو دل میں بھرا ہوتا ہے وہی اُس کے مُنہ پر آتا ہے۔

دو قسم کی بُنیادیں

[46] جب تُم میرے کہنے پر عمل نہیں کرتے تو مجھے خداوند، خداوند کیوں کہتے ہو؟ [47] میں تمہیں بتاتا ہُوں کہ میرے پاس آنے والا اور میری باتیں سُن کر اُن پر عمل کرنے والا کِس کی مانند ہے۔ [48] وہ اُس آدمی کی مانند ہے جس نے گھر بناتے وقت زمین کو کافی گہرائی تک کھودا اور گھر کی بنیاد چٹان پر رکھّی۔ جب سیلاب آیا اور پانی کی لہریں اُس کے گھر سے ٹکرائیں تو اُسے ہِلا نہ سکیں کیونکہ وہ مضبوط بنا ہُوا تھا۔ [49] لیکن جو میری باتیں سُن کر اُن پر عمل نہیں کرتا وہ اُس آدمی کی مانند ہے جس نے گھر کو بنیاد کے بغیر بنایا اور جب پانی کی لہریں اُس سے ٹکرائیں تو وہ گر پڑا اور بالکل تباہ و برباد ہو گیا۔

رُومی افسر کا ایمان

[7] جب یسُوعؔ لوگوں کو اپنی ساری باتیں سُنا چُکا تو کفرنحُومؔ میں آیا۔ [2] وہاں ایک رُومی افسر کا نوکر جو اُسے بہت عزیز تھا، بیمار تھا اور مرنے کے قریب تھا۔ [3] اُس نے یسُوعؔ کے بارے میں سُنا تو کئی یہودی بزرگوں کو اُس کے پاس بھیجا تاکہ وہ یسُوعؔ سے درخواست کریں کہ وہ آ کر اُس کے نوکر کو شفا بخشے۔ [4] وہ یسُوعؔ کے پاس آئے اور اُس کی منّت کر کے کہنے لگے کہ وہ شخص اِس لائق ہے کہ تُو اُس کی مدد کرے [5] کیونکہ وہ ہماری قوم سے محبّت رکھتا ہے اور ہمارا عبادت خانہ بھی اُسی نے بنوایا ہے۔ [6] یسُوعؔ اُن کے ساتھ چلا گیا۔ ابھی وہ اُس گھر سے زیادہ دُور نہ تھا کہ اُس افسر نے اپنے بعض دوستوں کے ذریعہ یسُوعؔ کو کہلوا بھیجا کہ اَے خداوند! تکلیف نہ کر۔ میں اِس لائق نہیں کہ تُو میری چھت کے نیچے آئے۔ [7] اِسی لیے میں نے خود کو بھی اِس لائق نہیں سمجھا کہ تیرے پاس آؤں۔ تُو صرف زبان سے کہہ دے اور میرا خادم شفا پائے گا۔ [8] کیونکہ میں خود بھی کسی کے اختیار میں ہُوں اور سپاہی میرے اختیار میں ہیں۔ جب میں ایک سے کہتا ہُوں کہ جا تو وہ چلا جاتا ہے اور دوسرے سے کہ آ، تو وہ آ جاتا ہے اور کسی نوکر سے کچھ کرنے کو کہوں تو وہ کرتا ہے۔

[9] یسُوعؔ نے یہ سُن کر اُس پر تعجب کیا اور مُڑ کر پیچھے آنے والے لوگوں سے یوں گویا ہُوا: میں تُم سے کہتا ہُوں کہ میں نے اِسرائیلؔ میں بھی ایسا ایمان نہیں پایا۔ [10] جب وہ لوگ جو یسُوعؔ کے پاس بھیجے گئے تھے گھر واپس آئے تو اُنہوں نے اُس نوکر کو تندرست پایا۔

ایک بیوہ کے لڑکے کا زندہ کیا جانا

[11] اگلے دِن ایسا ہُوا کہ وہ نائینؔ نام کے ایک شہر کو گیا۔ اُس کے شاگرد اور بہت سے لوگ بھی اُس کے ساتھ تھے [12] جب وہ اُس شہر کے پھاٹک کے نزدیک پہنچا تو ایک جنازہ باہر نکل رہا تھا جو ایک بیوہ کے اکلوتے بیٹے کا تھا اور شہر کے بہت سے لوگ بھی اُس بیوہ کے ہمراہ تھے۔ [13] جب خداوند نے اُس بیوہ کو دیکھا تو اُسے اُس پر ترس آیا۔ اُس نے اُس سے کہا: مت رو۔

[14] اُس نے پاس آ کر جنازہ کو چھُؤا اور کندھا دینے والے ٹھہر گئے۔ تب اُس نے کہا: اَے جوان میں تجھ سے کہتا ہُوں، اُٹھ! [15] وہ مُردہ اُٹھ بیٹھا اور بولنے لگا۔ اور یسُوعؔ نے اُسے اُس کی ماں کو سونپ دیا۔

[16] تب سب لوگوں پر خوف چھا گیا اور وہ خدا کی تمجید کر کے کہنے لگے: ہمارے درمیان ایک بڑا نبی برپا ہُوا ہے اور خدا اپنے لوگوں کی مدد کرنے آیا ہے۔ [17] اور اِس واقعہ کی خبر سارے یہودیہ اور آس پاس کے تمام علاقہ میں پھیل گئی۔

خداوند یسُوعؔ اور یُوحنّاؔ بپتسمہ دینے والا

[18] یُوحنّاؔ کے شاگردوں نے اِن سب باتوں کی خبر اُسے دی تو اُس نے اپنے شاگردوں میں سے دو کو بُلایا [19] اور اُنہیں خداوند کے پاس یہ معلوم کرنے کے لیے بھیجا کہ وہ جو آنے والا ہے تُو ہی ہے یا ہم کسی اور کی راہ دیکھیں؟

[20] اُن آدمیوں نے یسُوعؔ کے پاس آ کر کہا: یُوحنّاؔ بپتسمہ دینے والے نے ہمیں یہ کہہ کر تیرے پاس بھیجا ہے کہ کیا جو آنے والا ہے تُو ہی ہے یا ہم کسی اور کی راہ دیکھیں؟

[21] اُس وقت یسُوعؔ نے کئی لوگوں کو بیماریوں، آفتوں اور بدرُوحوں سے خلاصی بخشی اور بہت سے اندھوں کو بینائی عطا کی [22] اور تب یُوحنّاؔ کے شاگردوں سے کہا: جو کچھ تُم نے دیکھا اور سُنا ہے جا کر یُوحنّاؔ کو بتاؤ یعنی یہ کہ اندھے پھر سے دیکھنے لگتے ہیں۔ لنگڑے چلنے لگتے ہیں، کوڑھی پاک صاف کیے جاتے ہیں۔ بہرے سُننے لگتے ہیں، مُردے زندہ کیے جاتے ہیں، غریبوں کو خوشخبری سُنائی جاتی ہے۔ [23] مبارک ہے وہ جو میرے سبب سے ٹھوکر نہ کھائے۔

[24] جب یُوحنّاؔ کے قاصِد چلے گئے تو یسُوعؔ یُوحنّاؔ کے بارے میں ہجُوم سے کہنے لگا: تُم بیابان میں کیا دیکھنے گئے تھے؟ کیا ہوا سے ہِلتے ہُوئے سرکنڈے کو؟ [25] اگر نہیں تو اور کیا دیکھنے گئے تھے؟ نفیس کپڑے پہنے ہُوئے کسی شخص کو؟ جو نفیس کپڑے پہنتے ہیں اور عیش کرتے ہیں، شاہی محلوں میں رہتے ہیں۔ [26] آخر تُم کیا دیکھنے گئے تھے؟ کیا کسی نبی کو؟ ہاں، میں تمہیں بتاتا ہُوں کہ نبی سے بھی بڑے کو۔ [27] یہ وہی ہے جس کی بابت پاک کلام میں لکھا ہے کہ:

دیکھ! میں اپنا پیغمبر تیرے آگے بھیج رہا ہُوں،
جو تیرے آگے تیری راہ تیّار کرے گا۔

[۲۸] میں تمہیں بتاتا ہُوں کہ جو عورتوں سے پیدا ہُوئے ہیں اُن میں یُوحنّاؔ سے بڑا کوئی نہیں لیکن جو خدا کی بادشاہی میں سب سے چھوٹا ہے وہ یُوحنّاؔ سے بھی بڑا ہے۔
[۲۹] جب لوگوں نے اور محصُول لینے والوں نے یہ باتیں سُنیں تو اُنہوں نے یُوحنّاؔ کا بپتسمہ لے کر خدا کو برحق مان لیا۔ [۳۰] مگر فریسیوں اور شریعت کے عالموں نے اُس سے بپتسمہ نہ لے کر اپنے متعلق خدا کے نیک اِرادہ کو ٹھکرا دیا۔
[۳۱] میں اِس زمانہ کے لوگوں کو کس سے تشبیہ دُوں اور کس کی مانند کہُوں؟ [۳۲] وہ اُن لڑکوں کی مانند ہیں جو بازار میں بیٹھے ہُوئے ایک دوسرے کو پُکار کر کہتے ہیں:

ہم نے تمہارے لیے بانسری بجائی،
اور تُم نہ ناچے؛
ہم نے ماتم کیا،
اور تُم نہ روئے۔

[۳۳] یُوحنّاؔ بپتسمہ دینے والا نہ تو روٹی کھاتا نہ مَے پیتا آیا اور تُم کہتے ہو کہ اُس میں بدرُوح ہے۔ [۳۴] اِبنِ آدم کھاتا پیتا آیا اور تُم کہتے ہو کہ دیکھو اِس آدمی کو، یہ کھاؤ شرابی اور محصول لینے والوں اور گنہگاروں کا یار ہے۔ [۳۵] مگر حکمت اپنے سارے لڑکوں کی طرف سے برحق ثابت ہُوئی۔

ایک گنہگار عورت کا معافی پانا

[۳۶] کسی فرِیسی نے یسُوعؔ کو دعوت دی کہ میرے یہاں کھانا کھا اور وہ اُس فرِیسی کے گھر جا کر دسترخوان پر بیٹھ گیا۔ [۳۷] ایک بدچلن عورت جو اُسی شہر کی تھی یہ سُن کر کہ یسُوعؔ اُس فرِیسی کے گھر میں کھانا کھانے بیٹھا ہے سنگِ مرمر کے عِطر دان میں عِطر لائی۔ [۳۸] اُس نے یسُوعؔ کے پاؤں کے پاس پیچھے کھڑی ہو کر رونا شروع کر دیا اور وہ اپنے آنسوؤں سے اُس کے پاؤں بھگونے لگی اور اپنے سر کے بالوں سے اُنہیں پونچھ کر بار بار اُنہیں چُومنے لگی اور عِطر سے اُن کا مسح کرنے لگی۔ [۳۹] جس فرِیسی نے اُسے دعوت دی تھی اُس نے یہ دیکھا تو دل ہی دل میں کہنے لگا کہ اگر یہ شخص نبی ہوتا تو جان لیتا کہ جو اُسے چھُو رہی ہے وہ کون ہے اور کیسی عورت ہے یعنی یہ کہ وہ بدچلن ہے۔ [۴۰] یسُوعؔ نے اُس سے کہا: شمعُونؔ مجھے تجھ سے کچھ کہنا ہے۔
اُس نے کہا: اَے اُستاد کہہ۔
[۴۱] کسی ساہوکار کے دو قرضدار تھے۔ ایک نے پانسو دینار اور دوسرے نے پچاس دینار لیے ہُوئے تھے۔ [۴۲] اُن کے پاس قرض ادا کرنے کو کچھ بھی نہ تھا لہٰذا اُس نے دونوں کو اُن کا قرض معاف کر دیا۔ اُن میں سے کون اُسے زیادہ پیار کرے گا؟
[۴۳] شمعُونؔ نے جواب دیا: میرے خیال میں وہ جسے اُس نے زیادہ معاف کیا۔
یسُوعؔ نے اُس سے کہا کہ تیرا فیصلہ صحیح ہے۔
[۴۴] تب اُس نے عورت کی طرف مُڑ کر شمعُونؔ سے کہا: تُو اِس خاتون کو دیکھتا ہے؟ میں تیرے گھر میں داخل ہُوا تو تُو نے میرے پاؤں دھونے کے لیے پانی نہ دیا لیکن اِس خاتون نے اپنے آنسوؤں سے میرے پاؤں بھگو دیئے اور اپنے بالوں سے اُنہیں پونچھا۔ [۴۵] تُو نے مجھے بوسہ نہ دیا لیکن جب سے میں اندر آیا ہُوں یہ خاتون میرے پاؤں چُومنے سے باز نہیں آ رہی ہے۔ [۴۶] تُو نے میرے سر پر تیل نہ ڈالا لیکن اِس خاتون نے میرے پاؤں پر عِطر اُنڈیلا ہے۔ [۴۷] اِس لیے میں تجھ سے کہتا ہُوں کہ اِس کے گناہ جو بہت تھے بخش دیئے گئے ہیں چونکہ اِس نے بہت محبّت ظاہر کی لیکن جس کو تھوڑا معاف کیا گیا ہے وہ تھوڑی محبّت دکھاتا ہے۔
[۴۸] تب یسُوعؔ نے اُس خاتون سے کہا: تیرے گناہ معاف ہُوئے۔
[۴۹] جو لوگ اُس کے ساتھ دسترخوان پر تھے یہ سُن کر دل ہی دل میں کہنے لگے: یہ کون ہے جو گناہ بھی معاف کرتا ہے؟
[۵۰] لیکن اُس نے خاتون سے کہا: تیرے ایمان نے تجھے بچالیا ہے سلامتی کے ساتھ رخصت ہو!

بیج بونے والے کی تمثیل

۸ اِس کے بعد یوں ہُوا کہ وہ اپنے بارہ شاگردوں کے ساتھ شہر شہر اور گاؤں گاؤں پھر کر خدا کی بادشاہی کی خوشخبری سناتا اور منادی کرتا رہا۔ [۲] بعض عورتیں بھی ساتھ تھیں جنہوں نے بدرُوحوں اور بیماریوں سے نجات پائی تھی مثلاً مریمؔ مگدلینی جس میں سے سات بدرُوحیں نکالی گئی تھیں۔ [۳] اور یوأنّہؔ جو ہیرودیسؔ کے دیوان، خُوزہؔ کی بیوی تھی اور سوسنّاؔہ اور کئی دوسری خواتین جو اپنے مال و اسباب سے اُن کی خدمت کرتی تھیں۔
[۴] جب ایک بڑی بھیڑ جمع ہوگئی اور ہر شہر سے لوگ اُس کے

پاس چلے آتے تھے تو اُس نے یہ تمثیل سُنائی۔ [5] ایک دفعہ ایک بیج بونے والا بیج بونے نکلا اور بیج بوتے وقت کچھ بیج راہ کے کنارے گرے جو روندے گئے اور ہوا کے پرندوں نے اُنہیں چُگ لیا۔ [6] کچھ چٹان پر گرے اور اُگتے ہی سُوکھ گئے کیونکہ اُنہیں نمی نہ ملی۔ [7] کچھ جھاڑیوں میں گرے اور جھاڑیوں کے ساتھ بڑھے لیکن جھاڑیوں نے پھیل کر اُنہیں بڑھنے سے روک دیا۔ [8] اور کچھ اچھی زمین پر گرے اور اُگے اور بڑھ کر سَو گُنا پھل لائے۔

یہ باتیں کہہ کر اُس نے پُکارا کہ جس کے پاس سُننے والے کان ہوں وہ سُن لے۔

[9] اُس کے شاگردوں نے اُس سے پُوچھا کہ اِس تمثیل کا مطلب کیا ہے؟ [10] اُس نے کہا: تمہیں تو خدا کی بادشاہی کے رازوں کا علم بخشا گیا ہے لیکن دوسروں کو یہ باتیں تمثیلوں میں بیان کی جاتی ہیں تاکہ

وہ دیکھتے ہُوئے بھی نہ دیکھیں
اور سُنتے ہُوئے بھی نہ سمجھیں۔

[11] اِس تمثیل کا مطلب یہ ہے: بیج خدا کا کلام ہے۔ [12] راہ کے کنارے والے وہ ہیں جو سُنتے تو ہیں لیکن شیطان آتا ہے اور اُن کے دلوں سے کلام کو نکال لے جاتا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ ایمان لائیں اور نجات پائیں۔ [13] چٹان پر کے وہ ہیں جو کلام کو سُن کر اُسے خوشی سے قبول کرتے ہیں لیکن کلام اُن میں جڑ نہیں پکڑتا۔ وہ کچھ عرصہ تک تو اپنے ایمان پر قائم رہتے ہیں لیکن آزمایش کے وقت پسپا ہو جاتے ہیں۔ [14] اور جھاڑیوں میں گرنے والے بیج سے مُراد وہ لوگ ہیں جو کلام کو سُنتے تو ہیں لیکن رفتہ رفتہ زندگی کی فکروں، دولت اور عیش و عشرت میں پھنس جاتے ہیں اور اُن کا پھل پک نہیں پاتا۔ [15] اچھی زمین والے بیج سے مُراد وہ لوگ ہیں جو کلام کو سُن کر اُسے اپنے عمدہ اور نیک دل میں مضبوطی سے سنبھالے رہتے ہیں اور صبر سے پھلتے پھُولتے ہیں۔

چراغ اور چراغدان

[16] کوئی شخص چراغ جلا کر اُسے برتن سے نہیں چھپاتا اور نہ ہی پلنگ کے نیچے رکھتا ہے بلکہ چراغدان پر رکھتا ہے تاکہ اندر آنے والوں کو اُس کی روشنی نظر آئے۔ [17] کیونکہ کوئی چیز چھپی ہُوئی نہیں جو ظاہر نہ کی جائے گی اور نہ ہی کوئی راز ایسا ہے جو معلوم نہ ہوگا اور فاش نہ کیا جائے گا۔ [18] لہٰذا خبردار رہو کہ تُم کس طرح سُنتے ہو۔ کیونکہ جس کے پاس ہے اُسے دیا جائے گا اور جس کے پاس نہیں ہے لیکن وہ سمجھتا ہے کہ ہے اُس سے وہ بھی لے لیا جائے گا۔

خداوند یسُوعؔ کے بھائی اور اُس کی ماں

[19] پھر ایسا ہُوا کہ اُس کی ماں اور اُس کے بھائی اُس کے پاس آئے لیکن لوگوں کی اِس قدر بھیڑ تھی کہ وہ اُس تک پہنچ نہ سکے۔ [20] چنانچہ اُسے خبر دی گئی کہ تیری ماں اور تیرے بھائی باہر کھڑے ہیں اور تجھ سے ملنا چاہتے ہیں۔

[21] لیکن اُس نے جواب میں کہا: میری ماں اور میرے بھائی تو وہ ہیں جو خدا کا کلام سُنتے ہیں اور اُس پر عمل کرتے ہیں۔

طُوفان کا روکا جانا

[22] ایک دِن یسُوعؔ نے اپنے شاگردوں سے کہا آؤ جھیل کے اُس پار چلیں۔ چنانچہ وہ کشتی میں سوار ہُوئے اور روانہ ہو گئے۔ [23] کشتی چلی جارہی تھی کہ یسُوعؔ کو نیند آ گئی۔ اچانک جھیل پر طُوفانی ہوا چلنے لگی اور اُن کی کشتی میں پانی بھرنے لگا اور وہ خطرے میں پڑ گئے

[24] شاگردوں نے یسُوعؔ کے پاس آ کر اُسے جگایا اور کہا: اُستاد! اُستاد! ہم تو ڈوبے جارہے ہیں۔

وہ اُٹھا اور اُس نے ہوا اور پانی کے زور وشور کو جھڑکا۔ دونوں تھم گئے اور بڑا امن ہو گیا۔ [25] تب اُس نے اُن سے کہا: تمہارا ایمان کہاں چلا گیا؟

وہ ڈر گئے اور حیرت زدہ ہو کر ایک دوسرے سے کہنے لگے: آخر یہ آدمی کون ہے جو ہوا اور پانی کو بھی حکم دیتا ہے اور وہ اُس کا حکم مانتے ہیں۔

بدرُوحوں کا نکالا جانا

[26] وہ کشتی کے ذریعہ گراسینیوں کے علاقہ میں پہنچے جو جھیل کے اُس پار گلیلؔ کے سامنے ہے۔ [27] جب یسُوعؔ نے کنارے پر قدم رکھا تو اُسے شہر کا ایک آدمی ملا جس میں بدرُوحیں تھیں۔ اُس نے مُدّت سے کپڑے پہننے چھوڑ دیئے تھے اور وہ کسی گھر میں نہیں بلکہ قبروں میں رہا کرتا تھا۔ [28] جب اُس نے یسُوعؔ کو دیکھا تو زور سے چیخ ماری اور اُس کے سامنے گرا اور چلّا چلّا کر کہنے لگا: اَے یسُوعؔ، خدا تعالٰی کے بیٹے! تُجھے مُجھ سے کیا کام؟ میں تیری مِنّت کرتا ہُوں کہ مجھے عذاب میں نہ ڈال۔ [29] بات یہ تھی کہ یسُوعؔ نے بدرُوح کو اُس آدمی میں سے نکل جانے کا حکم دیا تھا کیونکہ بدرُوح اُس آدمی کو اکثر بڑی شدّت سے پکڑ لیتی تھی اور لوگ اُسے قابو میں

رکھنے کے لیے زنجیروں اور بیڑیوں سے جکڑ دیتے تھے لیکن وہ زنجیروں کو توڑ ڈالتا تھا اور وہ بدرُوح اُسے بیابانوں میں بھگائے پھرتی تھی۔
[۳۰] یسوعؔ نے اُس سے پُوچھا: تیرا نام کیا ہے؟
اُس نے کہا: لشکر، کیونکہ اُس میں بہت سی بدرُوحیں گھُسی ہُوئی تھیں۔ [۳۱] بدرُوحیں اُس کی منّت کرنے لگیں کہ ہمیں اتھاہ گڑھے میں جانے کا حکم نہ دے۔
[۳۲] وہاں پہاڑ پر سُوٴروں کا ایک بڑا غول چر رہا تھا۔ اُن بدرُوحوں نے یسوعؔ سے التجا کر کے کہا کہ ہمیں اُن میں داخل ہو جانے دے۔ اُس نے اُنہیں جانے دیا۔ [۳۳] چنانچہ بدرُوحیں اُس آدمی میں سے نکل کر سُوٴروں میں داخل ہو گئیں اور اُس غول کے سارے سُوٴر ڈھلوان سے جھیل کی طرف لپکے اور ڈُوب مرے۔
[۳۴] یہ ماجرا دیکھ کر سُوٴر چرانے والے بھاگ کھڑے ہُوئے اور اُنہوں نے شہر اور دیہات میں اِس بات کی خبر پہنچائی۔ [۳۵] لوگ اِس ماجرا کو دیکھنے نکلے اور یسوعؔ کے پاس آئے۔ جب اُنہوں نے اُس آدمی کو جس میں سے بدروحیں نکلی تھیں کپڑے پہنے اور ہوش میں یسوعؔ کے پاؤں کے پاس بیٹھے دیکھا تو خوف زدہ رہ گئے۔ [۳۶] اِس واقعہ کے دیکھنے والوں نے اُنہیں بتایا کہ وہ آدمی جس میں بدرُوحیں تھیں کس طرح اچھا ہُوا۔ [۳۷] چونکہ گراسینیوں کے آس پاس کے علاقہ کے سارے باشندے دہشت زدہ ہو گئے تھے اِس لیے یسوعؔ سے کہنے لگے کہ ہمارے پاس سے چلا جا۔ لہٰذا وہ کشتی میں سوار ہو کر واپس جانے لگا۔
[۳۸] اور اُس آدمی نے جس میں سے بدرُوحیں نکلی تھیں اُس کی منّت کی کہ مجھے اپنے ہی ساتھ رہنے دے۔ لیکن یسوعؔ نے اُسے رُخصت کر کے کہا: [۳۹] اپنے گھر لَوٹ جا اور لوگوں کو بتا کہ خدا نے تیرے لیے کیا کچھ کیا ہے۔ چنانچہ وہ وہاں سے چلا گیا اور سارے شہر میں اُن مہربانیوں کا جو یسوعؔ نے اُس پر کی تھیں چرچا کرنے لگا۔

ایک مُردہ لڑکی اور بیمار عورت

[۴۰] جب یسوعؔ واپس آیا تو ایک بڑا ہجوم اُس کے اِستقبال کو موجود تھا کیونکہ سب لوگ اُس کے منتظر تھے۔ [۴۱] مقامی عبادت خانہ کا ایک سردار جس کا نام یائِرؔ تھا آیا اور یسوعؔ کے قدموں پر گر کر اُس کی منّت کرنے لگا کہ وہ اُس کے گھر چلے [۴۲] کیونکہ اُس کی بارہ برس کی اکلوتی بیٹی موت کے بستر پر پڑی تھی۔
جب وہ جا رہا تھا تو لوگ اُس پر گرے پڑتے تھے۔
[۴۳] ایک عورت تھی جس کے بارہ برس سے خون جاری تھا۔ اُس نے اپنی ساری پُونجی حکیموں سے علاج کرانے پر خرچ کر دی تھی لیکن کسی کے ہاتھ سے شفا نہ پا سکی تھی۔ [۴۴] اُس نے پیچھے سے یسوعؔ کے پاس آ کر اُس کی پوشاک کا کنارہ چھُوا اور اُسی وقت اُس کا خون بہنا بند ہو گیا۔
[۴۵] اِس پر یسوعؔ نے کہا: مجھے کس نے چھُوا ہے؟
جب سب اِنکار کرنے لگے تو پطرسؔ نے کہا: اَے اُستاد! لوگ ایک دوسرے کو دھکیل دھکیل کر تجھ پر گرے پڑتے ہیں۔
[۴۶] لیکن یسوعؔ نے کہا: کسی نے مجھے ضرور چھُوا ہے کیونکہ مجھے پتہ ہے کہ مجھ میں سے قوّت نکلی ہے۔
[۴۷] وہ عورت یہ دیکھ کر کہ وہ یسوعؔ سے چھِپ نہیں سکتی کانپتی ہُوئی سامنے آئی اور اُس کے قدموں پر گر کر سارے لوگوں کے سامنے بتانے لگی کہ اُس نے کس غرض سے یسوعؔ کو چھُوا تھا اور وہ کس طرح چھُوتے ہی شفایاب ہُوگئی تھی۔ [۴۸] یسوعؔ نے اُس سے کہا: بیٹی! تیرے ایمان نے تجھے شفا دی ہے، سلامتی کے ساتھ رُخصت ہو!
[۴۹] وہ یہ کہنے بھی نہ پایا تھا کہ عبادت خانہ کے سردار کے گھر سے کسی نے آ کر کہا: تیری بیٹی مَر چکی ہے، اب اُستاد کو تکلیف نہ دے۔
[۵۰] لیکن یسوعؔ یہ سُن کر کہنے لگا: ڈر مت، صرف ایمان رکھ۔ وہ بچ جائے گی۔
[۵۱] جب وہ اُس گھر میں داخل ہُوا تو اُس نے پطرسؔ، یُوحنّاؔ اور یعقوبؔ اور لڑکی کے والدین کے سِوا کسی اور کو اندر نہ جانے دیا۔ [۵۲] سب لوگ لڑکی کے لیے رو پیٹ رہے تھے۔ لیکن یسوعؔ نے اُن سے کہا: رونا پیٹنا بند کرو، لڑکی مَری نہیں بلکہ سو رہی ہے۔
[۵۳] اِس پر وہ یسوعؔ کی ہنسی اُڑانے لگے کیونکہ اُنہیں معلوم تھا کہ لڑکی مَر چکی ہے۔ [۵۴] لیکن اُس نے لڑکی کا ہاتھ پکڑ کر کہا: بیٹی اُٹھ! [۵۵] اُس کی رُوح لَوٹ آئی اور وہ فوراً اُٹھ بیٹھی اور اُس نے حکم دیا کہ لڑکی کو کچھ کھانے کو دیا جائے۔ [۵۶] اُس لڑکی کے والدین حیران رہ گئے۔ یسوعؔ نے اُنہیں تاکید کی کہ جو کچھ ہُوا ہے اُس کا ذکر کسی سے نہ کرنا۔

بارہ شاگردوں کا منادی کے لیے بھیجا جانا

۹ یسوعؔ نے اپنے بارہ شاگردوں کو بلایا اور اُنہیں قدرت اور اختیار بخشا کہ ساری بدروحوں کو نکالیں اور بیماریوں کو دُور کریں۔ [۲] اور اُنہیں روانہ کیا تاکہ وہ خدا کی بادشاہی کی منادی

کریں اور بیماروں کو اچھا کریں ۳ اور اُن سے کہا: راستے کے لیے کچھ نہ لینا، نہ لاٹھی، نہ تھیلا، نہ روٹی، نہ نقدی، نہ دو دو کُرتے۔ ۴ تُم جس گھر میں قدم رکھو اُسی میں ٹھہرے رہنا۔ ۵ اور جس شہر میں لوگ تمہیں قبول نہ کریں تو اُس شہر سے نکلتے وقت اپنے پاؤں کی گرد بھی جھاڑ دینا تاکہ وہ اُن کے خلاف گواہی دے۔ ۶ پس وہ روانہ ہوئے اور گاؤں گاؤں جا کر ہر جگہ خوشخبری سناتے اور مریضوں کو شفا دیتے پھرے۔

۷ ہیرودیس جو ملک کے چوتھائی حصّہ پر حکومت کرتا تھا یہ باتیں سُن کر گھبرا گیا کیونکہ بعض کا کہنا تھا کہ یُوحنّا مُردوں میں سے جی اُٹھا ہے ۸ اور بعض کہتے تھے کہ ایلیّاہ ظاہر ہُوا ہے، بعض اور کہتے تھے کہ پُرانے نبیوں میں سے کوئی نبی زندہ ہو گیا ہے۔ ۹ مگر ہیرودیس نے کہا کہ یُوحنّا کا تو میں نے سر قلم کروا دیا تھا۔ اب یہ کون ہے جس کے بارے میں ایسی باتیں سُننے میں آ رہی ہیں؟ اور وہ یسُوع کو دیکھنے کی کوشش میں لگ گیا۔

پانچ ہزار آدمیوں کو کھلانا

۱۰ شاگردوں نے جو کچھ کیا تھا واپس آ کر یسُوع کو بتایا اور وہ اُنہیں ساتھ لے کر الگ بیت صیدا نام ایک شہر کی طرف روانہ ہُوا۔ ۱۱ لیکن لوگوں کو معلوم ہو گیا اور وہ اُس کا پیچھا کرنے لگے۔ یسُوع نے اُنہیں آنے دیا اور وہ اُنہیں خدا کی بادشاہی کی باتیں سُنانے لگا اور جن کو شفا کی ضرورت تھی اُنہیں اُس نے شفا بخشی۔

۱۲ جب دِن ڈھلنے لگا تو اُن بارہ شاگردوں نے پاس آ کر اُسے کہا: اِن لوگوں کو رُخصت کر دے تاکہ وہ آس پاس کے گاؤں اور بستیوں میں جا سکیں اور اپنے کھانے پینے کا انتظام کریں کیونکہ ہم تو ایک ویران جگہ میں ہیں۔

۱۳ یسُوع نے اُن سے کہا: تُم ہی اُنہیں کھانے کو دو۔

اُنہوں نے کہا: ہمارے پاس پانچ روٹیوں اور دو مچھلیوں سے زیادہ کچھ نہیں، جب تک کہ ہم جا کر ان سب کے لیے کھانا خرید نہ لائیں۔ ۱۴ کیونکہ پانچ ہزار کے قریب لوگ وہاں موجود تھے۔

اُس نے اپنے شاگردوں سے کہا: اِن لوگوں کو پچاس پچاس کی قطاروں میں بٹھا دو۔ ۱۵ چنانچہ اُنہوں نے ایسا ہی کیا اور سب کو بٹھا دیا۔ ۱۶ یسُوع نے وہ پانچ روٹیاں اور دو مچھلیاں لیں اور آسمان کی طرف نظر اُٹھا کر اُن پر برکت چاہی۔ پھر اُس نے اُن کے ٹکڑے کر کے شاگردوں کو دیئے تاکہ وہ اُنہیں لوگوں کے سامنے رکھتے چلے جائیں۔ ۱۷ سب لوگ کھا کر سیر ہو گئے اور اُن کے بچائے ہُوئے ٹکڑوں سے بارہ ٹوکریاں بھر کر اُٹھائی گئیں۔

پطرس کا اقرار

۱۸ ایک دفعہ وہ اکیلا دعا کر رہا تھا اور اُس کے شاگرد اُس کے پاس تھے۔ اُس نے اُن سے پُوچھا: لوگ اِس بارے میں کہ میں کون ہُوں کیا کہتے ہیں؟

۱۹ اُنہوں نے جواب دیا: یوحنّا بپتسمہ دینے والا۔ لیکن بعض ایلیّاہ اور بعض کا خیال ہے کہ پُرانے نبیوں میں سے کوئی نبی جی اُٹھا ہے۔

۲۰ تب اُس نے اُن سے کہا: تُم اِس بارے میں کہ میں کون ہُوں کیا کہتے ہو؟

پطرس نے جواب دیا: تُو خدا کا مسیح ہے۔

۲۱ اِس پر یسُوع نے اُنہیں تاکید کر کے حکم دیا کہ یہ بات کسی سے نہ کہنا۔ ۲۲ یہ بھی کہا کہ ابنِ آدم کو کئی تکلیفوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ وہ بزرگوں، سردار کاہنوں اور فقیہوں کی طرف سے ردّ کر دیا جائے گا۔ وہ اُسے قتل کر ڈالیں گے لیکن وہ تیسرے دِن زندہ ہو جائے گا۔

۲۳ پھر یسُوع نے اُن سب سے کہا: اگر کوئی میری پیروی کرنا چاہے تو وہ خود اِنکاری کرے اور روزانہ اپنی صلیب اُٹھائے اور میرے پیچھے ہو لے۔ ۲۴ کیونکہ جو کوئی اپنی جان کو محفوظ رکھنا چاہتا ہے وہ اُسے کھوئے گا لیکن جو کوئی میرے لیے اپنی جان کھوئے گا وہ اُسے محفوظ رکھے گا۔ ۲۵ آدمی اگر ساری دنیا پا لے مگر اپنا نقصان کر لے یا خود کو گنوا بیٹھے تو کیا فائدہ؟ ۲۶ کیونکہ جو کوئی مجھ سے اور میرے کلام سے شرمائے گا تو ابنِ آدم بھی جب وہ اپنے باپ اور پاک فرشتوں کے جلال کے ساتھ آئے گا تو اُس سے شرمائے گا۔ ۲۷ لیکن میں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ بعض لوگ جو یہاں کھڑے ہیں، جب تک وہ خدا کی بادشاہی کو دیکھ نہ لینگے، مَوت کا مزہ نہ چکھنے پائیں گے۔

خداوند یسُوع کی صورت کا بدل جانا

۲۸ اِن باتوں کے تقریباً آٹھ دِن بعد ایسا ہُوا کہ یسُوع، پطرس، یوحنّا اور یعقوب کو ساتھ لے کر ایک پہاڑ پر دعا کرنے کی غرض سے گیا۔ ۲۹ اور جب وہ دعا کر رہا تھا تو اُس کی صورت بدل گئی اور اُس کی پوشاک سفید ہو کر چمکنے لگی۔ ۳۰ اور دیکھو دو آدمی اُس سے باتیں کر رہے تھے۔ یہ مُوسیٰ اور ایلیّاہ تھے۔ ۳۱ جو جلال میں ظاہر ہو کر یسُوع کے انتقال کا ذکر کر رہے تھے جو یروشلیم میں واقع ہونے والا تھا۔ ۳۲ لیکن پطرس اور اُس کے ساتھیوں کی آنکھیں نیند سے بھاری ہو رہی تھیں۔ جب وہ جاگے تو اُنہوں نے

یسُوعؔ کا جلال دیکھا اور اُن دو آدمیوں پر بھی اُن کی نظر پڑی جو اُس کے ساتھ کھڑے تھے۔ [۳۳] جب وہ یسُوعؔ کے پاس سے جانے لگے تو پطرسؔ نے یسُوعؔ سے کہا: ربیّ! ہمارا یہاں رہنا اچھا ہے۔ کیوں نہ ہم تین ڈیرے کھڑے کریں، ایک تیرے لیے اور ایک ایک مُوسیٰؔ اور ایلیّاہ کے لیے۔ اُسے پتا نہ تھا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔

[۳۴] اِسی دوران اُن پر بدلی چھا گئی اور وہ اُس میں گِھر گئے اور خوفزدہ ہو گئے۔ [۳۵] تب اُس بدلی میں سے آواز آئی کہ یہ میرا برگزیدہ بیٹا ہے، تُم اُس کی سُنو! [۳۶] اور اُس آواز کے ساتھ ہی یسُوعؔ اکیلا پایا گیا۔ وہ چُپ رہے اور جو کچھ دیکھا تھا اُن دِنوں کسی سے اُس کا ذکر نہ کیا۔

ایک لڑکے میں سے بدرُوح کا نکالا جانا

[۳۷] اگلے دِن ایسا ہُوا کہ جب وہ پہاڑ سے اُتر رہے تھے تو لوگوں کی بھیڑ لگ گئی۔ [۳۸] ایک آدمی نے اُس بھیڑ میں سے چلّا کر کہا: اَے اُستاد! میں تیری منّت کرتا ہُوں کہ میرے بیٹے پر نظر کر، وہ میرا اکلوتا بیٹا ہے۔ [۳۹] ایک بدرُوح اُسے قبضہ میں لے لیتی ہے۔ وہ یکایک چلّانے لگتا ہے۔ اُس پر لرزہ طاری ہو جاتا ہے اور اُس کے مُنہ سے جھاگ نکلنے لگتا ہے۔ بدرُوح اُسے زخمی کر کے مشکل سے چھوڑتی ہے۔ [۴۰] میں نے تیرے شاگردوں سے اِلتجا کی تھی کہ وہ بدرُوح کو نکال دیں لیکن وہ نہیں نکال سکے۔

[۴۱] یسُوعؔ نے جواب میں کہا: اَے بے اعتقاد اور گمراہ لوگو! میں کب تک تمہارے ساتھ رہُوں گا اور تمہاری برداشت کرتا رہُوں گا؟ اپنے بیٹے کو یہاں لے آ۔

[۴۲] ابھی وہ آ ہی رہا تھا کہ بدرُوح نے اُسے مروڑ کر زمین پر دے پٹکا۔ لیکن یسُوعؔ نے بدرُوح کو جھڑکا اور لڑکے کو شفا بخشی اور اُسے اُس کے باپ کے حوالے کر دیا۔ [۴۳] اور سب لوگ خدا کی قدرت دیکھ کر حیران رہ گئے اور جب سب لوگ اُن کاموں پر جو یسُوعؔ کرتا تھا تعجب کا اظہار کر رہے تھے تو اُس نے اپنے شاگردوں سے کہا: [۴۴] میری اِن باتوں کو کانوں میں ڈال لو کیونکہ اِبنِ آدم آدمیوں کے حوالے کیے جانے کو ہے۔ [۴۵] لیکن وہ اُس بات کو نہیں جانتے تھے کیونکہ وہ اُن سے پوشیدہ رکھّی گئی تھی تاکہ وہ اُسے سمجھ نہ سکیں اور وہ اُس کے بارے میں یسُوعؔ سے پُوچھتے بھی ڈرتے تھے۔

سب سے بڑا کون ہے

[۴۶] پھر شاگردوں میں یہ بحث چھڑ گئی کہ ہم میں سب سے بڑا کون ہے؟ [۴۷] یسُوعؔ نے اُن کے دل کی بات معلوم کر کے ایک بچّے کو لیا اور اُسے اپنے پاس کھڑا کر کے [۴۸] اپنے شاگردوں سے کہا: جو کوئی اِس بچّے کو میرے نام پر قبول کرتا ہے وہ مجھے قبول کرتا ہے اور جو مجھے قبول کرتا ہے وہ میرے بھیجنے والے کو قبول کرتا ہے کیونکہ جو تُم میں سب سے چھوٹا ہے وہی سب سے بڑا ہے۔

[۴۹] تب یوحنّاؔ نے یسُوعؔ سے کہا: اَے اُستاد! ہم نے ایک شخص کو تیرے نام سے بدرُوحیں نکالتے دیکھا تو اُسے منع کیا کیونکہ وہ ہمارے ساتھ نہیں ہے۔

[۵۰] لیکن یسُوعؔ نے اُسے کہا: پھر اُسے منع نہ کرنا کیونکہ جو تمہارے خلاف نہیں وہ تمہاری طرف ہے۔

سامریہ کے ایک گاؤں والوں کی طرف سے مخالفت

[۵۱] جب یسُوعؔ کے اوپر اُٹھائے جانے کے دِن نزدیک آ گئے تو اُس نے پُختہ اِرادہ کے ساتھ یروشلیمؔ کا رُخ کیا۔ [۵۲] اور اپنے آگے قاصد روانہ کر دیئے۔ یہ قاصد گئے اور سامریوں کے ایک گاؤں میں داخل ہُوئے تاکہ یسُوعؔ کے آنے کی تیّاری کریں۔ [۵۳] لیکن جب گاؤں والوں نے یہ دیکھا کہ یسُوعؔ یروشلیمؔ جانے کا ارادہ رکھتا ہے، تو اُسے قبول نہ کیا۔ [۵۴] یہ دیکھ کر اُس کے شاگردؔ یعقوبؔ اور یوحنّاؔ کہنے لگے: اَے خداوند تُو حکم دے تو ہم [ایلیّاہ کی طرح] آسمان سے آگ نازل کروا کر اِن لوگوں کو بھسم کر دیں! [۵۵] لیکن یسُوعؔ نے مُڑ کر دیکھا اور اُنہیں جھڑک دیا اور کہا کہ تُم نہیں جانتے کہ تُم کیسی رُوح کے ہو۔ [۵۶] کیونکہ [اِبنِ آدم لوگوں کو ہلاک کرنے نہیں بلکہ بچانے آیا ہے]۔ تب وہ کسی دوسرے گاؤں کی طرف روانہ ہو گئے۔

خداوند یسُوعؔ کی شاگردی

[۵۷] جب وہ راستے میں چلے جا رہے تھے تو کسی نے یسُوعؔ سے کہا: تُو جہاں بھی جائے گا میں تیری پیروی کروں گا۔

[۵۸] یسُوعؔ نے اُس سے کہا: لومڑیوں کے بھی بھٹ ہوتے ہیں اور ہوا کے پرندوں کے گھونسلے۔ لیکن اِبنِ آدم کے لیے کوئی جگہ نہیں جہاں وہ اپنا سر بھی رکھ سکے۔

[۵۹] پھر اُس نے ایک اور سے کہا: میرے پیچھے ہو لے۔

لیکن اُس نے کہا: پہلے مجھے اجازت دے کہ میں جا کر اپنے باپ کو دفن کر سکوں۔

[۶۰] یسُوعؔ نے اُس سے کہا: مُردوں کو اپنے مُردے دفن کرنے دے لیکن تُو جا اور خدا کی بادشاہی کی منادی کر۔

[۶۱] ایک اور شخص نے کہا: خداوند، میں تیرے پیچھے چلوں گا

لیکن پہلے مجھے اجازت دے کہ میں اپنے گھر والوں سے رُخصت ہوآؤں۔

۶۲ یسُوع نے اُس سے کہا: جو کوئی ہل پر ہاتھ رکھ کر پیچھے کی طرف دیکھتا ہے وہ خدا کی بادشاہی کے لائق نہیں۔

بہتّر شاگردوں کا تقرّر

۱۰ اس کے بعد خداوند نے بہتّر شاگرد اور مقرّر کیے اور اُنہیں دو دو کر کے اپنے سے پہلے اُن شہروں اور قصبوں میں روانہ کیا جہاں وہ خود جانے والا تھا ۲ اور اُس نے اُن سے کہا: فصل تو بہت ہے لیکن مزدور کم ہیں، اِس لیے فصل کے مالک سے التجا کرو کہ وہ اپنی فصل کاٹنے کے لیے مزدور بھیج دے۔ ۳ جاؤ، دیکھو میں تمہیں گویا برّوں کو بھیڑیوں کے درمیان بھیج رہا ہُوں۔ ۴ اپنے ساتھ بٹوا نہ لے جانا، نہ تھیلی نہ جُوتے اور نہ کسی کو راہ میں سلام کرنا۔

۵ جب کسی گھر میں داخل ہو تو پہلے کہو کہ اِس گھر کی سلامتی ہو۔ ۶ اگر وہاں کوئی سلامتی کا فرزند ہوگا تو تمہارا سلام اُس پر ٹھہرے گا ورنہ تمہارے پاس لَوٹ آئے گا۔ ۷ اُسی گھر میں مُقیم رہو اور گھر والوں کے ساتھ کھاؤ اور پیو کیونکہ مزدور اپنی مزدوری کا حقدار ہے۔ گھر گھر نہ گھومتے پھرنا۔

۸ جس شہر میں داخل ہو اور اُس شہر والے تمہیں قبول کریں تو جو کچھ تمہارے سامنے رکھا جائے اُسے کھاؤ۔ ۹ گھر میں جو لوگ بیمار ہوں اُنہیں شفا دو اور بتاؤ کہ خدا کی بادشاہی تمہارے نزدیک آ پہنچی ہے۔ ۱۰ اور اگر تُم کسی ایسے شہر میں قدم رکھتے ہو جہاں کے لوگ تمہیں قبول نہیں کرتے تو اُس شہر کی گلیوں میں جا کر کہو ۱۱ کہ ہم تمہارے شہر کی گرد کو بھی جو ہمارے پاؤں میں لگی ہُوئی ہے تمہارے لیے جھاڑ دیتے ہیں۔ مگر یہ یاد رکھو کہ خدا کی بادشاہی نزدیک آ پہنچی ہے۔ ۱۲ میں تُم سے کہتا ہُوں کہ اِنصاف کے دِن سدُوم کا حال اُس شہر کے حال سے زیادہ قابلِ برداشت ہوگا۔

۱۳ اَے خُرازِین! تجھ پر افسوس، اَے بیت صیدا! تجھ پر افسوس کیونکہ جو معجزے تمہارے درمیان دکھائے گئے اگر صُور اور صیدا میں دکھائے جاتے تو وہ ٹاٹ اوڑھ کر اور سر پر راکھ ڈال کر کب کے توبہ کر چکے ہوتے۔ ۱۴ پھر بھی عدالت کے دِن صُور اور صَیدا کا حال تمہاری نسبت زیادہ قابلِ برداشت ہوگا۔ ۱۵ اور اَے کفرنحُوم! کیا تُو آسمان تک بلند کیا جائے گا؟ نہیں بلکہ تُو عالمِ ارواح میں اُتار دیا جائے گا۔

۱۶ جو تمہاری سُنتا ہے وہ میری سُنتا ہے۔ جو تمہیں ردّ کرتا ہے وہ مجھے ردّ کرتا ہے اور جو مجھے ردّ کرتا ہے وہ میرے بھیجنے والے کو ردّ کرتا ہے۔

۱۷ اور وہ بہتّر شاگرد خوشی کے ساتھ واپس آئے اور کہنے لگے: اَے خداوند! تیرے نام سے تو بدرُوحیں بھی ہمارا حکم مانتی ہیں۔

۱۸ اُس نے اُن سے کہا: میں نے شیطان کو اِس طرح گرتے دیکھا جیسے بجلی آسمان سے گرتی ہے۔ ۱۹ دیکھو میں نے تمہیں سانپوں اور بچھوؤں کو کُچلنے کا اختیار دیا ہے اور دشمن کی ساری قوّت پر غلبہ عطا کیا ہے اور تمہیں کسی سے بھی ضرر نہ پہنچے گا۔ ۲۰ تاہم اِس بات سے خوش نہ ہو کہ رُوحیں تمہارا حکم مانتی ہیں بلکہ اِس بات سے خوش ہو کہ تمہارے نام آسمان پر لکھے ہُوئے ہیں۔

۲۱ اُسی گھڑی یسُوع پاک رُوح کی خوشی سے معمور ہو کر کہنے لگا: اَے باپ! آسمان اور زمین کے خداوند! میں تیری حمد کرتا ہُوں کہ تُو نے یہ باتیں عالموں اور دانشوروں سے پوشیدہ رکھیں اور بچّوں پر ظاہر کیں۔ ہاں، اَے باپ! تیری خوشی اِسی میں تھی۔

۲۲ ساری چیزیں میرے باپ کی طرف سے میرے سپرد کر دی گئی ہیں اور سوا باپ کے کوئی نہیں جانتا کہ بیٹا کون ہے اور سوا بیٹے کے کوئی نہیں جانتا کہ باپ کون ہے اور سوائے اُس کے جس پر بیٹا اُسے ظاہر کرنے کا اِرادہ کرتا ہے۔

۲۳ تب وہ اپنے شاگردوں کی طرف متوجّہ ہُوا اور صرف اُن ہی سے کہنے لگا: مبارک ہیں وہ آنکھیں جو یہ باتیں دیکھتی ہیں جنہیں تُم دیکھتے ہو۔ ۲۴ کیونکہ میں تُم سے کہتا ہُوں کہ بہت سے نبیوں اور بادشاہوں کی خواہش تھی کہ یہ باتیں دیکھیں جو تُم دیکھتے ہو مگر نہ دیکھ پائے اور یہ باتیں سُنیں جو تُم سُنتے ہو مگر نہ سُن پائے۔

نیک سامری کی تمثیل

۲۵ تب ایک عالمِ شریعت اُٹھا اور یسُوع کو آزمانے کی غرض سے کہنے لگا: اَے اُستاد! مجھے ابدی زندگی کا وارث بننے کے لیے کیا کرنا ہوگا؟

۲۶ یسُوع نے اُس سے کہا: شریعت میں کیا لکھا ہے؟ تُو کس طرح پڑھتا ہے؟

۲۷ اُس نے جواب میں کہا کہ: خداوند اپنے خدا سے اپنے سارے دل اور اپنی جان اور اپنی ساری طاقت اور اپنی ساری عقل سے محبّت رکھ اور اپنے پڑوسی سے اپنے برابر پیار کر۔

۲۸ یسُوع نے اُس سے کہا: تُو نے ٹھیک جواب دیا ہے۔ یہی کر تو تُو زندہ رہے گا۔

۲۹ مگر اُس نے اپنی راستبازی جتانے کی غرض سے یسُوع

سے پُوچھا: میرا پڑوسی کون ہے؟

۳۰ یسُوع نے جواب میں کہا: ایک آدمی یروشلیم سے یریحو جا رہا تھا کہ ڈاکوؤں کے ہاتھوں میں جا پڑا۔ اُنہوں نے اُس کے کپڑے اُتار لیے اور اُسے مارا پیٹا اور زخمی کر دیا اور ادھ مُوا چھوڑ کر چلے گئے۔ ۳۱ اِتّفاقاً ایک کاہن اُس راہ سے جا رہا تھا۔ اُس نے زخمی کو دیکھا مگر کترا کر چلا گیا۔ ۳۲ اِسی طرح ایک لاوی بھی اُدھر آ نکلا اور اُسے دیکھ کر کترا کر چلا گیا۔ ۳۳ پھر ایک سامری جو سفر کر رہا تھا وہاں آ نکلا۔ زخمی کو دیکھ کر اُسے بڑا ترس آیا۔ ۳۴ وہ اُس کے پاس گیا اور اُس کے زخموں پر تیل اور مَے لگا کر اُنہیں باندھا اور زخمی کو اپنے جانور پر بٹھا کر سرائے میں لے گیا اور اُس کی تیمارداری کی۔ ۳۵ اگلے دِن اُس نے دو دینار نکال کر بھٹیارے کو دیئے اور کہا: اِس کی دیکھ بھال کرنا اور اگر خرچہ زیادہ ہُوا تو میں واپسی پر ادا کر دُوں گا۔

۳۶ تیرے نزدیک اِن تینوں میں سے کون اُس شخص کا جو ڈاکوؤں کے ہاتھوں میں جا پڑا تھا پڑوسی ثابت ہُوا؟

۳۷ شریعت کے عالم نے جواب دیا: وہ جس نے اُس کے ساتھ ہمدردی کی۔

۳۸ یسُوع نے اُس سے کہا: جا، تُو بھی ایسا ہی کر۔

خداوند یسُوع کا مریم اور مرتھا کے گھر جانا

۳۹ یسُوع اور اُس کے شاگرد چلتے چلتے ایک گاؤں میں پہنچے۔ وہاں مرتھا نام کی ایک عورت نے اُسے اپنے گھر میں اُتارا۔ اُس کی ایک بہن بھی تھی جس کا نام مریم تھا۔ وہ خداوند کے قدموں کے پاس بیٹھ کر اُس کی باتیں سُن رہی تھی۔ ۴۰ لیکن مرتھا کام کی زیادتی کی وجہ سے گھبرا گئی اور یسُوع کے پاس آ کر کہنے لگی: خداوند! تجھے ذرا بھی خیال نہیں کہ میری بہن نے مجھے خدمت کرنے کے لیے اکیلا چھوڑ رکھا ہے۔ اُسے کہہ کہ میری مدد کرے۔

۴۱ خداوند نے جواب میں اُس سے کہا: مرتھا! مرتھا! تُو بہت سی چیزوں کے بارے میں پریشان ہو رہی ہے ۴۲ حالانکہ ایک ہی چیز ہے جس کی ضرورت ہے اور مریم نے وہ اچھا حِصّہ چُن لیا ہے جو اُس سے چھینا نہ جائے گا۔

دعائے ربّانی

۱۱ ایک دِن یسُوع کسی جگہ دعا کر رہا تھا۔ جب وہ کر چُکا تو اُس کے شاگردوں میں سے ایک نے کہا: خداوند! جیسے یوحنّا نے اپنے شاگردوں کو دعا کرنا سکھایا، تُو ہمیں بھی سکھا۔

۲ اُس نے اُن سے کہا کہ جب تُم دعا کرو تو کہو:

اَے باپ!
تیرا نام پاک مانا جائے،
تیری بادشاہی آئے۔
۳ ہماری روز کی روٹی ہمیں ہر روز عطا فرما۔
۴ ہمارے گناہ معاف کر،
کیونکہ ہم بھی اپنے ہر قرضدار کو معاف کرتے ہیں۔
اور ہمیں آزمایش میں نہ لا۔

۵ پھر اُس نے اُن سے کہا: فرض کرو کہ تُم میں سے کسی کا ایک دوست ہے۔ وہ آدھی رات کو اُس کے پاس جا کر کہتا ہے کہ اَے دوست! مجھے تین روٹیاں دے ۶ کیونکہ میرا ایک دوست سفر کر کے میرے پاس آیا ہے اور میرے پاس کچھ بھی نہیں کہ اُس کی خاطر تواضع کر سکوں۔

۷ اور وہ اندر سے جواب میں کہتا ہے: مجھے تکلیف نہ دے، دروازہ بند ہے اور میں اور میرے بال بچّے بستر میں ہیں، میں اُٹھ کر تجھے دے نہیں سکتا۔ ۸ میں تُم سے کہتا ہُوں کہ اگرچہ وہ اُس کا دوست ہے، وہ اُٹھ کر نہ بھی دے تو بھی اُس کے بار بار اصرار کرنے کے باعث ضرور اُٹھے گا اور جتنی روٹیوں کی اُسے ضرورت ہے دے گا۔

۹ پس میں تُم سے کہتا ہُوں: مانگتے رہو گے تو تمہیں دیا جائے گا، ڈھونڈتے رہو گے تو پاؤ گے۔ دروازہ کھٹکھٹاتے رہو گے تو تمہارے لیے کھول دیا جائے گا۔ ۱۰ کیونکہ جو مانگتا ہے اُسے ملتا ہے، جو ڈھونڈتا ہے وہ پاتا ہے اور جو کھٹکھٹاتا ہے اُس کے لیے دروازہ کھول دیا جائے گا۔

۱۱ تُم میں سے کون سا باپ ایسا ہے کہ جب اُس کا بیٹا مچھلی مانگے تو اُسے مچھلی نہیں بلکہ سانپ پکڑا دے؟ ۱۲ یا انڈا مانگے تو اُس کے ہاتھ میں بچھّو تھما دے۔ ۱۳ پس جب تُم بُرے ہو کر بھی اپنے بچّوں کو اچھی چیزیں دینا جانتے ہو تو کیا آسمانی باپ اُنہیں پاک رُوح افراط سے عطا نہ فرمائے گا جو اُس سے مانگتے ہیں۔

خداوند یسُوع اور بعلزبُول

۱۴ ایک دفعہ یسُوع ایک گُونگے میں سے بدرُوح کو نکال رہا تھا اور جب بدرُوح نکل گئی تو گُونگا بولنے لگا اور لوگ تعجب کرنے لگے۔ ۱۵ لیکن اُن میں سے بعض نے کہا: وہ بدرُوحوں کے سردار، بعلزبُول کی مدد سے بدرُوحوں کو نکالتا ہے۔ ۱۶ بعض اُسے آزمانے کی غرض سے اُس سے کوئی آسمانی نشان طلب کرنے لگے۔ ۱۷ لیکن

یسُوعؔ نے اُن کے خیالات جان کر اُن سے کہا: جس حکومت میں پھُوٹ پڑ جاتی ہے وہ ویران ہو جاتی ہے اور جس گھر میں پھُوٹ پڑ جاتی ہے وہ قائم نہیں رہ سکتا۔ [18] اور اگر شیطان اپنی ہی مخالفت کرنے لگے تو اُس کی حکومت کیسے قائم رہ سکتی ہے؟ پھر بھی تُم کہتے ہو کہ میں بعلزبُولؔ کی مدد سے بدرُوحوں کو نکالتا ہُوں۔ [19] اگر میں بعلزبُولؔ کی مدد سے بدرُوحوں کو نکالتا ہُوں تو تمہارے شاگرد اُنہیں کس کی مدد سے نکالتے ہیں؟ پس وہی تمہارے مُنصِف ہوں گے۔ [20] لیکن اگر میں خدا کی قدرت سے بدرُوحوں کو نکالتا ہُوں تو خدا کی بادشاہی تمہارے پاس آ پہنچی ہے۔

[21] جب کوئی زورآور مسلح ہو کر اپنے گھر کی حفاظت کرتا ہے تو اُس کا مال و اسباب محفوظ رہتا ہے۔ [22] لیکن جب اُس سے بھی زیادہ زورآور آدمی اُس پر حملہ کر کے اُسے مغلوب کر لیتا ہے تو اُس کے سارے ہتھیار جن پر اُس کا بھروسا تھا چھین لیتا ہے اور اُس کا سارا مال و اسباب لُوٹ کر بانٹ دیتا ہے۔

[23] جو میرے ساتھ نہیں وہ میرا مخالف ہے اور جو میرے ساتھ جمع نہیں کرتا، وہ بکھیرتا ہے۔

[24] جب کسی آدمی میں سے بدرُوح نکلتی ہے تو وہ سوکھے مقاموں میں جا کر آرام ڈھونڈتی ہے اور جب نہیں پاتی تو کہتی ہے کہ میں اپنے اُسی گھر میں واپس چلی جاؤں گی جہاں سے میں نکلی تھی۔ [25] اور واپس آ کر اُسے صاف ستھرا اور آراستہ پاتی ہے۔ [26] تب وہ جا کر اپنے سے بھی بدتر سات اور رُوحوں کو ہمراہ لے آتی ہے اور وہ اندر جا کر اُس میں رہنے لگتی ہیں اور اُس آدمی کا حال پہلے سے بھی زیادہ بُرا ہو جاتا ہے۔

[27] یسُوعؔ یہ باتیں کہہ ہی رہا تھا کہ ہجُوم میں سے ایک عورت نے اونچی آواز میں اُس سے کہا: مبارک ہے وہ پیٹ جس سے تُو پیدا ہُوا اور مبارک ہیں وہ چھاتیاں جنہوں نے تجھے دودھ پلایا۔ [28] لیکن یسُوعؔ نے کہا کہ جو لوگ خدا کا کلام سُنتے اور اُس پر عمل کرتے ہیں وہ زیادہ مبارک ہیں۔

یُوناہ کا نشان

[29] جب بھیڑ زیادہ ہونے لگی تو یسُوعؔ نے کہا: اِس زمانہ کے لوگ بُرے ہیں جو مجھ سے نشان طلب کرتے ہیں مگر یُوناہؔ کے نشان کے سِوا کوئی اور نشان اُنہیں نہیں دیا جائے گا۔ [30] کیونکہ جس طرح یُوناہؔ نِینوَہؔ کے باشندوں کے لیے نشان ٹھہرا اُسی طرح اِبنِ آدم بھی اِس زمانہ کے لوگوں کے لیے نشان ٹھہرے گا۔ [31] دکھّن کی ملکہ عدالت کے دِن اِس زمانہ کے لوگوں کے ساتھ کھڑی ہو کر اُنہیں مجرم ٹھہرائے گی کیونکہ وہ بڑی دُور سے سلیمانؔ کی حکمت سُننے کے لیے آئی تھی اور دیکھو یہاں سلیمانؔ سے بھی بڑا موجود ہے۔ [32] نِینوَہؔ کے لوگ عدالت کے دِن اِس زمانہ کے لوگوں کے ساتھ کھڑے ہو کر اُنہیں مجرم ٹھہرائیں گے، اِس لیے کہ اُنہوں نے یُوناہؔ کی منادی کی وجہ سے توبہ کر لی تھی اور دیکھو! یہاں وہ موجود ہے جو یُوناہؔ سے بھی بڑا ہے۔

بدن کا چراغ

[33] کوئی شخص چراغ جلا کر تہہ خانہ یا کسی برتن کے نیچے نہیں بلکہ چراغدان پر رکھتا ہے تاکہ اندر آنے والوں کو روشنی دکھائی دے۔ [34] تیرے بدن کا چراغ تیری آنکھ ہے۔ جب تیری آنکھ سالم ہے تو تیرا بدن بھی روشن ہے؛ اگر خراب ہے تو تیرا بدن بھی تاریک ہے۔ [35] خبردار، کہیں ایسا نہ ہو کہ جو روشنی تجھ میں ہے وہ تاریکی بن جائے۔ [36] پس اگر تیرا سارا بدن روشن ہو اور کوئی حصّہ تاریک نہ رہے تو وہ سارے کا سارا ایسا روشن ہوگا جیسے کسی چراغ نے اپنی چمک سے تجھے روشن کر دیا ہے۔

شریعت کے عالموں اور فریسیوں پر ملامت

[37] یسُوعؔ اپنی بات پُوری بھی نہ کر پایا تھا کہ کسی فرِیسی نے اُس سے درخواست کی کہ وہ اُس کے ساتھ کھانا کھائے۔ یسُوعؔ اُس کے گھر میں داخل ہُوا اور دسترخوان پر بیٹھ گیا۔ [38] فرِیسی نے یہ دیکھ کر تعجب کیا کہ وہ بغیر ہاتھ دھوئے کھانا کھانے بیٹھ گیا۔

[39] اِس پر خداوند نے اُس سے کہا: اَے فرِیسیو! تُم پیالے اور رکابی کو باہر سے تو صاف کرتے ہو لیکن تمہارے اندر لُوٹ اور بدی بھری پڑی ہے۔ [40] اَے نادانو! کیا جس نے ظاہر کو بنایا اُس نے باطن کو نہیں بنایا؟ [41] پس اندر کی چیزیں خیرات کر دو تو تمہارے لیے سب کچھ پاک ہو جائے گا۔

[42] مگر اَے فرِیسیو! تُم پر افسوس، تُم پودینہ، سُداب اور سبزی ترکاری کا دسواں حصّہ خدا کو دیتے ہو لیکن اِنصاف کرنے سے اور خدا کی محبّت سے غافل رہتے ہو۔ چاہیے تو یہ تھا کہ دسواں حصّہ دینے کے ساتھ ساتھ یہ بھی کرتے۔

[43] اَے فرِیسیو! تُم پر افسوس، تُم چاہتے ہو کہ لوگ عبادت خانوں میں تمہیں اعلیٰ درجہ کی کُرسیوں پر بٹھائیں اور بازاروں میں جھُک جھُک کر سلام کریں۔

[44] تُم پر افسوس، تُم اُن پوشیدہ قبروں کی طرح ہو جن پر سے لوگ انجانے میں پاؤں رکھتے ہُوئے گزر جاتے ہیں۔

[45] تب شریعت کے عالموں میں سے ایک نے اُسے جواب میں کہا: اَے اُستاد! یہ باتیں کہہ کر تُو ہماری توہین کر رہا ہے۔
[46] اُس نے کہا: اَے شریعت کے عالمو! تُم پر بھی افسوس کیونکہ تُم آدمیوں پر ایسے بوجھ لادتے ہو جنہیں اُٹھانا مشکل ہوتا ہے اور خود اُنہیں اُنگلی بھی نہیں لگاتے۔
[47] تُم پر افسوس! تُم تو نبیوں کی قبریں بناتے ہو اور تمہارے باپ دادا نے اُنہیں ہلاک کیا تھا۔ [48] پس تُم گواہ ہو کہ تُم اپنے باپ دادا کے کاموں کی پُوری تائید کرتے ہو کیونکہ اُنہوں نے تو نبیوں کو قتل کیا اور تُم اُن نبیوں کی قبریں بناتے ہو۔ [49] اِس لیے خدا کی حکمت نے فرمایا کہ میں نبیوں اور رسُولوں کو اُن کے پاس بھیجوں گی۔ وہ اُن میں سے بعض کو قتل کر ڈالیں گے اور بعض کو ستائیں گے۔ [50] پس یہ موجودہ نسل سارے نبیوں کے اُس خون کی جو دنیا کے شروع سے بہایا گیا ہے ذمّہ دار ٹھہرائی جائے گی۔ [51] ہابِلؔ کے خون سے لے کر زکریاہ کے خون تک جسے قربانگاہ اور ہیکل کے درمیان قتل کیا گیا۔ ہاں! میں کہتا ہوں کہ یہ نسل ہی اُن کے خون کی ذمّہ دار ٹھہرائی جائے گی۔
[52] اَے شریعت کے عالمو! تُم پر افسوس، تُم نے علم کی کنجی اپنے قبضہ میں لے لی، تُم خود بھی داخل نہ ہُوئے اور جو داخل ہونا چاہتے تھے اُنہیں بھی روک دیا۔
[53] جب وہ وہاں سے نکلا تو شریعت کے عالموں اور فریسیوں نے اُسے گھیر لیا اور نہایت ہی غُصّہ کی حالت میں چاروں طرف سے مختلف سوالات کرنے لگے [54] تاکہ اُس کے مُنہ سے کوئی ایسی بات نکل جائے جس پر وہ اعتراض کر سکیں۔

ریاکاری سے بچے رہنے کے بارے میں ہدایات

۱۲ اِسی دوران ہزاروں آدمیوں کا مجمع لگ گیا اور جب وہ ایک دوسرے پر گرے پڑ رہے تھے تو یسُوعؔ نے سب سے پہلے اپنے شاگردوں سے مخاطب ہو کر فرمایا: فریسیوں کے خمیر یعنی اُن کی ریاکاری سے خبردار رہنا۔ [2] کوئی چیز ڈھکی ہُوئی نہیں جو ظاہر نہ کی جائے گی اور نہ ہی کوئی چیز چھپی ہُوئی ہے جو جانی نہ جائے گی۔ [3] اِس لیے جو باتیں تُم نے اندھیرے میں کہی ہیں وہ روشنی میں سُنی جائیں گی اور جو کچھ تُم نے کوٹھڑیوں میں کسی کے کان میں کہا ہے، اُس کا اعلان کوٹھوں پر سے کیا جائے گا۔
[4] دوستو! میں تُم سے کہتا ہُوں کہ اُن سے مت ڈرو جو بدن کو ہلاک کرتے ہیں اور اُس کے بعد اور کچھ نہیں کر سکتے۔ [5] لیکن میں تمہیں جتائے دیتا ہُوں کہ کس سے ڈرنا چاہئے۔ اُس سے جسے بدن کو ہلاک کرنے کے بعد اُسے جہنّم میں ڈال دینے کا اختیار ہے۔ ہاں! میں تُم سے کہتا ہُوں کہ اُسی سے ڈرو۔ [6] اگرچہ چند سِکّوں میں پانچ چڑیاں خریدی جا سکتی ہیں لیکن خدا اُن میں سے کسی کو بھی فراموش نہیں کرتا۔ [7] تمہارے سر کے تو سارے بال بھی گنے ہُوئے ہیں۔ ڈرو مت، تُم تو کئی چڑیوں سے زیادہ قیمتی ہو۔
[8] میں تمہیں بتاتا ہُوں کہ جو کوئی آدمیوں کے سامنے میرا اِقرار کرتا ہے اِبنِ آدم بھی خدا کے فرشتوں کے روبرو اُس کا اِقرار کرے گا۔ [9] لیکن جو آدمیوں کے سامنے میرا اِنکار کرتا ہے اُس کا اِنکار خدا کے فرشتوں کے روبرو کیا جائے گا۔ [10] جو کوئی اِبنِ آدم کے خلاف کچھ کہے گا اُسے بخش دیا جائے گا لیکن جو پاک رُوح کے خلاف کُفر بکے گا اُسے نہیں بخشا جائے گا۔
[11] جب وہ تمہیں عبادت خانوں میں حاکموں اور بااِختیار اشخاص کے حضور میں لے جائیں تو فکر مت کرنا کہ ہم کیا کہیں اور کیوں اور کیسے جواب دیں۔ [12] کیونکہ پاک رُوح عین وقت پر تمہیں سکھا دے گا کہ تمہیں کیا کہنا ہے۔
[13] ہجُوم میں سے کسی نے اُس سے کہا: اَے اُستاد! میرے بھائی کو حکم دے کہ وہ میراث میں سے میرا حِصّہ میرے حوالے کر دے۔
[14] یسُوعؔ نے جواب دیا: میاں! کس نے مجھے تمہارا مُنصف یا بانٹنے والا مقرّر کیا ہے؟ [15] اور اُس نے اُن سے کہا: خبردار، ہر طرح کے لالچ سے دُور رہو۔ کسی کی زندگی کا اِنحصار اُس کے مال و دولت کی کثرت پر نہیں ہے۔
[16] تب اُس نے اُنہیں یہ تمثیل سُنائی: کسی دولتمند کی زمین میں بڑی فصل ہُوئی [17] اور وہ دل ہی دل میں سوچ کر کہنے لگا: میں کیا کروں؟ میرے پاس جگہ نہیں ہے جہاں میں اپنی پیداوار جمع کر سکوں۔
[18] تب اُس نے کہا: میں ایک کام کروں گا کہ اپنے کھتّے ڈھا کر نئے اور بڑے کھتّے بناؤں گا اور اُس میں اپنا تمام اناج اور مال و اسباب بھر دُوں گا۔ [19] پھر اپنی جان سے کہوں گا: اَے جان! تیرے پاس کئی برسوں کے لیے مال جمع ہے۔ آرام سے رہ، کھا پی اور عیش کر۔
[20] مگر خدا نے اُس سے کہا: اَے نادان! اِسی رات تیری جان تجھ سے طلب کر لی جائیگی۔ پس جو کچھ تُو نے جمع کیا ہے وہ کس کے کام آئے گا؟
[21] چنانچہ جو اپنے لیے تو خزانہ جمع کرتا ہے لیکن خدا کی نظر میں

دولتمند نہیں بنتا اُس کا بھی یہی حال ہوگا۔

فکر نہ کرو

۲۲ تب یسُوعؔ نے اپنے شاگردوں سے کہا: یہی وجہ ہے کہ میں تُم سے کہتا ہُوں کہ نہ تو اپنی جان کی فکر کرو کہ تُم کیا کھاؤ گے نہ اپنے بدن کی کہ تُم کیا پہنو گے ۲۳ کیونکہ جان خوراک سے اور بدن پوشاک سے بڑھ کر ہے۔ ۲۴ کوّوں کو دیکھو جو نہ تو بوتے ہیں نہ کاٹتے ہیں، نہ اُن کے پاس گودام ہوتا ہے نہ کھتّا، تو بھی خدا اُنہیں کھِلاتا ہے۔ تُم تو پرندوں سے بھی زیادہ قدر و قیمت والے ہو۔ ۲۵ تُم میں کون ایسا ہے جو فکر کر کے اپنی عمر میں گھڑی بھر کا بھی اضافہ کر سکے؟ ۲۶ پس جب تُم یہ چھوٹی سی بات بھی نہیں کر سکتے تو باقی چیزوں کی فکر کس لیے کرتے ہو۔

۲۷ سوسن کے درختوں کو دیکھو کہ وہ کس طرح بڑھتے ہیں؟ وہ نہ محنت کرتے ہیں نہ کاتتے ہیں تو بھی میں تُم سے کہتا ہُوں کہ سلیمانؔ بھی اپنی ساری شان و شوکت کے باوجود اُن میں سے کسی کی طرح مُلبّس نہ تھا، ۲۸ پس جب خدا میدان کی گھاس کو جو آج ہے اور کل تنور میں جھونکی جاتی ہے ایسی پوشاک پہناتا ہے، تو اَے کم ایمان والو! کیا وہ تمہیں بہتر پوشاک نہ پہنائے گا؟ ۲۹ اور اِس فکر میں مبتلا مت رہو کہ تُم کیا کھاؤ گے اور کیا پیو گے اور نہ شکّی بنو۔ ۳۰ کیونکہ دنیا کی ساری قومیں اِن چیزوں کی جستجو میں لگی رہتی ہیں لیکن تمہارا باپ جانتا ہے کہ تُم اِن چیزوں کے محتاج ہو۔ ۳۱ بلکہ پہلے خدا کی بادشاہی کی تلاش کرو تو یہ چیزیں بھی تمہیں حاصل ہو جائیں گی۔

۳۲ اَے چھوٹے گلّے! ڈرمت! کیونکہ تمہارے باپ کی خوشی اِسی میں ہے کہ وہ تمہیں بادشاہی عطا فرمائے۔ ۳۳ اپنا مال و اسباب بیچ کر خیرات کر دو اور اپنے لیے ایسے بٹوے بناؤ جو پُرانے نہیں ہوتے یعنی آسمان پر خزانہ جمع کرو جو خالی نہیں ہوتا، جہاں چور نہیں پہنچ سکتا اور جسے کیڑا نہیں لگتا۔ ۳۴ کیونکہ جہاں تمہارا خزانہ ہے وہیں تمہارا دل بھی ہوگا۔

چوکس رہو

۳۵ خدمت کے لیے کمر بستہ رہو اور چراغ جلائے رکھّو۔ ۳۶ اُن آدمیوں کی طرح جو اپنے مالک کے شادی کی ضیافت سے لَوٹنے کا انتظار کر رہے ہیں تاکہ جب وہ آئے اور دروازہ کھٹکھٹائے تو فوراً اُس کے لیے دروازہ کھول دیں۔ ۳۷ وہ نوکر مبارک ہیں جنہیں اُن کا مالک اپنی واپسی پر جاگتا پائے۔ میں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ وہ خود کمر بستہ ہو کر اُنہیں دسترخوان پر بٹھائے گا اور پاس آ کر اُن کی خدمت میں لگ جائے گا۔ ۳۸ اگر مالک رات کے دوسرے یا تیسرے پہر میں آ کر اپنے نوکروں کو خوب چوکس پائے تو اُن کے لیے کتنی اچھی بات ہے۔ ۳۹ لیکن یاد رکھّو کہ اگر گھر کے مالک کو چور کے آنے کا وقت معلوم ہوتا تو وہ بیدار رہتا اور اپنے گھر میں نقب نہ لگنے دیتا۔ ۴۰ پس تُم بھی تیّار رہو کیونکہ جس گھڑی تمہیں خیال تک نہ ہوگا اِبن آدم آ جائے گا۔

۴۱ پطرسؔ نے کہا: اَے خداوند! یہ تمثیل جو تُو نے کہی، صرف ہمارے لیے ہے یا سب کے لیے ہے؟

۴۲ خداوند نے کہا: کون ہے وہ دیانتدار اور عقلمند مُنتظم جس کا مالک اُسے اپنے گھر کے نوکر چاکروں پر مقرّر کرے تاکہ وہ اُنہیں اُن کی خوراک مناسب وقت پر بانٹتا رہے؟ ۴۳ وہ نوکر مبارک ہے جس کا مالک آئے تو اُسے ایسا ہی کرتے پائے۔ ۴۴ میں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ وہ اپنی ساری ملکیّت کی دیکھ بھال کا اختیار اُس کے سپرد کر دے گا۔ ۴۵ لیکن اگر وہ نوکر اپنے دل میں یہ کہنے لگے کہ میرے مالک کے آنے میں ابھی دیر ہے اور دُوسرے نوکروں اور نوکرانیوں کو مارنا پیٹنا شروع کر دے اور خود کھا پی کر نشے میں دھُت رہنے لگے ۴۶ اور اُس نوکر کا مالک کسی ایسے دِن جب کہ نوکر کو اُس کے آنے کی امید نہ ہو اور کسی ایسی گھڑی جس کی اُسے خبر نہ ہو واپس آ جائے تو وہ اُس کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے گا اور اُس کا انجام بے ایمانوں جیسا ہوگا۔

۴۷ لیکن وہ نوکر جو اپنے مالک کی مرضی جان لینے کے باوجود بھی تیّار نہ رہے گا اور نہ ہی اُس کی مرضی کے مطابق عمل کرے گا تو بہت مار کھائے گا۔ ۴۸ مگر جس نے اپنے مالک کی مرضی کو جانے بغیر مار کھانے کے کام کیے وہ کم مار کھائے گا۔ پس جسے زیادہ ذمّہ داری سونپی جائے گی اُس سے امید بھی زیادہ کی جائے گی اور جس کے پاس زیادہ جمع کرایا جائے گا اُس سے طلب بھی زیادہ ہی کیا جائے گا۔

صُلح یا جُدائی

۴۹ میں زمین پر آگ بھڑکانے آیا ہُوں۔ اگر بھڑک چُکی ہوتی تو اچھا ہوتا ۵۰ لیکن مجھے ایک بپتسمہ لینا ہے اور جب تک لے نہیں لیتا میں بہت بے چین رہُوں گا۔ ۵۱ کیا تُم یہ سوچتے ہو کہ میں زمین پر صُلح قائم کرانے کے لیے آیا ہُوں؟ نہیں، میں تو کہوں گا کہ جُدائی کرانے۔ ۵۲ کیونکہ اب سے ایک گھر کے ہی پانچ آدمیوں میں مخالفت پیدا ہو جائے گی۔ دو تین کے مخالف ہو جائیں گے اور تین دو کے۔ ۵۳ باپ بیٹے کے خلاف ہو جائے گا اور بیٹا باپ کے، ماں بیٹی کے اور بیٹی ماں کے۔ ساس بہو کے

اور بہوؔ ساس کے۔

زمانہ کا امتیاز

[54] پھر اُس نے ہجُوم سے کہا: جب تُم بادل کو مغرب سے اُٹھتے دیکھتے ہو تو ایک دم کہنے لگتے ہو کہ بارش آئے گی اور ایسا ہی ہوتا ہے۔ [55] اور جب جنوبی ہوا چلنے لگتی ہے تو تُم کہتے ہو کہ گرمی ہوگی اور ایسا ہی ہوتا ہے۔ [56] اَے ریاکارو! تُم زمین اور آسمان کی صورت دیکھ کر موسم کا اندازہ کرنا تو جانتے ہو لیکن اِس زمانہ کو کیوں نہیں پہچانتے؟ [57] تُم خود ہی فیصلہ کیوں نہیں کر لیتے کہ ٹھیک کیا ہے؟ [58] جب تُو مُدعی کے ساتھ مُنصِف کے پاس جاتا ہے تو راستہ ہی میں اُس سے چھُٹکارا پالے، کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ تجھے مُنصِف کے حوالے کر دے اور مُنصِف تجھے سپاہی کے سپرد کر دے اور سپاہی تجھے قید میں ڈال دے۔ [59] میں تجھ سے کہتا ہُوں کہ جب تک تُو پائی پائی ادا نہ کر دے گا وہاں سے باہر نہ نکل سکے گا۔

تَوبہ یا ہلاکت

۱۳ اُس وقت بعض لوگ وہاں موجود تھے جو اُسے اُن گلیلیوں کے بارے میں بتانے لگے جن کا خون پیلاطُسؔ نے اُن کی قربانی کے جانوروں کے خون میں ملایا تھا۔ [2] اُس نے جواب میں اُن سے کہا: کیا تُم یہ سمجھتے ہو کہ اِن گلیلیوں کا ایسا بُرا انجام اِس لیے ہُوا کہ وہ باقی سارے گلیلیوں سے زیادہ گنہگار تھے۔ [3] میں تُم سے کہتا ہُوں کہ نہیں! بلکہ اگر تُم بھی توبہ نہ کروگے تو سب کے سب اِسی طرح ہلاک ہوگے [4] یا کیا وہ اٹھارہ جن پر سِلوامؔ کا بُرج گرا اور وہ دَب مَرے یرُوشلیمؔ کے باقی باشندوں سے زیادہ قصُوروار تھے؟ [5] میں تُم سے کہتا ہُوں کہ نہیں! بلکہ اگر تُم توبہ نہ کروگے تو تُم سب بھی اِسی طرح ہلاک ہوگے۔

[6] اِس کے بعد اُس نے اُنہیں یہ تمثیل سُنائی: کسی آدمی نے اپنے تاکستان میں انجیر کا درخت لگا رکھا تھا۔ وہ اُس میں پھل ڈھُونڈنے آیا مگر نہ پایا۔ [7] تب اُس نے باغبان سے کہا: دیکھ، میں پچھلے تین برس سے اِس انجیر کے درخت میں پھل ڈھُونڈنے آتا رہا ہُوں اور کچھ نہیں پا سکا ہُوں۔ اِسے کاٹ ڈال۔ یہ کیوں جگہ گھیرے ہُوئے ہے [8] لیکن اُس نے جواب میں اُس سے کہا: مالک! اِسے اِس سال اور باقی رہنے دے۔ میں اِس کے اِردگرد کھُدائی کر کے کھاد ڈالوں گا۔ [9] اگر یہ آیندہ پھل لایا تو خیر ورنہ اِسے کٹوا دینا۔

ایک کُبڑی عورت کا سبَت کے دِن شفا پانا

[10] سبَت کا دِن تھا اور یسُوعؔ کسی عبادت خانہ میں تعلیم دے رہا تھا۔ [11] وہاں ایک عورت تھی جسے اٹھارہ برس سے ایک بدرُوح کے باعث اِس قدر کمزوری تھی کہ وہ کُبڑی ہوگئی تھی اور کسی طرح سیدھی نہ ہوسکتی تھی۔ [12] یسُوعؔ نے اُسے دیکھا تو اپنے پاس بلایا اور کہنے لگا: بی بی! تُو اپنی کمزوری سے چھُوٹ گئی۔ [13] اور یسُوعؔ نے اُس پر ہاتھ رکھّے اور وہ فوراً سیدھی ہوگئی اور خدا کی تمجید کرنے لگی۔ [14] لیکن عبادت خانہ کا سردار، اِس لیے کہ یسُوعؔ نے سبَت کے دِن شفا دی تھی خفا ہوگیا اور لوگوں سے کہنے لگا کہ جب چھ دِن کام کرنے کے لیے مقرّر کر دیئے گئے ہیں تو اُنہی میں شفا پانے کے لیے آیا کرو نہ کہ سبَت کے دِن۔

[15] خداوند نے اُسے جواب دیا اور کہا: ریاکارو! کیا تُم میں سے ہر ایک سبَت کے دِن اپنے بَیل یا گدھے کو تھان سے کھول کر پانی پلانے کے لیے نہیں لے جاتا؟ [16] تو کیا مناسب نہ تھا کہ یہ عورت جو ابرہامؔ کی بیٹی ہے جسے شیطان نے اٹھارہ برس سے باندھ رکھا ہے سبَت کے دِن اِس بند سے چھُڑائی جاتی؟

[17] جب یسُوعؔ یہ باتیں کہہ چُکا تو اُس کے سب مخالف شرمندہ ہوکر رہ گئے اور سارے ہجُوم نے اُن شاندار کاموں پر جو یسُوعؔ کے ہاتھوں انجام پاتے تھے، خُوشی منائی۔

رائی کے دانے اور خمیر کی تمثیل

[18] تب وہ اُن سے کہنے لگا: خدا کی بادشاہی کس چیز کی مانند ہے اور میں اُسے کس سے تشبیہ دُوں؟ [19] وہ رائی کے دانے کی مانند ہے جسے ایک شخص نے لے کر اپنے باغ میں ڈال دیا۔ وہ اُگ کر اتنا بڑا پودا ہوگیا کہ ہوا کے پرندے اُس کی ڈالیوں پر بسیرا کرنے لگے۔

[20] یسُوعؔ نے پھر سے کہا: میں خدا کی بادشاہی کو کس سے تشبیہ دُوں؟ [21] وہ خمیر کی مانند ہے جسے ایک عورت نے لے کر تین ناپ آٹے میں ملا دیا یہاں تک کہ سارے کا سارا آٹا خمیر ہوگیا۔

تنگ دروازہ

[22] وہ یرُوشلیمؔ کا سفر کرتے وقت راستے کے شہروں اور دیہات میں تعلیم دیتا جاتا تھا۔ [23] کسی نے اُس سے پُوچھا: اَے خداوند! کیا تھوڑے سے لوگ ہی نجات پاسکیں گے؟ اُس نے اُن سے کہا: [24] تنگ دروازے سے داخل ہونے کی پُوری کوشش کرو کیونکہ میں تُم سے کہتا ہُوں کہ بہت سے لوگ اندر جانے کی کوشش کریں گے لیکن نہ جاسکیں گے۔ [25] جب مالک مکان ایک دفعہ اُٹھ کر دروازہ بند کر دیتا ہے اور تُم باہر کھڑے کھڑے کھٹکھٹائے جاتے ہو اور کہتے ہو: خداوند! ہمارے لیے دروازہ کھول دے۔

اور وہ جواب میں کہتا ہے کہ میں نہیں جانتا کہ تُم کون ہو اور کہاں سے آئے ہو؟ [26] تب تُم کہنے لگو گے: ہم نے تیرے رُوبرو کھایا پیا اور تُو نے ہمارے گلی کوچوں میں تعلیم دی۔ [27] لیکن وہ تُم سے کہے گا: میں تمہیں نہیں جانتا کہ تُم کون ہو اور کہاں سے آئے ہو۔ اَے بدکارو! مجھ سے دُور ہو جاؤ۔ [28] جب تُم ابرہام، اِضحاق، یعقوب اور سب نبیوں کو خدا کی بادشاہی میں موجود دیکھو گے اور خود کو باہر نکالے ہُوئے پاؤ گے تو روتے اور دانت پیستے رہ جاؤ گے۔ [29] لوگ مشرق، مغرب، شمال اور جنوب سے آکر خدا کی بادشاہی کی ضیافت میں شرکت کریں گے۔ [30] اور دیکھو، بعض آخر ایسے ہیں جو اوّل ہوں گے اور بعض اوّل ہیں جو آخر ہوں گے۔

یروشلیم پر افسوس

[31] اُسی وقت بعض فریسی یسُوع کے پاس آئے اور کہنے لگے: یہاں سے نکل کر کہیں اور چلا جا کیونکہ ہیرودیس تجھے قتل کروانا چاہتا ہے۔ [32] لیکن اُس نے اُن سے کہا: اُس لومڑی سے جا کر یہ کہہ دو کہ دیکھ میں آج اور کل بدرُوحوں کو نکالنے اور مریضوں کو شفا دینے کا کام کرتا رہُوں گا اور تیسرے دِن اُسے پُورا کرلُوں گا۔ [33] پس مجھے آج، کل اور پرسوں اپنا سفر جاری رکھنا ہے۔ کیونکہ ممکن نہیں کہ نبی یروشلیم سے باہر ہلاک ہو۔ [34] اَے یروشلیم! اَے یروشلیم! تُو نے نبیوں کو قتل کیا اور جو تیرے پاس بھیجے گئے اُنہیں سنگسار کر ڈالا۔ میں نے کئی دفعہ چاہا کہ تیرے بچّوں کو جمع کرلُوں جس طرح مُرغی اپنے چُوزوں کو اپنے پروں کے نیچے جمع کرلیتی ہے لیکن تُو راضی نہ ہُوا۔ [35] دیکھو! تمہارا گھر تمہارے ہی لیے چھوڑا جا رہا ہے اور میں کہتا ہُوں کہ تُم مجھے کسی طرح بھی دیکھ نہ پاؤ گے جب تک کہ تمہارے یہ کہنے کا وقت نہ آجائے: مبارک ہے وہ جو خداوند کے نام سے آتا ہے۔

خداوند یسُوع اور فریسی

۱۴ ایک دفعہ یسُوع کسی فریسی سردار کے گھر سبت کے دِن کھانا کھانے گیا تو کئی فریسیوں کی نظر اُس پر تھی۔ [2] وہاں ایک جلندر کا مریض بھی اُس کے رُوبرُو بیٹھا تھا۔ [3] یسُوع نے فریسیوں اور شریعت کے عالموں سے پُوچھا کہ سبت کے دِن شفا دینا جائز ہے یا نہیں؟ [4] وہ خاموش رہے۔ تب یسُوع نے اُسے چھُو کر شفا بخشی اور رُخصت کر دیا۔

[5] اور اُن سے کہا: اگر تُم میں سے کسی کا گدھا یا بَیل گڑھے میں گر پڑے اور سبت کا دِن ہو تو کیا وہ اُسے باہر نہ نکالے گا؟ [6] اور وہ اُن باتوں کا جواب نہ دے سکے۔

[7] جب یسُوع نے دیکھا کہ جو لوگ کھانے پر بلائے گئے تھے کس طرح مخصوص نشِستوں کی تلاش میں ہیں تو اُس نے اُن سے ایک تمثیل کہی: [8] جب کوئی تجھے شادی کی ضیافت پر بلائے تو مہمانِ خصوصی کی جگہ پر نہ بیٹھ۔ ہوسکتا ہے کہ کوئی تجھ سے بھی زیادہ معزّز شخص بلایا گیا ہو۔ [9] اور تُم دونوں کو بلانے والا وہاں آکر تجھ سے کہے کہ یہ جگہ اُس کے لیے ہے، تو تجھے شرمندہ ہوکر اُٹھنا پڑے گا اور سب سے پیچھے بیٹھنا پڑے گا۔ [10] بلکہ جب بھی تُو کسی دعوت پر بلایا جائے تو کسی پچھلی جگہ بیٹھ جا تاکہ جب تیرا میزبان وہاں آئے تو تجھ سے کہے: دوست! سامنے جا کر بیٹھ۔ تب سارے مہمانوں کے سامنے تیری کتنی عزّت ہوگی۔ [11] کیونکہ جو کوئی اپنے آپ کو بڑا بنائے گا وہ چھوٹا کیا جائے گا اور جو اپنے آپ کو چھوٹا بنائے گا وہ بڑا کیا جائے گا۔

[12] پھر یسُوع نے اپنے میزبان سے کہا: جب تُو دوپہر کا یا رات کا کھانا پکوائے تو اپنے دوستوں یا بھائیوں یا رشتہ داروں یا امیر پڑوسیوں کو نہ بُلا کیونکہ وہ بھی تجھے بُلا کر تیرا احسان چُکا سکتے ہیں [13] بلکہ جب تُو ضیافت کرے تو غریبوں، ٹُنڈوں، لنگڑوں اور اندھوں کو بُلا [14] اور تُو برکت پائے گا کیونکہ اُن کے پاس کچھ نہیں جس سے وہ تیرا احسان چُکا سکیں۔ تجھے اِس احسان کا بدلہ راستبازوں کی قیامت کے دِن ملے گا۔

شاندار ضیافت کی تمثیل

[15] مہمانوں میں سے ایک نے یہ باتیں سُن کر یسُوع سے کہا: خدا کی بادشاہی میں کھانا کھانے والا بڑا مبارک ہوگا۔

[16] یسُوع نے اُس سے کہا: کسی شخص نے ایک بڑی ضیافت کی اور بہت سے لوگوں کو بُلایا۔ [17] جب کھانے کا وقت ہو گیا تو اُس نے اپنے نوکر کو بھیجا کہ بُلائے ہُوؤں سے کہے کہ آؤ، اب سب کچھ تیار ہے۔ [18] لیکن سب نے مل کر عُذر کرنا شروع کر دیا۔ پہلے نے اُس سے کہا: میں نے کھیت مول لیا ہے اور میرا اُسے دیکھنے کے لیے جانا ضروری ہے۔ میں تیری منّت کرتا ہُوں کہ مجھے معذور رکھ۔ [19] دُوسرے نے کہا: میں نے پانچ جوڑی بَیل خریدے ہیں اور میں اُنہیں آزمانے جا رہا ہُوں۔ میں تیری منّت کرتا ہُوں کہ

مجھے معذور رکھ۔
[۲۰] ایک اور نے کہا: میں نے بیاہ کیا ہے اِس لیے میرا آنا ممکن نہیں۔
[۲۱] تب نوکر نے واپس آ کر یہ ساری باتیں اپنے مالک کو بتائیں۔ گھر کے مالک کو بڑا غُصّہ آیا۔ اُس نے اپنے نوکر سے کہا: جلدی کر اور شہر کے گلی کُوچوں میں جا کر غریبوں، ٹُنڈوں، اندھوں اور لنگڑوں کو یہاں لے آ۔
[۲۲] نوکر نے کہا: اَے خداوند! تیرے کہنے کے مطابق عمل کیا گیا لیکن ابھی بھی جگہ خالی ہے۔
[۲۳] مالک نے نوکر سے کہا: راستوں اور کھیتوں کی باڑوں کی طرف نِکل جا اور لوگوں کو مجبور کر کہ وہ آئیں تا کہ میرا گھر بھر جائے۔ [۲۴] کیونکہ میں تُم سے کہتا ہُوں کہ جو پہلے بُلائے گئے تھے اُن میں سے کوئی بھی میری ضیافت کا کھانا چکھنے نہ پائے گا۔

شاگرد بننے کی شرطیں

[۲۵] لوگوں کی ایک بڑی بھیڑ یسُوعؔ کے پیچھے پیچھے چلی جا رہی تھی۔ اُس نے مُڑ کر اُنہیں دیکھا اور کہا: [۲۶] اگر کوئی میرے پاس آتا ہے لیکن اُس محبّت کو جو وہ اپنے والدین، بیوی بچّوں اور بھائی بہنوں اور اپنی جان سے رکھتا ہے قربان نہیں کر سکتا تو وہ میرا شاگرد نہیں ہو سکتا۔ [۲۷] اور جو کوئی اپنی صلیب اُٹھا کر میرے پیچھے نہیں آتا وہ میرا شاگرد نہیں ہو سکتا۔
[۲۸] تُم میں ایسا کون ہے جو ایک بُرج بنانا چاہے اور پہلے بیٹھ کر یہ نہ سوچ لے کہ اُس کی تعمیر پر کتنا خرچ آئے گا اور کیا اُس کے پاس اُتنی رقم ہے کہ بُرج مکمل ہو جائے؟ [۲۹] کہیں ایسا نہ ہو کہ بنیاد رکھنے کے بعد وہ اُسے مکمل نہ کر سکے اور دیکھنے والے اُس کی ہنسی اُڑائیں [۳۰] اور کہیں کہ اِس آدمی نے عمارت شروع تو کی لیکن اُسے مکمل نہ کر سکا۔
[۳۱] یا فرض کرو کہ ایک بادشاہ کسی دُوسرے بادشاہ سے جنگ کرنے کی سوچ رہا ہے تو کیا وہ پہلے بیٹھ کر مشورہ نہ کرے گا کہ آیا میں دس ہزار فوجیوں سے اُس کا مقابلہ کر سکُوں گا جو بیس ہزار فوجیوں کے ساتھ حملہ کرنے آ رہا ہے؟ [۳۲] اگر وہ اِس قابل نہیں تو وہ اُس بادشاہ کے پاس جو ابھی دُور ہے ایلچی بھیج کر شرائطِ صلح کی درخواست کرے گا۔ [۳۳] اِسی طرح اگر تُم میں سے جو کوئی اپنا سب کچھ چھوڑ نہ دے، میرا شاگرد نہیں ہو سکتا۔
[۳۴] نمک اچھی چیز ہے لیکن اگر اُس کی نمکینی جاتی رہے تو اُسے کس چیز سے نمکین کیا جائے گا؟ [۳۵] لوگ اُسے باہر پھینک دیتے ہیں۔
جو کانوں سے سُن سکتے ہیں وہ سُن لیں۔

کھوئی ہُوئی بھیڑ کی تمثیل

۱۵ بہت سے محصُول لینے والے اور گنہگار لوگ یسُوعؔ کے پاس جمع ہو کر اُس کی باتیں سُن رہے تھے۔ [۲] فریسی اور شریعت کے عالم شکایت کرتے اور کہتے تھے کہ یہ آدمی گنہگاروں سے میل جول رکھتا ہے اور اُن کے ساتھ کھاتا پیتا بھی ہے۔
[۳] یسُوعؔ نے اُن سے یہ تمثیل کہی: [۴] تُم میں ایسا بھی کوئی ہے جس کے پاس سَو بھیڑیں ہوں اور اُن میں سے ایک کھو جائے تو وہ باقی ننانوے بھیڑوں کو بیابان میں چھوڑ کر اُس کھوئی ہُوئی بھیڑ کی تلاش نہ کرتا رہے جب تک کہ وہ مل نہ جائے؟ [۵] اور جب مل جاتی ہے تو خوشی خوشی اُسے اپنے کندھوں پر اُٹھا لیتا ہے [۶] اور گھر آ کر اپنے دوستوں اور پڑوسیوں کو جمع کرتا ہے اور کہتا ہے: میرے ساتھ مل کر خوشی مناؤ کیونکہ میری کھوئی ہُوئی بھیڑ مل گئی۔ [۷] میں تُم سے کہتا ہُوں کہ اِسی طرح ننانوے راستبازوں کی نسبت جو توبہ کے محتاج نہیں ہیں ایک توبہ کرنے والے گنہگار کے باعث آسمان پر زیادہ خوشی منائی جائے گی۔

کھوئے ہُوئے سِکّے کی تمثیل

[۸] کیا ایسی بھی کوئی عورت ہوگی جس کے پاس چاندی کے دس سِکّے ہوں اور ایک کھو جائے اور وہ چراغ جلا کر گھر میں جھاڑو نہ دیتی رہے اور جب تک مل نہ جائے اُسے ڈھونڈتی نہ رہے؟ [۹] اور ڈھونڈ لینے کے بعد وہ اپنی سہیلیوں اور پڑوسنوں کو بلا کر یہ نہ کہے کہ میرے ساتھ مل کر خوشی مناؤ کیونکہ میں نے اپنا کھویا ہُوا سِکّہ پا لیا ہے۔ [۱۰] پس میں تُم سے کہتا ہُوں کہ ایک گنہگار کے توبہ کرنے پر بھی خدا کے فرشتوں کے سامنے خوشی منائی جاتی ہے۔

کھوئے ہُوئے بیٹے کی تمثیل

[۱۱] پھر یسُوعؔ نے کہا: کسی شخص کے دو بیٹے تھے۔ [۱۲] اُن میں سے چھوٹے نے اپنے باپ سے کہا: اَے باپ! جائداد میں جو حِصّہ میرا ہے مجھے دے دے۔ اُس نے جائداد اُن میں بانٹ دی۔
[۱۳] تھوڑے دِنوں بعد چھوٹے بیٹے نے اپنا سارا مال و متاع جمع کیا اور دُور کسی دُوسرے ملک کو روانہ ہو گیا اور وہاں اپنی ساری دولت عیش و عشرت میں اُڑا دی۔ [۱۴] جب سب کچھ خرچ ہو گیا تو اُس ملک میں ہر طرف سخت قحط پڑا اور وہ محتاج ہو کر رہ گیا۔ [۱۵] تب وہ اُس ملک کے ایک باشندے کے پاس کام ڈھونڈنے پہنچا۔ اُس نے اُسے اپنے کھیتوں میں سُؤر چرانے کے کام پر لگا دیا۔ [۱۶] وہاں

وہ اُن پھلیوں سے جنہیں سُؤر کھاتے تھے اپنا پیٹ بھرنا چاہتا تھا لیکن کوئی اُسے پھلیاں بھی کھانے کو نہیں دیتا تھا۔

۱۷ تب وہ ہوش میں آیا اور کہنے لگا: میرے باپ کے مزدوروں کو ضرورت سے بھی زیادہ کھانا ملتا ہے لیکن میں یہاں قحط کی وجہ سے بھوکوں مر رہا ہُوں۔ ۱۸ میں اُٹھ کر اپنے باپ کے پاس جاؤں گا اور اُسے کہوں گا: اَے باپ! میں خدا کی نظر میں اور تیری نظر میں گنہگار ہُوں۔ ۱۹ اب تو میں اِس لائق بھی نہیں رہا کہ تیرا بیٹا کہلا سکوں۔ مجھے بھی اپنے مزدوروں میں شامل کر لے۔ ۲۰ پس وہ اُٹھا اور اپنے باپ کے پاس چل دیا۔

لیکن ابھی وہ کافی دُور تھا کہ اُس کے باپ نے اُسے دیکھ لیا اور اُسے اُس پر بڑا ترس آیا۔ اُس نے دوڑ کر اُسے گلے لگا لیا اور خوب پیار کیا۔

۲۱ بیٹے نے اُس سے کہا: اَے باپ! میں خدا کی نظر میں اور تیری نظر میں گنہگار ہُوں، اب تو میں اِس لائق بھی نہیں رہا کہ تیرا بیٹا کہلا سکوُں۔ ۲۲ مگر باپ نے اپنے نوکروں سے کہا: جلدی کرو اور سب سے پہلے ایک بہترین چوغہ لا کر اُسے پہناؤ۔ اُس کے ہاتھ میں انگوٹھی اور پاؤں میں جوتی پہناؤ۔ ۲۳ ایک موٹا تازہ بچھڑا لا کر ذبح کرو تا کہ ہم کھائیں اور خوشی منائیں۔ ۲۴ کیونکہ میرا بیٹا جو مر چُکا تھا زندہ ہو گیا ہے، کھو گیا تھا اب ملا ہے۔ پس وہ خوشی منانے لگے۔

۲۵ اِس دوران بڑا بیٹا جو کھیت میں تھا گھر آ رہا تھا۔ جب وہ گھر کے نزدیک پہنچا تو اُس نے گانے بجانے اور ناچنے کی آواز سُنی۔ ۲۶ اُس نے ایک نوکر کو بلایا اور پُوچھا کہ یہ کیا ہو رہا ہے؟ ۲۷ اُس نے اُس سے کہا: تیرا بھائی لَوٹ آیا ہے اور تیرے باپ نے ایک موٹا تازہ بچھڑا ذبح کرایا ہے کیونکہ اُسے صحیح سلامت واپس پا لیا ہے۔

۲۸ لیکن وہ خفا ہو گیا اور اندر نہیں جانا چاہتا تھا مگر اُس کے باپ نے باہر آ کر اُسے منانے کی کوشش کی۔ ۲۹ اُس نے باپ کو جواب میں کہا: دیکھ، میں اتنے برسوں سے تیری خدمت کر رہا ہُوں اور کبھی تیری حکم عدُولی نہیں کی مگر تُو نے تو کبھی ایک بکری کا بچّہ بھی مجھے نہیں دیا کہ اپنے دوستوں کے ساتھ خوشی مناتا۔ ۳۰ لیکن جب تیرا یہ بیٹا سارا مال طوائفوں پر لُٹا کر واپس آیا تو تُو نے اِس کے لیے ایک موٹا تازہ بچھڑا ذبح کرایا ہے۔

۳۱ اُس نے اُس سے کہا: بیٹا تُو تو ہمیشہ میرے پاس ہے اور میرا جو کچھ بھی ہے سب تیرا ہی ہے۔ ۳۲ لیکن ہمیں خوشی منانا اور شادمان ہونا مناسب تھا کیونکہ تیرا یہ بھائی جو مر چُکا تھا اب زندہ ہو گیا ہے، اور کھو گیا تھا مل گیا ہے۔

بے ایمان مُنشی

۱۶ پھر یسُوعؔ نے اپنے شاگردوں سے کہا کہ کسی امیر آدمی کا ایک مُنشی تھا۔ اُس کی لوگوں نے اُس کے مالک سے شکایت کی کہ وہ تیرا مال غبن کر رہا ہے۔ ۲ مالک نے اُسے بُلایا اور کہا: یہ کیا ہے جو میں تیرے بارے میں سُن رہا ہُوں؟ سارا حساب کتاب مجھے دے کیونکہ اب سے تُو میرا مُنشی نہیں رہے گا۔

۳ مُنشی نے دل میں سوچا: میں کیا کروں؟ میرا مالک مجھے میرے کام سے الگ کر رہا ہے۔ مجھ سے مٹّی تو کھودی نہیں جائے گی۔ شرم کے مارے بھیک بھی نہیں مانگ سکتا۔ ۴ میں جانتا ہُوں کہ مجھے کیا کرنا ہو گا کہ برطرف کیے جانے کے بعد بھی لوگ مجھے اپنے گھروں میں خوشی سے قبول کریں۔

۵ پس اُس نے اپنے مالک کے ایک ایک قرضدار کو طلب کیا۔ پہلے سے پُوچھا: تجھ پر میرے مالک کی کتنی رقم باقی ہے؟

۶ اُس نے کہا: تیل کے سَو پیپوں کی قیمت۔

اُس نے اُس سے کہا: یہ رہے تیرے کاغذات۔ بیٹھ کر جلدی سے سَو کے پچاس بنا دے۔

۷ پھر دُوسرے سے کہا: تجھ پر کتنا باقی ہے؟

اُس نے کہا: سَو بوری گیہوں کے دام۔

اُس نے کہا: یہ رہے تیرے کاغذات، سَو کی جگہ اسّی لکھ دے۔

۸ مالک نے اُس بے ایمان مُنشی کی تعریف کی، اِس لیے کہ اُس نے بڑی ہوشیاری سے کام لیا تھا کیونکہ اِس دنیا کے فرزند دنیا والوں کے ساتھ سودے بازی میں نُور کے فرزندوں سے زیادہ ہوشیار ہیں۔ ۹ میں تُم سے کہتا ہُوں کہ بددیانتی کی کمائی سے بھی اپنے لیے دوست پیدا کرو تا کہ جب وہ جاتی رہے تو تمہارے دوست تمہیں دائمی مسکنوں میں جگہ فراہم کریں۔

۱۰ جو بہت تھوڑے میں دیانتداری کا مظاہرہ کرتا ہے وہ بہت زیادہ میں بھی دیانتدار رہتا ہے۔ ۱۱ پس اگر تُم دنیا کی جھوٹی دولت کے معاملہ میں دیانتدار ثابت نہ ہُوئے تو حقیقی دولت کون تمہارے سپرد کرے گا؟ ۱۲ اگر تُم نے کسی دُوسرے کے مال میں خیانت کی تو جو تمہارا اپنا ہے اُسے کون تمہیں دے گا؟

۱۳ کوئی نوکر دو مالکوں کی خدمت نہیں کر سکتا، یا تو وہ ایک سے نفرت کرے گا اور دوسرے سے محبّت یا ایک سے وفا کرے گا

اور دُوسرے کو حقارت کی نظر سے دیکھے گا۔ تُم خدا اور دولت دونوں کی خدمت نہیں کر سکتے۔

[14] تب زَردوست فریسی یہ باتیں سُن کر یسُوعؔ کی ہنسی اُڑانے لگے۔ [15] اُس نے اُن سے کہا: تُم وہ ہو جو لوگوں کے سامنے اپنے آپ کو بڑے پارسا ظاہر کرتے ہو۔ لیکن خدا تمہارے دلوں کی حالت سے واقف ہے کیونکہ جو چیز آدمیوں کی نظر میں اعلیٰ ہے وہ خدا کے نزدیک مکروہ ہے۔

کچھ اور نصیحتیں

[16] توریت اور نبیوں کی باتیں یُوحنّاؔ تک قائم رہیں اور پھر خدا کی بادشاہی کی خوشخبری سنائی جانے لگی اور ہر کوئی اُس میں داخل ہونے کی زبردست کوشش کر رہا ہے۔ [17] لیکن آسمان اور زمین کا غائب ہو جانا آسان تر ہے بہ نسبت اِس کے کہ توریت کا ایک شوشہ تک مٹ جائے۔

[18] جو کوئی اپنی بیوی کو چھوڑ کر کسی دُوسری سے شادی کرتا ہے زِنا کرتا ہے اور جو آدمی چھوڑی ہُوئی عورت سے شادی کرتا ہے وہ بھی زِنا کا مرتکب ہوتا ہے۔

ایک امیر آدمی اور لعزرؔ

[19] ایک آدمی بڑا امیر تھا۔ وہ ارغوانی قبا پہنتا تھا اور نفیس قسم کے سوتی کپڑے استعمال کرتا تھا اور ہر روز عیش و عشرت میں مگن رہتا تھا۔ [20] ایک غریب آدمی جس کا نام لعزرؔ تھا اُس کے دروازہ پر پڑا رہتا تھا۔ اُس کا تمام جسم پھوڑوں سے بھرا ہُوا تھا۔ [21] وہ چاہتا تھا کہ امیر آدمی کی میز سے گرے ہُوئے ٹکڑوں سے اپنا پیٹ بھر لے لیکن وہاں کُتّے آ جاتے تھے اور اُس کے پھوڑے تک چاٹنے لگتے تھے۔

[22] پھر ایسا ہُوا کہ بے چارہ غریب آدمی مَر گیا۔ فرشتے اُسے اُٹھا کر لے گئے اور ابرہامؔ کی گود میں چھوڑ آئے۔ وہ امیر آدمی بھی فوت ہُوا اور دفنایا گیا۔ [23] جب اُس نے عالمِ ارواح میں عذاب میں مبتلا ہو کر اپنی آنکھیں اوپر اُٹھائیں تو دُور سے ابرہامؔ کو دیکھا اور یہ بھی کہ لعزرؔ ابرہامؔ کی گود میں ہے۔ [24] اُس نے چلّا کر کہا: اَے باپ ابرہامؔ! مجھ پر رحم کر اور لعزرؔ کو بھیج تا کہ وہ اپنی اُنگلی کا سرا پانی سے تر کر کے میری زبان کو ٹھنڈک پہنچائے کیونکہ میں اِس آگ میں تڑپ رہا ہُوں۔

[25] لیکن ابرہامؔ نے کہا: بیٹا! یاد کر کہ تُو اپنی زندگی میں اچھی چیزیں حاصل کر چُکا اور اِسی طرح لعزرؔ بُری چیزیں۔ لیکن اب وہ یہاں آرام سے ہے اور تُو تکلیف میں ہے۔ [26] اور اِن باتوں کے علاوہ ہمارے اور تمہارے درمیان ایک بڑا گڑھا واقع ہے تا کہ جو اُس پار تمہاری طرف جانا چاہیں، نہ جا سکیں اور جو اِس پار ہماری طرف آنا چاہیں، نہ آ سکیں۔

[27] اُس نے کہا: اِس لیے اَے باپ! میں منّت کرتا ہُوں کہ تُو اُسے دنیا میں میرے باپ کے گھر بھیج، [28] جہاں میرے پانچ بھائی ہیں تا کہ وہ اُنہیں آگاہ کرے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ بھی اِس عذاب والی جگہ آ جائیں۔

[29] لیکن ابرہامؔ نے کہا: اُن کے پاس مُوسیٰؔ کی توریت اور نبیوں کی کتابیں تو ہیں۔ وہ اُن کی سُنیں۔

[30] اُس نے کہا: نہیں اَے باپ ابرہامؔ! اگر کوئی مُردوں میں سے زندہ ہو کر اُن کے پاس جائے تو وہ توبہ کریں گے۔

[31] لیکن ابرہامؔ نے اُس سے کہا: جب وہ مُوسیٰؔ اور نبیوں کی نہیں سُنتے تو اگر کوئی مُردوں میں سے زندہ ہو جائے تب بھی وہ قائل نہ ہوں گے۔

گناہ، ایمان، فرض

۱۷ تب اُس نے اپنے شاگردوں سے کہا: یہ ناممکن ہے کہ لوگوں کو ٹھوکریں نہ لگیں لیکن افسوس ہے اُس شخص پر جو اِن ٹھوکروں کا باعث بنا ہو۔ [2] اُس کے لیے یہی بہتر تھا کہ چکّی کا بھاری سا پاٹ اُس کی گردن سے لٹکا کر اُسے سمندر میں پھینک دیا جاتا تا کہ وہ اِن چھوٹوں میں سے کسی کے ٹھوکر کھانے کا باعث نہ بنتا۔ [3] پس خبردار رہو۔

اگر تیرا بھائی گناہ کرتا ہے تو اُسے ملامت کر اور اگر وہ توبہ کرے تو اُسے معاف کر دے۔ [4] اگر وہ ایک دِن میں سات دفعہ تیرا گناہ کرے اور ساتوں دفعہ تیرے پاس آ کر کہے کہ میں توبہ کرتا ہُوں، تو تُو اُسے معاف کر دینا۔

[5] رسُولوں نے خداوند سے کہا: ہمارے ایمان کو بڑھا۔

[6] خداوند نے کہا: اگر تمہارا ایمان رائی کے دانے کے برابر بھی ہوتا تو تُم اِس شہتوت کے درخت سے کہہ سکتے تھے کہ یہاں سے اُکھڑ جا اور سمندر میں جا لگ تو وہ تمہارا حکم مان لیتا۔

[7] تُم میں ایسا کون ہے جس کا نوکر زمین جوتتا ہو یا مویشی چراتا ہو اور جب وہ کھیت سے آئے تو اُسے کہے کہ جلدی سے دسترخوان پر بیٹھ جا۔ [8] اور یہ نہ کہے کہ میرا کھانا تیار کر اور جب تک میں کھا پی نہ لُوں، کمربستہ ہو کر میری خدمت میں لگا رہ۔ اِس کے بعد تُو بھی کھا پی لینا؟ [9] کیا وہ اِس لیے نوکر کا شکر ادا کرے گا کہ اُس نے وہی کیا جو اُسے کرنے کو کہا گیا تھا؟ [10] اِسی طرح جب تُم بھی اِن

باتوں کی تعمیل کر چکو جن کے کرنے کا تمہیں حکم دیا گیا تھا تو کہو کہ ہم نِکمّے نوکر ہیں۔ ہم نے وہی کیا جس کا کرنا ہم پر فرض تھا۔

دس کوڑھیوں کا شفا پانا

۱۱ ایک دفعہ یسُوعؔ یروشلیمؔ کی طرف جا رہا تھا۔ وہ سامریہؔ اور گلیلؔ کے بیچ سے ہو کر گزرا۔ ۱۲ جب وہ ایک گاؤں میں داخل ہُوا تو اُسے دس کوڑھی ملے جو دُور کھڑے ہُوئے تھے۔ ۱۳ اُنہوں نے بلند آواز سے کہا: اَے یسُوعؔ، اَے اُستاد، ہم پر رحم کر!

۱۴ یسُوعؔ نے اُنہیں دیکھ کر کہا: جاؤ، اپنے آپ کو کاہنوں کو دکھاؤ اور ایسا ہُوا کہ وہ جاتے جاتے کوڑھ سے پاک صاف ہو گئے۔ ۱۵ لیکن اُن میں سے ایک یہ دیکھ کر کہ وہ شفا پا گیا، بلند آواز سے خدا کی تمجید کرتا ہُوا واپس آیا ۱۶ اور یسُوعؔ کے قدموں میں مُنہ کے بل گر کر اُس کا شکر ادا کرنے لگا۔ یہ آدمی سامری تھا۔

۱۷ یسُوعؔ نے اُس سے پُوچھا: کیا دسوں کوڑھ سے پاک صاف نہیں ہُوئے؟ پھر وہ نَو کہاں ہیں؟ ۱۸ کیا اِس پردیسی کے سِوا دُوسروں کو اِتنی توفیق بھی نہ ملی کہ لَوٹ کر خدا کی تمجید کرتے؟ ۱۹ تب یسُوعؔ نے اُس سے کہا: اُٹھ اور رُخصت ہو، تیرے ایمان نے تجھے شفا دی ہے۔

خدا کی بادشاہی

۲۰ فریسی اُس سے پُوچھنے لگے کہ خدا کی بادشاہی کب آئے گی؟ اُس نے اُنہیں جواب دیا: خدا کی بادشاہی ایسی نہیں کہ لوگ اُسے آتا دیکھ سکیں۔ ۲۱ اور کہہ سکیں کہ دیکھو وہ یہاں ہے یا وہاں ہے۔ اِس لیے کہ خدا کی بادشاہی تمہارے درمیان ہے۔

۲۲ اور اُس نے اپنے شاگردوں سے کہا: وہ دِن بھی آئیں گے کہ جب تُم اِبنِ آدم کے دِنوں میں سے ایک دِن کو دیکھنے کی آرزو کرو گے مگر نہ دیکھ پاؤ گے۔ ۲۳ لوگ تُم سے کہیں گے کہ دیکھو وہ وہاں ہے یا دیکھو وہ یہاں ہے مگر تُم اُدھر مت جانا اور نہ ہی اُن کی پیروی کرنا ۲۴ کیونکہ جیسے بجلی آسمان میں کوند کر ایک طرف سے دُوسری طرف چلی جاتی ہے ویسے ہی اِبنِ آدم اپنے مقرّرہ دِن ظاہر ہو گا۔ ۲۵ لیکن لازم ہے کہ پہلے وہ بہت دُکھ اُٹھائے اور اِس زمانہ کے لوگوں کی طرف سے رَدّ کیا جائے۔

۲۶ اور جیسا نُوحؔ کے دِنوں میں ہُوا تھا ویسا ہی اِبنِ آدم کے دنوں میں ہو گا۔ ۲۷ کہ لوگ کھاتے پیتے تھے اور شادی بیاہ کرتے کراتے تھے اور نُوحؔ کے کشتی میں داخل ہونے کے دِن تک یہ سب کچھ ہوتا رہا۔ پھر طوفان آیا اور اُس نے سب کو ہلاک کر دیا۔

۲۸ اور جیسا لُوطؔ کے دِنوں میں ہُوا تھا کہ لوگ کھانے پینے، خرید و فروخت کرنے، درخت لگانے اور مکان تعمیر کرنے میں مشغول تھے۔ ۲۹ لیکن جس دِن لُوطؔ سدومؔ سے باہر نکلا آگ اور گندھک نے آسمان سے برس کر سب کو ہلاک کر ڈالا۔

۳۰ اِبنِ آدم کے ظہور کے دِن بھی ایسا ہی ہو گا۔ ۳۱ اُس دِن جو چھت پر ہو اور اُس کا مال و اسباب گھر میں ہو وہ اُسے لینے کے لیے نیچے نہ اُترے۔ جو کھیت میں ہو وہ بھی کسی چیز کے لیے واپس نہ جائے۔ ۳۲ لُوطؔ کی بیوی کو یاد رکھّو۔ ۳۳ جو کوئی اپنی جان بچانے کی کوشش کرے گا وہ اُسے کھوئے گا اور جو کوئی اُسے کھوئے گا، اُسے بچائے رکھّے گا۔ ۳۴ میں کہتا ہُوں کہ اُس رات دو آدمی چارپائی پر ہوں گے، ایک لے لیا جائے گا اور دُوسرا وہیں چھوڑ دیا جائے گا۔ ۳۵ دو عورتیں مل کر چکّی پیستی ہوں گی، ایک لے لی جائے گی اور دُوسری وہیں چھوڑ دی جائے گی۔ ۳۶ دو آدمی کھیت میں ہوں گے۔ ایک لے لیا جائے گا اور دُوسرا چھوڑ دیا جائے گا۔

۳۷ اُنہوں نے اُس سے پُوچھا: اَے خداوند! یہ کہاں ہو گا؟ یسُوعؔ نے اُنہیں جواب دیا: جہاں مُردار ہو گا وہاں گِدھ بھی جمع ہو جائیں گے۔

بیوہ اور قاضی کی تمثیل

۱۸ یسُوعؔ چاہتا تھا کہ شاگردوں کو معلوم ہو کہ ہمّت ہارے بغیر دعا میں لگے رہنا چاہئے۔ اِس لیے اُس نے اُنہیں یہ تمثیل سُنائی: ۲ ایک شہر میں ایک قاضی تھا۔ وہ نہ تو خدا سے ڈرتا تھا، نہ اِنسان کی پروا کرتا تھا۔ ۳ اُس شہر میں ایک بیوہ بھی تھی جو اُس قاضی کے پاس آتی رہتی تھی اور اُس سے اِلتجا کیا کرتی تھی کہ میرا اِنصاف کر اور مجھے مُدّعی سے نجات دِلوا۔

۴ پہلے تو اُس نے کچھ دھیان نہ دیا لیکن جب یہ سلسلہ جاری رہا تو اُس نے اپنے جی میں کہا: سچ ہے کہ میں خدا سے نہیں ڈرتا اور اِنسان کی پروا بھی نہیں کرتا۔ ۵ لیکن یہ بیوہ مجھے پریشان کرتی رہتی ہے۔ اِس لیے میں اُس کا اِنصاف کروں گا۔ ورنہ یہ تو روز روز آ کر میرا ناک میں دم کر دے گی۔

۶ خداوند نے کہا: سُنو، یہ بے اِنصاف قاضی کیا کہتا ہے۔ ۷ پس کیا خدا اپنے چُنے ہُوئے لوگوں کا اِنصاف کرنے میں دیر کرے گا جو دِن رات اُس سے فریاد کرتے رہتے ہیں؟ ۸ میں کہتا ہُوں کہ وہ اُن کا اِنصاف کرے گا اور جلد کرے گا۔ پھر بھی جب اِبنِ آدم آئے گا تو کیا وہ زمین پر ایمان پائے گا؟

فریسی اور محصُول لینے والے کی تمثیل

۹ یسُوعؔ نے بعض ایسے لوگوں کو جو اپنے آپ کو تو راستباز

سمجھتے تھے لیکن دُوسروں کو ناچیز جانتے تھے، یہ تمثیل سُنائی: [۱۰] دو آدمی دعا کرنے کے لیے ہیکل میں گئے۔ ایک فریسی تھا اور دُوسرا محصُول لینے والا۔ [۱۱] فریسی نے کھڑے ہو کر دل ہی دل میں یہ دعا کی: اَے خدا! میں تیرا شکر کرتا ہُوں کہ میں دُوسرے آدمیوں کی طرح نہیں ہُوں جو لُٹیرے، ظالم اور زناکار ہیں اور اِس محصُول لینے والے کی مانند بھی نہیں ہُوں۔ [۱۲] میں ہفتہ میں دو بار روزہ رکھتا ہُوں اور اپنی ساری آمدنی کا دسواں حصّہ نذر کر دیتا ہُوں۔

[۱۳] لیکن اُس محصُول لینے والے نے جو دُور کھڑا ہُوا تھا، اِتنا بھی نہ چاہا کہ آسمان کی طرف نظر اُٹھائے بلکہ چھاتی پیٹ پیٹ کر کہا: خدایا مجھ گنہگار پر کرم کر۔

[۱۴] میں تُم سے کہتا ہُوں یہ آدمی اُس دُوسرے سے خدا کی نظر میں زیادہ مقبول ہو کر اپنے گھر گیا کیونکہ جو کوئی اپنے آپ کو بڑا بنائے گا وہ چھوٹا کیا جائے گا اور جو اپنے آپ کو چھوٹا بنائے گا وہ بڑا کیا جائے گا۔

چھوٹے بچّے اور خداوند یسُوعؔ

[۱۵] پھر بعض لوگ چھوٹے بچّوں کو یسُوعؔ کے پاس لانے لگے تاکہ وہ اُن پر ہاتھ رکھّے۔ شاگردوں نے یہ دیکھا تو اُنہیں جِھڑکا اور منع کیا۔ [۱۶] لیکن یسُوعؔ نے بچّوں کو اپنے پاس بُلایا اور شاگردوں سے کہا: بچّوں کو میرے پاس آنے دو، اُنہیں منع مت کرو کیونکہ خدا کی بادشاہی اَیسوں ہی کی ہے۔ [۱۷] میں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ جو کوئی خدا کی بادشاہی کو بچّے کی طرح قبول نہ کرے وہ اس میں ہرگز داخل نہ ہوگا۔

دَولتمند سردار

[۱۸] کسی یہودی سردار نے یسُوعؔ سے پُوچھا: اَے نیک اُستاد! میں کیا کروں کہ ہمیشہ کی زندگی کا وارث بن سکوں؟

[۱۹] یسُوعؔ نے جواب دیا: تُو مجھے نیک کیوں کہتا ہے؟ نیک صرف ایک ہی ہے یعنی خدا۔ [۲۰] تو ان حکموں سے تو واقف ہے کہ زِنا نہ کر، خُون نہ کر، چوری نہ کر، جھوٹی گواہی نہ دے، اپنے ماں باپ کی عزّت کر۔

[۲۱] اُس نے کہا: اِن سب پر تو میں لڑکپن سے عمل کرتا آرہا ہُوں۔

[۲۲] جب یسُوعؔ نے یہ سُنا تو اُس سے کہا: ایک بات پر عمل کرنا ابھی باقی ہے۔ اپنا سب کچھ بیچ دے اور رقم غریبوں میں بانٹ دے تو تجھے آسمان پر خزانہ ملے گا۔ پھر آکر میرے پیچھے ہو لینا۔

[۲۳] یہ بات سُن کر وہ بڑا اُداس ہُوا کیونکہ وہ کافی مالدار تھا۔ [۲۴] یسُوعؔ نے اُسے دیکھ کر کہا: دولتمندوں کا خدا کی بادشاہی میں داخل ہونا کس قدر مشکل ہے! [۲۵] اونٹ کا سوئی کے ناکے میں سے گزر جانا کسی دولتمند کے خدا کی بادشاہی میں داخل ہونے سے زیادہ آسان ہے۔

[۲۶] جنہوں نے یہ بات سُنی وہ پُوچھنے لگے: پھر کون نجات پا سکتا ہے؟

[۲۷] یسُوعؔ نے جواب دیا: جو بات آدمیوں کے لیے ناممکن ہے وہ خدا کے لیے ممکن ہے۔

[۲۸] پطرسؔ نے اُس سے کہا: دیکھ! ہم تو اپنا سب کچھ چھوڑ کر تیرے پیچھے چلے آئے ہیں۔

[۲۹] اُس نے اُن سے کہا: میں تُم سے یہ کہتا ہُوں کہ ایسا کوئی نہیں جس نے خدا کی بادشاہی کی خاطر گھر یا بیوی یا والدین یا بچّوں کو چھوڑ دیا ہو [۳۰] اور وہ اِس دنیا میں کئی گُنا زیادہ نہ پائے اور آنے والی دنیا میں ہمیشہ کی زندگی۔

خداوند یسُوعؔ تیسری بار اپنی مَوت کی پیش گوئی کرتا ہے

[۳۱] یسُوعؔ نے بارہ شاگردوں کو اپنے ساتھ لیا اور اُن سے کہنے لگا: دیکھو، ہم یروشلیمؔ جا رہے ہیں اور نبیوں نے جو کچھ اِبنِ آدم کے بارے میں لکھا ہے وہ پُورا ہوگا۔ [۳۲] وہ غیر یہودی لوگوں کے حوالہ کیا جائے گا۔ وہ اُسے ٹھٹّھوں میں اُڑائیں گے، بے عزّت کریں گے اور اُس پر تھوکیں گے۔ [۳۳] اُسے کوڑوں سے ماریں گے اور قتل کر ڈالیں گے۔ لیکن تیسرے دِن وہ پھر زندہ ہو جائے گا۔

[۳۴] یہ باتیں اُن کی سمجھ میں نہ آسکیں اور یسُوعؔ کا یہ قول اور اُس کا مطلب اُن سے پوشیدہ رہا۔

ایک اندھے بھکاری کا بینائی پانا

[۳۵] اور ایسا ہُوا کہ جب وہ یریحوؔ کے نزدیک پہنچا تو ایک اندھا راہ کے کنارے بیٹھا بھیک مانگ رہا تھا۔ [۳۶] جب اُس نے ہجُوم کے گزرنے کی آواز سُنی تو وہ پُوچھنے لگا کہ یہ کیا ہو رہا ہے؟ [۳۷] لوگوں نے اُسے بتایا کہ یسُوعؔ ناصری جا رہا ہے۔

[۳۸] اُس نے چلّاکر کہا: اَے یسُوعؔ ابنِ داوٗد! مجھ پر رحم کر۔

[۳۹] ہجُوم کے سامنے والے لوگ اُسے ڈانٹنے لگے کہ چُپ ہو جا۔ مگر وہ اور بھی زیادہ چلّانے لگا کہ اَے ابنِ داوٗد، مجھ پر رحم کر۔

[۴۰] یسُوعؔ نے رُک کر حکم دیا کہ اُسے میرے پاس لاؤ۔

جب وہ پاس آیا تو یسُوعؔ نے اُس سے پُوچھا: [41] بتا، میں تیرے لیے کیا کروں؟

اُس نے کہا: اَے خداوند! میں چاہتا ہُوں کہ دیکھنے لگُوں۔

[42] یسُوعؔ نے اُس سے کہا: بینا ہو جا، تیرے ایمان نے تجھے اچھا کر دیا ہے۔ [43] وہ اُسی دم بینا ہوگیا اور خدا کی تمجید کرتا ہُوا یسُوعؔ کے پیچھے پیچھے چلنے لگا۔ یہ دیکھ کر سارے لوگ خدا کی حمد کرنے لگے۔

زکائیؔ اور خداوند یسُوعؔ

19 یسُوعؔ یریحوؔ میں داخل ہو کر جا رہا تھا۔ [2] وہاں ایک آدمی تھا جس کا نام زکائیؔ تھا۔ وہ محصُول لینے والوں کا افسر تھا اور کافی دولتمند تھا۔ [3] وہ یسُوعؔ کو دیکھنے کا خواہشمند تھا لیکن اُس کا قد چھوٹا تھا اِس لیے وہ ہجُوم میں یسُوعؔ کو دیکھ نہ سکتا تھا۔ [4] لہٰذا وہ دوڑ کر آگے چلا گیا اور ایک گُولر کے پیڑ پر چڑھ گیا تا کہ جب یسُوعؔ اُس جگہ سے گزرے تو وہ اُسے اوپر سے دیکھ سکے۔

[5] جب یسُوعؔ اُس جگہ پہنچا تو اُس نے اوپر دیکھ کر اُس سے کہا: اَے زکائیؔ جلدی سے نیچے اُتر آ کیونکہ آج میں تیرے گھر میں مہمان بن کر آنے والا ہُوں۔ [6] پس وہ فوراً نیچے اُتر آیا اور یسُوعؔ کو خوشی خوشی اپنے گھر لے گیا۔

[7] یہ دیکھ کر سارے لوگ بڑبڑانے لگے کہ یہ ایک گنہگار کا مہمان جا بنا ہے۔

[8] زکائیؔ نے کھڑے ہو کر خداوند سے کہا: دیکھ! میں اپنا آدھا مال غریبوں کو دیتا ہُوں اور اگر میں نے دھوکے سے کسی کا کچھ لیا ہے تو اُس کا چوگُنا واپس کرتا ہُوں۔

[9] یسُوعؔ نے اُس سے کہا: آج اِس گھر میں نجات آئی ہے کیونکہ یہ بھی ابرہامؔ کا بیٹا ہے۔ [10] اور اِبنِ آدم گُم شُدہ کو ڈھونڈنے اور بچانے آیا ہے۔

توڑوں کی تمثیل

[11] جب لوگ یسُوعؔ کی یہ باتیں سُن رہے تھے تو اُس نے اُن سے ایک تمثیل کہی کیونکہ وہ یروشلیمؔ کے نزدیک پہنچ چُکا تھا اور لوگوں کا خیال تھا کہ خدا کی بادشاہی فوراً آ جائے گی [12] اُس نے کہا: ایک خاندانی رئیس دُور کسی دُوسرے ملک کو روانہ ہُوا تا کہ ریاست کی سربراہی کا اختیار پا کر واپس آئے۔ [13] اُس نے اپنے خادموں میں سے دس کو بُلایا اور اُنہیں دس اشرفیاں دے کر کہا: میرے واپس آنے تک اِس رقم سے کاروبار کرنا۔

[14] لیکن اُس کی رعیّت اُس سے نفرت کرتی تھی لہٰذا اُنہوں نے اُس کے پیچھے ایک وفد اِس پیغام کے ساتھ روانہ کیا کہ ہم نہیں چاہتے کہ یہ آدمی ہم پر حکومت کرے۔

[15] جب وہ حکومت کرنے کا اختیار پا کر واپس ہُوا تو اُس نے اپنے خادموں کو بُلا بھیجا جنہیں اُس نے کاروبار کے لیے رقم دی تھی تا کہ معلوم کرے کہ ہر ایک نے کتنا کتنا کمایا ہے۔

[16] پہلا خادم آیا تو اُس نے کہا: اَے خداوند! میں نے ایک اشرفی سے دس اشرفیاں کمائیں۔

[17] اُس نے اُس سے کہا: شاباش اَے اچھے خادم! تُو نے تھوڑی سی رقم کو بھی دیانتداری سے استعمال کیا اِس لیے تجھے دس شہروں پر اختیار عطا کیا جاتا ہے۔

[18] دُوسرے خادم نے آ کر کہا: اَے خداوند! میں نے تیری اشرفی سے پانچ اور کمائیں۔

[19] اُس نے اُس سے بھی کہا: تجھے بھی پانچ شہروں پر اختیار عطا کیا جاتا ہے۔

[20] تب ایک خادم نے آ کر کہا: اَے خداوند! یہ رہی تیری اشرفی۔ میں نے اِسے رومال میں باندھ کر رکھ دیا تھا [21] کیونکہ تُو سخت آدمی ہے اِس لیے مجھے تیرا خوف تھا۔ تُو اُس شَے کو بھی جسے تُو نے رکھا نہیں ہوتا اُٹھا لیتا ہے اور جسے بویا نہیں ہوتا اُسے بھی کاٹ لیتا ہے۔

[22] اُس نے اُس سے کہا: اَے شریر خادم! میں تیری ہی باتوں سے تجھے ملزم ٹھہراتا ہُوں: جب تُو جانتا تھا کہ میں سخت آدمی ہُوں اور جس شَے کو میں نے نہیں رکھا اُسے بھی اُٹھا لیتا ہُوں اور جسے بویا نہیں اُسے بھی کاٹ لیتا ہُوں۔ [23] تو پھر تُو نے میرا روپیہ کسی ساہوکار کے پاس جمع کیوں نہیں کرایا تا کہ میں واپس آ کر اُس سے سُود سمیت وصول کر لیتا؟

[24] تب اُس نے اُن سے جو پاس کھڑے تھے کہا کہ اِس سے یہ اشرفی لے لو اور اُسے دے دو جس کے پاس دس اشرفیاں ہیں۔

[25] وہ کہنے لگے: اَے خداوند! اُس کے پاس تو پہلے ہی دس اشرفیاں موجود ہیں؟

[26] اُس نے جواب میں کہا: میں تُم سے کہتا ہُوں کہ جس کسی کے پاس ہوگا اُسے اور بھی دیا جائے گا اور جس کے پاس نہ ہونے کے برابر ہوگا اُس سے وہ بھی جو اُس کے پاس ہے لے لیا جائے گا۔ [27] لیکن میرے اِن دشمنوں کو جو نہیں چاہتے تھے کہ میں اُن پر حکومت کروں یہاں لے آؤ اور میرے سامنے قتل کر دو۔

خداوند یسُوعؔ کی یروشلیمؔ میں آمد

۲۸ یہ باتیں کہہ کر وہ آگے بڑھا تاکہ یروشلیمؔ پہنچ جائے۔

۲۹ جب وہ بیت فِگے اور بیت عنیّاہ کے پاس پہنچا جو کوہِ زیتوُن پر واقع ہیں تو اُس نے اپنے دو شاگردوں کو یہ کہہ کر آگے بھیجا: ۳۰ سامنے والے گاؤں میں جاؤ۔ وہاں داخل ہوتے ہی تُم ایک گدھی کا بچّہ بندھا ہُوا پاؤ گے جس پر اب تک کسی نے سواری نہیں کی ہے۔ اُسے کھول کر یہاں لے آؤ۔ ۳۱ اور اگر کوئی تُم سے پُوچھے کہ اُسے کیوں کھولتے ہو تو کہنا کہ خداوند کو اس کی ضرورت ہے۔

۳۲ آگے بھیجے جانے والوں نے جاکر جیسا یسُوعؔ نے اُن سے کہا تھا ویسا ہی پایا۔ ۳۳ جب وہ گدھی کے بچّے کو کھول رہے تھے تو اُس کے مالکوں نے اُن سے پُوچھا کہ اِس بچّے کو کیوں کھول رہے ہو؟

۳۴ اُنہوں نے جواب دیا کہ خداوند کو اِس کی ضرورت ہے

۳۵ پس وہ اُسے یسُوعؔ کے پاس لائے اور اُس پر اپنے کپڑے ڈال کر یسُوعؔ کو اُس پر سوار کر دیا۔ ۳۶ جب وہ جا رہا تھا تو کئی لوگوں نے راستے میں اپنے کپڑے بچھا دیئے۔

۳۷ جب وہ اُس مقام کے نزدیک پہنچا جہاں سڑک کوہِ زیتوُن سے نیچے کی طرف جاتی ہے تو شاگردوں کی ساری جماعت اُن سارے معجزوں کی وجہ سے جو اُنہوں نے دیکھے تھے خوش ہوکر اونچی آواز سے خداوند کی تمجید کرنے لگی کہ

۳۸ مبارک ہے وہ بادشاہ جو خداوند کے نام سے آتا ہے!

آسمان پر صلح اور عالمِ بالا پر جلال!

۳۹ ہجُوم میں بعض فریسی بھی تھے، وہ یسُوعؔ سے کہنے لگے: اَے اُستاد! اپنے شاگردوں کو ڈانٹ کہ وہ چُپ رہیں۔

۴۰ یسُوعؔ نے اُنہیں جواب دیا: میں تُم سے کہتا ہُوں کہ اگر یہ چُپ ہو جائیں گے تو پتّھر چلّانے لگیں گے۔

۴۱ یروشلیمؔ کے نزدیک پہنچ کر یسُوعؔ نے شہر پر نظر ڈالی اور اُسے اُس پر رونا آ گیا۔ ۴۲ وہ کہنے لگا: کاش تُو اِسی دِن اُن باتوں کو جان لیتا جو تیری سلامتی سے تعلق رکھتی ہیں! لیکن اب تو وہ تیری آنکھوں سے اوجھل ہو گئی ہیں۔ ۴۳ تجھے وہ دِن دیکھنے پڑیں گے جب تیرے دُشمن تیرے خلاف مورچہ باندھ کر تجھے چاروں طرف سے گھیر لیں گے اور تُجھ پر چڑھ آئیں گے ۴۴ اور تجھے اور تیرے بچّوں کو جو تُجھ میں ہیں زمین پر پٹک دیں گے اور کسی پتّھر پر پتّھر باقی نہ رہنے دیں گے، اِس لیے کہ تُو نے اُس وقت کو نہ پہچانا جب تجھ پر خدا کی نظر پڑی تھی۔

یسُوعؔ ہیکل کو پاک صاف کرتا ہے

۴۵ تب وہ ہیکل میں داخل ہُوا اور اُس نے وہاں سے خرید و فروخت کرنے والوں کو باہر نکالنا شروع کر دیا۔ ۴۶ اُس نے اُن سے کہا: لکھا ہے کہ میرا گھر دعا کا گھر ہوگا لیکن تُم نے اُسے ڈاکوؤں کا اڈّا بنا رکھا ہے۔

۴۷ وہ ہر روز ہیکل میں تعلیم دیتا تھا مگر سردار کاہن، شریعت کے عالم اور یہودی بزرگ اُسے ہلاک کرنے کی کوشش میں لگے ہُوئے تھے۔ ۴۸ لیکن اُنہیں ایسا کرنے کا موقع نہیں ملتا تھا کیونکہ سارے لوگ یسُوعؔ کی باتیں سُننے کے لیے اُسے گھیرے رہتے تھے۔

یسُوعؔ کا اختیار

۲۰ ایک دِن جب وہ ہیکل میں لوگوں کو تعلیم دے رہا تھا اور اُنہیں اِنجیل سُنا رہا تھا تو سردار کاہن اور شریعت کے عالم، یہودی بزرگوں کے ساتھ اُس کے پاس پہنچے ۲ اور کہنے لگے: تُو یہ ساری باتیں کس کے اختیار سے کرتا ہے یا تجھے یہ اختیار کس نے دیا ہے؟

۳ یسُوعؔ نے جواب میں اُن سے کہا: میں بھی تُم سے ایک بات پُوچھتا ہُوں، مجھے بتاؤ۔ ۴ یوحنّا کا بپتسمہ آسمان کی طرف سے تھا یا اِنسان کی طرف سے؟

۵ وہ آپس میں بحث کرنے لگے کہ اگر ہم کہیں کہ آسمان کی طرف سے تھا تو وہ پُوچھے گا کہ پھر تُم نے اُس کا یقین کیوں نہ کیا؟ ۶ لیکن اگر کہیں کہ اِنسان کی طرف سے تھا تو لوگ ہمیں سنگسار کر ڈالیں گے کیونکہ وہ یوحنّا کو نبی مانتے ہیں۔

۷ لہٰذا اُنہوں نے جواب دیا: ہم نہیں جانتے کہ کس کی طرف سے تھا۔

۸ یسُوعؔ نے اُن سے کہا: تب تو میں بھی تمہیں نہیں بتاؤں گا کہ اِن کاموں کو کس اختیار سے کرتا ہُوں۔

ٹھیکیداروں کی تمثیل

۹ پھر وہ لوگوں سے یہ تمثیل کہنے لگا: ایک آدمی نے انگور کا باغ لگایا اور اُسے ٹھیکیداروں کو ٹھیکے پر دے کر خود ایک لمبے عرصہ کے لیے پردیس چلا گیا۔ ۱۰ جب انگور توڑنے کا موسم آیا تو اُس نے اپنا حِصّہ لینے کے لیے ایک نوکر کو ٹھیکیداروں کے پاس بھیجا۔ لیکن اُنہوں نے اُسے خوب پیٹا اور خالی ہاتھ واپس کر دیا۔ ۱۱ تب اُس نے ایک اور نوکر کو بھیجا لیکن اُنہوں نے اُس کی بھی بے عزّتی کی اور مار پیٹ

کر خالی ہاتھ لَوٹا دیا۔ [۱۲] پھر اُس نے تیسرے نوکر کو بھیجا۔ اُنہوں نے اُسے بھی زخمی کر کے نکال دیا۔

[۱۳] تب باغ کے مالک نے کہا: میں کیا کروں؟ میں اپنے پیارے بیٹے کو بھیجوں گا۔ شاید وہ اُس کا لحاظ کریں۔

[۱۴] لیکن جب ٹھیکیداروں نے اُسے دیکھا تو آپس میں مشورہ کر کے کہنے لگے: یہی وارث ہے۔ آؤ ہم اِسے مار ڈالیں تاکہ میراث ہماری ہو جائے۔ [۱۵] پس اُنہوں نے اُسے باغ سے باہر نکال کر قتل کر ڈالا۔

اب باغ کا مالک اُن کے ساتھ کس طرح پیش آئے گا؟ [۱۶] وہ آ کر اُن ٹھیکیداروں کو ہلاک کرے گا اور باغ اَوروں کے سپرد کر دے گا۔

اُنہوں نے یہ سُن کر کہا کہ خدا نہ کرے!

[۱۷] اُس نے اُن کی طرف نظر کر کے کہا: پھر یہ کیا ہے جو لکھا ہُوا ہے کہ

جس پتّھر کو معماروں نے ردّ کر دیا
وہی کونے کے سرے کا پتّھر ہو گیا؟

[۱۸] جو کوئی اِس پتّھر پر گرے گا ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا لیکن جس پر یہ گرے گا اُسے پیس کر رکھ دے گا۔

[۱۹] شریعت کے عالموں اور سردار کاہنوں نے اُسی وقت اُسے پکڑنے کی کوشش کی کیونکہ وہ جان گئے تھے کہ اُس نے وہ تمثیل اُنہی کے بارے میں کہی ہے لیکن وہ لوگوں سے ڈرتے تھے۔

قیصر کو ٹیکس ادا کرنا روا ہے یا نہیں

[۲۰] وہ اُس کی تاک میں لگے رہے اور اُنہوں نے راستبازوں کے بھیس میں جاسُوس بھیجے تاکہ اُس کی کوئی بات پکڑ سکیں اور پھر اُسے حاکم کے قبضہ اختیار میں دے دیں۔ [۲۱] اُنہوں نے یسُوعؔ سے پُوچھا: اَے اُستاد! ہم جانتے ہیں کہ تُو سچّا ہے اور سچّائی کی تعلیم دیتا ہے اور کسی کی طرفداری نہیں کرتا بلکہ سچّائی سے خدا کی راہ کی تعلیم دیتا ہے۔ [۲۲] کیا ہمارے لیے قیصرؔ کو ٹیکس ادا کرنا روا ہے یا نہیں؟

[۲۳] یسُوعؔ نے اُن کی مکّاری کو جانتے ہُوئے اُن سے کہا: [۲۴] مجھے ایک دینار لا کر دکھاؤ، اِس پر کس کی تصویر ہے اور کس کا نام لکھا ہُوا ہے؟ اُنہوں نے کہا: قیصرؔ کا۔

[۲۵] یسُوعؔ نے اُن سے کہا: جو قیصرؔ کا ہے قیصرؔ کو اور جو خدا کا ہے خدا کو ادا کرو۔

[۲۶] اور وہ لوگوں کے سامنے اُس کی کوئی بات نہ پکڑ سکے بلکہ اُس کے جواب سے دنگ ہو کر چُپ رہ گئے۔

قیامت اور شادی بیاہ

[۲۷] صدُوقی جو قیامت کے قائل نہیں، اُن میں سے بعض لوگ یسُوعؔ کے پاس آئے اور پُوچھنے لگے: [۲۸] اَے اُستاد! ہمارے لیے مُوسیٰؔ کا حکم ہے کہ اگر کسی آدمی کا بھائی اپنی بیوی کی زندگی میں بے اولاد مر جائے تو وہ اپنے بھائی کی بیوہ سے شادی کر لے تاکہ اپنے بھائی کے لیے نسل پیدا کر سکے۔ [۲۹] سات بھائی تھے۔ پہلے نے شادی کی لیکن بے اولاد مر گیا۔ [۳۰] پھر دُوسرے نے اُسے رکھ لیا [۳۱] اور اُس کے بعد تیسرے نے بھی یہی کیا۔ اِسی طرح ساتوں نے کیا اور سب بے اولاد مر گئے۔ [۳۲] آخر میں وہ عورت بھی مر گئی۔ [۳۳] قیامت میں وہ کس کی بیوی سمجھی جائے گی کیونکہ وہ اُن ساتوں کی بیوی رہ چُکی تھی؟

[۳۴] یسُوعؔ نے اُن سے کہا: اِس دنیا کے لوگوں میں تو شادی بیاہ کرنے کا دستُور ہے [۳۵] لیکن جو لوگ آنے والی دنیا کے لائق ٹھہریں گے اور مُردوں میں سے جی اُٹھیں گے وہ شادی بیاہ نہیں کریں گے۔ [۳۶] وہ مَریں گے بھی نہیں، اِس لیے کہ وہ فرشتوں کی مانند ہوں گے۔ یوں وہ قیامت کے فرزند ہو کر خدا کے بھی فرزند ہوں گے۔ [۳۷] اور جہاں تک مُردوں کے جی اُٹھنے کا تعلق ہے، مُوسیٰؔ نے بھی جھاڑی کا ذکر کرتے ہُوئے اِس طرف اِشارہ کیا کیونکہ وہ خداوند کو ابرہامؔ کا خدا، اِضحاقؔ کا خدا اور یعقوبؔ کا خدا کہہ کر پُکارتا ہے۔ [۳۸] لیکن خدا مُردوں کا نہیں بلکہ زندوں کا خدا ہے کیونکہ اُس کے نزدیک سب زندہ ہیں۔

[۳۹] شریعت کے عالموں میں سے بعض نے جواب دیا: اَے اُستاد! تُو نے خوب فرمایا۔ [۴۰] اور اُن میں سے پھر کسی کو جرأت نہ ہُوئی کہ اُس سے کچھ اور پُوچھتا۔

خداوند مسیح کس کا بیٹا ہے؟

[۴۱] پھر اُس نے اُن سے کہا: مسیح کو داؤدؔ کا بیٹا کس طرح کہا جاتا ہے؟ [۴۲] کیونکہ داؤدؔ تو خود زبُور میں فرماتا ہے:

خداوند نے میرے خداوند سے کہا:
میرے دائیں ہاتھ بیٹھ
[۴۳] جب تک کہ میں تیرے دشمنوں کو
تیرے پاؤں کے نیچے کی چَوکی نہ بنا دُوں۔

[44] داؤد تو اُسے خداوند کہتا ہے، پھر وہ اُس کا بیٹا کیسے ہُوا؟
[45] جب سب لوگ سُن رہے تھے تو یسُوع نے اپنے شاگردوں سے کہا: [46] شریعت کے عالموں سے خبردار رہو۔ وہ لمبے لمبے چوغے پہن کر پھرنا پسند کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ لوگ اُنہیں بازاروں میں سلام کریں۔ وہ عبادت خانوں میں اعلیٰ درجہ کی کُرسیاں اور ضیافتوں میں صدر نشینی چاہتے ہیں۔ [47] وہ بیواؤں کے گھروں کو ہڑپ کر لیتے ہیں اور دکھاوے کے طور پر لمبی لمبی دعائیں کرتے ہیں۔ اُنہیں زیادہ سزا ملے گی۔

ایک بیوہ کا نذرانہ

۲۱ یسُوع نے نظر اُٹھا کر دولتمندوں کو دیکھا جو ہیکل کے خزانہ میں اپنے نذرانے ڈال رہے تھے۔ [2] اُس نے ایک غریب بیوہ کو دیکھا جس نے دو پیسے یعنی ایک دھیلا ڈالا۔ [3] اِس پر اُس نے کہا: میں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ ہیکل کے خزانہ میں نذرانہ ڈالنے والوں میں اِس بیوہ نے سب سے زیادہ ڈالا۔ [4] کیونکہ اُنہوں نے تو اپنی کثیر دولت میں سے کچھ بطور نذر ڈالا لیکن اِس عورت نے اپنی ناداری کی حالت میں بھی جو کچھ اُس کے پاس تھا سب ڈال دیا۔

آخرت کی نشانیاں

[5] بعض لوگ ہیکل کے بارے میں کہہ رہے تھے کہ وہ نفیس پتھّروں اور نذر کیے گئے تحفوں سے آراستہ ہے، تو اُس نے کہا: [6] وہ دِن آئیں گے کہ یہ چیزیں جو تُم یہاں دیکھ رہے ہو، اِن کا کوئی بھی پتھّر اپنی جگہ باقی نہ رہے گا بلکہ گرا دیا جائے گا۔
[7] اُنہوں نے اُس سے پُوچھا: اَے اُستاد! یہ باتیں کب ہوں گی؟ اور اُن کے ظہور میں آنے کے وقت کا نشان کیا ہے۔
[8] اُس نے کہا: خبردار! گُمراہ نہ ہو جانا کیونکہ کئی لوگ میرے نام سے آئیں گے اور کہیں گے کہ وہ میں ہی ہُوں اور یہ بھی کہ وقت نزدیک آ پہنچا ہے۔ تُم اُن کے پیچھے نہ چلے جانا۔ [9] اور جب لڑائیوں اور بغاوتوں کی افواہیں سنُو تو خوفزدہ مت ہونا کیونکہ پہلے اُن کا واقع ہونا ضروری ہے لیکن ابھی آخرت نہ ہوگی۔
[10] تب اُس نے اُن سے کہا: ایک قوم دُوسری قوم کے خلاف اور ایک سلطنت دُوسری سلطنت کے خلاف اُٹھ کھڑی ہوگی۔ [11] جگہ جگہ بڑے بڑے بھونچال آئیں گے، قحط پڑیں گے اور وبائیں پھیلیں گی۔ دہشتناک واقعات رُونما ہوں گے اور آسمان پر عظیم نشانات ظاہر ہوں گے۔
[12] لیکن اِن سب باتوں کے ہونے سے پہلے تمہارے دشمن تمہیں محض میرے نام کی وجہ سے گرفتار کریں گے، ستائیں گے، عبادت خانوں کی عدالتوں میں حاضر کریں گے، قید خانوں میں ڈلوائیں گے اور بادشاہوں اور گورنروں کے حضور میں پیش کریں گے۔ [13] تب تمہیں میری گواہی دینے کا اچھا موقع ملے گا۔ [14] لیکن تمہیں کوئی ضرورت نہیں کہ تُم پہلے ہی سے فکر کرنے لگو کہ ہم کیا کہیں گے۔ [15] کیونکہ میں تمہیں ایسی زبان اور حکمت عطا کروں گا کہ تمہارا کوئی بھی مخالف نہ تو تمہارا سامنا کر سکے گا نہ تمہارے خلاف کچھ کہہ سکے گا۔ [16] اور تمہارے والدین، بھائی، رشتہ دار اور دوست تُم سے بے وفائی کریں گے اور تُم میں سے بعض کو قتل بھی کروائیں گے۔ [17] اور میرے نام کی وجہ سے سارے لوگ تُم سے نفرت کرنے لگیں گے [18] لیکن تمہارے سر کا ایک بال بھی بیکا نہ ہوگا۔ [19] سب کچھ برداشت کر کے ہی تُم اپنی جانوں کو محفوظ رکھ سکو گے۔
[20] اور جب یروشلیم کو فوجوں کے محاصرہ میں دیکھو تو جان لینا کہ اُس کی ویرانی کے دِن نزدیک آ گئے ہیں۔ [21] اُس وقت جو یہودیہ میں ہوں وہ پہاڑ پر بھاگ جائیں اور جو یروشلیم کے اندر ہوں باہر نکل جائیں اور جو دیہات میں ہوں وہ شہر میں داخل نہ ہوں۔ [22] کیونکہ یہ اِنتقام کے دِن ہوں گے جن میں وہ سب کچھ جو پہلے سے لکھا جا چُکا ہے پُورا ہوگا۔ [23] اُن عورتوں پر افسوس جو اُن دِنوں حاملہ ہوں اور جو بچّوں کو دودھ پلاتی ہوں کیونکہ زمین پر بڑی مصیبت برپا ہوگی اور اِس قوم پر بڑا غضب نازل ہوگا۔ [24] وہ تلوار کا لقمہ ہو جائیں گے اور اسیر ہو کر سب قوموں میں پہنچائے جائیں گے اور غیر قوموں کی میعاد کے پُورے ہونے تک یروشلیم غیر قوموں سے پامال ہوتا رہے گا۔
[25] سورج، چاند اور ستاروں میں نشان ظاہر ہوں گے اور زمین پر قوموں کو اذیت پہنچے گی کیونکہ سمندر اور اُس کی لہروں کا زور وشور اُنہیں خوف زدہ کر دے گا۔ [26] ڈر کے مارے اور آنے والی مصیبتوں کا انتظار کرتے کرتے اُن کے ہوش وحواس باقی نہ رہیں گے، اِس لیے کہ آسمان کی قوتیں ہلا دی جائیں گی۔ [27] تب لوگ اِبنِ آدم کو عظیم قدرت اور جلال کے ساتھ بادلوں میں آتا دیکھیں گے۔ [28] جب یہ باتیں ہونا شروع ہو جائیں تو سیدھے کھڑے ہو کر سر اوپر اُٹھانا کیونکہ تمہاری مخلصی نزدیک ہے۔
[29] تب اُس نے اُنہیں یہ تمثیل سُنائی: تُم انجیر کے درخت اور سارے درختوں کو دیکھتے ہو۔ [30] جونہی اُن میں کونپلیں پھُوٹنے لگتی ہیں، تُم دیکھ کر جان لیتے ہو کہ اب گرمی نزدیک ہے۔ [31] اِسی طرح جب تُم یہ سب کچھ واقع ہوتے دیکھو تو جان لینا کہ خدا کی

بادشاہی نزدیک ہے۔

۳۲ میں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ جب تک یہ باتیں ہوں نہ لیں اِس نسل کا خاتمہ نہ ہوگا۔ ۳۳ آسمان اور زمین ٹل جائیں گے لیکن میری باتیں کبھی نہیں ٹلیں گی۔

۳۴ پس تُم خبردار رہو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارے دل شکم پُری اور شراب نوشی اور اِس زندگی کی فکروں سے سُست پڑ جائیں اور وہ دِن تُم پر پھندے کی طرح ناگہاں آ پڑے۔ ۳۵ کیونکہ وہ روئے زمین پر موجود تمام لوگوں پر اِسی طرح آ پڑے گا۔ ۳۶ پس ہر وقت بیدار رہو اور دعا میں لگے رہو تاکہ تُم اِن سب باتوں سے جو ہونے والی ہیں، بچ کر اِبنِ آدم کے حضور میں کھڑے ہونے کے لائق ٹھہرو۔

۳۷ یسُوعؔ ہر روز ہیکل میں تعلیم دیتا تھا اور رات کو باہر جا کر کوہِ زیتُونؔ پر رہا کرتا تھا۔ ۳۸ صبح ہوتے ہی سب لوگ اُس کی باتیں سُننے کی غرض سے ہیکل میں اُس کے پاس آ جاتے تھے۔

یہُوداہ کی غدّاری

۲۲ عیدِ فطیر جسے عیدِ فسح بھی کہتے ہیں نزدیک تھی۔ ۲ سردار کاہن اور شریعت کے عالم موقع ڈھونڈ رہے تھے کہ یسُوعؔ کو کسی طرح چُپکے سے ٹھکانے لگا دیں کیونکہ وہ لوگوں سے ڈرتے تھے۔ ۳ اور شیطان یہُوداہؔ میں سما گیا۔ اُسے اسکریوتیؔ بھی کہتے تھے اور وہ یسُوعؔ کے بارہ شاگردوں میں شمار کیا جاتا تھا۔ ۴ وہ سردار کاہنوں اور ہیکل کے پاسبانوں کے سرداروں کے پاس گیا اور اُن سے مشورہ کرنے لگا کہ وہ کس طرح یسُوعؔ کو اُن کے حوالے کرے۔ ۵ وہ بڑے خوش ہُوئے اور اُسے روپیہ دینے کا وعدہ کیا۔ ۶ اُس نے اُن کی بات مان لی اور موقع ڈھونڈنے لگا کہ یسُوعؔ کو کس طرح اُن کے حوالے کرے کہ لوگوں کو خبر تک نہ ہو۔

عشائے ربّانی

۷ عیدِ فطیر کا دِن آ پہنچا۔ اُس دِن فسح کے برّہ کی قربانی کرنا فرض تھا۔ ۸ یسُوعؔ نے پطرسؔ اور یوحنّاؔ کو یہ کہہ کر روانہ کیا کہ جاؤ اور ہمارے لیے فسح کھانے کی تیّاری کرو۔

۹ اُنہوں نے پُوچھا: تُو کہاں چاہتا ہے کہ ہم فسح کا کھانا تیّار کریں؟

۱۰ اُس نے اُنہیں جواب دیا: شہر میں داخل ہوتے ہی تمہیں ایک آدمی ملے گا جو پانی کا گھڑا لے جا رہا ہوگا۔ اُس کے پیچھے ہو لینا اور جس گھر میں وہ داخل ہو ۱۱ اُس کے مالک سے کہنا کہ اُستاد نے پُوچھا ہے کہ وہ مہمان خانہ کہاں ہے جہاں میں اپنے شاگردوں کے ساتھ عیدِ فسح کا کھانا کھا سکُوں؟ ۱۲ وہ تمہیں اوپر لے جا کر ایک بڑا سا کمرہ دکھائے گا جو ہر طرح آراستہ ہوگا۔ وہیں ہمارے لیے تیّاری کرنا۔

۱۳ اُنہوں نے جا کر سب کچھ ویسا ہی پایا جیسا اُس نے اُنہیں بتایا تھا اور عیدِ فسح کا کھانا تیّار کیا۔

۱۴ جب کھانے کا وقت آیا تو یسُوعؔ اور اُس کے شاگرد دسترخوان کے اِردگرد بیٹھ گئے ۱۵ اور اُس نے اُن سے کہا: میری بڑی آرزو تھی کہ اپنے دکھ اُٹھانے سے پہلے فسح کا یہ کھانا تمہارے ساتھ کھاؤں۔ ۱۶ کیونکہ میں تُم سے کہتا ہُوں کہ آیندہ میں اُسے اُس وقت تک نہ کھا سکوں گا جب تک کہ خدا کی بادشاہی میں اُس کا مقصد پُورا نہ ہو جائے۔

۱۷ پھر اُس نے پیالہ لیا اور خدا کا شکر کر کے اُنہیں دیا اور کہا کہ اِسے لو اور آپس میں بانٹ لو۔ ۱۸ کیونکہ میں تُم سے کہتا ہُوں کہ آیندہ انگور کا یہ رس اُس وقت تک نہ پیوں گا جب تک کہ خدا کی بادشاہی آ نہ جائے۔

۱۹ پھر اُس نے روٹی لی اور خدا کا شکر کر کے اُس کے ٹکڑے کیے اور اُنہیں شاگردوں کو یہ کہہ کر دیا کہ یہ میرا بدن ہے جو تمہارے لیے دیا جاتا ہے۔ تُم بھی میری یادگاری کے لیے یہی کیا کرنا۔

۲۰ اِسی طرح کھانے کے بعد اُس نے پیالہ لیا اور شاگردوں کو یہ کہہ کر دیا کہ یہ پیالہ میرے اُس خون میں جو تمہارے لیے بہایا جاتا ہے نیا عہد ہے۔ ۲۱ مگر دیکھو مجھے گرفتار کرنے والے کا ہاتھ میرے ساتھ دسترخوان پر ہے۔ ۲۲ کیونکہ اِبنِ آدم تو جا ہی رہا ہے جیسا کہ اُس کے لیے پہلے سے مقرّر ہے لیکن اُس آدمی پر افسوس جس کے ہاتھوں وہ گرفتار کروایا جاتا ہے۔ ۲۳ یہ سُن کر وہ آپس میں پُوچھنے لگے کہ ہم میں ایسا کون ہے جو یہ کام کرے گا؟

۲۴ اُن میں اِس بات پر کہ اُن میں کون بڑا سمجھا جاتا ہے تکرار ہونے لگی۔ ۲۵ یسُوعؔ نے اُن سے کہا کہ غیر قوموں پر اُن کے بادشاہ حکومت چلاتے ہیں اور جو اختیار والے ہیں وہ محسن کہلاتے ہیں۔ ۲۶ لیکن تُم ایسے نہیں ہوگے۔ تُم میں جو بڑا ہے وہ چھوٹے کی مانند ہو اور جو حاکم ہے وہ خادم کی مانند۔ ۲۷ کیونکہ بڑا کون ہے؟ وہ جو دسترخوان پر بیٹھا ہے یا وہ جو اُس کا خادم ہے؟ کیا وہ نہیں جو دسترخوان پر بیٹھا ہے؟ لیکن میں تو تمہارے بیچ میں ایک خادم کی مانند ہُوں۔ ۲۸ مگر تُم وہ ہو جو میری آزمایشوں میں برابر میرے ساتھ رہے ہو۔ ۲۹ جیسے باپ نے مجھے ایک سلطنت عطا کی ہے، میں بھی تمہیں ایک سلطنت عطا کرتا ہُوں۔ ۳۰ تاکہ تُم میری

سلطنت میں میرے دسترخوان سے کھاؤ اور پیو بلکہ تُم شاہی تختوں پر بیٹھ کر اِسرائیل کے بارہ قبیلوں کی عدالت کرو گے۔

[۳۱] شمعُوؔن! شمعُوؔن! شیطان نے گِڑ گِڑا کر اجازت چاہی کہ تمہیں گندم کی طرح پھٹکے [۳۲] لیکن میں نے تیرے لیے دعا کی کہ تیرا ایمان جاتا نہ رہے اور جب تُو توبہ کر چکے تو اپنے بھائیوں کے ایمان کو مضبوط کرنا۔

[۳۳] پطرؔس نے اُس سے کہا: اَے خداوند! تیرے ساتھ تو میں قید ہونے بلکہ مَرنے کو بھی تیّار ہُوں۔

[۳۴] لیکن یسُوؔع نے کہا: اَے پطرس! میں تجھ سے کہتا ہُوں کہ آج مُرغ کے بانگ دینے سے پہلے تُو تین بار میرا اِنکار کرے گا کہ مجھے جانتا تک نہیں۔

[۳۵] اس کے بعد یسُوؔع نے اُن سے پُوچھا: جب میں نے تمہیں بٹوے، تھیلی اور جوتوں کے بغیر بھیجا تھا تو کیا تُم کسی چیز کے محتاج رہے تھے؟

اُنہوں نے کہا: کسی چیز کے نہیں۔

[۳۶] اُس نے اُن سے کہا: مگر اب جس کے پاس بٹوا ہو وہ اُسے ساتھ رکھ لے اور اِسی طرح تھیلی بھی اور جس کے پاس تلوار نہ ہو وہ اپنے کپڑے بیچ کر تلوار خرید لے۔ [۳۷] کیونکہ میں تُم سے کہتا ہُوں کہ یہ بات جو لکھی گئی ہے کہ وہ بدکرداروں میں شمار کیا گیا اُس کا میرے حق میں پُورا ہونا واجب ہے۔ اِس لیے کہ مجھ سے نسبت رکھنے والی ہر بات انجام تک پہنچنے والی ہے

[۳۸] اُنہوں نے کہا: اَے خداوند! دیکھ، یہاں دو تلواریں ہیں۔

اُس نے اُن سے کہا: بہت ہیں۔

کوہِ زَیتُوؔن پر خداوند یسُوؔع کی دعا

[۳۹] پھر وہ باہر نکلا اور جیسا اُس کا دستُور تھا وہ کوہِ زَیتُوؔن پر گیا اور اُس کے شاگرد بھی اُس کے پیچھے ہو لیے۔ [۴۰] اُس جگہ پہنچ کر اُس نے اُن سے کہا: دعا کرو تاکہ تُم آزمایش میں نہ پڑو۔ [۴۱] اور وہ اُن سے ہٹ کر ذرا آگے چلا گیا اور گھُٹنے ٹیک کر یوں دعا کرنے لگا: [۴۲] اَے باپ! اگر تیری مرضی ہو تو اِس پیالے کو میرے سامنے سے ہٹا لے لیکن پھر بھی میری مرضی نہیں بلکہ تیری مرضی پُوری ہو۔ [۴۳] اور آسمان سے ایک فرشتہ اُس پر ظاہر ہُوا جو اُسے تقویّت دیتا تھا۔ [۴۴] پھر وہ سخت درد و کرب میں مبتلا ہو کر اور بھی دِلسوزی سے دعا کرنے لگا اور اُس کا پسینہ خون کی بوندوں کی مانند زمین پر ٹپکنے لگا۔

[۴۵] دعا کے بعد وہ اُٹھا اور شاگردوں کے پاس واپس آیا تو اُنہیں غم کے مارے سوتے پایا [۴۶] اور اُن سے کہا: تُم سو کیوں رہے ہو؟ اُٹھ کر دعا مانگو تاکہ آزمایش میں نہ پڑو۔

خداوند یسُوؔع کی گرفتاری

[۴۷] ابھی وہ یہ بات کہہ ہی رہا تھا کہ آدمیوں کا ایک ہجوم آ پہنچا اور اُن بارہ میں سے ایک جس کا نام یہوُؔداہ تھا اُن کے آگے آگے تھا۔ وہ یسُوؔع کو چُومنے کے لیے آگے بڑھا۔ [۴۸] لیکن یسُوؔع نے اُس سے کہا: یہوداؔہ کیا تُو ایک بوسہ سے ابنِ آدم کو پکڑواتا ہے؟

[۴۹] جب یسُوؔع کے ساتھیوں نے یہ ماجرا دیکھا تو کہا: اَے خداوند! کیا ہم تلوار چلائیں؟ [۵۰] اور اُن میں سے ایک نے سردار کاہن کے نوکر پر تلوار چلا کر اُس کا دایاں کان اُڑا دیا۔

[۵۱] لیکن یسُوؔع نے جواب دیا: بس، بہت ہو چُکا اور اُس نے اُس کے کان کو چھُو کر اچھا کر دیا۔

[۵۲] تب یسُوؔع نے سردار کاہنوں اور ہیکل کے سپاہیوں اور بزرگوں سے جو اُسے گرفتار کرنے آئے تھے کہا: کیا تُم تلواریں اور لاٹھیاں لے کر کسی ڈاکو کو پکڑنے نکلے ہو؟ [۵۳] جب میں ہر روز ہیکل میں تمہارے ساتھ ہوتا تھا تو تُم نے مجھ پر ہاتھ نہ ڈالا لیکن یہ تمہارے اور تاریکی کے اختیار کا وقت ہے۔

پطرس کا اِنکار کرنا

[۵۴] تب اُنہوں نے یسُوؔع کو گرفتار کر لیا اور اُسے وہاں سے سردار کاہن کے گھر میں لے گئے۔ پطرؔس بھی کچھ فاصلہ پر رہ کر پیچھے پیچھے ہو لیا۔ [۵۵] اُنہوں نے صحن کے بیچ میں آگ جلائی اور سب بیٹھ کر تاپنے لگے اور پطرؔس بھی اُن میں تھا۔ [۵۶] اور ایک کنیز نے اُسے آگ کے پاس بیٹھا دیکھ کر اُس پر نظریں گاڑ دیں اور کہا کہ یہ آدمی بھی اُس کے ساتھ تھا۔

[۵۷] مگر اُس نے اِنکار کر کے کہا: اَے عورت میں اُسے نہیں جانتا۔

[۵۸] تھوڑی دیر بعد کسی اور نے اُسے دیکھ کر کہا: تُو بھی اُنہی میں سے ہے۔

پطرؔس نے کہا: میں نہیں ہُوں۔

[۵۹] تقریباً ایک گھنٹہ بعد کسی اور نے بڑے یقین سے کہا: یہ آدمی بلاشک اُس کے ساتھ تھا کیونکہ یہ بھی گلیلی ہی ہے۔

[۶۰] لیکن پطرؔس نے کہا: میں نہیں جانتا کہ تُو کیا کہتا ہے۔

وہ ابھی کہہ ہی رہا تھا کہ مُرغ نے بانگ دی۔ [۶۱] اور خداوند نے مُڑ کر پطرؔس کی طرف دیکھا اور پطرؔس کو خداوند کی وہ بات یاد آئی جو اُس نے پطرؔس سے کہی تھی کہ آج مُرغ کے بانگ دینے سے پہلے تُو تین بار میرا اِنکار کرے گا۔ [۶۲] اور وہ باہر جا کر زار زار رویا۔

سپاہی خداوند یسوؔع کی ہنسی اُڑاتے ہیں

۶۳ جو آدمی یسوؔع کو اپنے قبضہ میں لیے ہُوئے تھے اُس کی ہنسی اُڑاتے اور اُسے مارتے تھے۔ ۶۴ وہ اُس کی آنکھوں پر پٹّی باندھ کر پُوچھتے تھے کہ نبوّت سے بتا کہ کس نے تجھے مارا؟ ۶۵ اور اُنہوں نے اُس کے خِلاف بہت سی کفر آمیز باتیں بھی کہیں۔

خداوند یسوؔع کی عدالتِ عالیہ میں پیشی

۶۶ صبح ہوتے ہی قوم کے بزرگ یعنی سردار کاہن اور شریعت کے عالم جمع ہُوئے اور یسوؔع کو اپنی عدالتِ عالیہ میں لاکر ۶۷ کہنے لگے: اگر تُو مسیح ہے تو ہم سے کہہ دے۔

اُس نے اُن سے کہا: اگر میں تُم سے کہہ بھی دُوں تب بھی تُم یقین نہ کرو گے۔ ۶۸ اور اگر تُم سے پُوچھوں، تو تُم جواب نہ دو گے۔ ۶۹ لیکن اب سے اِبنِ آدم خدا تعالیٰ کی داہنی طرف بیٹھا رہے گا۔

۷۰ اِس پر وہ سب بول اُٹھے کہ کیا تُو خدا کا بیٹا ہے؟

اُس نے جواب دیا کہ تُم خود کہتے ہو کہ میں ہُوں۔

۷۱ اُنہوں نے کہا: اب ہمیں اور گواہی کی کیا ضرورت ہے؟ کیونکہ ہم نے اُسی کے مُنہ سے سُن لیا ہے۔

پیلاطُؔس کے سامنے پیشی

۲۳ تب وہ سب کے سب اُٹھے اور یسوؔع کو پیلاطُس کے پاس لے گئے ۲ اور اُس پر یہ کہہ کر الزام لگانے لگے کہ ہم نے اِسے ہماری قوم کو بہکاتے پایا ہے۔ وہ قیصؔر کو ٹیکس ادا کرنے سے منع کرتا ہے اور اپنے آپ کو مسیح بادشاہ کہتا ہے۔

۳ تب پیلاطُؔس نے اُس سے پُوچھا: کیا تُو یہودیوں کا بادشاہ ہے؟

یسوؔع نے اُسے جواب دیا: تُو نے خود ہی کہہ دیا۔

۴ پیلاطُؔس نے سردار کاہنوں اور عوام سے کہا: میں اِس شخص میں کوئی قُصور نہیں پاتا۔

۵ لیکن وہ اصرار کرکے کہنے لگے۔ وہ یہودؔیہ میں گلیلؔ سے لے کر یہاں تک لوگوں کو سکھاتا اور اُکساتا ہے۔

۶ جب پیلاطُؔس نے یہ سُنا تو اُس نے پُوچھا: کیا یہ آدمی گلیلی ہے؟ ۷ اور جونہی اُسے معلوم ہُوا کہ وہ ہیرودیؔس کی عملداری کا ہے، اُسے ہیرودیؔس کے پاس بھیج دیا جو اُن دِنوں خود بھی یروشلیؔم میں تھا۔

ہیرودیؔس کے سامنے پیشی

۸ جب ہیرودیؔس نے یسوؔع کو دیکھا تو نہایت ہی خوش ہُوا، اِس لیے کہ اُسے ایک عرصے سے یسوؔع کو دیکھنے کی خواہش تھی اور اُس نے اُس کے بارے میں بہت سی باتیں سُن رکھی تھیں اور اُسے امید تھی کہ وہ یسوؔع کا کوئی معجزہ بھی دیکھ سکے گا۔ ۹ اُس نے یسوؔع سے بہت کچھ پُوچھا لیکن یسوؔع نے اُسے کوئی جواب نہ دیا۔ ۱۰ اور سردار کاہن اور شریعت کے عالم اُٹھ اُٹھ کر بڑے زور شور سے اُس پر الزام لگانے لگے۔ ۱۱ تب ہیرودیؔس نے بھی اپنے سپاہیوں کے ساتھ مل کر یسوؔع کی بے عزّتی کی اور اُس کی ہنسی اُڑائی۔ پھر ایک چمکدار چوغہ پہنا کر اُسے پیلاطُؔس کے پاس واپس بھیج دیا۔ ۱۲ اُسی دِن پیلاطُؔس اور ہیرودیؔس ایک دُوسرے کے دوست بن گئے حالانکہ اِس سے پہلے اُن میں دُشمنی تھی۔

۱۳ تب پیلاطُؔس نے سردار کاہنوں، حاکموں اور عوام کو جمع کیا ۱۴ اور اُن سے کہا: تُم اِس شخص کو میرے پاس یہ کہتے ہُوئے لائے ہو کہ یہ لوگوں کو بہکاتا ہے اور میں نے خود بھی تمہارے سامنے پُوچھ تاچھ کی مگر جس جرم کا الزام تُم اُس پر لگاتے ہو، میں نے اُسے اُس کا قُصور وار نہیں پایا۔ ۱۵ اور نہ ہیرودیؔس نے، جس نے اُسے ہمارے پاس واپس بھیج دیا۔ دیکھو، اُس سے کوئی ایسا فعل سرزد نہیں ہُوا جو اُسے قتل کے لائق ٹھہرائے۔ ۱۶ لہٰذا میں اُسے پٹوا کر چھوڑ دُوں گا۔ [۱۷ اُسے لازم تھا کہ عید کے موقع پر مجرموں میں سے کسی ایک کو اُن کی خاطر رہا کر دے۔] ۱۸ وہ ایک آواز ہو کر چلّانے لگے کہ اِس آدمی کو ٹھکانے لگا دے اور براؔبا کو ہماری خاطر رہا کر دے۔ ۱۹ براؔبا شہر میں بغاوت اور قتل کے سلسلہ میں قید میں ڈالا گیا تھا۔

۲۰ پیلاطُؔس نے یسوؔع کو رہا کرنے کے اِرادہ سے اُن سے دوبارہ پُوچھا۔ ۲۱ لیکن وہ چلّانے لگے کہ تُو اِسے صلیب دے، صلیب دے!

۲۲ تب اُس نے اُن سے تیسری بار کہا: کیوں؟ آخر اُس نے کون سا جرم کیا ہے؟ میں نے اُس میں ایسا کوئی قصور نہیں پایا کہ وہ سزائے مَوت کا مستحق ہو۔ اِس لیے میں اُسے پٹوا کر چھوڑے دیتا ہُوں۔

۲۳ لیکن وہ چلّا چلّا کر مطالبہ کرنے لگے کہ وہ مصلوب کیا جائے اور اُن کا چلّانا کارگر ثابت ہوا۔ ۲۴ پس پیلاطُؔس نے اُن کی درخواست کے مطابق مَوت کا حکم صادر کر دیا۔ ۲۵ اور جو آدمی بغاوت اور خون کے جرم میں قید میں تھا اور جس کی رہائی کے لیے اُنہوں نے درخواست کی تھی اُسے چھوڑ دیا مگر یسوؔع کو اُن کی مرضی کے موافق سپاہیوں کے حوالے کر دیا۔

خداوند یسُوعؔ کا مصلُوب ہونا

[۲۶] جب وہ یسُوعؔ کو لیے جا رہے تھے تو اُنہوں نے شمعُونؔ کُرینی کو جو اپنے گاؤں سے آ رہا تھا، پکڑ لیا اور صلیب اُس پر رکھ دی تاکہ وہ اُسے اُٹھا کر یسُوعؔ کے پیچھے پیچھے چلے۔ [۲۷] لوگوں کا ایک بڑا ہجوم اُس کے پیچھے ہو لیا اور ہجُوم میں کئی عورتیں بھی تھیں جو اُس کے لیے نوحہ اور ماتم کر رہی تھیں۔ [۲۸] یسُوعؔ نے مُڑ کر اُنہیں کہا: اَے یروشلیمؔ کی بیٹیو! میرے لیے گریہ مت کرو بلکہ اپنے اور اپنے بچّوں کے لیے گریہ کرو۔ [۲۹] کیونکہ وہ دِن آنے والے ہیں جب تُم یہ کہوگی کہ وہ بانجھ عورتیں مبارک ہیں جن کے رحم بچّوں سے خالی رہے اور جن کی چھاتیوں نے دودھ نہیں پلایا۔ [۳۰] تب وہ پہاڑوں سے کہیں گے: ہم پر گر پڑو اور ٹیلوں سے کہ ہمیں چھپالو۔

[۳۱] کیونکہ جب درخت ہرا ہے اور وہ یہ سب کچھ کر رہے ہیں تو جب وہ سوکھ جائے گا تو کیا کچھ نہ کریں گے۔

[۳۲] دو مجرم اور بھی تھے جنہیں اُس کے ساتھ لے جایا جا رہا تھا تاکہ وہ بھی قتل کیے جائیں۔ [۳۳] جب وہ اُس مقام پر پہنچے جسے کلوریؔ کہتے ہیں تو وہاں اُنہوں نے یسُوعؔ کو مصلوُب کیا اور اُن دو مجرموں کو بھی، ایک کو یسُوعؔ کی داہنی طرف اور دُوسرے کو بائیں طرف۔ [۳۴] یسُوعؔ نے کہا: اَے باپ! اِنہیں معاف کر کیونکہ یہ نہیں جانتے کہ کیا کر رہے ہیں اور اُنہوں نے اُس کے کپڑوں پر قُرعہ ڈال کر اُنہیں بانٹ لیا۔

[۳۵] لوگ کھڑے کھڑے یہ سب کچھ دیکھ رہے تھے اور سردار بھی اُس پر آوازے کستے تھے اور کہتے تھے: اِس نے اَوروں کو بچایا، اگر وہ مسیحؔ ہے اور خدا کا برگزیدہ ہے تو اپنے آپ کو بچا لے۔

[۳۶] سپاہی بھی آ آ کر اُس کی ہنسی اُڑاتے تھے اور پینے کے لیے اُسے سرکہ پیش کرتے تھے۔ [۳۷] اور کہتے تھے: اگر تُو یہوُدیوں کا بادشاہ ہے تو اپنے آپ کو بچالے۔

[۳۸] اُس کے سر کے اوپر ایک نوشتہ بھی لگایا گیا تھا کہ یہ **یہوُدیوں کا بادشاہ** ہے۔

[۳۹] دو مجرم جو مصلوُب کیے گئے تھے، اُن میں سے ایک نے یسُوعؔ کو طعنہ دے کر کہا: اگر تُو مسیحؔ ہے تو اپنے آپ کو اور ہمیں بچا۔ [۴۰] لیکن دُوسرے نے اُسے جھِڑکا اور کہا: کیا تجھے خدا کا خوف نہیں حالانکہ تُو خود بھی وہی سزا پا رہا ہے؟ [۴۱] ہم تو اپنے جرموں کی سزا پا رہے ہیں اور ہمارا قتل کیا جانا واجب ہے لیکن اِس نے کوئی غلط کام نہیں کیا ہے۔

[۴۲] تب اُس نے کہا: اَے یسُوعؔ! جب تُو بادشاہ بن کر آئے تو مجھے بھی یاد کرنا۔

[۴۳] یسُوعؔ نے اُس سے کہا: میں تجھے یقین دلاتا ہُوں کہ تُو آج ہی میرے ساتھ فردوس میں ہوگا۔

خداوند یسُوعؔ کی مَوت

[۴۴] تقریباً دوپہر کا وقت تھا کہ چاروں طرف اندھیرا چھا گیا اور تین بجے تک یہی حالت رہی۔ [۴۵] سورج تاریک ہو گیا اور ہیکل کا پردہ پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا۔ [۴۶] اور یسُوعؔ نے اونچی آواز سے پُکار کر کہا: اَے باپ! میں اپنی رُوح تیرے ہاتھوں میں سونپتا ہُوں اور یہ کہہ کر دم توڑ دیا۔

[۴۷] جب رُومی کپتان نے یہ ماجرا دیکھا تو خدا کی تمجید کرتے ہُوئے کہا: یہ آدمی واقعی راستباز تھا۔ [۴۸] اور سارے لوگ جو وہاں جمع تھے یہ منظر دیکھ کر سینہ کُوبی کرتے ہُوئے لَوٹ گئے۔ [۴۹] لیکن یسُوعؔ کے سارے جان پہچان اور وہ عورتیں جو گلیلؔ سے اُس کے پیچھے پیچھے آئی تھیں، دُور فاصلہ پر کھڑی یہ سب دیکھ رہی تھیں۔

خداوند یسُوعؔ کی تدفین

[۵۰] ایک آدمی تھا جس کا نام یُوسُفؔ تھا۔ وہ یہودیوں کی عدالتِ عالیہ کا ایک رُکن تھا اور بڑا نیک اور راستباز تھا۔ [۵۱] وہ عدالتِ عالیہ کے اراکین کے فیصلہ اور عمل کے حق میں نہ تھا۔ وہ یہودیوں کے شہر اِرمتیاؔ کا باشندہ تھا اور خدا کی بادشاہی کا منتظر تھا۔ [۵۲] اُس نے پیلاطُسؔ کے پاس جا کر یسُوعؔ کی لاش مانگی۔ [۵۳] اور لاش کو صلیب پر سے اُتار کر مہین چادر میں لپیٹا اور اُسے ایک قبر میں جو چٹان میں کھُدی ہُوئی تھی، رکھ دیا۔ اُس قبر میں پہلے کوئی نہیں رکھا گیا تھا۔ [۵۴] وہ تیّاری کا دِن تھا اور سبت شروع ہونے والا تھا۔

[۵۵] وہ عورتیں جو گلیلؔ سے یسُوعؔ کے ساتھ آئی تھیں، یُوسُفؔ کے پیچھے پیچھے گئیں اور اُنہوں نے اُس قبر کو دیکھا اور یہ بھی کہ یسُوعؔ کی لاش کو اُس کے اندر کس طرح رکھا گیا ہے۔ [۵۶] تب وہ گھر لَوٹ گئیں اور اُنہوں نے خوشبودار مسالے اور عطر تیّار کیا اور شریعت کے حکم کے مطابق سبت کے دِن آرام کیا۔

خداوند یسُوعؔ کا زندہ ہو جانا

۲۴ ہفتہ کے پہلے دِن صبح سویرے بعض عورتیں خوشبُودار مسالے جو اُنہوں نے تیّار کیے تھے، اپنے ساتھ لے کر قبر پر آئیں۔ [۲] لیکن اُنہوں نے پتھر کو قبر کے مُنہ سے لُڑھکا ہُوا پایا۔ [۳] جب وہ اندر گئیں تو اُنہیں یسُوعؔ کی لاش نہ

ملی۔ [۴] جب وہ اِس بارے میں حیرت میں مبتلا تھیں تو دو شخص چمکدار لباس میں اُن کے پاس آ کھڑے ہُوئے۔ [۵] وہ خوف زدہ ہوگئیں اور اپنے سر زمین پر جھُکا دئے۔ لیکن اُنہوں نے اُن سے کہا: تُم زندہ کو مُردوں میں کیوں ڈھونڈتی ہو؟ [۶] وہ یہاں نہیں ہے بلکہ جی اُٹھا ہے۔ تمہیں یاد نہیں کہ جب وہ گلیل میں تھا تو اُس نے تُم سے کہا تھا [۷] کہ اِبنِ آدم کا گنہگاروں کے حوالہ کیا جانا، صلیب پر چڑھایا جانا اور تیسرے دِن پھر سے جی اُٹھنا ضروری ہے۔ [۸] تب اُنہیں یسُوع کی باتیں یاد آئیں۔

[۹] چنانچہ وہ قبر سے نکل کر چلی گئیں اور گیارہ رسُولوں اور باقی سب شاگردوں کو اِن باتوں کی خبر دی۔

[۱۰] مریم مگدلینی، یوأنّہ اور یعقوب کی ماں مریم اور اُن کے ساتھ کئی دُوسری عورتیں تھیں، جنہوں نے رسُولوں کو اِن باتوں کی خبر دی تھی۔ [۱۱] لیکن اُنہوں نے اُن کا یقین نہ کیا کیونکہ اُن کی باتیں اُنہیں فضول سی لگیں۔ [۱۲] مگر پطرس اُٹھا اور قبر کی طرف دوڑا۔ وہاں اُس نے جھُک کر اندر دیکھا تو اُسے صرف کفن پڑا نظر آیا اور وہ اِس ماجرا پر تعجب کرتا ہُوا وہاں سے چلا گیا۔

اماؤس کی راہ پر

[۱۳] پھر ایسا ہُوا کہ اُن میں سے دو شاگرد اُسی دِن ایک گاؤں کی طرف جا رہے تھے جس کا نام اماؤس تھا۔ یہ گاؤں یروشلیم سے سات میل دُور تھا [۱۴] وہ آپس میں اُن واقعات کے بارے میں باتیں کرتے جاتے تھے جو پیش آئے تھے۔ [۱۵] جب وہ باتوں میں مشغول تھے اور آپس میں بحث کر رہے تھے تو یسُوع خود ہی نزدیک آ کر اُن کے ساتھ ساتھ چلنے لگا۔ [۱۶] لیکن وہ اُسے پہچان نہ سکے کیونکہ اُن کی آنکھوں پر پردہ پڑا ہُوا تھا۔

[۱۷] یسُوع نے اُن سے کہا: تُم لوگ آپس میں کیا کیا باتیں کرتے جا رہے ہو؟

وہ چُپ ہو کر رہ گئے اور بڑے غمگین دکھائی دے رہے تھے۔ [۱۸] تب وہ جس کا نام کِلیُپاس تھا، اُس سے کہنے لگا: کیا یروشلیم میں اکیلا تُو ہی اجنبی ہے جو یہ بھی نہیں جانتا کہ ان دِنوں میں شہر میں کیا کیا ہُوا ہے۔

[۱۹] اُس نے اُن سے کہا: کیا ہُوا ہے؟

اُنہوں نے اُس سے کہا: : یسُوع ناصری کا واقعہ۔ وہ آدمی اپنے کام اور کلام کے باعث خدا کی نظر میں اور سارے لوگوں کے نزدیک بڑی قدرت والا نبی تھا۔ [۲۰] اور ہمارے سردار کاہنوں اور حاکموں نے اُسے کس طرح رُومی گورنر کے حوالے کیا اور اُس کے قتل کا حکم جاری کروا کر اُسے مصلُوب کر دیا۔ [۲۱] لیکن ہمیں تو یہ امید تھی کہ یہی وہ شخص ہے جو اِسرائیل کو مخلصی دینے والا ہے اور اِس کے علاوہ اِن واقعات کو ہُوئے آج تیسرا دِن ہے۔ [۲۲] ساتھ ہی ہمارے گروہ کی چند عورتوں نے جو صبح سویرے اُس کی قبر پر گئی تھیں، ہمیں حیرت میں مبتلا کر دیا۔ [۲۳] جب اُنہوں نے یسُوع کی لاش نہ پائی تو وہ یہ کہتی ہُوئی آئیں کہ اُنہوں نے رویا میں فرشتوں کو دیکھا جن کا کہنا تھا کہ وہ زندہ ہوگیا ہے۔ [۲۴] تب ہمارے بعض ساتھی قبر پر گئے اور جیسا عورتوں نے کہا تھا اُسے ویسا ہی پایا۔ لیکن یسُوع کو نہ دیکھا۔

[۲۵] اُس نے اُن سے کہا: تُم کتنے نادان ہو اور نبیوں کی بتائی ہُوئی باتوں کو قبول کرنے میں کس قدر سُست ہو۔ [۲۶] کیا مسیح کے لیے ضروری نہ تھا کہ وہ اذیتّوں کو برداشت کرتا اور پھر اپنے جلال میں داخل ہوتا؟ [۲۷] اور اُس نے مُوسیٰ سے لے کر سارے نبیوں کی باتیں جو اُس کے بارے میں پاک کلام میں درج تھیں، اُنہیں سمجھا دیں۔

[۲۸] اتنے میں وہ اُس گاؤں کے نزدیک پہنچے جہاں اُنہیں جانا تھا اور اُنہیں یسُوع کے ڈھنگ سے ایسا معلوم ہُوا گویا وہ اور آگے جانا چاہتا ہے۔ [۲۹] لیکن اُنہوں نے اُسے یہ کہہ کر مجبور کیا کہ ہمارے پاس رُک جا کیونکہ دِن تقریباً ڈھل چُکا ہے اور شام ہونے والی ہے۔ پس وہ اُن کے ساتھ رہنے کے لیے اندر چلا گیا۔

[۳۰] جب وہ اُن کے ساتھ دستر خوان پر بیٹھا تو اُس نے روٹی لی اور شکر کر کے اُسے توڑا اور اُنہیں دینے لگا۔ [۳۱] تب اُن کی آنکھیں کھُل گئیں اور اُنہوں نے اُسے پہچان لیا اور وہ اُن کی نظروں سے غائب ہوگیا۔ [۳۲] اُنہوں نے آپس میں کہا: جب وہ راستے میں ہم سے باتیں کر رہا تھا اور ہمیں پاک کلام کی باتیں سمجھا رہا تھا تو ہمارے دل کیسے جوش سے بھر گئے تھے۔

[۳۳] تب وہ اُسی گھڑی اُٹھے اور یروشلیم واپس آئے جہاں اُنہوں نے گیارہ رسُولوں اور اُن کے ساتھیوں کو ایک جگہ اِکٹھے پایا۔ [۳۴] وہ کہہ رہے تھے: خداوند سچ مُچ جی اُٹھا ہے اور شمعُون کو دکھائی دیا ہے۔ [۳۵] اُن دونوں نے راستے کی ساری باتیں بتائیں اور یہ بھی کہ اُنہوں نے کس طرح یسُوع کو روٹی توڑتے وقت پہچان لیا۔

خداوند کا شاگردوں پر ظاہر ہونا

[۳۶] ابھی وہ یہ باتیں کہہ ہی رہے تھے کہ یسُوع خود ہی اُن کے درمیان آ کھڑا ہُوا اور اُن سے کہا: تمہاری سلامتی ہو۔

۳۷ لیکن وہ اِس قدر ہراساں اور خوف زدہ ہو گئے کہ سمجھنے لگے کہ وہ کسی رُوح کو دیکھ رہے ہیں۔ ۳۸ یسُوعؔ نے اُن سے کہا: تُم کیوں گھبرائے ہُوئے ہو اور تمہارے دلوں میں شکوک کیوں پیدا ہو رہے ہیں؟ ۳۹ میرے ہاتھ اور پاؤں دیکھو، میں ہی ہُوں۔ مجھے چھُو کر دیکھو کیونکہ رُوح کی ہڈّیاں ہی ہوتی ہیں اور نہ گوشت جیسا تُم مجھ میں دیکھ رہے ہو۔

۴۰ یہ کہنے کے بعد اُس نے اُنہیں اپنے ہاتھ اور پاؤں دکھائے ۴۱ لیکن خوشی اور حیرت کے مارے اُنہیں یقین نہیں آ رہا تھا۔ لہٰذا یسُوعؔ نے اُن سے کہا: یہاں تمہارے پاس کچھ کھانے کو ہے؟ ۴۲ اُنہوں نے اُسے بھُنی ہُوئی مچھلی کا قتلہ پیش کیا۔ ۴۳ اُس نے لیا اور اُن کے رُوبرُو کھایا۔

۴۴ پھر اُس نے اُن سے کہا: جب میں تمہارے ساتھ تھا تو میں نے تمہیں یہ باتیں بتائی تھیں کہ مُوسیٰ کی توریت، نبیوں کی کتابوں اور زبور میں میرے بارے میں جو کچھ لکھا ہُوا ہے اُس کا پُورا ہونا ضروری ہے

۴۵ تب اُس نے اُن کا ذہن کھولا تا کہ وہ پاک کلام کو سمجھ سکیں۔ ۴۶ اور اُن سے کہا: یُوں لکھا ہُوا ہے کہ مسیح دُکھ اُٹھائے گا اور تیسرے دِن مُردوں میں سے جی اُٹھے گا ۴۷ اور اُس کے نام سے یروشلیم سے شروع کر کے ساری قوموں میں توبہ اور گناہوں کی معافی کی منادی کی جائے گی۔ ۴۸ تُم اِن باتوں کے گواہ ہو۔ ۴۹ میرے باپ نے جس کا وعدہ کیا ہے میں اُسے تُم پر نازل کروں گا لیکن جب تک تمہیں آسمان سے قوّت کا لباس عطا نہ ہو اِسی شہر میں ٹھہرے رہنا۔

خداوند یسُوعؔ کا اوپر اُٹھایا جانا

۵۰ پھر یسُوعؔ اُنہیں بیت عنیاہ تک باہر لے گیا اور اپنے ہاتھ اُٹھا کر اُنہیں برکت بخشی۔ ۵۱ جب وہ اُنہیں برکت دے رہا تھا تو اُن سے جدا ہو گیا اور آسمان پر اُٹھا لیا گیا ۵۲ شاگردوں نے اُسے سجدہ کیا اور پھر بڑی خوشی کے ساتھ یروشلیم لَوٹ گئے۔ ۵۳ اور وہ ہیکل میں حاضر ہو ہو کر خدا کی حمد کیا کرتے تھے۔

یُوحنّا کی اِنجیل

پیش لفظ

یہ اِنجیل خداوند یسُوعؔ کی مَوت اور آپ کے زندہ ہو جانے کے کئی سال بعد غالباً ۹۰ تا ۹۶ عیسوی کے درمیان لکھی گئی۔ اِس اِنجیل کا مُصنّف یُوحنّا رسُول ہے۔ اِس اِنجیل کی غرض و غایت یہ ہے کہ اِس کے پڑھنے والے خداوند یسُوعؔ مسیح پر ایمان لائیں اور آپ کے نام سے ہمیشہ کی زندگی پائیں (۲۰: ۳۱)۔ اِس اِنجیل سے ظاہر ہے کہ خداوند یسُوعؔ محض ایک عظیم شخص ہی نہیں بلکہ آپ ذاتِ اِلٰہی کے حامل تھے۔ آپ کے معجزے اور بیشتر تعلیمات جو دُوسری کتابوں میں درج نہیں، اِس اِنجیل میں درج ہیں۔ خداوند یسُوعؔ کی مَوت اور آپ کے زندہ ہو جانے کے بعد اپنے شاگردوں پر ظاہر ہونے کے واقعات اِس اِنجیل میں خاص طور پر بیان کیے گئے ہیں۔ یہ اِنجیل بہ نسبت دیگر اِنجیلوں کے خداوند یسُوعؔ کی اُلوہیّت اور آپ کی زندگی کی تفسیر و تعبیر پر زیادہ زور دیتی ہے۔ آپ کی شخصیت کے اظہار کے لیے کئی استعارے اِستعمال کیے گئے ہیں۔ مثلاً نُور، حق، محبّت، اچھا چرواہا، دروازہ، قیامت اور زندگی، حقیقی روٹی وغیرہ وغیرہ۔ باب ۱۴ تا ۱۷ میں جو مواد پیش کیا گیا ہے اُس سے خداوند یسُوعؔ کی اُس گہری محبّت کا جو آپ اپنے ایمان لانے والوں سے رکھتے ہیں اور اُس اطمینان کا جو آپ پر ایمان لانے سے حاصل ہوتا ہے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

کلام کا مُجسّم ہونا

۱ ابتدا میں کلام تھا اور کلام خدا کے ساتھ تھا اور کلام ہی خدا تھا۔ ۲ کلام شروع میں خدا کے ساتھ تھا۔ ۳ سب چیزیں اُسی کے وسیلہ سے پیدا کی گئیں اور کوئی چیز بھی ایسی نہیں جو اُس کے بغیر وجُود میں آئی ہو۔ ۴ اُس میں زندگی تھی اور وہ زندگی آدمیوں کا نُور تھی۔ ۵ نُور تاریکی میں چمکتا ہے اور تاریکی اُسے کبھی مغلوب

نہیں کر سکتی۔

[6] خدا نے ایک آدمی کو بھیجا جس کا نام یُوحنّا تھا۔ [7] وہ اِس لیے آیا کہ اُس نُور کی شہادت دے اور سب لوگ اُس کے ذریعہ ایمان لائیں۔ [8] وہ خود تو نُور نہ تھا مگر نُور کی گواہی دینے کے لیے آیا تھا۔ [9] حقیقی نُور جو ہر اِنسان کو روشن کرتا ہے دُنیا میں آنے والا تھا۔

[10] وہ دُنیا میں تھا اور دُنیا نے اُسے نہ پہچانا حالانکہ دُنیا اُسی کے وسیلہ سے پیدا ہُوئی۔ [11] وہ اپنے لوگوں میں آیا اور اُس کے اپنوں ہی نے اُسے قبول نہیں کیا۔ [12] لیکن جتنوں نے اُسے قبول کیا خدا نے اُنہیں یہ حق بخشا کہ وہ خدا کے فرزند بنیں یعنی اُنہیں جو اُس کے نام پر ایمان لائے۔ [13] وہ نہ تو خُون سے، نہ جسمانی خواہش سے اور نہ اِنسان کے اپنے اِرادہ سے بلکہ خدا سے پیدا ہُوئے۔

[14] اور کلام مجسّم ہُوا اور ہمارے درمیان خیمہ زن ہُوا اور ہم نے اُس میں باپ کے اکلوتے بیٹے کا سا جلال دیکھا جو فضل اور سچّائی سے معمُور تھا۔

[15] اُسی کے بارے میں یُوحنّا نے گواہی دی اور پُکار کر کہا: یہ وہی ہے جس کے حق میں میں نے کہا تھا کہ وہ جو میرے بعد آنے والا ہے مجھ سے کہیں بڑا ہے کیونکہ وہ مجھ سے پہلے ہی موجود تھا۔

[16] وہ فضل سے معمُور ہے اور ہم نے اُس کی معمُوری میں سے فضل پر فضل پایا ہے۔ [17] کیونکہ شریعت تو مُوسیٰ کی معرفت دی گئی مگر فضل اور سچّائی کی بخشش یسُوع مسیح کی معرفت ملی۔ [18] خدا کو کسی نے کبھی نہیں دیکھا لیکن اُس اِکلوتے بیٹے نے جو باپ کے پہلو میں ہے اُسے ظاہر کیا۔

یُوحنّا بپتسمہ دینے والے کا اقرار

[19] یروشلیم شہر کے یہودی بزرگوں نے بعض کاہنوں اور لاویوں کو یُوحنّا کے پاس بھیجا تاکہ وہ اُس سے پُوچھیں کہ وہ کون ہے۔ [20] یُوحنّا نے صاف صاف اقرار کیا کہ میں تو مسیح نہیں ہُوں۔

[21] اُنہوں نے اُس سے پُوچھا: پھر تو کون ہے؟ کیا تُو ایلیّاہ ہے؟

یُوحنّا نے جواب دیا: میں وہ بھی نہیں۔

پھر پُوچھا: کیا تُو وہ نبی ہے؟

اُس نے جواب دیا: نہیں۔

[22] اُنہوں نے پُوچھا: پھر تُو کون ہے؟ جواب دے تاکہ ہم اپنے بھیجنے والوں کو بتا سکیں۔ آخر تُو اپنے بارے میں کیا کہتا ہے؟

[23] یُوحنّا نے یسعیاہ نبی کے الفاظ میں جواب دیا: میں بیابان میں پُکارنے والے کی آواز ہُوں، خداوند کے لیے راہ تیّار کرو۔

[24] تب وہ فریسی جو یُوحنّا کے پاس بھیجے گئے تھے [25] اُس سے پُوچھنے لگے: اگر تُو مسیح نہیں ہے، نہ ایلیّاہ اور نہ وہ نبی تو پھر بپتسمہ کیوں دیتا ہے؟

[26] یُوحنّا نے اُنہیں جواب دیا: میں تو صرف پانی سے بپتسمہ دیتا ہُوں لیکن تمہارے درمیان وہ شخص موجود ہے جسے تُم نہیں جانتے۔ [27] وہ میرے بعد آتا ہے اور میں تو اُس کے جُوتوں کے تسمے کھولنے کے بھی لائق نہیں ہُوں

[28] یہ واقعات دریائے یردن کے پار بیت عنیّاہ میں پیش آئے جہاں یُوحنّا بپتسمہ دیا کرتا تھا۔

خدا کا برّہ

[29] اگلے دِن یُوحنّا نے یسُوع کو اپنی طرف آتے دیکھ کر کہا: یہ خدا کا برّہ ہے جو دُنیا کا گناہ اُٹھا لے جاتا ہے۔ [30] یہ وہی ہے جس کے بارے میں میں نے کہا تھا کہ میرے بعد ایک شخص آنے والا ہے جو مجھ سے بڑا ہے اِس لیے کہ وہ مجھ سے پہلے ہی موجود تھا۔ [31] میں خود بھی اُسے نہیں جانتا تھا۔ مگر میں اِس لیے پانی سے بپتسمہ دیتا ہُوا آیا تاکہ وہ شخص بنی اِسرائیل پر ظاہر ہو جائے۔

[32] پھر یُوحنّا نے یہ گواہی دی کہ میں نے پاک رُوح کو کبوتر کی طرح آسمان سے اُترتے دیکھا اور وہ اُس پر ٹھہر گیا۔ [33] میں اُسے نہ پہچانتا مگر جس نے مجھے پانی سے بپتسمہ دینے کے لیے بھیجا اُسی نے مجھے بتایا کہ جس پر تُو رُوح کو اُترتے اور ٹھہرتے دیکھے وہی وہ شخص ہے جو پاک رُوح سے بپتسمہ دے گا۔ [34] اب میں نے دیکھ لیا ہے اور گواہی دیتا ہُوں کہ یہ خدا کا بیٹا ہے۔

خداوند یسُوع کے اوّلین شاگرد

[35] اُس کے اگلے دِن یُوحنّا پھر اپنے دو شاگردوں کے ساتھ کھڑا تھا۔ [36] اُس نے یسُوع کو وہاں سے گزرتے دیکھ کر کہا: دیکھو، یہ خدا کا برّہ ہے۔

[37] جب اُن دو شاگردوں نے یُوحنّا کو یہ کہتے سُنا تو وہ یسُوع کے پیچھے ہو لیے۔ [38] یسُوع نے مُڑ کر اُنہیں پیچھے آتے دیکھا تو اُن سے پُوچھا: تُم کس کی تلاش میں ہو؟

اُنہوں نے کہا: ربّی! (یعنی اَے اُستاد) تُو کہاں رہتا ہے؟

[39] یسُوع نے اُنہیں جواب دیا: چلو، دیکھ لو۔

چنانچہ اُنہوں نے اُس کے ساتھ جا کر وہ جگہ دیکھی جہاں وہ ٹھہرا ہُوا تھا۔ اُس وقت شام کے چار بج چُکے تھے اِس لیے اُنہوں نے وہ دِن اُس کے ساتھ گزارا۔

[40] اُن دو شاگردوں میں جو یُوحنّا کی بات سُن کر یسُوع کے پیچھے ہو لیے تھے ایک اِندریاس تھا جو شمعُون پطرس کا بھائی تھا۔

[41] اِندریاؔس نے پہلا کام یہ کیا کہ اپنے بھائی شمعوؔن کو ڈھونڈ کر اُس سے کہا کہ ہمیں مسیح مل گیا ہے (جس کا یُونانی ترجمہ خرِستُس ہے)۔ [42] تب وہ اُسے ساتھ لے کر یسُوؔع کے پاس آیا۔
یسُوؔع نے اُس پر نگاہ کی اور کہا: تُو یُوحنّاؔ کا بیٹا شمعوؔن ہے۔ اب سے تیرا نام کیفاؔ یعنی پطرؔس ہوگا۔

فِلپّسؔ اور نتن ایل کا اِنتخاب

[43] اگلے دِن یسُوؔع نے گلیلؔ کے علاقہ میں جانے کا اِرادہ کیا۔ اُس نے فِلپُّسؔ کو دیکھ کر اُس سے کہا: میرے پیچھے ہو لے۔ [44] فِلپُّسؔ، اِندریاؔس اور پطرؔس کی طرح بیتِ صیدؔا میں رہتا تھا۔ [45] فِلپُّسؔ، نتن ایلؔ سے ملا تو اُس سے کہنے لگا کہ جس شخص کا ذکر مُوسیٰؔ نے توریت میں اور نبیوں نے اپنی کتابوں میں کیا ہے وہ ہمیں مل گیا ہے۔ وہ یُوسُفؔ کا بیٹا یسُوؔع ناصری ہے۔
[46] نتن ایلؔ نے پُوچھا: کیا ناصرتؔ سے بھی کوئی اچھی شَے نکل سکتی ہے؟
فِلپُّسؔ نے کہا: چل کر خود ہی دیکھ لے۔
[47] جب یسُوؔع نے نتن ایلؔ کو آتے دیکھا تو اُس کے بارے میں یہ کہا: یہ ہے اصلی اِسرائیلی، اِس کے دل میں کھوٹ نہیں۔
[48] نتن ایلؔ نے یسُوؔع سے پُوچھا: تُو مجھے کیسے جانتا ہے؟
یسُوؔع نے اُسے جواب دیا: فِلپُّسؔ کے بُلانے سے پہلے جب تُو انجیر کے درخت کے نیچے تھا، میں نے تجھے دیکھ لیا تھا۔
[49] نتن ایلؔ نے کہا: ربّی! تُو خدا کا بیٹا ہے۔ تُو اِسرائیلؔ کا بادشاہ ہے۔
[50] یسُوؔع نے کہا: کیا تُو یہ سُن کر کہ میں نے تجھے انجیر کے درخت کے نیچے دیکھا تھا، ایمان لایا ہے؟ تُو اِس سے بھی بڑی بڑی باتیں دیکھے گا۔ [51] یسُوؔع نے یہ بھی کہا: میں تُم سے سچ سچ کہتا ہُوں کہ تُم آسمان کو کُھلا ہُوا اور خدا کے فرشتوں کو اُوپر جاتے اور اِبنِ آدم پر اُترتے دیکھو گے۔

قانائے گلیلؔ میں خداوند یسُوؔع کا مُعجزہ

۲ تیسرے دِن قانائے گلیلؔ میں ایک شادی ہُوئی۔ یسُوؔع کی ماں بھی وہاں تھی۔ [2] یسُوؔع اور اُس کے شاگرد بھی شادی میں بُلائے گئے تھے۔ [3] جب مَے ختم ہو گئی تو یسُوؔع کی ماں نے اُس سے کہا: اُن کے پاس مَے نہیں رہی؟
[4] یسُوؔع نے اُس سے کہا: اَے خاتون! ہمیں کیا؟ ابھی میرا وقت نہیں آیا۔
[5] اُس کی ماں نے خادموں سے کہا: جو کچھ وہ تُم سے کہے کر دینا۔
[6] نزدیک ہی پتھّر کے چھ مٹکے رکھے تھے جو یہودیوں کی رسمِ طہارت کے لیے اِستعمال میں آتے تھے۔ اُن مٹکوں میں ۱۲۰ تا ۱۲۵ لیٹر پانی کی گنجایش تھی۔
[7] یسُوؔع نے خادموں سے کہا: مٹکوں میں پانی بھر دو۔ اُنہوں نے مٹکوں کو لبالب بھر دیا۔
[8] اُس کے بعد یسُوؔع نے اُن سے کہا: اب کچھ پانی نکالو اور میرِ مجلس کے پاس لے جاؤ۔
[9] اُس نے وہ پانی جو مَے میں تبدیل ہو گیا تھا، چکھا۔ اُسے پتا نہ تھا کہ وہ مَے کہاں سے آئی ہے لیکن اُن خادموں کو جو اُسے نکال کر لائے تھے، پتا تھا۔ چنانچہ میرِ مجلس نے دُلہا کو بُلایا [10] اور اُس سے کہا: ہر شخص شروع میں اچھی مَے پیش کرتا ہے اور بعد میں جب مہمان متوالے ہو جاتے ہیں تو گھٹیا قسم کی مَے لے آتا ہے مگر تُو نے اچھی مَے اب تک رکھ چھوڑی ہے۔
[11] یہ یسُوؔع کا پہلا مُعجزہ تھا جو اُس نے قانائے گلیلؔ میں دکھایا اور اپنا جلال ظاہر کیا اور اُس کے شاگرد اُس پر ایمان لائے۔

ہیکل کی صفائی

[12] اُس کے بعد وہ، اُس کی ماں، اُس کے بھائی اور اُس کے شاگرد کفرنحُومؔ چلے گئے اور وہاں کچھ دِن رہے۔
[13] جب یہودیوں کی عیدِ فسح نزدیک آئی تو یسُوؔع یروشلیمؔ روانہ ہو گیا۔ [14] اُس نے وہاں ہیکل کے اندر بَیل، بھیڑ اور کبُوتر فروشوں کو دیکھا اور صرّافوں کو بھی جو وہاں بیٹھے ہُوئے تھے۔ [15] یسُوؔع نے رسّیوں کا کوڑا بنا کر اُن سب کو بھیڑوں اور بَیلوں سمیت ہیکل سے باہر نکال دیا۔ صرّافوں کے سِکّے بکھیر دیئے اور اُن کے تختے اُلٹ دیئے۔ [16] اور کبُوتر فروشوں سے کہا: اِنہیں یہاں سے لے جاؤ، میرے باپ کے گھر کو منڈی مت بناؤ۔
[17] اُس کے شاگردوں کو یاد آیا کہ پاک کلام میں لکھا ہے: تیرے گھر کی غیرت مجھے کھا جائے گی۔
[18] یہُودی اُس سے کہنے لگے کہ کیا تُو کوئی مُعجزہ دکھا کر ثابت کر سکتا ہے کہ تجھے ایسا کرنے کا حق ہے؟
[19] یسُوؔع نے اُنہیں جواب دیا: اِس گھر کو گرا دو تو میں اِسے تین دِن میں پھر کھڑا کر دُوں گا۔
[20] یہُودیوں نے جواب دیا: اِس ہیکل کی تعمیر میں چھیالیس سال لگے ہیں، کیا تُو تین دِن میں اِسے دوبارہ بنا دے گا؟ [21] لیکن

یسُوعؔ نے جس ہیکل کی بات کی تھی وہ اُس کا اپنا جسم تھا۔ ۲۲ چنانچہ جب وہ مُردوں میں سے جی اُٹھا تب اُس کے شاگردوں کو یاد آیا کہ اُس نے یہ بات کہی تھی اور اُنہیں پاک کلام پر اور یسُوعؔ کے کہے ہُوئے الفاظ پر یقین آ گیا۔

۲۳ جب وہ عیدِ فسح پر یروشلیمؔ میں تھا تو بہت سے لوگ اُس کے معجزے دیکھ کر اُس کے نام پر ایمان لے آئے۔ ۲۴ مگر یسُوعؔ کو اُن پر اعتبار نہ تھا۔ اِس لیے کہ وہ سب اِنسانوں کا حال جانتا تھا۔ ۲۵ اُسے یہ ضرورت نہ تھی کہ کوئی آدمی اُسے کسی دُوسرے آدمی کے بارے میں بتائے کیونکہ وہ اِنسان کے دل کا حال جانتا تھا۔

خداوند یسُوعؔ اور نِیکُودیمُسؔ

۳ فرِیسیوں میں ایک آدمی تھا جس کا نام نِیکُودیمُسؔ تھا۔ وہ یہُودیوں کی عدالتِ عالیہ کا رُکن تھا۔ ۲ ایک رات وہ یسُوعؔ کے پاس آ کر کہنے لگا: ربیّ، ہم جانتے ہیں کہ خدا نے تجھے اُستاد بنا کر بھیجا ہے کیونکہ جو معجزے تُو دکھاتا ہے کوئی نہیں دکھا سکتا جب تک کہ خدا اُس کے ساتھ نہ ہو۔

۳ یسُوعؔ نے جواب دیا کہ میں تجھ سے سچ سچ کہتا ہُوں کہ جب تک کوئی نئے سِرے سے پیدا نہ ہو وہ خدا کی بادشاہی کو نہیں دیکھ سکتا۔

۴ نِیکُودیمُسؔ نے پُوچھا: اگر کوئی آدمی بُوڑھا ہو تو وہ کس طرح دوبارہ پیدا ہو سکتا ہے؟ یہ ممکن نہیں کہ وہ پھر سے اپنی ماں کے پیٹ میں داخل ہو کر پیدا ہو۔

۵ یسُوعؔ نے جواب دیا: میں تجھ سے سچ سچ کہتا ہُوں کہ جب تک کوئی شخص پانی اور رُوح سے پیدا نہ ہو وہ خدا کی بادشاہی میں داخل نہیں ہو سکتا۔ ۶ بشر سے تو بشر ہی پیدا ہوتا ہے مگر جو رُوح سے پیدا ہوتا ہے وہ رُوح ہے۔ ۷ حیران نہ ہو کہ میں نے تجھ سے کہا کہ تُم سب کو نئے سرے سے پیدا ہونا لازمی ہے۔ ۸ ہوا جدھر چلنا چاہتی ہے، چلتی ہے۔ تُو اُس کی آواز تو سُنتا ہے مگر یہ نہیں جانتا کہ وہ کہاں سے آتی ہے اور کہاں جاتی ہے۔ رُوح سے پیدا ہونے والے ہر آدمی کا حال بھی ایسا ہی ہے۔

۹ نِیکُودیمُس نے پُوچھا: یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے؟

۱۰ یسُوعؔ نے کہا: تُو تو بنی اِسرائیل میں اُستاد کا درجہ رکھتا ہے، پھر بھی یہ باتیں نہیں جانتا؟ ۱۱ میں تجھ سے سچ سچ کہتا ہُوں کہ ہم جو جانتے ہیں وہی کہتے ہیں اور جسے دیکھ چُکے ہیں اُسی کی گواہی دیتے ہیں۔ پھر بھی تُم لوگ ہماری گواہی کو نہیں مانتے۔ ۱۲ میں نے تُم سے زمین کی باتیں کہیں اور تُم نے یقین نہ کیا تو اگر میں تُم سے آسمان کی باتیں کہُوں تو تُم کیسے یقین کرو گے؟ ۱۳ کوئی اِنسان آسمان پر نہیں گیا سِوائے اُس کے جو آسمان سے آیا یعنی ابنِ آدم۔

۱۴ جس طرح مُوسیٰؔ نے بیابان میں پیتل کے سانپ کو لکڑی پر لٹکا کر اُونچا کیا اُسی طرح ضروری ہے کہ اِبنِ آدم بھی بلند کیا جائے۔ ۱۵ تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے ہمیشہ کی زندگی پائے۔

۱۶ کیونکہ خدا نے دنیا سے اِس قدر محبّت کی کہ اپنا اِکلوتا بیٹا بخش دیا تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے۔ ۱۷ کیونکہ خدا نے بیٹے کو دنیا میں اِس لیے نہیں بھیجا کہ دنیا کو سزا کا حکم سُنائے بلکہ اِس لیے کہ دنیا کو اُس کے وسیلہ سے نجات بخشے۔

۱۸ جو بیٹے پر ایمان لاتا ہے اُس پر سزا کا حکم نہیں ہوتا لیکن جو بیٹے پر ایمان نہیں لاتا اُس پر پہلے ہی سزا کا حکم ہو چُکا ہے کیونکہ وہ خدا کے اکلوتے بیٹے کے نام پر ایمان نہیں لایا۔ ۱۹ اور سزا کے حکم کا سبب یہ ہے کہ نُور دنیا میں آیا ہے مگر لوگوں نے نُور کی بجائے تاریکی کو پسند کیا کیونکہ اُن کے کام بُرے تھے۔ ۲۰ جو کوئی بُرے کام کرتا ہے وہ نُور سے نفرت کرتا ہے اور اُس کے پاس نہیں آتا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ اُس کے بُرے کام ظاہر ہو جائیں۔ ۲۱ لیکن جس کی زندگی نیکی کے لیے وقف ہے وہ نُور کے پاس آتا ہے تاکہ ظاہر ہو کہ اُس کا ہر کام خدا کی مرضی کے مطابق انجام پایا ہے۔

خداوند یسُوعؔ اور یُوحنّا بپتسمہ دینے والا

۲۲ اِن باتوں کے بعد یسُوعؔ اور اُس کے شاگرد یہُودیہؔ کے علاقہ میں گئے اور وہاں رہ کر لوگوں کو بپتسمہ دینے لگے۔ ۲۳ یُوحنّا بھی عینونؔ میں بپتسمہ دیتا تھا جو شالیمؔ کے نزدیک تھا۔ وجہ یہ تھی کہ وہاں پانی بہت تھا اور لوگ بپتسمہ لینے کے لیے آتے رہتے تھے۔ ۲۴ یہ یُوحنّا کے قیدخانہ میں ڈالے جانے کے پہلے کی بات ہے۔

۲۵ یُوحنّا کے شاگردوں کی ایک یہُودی سے اِس رسمِ طہارت کے بارے میں جو پانی سے انجام دی جاتی تھی بحث شروع ہُوئی۔ ۲۶ اِس لیے وہ یُوحنّا کے پاس آ کر کہنے لگے: ربیّ! وہ شخص جو دریائے یردن کے اُس پار تیرے ساتھ تھا اور جس کے بارے میں تُو نے گواہی دی تھی وہ بھی بپتسمہ دیتا ہے اور سب لوگ اُسی کے پاس جاتے ہیں۔

۲۷ یُوحنّا نے جواب دیا: اِنسان کچھ نہیں پا سکتا جب تک اُسے خدا کی طرف سے نہ دیا جائے۔ ۲۸ تُم خود گواہ ہو کہ میں نے کہا تھا کہ میں مسیح نہیں ہُوں بلکہ اُس سے پہلے بھیجا گیا ہُوں۔ ۲۹ دُلہن تو دُلہا کی ہوتی ہی ہے مگر دُلہے کا دوست جو دُلہا کی خدمت میں ہوتا

ہے دُلہا کی ہر بات پر کان لگائے رکھتا ہے اور اُس کی آواز سُن کر خوش ہوتا ہے۔ پس میری یہ خوشی پُوری ہو گئی۔ [30] لازم ہے کہ وہ بڑھے اور میں گھٹوں۔

[31] جو اُوپر سے آتا ہے وہ سب سے اُونچا ہوتا ہے۔ جو شخص زمین سے ہے زمینی ہے اور زمین کی باتیں کرتا ہے۔ مگر جو آسمان سے آتا ہے وہ سب سے اُونچا ہوتا ہے۔ [32] اُس نے جو کچھ خُود دیکھا اور سُنا ہے اُسی کی گواہی دیتا ہے۔ لیکن اُس کی گواہی کوئی بھی نہیں مانتا۔ [33] لیکن جو قبول کرتا ہے وہ تصدیق کرتا ہے کہ خدا سچّا ہے۔ [34] کیونکہ جسے خدا نے بھیجا ہے وہ خدا کی باتیں کہتا ہے اِس لیے کہ وہ پاک رُوح کھُلے ہاتھوں دیتا ہے۔ [35] باپ بیٹے سے محبّت رکھتا ہے اور اُس نے سب کچھ بیٹے کے حوالہ کر دیا ہے۔ [36] جو بیٹے پر ایمان لاتا ہے وہ ہمیشہ کی زندگی پاتا ہے۔ لیکن جو بیٹے کو ردّ کرتا ہے وہ زندگی سے محروم ہو کر خدا کے غضب میں مبتلا رہتا ہے۔

خداوند یسُوعؔ کی سامری عورت سے گفتگو

۴ فرِیسیوں کے کانوں تک یہ بات پہنچی کہ بہت سے لوگ یسُوعؔ کے شاگرد بن رہے ہیں اور اُن کی تعداد یُوحنّا سے بپتسمہ پانے والوں سے بھی زیادہ ہے۔ [2] (حالانکہ حقیقت یہ تھی کہ یسُوعؔ خود نہیں بلکہ اُس کے شاگرد بپتسمہ دیتے تھے)۔ [3] جب خداوند کو یہ بات معلوم ہُوئی تو وہ یہُودیہ کو چھوڑ کر واپس گلیلؔ چلا گیا۔

[4] چونکہ اُسے سامریہؔ سے ہو کر گزرنا تھا [5] اِس لیے وہ سامریہؔ کے ایک شہر سُوخارؔ میں آیا جو اُس قطعۂ زمین کے نزدیک واقع ہے جو یعقوبؔ نے اپنے بیٹے یُوسُفؔ کو دیا تھا۔ [6] یعقوبؔ کا کُنواں وہیں تھا اور یسُوعؔ سفر کی تھکان کی وجہ سے اُس کنویں پر بیٹھ گیا۔ یہ دوپہر کا وقت تھا۔

[7] ایک سامری عورت وہاں پانی بھرنے آئی۔ یسُوعؔ نے اُس سے کہا: مجھے پانی پلا۔ [8] (کیونکہ اُس کے شاگرد کھانا مول لینے شہر گئے ہُوئے تھے۔)

[9] اُس سامری عورت نے یسُوعؔ سے کہا: تُو یہُودی ہے اور میں ایک سامری عورت ہُوں، تُو مجھ سے پانی پلانے کو کہتا ہے! (کیونکہ یہُودی سامریوں سے میل جول پسند نہیں کرتے تھے)۔

[10] یسُوعؔ نے اُسے جواب دیا: اگر تُو خدا کی بخشش کو جانتی اور یہ بھی کہ کون تجھ سے پانی مانگ رہا ہے تو تُو اُس سے مانگتی اور وہ تجھے زندگی کا پانی دیتا۔

[11] عورت نے کہا: خداوند! تیرے پاس پانی بھرنے کے لیے کچھ بھی نہیں اور کنواں بہت گہرا ہے، تجھے زندگی کا پانی کہاں سے مل گیا۔ [12] کیا تُو ہمارے باپ یعقوبؔ سے بھی بڑا ہے جس نے یہ کنواں ہمیں دیا اور خُود اُس نے اور اُس کی اولاد اور اُس کے مویشیوں نے اِسی کنویں کا پانی پیا۔

[13] یسُوعؔ نے جواب دیا: جو کوئی یہ پانی پیتا ہے وہ پھر پیاسا ہوگا [14] لیکن جو کوئی وہ پانی پیتا ہے جو میں دیتا ہُوں وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ حقیقت تو یہ ہے کہ جو پانی میں دُوں گا وہ اُس میں زندگی کا چشمہ بن جائے گا اور ہمیشہ جاری رہے گا۔

[15] عورت نے اُس سے کہا: اَے خداوند! مجھے بھی یہ پانی دے تاکہ میں پیاسی نہ رہوں اور نہ ہی مجھے پانی بھرنے کے لیے یہاں آنا پڑے۔

[16] یسُوعؔ نے اُس سے کہا: جا اور اپنے شوہر کو بُلا لا۔

[17] اُس نے جواب دیا کہ میرا کوئی شوہر نہیں۔ یسُوعؔ نے اُس سے کہا: تُو سچ کہتی ہے کہ تیرا کوئی شوہر نہیں۔ [18] تُو پانچ شوہر کر چُکی ہے اور جس کے پاس تُو اب رہتی ہے وہ آدمی بھی تیرا شوہر نہیں ہے۔ تُو نے جو کچھ کہا بالکل سچ ہے۔

[19] عورت نے کہا: خداوند! مجھے لگتا ہے کہ تُو کوئی نبی ہے۔ [20] ہمارے آبا و اجداد نے اِس پہاڑ پر پرستش کی لیکن تُم یہُودی دعویٰ کرتے ہو کہ وہ جگہ جہاں پرستش کرنا چاہئے یرُوشلیمؔ میں ہے۔

[21] یسُوعؔ نے کہا: اَے عورت میرا یقین کر۔ وہ وقت آرہا ہے جب تُم لوگ باپ کی پرستش نہ تو اِس پہاڑ پر کرو گے نہ یرُوشلیمؔ میں۔ [22] تُم سامری لوگ جس کی پرستش کرتے ہو اُسے جانتے تک نہیں۔ ہم جس کی پرستش کرتے ہیں اُسے جانتے ہیں کیونکہ نجات یہُودیوں میں سے ہے۔

[23] لیکن وہ وقت آرہا ہے بلکہ آ چُکا ہے جب سچّے پرستار باپ کی رُوح اور سچّائی سے پرستش کریں گے کیونکہ باپ کو ایسے ہی پرستاروں کی جُستجُو ہے [24] خدا رُوح ہے اور اُس کے پرستاروں کو لازم ہے کہ وہ رُوح اور سچّائی سے اُس کی پرستش کریں۔

[25] عورت نے کہا: میں جانتی ہُوں کہ مسیح جسے خِرستُسؔ کہتے ہیں آنے والا ہے۔ جب وہ آئے گا تو ہمیں سب کچھ سمجھا دے گا۔

[26] اس پر یسُوعؔ نے کہا: میں جو تجھ سے باتیں کر رہا ہُوں وہی تو ہُوں۔

شاگردوں کا واپس آنا

[27] اِتنے میں یسُوعؔ کے شاگرد لوٹ آئے اور اُسے ایک عورت سے باتیں کرتا دیکھ کر حیران ہُوئے۔ لیکن کسی نے نہ پُوچھا

کہ تُو کیا چاہتا ہے یا اُس عورت سے کس لیے باتیں کر رہا ہے؟
۲۸ وہ عورت پانی کا گھڑا وہیں چھوڑ کر واپس شہر چلی گئی اور لوگوں سے کہنے لگی: ۲۹ آؤ ایک آدمی سے ملو جس نے مجھے سب کچھ جو میں نے اب تک کیا تھا بتا دیا۔ کیا یہی مسیح تو نہیں؟ ۳۰ وہ شہر سے باہر نکلے اور یسُوعؔ کی طرف روانہ ہو گئے۔
۳۱ اُس دوران یسُوعؔ کے شاگرد اُسے مجبُور کرنے لگے کہ اَے اُستاد! کچھ کھا لے۔
۳۲ لیکن یسُوعؔ نے اُن سے کہا: مجھے ایک کھانا لازمی طور پر کھانا ہے لیکن تمہیں اُس کے بارے میں کچھ بھی خبر نہیں۔
۳۳ تب شاگرد آپس میں کہنے لگے: کیا کوئی پہلے ہی سے اُس کے لیے کھانا لے آیا ہے؟
۳۴ یسُوعؔ نے کہا: میرا کھانا یہ ہے کہ جس نے مجھے بھیجا ہے میں اُسی کی مرضی پُوری کرُوں اور اُس کا کام انجام دُوں۔ ۳۵ یہ مت کہو کہ کیا فصل پکنے میں ابھی چار ماہ باقی ہیں؟ میں تُم سے کہتا ہُوں کہ اپنی آنکھیں کھولو اور کھیتوں پر نظر ڈالو۔ اُن کی فصل پک کر تیار ہے۔
۳۶ بلکہ اب فصل کاٹنے والا اپنی مزدوری پاتا ہے اور ہمیشہ کی زندگی کی فصل کاٹتا ہے تاکہ بونے والا اور کاٹنے والا دونوں مِل کر خُوشی منائیں۔ ۳۷ چنانچہ یہ کہاوت کہ 'بوتا کوئی اور ہے اور کاٹتا کوئی اور ہے' برحق ہے۔ ۳۸ میں نے تمہیں بھیجا تاکہ اُس فصل کو جو تُم نے نہیں بوئی کاٹ لو۔ دُوسروں نے محنت سے کام کیا اور تُم نے اُن کی محنت کا پھل پایا۔

سامریوں کا ایمان لانا

۳۹ شہر کے بہت سے سامری اُس عورت کی گواہی سُن کر کہ 'اُس نے مجھے سب کچھ بتا دیا جو میں نے کیا تھا' یسُوعؔ پر ایمان لائے۔ ۴۰ پس جب شہر کے سامری اُس کے پاس آئے تو اُس سے درخواست کرنے لگے کہ ہمارے پاس رُک جا، لہٰذا وہ دو دِن تک اُن کے پاس رہا ۴۱ اور بھی بہت سے لوگ تھے جو اُس کی تعلیم سُن کر اُس پر ایمان لائے۔
۴۲ اُنہوں نے اُس عورت سے کہا: ہم تیری باتیں سُن کر ہی ایمان نہیں لائے بلکہ اب ہم نے اپنے کانوں سے سُن لیا ہے اور ہم جان گئے ہیں کہ یہ آدمی حقیقت میں دنیا کا مُنجّی ہے۔

ایک افسر کے بیٹے کا شفا پانا

۴۳ دو دِن بعد یسُوعؔ پھر گلیلؔ کی سمت چل دیا۔ ۴۴ یسُوعؔ نے خُود ہی بتا دیا تھا کہ کوئی نبی اپنے وطن میں عزّت نہیں پاتا۔
۴۵ جب وہ گلیلؔ میں آیا تو اہلِ گلیلؔ نے اُسے قبُول کیا اِس لیے کہ اُنہوں نے وہ سب کچھ جو اُس نے عیدِ فسح کے موقع پر یروشلیمؔ میں کیا تھا اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا کیونکہ وہ خُود بھی وہاں موجود تھے۔
۴۶ یہ دُوسرا موقع تھا جب وہ قانائے گلیلؔ میں آیا تھا جہاں اُس نے پانی کو مَے میں تبدیل کیا تھا۔ ایک شاہی افسر تھا جس کا بیٹا کفرنحُومؔ میں بیمار پڑا تھا۔ ۴۷ جب اُس نے سُنا کہ یسُوعؔ یہُودیہ سے گلیلؔ میں آیا ہُوا ہے تو وہ یسُوعؔ کے پاس پہنچا اور درخواست کرنے لگا کہ میرا بیٹا مرنے کے قریب ہے۔ تُو چل کر اُسے شفا دے۔
۴۸ یسُوعؔ نے اُس سے کہا: جب تک تُم لوگ نشان اور عجیب کام نہ دیکھو تو ہرگز ایمان نہ لاؤ گے۔
۴۹ اُس شاہی افسر نے کہا: اَے خداوند! جلدی کر، کہیں ایسا نہ ہو کہ میرا بیٹا مر جائے۔
۵۰ یسُوعؔ نے جواب دیا: رُخصت ہو! تیرا بیٹا سلامت رہے گا۔
اُس نے یسُوعؔ کی بات کا یقین کیا اور وہاں سے چلا گیا۔
۵۱ ابھی وہ راستہ ہی میں تھا کہ اُس کے نوکر اُسے ملے اور کہنے لگے کہ تیرا بیٹا سلامت ہے۔ ۵۲ جب اُس نے پُوچھا کہ میرا بیٹا کس وقت سے اچھا ہونے لگا تھا تو اُنہوں نے بتایا کہ اُس کا بخار کل ساتویں گھنٹے کے قریب اُتر گیا تھا۔
۵۳ تب باپ کو احساس ہُوا کہ عین وہی وقت تھا جب یسُوعؔ نے اُس سے کہا تھا کہ تیرا بیٹا سلامت رہے گا۔ چنانچہ وہ خُود اور اُس کا سارا خاندان یسُوعؔ پر ایمان لایا۔
۵۴ یہ دُوسرا معجزہ تھا جو یسُوعؔ نے یہُودیہ سے آنے کے بعد گلیلؔ میں دکھایا تھا۔

بیتِ حِسدا کے حوض پر ایک مریض کا شفا پانا

۵ اِس کے بعد یسُوعؔ یہُودیوں کی ایک عید کے لیے یروشلیمؔ گیا۔ ۲ یروشلیمؔ میں بھیڑ دروازہ کے پاس ایک حوض ہے جو عبرانی زبان میں بیت حِسدا کہلاتا ہے اور پانچ برآمدوں سے گھِرا ہُوا ہے۔ ۳ اِن برآمدوں میں بہت سے اپاہج جو اندھے، لنگڑے اور مفلوج تھے پڑے پڑے پانی کے ہلنے کا اِنتظار کرتے تھے ۴ کیونکہ خداوند کا فرشتہ کسی وقت نیچے اُتر کر پانی ہلاتا تھا اور پانی کے ہلتے ہی جو کوئی پہلے حوض میں اُتر جاتا تھا وہ تندرست ہو جاتا تھا خواہ وہ کسی بھی مرض کا شکار ہو۔
۵ وہاں ایک ایسا آدمی بھی پڑا ہُوا تھا جو اڑتیس برس سے اپاہج

تھا۔

۶ جب یسُوعؔ نے اُسے وہاں پڑا دیکھا اور جان لیا کہ وہ ایک مُدّت سے اُسی حالت میں ہے تو اُس نے پُوچھا: کیا تُو تندرست ہونا چاہتا ہے؟

۷ اُس اپاہج نے جواب دیا: خداوند! جب پانی ہلایا جاتا ہے تو میرا کوئی نہیں جو حوض میں اُترنے کے لیے میری مدد کر سکے بلکہ میرے حوض تک پہنچتے پہنچتے کوئی اور اُس میں اُتر جاتا ہے۔

۸ یسُوعؔ نے اُس سے کہا: اُٹھ اور اپنی چٹائی اُٹھا اور چل، پھر۔

۹ وہ آدمی اُسی وقت تندرست ہو گیا اور اپنی چٹائی اُٹھا کر چلنے پھرنے لگا۔

یہ واقعہ سبت کے دِن ہُوا تھا۔ ۱۰ یہُودی اُس آدمی سے جو تندرست ہو گیا تھا کہنے لگے: آج سبت کا دِن ہے اور شریعت کے مطابق تیرا چٹائی اُٹھا کر چلنا روا نہیں۔

۱۱ اُس نے جواب دیا: جس آدمی نے مجھے شفا بخشی اُس نے مجھے حکم دیا تھا کہ اپنی چٹائی اُٹھا کر چل پھر۔

۱۲ اُنہوں نے پُوچھا: کون ہے وہ جس نے تجھے چٹائی اُٹھا کر چلنے پھرنے کا حکم دیا ہے؟

۱۳ شفا پانے والے آدمی کو پتا تک نہ تھا کہ اسے حکم دینے والا کون ہے کیونکہ یسُوعؔ لوگوں کی بھیڑ میں کہیں آگے نکل گیا تھا۔

۱۴ بعد میں یسُوعؔ نے اُس آدمی کو ہیکل میں دیکھ کر اُس سے کہا: دیکھ! اب تُو تندرست ہو گیا ہے، گناہ سے دُور رہنا ورنہ تجھ پر اِس سے بھی بڑی آفت آئے گی۔ ۱۵ اُس نے جا کر یہُودیوں کو بتایا کہ جس نے مجھے تندرست کیا وہ یسُوعؔ ہے۔

بیٹے کے ذریعہ زندگی ملتی ہے

۱۶ یسُوعؔ ایسے معجزے سبت کے دِن بھی کرتا تھا اِس لیے یہُودی اُسے ستانے لگے۔ ۱۷ یسُوعؔ نے اُن سے کہا: میرا باپ اب تک اپنا کام کر رہا ہے اور میں بھی کر رہا ہُوں۔

۱۸ اِس وجہ سے یہُودی اُسے قتل کرنے کی کوشش میں پہلے سے بھی زیادہ سرگرم ہو گئے کیونکہ اُن کے نزدیک یسُوعؔ نہ صرف سبت کے حکم کی خلاف ورزی کرتا تھا بلکہ خدا کو اپنا باپ کہہ کر پُکارتا تھا گویا وہ خدا کے برابر تھا۔

۱۹ یسُوعؔ نے اُنہیں یہ جواب دیا: میں تُم سے سچ سچ کہتا ہُوں کہ بیٹا اپنے طور پر کچھ نہیں کر سکتا۔ وہ وہی کرتا ہے جو وہ اپنے باپ کو کرتے دیکھتا ہے ۲۰ کیونکہ باپ بیٹے کو عزیز رکھتا ہے اور اپنے سارے کام اُسے دکھاتا ہے۔ تمہیں حیرت ہوگی کہ وہ اِن سے بھی بڑے بڑے کام اُسے دکھائے گا۔ ۲۱ کیونکہ جس طرح باپ مُردوں کو اُٹھاتا ہے اور زندگی بخشتا ہے اُسی طرح بیٹا بھی جسے چاہتا ہے اُسے زندگی بخشتا ہے۔

۲۲ باپ کسی کی عدالت نہیں کرتا بلکہ اُس نے عدالت کا سارا کام بیٹے کو سونپ دیا ہے ۲۳ تاکہ سب لوگ بیٹے کو بھی وہی عزّت دیں جو وہ باپ کو دیتے ہیں۔ جو بیٹے کی عزّت نہیں کرتا وہ باپ کی بھی جس نے بیٹے کو بھیجا ہے عزّت نہیں کرتا۔

۲۴ میں تُم سے سچ سچ کہتا ہُوں کہ جو کوئی میرا کلام سُن کر میرے بھیجنے والے پر ایمان لاتا ہے ہمیشہ کی زندگی اُسی کی ہے اور اُس پر سزا کا حکم نہیں ہوتا بلکہ وہ مَوت سے بچ کر زندگی سے جا ملتا ہے۔ ۲۵ میں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ وہ وقت آ رہا ہے بلکہ آ چُکا ہے جب مُردے خدا کے بیٹے کی آواز سُنیں گے اور اُسے سُن کر زندہ رہیں گے۔ ۲۶ کیونکہ جیسے باپ اپنے آپ میں زندگی رکھتا ہے ویسے ہی اُس نے بیٹے کو بھی اپنے میں زندگی رکھنے کا شرف بخشا ہے۔ ۲۷ بلکہ اُس نے عدالت کرنے کا اِختیار بیٹے کو بخش دیا ہے کیونکہ وہ ابنِ آدم ہے۔

۲۸ اِس پر حیران مت ہو! کیونکہ وہ وقت آ رہا ہے جب سارے مُردے اُس کی آواز سُنیں گے اور قبروں سے باہر نکل آئیں گے ۲۹ جنہوں نے نیکی کی ہے وہ زندہ رہیں گے اور جنہوں نے بدی کی ہے وہ سزا پائیں گے۔ ۳۰ میں اپنے آپ کچھ نہیں کر سکتا۔ جیسا سُنتا ہُوں فیصلہ دیتا ہُوں اور میرا فیصلہ برحق ہوتا ہے کیونکہ میں اپنی مرضی کا نہیں بلکہ اپنے بھیجنے والے کی مرضی کا طالب ہُوں۔

خداوند یسُوعؔ کے گواہ

۳۱ اگر میں اپنی گواہی خُود ہی دُوں تو میری گواہی برحق نہیں۔ ۳۲ لیکن ایک اور ہے جو میرے حق میں گواہی دیتا ہے اور میں جانتا ہُوں کہ میرے بارے میں اُس کی گواہی برحق ہے۔

۳۳ تُم نے یُوحنّا کے پاس پیام بھیجا اور اُس نے سچّائی کی گواہی دی۔ ۳۴ میں اپنے بارے میں اِنسان کی گواہی منظور نہیں کرتا لیکن اِن باتوں کا ذکر اِس لیے کرتا ہُوں کہ تُم نجات پاؤ۔ ۳۵ یُوحنّا ایک چراغ تھا جو جلا اور روشنی دینے لگا اور تُم نے کچھ عرصہ کے لیے اُسی کی روشنی سے فیض پانا بہتر سمجھا۔

۳۶ میرے پاس یُوحنّا کی گواہی سے بڑی گواہی موجود ہے کیونکہ جو کام خدا نے مجھے انجام دینے کے لیے سونپے ہیں اور جنہیں میں انجام دے رہا ہُوں وہ میرے گواہ ہیں کہ مجھے باپ

نے بھیجا ہے۔ [۳۷] اور باپ جس نے مجھے بھیجا ہے خُود اُسی نے میرے حق میں گواہی دی ہے۔ تُم نے نہ تو کبھی اُس کی آواز سُنی ہے نہ ہی اُس کی صورت دیکھی ہے۔ [۳۸] نہ ہی اُس کا کلام تمہارے دلوں میں قائم رہتا ہے۔ کیونکہ جسے باپ نے بھیجا ہے تُم اُس کا یقین نہیں کرتے۔ [۳۹] تُم پاک کلام کا بڑا گہرا مطالعہ کرتے ہو کیونکہ تُم سمجھتے ہو کہ اُس میں تمہیں ہمیشہ کی زندگی ملے گی۔ یہی پاک کلام میرے حق میں گواہی دیتا ہے۔ [۴۰] پھر بھی تُم زندگی پانے کے لیے میرے پاس آنے سے اِنکار کرتے ہو۔

[۴۱] میں آدمیوں کی تعریف کا محتاج نہیں [۴۲] کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ تمہارے دلوں میں خُدا کے لیے کوئی محبّت نہیں۔ [۴۳] میں اپنے باپ کے نام سے آیا ہُوں اور تُم مجھے قبُول نہیں کرتے لیکن اگر کوئی اپنے ہی نام سے آئے تو تُم اُسے قبُول کر لو گے۔ [۴۴] تُم ایک دُوسرے سے عزّت پانا چاہتے ہو اور جو عزّت خدائے واحد کی طرف سے ملتی ہے اُسے حاصل کرنا نہیں چاہتے، تُم کیسے ایمان لا سکتے ہو؟

[۴۵] یہ مت سمجھو کہ میں باپ کے سامنے تمہیں مجرم ٹھہراؤں گا۔ تمہیں مجرم ٹھہرانے والا تو مُوسیٰ ہے جس سے تمہاری اُمیدیں وابستہ ہیں۔ [۴۶] اگر تُم مُوسیٰ کا یقین کرتے ہو تو میرا بھی کرتے، اِس لیے کہ اُس نے میرے بارے میں لکھا ہے [۴۷] لیکن جب تُم اُس کی لکھی ہُوئی باتوں کا یقین نہیں کرتے تو میرے مُنہ سے نکلی ہُوئی باتوں کا کیسے یقین کرو گے؟

خداوند یسُوع کا پانچ ہزار کو کھلانا

۶ کچھ دیر بعد یسُوع کشتی کے ذریعہ گلیل کی جھیل یعنی تبریاس کی جھیل کے اُس پار گیا۔ [۲] لوگوں کی ایک بڑی بھیڑ اُس کے پیچھے تھی کیونکہ وہ لوگ بیماروں کو شفا دینے کے لیے معجزے جو اُس نے کیے تھے دیکھ چُکے تھے۔ [۳] یسُوع اپنے شاگردوں کے ساتھ ایک پہاڑی پر جا بیٹھا۔ [۴] یہُودیوں کی عیدِ فسح نزدیک تھی۔

[۵] جب یسُوع نے نظر اُٹھائی تو ایک بڑی بھیڑ کو اپنی طرف آتے دیکھا۔ اُس نے فلِپُّس سے کہا: ہم اِن لوگوں کے لیے کھانے کے لیے روٹیاں کہاں سے مول لائیں؟ [۶] یسُوع نے محض آزمانے کے لیے اُسے یہ کہا تھا کیونکہ اُس نے پہلے ہی سے سوچ رکھا تھا کہ وہ کیا کرنے والا ہے۔

[۷] فلِپُّس نے اُسے جواب دیا: اِن لوگوں کے کھانے کے لیے روٹیاں مول لینے کے لیے دو سَو دینار بھی ہوں تو کافی نہ ہوں گے۔

[۸] یسُوع کے شاگردوں میں سے ایک شاگرد اِندریاس جو شمعُون پطرس کا بھائی تھا بول اُٹھا کہ [۹] یہاں ایک لڑکا ہے جس کے پاس جَو کی پانچ روٹیاں اور دو چھوٹی چھوٹی مچھلیاں ہیں۔ لیکن اِن سے کیا ہو گا؟

[۱۰] یسُوع نے کہا کہ لوگوں کو بِٹھا دو۔ وہاں کافی گھاس تھی چنانچہ وہ لوگ جو پانچ ہزار کے قریب تھے، نیچے بیٹھ گئے۔ [۱۱] یسُوع نے وہ روٹیاں ہاتھ میں لے کر خدا کا شکر ادا کیا اور بیٹھے ہُوئے لوگوں میں اُن کی ضرورت کے مطابق بانٹ دیں۔ یہی اُس نے مچھلیوں کے ساتھ بھی کیا۔

[۱۲] جب لوگ پیٹ بھر کر کھا چُکے تو اُس نے اپنے شاگردوں سے کہا کہ بچے ہُوئے ٹکڑوں کو جمع کر لو، کچھ بھی ضائع نہ ہونے پائے [۱۳] پس اُنہوں نے جَو کی روٹیوں کے بچے ہُوئے ٹکڑوں کو جمع کیا اور اُن سے بارہ ٹوکریاں بھر لیں۔

[۱۴] جب لوگوں نے یسُوع کا معجزہ دیکھا تو کہنے لگے: یقیناً یہی وہ نبی ہے جو دنیا میں آنے والا تھا۔ [۱۵] یسُوع کو معلوم ہو گیا تھا کہ وہ اُسے بادشاہ بننے پر مجبُور کریں گے اِس لیے وہ تنہا ایک پہاڑ کی طرف روانہ ہو گیا۔

خداوند یسُوع کا پانی پر چلنا

[۱۶] جب شام ہُوئی تو اُس کے شاگرد جھیل پر پہنچے [۱۷] اور کشتی میں بیٹھ کر جھیل کے پار کفرنحُوم کے لیے روانہ ہو گئے۔ اندھیرا ہو چُکا تھا اور یسُوع اُن کے بیچ میں نہ تھا۔ [۱۸] اچانک آندھی چلی اور جھیل میں موجیں اُٹھنے لگیں۔ وہ کشتی کو کھیتے کھیتے تین چار میل آگے نکل گئے تھے۔ [۱۹] تب اُنہوں نے یسُوع کو پانی پر چلتے ہُوئے اور کشتی کی طرف آتے دیکھا اور نہایت ہی ڈر گئے۔ [۲۰] لیکن یسُوع نے اُن سے کہا: ڈرو مت، میں ہُوں۔ [۲۱] اُنہوں نے یسُوع کو کشتی میں سوار کر لیا اور اُن کی کشتی اُسی وقت دُوسرے کنارے جا پہنچی جہاں وہ جا رہے تھے۔

[۲۲] اگلے دِن اُس ہجُوم نے جو جھیل کے پار کھڑا تھا دیکھا کہ وہاں صرف ایک ہی کشتی ہے، وہ سمجھ گئے کہ یسُوع اپنے شاگردوں کے ساتھ کشتی پر سوار نہیں ہُوا تھا اور اُس کے شاگرد اُس کے بغیر ہی چلے گئے تھے۔ [۲۳] تب تبریاس کی طرف سے کچھ کشتیاں وہاں کنارے آ لگیں۔ یہ وہ جگہ تھی جہاں خداوند نے شکر ادا کر کے لوگوں کو روٹی کھلائی تھی۔ [۲۴] جب لوگوں نے دیکھا کہ یسُوع ہی وہاں ہے نہ اُس کے شاگرد تو وہ خود اُن کشتیوں میں بیٹھ کر یسُوع کی

جُستجُو میں کفرنحُوم کی طرف روانہ ہو گئے۔

زندگی کی روٹی

[۲۵] تب وہ یسُوع کو جھیل کے پار دیکھ کر پُوچھنے لگے: ربّی! تُو یہاں کب پہنچا؟

[۲۶] یسُوع نے جواب دیا: میں تُم سے سچ سچ کہتا ہُوں کہ تُم مجھے اِس لیے نہیں ڈھُونڈتے تھے کہ میرے معجزے دیکھو بلکہ اِس لیے کہ تمہیں پیٹ بھر کھانے کو روٹیاں ملی تھیں۔ [۲۷] اِس خوراک کے لیے جو خراب ہو جاتی ہے دَوڑ دھوپ نہ کرو بلکہ اُس کے لیے جو ہمیشہ کی زندگی تک باقی رہتی ہے جو اِبنِ آدم تمہیں عطا کرے گا کیونکہ خدا باپ نے اُسی پر مہر کی ہے۔

[۲۸] تب اُنہوں نے اُس سے پُوچھا کہ خدا کے کام انجام دینے کے لیے ہمیں کیا کرنا چاہئے؟

[۲۹] یسُوع نے جواب دیا: خدا کا کام یہ ہے کہ جسے اُس نے بھیجا ہے اُس پر ایمان لاؤ۔

[۳۰] تب وہ اُس سے پُوچھنے لگے: تُو اور کون سا معجزہ دکھائے گا جسے دیکھ کر ہم تجھ پر ایمان لائیں؟ [۳۱] ہمارے آبا و اجداد نے بیابان میں منّ کھایا جیسا کہ لکھا ہے کہ خدا نے اُنہیں کھانے کے لیے آسمان سے روٹی بھیجی۔

[۳۲] یسُوع نے اُن سے کہا: میں تُم سے سچ سچ کہتا ہُوں کہ وہ روٹی تمہیں آسمان سے مُوسیٰ نے نہیں بلکہ میرے باپ نے دی تھی۔ [۳۳] کیونکہ خدا کی روٹی وہ ہے جو آسمان سے اُترتی ہے اور دنیا کو زندگی بخشتی ہے۔

[۳۴] اُنہوں نے کہا: اَے خداوند! یہ روٹی ہمیں ہمیشہ دیتا رہ۔

[۳۵] یسُوع نے کہا: زندگی کی روٹی میں ہُوں، جو میرے پاس آئے گا کبھی بھُوکا نہ رہے گا اور جو مجھ پر ایمان لائے گا کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ [۳۶] لیکن میں تُم سے کہہ چُکا ہُوں کہ تُم نے مجھے دیکھ لیا ہے پھر بھی ایمان نہیں لاتے۔ [۳۷] جو کچھ باپ مجھے دیتا ہے وہ مجھ تک پہنچ جائے گا اور جو کوئی میرے پاس آئے گا، میں اُسے اپنے سے جدا نہ ہونے دُوں گا۔ [۳۸] کیونکہ میں آسمان سے اِس لیے نہیں اُترا کہ اپنی مرضی پُوری کروں بلکہ اِس لیے کہ اپنے بھیجنے والے کی مرضی پر چلُوں۔ [۳۹] اور جس نے مجھے بھیجا ہے اُس کی مرضی یہ ہے کہ میں اُن میں سے کسی کو ہاتھ سے نہ جانے دُوں جنہیں اُس نے مجھے دیا ہے بلکہ سب کو آخری دِن پھر سے زندہ کر دُوں۔ [۴۰] کیونکہ میرے باپ کی مرضی یہ ہے کہ جو کوئی بیٹے کو دیکھے اور اُس پر ایمان لائے وہ ہمیشہ کی زندگی پائے اور میں اُسے آخری دِن پھر سے زندہ کرُوں۔

[۴۱] یسُوع نے کہا تھا کہ جو روٹی آسمان سے اُتری ہے میں ہُوں۔ یہ سُن کر یہوُدیوں نے اُس پر بُڑبُڑانا شروع کر دیا۔ [۴۲] وہ کہنے لگے کہ کیا یہ یُوسُف کا بیٹا یسُوع نہیں جس کے والدین کو ہم جانتے ہیں؟ اب وہ یہ کیسے کہتا ہے کہ میں آسمان سے اُترا ہُوں؟

[۴۳] یسُوع نے اُن سے کہا: آپس میں بڑ بُڑانا بند کرو۔ [۴۴] میرے پاس کوئی نہیں آتا جب تک کہ باپ جس نے مجھے بھیجا ہے اُسے کھینچ نہ لائے اور میں اُسے آخری دِن پھر سے زندہ کرُوں گا۔

[۴۵] نبیوں کے صحیفوں میں لکھا ہے کہ خدا اُنہیں علم بخشے گا۔ جو کوئی باپ کی سُنتا ہے اور اُس سے سیکھتا ہے وہ میرے پاس آتا ہے۔ [۴۶] باپ کو کسی نے نہیں دیکھا سِوائے اُس کے جو خدا کی طرف سے ہے۔ صرف اُسی نے باپ کو دیکھا ہے۔ [۴۷] میں تُم سے سچ سچ کہتا ہُوں کہ جو کوئی ایمان لاتا ہے ہمیشہ کی زندگی اُس کی ہے۔ [۴۸] زندگی کی روٹی میں ہُوں۔ [۴۹] تمہارے باپ دادا نے بیابان میں منّ کھایا پھر بھی وہ مر گئے۔ [۵۰] لیکن جو روٹی آسمان سے اُتری ہے یہاں موجُود ہے تاکہ آدمی اُس روٹی میں سے کھائے اور نہ مرے۔ [۵۱] میں وہ زندگی کی روٹی ہُوں جو آسمان سے اُتری ہے۔ اگر کوئی اِس روٹی میں سے کھائے گا تو ہمیشہ زندہ رہے گا۔ یہ روٹی میرا گوشت ہے جو میں ساری دنیا کی زندگی کے لیے دُوں گا۔

[۵۲] یہوُدیوں میں جھگڑا شروع ہو گیا اور وہ کہنے لگے: یہ آدمی ہمیں کیسے اپنا گوشت کھانے کے لیے دے سکتا ہے؟

[۵۳] یسُوع نے اُن سے کہا: میں تُم سے سچ سچ کہتا ہُوں کہ جب تک تُم اِبنِ آدم کا گوشت نہ کھاؤ اور اُس کا خُون نہ پیو تُم میں زندگی نہیں۔ [۵۴] جو کوئی میرا گوشت کھاتا اور میرا خُون پیتا ہے اُس میں ہمیشہ کی زندگی ہے اور میں اُسے آخری دِن پھر سے زندہ کروں گا۔ [۵۵] اِس لیے کہ میرا گوشت واقعی کھانے کی چیز ہے اور میرا خُون واقعی پینے کی چیز ہے۔ [۵۶] جو کوئی میرا گوشت کھاتا اور میرا خُون پیتا ہے مجھ میں قائم رہتا ہے اور میں اُس میں۔ [۵۷] میرا باپ جس نے مجھے بھیجا ہے زندہ ہے اور میں بھی باپ کی وجہ سے زندہ ہُوں۔ اِسی طرح جو مجھے کھائے گا وہ میری وجہ سے زندہ رہے گا۔ [۵۸] یہی وہ روٹی ہے جو آسمان سے اُتری۔ تمہارے آبا و اجداد نے منّ کھایا پھر بھی مر گئے لیکن جو اِس روٹی کو کھاتا ہے ہمیشہ تک زندہ رہے گا۔ [۵۹] یسُوع نے یہ باتیں اُس وقت کہیں جب وہ کفرنحُوم کے عبادت خانہ میں تعلیم دے رہا تھا۔

بعض شاگردوں کا خداوند یسُوعؔ کو چھوڑ دینا

[۶۰] یہ باتیں سُن کر یسُوعؔ کے بہت سے شاگرد کہنے لگے کہ یہ تعلیم بڑی سخت ہے۔ اِسے کون قبُول کرسکتا ہے؟
[۶۱] یسُوعؔ نے جان لیا کہ اُس کے شاگرد اِس بات پر آپس میں بڑبڑا رہے ہیں۔ لہٰذا اُس نے اُن سے کہا: کیا تمہیں میری باتوں سے ٹھیس پہنچی ہے؟ [۶۲] اگر تُم ابنِ آدم کو اوپر جاتے دیکھوگے جہاں وہ پہلے تھا تو کیا ہوگا؟ [۶۳] رُوح زندگی بخشتی ہے۔ جسم سے کوئی فائدہ نہیں۔ جو باتیں میں نے تُم سے کہی ہیں وہ رُوح اور زندگی دونوں ہیں۔ [۶۴] پھر بھی تُم میں بعض ایسے ہیں جو ایمان نہیں لائے۔ یسُوعؔ شروع سے جانتا تھا کہ اُن میں کون ایمان نہیں لایا اور کون اُسے پکڑوائے گا۔ [۶۵] پھر یسُوعؔ نے کہا: اِسی لیے میں نے تُم سے کہا تھا کہ میرے پاس کوئی نہیں آتا جب تک کہ باپ اُسے کھینچ نہ لائے۔
[۶۶] اِس پر اُس کے کئی شاگرد اُسے چھوڑ کر چلے گئے اور پھر اُس کے پیرو نہ رہے۔
[۶۷] تب یسُوعؔ نے اُن بارہ شاگردوں سے پُوچھا: کیا تُم بھی مجھے چھوڑ جانا چاہتے ہو؟
[۶۸] شمعُونؔ پطرس نے اُسے جواب دیا: اَے خداوند! ہم کس کے پاس جائیں؟ ہمیشہ کی زندگی کی باتیں تو تیرے ہی پاس ہیں۔ [۶۹] ہم ایمان لائے اور جانتے ہیں کہ تُو ہی خدا کا قدُّوس ہے۔
[۷۰] یسُوعؔ نے جواب دیا: میں نے تُم بارہ کو چُن تو لیا ہے لیکن تُم میں سے ایک شخص شیطان ہے۔ [۷۱] اُس کا مطلب شمعُونؔ اِسکریوتی کے بیٹے یہُوداہؔ سے تھا جو اُن بارہ میں شامل ہونے کے باوجود یسُوعؔ کو پکڑوانے کو تھا۔

خداوند یسُوعؔ اور عیدِ خیامؔ

۷ اس کے بعد یسُوعؔ گلیلؔ میں اِدھر اُدھر گھومتا پھرا۔ وہ یہُودیہؔ سے دُور ہی رہنا چاہتا تھا کیونکہ وہاں یہُودی اُس کے قتل کی کوشش میں تھے۔
[۲] یہُودیوں کی عیدِ خیام نزدیک تھی۔ [۳] یسُوعؔ کے بھائیوں نے اُس سے کہا: یہاں سے نکل کر یہُودیہؔ چل دے تاکہ تیرے شاگرد یہ معجزے جو تُو کرتا ہے دیکھ سکیں۔ [۴] جو کوئی اپنی شہرت چاہتا ہے وہ چھپ کر کام نہیں کرتا۔ تُو یہ معجزے کرتا ہے تو خُود کو دنیا پر ظاہر کر۔ [۵] بات یہ تھی کہ اُس کے بھائی بھی اُس پر ایمان نہ لائے تھے۔
[۶] یسُوعؔ نے اُن سے کہا: یہ وقت میرے لیے مناسب نہیں ہے، تمہارے لیے تو ہر وقت مناسب ہے۔ [۷] دنیا تُم سے عداوت نہیں رکھ سکتی لیکن مجھ سے رکھتی ہے کیونکہ میں اُس کے بُرے کاموں کی وجہ سے اُس کے خلاف گواہی دیتا ہُوں۔ [۸] تُم لوگ عید میں چلے جاؤ۔ میرے جانے کا ابھی وقت نہیں آیا۔ [۹] یہ کہہ کر وہ گلیلؔ ہی میں رُکا رہا۔
[۱۰] جب اُس کے بھائی عید پر چلے گئے تو وہ خُود بھی لوگوں کی نظروں سے بچتا ہُوا وہاں چلا گیا۔ [۱۱] وہاں عید میں یہُودی اُس کو ڈھونڈتے اور پُوچھتے پھرتے تھے کہ وہ کہاں ہے؟
[۱۲] لوگوں میں اُس کے بارے میں بڑی سرگوشیاں ہو رہی تھیں۔ بعض کہتے تھے کہ وہ نیک آدمی ہے۔ بعض کا کہنا تھا کہ وہ لوگوں کو گمراہ کر رہا ہے۔ [۱۳] لیکن یہُودیوں کے خوف کی وجہ سے کوئی اُس کے بارے میں کھُل کر بات نہیں کرتا تھا۔

خداوند یسُوعؔ کا تعلیم دینا

[۱۴] جب عید کے آدھے دِن گزر گئے تو یسُوعؔ ہیکل میں گیا اور وہیں تعلیم دینے لگا۔ [۱۵] یہُودی متعجب ہو کر کہنے لگے: اِس آدمی نے بغیر سیکھے اتنا علم کہاں سے حاصل کر لیا؟
[۱۶] یسُوعؔ نے جواب دیا: یہ تعلیم میری اپنی نہیں ہے بلکہ یہ مجھے میرے بھیجنے والے کی طرف سے حاصل ہُوئی ہے۔ [۱۷] اگر کوئی خدا کی مرضی پر چلنا چاہے تو اُسے معلوم ہو جائے گا کہ یہ تعلیم خدا کی طرف سے ہے یا میری اپنی طرف سے۔ [۱۸] جو کوئی اپنی طرف سے کچھ کہتا ہے وہ اپنی عزّت کا بھُوکا ہوتا ہے لیکن جو اپنے بھیجنے والے کی عزّت چاہتا ہے وہ سچّا ہے اور اُس میں ناراستی نہیں پائی جاتی۔ تُم کیوں مجھے ہلاک کرنے پر تُلے ہُوئے ہو؟ [۱۹] کیا مُوسیٰؔ نے تمہیں شریعت نہیں دی؟ لیکن تُم میں سے کوئی اُس پر عمل نہیں کرتا۔
[۲۰] لوگوں نے کہا: تجھ میں ضرور کوئی بدرُوح ہے۔ کون تجھے ہلاک کرنا چاہتا ہے؟
[۲۱] یسُوعؔ نے اُن سے کہا: میں نے ایک معجزہ کیا اور تُم تعجب کرنے لگے۔ [۲۲] لیکن مُوسیٰؔ نے تمہیں ختنہ کرنے کا حکم دیا ہے، حالانکہ تمہارے آبا و اجداد نے مُوسیٰؔ سے کہیں پہلے یہ رسم شروع کر دی تھی۔ تُم سبت کے دِن لڑکے کا ختنہ کرتے ہو۔ [۲۳] اگر لڑکے کا ختنہ سبت کے دِن کیا جا سکتا ہے تاکہ مُوسیٰؔ کی شریعت قائم رہے تو اگر میں نے ایک آدمی کو سبت کے دِن بالکل تندرست کر دیا تو تُم مجھ سے کس لیے ناراض ہو گئے؟ [۲۴] صرف ظاہر کو دیکھ کر فیصلہ مت کرو بلکہ اِنصاف سے کام لینا سیکھو۔

کیا خداوند یسُوعؔ ہی مسیح ہیں؟

[25] تب یرُوشلیمؔ کے بعض لوگ پُوچھنے لگے: کیا یہ وہی آدمی تو نہیں جس کے قتل کی کوشش ہو رہی ہے؟ [26] دیکھو وہ اعلانیہ تعلیم دیتا ہے اور اُسے کوئی کچھ نہیں کہتا۔ کیا ہمارے سرداروں نے بھی تسلیم کر لیا ہے کہ یہی مسیح ہے؟ [27] ہم جانتے ہیں کہ یہ آدمی کہاں کا ہے، لیکن جب مسیح ظاہر ہوگا تو کوئی نہ جانے گا کہ وہ کہاں سے آیا ہے۔

[28] یسُوعؔ نے ہیکل میں تعلیم دیتے وقت پُکار کر کہا: ہاں تُم مجھے جانتے ہو اور یہ بھی جانتے ہو کہ میں کہاں کا ہُوں۔ میں اپنی مرضی سے نہیں آیا لیکن جس نے مجھے بھیجا ہے وہ سچّا ہے۔ تُم اُسے نہیں جانتے۔ [29] لیکن میں اُسے جانتا ہُوں کیونکہ میں اُس کی طرف سے ہُوں اور اُسی نے مجھے بھیجا ہے۔

[30] اِس پر اُنہوں نے اُسے پکڑنے کی کوشش کی لیکن کوئی اُس پر ہاتھ نہ ڈال سکا کیونکہ ابھی اُس کا وقت نہیں آیا تھا۔ [31] مگر بھیڑ میں سے کئی لوگ اُس پر ایمان لائے اور کہنے لگے: جب مسیح آئے گا تو کیا وہ اِس آدمی کے معجزوں سے زیادہ معجزے دکھائے گا؟

[32] جب فرِیسیوں نے لوگوں کو یسُوعؔ کے بارے میں سرگوشیاں کرتے دیکھا تو اُنہوں نے اور سردار کاہنوں نے ہیکل کے سپاہیوں کو بھیجا کہ اُسے گرفتار کرلیں۔

[33] یسُوعؔ نے کہا: میں کچھ عرصہ تمہارے پاس ہُوں۔ پھر میں اپنے بھیجنے والے کے پاس چلا جاؤں گا۔ [34] تُم مجھے ڈھونڈو گے لیکن پا نہ سکو گے اور جہاں میں ہُوں تُم نہیں آسکتے۔

[35] یہُودی آپس میں کہنے لگے: یہ آدمی کہاں چلا جائے گا کہ ہم اُسے ڈھونڈ نہ پائیں گے؟ کیا وہ ہمارے لوگوں کے پاس جو یُونانیوں کے درمیان اِدھر اُدھر بسے ہُوئے ہیں ٔ چلا جائے گا تاکہ یُونانیوں کو بھی تعلیم دے سکے؟ [36] جب اُس نے کہا تھا کہ تُم مجھے ڈھونڈو گے مگر پا نہ سکو گے اور جہاں میں ہُوں تُم نہیں آسکتے تو اُس کا کیا مطلب تھا؟

[37] عید کے آخری اور خاص دِن یسُوعؔ کھڑا ہُوا اور پُکار پُکار کر کہنے لگا: اگر کوئی پیاسا ہے تو میرے پاس آئے اور پیئے۔ [38] جو کوئی مجھ پر ایمان لاتا ہے اُس میں ٔ جیسا کہ پاک کلام میں لکھا ہے، ”زندگی کے پانی کی ندیاں جاری ہو جائیں گی۔“ [39] اِس سے اُس کا مطلب تھا ’پاک رُوح‘ جو اُس پر ایمان لانے والوں پر نازل ہونے والا تھا۔ پاک رُوح ابھی نازل نہ ہُوا تھا کیونکہ یسُوعؔ ابھی اپنے آسمانی جلال کو نہ پہنچا تھا۔

[40] یہ باتیں سُن کر بعض لوگ کہنے لگے کہ یہ آدمی واقعی نبی ہے۔ [41] بعض نے کہا کہ یہ مسیح ہے۔

بعض نے کہا کہ مسیح گلیلؔ سے کیسے آسکتا ہے؟ [42] کیا پاک کلام میں نہیں لکھا کہ مسیح داؤدؔ کی نسل سے ہوگا اور بیتؔ لحم میں پیدا ہوگا جہاں کا داؤدؔ تھا۔ [43] پس لوگوں میں یسُوعؔ کے بارے میں اختلاف پیدا ہوگیا۔ [44] اُن میں سے بعض اُسے پکڑنا چاہتے تھے لیکن کسی نے اُس پر ہاتھ نہ ڈالا۔

یہُودی سردار خداوند یسُوعؔ کو ٹھکرا دیتے ہیں

[45] جب ہیکل کے سپاہی، فرِیسیوں اور سردار کاہنوں کے پاس لَوٹے تو اُنہوں نے سپاہیوں سے پُوچھا کہ تُم اُسے گرفتار کر کے کیوں نہیں لائے؟

[46] سپاہیوں نے کہا: جیسا کلام اُس کے مُنہ سے نکلتا ہے ویسا کسی بشر کے مُنہ سے کبھی نہیں نکلا۔

[47] اُنہوں نے کہا: کیا تُم بھی اُس کے فریب میں آگئے؟ [48] کیا سردار کاہنوں اور فرِیسیوں میں سے بھی کوئی اُس پر ایمان لایا ہے؟ [49] کوئی نہیں۔ لیکن عام لوگ شریعت سے قطعاً واقف نہیں، اُن پر لعنت ہو۔

[50] نیکُودیمُسؔ جو یسُوعؔ سے پہلے مِل چُکا تھا اور جو اُن ہی میں سے تھا ٔ پُوچھنے لگا: [51] کیا ہماری شریعت کسی شخص کو مجرم ٹھہراتی ہے جب تک کہ اُس کی بات نہ سُنی جائے اور یہ نہ معلوم کر لیا جائے کہ اُس نے کیا کِیا ہے؟

[52] اُنہوں نے جواب دیا: کیا تُو بھی گلیلؔ کا ہے؟ تحقیق کر اور دیکھ کہ گلیلؔ میں سے کوئی نبی برپا نہیں ہوگا۔

[53] تب وہ اُٹھے اور اپنے اپنے گھر چلے گئے۔

پہلا پتھر

۸ اِس کے بعد یسُوعؔ کوہِ زیتونؔ پر چلا گیا۔ [2] صبح ہوتے ہی وہ ہیکل میں پھر آگیا اور سب لوگ اُس کے پاس جمع ہو گئے۔ تب وہ بیٹھ گیا اور اُنہیں تعلیم دینے لگا۔ [3] اِتنے میں شریعت کے اُستاد اور فرِیسی ایک عورت کو لائے جو زِنا کرتی ہُوئی پکڑی گئی تھی۔ اُنہوں نے اُسے بیچ میں کھڑا کر دیا اور یسُوعؔ سے کہا: [4] اَے اُستاد! یہ عورت زِنا کرتی ہُوئی پکڑی گئی ہے۔ [5] مُوسیٰؔ نے توریت میں ہمیں حکم دیا ہے کہ ایسی عورتوں کو سنگسار کریں، اب تُو کیا کہتا ہے؟ [6] وہ یہ سوال محض اُسے آزمانے کے لیے پُوچھ رہے تھے تاکہ کسی سبب سے اُس پر اِلزام لگا سکیں۔

لیکن یسُوعؔ جھُک کر اپنی اُنگلی سے زمین پر کچھ لکھنے لگا۔ [7] جب وہ سوال کرنے سے باز نہ آئے تو اُس نے سر اُٹھا کر اُن

سے کہا: تُم میں جو بے گناہ ہے وہی اِس عورت پر سب سے پہلے پتھر پھینکے! [۸] وہ پھر جھک کر زمین پر کچھ لکھنے لگا۔

[۹] یہ سُن کر سب چھوٹے بڑے ایک ایک کر کے کھسکنے لگے یہاں تک کہ یسُوعؔ وہاں اکیلا رہ گیا۔ [۱۰] تب یسُوعؔ نے سیدھے ہو کر اُس سے پُوچھا: اَے عورت! یہ لوگ کہاں گئے؟ کیا کسی نے تجھے مجرم نہیں ٹھہرایا؟

[۱۱] اُس نے کہا: اَے خداوند! کسی نے نہیں۔ تب یسُوعؔ نے کہا میں بھی تجھے مجرم نہیں ٹھہراتا۔ رُخصت ہو اور آیندہ گناہ سے دُور رہنا۔

خداوند یسُوعؔ کا اِختیار

[۱۲] جب یسُوعؔ نے لوگوں سے پھر کلام کیا تو کہا: میں دنیا کا نُور ہُوں، جو کوئی میری پیروی کرتا ہے وہ کبھی اندھیرے میں نہ چلے گا بلکہ زندگی کا نُور پائے گا۔

[۱۳] فریسیوں نے اُس سے کہا: تُو آپ اپنے ہی حق میں گواہی دیتا ہے، تیری گواہی جھُوٹی ہے۔

[۱۴] یسُوعؔ نے جواب دیا: اگر میں اپنے ہی حق میں گواہی دیتا ہُوں تو بھی میری گواہی سچّی ہے کیونکہ میں جانتا ہُوں کہ کہاں سے آیا ہُوں اور کہاں جاتا ہُوں۔ لیکن تمہیں کیا معلوم کہ میں کہاں سے آیا ہُوں اور کہاں جاتا ہُوں۔ [۱۵] تُم صورت دیکھ کر فیصلہ کرتے ہو، میں کسی کے بارے میں فیصلہ نہیں کرتا۔ [۱۶] لیکن اگر کروں بھی تو میرا فیصلہ صحیح ہوگا کیونکہ میں تنہا نہیں بلکہ باپ جس نے مجھے بھیجا ہے میرے ساتھ ہے۔ [۱۷] تمہاری توریت میں لکھا ہے کہ دو آدمیوں کی گواہی سچّی ہوتی ہے۔ [۱۸] میں ہی اپنی گواہی نہیں دیتا بلکہ میرا دُوسرا گواہ آسمانی باپ ہے جس نے مجھے بھیجا ہے۔

[۱۹] تب اُنہوں نے اُس سے پُوچھا: تیرا باپ کہاں ہے؟

یسُوعؔ نے جواب دیا: تُم مجھے ہی جانتے ہو نہ میرے باپ کو۔ اگر تُم نے مجھے جانا ہوتا تو میرے باپ کو بھی جانتے۔ [۲۰] اُس نے یہ باتیں ہیکل میں تعلیم دیتے وقت اُس جگہ کہیں جہاں نذرانے جمع کیے جاتے تھے۔ لیکن کسی نے اُسے نہ پکڑا کیونکہ ابھی اُس کا وقت نہ آیا تھا۔

[۲۱] یسُوعؔ نے پھر کہا: میں جاتا ہُوں اور تُم مجھے ڈھُونڈو گے اور اپنے گناہ میں مرو گے۔ جہاں میں جاتا ہُوں تُم وہاں نہیں آسکتے۔

[۲۲] اِس پر یہُودی کہنے لگے: کیا وہ اپنے آپ کو مار ڈالے گا؟ کیا وہ اِسی لیے یہ کہتا ہے کہ جہاں میں جاتا ہُوں تُم نہیں آسکتے؟

[۲۳] یسُوعؔ نے اُن سے کہا: تُم نیچے سے یعنی زمین کے ہو، میں اوپر کا ہُوں۔ تُم اِس دنیا کے ہو، میں اِس دنیا کا نہیں ہُوں۔ [۲۴] میں نے تمہیں بتا دیا کہ تُم اپنے گناہ میں مرو گے۔ اگر تمہیں یقین نہیں آتا کہ میں وہی ہُوں تو تُم ضرور اپنے گناہوں میں مرو گے۔

[۲۵] اُنہوں نے پُوچھا: تُو کون ہے؟

یسُوعؔ نے جواب دیا: میں وہی ہُوں جو شروع سے تمہیں کہتا آرہا ہُوں۔ [۲۶] مجھے تمہارے بارے میں بہت کچھ کہنا اور فیصلہ کرنا ہے۔ لیکن میرا بھیجنے والا سچّا ہے اور جو کچھ میں نے اُس سے سُنا ہے وہی دنیا کو بتاتا ہُوں۔

[۲۷] وہ نہ سمجھے کہ وہ اُنہیں اپنے آسمانی باپ کے بارے میں بتا رہا ہے۔ [۲۸] لہٰذا یسُوعؔ نے کہا: جب تُم اِبنِ آدم کو اوپر یعنی صلیب پر چڑھاؤ گے تب تمہیں معلوم ہوگا کہ میں وہی ہُوں۔ میں اپنی طرف سے کچھ نہیں کرتا بلکہ وہی کہتا ہُوں جو باپ نے مجھے سکھایا ہے۔ [۲۹] اور جس نے مجھے بھیجا ہے وہ میرے ساتھ ہے۔ اُس نے مجھے اکیلا نہیں چھوڑا، کیونکہ میں ہمیشہ وہی کرتا ہُوں جو اُسے پسند آتا ہے۔ [۳۰] یسُوعؔ یہ باتیں کہہ ہی رہا تھا کہ بہت سے لوگ اُس پر ایمان لے آئے۔

ابرہامؔ کی اولاد

[۳۱] یسُوعؔ نے اُن یہُودیوں سے جو اُس پر ایمان لائے تھے کہا: اگر تُم میری تعلیم پر قائم رہو گے تو حقیقت میں میرے شاگرد ہو گے۔ [۳۲] تب تُم سچّائی کو جان جاؤ گے اور سچّائی تمہیں آزاد کرے گی۔

[۳۳] اُنہوں نے جواب دیا: ہم ابرہامؔ کی اولاد ہیں اور کبھی کسی کی غلامی میں نہیں رہے۔ تُو کیسے کہتا ہے کہ ہم آزاد کر دیئے جائیں گے۔

[۳۴] یسُوعؔ نے جواب دیا: میں تُم سے سچ سچ کہتا ہُوں کہ جو کوئی گناہ کرتا ہے وہ گناہ کا غلام ہے [۳۵] غلام مالک کے گھر میں ہمیشہ نہیں رہتا لیکن بیٹا ہمیشہ رہتا ہے۔ [۳۶] اِس لیے اگر بیٹا تمہیں آزاد کرے گا تو تُم حقیقت میں آزاد ہو گے۔ [۳۷] میں جانتا ہُوں کہ تُم ابرہامؔ کی اولاد ہو، پھر بھی تُم مجھے مار ڈالنا چاہتے ہو کیونکہ تمہارے دلوں میں میرے کلام کے لیے کوئی جگہ نہیں۔ [۳۸] میں نے جو کچھ باپ کے یہاں دیکھا ہے تمہیں بتا رہا ہُوں۔ تُم بھی وہی کرتے ہو جو تُم نے اپنے باپ سے سُنا ہے۔

[۳۹] اُنہوں نے کہا ہمارا باپ تو ابرہامؔ ہے۔

یسُوعؔ نے کہا: اگر تُم ابرہامؔ کی اولاد ہوتے تو ابرہامؔ کے سے کام بھی کرتے۔ [۴۰] لیکن اب تو تُم مجھ ایسے آدمی کو ہلاک کر دینے کا

اِرادہ کر چُکے ہو جس نے تمہیں وہ حق بات بتائی جو اُس نے خدا سے سُنی۔ ابرہام نے ایسا کبھی نہیں کیا۔ [۴۱] تُم وہی کچھ کرتے ہو جو تمہارا باپ کرتا ہے۔

اُنہوں نے کہا: ہم ناجائز اولاد نہیں۔ ہمارا باپ ایک ہی ہے یعنی خدا۔

اِبلیس اور اُس کی اولاد

[۴۲] یسُوع نے اُن سے کہا: اگر خدا تمہارا باپ ہوتا تو تُم مجھ سے محبّت کرتے، اِس لیے کہ میرا ظہُور خدا میں سے ہُوا ہے اور اب میں یہاں موجود ہُوں۔ میں اپنے آپ نہیں آیا بلکہ اُس نے مجھے بھیجا ہے۔ [۴۳] تُم میری باتیں کیوں نہیں سمجھتے؟ اِس لیے کہ میرے کلام کو سُنتے نہیں۔ [۴۴] تُم اپنے باپ یعنی اِبلیس کے ہو اور اپنے باپ کی مرضی پر چلنا چاہتے ہو۔ وہ شروع ہی سے خُون کرتا آیا ہے اور کبھی سچّائی پر قائم نہیں رہا کیونکہ اُس میں نام کو بھی سچّائی نہیں۔ جب وہ جھوٹ بولتا ہے تو اپنی ہی سی کہتا ہے کیونکہ وہ جھوٹا ہے اور جھوٹ کا باپ ہے۔ [۴۵] چونکہ میں سچ بولتا ہُوں، اِس لیے تُم میرا یقین نہیں کرتے۔ [۴۶] تُم میں کوئی ہے جو مجھ میں گناہ ثابت کر سکے؟ اگر میں سچ بولتا ہُوں تو تُم میرا یقین کیوں نہیں کرتے؟ [۴۷] جو خدا کا ہوتا ہے وہ خدا کی باتیں سُنتا ہے۔ چونکہ تُم خدا کے نہیں، اِس لیے سُنتے نہیں۔

خداوند یسُوع اور ابرہام

[۴۸] یہُودیوں نے اُسے جواب دیا: اگر ہم کہتے ہیں کہ تُو سامری ہے اور تجھ میں بدرُوح ہے تو کیا یہ ٹھیک نہیں؟

[۴۹] یسُوع نے کہا: مجھ میں بدرُوح نہیں مگر میں اپنے باپ کی عزّت کرتا ہُوں اور تُم میری بےعزّتی کرتے ہو۔ [۵۰] لیکن میں اپنی عزّت نہیں چاہتا۔ ہاں ایک ہے جو چاہتا ہے اور وہی فیصلہ کرتا ہے۔ [۵۱] میں تُم سے سچ سچ کہتا ہُوں کہ جو کوئی میرے کلام پر عمل کرتا ہے وہ مَوت کا مُنہ کبھی نہ دیکھے گا۔

[۵۲] یہ سُن کر یہُودی کہنے لگے: اب ہمیں معلوم ہو گیا کہ تجھ میں بدرُوح ہے۔ ابرہام مر گیا اور دُوسرے نبی بھی۔ مگر تُو کہتا ہے کہ جو کوئی میرے کلام پر عمل کرے گا وہ مَوت کا مُنہ کبھی نہ دیکھے گا۔ [۵۳] کیا تُو ہمارے باپ ابرہام سے بھی بڑا ہے۔ وہ مر گیا اور نبی بھی مر گئے۔ تُو اپنے آپ کو کیا سمجھتا ہے؟

[۵۴] یسُوع نے جواب دیا: اگر میں اپنی تعریف آپ کروں تو وہ تعریف کس کام کی؟ میرا باپ جسے تُم اپنا خدا کہتے ہو، وہی میری تعریف کرتا ہے۔ [۵۵] تُم اُسے نہیں جانتے مگر میں جانتا ہُوں۔ اگر کہوں کہ نہیں جانتا تو تمہاری طرح جھوٹا ٹھہروں گا۔ لیکن میں اُسے جانتا ہُوں اور اُس کے کلام پر عمل کرتا ہُوں۔ [۵۶] تمہارے باپ ابرہام کو بڑی خوشی سے میرے دِن کے دیکھنے کی اُمید تھی۔ اُس نے وہ دِن دیکھ لیا اور خُوش ہو گیا۔

[۵۷] یہُودیوں نے اُس سے کہا: تیری عمر تو ابھی پچاس سال کی بھی نہیں ہُوئی۔ کیا تُو نے ابرہام کو دیکھا ہے؟

[۵۸] یسُوع نے جواب دیا: میں تُم سے سچ سچ کہتا ہُوں کہ ابرہام کے پیدا ہونے سے پہلے میں ہُوں۔ [۵۹] اِس پر اُنہوں نے پتھر اُٹھائے کہ اُسے سنگسار کریں لیکن یسُوع اُن کی نظروں سے بچ کر ہیکل سے نکل گیا۔

ایک پیدایشی اندھے کا بینائی پانا

۹ جب وہ جا رہا تھا تو اُس نے ایک آدمی کو دیکھا جو پیدایشی اندھا تھا۔ [۲] اُس کے شاگردوں نے اُس سے پُوچھا: ربّی! کس نے گناہ کیا تھا، اِس نے یا اِس کے والدین نے جو یہ اندھا پیدا ہُوا۔

[۳] یسُوع نے کہا: نہ تو اِس آدمی نے گناہ کیا تھا نہ اِس کے والدین نے۔ لیکن یہ اِس لیے اندھا پیدا ہُوا کہ خدا کا کام اِس کی زندگی میں ظاہر ہو۔ [۴] جس نے مجھے بھیجا ہے اُس کا کام ہمیں دِن ہی دِن میں کرنا لازم ہے۔ وہ رات آ رہی ہے جس میں کوئی شخص کام نہ کر سکے گا۔ [۵] جب تک میں دنیا میں ہُوں دُنیا کا نُور رہُوں۔

[۶] یہ کہہ کر اُس نے زمین پر تھوک کر مٹّی سانی اور اُس آدمی کی آنکھوں پر لگا دی [۷] اور اُس سے کہا: جا، سِلوام کے حَوض میں دھو لے (سِلوام کا مطلب ہے بھیجا ہُوا)۔ لہٰذا وہ آدمی چلا گیا۔ اُس نے اپنی آنکھیں دھوئیں اور بینا ہو کر واپس آیا۔

[۸] اُس کے پڑوسی اور دُوسرے لوگ جنہوں نے پہلے اُسے بھیک مانگتے دیکھا تھا، کہنے لگے: کیا یہ وہی آدمی نہیں جو بیٹھا بھیک مانگا کرتا تھا؟

بعض نے کہا کہ ہاں وہی ہے۔

[۹] بعض نے کہا: نہیں، مگر اُس کا ہم شکل ضرور ہے۔

لیکن اُس آدمی نے کہا کہ میں وہی اندھا ہُوں۔

[۱۰] اُنہوں نے اُس سے پُوچھا: پھر تیری آنکھیں کیسے کھل گئیں؟

[۱۱] اُس نے جواب دیا: لوگ جسے یسُوع کہتے ہیں، اُس نے مٹّی سانی اور میری آنکھوں پر لگائی اور کہا کہ جا اور سِلوام کے حَوض میں آنکھیں دھو لے۔ لہٰذا میں گیا اور دھو کر بینا ہو گیا۔

۱۲ اُنہوں نے اُس سے پُوچھا: وہ آدمی کہاں ہے؟
اُس نے کہا: میں نہیں جانتا۔

فریسیوں کا تفتیش کرنا

۱۳ لوگ اُس آدمی کو جو پہلے اندھا تھا فریسیوں کے پاس لائے۔ ۱۴ جس دِن یسُوعؔ نے مٹّی سان کر اندھے کی آنکھیں کھولی تھیں وہ سبت کا دِن تھا۔ ۱۵ اس لیے فریسیوں نے بھی اُس سے پُوچھا کہ تجھے بینائی کیسے ملی؟ اُس نے جواب دیا کہ یسُوعؔ نے مٹّی سان کر میری آنکھوں پر لگائی، میں نے اُنہیں دھویا اور اب میں بینا ہُوں۔

۱۶ فریسیوں میں سے بعض کہنے لگے: یہ آدمی خدا کی طرف سے نہیں کیونکہ وہ سبت کے دِن کا احترام نہیں کرتا۔

بعض کہنے لگے: کوئی گنہگار آدمی ایسے معجزے کس طرح دکھا سکتا ہے؟ پس اُن میں اختلاف پیدا ہو گیا۔

۱۷ آخر کار وہ اندھے آدمی کی طرف متوجّہ ہوئے اور پُوچھنے لگے کہ جس آدمی نے تیری آنکھیں کھولی ہیں اُس کے بارے میں تیرا کیا خیال ہے؟

اُس نے جواب دیا: وہ ضرور کوئی نبی ہے۔

۱۸ یہُودیوں کو ابھی بھی یقین نہ آیا کہ وہ پہلے اندھا تھا اور بینا ہو گیا ہے۔ پس اُنہوں نے اُس کے والدین کو بُلا بھیجا۔ ۱۹ تب اُنہوں نے اُن سے پُوچھا: کیا یہ تمہارا بیٹا ہے جس کے بارے میں تُم کہتے ہو کہ وہ اندھا پیدا ہُوا تھا؟ اب وہ کیسے بینا ہو گیا؟

۲۰ والدین نے جواب دیا: ہم جانتے ہیں کہ وہ ہمارا ہی بیٹا ہے اور یہ بھی کہ وہ اندھا ہی پیدا ہُوا تھا۔ ۲۱ لیکن اب وہ کیسے بینا ہو گیا اور کس نے اُس کی آنکھیں کھولیں یہ ہم نہیں جانتے۔ تُم اُسی سے پُوچھ لو، وہ تو بالغ ہے۔ ۲۲ اُس کے والدین نے یہ اِس لیے کہا تھا کہ یہُودیوں سے ڈرتے تھے کیونکہ یہُودیوں نے فیصلہ کر رکھا تھا کہ جو کوئی یسُوعؔ کو مسیح کی حیثیت سے قبُول کرے گا عبادت خانہ سے خارج کر دیا جائے گا۔ ۲۳ اِسی لیے اُس کے والدین نے کہا کہ وہ بالغ ہے، اُسی سے پُوچھ لو۔

۲۴ اُنہوں نے اُس آدمی کو جو پہلے اندھا تھا پھر سے بُلایا اور کہا: تجھے خدا کی قسم، سچ بول! ہم جانتے ہیں کہ وہ آدمی گنہگار ہے۔

۲۵ اُس نے جواب دیا: وہ گنہگار ہے یا نہیں، میں نہیں جانتا۔ ایک بات ضرور جانتا ہُوں کہ میں پہلے اندھا تھا لیکن اب دیکھتا ہُوں۔

۲۶ اُنہوں نے اُس سے پُوچھا: اُس نے تیرے ساتھ کیا کیا؟ تیری آنکھیں کیسے کھولیں؟

۲۷ اُس نے جواب دیا: میں تمہیں پہلے ہی بتا چُکا ہُوں لیکن تُم نے سُنا نہیں۔ اب وہی بات پھر سے سُننا چاہتے ہو؟ کیا تمہیں بھی اُس کے شاگرد بننے کا شوق چرّایا ہے؟

۲۸ تب وہ اُسے بُرا بھلا کہنے لگے کہ تُو اُس کا شاگرد ہو گا۔ ہم تو مُوسیٰ کے شاگرد ہیں۔ ۲۹ ہم جانتے ہیں کہ خدا نے مُوسیٰ سے کلام کیا لیکن جہاں تک اِس آدمی کا تعلق ہے، ہم تو یہ بھی نہیں جانتے کہ یہ کہاں کا ہے۔

۳۰ اُس آدمی نے جواب دیا: یہ بڑی عجیب بات ہے! تُم نہیں جانتے کہ وہ کہاں کا ہے حالانکہ اُس نے میری آنکھیں ٹھیک کر دی ہیں۔ ۳۱ سب جانتے ہیں کہ خدا گنہگاروں کی نہیں سُنتا لیکن اگر کوئی خدا پرست ہو اور اُس کی مرضی پر چلے تو اُس کی ضرور سُنتا ہے۔ ۳۲ ایسا کبھی سُننے میں نہیں آیا کہ کسی نے ایک جنم کے اندھے کو بینائی دی ہو۔ ۳۳ اگر یہ آدمی خدا کی طرف سے نہ ہوتا تو کچھ بھی نہیں کر سکتا تھا۔

۳۴ یہ سُن کر اُنہوں نے جواب دیا: تُو جو سراسر گناہ میں پیدا ہُوا، ہمیں کیا سکھاتا ہے؟ یہ کہہ کر اُنہوں نے اُسے باہر نکال دیا۔

روحانی اندھاپن

۳۵ یسُوعؔ نے یہ سُنا کہ فریسیوں نے اُسے عبادت خانہ سے نکال دیا ہے۔ چنانچہ اُسے تلاش کر کے اُس سے پُوچھا: کیا تُو اِبنِ آدم کو جانتا ہے؟

۳۶ اُس نے پُوچھا: اَے خداوند! وہ کون ہے؟ مجھے بتا کہ میں اُس پر ایمان لاؤں۔

۳۷ یسُوعؔ نے کہا: تُو نے اُسے دیکھا ہے اور حقیقت تو یہ ہے کہ جو اِس وقت تجھ سے بات کر رہا ہے وہی ہے۔

۳۸ تب اُس آدمی نے کہا: اَے خداوند! میں ایمان لاتا ہُوں اور اُس نے یسُوعؔ کو سجدہ کیا۔

۳۹ یسُوعؔ نے کہا: میں دنیا کی عدالت کرنے آیا ہُوں تا کہ جو اندھے ہیں دیکھنے لگیں اور جو آنکھوں والے ہیں اندھے ہو جائیں۔

۴۰ بعض فریسی جو اُس کے ساتھ تھے یہ سُن کر پُوچھنے لگے: کیا کہا؟ کیا ہم بھی اندھے ہیں؟

۴۱ یسُوعؔ نے کہا: اگر تُم اندھے ہوتے تو اتنے گنہگار نہ سمجھے جاتے۔ لیکن اب جب کہ تُم کہتے ہو کہ ہماری آنکھیں ہیں تو تمہارا گناہ قائم رہتا ہے۔

اچھا چرواہا

۱۰ میں تُم سے سچ سچ کہتا ہُوں کہ جو آدمی بھیڑ خانہ میں دروازے سے نہیں بلکہ کسی اور طریقہ سے اندر داخل ہو جاتا ہے وہ چور اور ڈاکُو ہے۔ [۲] لیکن جو دروازہ سے داخل ہوتا ہے وہ بھیڑوں کا چرواہا ہے۔ [۳] دربان اُس کے لیے دروازہ کھول دیتا ہے اور بھیڑیں اُس کی آواز سُنتی ہیں۔ وہ اپنی بھیڑوں کو نام بنام پُکارتا ہے اور اُنہیں باہر لے جاتا ہے۔ [۴] جب وہ اپنی ساری بھیڑوں کو باہر نکال چُکتا ہے تو اُن کے آگے آگے چلتا ہے اور اُس کی بھیڑیں اُس کے پیچھے پیچھے چلنے لگتی ہیں، اِس لیے کہ وہ اُس کی آواز پہچانتی ہیں۔ [۵] وہ کسی اجنبی کے پیچھے کبھی نہ جائیں گی بلکہ سچ تو یہ ہے کہ اُس سے دُور بھاگیں گی کیونکہ وہ کسی غیر کی آواز کو نہیں پہچانتیں۔ [۶] یسُوعؔ نے اُنہیں یہ تمثیل سُنائی لیکن وہ نہ سمجھے کہ اِس کا مطلب کیا ہے۔

[۷] چنانچہ یسُوعؔ نے اُن سے پھر کہا: میں تُم سے سچ سچ کہتا ہُوں کہ بھیڑوں کا دروازہ میں ہُوں۔ [۸] وہ سب جو مجھ سے پہلے آئے چور اور ڈاکو تھے اِس لیے بھیڑوں نے اُن کی نہ سُنی۔ [۹] دروازہ میں ہُوں۔ اگر کوئی میرے ذریعہ داخل ہو تو نجات پائے گا۔ وہ اندر باہر آتا جاتا رہے گا اور چارہ پائے گا۔ [۱۰] چور صرف چُرانے، ہلاک اور برباد کرنے آتا ہے۔ میں آیا ہُوں کہ لوگ زندگی پائیں اور کثرت سے پائیں۔

[۱۱] اچھا چرواہا میں ہُوں۔ اچھا چرواہا اپنی بھیڑوں کے لیے جان دیتا ہے۔ [۱۲] کوئی مزدور نہ تو بھیڑوں کو اپنا سمجھتا ہے نہ اُن کا چرواہا ہوتا ہے۔ اِس لیے جب وہ بھیڑئے کو آتا دیکھتا ہے تو بھیڑوں کو چھوڑ کر بھاگ جاتا ہے۔ تب بھیڑیا گلّہ پر حملہ کر کے اُسے تِتّر بِتّر کر دیتا ہے۔ [۱۳] چونکہ وہ مزدور ہوتا ہے اِس لیے بھاگ جاتا ہے اور بھیڑوں کی پرواہ نہیں کرتا۔

[۱۴] اچھا چرواہا میں ہُوں۔ جیسے باپ مجھے جانتا ہے، میں باپ کو جانتا ہُوں۔ میں اپنی بھیڑوں کو جانتا ہُوں۔ [۱۵] میری بھیڑیں مجھے جانتی ہیں اور میں بھیڑوں کے لیے اپنی جان دیتا ہُوں۔ [۱۶] میری اور بھیڑیں بھی ہیں جو اِس گلّہ میں شامل نہیں۔ مجھے لازم ہے کہ میں اُنہیں بھی لے آؤں۔ وہ میری آواز سُنیں گی اور پھر ایک ہی گلّہ اور ایک ہی چرواہا ہوگا۔ [۱۷] میرا باپ مجھے اِس لیے پیار کرتا ہے کہ میں اپنی جان قربان کرتا ہُوں تاکہ اُسے پھر واپس لے لُوں۔ [۱۸] اُسے کوئی مجھ سے چھینتا نہیں بلکہ میں اپنی مرضی سے اُسے قربان کرتا ہُوں۔ مجھے اُسے قربان کرنے کا اِختیار ہے اور پھر واپس لے لینے کا حق بھی ہے۔ یہ حکم مجھے میرے باپ کی طرف سے ملا ہے۔

[۱۹] یہ باتیں سُن کر یہُودیوں میں پھر اِختلاف پیدا ہُوا۔ [۲۰] اُن میں سے کئی ایک نے کہا کہ اُس میں بدرُوح ہے اور وہ پاگل ہو گیا ہے۔ اُس کی مت سُنو۔ [۲۱] لیکن اوروں نے کہا: یہ باتیں بدرُوح کے مُنہ سے نہیں نکل سکتیں۔ کیا کوئی بدرُوح اندھوں کی آنکھیں کھول سکتی ہے؟

یہُودیوں کا ایمان نہ لانا

[۲۲] یروشلیمؔ میں ہیکل کے مخصوص کیے جانے کی عید آئی۔ سردی کا موسم تھا [۲۳] اور یسُوعؔ ہیکل میں سُلیمانی برآمدہ میں ٹہل رہا تھا۔ [۲۴] یہُودی اُس کے اِردگرد جمع ہو گئے اور کہنے لگے: تُو کب تک ہمیں شک میں مبتلا رکھے گا؟ اگر تُو مسیح ہے تو ہمیں صاف صاف بتا دے۔

[۲۵] یسُوعؔ نے جواب دیا: میں تمہیں بتا چُکا ہُوں لیکن تُم تو میرا یقین ہی نہیں کرتے۔ جو معجزے میں اپنے باپ کے نام سے کرتا ہُوں وہی میرے گواہ ہیں۔ [۲۶] لیکن تُم یقین نہیں کرتے کیونکہ تُم میری بھیڑیں نہیں ہو۔ [۲۷] میری بھیڑیں میری آواز سُنتی ہیں۔ میں اُنہیں جانتا ہُوں اور وہ میرے پیچھے پیچھے چلتی ہیں۔ [۲۸] میں اُنہیں ہمیشہ کی زندگی دیتا ہُوں۔ وہ کبھی ہلاک نہ ہوں گی اور کوئی اُنہیں میرے ہاتھ سے چھین نہیں سکتا۔ [۲۹] میرا باپ جس نے اُنہیں میرے سپرد کیا ہے سب سے بڑا ہے۔ کوئی اُنہیں میرے باپ کے ہاتھ سے نہیں چھین سکتا۔ [۳۰] میں اور باپ ایک ہیں۔

[۳۱] یہُودیوں نے پھر اُسے سنگسار کرنے کے لیے پتّھر اُٹھائے۔ [۳۲] لیکن یسُوعؔ نے اُن سے کہا کہ میں نے تمہیں اپنے باپ کی طرف سے بڑے بڑے معجزے دکھائے ہیں۔ اُن میں سے کس معجزہ کی وجہ سے مجھے سنگسار کرنا چاہتے ہو؟

[۳۳] یہُودیوں نے جواب دیا: ہم تجھے کسی معجزہ کے لیے نہیں بلکہ اِس کفر کے لیے سنگسار کرنا چاہتے ہیں کہ محض آدمی ہوتے ہُوئے تُو اپنے آپ کو خدا بناتا ہے۔

[۳۴] یسُوعؔ نے اُن سے کہا: کیا تمہاری شریعت میں یہ نہیں لکھا ہے کہ میں نے کہا تُم خدا ہو؟ [۳۵] اگر شریعت اُنہیں خدا کہتی ہے جنہیں خدا کا کلام دیا گیا اور پاک کلام غلط نہیں ہو سکتا۔ [۳۶] تو تُم اُس کے بارے میں کیا کہتے ہو جسے باپ نے مخصوص کر کے دنیا میں بھیجا ہے؟ چنانچہ تُم مجھ پر کفر کا الزام کیوں لگاتے ہو؟ کیا اِس

لیے کہ میں نے کہا کہ میں خدا کا بیٹا ہُوں؟ ۳۷ اگر میں باپ کے کہنے کے مطابق کام نہ کروں تو میرا یقین نہ کرو۔ ۳۸ لیکن اگر کرتا ہُوں تو چاہے میرا یقین نہ کرو لیکن اِن معجزوں کا یقین تو کرو تا کہ جان لو اور سمجھ جاؤ کہ باپ مجھ میں ہے اور میں باپ میں ہُوں۔ ۳۹ اُنہوں نے پھر اُسے پکڑنے کی کوشش کی لیکن وہ اُن کے ہاتھ سے بچ کر نکل گیا۔

۴۰ اِس کے بعد یسُوع یردن پار اُس جگہ چلا گیا جہاں یُوحنّا شروع میں بپتسمہ دیا کرتا تھا۔ وہ وہاں رُک گیا۔ ۴۱ اور بہت سے لوگ اُس کے پاس آئے اور ایک دُوسرے سے کہنے لگے: یُوحنّا نے خُود تو کوئی معجزہ نہیں دکھایا لیکن جو کچھ اُس نے اِس کے بارے میں کہا تھا سچ کہا تھا۔ ۴۲ اور اُس جگہ بہت سے لوگ یسُوع پر ایمان لائے۔

لعزر کی مَوت

۱۱ ایک آدمی جس کا نام لعزر تھا بیمار پڑا تھا۔ وہ بیت عنیاہ میں رہتا تھا جو مریم اور اُس کی بہن مرتھا کا گاؤں تھا۔ ۲ یہ مریم جس کا بھائی لعزر بیمار پڑا تھا وہی عورت تھی جس نے خداوند کے سر پر عِطر ڈالا تھا اور اپنے بالوں سے اُس کے پاؤں پونچھے تھے۔ ۳ اُن دونوں بہنوں نے یسُوع کے پاس پیغام بھیجا کہ اَے خداوند جسے تُو پیار کرتا ہے بیمار پڑا ہے۔

۴ جب یسُوع نے یہ سُنا تو کہا کہ یہ بیماری مَوت کے لیے نہیں بلکہ خدا کا جلال ظاہر کرنے کے لیے ہے تا کہ اِس کے ذریعہ خدا کے بیٹے کا جلال بھی ظاہر ہو۔ ۵ یسُوع مرتھا سے، اُس کی بہن مریم اور لعزر سے محبّت رکھتا تھا۔ ۶ پھر بھی جب اُس نے سُنا کہ لعزر بیمار ہے تو وہ اُسی جگہ جہاں وہ تھا دو دِن اور ٹھہرا رہا۔

۷ پھر اُس نے اپنے شاگردوں سے کہا: آؤ ہم واپس یہُودیہ چلیں۔

۸ اُنہوں نے کہا: لیکن اِے ربّی! ابھی تھوڑی دیر پہلے یہُودی تجھے سنگسار کرنا چاہتے تھے اور پھر بھی تُو وہاں جانا چاہتا ہے؟

۹ یسُوع نے جواب دیا: کیا دِن میں بارہ گھنٹے نہیں ہوتے؟ جو آدمی دِن میں چلتا ہے ٹھوکر نہیں کھاتا، اِس لیے کہ وہ دنیا کی روشنی دیکھ سکتا ہے۔ ۱۰ لیکن اگر وہ رات کے وقت چلتا ہے تو اندھیرے کے باعث ٹھوکر کھاتا ہے۔

۱۱ جب وہ یہ باتیں کہہ چُکا تو شاگردوں سے کہنے لگا: ہمارا دوست لعزر سو گیا ہے لیکن میں اُسے جگانے جا رہا ہُوں۔

۱۲ اُس کے شاگردوں نے کہا: اَے خداوند! اگر اُسے نیند آ گئی ہے تو اُس کی حالت بہتر ہو جائے گی۔ ۱۳ یسُوع نے لعزر کی مَوت کے بارے میں کہا تھا لیکن اُس کے شاگردوں نے سمجھا کہ اُس کا مطلب آرام کی نیند سے ہے۔

۱۴ لہٰذا اُس نے اُنہیں صاف لفظوں میں بتایا کہ لعزر مر چُکا ہے اور ۱۵ میں تمہاری خاطر خُوش ہُوں کہ وہاں موجُود نہ تھا۔ اب تُم مجھ پر ایمان لاؤ گے۔ لیکن آؤ اُس کے پاس چلیں۔

۱۶ تب توما (جسے توام بھی کہتے تھے) باقی شاگردوں سے کہنے لگا: آؤ ہم لوگ بھی چلیں تا کہ اُس کے ساتھ مر سکیں۔

خداوند یسُوع تسلّی دیتا ہے

۱۷ وہاں پہنچنے پر یسُوع کو معلوم ہُوا کہ لعزر کو قبر میں رکھّے چار دِن ہو گئے ہیں۔ ۱۸ بیت عنیاہ، یروشلیم سے قریباً دو میل کے فاصلہ پر تھا ۱۹ اور بہت سے یہُودی مرتھا اور مریم کو اُن کے بھائی کی وفات پر تسلّی دینے کے لیے آئے ہُوئے تھے۔ ۲۰ جب مرتھا نے سُنا کہ یسُوع آ رہا ہے تو وہ اُسے ملنے کے لیے باہر نکلی لیکن مریم گھر میں ہی رہی۔

۲۱ مرتھا نے یسُوع سے کہا: اَے خداوند! اگر تُو یہاں ہوتا تو میرا بھائی نہ مرتا۔ ۲۲ لیکن میں جانتی ہُوں کہ اب بھی تُو جو کچھ خدا سے مانگے گا وہ تجھے دے گا۔

۲۳ یسُوع نے اُس سے کہا: تیرا بھائی پھر سے جی اُٹھے گا۔

۲۴ مرتھا نے جواب دیا: میں جانتی ہُوں کہ وہ آخری دِن قیامت کے وقت جی اُٹھے گا۔

۲۵ یسُوع نے اُس سے کہا: قیامت اور زندگی میں ہُوں۔ جو مجھ پر ایمان رکھتا ہے وہ مرنے کے بعد بھی زندہ رہے گا ۲۶ اور جو کوئی زندہ ہے اور مجھ پر ایمان لاتا ہے کبھی نہ مرے گا۔ کیا تُو اِس پر ایمان رکھتی ہے؟

۲۷ مرتھا نے جواب دیا: ہاں خداوند! میرا ایمان ہے کہ تُو خدا کا بیٹا مسیح ہے جو دنیا میں آنے والا تھا۔

۲۸ جب وہ یہ بات کہہ چُکی تو واپس گئی اور مریم کو الگ بُلا کر کہنے لگی: اُستاد آ گیا ہے اور تجھے بُلا رہا ہے۔ ۲۹ جب مریم نے یہ سُنا تو وہ جلدی سے اُٹھی اور یسُوع سے ملنے چل دی۔ ۳۰ یسُوع ابھی گاؤں میں داخل نہ ہُوا تھا بلکہ ابھی اُسی جگہ تھا جہاں مرتھا اُس سے ملی تھی۔ ۳۱ جب اُن یہُودیوں نے جو گھر میں مریم کے ساتھ تھے اور اُسے تسلّی دے رہے تھے دیکھا کہ مریم جلدی سے اُٹھ کر باہر چلی گئی ہے تو وہ بھی اُس کے پیچھے گئے کہ شاید وہ ماتم کرنے کے لیے قبر پر جا رہی ہے۔

۳۲ جب مریمؔ اُس جگہ پہنچی جہاں یسُوعؔ تھا تو اُسے دیکھ کر اُس کے پاؤں پر گر پڑی اور کہنے لگی: خداوند! اگر تُو یہاں ہوتا تو میرا بھائی نہ مرتا۔
۳۳ جب یسُوعؔ نے اُسے اور اُس کے ساتھ آنے والے یہُودیوں کو روتے دیکھا تو دل میں نہایت ہی رنجیدہ ہُوا۔ ۳۴ اور پُوچھا: تُم نے لعزرؔ کو کہاں رکھا ہے؟
اُنہوں نے کہا: خداوند! ہمارے ساتھ آ اور خُود ہی دیکھ لے۔
۳۵ یسُوعؔ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔
۳۶ یہ دیکھ کر یہُودی کہنے لگے: دیکھا، لعزرؔ اُسے کس قدر عزیز تھا۔
۳۷ لیکن اُن میں سے بعض نے کہا: کیا یہ جس نے اندھے کی آنکھیں کھولیں، اتنا بھی نہ کر سکا کہ لعزرؔ کو مَوت سے بچا لیتا؟

خداوند یسُوعؔ کا لعزرؔ کو زندہ کرنا

۳۸ یسُوعؔ دُکھے ہُوئے دل کے ساتھ قبر پر آیا۔ یہ ایک غار تھا جس کے مُنہ پر ایک پتّھر رکھا ہُوا تھا۔ ۳۹ یسُوعؔ نے کہا: پتّھر کو ہٹا دو۔
مرتھاؔ جو لعزرؔ کی بہن تھی کہنے لگی: اَے خداوند! اُس میں سے تو بدبُو آنے لگی ہے کیونکہ اُسے قبر میں چار دِن ہو گئے ہیں۔
۴۰ اِس پر یسُوعؔ نے کہا: کیا میں نے نہیں کہا تھا کہ اگر تیرا ایمان ہوگا تو تُو خدا کا جلال دیکھے گی؟
۴۱ پس اُنہوں نے پتّھر کو دُور ہٹا دیا اور یسُوعؔ نے آنکھیں اوپر اُٹھا کر کہا: اَے باپ! میں تیرا شکر گزار ہُوں کہ تُو نے میری سُن لی ہے۔ ۴۲ میں جانتا ہُوں کہ تُو ہمیشہ میری سُنتا ہے لیکن میں نے اِن لوگوں کی خاطر جو چاروں طرف کھڑے ہُوئے ہیں یہ کہا تھا تا کہ یہ بھی ایمان لائیں۔
۴۳ یہ کہنے کے بعد یسُوعؔ نے بلند آواز سے پُکارا: لعزرؔ باہر نکل آ! ۴۴ اور وہ مُردہ لعزرؔ نکل آیا، اُس کے ہاتھ اور پاؤں کفن سے بندھے ہُوئے تھے اور چہرہ پر ایک رومال لپٹا ہُوا تھا۔
یسُوعؔ نے اُن سے کہا: اُسے کھول دو اور جانے دو۔

خداوند یسُوعؔ کے قتل کا منصوبہ

۴۵ بہت سے یہُودی جو مریمؔ سے ملنے آئے تھے یسُوعؔ کا معجزہ دیکھ کر اُس پر ایمان لائے۔ ۴۶ لیکن اُن میں سے بعض نے فریسیوں کے پاس جا کر جو کچھ یسُوعؔ نے کیا تھا، اُنہیں کہہ سُنایا۔
۴۷ تب سردار کاہنوں اور فریسیوں نے عدالتِ عالیہ کا اِجلاس طلب کیا اور کہنے لگے: ہم کیا کر رہے ہیں؟ یہ آدمی تو یہاں معجزوں پر معجزے کیے جا رہا ہے۔
۴۸ اگر ہم اُسے یوں ہی چھوڑ دیں گے تو سب لوگ اُس پر ایمان لے آئیں گے اور رُومی یہاں آ کر ہماری ہیکل اور ہماری قوم دونوں پر قبضہ جما لیں گے۔
۴۹ تب اُن میں سے ایک جس کا نام کائفاؔ تھا اور جو اُس سال سردار کاہن تھا، کہنے لگا: تُم لوگ کچھ نہیں جانتے۔ ۵۰ تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ بہتر یہ ہے کہ لوگوں کی خاطر ایک شخص مارا جائے نہ کہ ساری قوم ہلاک ہو۔
۵۱ یہ بات اُس نے اپنی طرف سے نہیں کہی تھی بلکہ اُس سال کے سردار کاہن کی حیثیت سے اُس نے پیش گوئی کی تھی کہ یسُوعؔ ساری یہُودی قوم کے لیے اپنی جان دے گا۔ ۵۲ اور صرف یہُودی قوم کے لیے ہی نہیں بلکہ اِس لیے بھی کہ خدا کے سارے فرزندوں کو جو جا بجا بکھرے ہُوئے ہیں جمع کر کے واحد قوم بنا دے۔ ۵۳ پس اُنہوں نے اُس دِن سے یسُوعؔ کے قتل کا منصوبہ بنانا شروع کر دیا۔
۵۴ اِس کے نتیجہ میں یسُوعؔ نے یہُودیوں میں سرِعام گھومنا پھرنا چھوڑ دیا اور بیابان کے نزدیک کے علاقہ میں افرائیمؔ نام شہر کو چلا گیا اور وہاں اپنے شاگردوں کے ساتھ رہنے لگا۔
۵۵ جب یہُودیوں کی عیدِ فسح نزدیک آئی تو بہت سے لوگ اِردگرد کے علاقوں سے یروشلیمؔ آنے لگے تا کہ عیدِ فسح سے پہلے طہارت کی ساری رسمیں پُوری کر سکیں۔
۵۶ وہ یسُوعؔ کو ڈھونڈتے پھرتے تھے اور جب ہیکل میں جمع ہُوئے تو ایک دُوسرے سے کہنے لگے: کیا خیال ہے، کیا وہ عید میں آئے گا یا نہیں؟ ۵۷ کیونکہ سردار کاہنوں اور فریسیوں نے حکم دے رکھا تھا کہ اگر کسی کو معلوم ہو جائے کہ یسُوعؔ کہاں ہے تو وہ فوراً اطّلاع دے تا کہ وہ اُسے گرفتار کر سکیں۔

خداوند یسُوعؔ کا مسح کیا جانا

۱۲ عیدِ فسح سے چھ دِن پہلے یسُوعؔ بیت عنیاہؔ میں وارد ہُوا جہاں لعزرؔ رہتا تھا جسے یسُوعؔ نے مُردوں میں سے زندہ کیا تھا۔ ۲ یہاں یسُوعؔ کے لیے ایک ضیافت ترتیب دی گئی۔ مرتھاؔ خدمت کر رہی تھی جب کہ لعزرؔ اُن مہمانوں میں شامل تھا جو یسُوعؔ کے ساتھ دسترخوان پر کھانا کھانے بیٹھے تھے۔ ۳ اُس وقت مریمؔ نے تھوڑا سا خالص اور بڑا قیمتی عِطر یسُوعؔ کے پاؤں پر ڈال کر اپنے بالوں سے اُس کے پاؤں کو پونچھنا شروع کر دیا اور سارا گھر عِطر کی خُوشبو سے مہک اُٹھا۔

۴ اُس کے شاگردوں میں سے ایک، یہوداہ اِسکریوتی جس نے اُسے بعد میں پکڑوایا تھا، شکایت کرنے لگا ۵ کہ یہ عطر اگر بیچ دیا جاتا تو تین سَو دینار وصول ہوتے جو غریبوں میں تقسیم کیے جا سکتے تھے۔ ۶ اُس نے یہ اِس لیے نہیں کہا تھا کہ اُسے غریبوں کا خیال تھا بلکہ اِس لیے کہ وہ چور تھا اور چونکہ اُس کے پاس تھیلی رہتی تھی جس میں لوگ رقم ڈالتے تھے۔ وہ اُس میں سے اپنے استعمال کے لیے کچھ نہ کچھ نکال لیا کرتا تھا۔

۷ یسُوع نے کہا: مریم کو پریشان نہ کر۔ اُس نے یہ عطر میرے دفن کے لیے سنبھال کر رکھا ہُوا ہے۔ ۸ غریب لوگ تو ہمیشہ تمہارے پاس رہیں گے لیکن میں یہاں ہمیشہ تمہارے پاس نہ رہُوں گا۔

۹ اِس دوران یہُودی عوام کو معلوم ہُوا کہ یسُوع بیت عنیّاہ میں ہے، لہٰذا وہ بھی وہاں آ گئے۔ وہ صرف یسُوع کو ہی نہیں بلکہ لعزر کو بھی دیکھنا چاہتے تھے جسے یسُوع نے مُردوں میں سے زندہ کیا تھا۔
۱۰ تب سردار کاہنوں نے لعزر کو بھی مار ڈالنے کا منصوبہ بنایا۔ ۱۱ کیونکہ اُس وقت بہت سے یہُودی یسُوع کی طرف مائل ہو کر اُس پر ایمان لے آئے تھے۔

خداوند یسُوع کا شاہانہ استقبال

۱۲ اگلے دِن عوام جو عید کے لیے آئے ہُوئے تھے، یہ سُن کر کہ یسُوع بھی یروشلیم آ رہا ہے، ۱۳ کھجُور کی ڈالیاں لے کر اُس کے استقبال کو نکلے اور نعرے لگانے لگے:

ہوشعنا!

مبارک ہے وہ جو خداوند کے نام سے آتا ہے

اِسرائیل کا بادشاہ مبارک ہے!

۱۴ یسُوع ایک چھوٹی عمر کے گدھے کو لے کر اُس پر سوار ہو گیا جیسا کہ لکھا ہے:

۱۵ اَے صِیّون کی بیٹی، تُو مت ڈر؛
دیکھ تیرا بادشاہ آ رہا ہے،
وہ گدھے کے بچّے پر سوار ہے۔

۱۶ شروع میں تو یسُوع کے شاگرد کچھ نہ سمجھے کہ یہ کیا ہو رہا ہے لیکن بعد میں جب یسُوع اپنے جلال کو پہنچا تو اُنہیں یاد آیا کہ یہ سب باتیں اُس کے بارے میں لکھی ہُوئی تھیں اور یہ کہ لوگوں کا یہ سلوک بھی اُن ہی باتوں کے مطابق تھا۔

۱۷ جب یسُوع نے آواز دے کر لعزر کو قبر سے باہر بلایا تھا تو یہ لوگ بھی اُس کے ساتھ تھے اور اُنہوں نے یہ خبر ہر طرف پھیلا دی تھی۔ ۱۸ بہت سے اور لوگ بھی یہ سُن کر کہ یسُوع نے ایک بہت بڑا معجزہ دکھایا ہے، اُس کے استقبال کو نکلے۔ ۱۹ فرِیسی یہ دیکھ کر ایک دُوسرے سے کہنے لگے: ذرا سوچو تو آخر ہمیں کیا حاصل ہُوا؟ دیکھو ساری دنیا اُس کے پیچھے ہو چلی ہے۔

خداوند یسُوع کا اپنی مَوت کی پیش گوئی کرنا

۲۰ جو لوگ عید منانے کے لیے یروشلیم آئے تھے اُن میں بعض یُونانی بھی تھے۔ ۲۱ وہ فِلپّس کے پاس آئے جو گلیل کے شہر بیت صیدا کا باشندہ تھا اور درخواست کرنے لگے کہ جناب! ہم یسُوع کو دیکھنا چاہتے ہیں۔ ۲۲ فِلپّس نے اندریاس کو بتایا اور پھر دونوں نے آ کر یسُوع کو خبر دی۔

۲۳ یسُوع نے اُنہیں جواب دیا کہ اِبنِ آدم کے جلال پانے کا وقت آ پہنچا ہے۔ ۲۴ میں تُم سے سچ سچ کہتا ہُوں کہ جب تک گیہوں کا دانہ خاک میں مل کر فنا نہیں ہو جاتا وہ ایک ہی دانہ رہتا ہے لیکن اگر وہ فنا ہو جاتا ہے تو بہت سے دانے پیدا کرتا ہے۔ ۲۵ جو آدمی اپنی جان کو عزیز رکھتا ہے، اُسے کھوئے گا لیکن جو دنیا میں اپنی جان سے عداوت رکھتا ہے وہ اُسے ہمیشہ کی زندگی کے لیے بچائے رکھّے گا۔ ۲۶ جو کوئی میری خدمت کرنا چاہتا ہے اُسے لازم ہے کہ میری پیروی کرے تاکہ جہاں میں ہُوں وہاں میرا خادم بھی ہو۔ جو میری خدمت کرتا ہے، میرا آسمانی باپ اُسے عزّت بخشے گا۔

۲۷ اب میرا دل گھبراتا ہے۔ تو کیا میں یہ کہُوں کہ اَے باپ مجھے اِس گھڑی سے بچا؟ ہرگز نہیں، کیونکہ اسی لیے تو میں آیا ہُوں کہ اِس گھڑی تک پہنچُوں۔ ۲۸ اَے باپ! اپنے نام کو جلال بخش۔

تب آسمان سے ایک آواز سُنائی دی: میں نے جلال بخشا ہے اور پھر بھی بخشُوں گا۔ ۲۹ جب لوگوں کی بھیڑ نے جو وہاں جمع تھی، یہ سُنا تو کہا کہ بادل گرجا ہے۔ دُوسروں نے کہا کہ کسی فرشتہ نے اُس سے کلام کیا ہے۔

۳۰ یسُوع نے کہا: یہ آواز تمہارے لیے آئی ہے نہ کہ میرے لیے۔ ۳۱ اب وہ وقت آ گیا ہے کہ دنیا کی عدالت کی جائے۔ اب اِس دنیا کا سردار باہر نکالا جائے گا۔ ۳۲ لیکن جس وقت میں صلیب پر اُونچا اُٹھایا جاؤں گا تو سب لوگوں کو اپنے پاس کھینچ لُوں گا۔ ۳۳ یسُوع

نے یہ کہہ کر ظاہر کر دیا کہ وہ کس قسم کی مَوت سے مرنے والا ہے۔
[۳۴] لوگوں نے اُس سے کہا: ہم نے شریعت میں سُنا ہے کہ مسیح ہمیشہ زندہ رہے گا۔ پھر تُو کیسے کہتا ہے کہ اِبنِ آدم کا صلیب پر چڑھایا جانا ضروری ہے؟ یہ اِبنِ آدم کون ہے؟
[۳۵] یسُوعؔ نے اُنہیں جواب دیا: نُور تمہارے درمیان تھوڑی دیر اور موجود رہے گا۔ نُور جب تک تمہارے درمیان ہے نُور میں چلے چلو، اِس سے پہلے کہ تاریکی تمہیں آ لے۔ جو آدمی تاریکی میں چلتا ہے نہیں جانتا کہ وہ کدھر جا رہا ہے۔ [۳۶] جب تک نُور تمہارے درمیان ہے تُم نُور پر ایمان لاؤ تاکہ تُم نُور کے فرزند بن سکو۔ جب یسُوعؔ یہ باتیں کہہ چُکا تو وہاں سے چلا گیا اور اُن کی نظروں سے اوجھل ہو گیا۔

یہُودیوں کا ایمان نہ لانا

[۳۷] اگرچہ یسُوعؔ نے اُن کے درمیان اتنے معجزے دکھائے تھے پھر بھی وہ اُس پر ایمان نہ لائے [۳۸] تاکہ یسعیاہؔ نبی کا کہا پُورا ہو کہ

اَے خداوندؔ ہمارے پیغام پر کون ایمان لایا
اور خداوند کی قوّت کس پر ظاہر ہُوئی؟

[۳۹] یہی وجہ تھی کہ وہ ایمان نہ لا سکے۔ یسعیاہؔ ایک اور جگہ کہتا ہے:

[۴۰] اُس نے اُن کی آنکھوں کو اندھا
اور دلوں کو سخت کر دیا ہے،
تاکہ ایسا نہ ہو کہ اپنی آنکھوں سے دیکھ سکیں،
اور اپنے دلوں سے سمجھ سکیں،
اور توبہ کریں کہ میں اُنہیں شفا بخشُوں۔

[۴۱] یسعیاہؔ نے یہ اِس لیے کہا کیونکہ اُس نے یسُوعؔ کا جلال دیکھا تھا اور اُس کے بارے میں کلام بھی کیا۔
[۴۲] اِس کے باوجود بھی یہُودیوں کے کئی سردار اُس پر ایمان تو لے آئے لیکن وہ فریسیوں کی وجہ سے اپنے ایمان کا اقرار نہ کرتے تھے کیونکہ اُنہیں ڈر تھا کہ وہ عبادت خانہ سے خارج کر دیئے جائیں گے۔ [۴۳] دراصل وہ خدا کی طرف سے عزّت پانے کی بجائے اِنسانوں کی طرف سے عزّت پانے کے زیادہ دلدادہ تھے۔

[۴۴] تب یسُوعؔ نے پُکار کر کہا: جو کوئی مجھ پر ایمان لاتا ہے وہ نہ صرف مجھ پر بلکہ میرے بھیجنے والے پر بھی ایمان لاتا ہے۔ [۴۵] اور جب وہ مجھ پر نظر ڈالتا ہے تو میرے بھیجنے والے کو دیکھتا ہے۔ [۴۶] میں دنیا میں نُور بن کر آیا ہُوں تاکہ جو مجھ پر ایمان لائے وہ تاریکی میں نہ رہے۔
[۴۷] اگر کوئی میری باتیں سُنتا ہے اور اُن پر عمل نہیں کرتا تو میں اُسے مجرم نہیں ٹھہراتا کیونکہ میں دنیا کو مجرم ٹھہرانے نہیں آیا بلکہ نجات دینے آیا ہُوں۔ [۴۸] جو مجھے ردّ کرتا ہے اور میری باتیں قبول نہیں کرتا اُس کا اِنصاف کرنے والا ایک ہے یعنی میرا کلام جو آخری دِن اُسے مجرم ٹھہرائے گا۔ [۴۹] کیونکہ میں نے اپنی طرف سے کچھ نہیں کہا بلکہ آسمانی باپ جس نے مجھے بھیجا ہے اُسی نے مجھے کہنے اور بولنے کا حکم دیا ہے۔ [۵۰] میں جانتا ہُوں کہ اُس کا حکم بجا لانا ہمیشہ کی زندگی ہے۔ لہٰذا میں وہی کہتا ہُوں جس کے کہنے کا حکم مجھے باپ نے دیا ہے۔

خداوند یسُوعؔ کا شاگردوں کے پاؤں دھونا

۱۳

عیدِ فسح کے آغاز سے پہلے یسُوعؔ نے جان لیا کہ اُس کے دنیا سے رُخصت ہو کر باپ کے پاس جانے کا وقت آ گیا ہے۔ وہ اپنے لوگوں سے جو دنیا میں تھے محبّت کرتا تھا اور اُس کی محبّت اُن سے آخری وقت تک قائم رہی۔
[۲] وہ لوگ شام کا کھانا کھا رہے تھے اور شیطان نے پہلے ہی شمعُونؔ کے بیٹے یہُوداہؔ اِسکریوتی کے دل میں یسُوعؔ کے پکڑوا دینے کا خیال ڈال دیا تھا۔ [۳] یسُوعؔ کو معلوم تھا کہ باپ نے ساری چیزیں اُس کے ہاتھ میں کر دی ہیں اور یہ بھی کہ وہ خدا کی طرف سے آیا ہے اور خدا کی طرف واپس جا رہا ہے۔ [۴] پس وہ دسترخوان سے اُٹھا اور اپنا چوغہ اُتار ڈالا اور ایک تولیہ لے کر اپنی کمر کے گرد لپیٹ لیا۔ [۵] اِس کے بعد اُس نے ایک برتن میں پانی ڈالا اور اپنے شاگردوں کے پاؤں دھو کر اُنہیں اپنی کمر میں بندھے ہُوئے تولیہ سے پونچھنے لگا۔
[۶] جب وہ شمعُونؔ پطرسؔ تک پہنچا تو پطرسؔ کہنے لگا: اَے خداوند! کیا تُو میرے پاؤں دھونا چاہتا ہے؟
[۷] یسُوعؔ نے جواب دیا: جو میں کر رہا ہُوں تُو اُسے ابھی تو نہیں جانتا لیکن بعد میں سمجھ جائے گا۔
[۸] پطرسؔ نے کہا: نہیں۔ تُو میرے پاؤں ہرگز نہیں دھونے پائے گا۔
یسُوعؔ نے جواب دیا: اگر میں تجھے نہ دھوؤں تو تُو میرا شاگرد

نہیں رہ سکتا۔

۹ شمعُون پطرس نے یسُوع سے کہا: خداوند! اگر یہ بات ہے تو صرف میرے پاؤں ہی نہیں بلکہ ہاتھ اور سَر بھی دھو دے۔

۱۰ یسُوع نے اُس سے کہا: جو شخص غُسل کر چُکا ہے اُسے صرف پاؤں دھونے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اُس کا سارا بدن تو پاک ہوتا ہے۔ تُم لوگ پاک ہو لیکن سب کے سب نہیں۔ ۱۱ یسُوع کو معلوم تھا کہ کون اُسے پکڑوائے گا۔ اِسی لیے اُس نے کہا کہ تُم سب کے سب پاک نہیں ہو۔

۱۲ جب وہ اُن کے پاؤں دھو چُکا تو اپنا چوغہ پہن کر اپنی جگہ آ بیٹھا۔ تب اُس نے اُن سے پُوچھا: میں نے تمہارے ساتھ جو کچھ کِیا، کیا تُم اُس کا مطلب سمجھتے ہو؟ ۱۳ تُم مجھے اُستاد اور خداوند کہتے ہو، تمہارا کہنا بجا ہے کیونکہ میں واقعی تمہارا اُستاد اور خداوند ہُوں۔ ۱۴ جب میں نے یعنی تمہارے اُستاد اور خداوند نے تمہارے پاؤں دھوئے تو تمہارا بھی فرض ہے کہ ایک دُوسرے کے پاؤں دھویا کرو۔ ۱۵ میں نے تمہیں ایک نمونہ دیا ہے کہ جیسا میں نے کیا تُم بھی کِیا کرو۔ ۱۶ میں تُم سے سچ سچ کہتا ہُوں کہ کوئی خادم اپنے آقا سے بڑا نہیں ہوتا، نہ ہی کوئی پیغام لانے والا اپنے پیغام بھیجنے والے سے بڑا ہوتا ہے۔ ۱۷ تُم اِن باتوں کو جان گئے ہو، اِن باتوں پر عمل بھی کرو گے تو تُم مبارک ہو گے۔

خداوند یسُوع کا اپنے پکڑوائے جانے کی پیش گوئی کرنا

۱۸ میرا اِشارہ تُم سب کی طرف نہیں ہے۔ جنہیں میں نے چُنا ہے، میں اُنہیں جانتا ہُوں۔ لیکن پاک کلام کی اِس بات کا پُورا ہونا ضروری ہے کہ جو میری روٹی کھاتا ہے وہی مجھ پر لات اُٹھاتا ہے۔

۱۹ اِس سے پہلے کہ ایسا ہو میں تمہیں بتا رہا ہُوں تاکہ جب ایسا ہو جائے تو تُم جان لو کہ وہ میں ہی ہُوں۔ ۲۰ میں تُم سے سچ سچ کہتا ہُوں کہ جو میرے بھیجے ہُوئے کو قبُول کرتا ہے وہ مجھے قبُول کرتا ہے اور جو مجھے قبُول کرتا ہے وہ میرے بھیجنے والے کو قبُول کرتا ہے۔

۲۱ ان باتوں کے بعد یسُوع اپنے دل میں نہایت ہی رنجیدہ ہُوا اور کہنے لگا: میں تُم سے سچ سچ کہتا ہُوں کہ تُم میں سے ایک مجھے پکڑوائے گا۔

۲۲ اُس کے شاگرد ایک دُوسرے کو شُبہ کی نظر سے دیکھنے لگے کیونکہ اُنہیں معلوم نہ تھا کہ اُس کا اِشارہ کس کی طرف ہے۔ ۲۳ اُن میں سے ایک شاگرد جو یسُوع کا چہیتا تھا، دسترخوان پر اُس کے نزدیک ہی جھکا بیٹھا تھا۔ ۲۴ شمعُون پطرس نے اُس شاگرد سے اشاروں میں پُوچھا کہ یسُوع کس کے بارے میں کہہ رہا ہے؟ ۲۵ اُس شاگرد نے یسُوع کی طرف جھُک کر اُس سے پُوچھا: اَے خداوند! وہ کون ہے؟

۲۶ یسُوع نے جواب دیا: جسے میں نوالہ ڈبو کر دُوں گا وہی ہے۔ تب یسُوع نے نوالہ ڈبو کر شمعُون اِسکریوتی کے بیٹے یہُوداہ کو دیا۔ ۲۷ اور اُس نوالہ کے بعد شیطان اُس میں سما گیا۔ تب یسُوع نے اُس سے کہا: جو کچھ تجھے کرنا ہے جلدی کر لے۔

۲۸ لیکن دسترخوان پر کسی کو معلوم نہ ہُوا کہ یسُوع نے اُسے ایسا کیوں کہا۔ ۲۹ یہُوداہ کے پاس رقم کی تھیلی رہتی تھی اِس لیے بعض نے سوچا کہ یسُوع اُسے عید کے لیے ضروری سامان خریدنے کے لیے کہہ رہا ہے یا یہ کہ غریبوں کو کچھ دے دینا۔ ۳۰ جوں ہی یہُوداہ نے روٹی کا نوالہ لیا، فوراً باہر چلا گیا۔ اور رات ہو چُکی تھی۔

پطرس کے اِنکار کرنے کے بارے میں پیش گوئی

۳۱ جب یہُوداہ چلا گیا تو یسُوع نے کہا: اب جب کہ ابنِ آدم نے جلال پایا ہے تو گویا خدا نے اُس میں جلال پایا ہے۔ ۳۲ اگر خدا نے اُس میں جلال پایا ہے تو خدا بھی اُسے اپنے میں جلال دے گا اور فوراً دے گا۔

۳۳ میرے بچّو! میں کچھ دیر اور تمہارے ساتھ ہُوں۔ تُم مجھے ڈھُونڈو گے اور جیسا میں نے یہُودیوں سے کہا، تُم سے بھی کہتا ہُوں کہ جہاں میں جا رہا ہُوں، تُم وہاں نہیں آ سکتے۔

۳۴ میں تمہیں ایک نیا حُکم دیتا ہُوں کہ ایک دُوسرے سے محبّت رکھّو۔ جس طرح میں نے تُم سے محبّت رکھّی، تُم بھی ایک دُوسرے سے محبّت رکھّو۔ ۳۵ اگر تُم ایک دُوسرے سے محبّت رکھّو گے تو اِس سے سب لوگ جان لیں گے کہ تُم میرے شاگرد ہو۔

۳۶ شمعُون پطرس نے اُس سے کہا: اَے خداوند! تُو کہاں جا رہا ہے؟

یسُوع نے جواب دیا: جہاں میں جا رہا ہُوں تُو ابھی تو میرے ساتھ نہیں آ سکتا لیکن بعد میں آ جائے گا۔

۳۷ پطرس نے پُوچھا: اَے خداوند! میں تیرے ساتھ ابھی کیوں نہیں آ سکتا؟ میں تو اپنی جان تک تجھ پر نثار کر دُوں گا۔

۳۸ یہ سُن کر یسُوع نے کہا: کیا تُو واقعی میرے لیے اپنی جان دے گا؟ میں تجھ سے سچ سچ کہتا ہُوں کہ اِس سے پہلے کہ مُرغ

بانگ دے تُو تین بار میرا انکار کر چُکا ہوگا۔

خداوند یسُوع کا شاگردوں کو تسلّی دینا

۱۴ گھبراؤ مت، خدا پر ایمان رکھو اور مجھ پر بھی۔ ۲ میرے باپ کے گھر میں بہت سے مکان ہیں۔ اگر نہ ہوتے تو میں نے تمہیں بتا دیا ہوتا۔ میں تمہارے لیے جگہ تیّار کرنے وہاں جا رہا ہُوں۔ ۳ اگر میں جا کر تمہارے لیے جگہ تیّار کروں تو واپس آ کر تمہیں اپنے ساتھ لے جاؤں گا تا کہ جہاں میں ہُوں تُم بھی ہو۔ ۴ جہاں میں جا رہا ہُوں تُم وہاں کی راہ جانتے ہو۔

خداوند یسُوع خدا باپ تک پہنچانے کا راستہ

۵ توما نے اُس سے کہا: اَے خداوند! ہمیں راستے کا کیا پتا؟ ہم تو یہ بھی نہیں جانتے کہ تُو کہاں جا رہا ہے؟

۶ یسُوع نے جواب دیا: راہ، حق اور زندگی میں ہُوں۔ میرے وسیلہ کے بغیر کوئی باپ کے پاس نہیں آتا۔ ۷ اگر تُم نے واقعی مجھے جانا ہوتا تو میرے باپ کو بھی جانتے۔ اب تُم اُسے جان گئے ہو بلکہ اُسے دیکھ بھی چُکے ہو۔

۸ فِلپُّس نے کہا: اَے خداوند! ہمیں باپ کا دیدار کرا دے، بس یہی ہمارے لیے کافی ہے۔

۹ یسُوع نے جواب دیا: فِلپُّس! میں اتنے عرصہ سے تُم لوگوں کے ساتھ ہُوں، کیا تُو مجھے نہیں جانتا؟ جس نے مجھے دیکھا ہے اُس نے باپ کو دیکھا ہے۔ تُو کیسے کہتا ہے کہ ہمیں باپ کا دیدار کرا دے۔ ۱۰ کیا تجھے یقین نہیں کہ میں باپ میں ہُوں اور باپ مجھ میں ہے؟ میں جو باتیں تُم سے کہتا ہُوں وہ میری طرف سے نہیں بلکہ میرا باپ مجھ میں رہ کر اپنا کام کرتا ہے۔ ۱۱ جب میں کہتا ہُوں کہ میں باپ میں ہُوں اور باپ مجھ میں ہے تو یقین کرو یا کم از کم میرے کاموں کا تو یقین کرو جو میرے گواہ ہیں۔ ۱۲ میں تُم سے سچ سچ کہتا ہُوں کہ جو مجھ پر ایمان رکھتا ہے وہ بھی وہی کرے گا جو میں کرتا ہُوں بلکہ وہ اِن سے بھی بڑے بڑے کام کرے گا کیونکہ میں باپ کے پاس جا رہا ہُوں۔ ۱۳ جو کچھ تُم میرا نام لے کر مانگو گے، میں تمہیں دُوں گا تا کہ باپ کا جلال بیٹے کے ذریعہ ظاہر ہو۔ ۱۴ اگر تُم میرا نام لے کر مجھ سے کچھ بھی کرنے کی درخواست کرو گے تو میں ضرور کروں گا۔

پاک رُوح نازل کرنے کا وعدہ

۱۵ اگر تُم مجھ سے محبّت کرتے ہو تو میرے احکام بجا لاؤ گے۔ ۱۶ اور میں باپ سے درخواست کروں گا اور وہ تمہیں ایک اور مددگار بخشے گا تا کہ وہ ہمیشہ تک تمہارے ساتھ رہے۔ ۱۷ یعنی رُوحِ حق جسے یہ دنیا حاصل نہیں کر سکتی کیونکہ نہ تو اُسے دیکھتی ہے نہ جانتی ہے۔ لیکن تُم اُسے جانتے ہو کیونکہ اُس کی سکونت تمہارے ساتھ ہے اور اُس کا قیام تمہارے دلوں میں ہوگا۔ ۱۸ میں تمہیں یتیم نہ چھوڑوں گا۔ میں تمہارے پاس آؤں گا۔ ۱۹ یہ دنیا کچھ دیر بعد مجھے نہ دیکھ پائے گی لیکن تُم مجھے دیکھتے رہو گے۔ چونکہ میں زندہ رہوں گا، تُم بھی زندہ رہو گے۔ ۲۰ اُس دِن تُم جان لو گے کہ میں اپنے باپ میں ہُوں اور تُم مجھ میں ہو اور میں تُم میں۔ ۲۱ جس کے پاس میرے احکام ہیں اور وہ اُنہیں مانتا ہے، وہی مجھ سے محبّت کرتا ہے اور وہ میرے باپ کا پیارا ہوگا۔ میں بھی اُس سے محبّت رکھّوں گا اور اپنے آپ کو اُس پر ظاہر کروں گا۔

۲۲ تب یہوُداہ (یہوُداہ اِسکریوتی نہیں) نے کہا: لیکن اَے خداوند! کیا وجہ ہے کہ تُو اپنے آپ کو ہم پر تو ظاہر کرے گا لیکن دنیا پر نہیں؟

۲۳ یسُوع نے جواب دیا: اگر کوئی مجھ سے محبّت رکھتا ہے تو وہ میرے کلام پر عمل کرے گا۔ میرا باپ اُس سے محبّت رکھّے گا اور ہم اُس کے پاس آئیں گے اور اُس کے ساتھ رہیں گے۔ ۲۴ جو مجھ سے محبّت نہیں رکھتا وہ میرے کلام پر عمل نہیں کرتا۔ یہ کلام جو تُم سُن رہے ہو میرا اپنا نہیں بلکہ میرے باپ کا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے۔

۲۵ یہ ساری باتیں میں نے تمہارے ساتھ رہتے ہُوئے کہیں۔ ۲۶ لیکن وہ مددگار یعنی پاک رُوح جسے باپ میرے نام سے بھیجے گا تمہیں ساری باتیں سکھائے گا اور ہر بات جو میں نے تُم سے کہی ہے، یاد دلائے گا۔ ۲۷ میں تمہارے ساتھ اپنا اطمینان چھوڑے جاتا ہُوں۔ میں اپنا اطمینان تمہیں دیتا ہُوں۔ جس طرح دنیا دیتی ہے اُس طرح نہیں۔ چنانچہ مت گھبراؤ اور مت ڈرو۔

۲۸ تُم نے مجھے یہ کہتے سُنا کہ میں جا رہا ہُوں اور تمہارے پاس پھر آؤں گا۔ اگر تُم مجھ سے محبت کرتے تو خُوش ہوتے کہ میں باپ کے پاس جا رہا ہُوں کیونکہ باپ مجھ سے بڑا ہے۔ ۲۹ میں نے ساری باتیں پہلے ہی تمہیں بتا دی ہیں تا کہ جب وہ پُوری ہو جائیں تو تُم مجھ پر ایمان لاؤ۔ ۳۰ اب میں تُم سے اور زیادہ باتیں نہیں کروں گا کیونکہ اِس دنیا کا سردار آ رہا ہے۔ اُس کا مجھ پر کوئی اختیار نہیں۔ ۳۱ لیکن دنیا کو معلوم ہونا چاہئے کہ میں باپ سے محبّت کرتا ہُوں اور اُس کا ہر حکم سَراسر بجا لاؤں گا۔ آؤ! اب یہاں سے نکل چلیں۔

انگور کی بیل اور ڈالیاں

۱۵ میں انگور کی حقیقی بیل ہُوں اور میرا باپ باغبان ہے۔ ۲ میری جو ڈالی پھل نہیں لاتی وہ اُسے کاٹ ڈالتا ہے اور جو پھل لاتی ہے اُسے چھانٹتا ہے تا کہ وہ زیادہ پھل لائے۔ ۳ تُم اُس کلام کے باعث جو میں نے تُم سے کیا ہے پہلے ہی چھانٹے جا چُکے ہو۔ ۴ تُم مجھ میں قائم رہو تو میں بھی تُم میں قائم رہُوں گا۔ کوئی ڈالی اپنے آپ پھل نہیں لاتی۔ اُس کا انگور کی بیل سے پیوستہ رہنا لازِم ہے۔ تُم بھی مجھ میں قائم رہے بغیر پھل نہیں لا سکتے۔

۵ انگور کی بیل میں ہُوں اور تُم میری ڈالیاں ہو۔ جو مجھ میں قائم رہتا ہے اور میں اُس میں وہ خُوب پھل لاتا ہے۔ مجھ سے جدا ہو کر تُم کچھ نہیں کر سکتے۔ ۶ جو مجھ میں قائم نہیں رہتا وہ اُس ڈالی کی طرح ہے جو دُور پھینک دی جاتی اور سوکھ جاتی ہے۔ ایسی ڈالیاں جمع کر کے آگ میں جھونک کر جلا دی جاتی ہیں۔ ۷ اگر تُم مجھ میں قائم رہو گے اور میرا کلام تمہارے دل میں قائم رہے گا تو جو چاہو مانگ لینا، وہ تمہیں دیا جائے گا۔ ۸ میرے باپ کا جلال اِس میں ہے کہ تُم بہت سا پھل لاؤ اور دکھا دو کہ تُم میرے شاگرد ہو۔

۹ جیسے باپ نے مجھ سے محبّت کی ہے ویسے ہی میں نے تُم سے کی ہے۔ اب میری محبّت میں قائم رہو۔ ۱۰ جس طرح میں نے اپنے باپ کے حکموں پر عمل کیا ہے اور اُس کی محبّت میں قائم ہُوں اُسی طرح اگر تُم بھی میرے احکام بجا لاؤ گے تو میری محبّت میں قائم رہو گے۔ ۱۱ میں نے یہ باتیں تمہیں اِس لیے بتائی ہیں کہ میری خوشی تُم میں ہو اور تمہاری خُوشی پُوری ہو جائے۔ ۱۲ میرا حکم یہ ہے کہ جیسے میں نے تُم سے محبّت رکھّی تُم بھی ایک دُوسرے سے محبّت رکھّو۔ ۱۳ اِس سے زیادہ محبّت کوئی نہیں کرتا کہ اپنی جان اپنے دوستوں کے لیے قربان کر دے۔ ۱۴ تُم میرے دوست ہو بشرطیکہ میرے کہنے پر عمل کرتے رہو۔ ۱۵ اب سے میں تمہیں نوکر نہیں کہوں گا کیونکہ نوکر نہیں جانتا کہ اُس کا مالک کیا کرتا ہے۔ بلکہ میں نے تمہیں دوست کہا ہے کیونکہ سب کچھ جو میں نے باپ سے سُنا ہے تمہیں بتا دیا ہے۔ ۱۶ تُم نے مجھے نہیں چُنا بلکہ میں نے تمہیں چُنا اور مقرّر کیا ہے تا کہ تُم جا کر پھل لاؤ، ایسا پھل جو قائم رہے تا کہ جو کچھ تُم میرا نام لے کر باپ سے مانگو وہ تمہیں عطا فرمائے۔ ۱۷ میں تمہیں حکم دیتا ہُوں کہ آپس میں محبّت رکھّو۔

دُنیا کی دُشمنی

۱۸ اگر دنیا تُم سے دُشمنی رکھتی ہے تو یاد رکھّو کہ اُس نے پہلے مجھ سے بھی دُشمنی رکھّی ہے۔ ۱۹ اگر تُم دنیا کے ہوتے تو دنیا تمہیں اپنوں کی طرح عزیز رکھتی لیکن اب تُم دنیا کے نہیں ہو کیونکہ میں نے تمہیں چُن کر دنیا سے الگ کر دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا تُم سے دُشمنی رکھتی ہے۔ ۲۰ میری یہ بات یاد رکھّو کہ کوئی نوکر اپنے مالک سے بڑا نہیں ہوتا۔ اگر دنیا والوں نے مجھے ستایا ہے تو وہ تمہیں بھی ستائیں گے۔ اگر اُنہوں نے میری بات پر عمل کیا تو تمہاری بات پر بھی عمل کریں گے۔ ۲۱ وہ میرے نام کی وجہ سے تُم سے اِس طرح کا سلوک کریں گے کیونکہ وہ میرے بھیجنے والے کو نہیں جانتے۔ ۲۲ اگر میں نے آ کر اُن سے کلام نہ کیا ہوتا تو وہ گنہگار نہ ٹھہرائے جاتے لیکن اب اُن کے گناہ کا اُن کے پاس کوئی عُذر نہیں۔ ۲۳ جو مجھ سے دُشمنی رکھتا ہے میرے باپ سے بھی دُشمنی رکھتا ہے ۲۴ اگر میں اُن کے درمیان وہ کام نہ کرتا جو کسی دُوسرے نے نہیں کئے تو وہ گنہگار نہ ٹھہرتے لیکن اب اُنہیں دیکھ لینے کے بعد وہ مجھ سے اور میرے باپ دونوں سے دُشمنی رکھتے ہیں۔ ۲۵ لیکن یہ اِس لیے ہُوا کہ اُن کی شریعت میں لکھّی ہُوئی بات پُوری ہو جائے کہ ''اُنہوں نے مجھ سے بلا وجہ دُشمنی رکھّی۔''

۲۶ جب وہ مددگار یعنی رُوحِ حق آئے گا جسے میں باپ کی طرف سے بھیجوں گا تو وہ میرے بارے میں گواہی دے گا۔ ۲۷ اور تُم بھی میری گواہی دو گے کیونکہ تُم شروع سے میرے ساتھ رہے ہو۔

۱۶ میں نے تمہیں یہ ساری باتیں اِس لیے بتائی ہیں کہ تُم گُمراہ نہ ہو جاؤ۔ ۲ وہ تمہیں عبادت خانوں سے خارج کر دیں گے۔ درحقیقت ایسا وقت آ رہا ہے کہ اگر کوئی تمہیں قتل کر ڈالے گا تو یہ سمجھے گا کہ وہ خدا کی خدمت کر رہا ہے۔ ۳ وہ یہ سب اِس لیے کریں گے کہ نہ تو اُنہوں نے کبھی باپ کو جانا نہ مجھے۔ ۴ میں نے یہ باتیں تمہیں اِس لیے بتائی ہیں کہ جب وہ پُوری ہونے لگیں تو تمہیں یاد آ جائے کہ میں نے تمہیں پہلے ہی سے آگاہ کر دیا تھا۔ شروع میں اِس لیے نہیں بتائیں کہ میں خُود تمہارے ساتھ تھا۔

پاک رُوح کا کام

۵ لیکن اب میں اپنے بھیجنے والے کے پاس واپس جا رہا ہُوں اور تُم میں سے کوئی بھی نہیں پُوچھتا کہ تُو کہاں جا رہا ہے؟ ۶ چونکہ میں نے تمہیں بتا دیا ہے اِس لیے تُم بڑے غمگین ہو گئے

ہو۔ [7] مگر میں تُم سے سچ سچ کہتا ہُوں کہ میرا یہاں سے رُخصت ہو جانا تمہارے حق میں بہتر ثابت ہوگا۔ کیونکہ اگر میں نہ جاؤں گا تو وہ مددگار تمہارے پاس نہیں آئے گا لیکن اگر میں چلا جاؤں گا تو اُسے تمہارے پاس بھیج دُوں گا۔ [8] جب وہ مددگار آ جائے گا تو جہاں تک گناہ، راستبازی اور اِنصاف کا تعلّق ہے وہ دنیا کو مُجرم قرار دے گا۔ [9] گناہ کے بارے میں اِس لیے کہ لوگ مجھ پر ایمان نہیں لاتے۔ [10] راستبازی کے بارے میں اِس لیے کہ میں واپس باپ کے پاس جا رہا ہُوں اور تُم مجھے پھر نہ دیکھو گے۔ [11] اور اِنصاف کے بارے میں اِس لیے کہ اِس دنیا کا سردار مجرم ٹھہرایا جا چُکا ہے۔

[12] مجھے تُم سے اور بھی بہت کچھ کہنا ہے مگر ابھی تُم اُسے برداشت نہ کر پاؤ گے۔ [13] لیکن جب وہ "رُوحِ حق" آئے گا تو وہ ساری سچّائی کی طرف تمہاری راہنمائی کرے گا۔ وہ اپنی طرف سے کچھ نہ کہے گا بلکہ تمہیں صرف وہی بتائے گا جو وہ سُنے گا اور مستقبل میں پیش آنے والی باتوں کی خبر دے گا۔ [14] وہ میرا جلال ظاہر کرے گا کیونکہ وہ میری باتیں میری زبانی سُن کر تُم تک پہنچائے گا۔ [15] سب کچھ جو بھی باپ کا ہے وہ میرا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میں نے کہا کہ پاک رُوح میری باتیں میری زبانی سُن کر تُم تک پہنچائے گا۔

[16] تھوڑی دیر بعد تُم مجھے دیکھ نہ پاؤ گے اور اُس کے تھوڑی دیر بعد پھر مجھے دیکھ لو گے۔

غم اور خُوشی

[17] اِس پر اُس کے بعض شاگرد آپس میں کہنے لگے کہ اُس کے یہ کہنے کا کیا مطلب ہے کہ تھوڑی دیر کے بعد تُم مجھے نہ دیکھ پاؤ گے اور اُس کے تھوڑی دیر بعد پھر مجھے دیکھ لو گے اور یہ کہ میں باپ کے پاس جا رہا ہُوں۔ [18] چنانچہ وہ ایک دُوسرے سے پُوچھتے رہے کہ "تھوڑی دیر" سے اُس کا کیا مطلب ہے؟ ہماری سمجھ میں تو کچھ نہیں آتا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔

[19] یسُوع نے دیکھا کہ وہ اُس سے اِس بارے میں پُوچھنا چاہتے ہیں۔ لہٰذا اُس نے اُن سے کہا: کیا تُم آپس میں یہ پُوچھ رہے ہو کہ میرا مطلب کیا تھا جب میں نے کہا کہ تھوڑی دیر کے بعد تُم مجھے نہ دیکھ پاؤ گے اور اُس کے تھوڑی دیر بعد پھر مجھے دیکھ لو گے؟ [20] میں تُم سے سچ سچ کہتا ہُوں کہ تُم رووٴ گے اور ماتم کرو گے لیکن دنیا کے لوگ خُوشی منائیں گے۔ تُم غمگین تو ہو گے لیکن تمہارا غم خُوشی میں بدل جائے گا۔ [21] جب کسی عورت کے بچّہ پیدا ہونے لگتا ہے تو وہ غمگین ہو جاتی ہے، اِس لیے کہ اُس کے دُکھ کی گھڑی آ پہنچی۔ لیکن جوں ہی بچّہ پیدا ہو جاتا ہے تو اِس خُوشی کے باعث کہ دنیا میں ایک اِنسان پیدا ہُوا ہے، وہ اپنا درد بھُول جاتی ہے۔ [22] یہی حال تمہارا ہے۔ اب تُم غمگین ہو مگر میں تُم سے پھر ملوں گا۔ تب تُم خُوشی مناؤ گے اور تُم سے تمہاری خُوشی کوئی بھی چھین نہ سکے گا۔ [23] اُس دِن تمہیں مجھ سے کوئی بھی سوال کرنے کی ضرورت نہ ہوگی۔ میں تُم سے سچ سچ کہتا ہُوں کہ اگر تُم میرا نام لے کر باپ سے کچھ مانگو گے تو وہ تمہیں عطا فرمائے گا۔ [24] تُم نے میرا نام لے کر اب تک کچھ نہیں مانگا۔ مانگو تو پاؤ گے اور تمہاری خُوشی پُوری ہو جائے گی۔

[25] اگرچہ میں یہ باتیں تمہیں تمثیلوں کے ذریعہ بتاتا ہُوں مگر وقت آ رہا ہے کہ میں تمثیلوں سے کام نہیں لُوں گا بلکہ میں اپنے باپ کے بارے میں تُم سے صاف صاف باتیں کروں گا۔ [26] اُس دِن تُم میرا نام لے کر مانگو گے اور میں وعدہ نہیں کرتا کہ میں تمہاری خاطر باپ سے سوال کروں گا۔ [27] کیونکہ باپ تو خُود تُم سے محبّت رکھتا ہے اِس لیے کہ تُم نے مجھ سے محبّت رکھّی ہے اور تُم ایمان لائے ہو کہ میں خدا کی طرف سے آیا ہُوں۔ [28] میں باپ میں سے نکل کر دنیا میں آیا ہُوں۔ اب دنیا سے رُخصت ہو کر باپ کے پاس واپس جا رہا ہُوں۔

[29] اِس پر یسُوع کے شاگردوں نے اُس سے کہا: اب تُو صاف صاف بات کر رہا ہے اور تمثیل سے کام نہیں لے رہا ہے۔ [30] اب ہم جان گئے کہ تجھے سب کچھ معلوم ہے اور تُو اِس کا محتاج نہیں کہ کوئی تجھ سے پُوچھے۔ ہم ایمان لاتے ہیں کہ تُو خدا کی طرف سے آیا ہے۔

[31] یسُوع نے اُنہیں جواب دیا: اب تو تُم ایمان لے آئے۔ [32] لیکن وہ وقت آ رہا ہے بلکہ آ پہنچا ہے کہ تُم سب پراگندہ ہو کر اپنے اپنے گھر کی راہ لو گے اور مجھے اکیلا چھوڑ دو گے۔ پھر بھی میں اکیلا نہیں ہُوں کیونکہ میرا باپ میرے ساتھ ہے۔

[33] میں نے تمہیں یہ باتیں اِس لیے کہیں کہ تُم مجھ میں تسلّی پاؤ۔ تُم دنیا میں مصیبت اُٹھاتے ہو مگر ہمّت سے کام لو۔ میں دنیا پر غالب آیا ہُوں۔

خداوند یسُوع کی دعا

۱۷ جب یسُوع یہ سب کہہ چُکا تو اُس نے آسمان کی طرف آنکھیں اُٹھا کر یہ دعا کی:

"اَے باپ! اب وقت آ گیا ہے، تُو اپنے بیٹے کا جلال ظاہر کر تاکہ تیرا بیٹا تیرا جلال ظاہر کرے۔ [2] چنانچہ تُو نے اُسے تمام اِنسانوں پر اختیار بخشا تاکہ وہ اُن سب کو جنہیں تُو نے اُسے دیا ہے ہمیشہ کی زندگی دے۔ [3] ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ واحد

اور سچّے خدا کو جانیں اور یسُوعؔ مسیح کو بھی جانیں جسے تُو نے بھیجا ہے۔ [۴] میں نے اُس کام کو جو تُو نے مجھے دیا تھا ختم کر کے زمین پر تیرا جلال ظاہر کیا۔ [۵] اور اب اَے باپ! مجھے اپنے حضُور میں اُس جلال سے جلالی بنا دے جس میں دنیا کے پیدا ہونے سے پہلے ؑ میں تیرا شریک تھا۔

[۶] میں نے تجھے اُن پر ظاہر کیا جنہیں تُو نے دنیا میں سے چُن کر مجھے دیا۔ وہ تیرے تھے، تُو نے اُنہیں مجھے دے دیا اور اُنہوں نے تیرے کلام پر عمل کیا ہے۔ [۷] اب وہ جانتے ہیں کہ جو کچھ تُو نے مجھے دیا ہے وہ سب تیری ہی طرف سے ہے۔ [۸] اِس لیے جو پیغام تُو نے مجھے دیا ؑ میں نے اُن تک پہنچا دیا اور اُنہوں نے اُسے قبُول کیا اور وہ اِس حقیقت سے واقف ہو گئے کہ میں تیری طرف سے آیا ہُوں اور اُن کا ایمان ہے کہ مجھے تُو ہی نے بھیجا ہے۔ [۹] میں اُن کے لیے دعا کرتا ہُوں۔ میں دنیا کے لیے دعا نہیں کرتا بلکہ اُن کے لیے جنہیں تُو نے مجھے دیا ہے کیونکہ وہ تیرے ہیں۔ [۱۰] میرا سب کچھ تیرا ہے اور جو تیرا ہے وہ سب میرا ہے۔ میرا جلال اُن ہی کے ذریعہ ظاہر ہُوا ہے [۱۱] میں اب اور دنیا میں نہیں رہُوں گا لیکن وہ ابھی دنیا میں ہیں اور میں اَے قُدّوس باپ تیرے پاس آ رہا ہُوں۔ اپنے اُس نام کی قدرت سے جو تُو نے مجھے دیا ہے اُنہیں محفوظ رکھ تا کہ وہ ایک ہوں جیسے ہم ایک ہیں۔ [۱۲] جب میں اُن کے ساتھ تھا ؑ میں نے اُن کی حفاظت کی اور اُنہیں تیرے دیئے ہُوئے نام کے ذریعہ بچائے رکھّا۔ اُن میں سے کوئی ہلاک نہیں ہُوا سِوائے اُس کے جو ہلاکت کے لیے ہی پیدا ہُوا تھا تا کہ پاک کلام کا لکھا پُورا ہو۔

[۱۳] اب میں تیرے پاس آ رہا ہُوں لیکن جب تک میں دنیا میں ہُوں یہ باتیں کہہ رہا ہُوں تا کہ میری ساری خُوشی اُنہیں حاصل ہو جائے۔ [۱۴] مین نے اُنہیں تیرا کلام پہنچا دیا ہے اور دنیا نے اُن سے دشمنی رکھّی کیونکہ جس طرح میں دنیا کا نہیں وہ بھی دنیا کے نہیں۔ [۱۵] میری دعا یہ نہیں کہ تُو اُنہیں دنیا سے اُٹھا لے بلکہ یہ ہے کہ اُنہیں شیطان سے محفوظ رکھ۔ [۱۶] جس طرح میں دنیا کا نہیں ؑ وہ بھی دنیا کے نہیں۔ [۱۷] حق کے ذریعہ اُنہیں مخصوص کر دے۔ تیرا کلام حق ہے۔ [۱۸] جس طرح تُو نے مجھے دنیا میں بھیجا، اُسی طرح میں نے بھی اُنہیں دنیا میں بھیجا ہے۔ [۱۹] میں اپنے آپ کو اُن کے لیے مخصوص کرتا ہُوں تا کہ وہ بھی حق کے ذریعہ مخصوص کیے جائیں۔

[۲۰] میری دعا صرف اُن کے لیے ہی نہیں بلکہ اُن کے لیے بھی ہے جو اُن کے پیغام کے ذریعہ مجھ پر ایمان لائیں گے۔ [۲۱] تا کہ وہ سب ایک ہو جائیں جیسے اَے باپ! تُو مجھ میں ہے اور میں تجھ میں۔ کاش وہ بھی ہم میں ہوں تا کہ ساری دنیا ایمان لائے کہ تُو ہی نے مجھے بھیجا ہے۔ [۲۲] میں نے اُنہیں وہ جلال دے دیا ہے جو تُو نے مجھے دیا تھا تا کہ وہ ایک ہوں جیسے ہم ہیں [۲۳] میں اُن میں اور تُو مجھ میں تا کہ وہ کامل طور پر ایک ہو جائیں اور دنیا جان لے کہ تُو ہی نے مجھے بھیجا اور جس طرح تُو نے مجھ سے محبّت رکھّی ؑ اُسی طرح اُن سے بھی رکھّی۔

[۲۴] اَے باپ! تُو نے جنہیں مجھے دیا ہے ؑ میں چاہتا ہُوں کہ جہاں میں ہُوں وہ بھی میرے ساتھ ہوں اور اُس جلال کو دیکھ سکیں جو تُو نے مجھے دیا ہے کیونکہ تُو نے دنیا کی پیدایش سے پیشتر ہی مجھ سے محبّت رکھّی۔

[۲۵] اَے مقدّس باپ! اگرچہ دنیا نے تجھے نہیں جانا مگر میں تجھے جانتا ہُوں اور اُنہوں نے بھی جان لیا ہے کہ تُو نے مجھے بھیجا ہے۔ [۲۶] میں نے اُنہیں تیرے نام سے واقف کرا دیا ہے اور آیندہ بھی کراتا رہُوں گا تا کہ تیری وہ محبّت جو تُو نے مجھ سے کی وہ اُن میں ہو اور میں بھی اُن میں ہُوں۔''

خداوند یسُوعؔ کی گرفتاری

۱۸ جب یسُوعؔ دعا کر چُکا تو وہ اپنے شاگردوں کے ساتھ باہر آیا اور وہ سب قِدرُون کی وادی کو پار کر کے ایک باغ میں چلے گئے۔

[۲] اُس کا پکڑوانے والا یہُوداؔہ اُس جگہ سے واقف تھا کیونکہ یسُوعؔ کئی بار اپنے شاگردوں کے ساتھ وہاں جا چُکا تھا۔ [۳] پس یہُوداؔہ باغ میں داخل ہُوا اور اُس کے ساتھ چند رُومی فوجی اور ہیکل کے سپاہی بھی تھے جو فِریسیوں اور سردار کاہنوں کی طرف سے بھیجے گئے تھے۔ وہ اپنے ہاتھوں میں مشعلیں، چراغ اور ہتھیار لیے ہُوئے تھے۔

[۴] یسُوعؔ خُوب جانتا تھا کہ اُسے کِن کِن باتوں کا سامنا کرنا ہے لہٰذا وہ باہر آ کر پُوچھنے لگا: تُم کسے ڈھُونڈتے ہو؟

[۵] اُنہوں نے جواب دیا: یسُوعؔ ناصری کو۔

یسُوعؔ نے کہا: وہ میں ہُوں۔ اُس کا پکڑوانے والا یہُوداؔہ بھی اُن کے ساتھ کھڑا تھا۔

[۶] جب یسُوعؔ نے کہا کہ وہ میں ہُوں تو وہ گھبرا کر پیچھے ہٹے اور زمین پر گر پڑے۔

[۷] چنانچہ اُس نے پھر پُوچھا: تُم کسے ڈھُونڈتے ہو؟

اُنہوں نے کہا: یسُوعؔ ناصری کو۔
[8] یسُوعؔ نے جواب دیا: مَیں نے کہہ تو دیا کہ وہ مَیں ہُوں۔ اگر تُم مجھے ڈھونڈتے ہو تو میرے شاگردوں کو جانے دو۔ [9] اِس سے اُس کی غرض یہ تھی کہ وہ بات پُوری ہو جائے جو اُس نے کہی تھی کہ جنہیں تُو نے مجھے دیا تھا مَیں نے اُن میں سے کسی ایک کو بھی نہیں کھویا۔
[10] شمعُونؔ پطرس کے پاس ایک تلوار تھی۔ اُس نے وہ تلوار کھینچی اور سردار کاہن کے نوکر پر چلا کر اُس کا دایاں کان اُڑا دیا۔ [11] یسُوعؔ نے پطرسؔ کو حکم دیا: اپنی تلوار نیام میں رکھ۔ کیا میں وہ پیالہ نہ پیوں جو میرے باپ نے مجھے دیا ہے؟

خداوند یسُوعؔ اور حنّاؔ

[12] تب رُومی فوجیوں، اُن کے افسر اور یہُودیوں کے سپاہیوں نے یسُوعؔ کو گرفتار کر لیا اور اُس کے ہاتھ باندھ کر [13] اُسے پہلے حنّاؔ کے پاس لے گئے جو کائفا کا سُسر تھا۔ کائفا اُس سال سردار کاہن تھا۔ [14] اور اُسی نے یہُودیوں کو صلاح دی تھی کہ ساری قوم کی ہلاکت سے یہ بہتر ہے کہ ایک شخص مارا جائے۔
[15] شمعُونؔ پطرس اور ایک اور شاگرد یسُوعؔ کے پیچھے پیچھے گئے۔ یہ شاگرد سردار کاہن سے واقف تھا اِس لیے وہ یسُوعؔ کے ساتھ سردار کاہن کی حویلی میں داخل ہو گیا۔ [16] لیکن پطرس کو باہر پھاٹک پر ہی رُک جانا پڑا۔ یہ شاگرد جو سردار کاہن کا واقف تھا واپس آیا اور اُس خادمہ سے جو پھاٹک پر مامُور تھی بات کر کے پطرسؔ کو اندر لے گیا۔
[17] خادمہ نے پھاٹک پر پطرسؔ سے پُوچھا: کیا تُو بھی اُس کے شاگردوں میں سے ہے؟
پطرسؔ نے کہا: نہیں، مَیں نہیں ہُوں۔
[18] سردی کی وجہ سے خادموں اور سپاہیوں نے آگ جلا رکھّی تھی اور چاروں طرف کھڑے ہو کر آگ تاپ رہے تھے۔ پطرسؔ بھی اُن کے ساتھ کھڑا ہو کر آگ تاپنے لگا۔
[19] اِس دوران سردار کاہن یسُوعؔ سے اُس کے شاگردوں اور اُس کی تعلیم کے بارے میں پُوچھنے لگا۔
[20] یسُوعؔ نے جواب دیا: مَیں نے دنیا سے کھُلے بندوں باتیں کی ہیں۔ مَیں ہمیشہ عبادت خانوں اور ہیکل میں تعلیم دیتا رہا ہُوں جہاں تمام یہُودی جمع ہوتے ہیں۔ مَیں نے پوشیدہ کبھی بھی کچھ نہیں کہا: [21] تُو مجھ سے کیوں پُوچھتا ہے؟ جنہوں نے میری باتیں سُنی ہیں اُن سے پُوچھ۔ وہ خُوب جانتے ہیں کہ مَیں نے کیا کچھ کہا ہے۔
[22] یسُوعؔ کے ایسا کہنے پر سپاہیوں میں سے ایک نے جو پاس ہی کھڑا تھا اُسے تھپّڑ مارا اور کہا: کیا سردار کاہن کو جواب دینے کا یہی طریقہ ہے؟
[23] یسُوعؔ نے جواب دیا: اگر مَیں نے کچھ بُرا کہا تو اُسے بُرا ثابت کر لیکن اگر اچھا کہا ہے تو تھپّڑ کیوں مارتا ہے؟ [24] اِس پر حنّاؔ نے یسُوعؔ کے ہاتھ بندھوا کر اُسے سردار کاہن کائفا کے پاس بھیج دیا۔

پطرس پھر اِنکار کرتا ہے

[25] جب شمعُونؔ پطرس کھڑا آگ تاپ رہا تھا تو کسی نے اُس سے پُوچھا: کیا تُو بھی اُس کے شاگردوں میں سے ہے؟
پطرسؔ نے اِنکار کرتے ہُوئے کہا کہ نہیں، مَیں نہیں ہُوں۔
[26] سردار کاہن کے سپاہیوں میں سے ایک جو اُس نوکر کا رشتہ دار تھا جس کا کان پطرسؔ نے تلوار سے اُڑا دیا تھا پطرسؔ سے پُوچھنے لگا: کیا مَیں نے تجھے اُس کے ساتھ باغ میں نہیں دیکھا؟ [27] پطرسؔ نے پھر اِنکار کیا اور اُسی وقت مُرغ نے بانگ دی۔

پیلاطُسؔ کی عدالت میں خداوند یسُوعؔ کی پیشی

[28] وہ صبح سویرے ہی یسُوعؔ کو کائفا کے پاس سے رُومی گورنر کے محل میں لے گئے۔ یہُودی محل کے اندر نہیں گئے۔ اُنہیں ڈر تھا کہ وہ ناپاک ہو جائیں گے اور فسح کا کھانا نہ کھا سکیں گے۔ [29] لہٰذا پیلاطُسؔ اُن کے پاس باہر آیا اور کہنے لگا: تُم اِس شخص پر کیا اِلزام لگاتے ہو؟
[30] اُنہوں نے جواب دیا: یہ مُجرم ہے۔ اگر مُجرم نہ ہوتا تو ہم اِسے یہاں لا کر تیرے حوالہ نہ کرتے۔
[31] پیلاطُسؔ نے کہا: تُم اِسے لے جاؤ اور اپنی شریعت کے مطابق خُود ہی اِس کا فیصلہ کرو۔
یہُودیوں نے کہا: ہمیں تو کسی کو بھی قتل کرنے کا اِختیار نہیں ہے۔ [32] یہ اِس لیے ہُوا کہ جو الفاظ یسُوعؔ نے کہے تھے کہ وہ کیسی مَوت مرے گا پُورے ہو جائیں۔
[33] تب پیلاطُسؔ محل میں چلا گیا اور اُس نے یسُوعؔ کو وہاں طلب کر کے اُس سے پُوچھا: کیا تُو یہُودیوں کا بادشاہ ہے؟
[34] یسُوعؔ نے جواب دیا: تُو یہ بات اپنی طرف سے کہتا ہے یا اَوروں نے میرے بارے میں تجھے یہ خبر دی ہے؟
[35] پیلاطُسؔ نے جواب دیا: کیا مَیں کوئی یہُودی ہُوں؟ تیری قوم نے اور سردار کاہنوں نے تجھے میرے حوالہ کیا ہے۔ آخر تُو نے کیا کِیا ہے؟

[36] یسُوع نے کہا: میری بادشاہی اِس دنیا کی نہیں۔ اگر دنیا کی ہوتی تو میرے خادم جنگ کرتے اور مجھے یہُودیوں کے ہاتھوں گرفتار نہ ہونے دیتے۔ لیکن ابھی میری بادشاہی یہاں کی نہیں۔

[37] پِیلاطُس نے کہا: توکیا تُو بادشاہ ہے؟ یسُوع نے جواب دیا: یہ تو تیرا کہنا ہے کہ میں بادشاہ ہُوں۔ دراصل میں اِس لیے پیدا ہُوا اور اِس مقصد سے دنیا میں آیا کہ حق کی گواہی دُوں۔ جو حق دوست ہوتا ہے وہ میری سُنتا ہے۔

[38] پِیلاطُس نے پُوچھا: حق کیا ہے؟ یہ کہتے ہی وہ پھر یہُودیوں کے پاس گیا اور کہنے لگا: میں تو اُس شخص کو مُجرم نہیں سمجھتا۔ [39] لیکن تمہارے دستوُر کے مطابق میں فسح کے موقع پر تمہارے لیے ایک قیدی کو رِہا کر دیتا ہُوں۔ کیا تُم چاہتے ہو کہ میں تمہارے لیے یہُودیوں کے بادشاہ کو چھوڑ دُوں؟

[40] وہ پھر چلّانے لگے: نہیں نہیں، اُسے نہیں، ہمارے لیے برّابّا کو رِہا کر دے۔ برّابّا ایک ڈاکُو تھا۔

۱۹

تب پِیلاطُس نے یسُوع کو لے جا کر کوڑے لگوائے [2] اور فوج کے سپاہیوں نے کانٹوں کا تاج بنایا اور اُس کے سر پر رکھا اور اُسے سُرخ رنگ کا چوغہ پہنا دیا۔ [3] وہ بار بار اُس کے سامنے جاتے اور کہتے تھے کہ اَے یہُودیوں کے بادشاہ! تجھے آداب اور اُس کے مُنہ پر تھپّڑ مارتے تھے۔

[4] پِیلاطُس ایک بار پھر باہر آیا اور یہُودیوں سے کہنے لگا: دیکھو میں اُسے تمہارے پاس باہر لا رہا ہُوں۔ تمہیں معلوم ہو کہ میں کسی بنا پر بھی اُس پر فردِ جُرم عائد نہیں کر سکتا۔ [5] جب یسُوع کانٹوں کا تاج سر پر رکھّے اور سُرخ چوغہ پہنے ہُوئے باہر آیا تو پِیلاطُس نے یہُودیوں سے کہا: ''یہ رہا وہ آدمی۔''

[6] سردار کاہن اور اُن کے سپاہی اُسے دیکھتے ہی چلّانے لگے: اُسے صلیب دے! اُسے صلیب دے!

لیکن پِیلاطُس نے جواب دیا: تُم ہی اِسے لے جاؤ اور صلیب دو۔ جہاں تک میرا تعلق ہے میں اِسے مُجرم ٹھہرانے کا کوئی سبب نہیں پاتا۔

[7] یہُودی اِصرار کرنے لگے کہ ہم اہلِ شریعت ہیں اور ہماری شریعت کے مطابق وہ واجبُ القتل ہے کیونکہ اُس نے کہا ہے کہ وہ خدا کا بیٹا ہے۔

[8] جب پِیلاطُس نے یہ سُنا تو وہ اور بھی ڈرنے لگا اور واپس محل میں چلا گیا۔ وہاں اُس نے یسُوع سے پُوچھا: تُو کہاں کا ہے؟ لیکن یسُوع نے کوئی جواب نہ دیا۔ [9] پِیلاطُس نے کہا: تُو بولتا کیوں نہیں؟ [10] کیا تجھے پتا نہیں کہ مجھے اِختیار ہے کہ تجھے چھوڑ دُوں یا صلیب پر لٹکا دُوں؟

[11] یسُوع نے جواب دیا: اگر یہ اِختیار تجھے اوپر سے نہ ملا ہوتا تو تیرا مجھ پر کوئی اختیار نہ ہوتا۔ مگر جس شخص نے مجھے تیرے حوالہ کیا ہے وہ اور بھی بڑے گناہ کا مُرتکب ہُوا ہے۔

[12] اِس کے بعد پِیلاطُس نے یسُوع کو چھوڑ دینے کی کوشش کی لیکن یہُودی چلّا چلّا کر کہنے لگے کہ اگر تُو اِس شخص کو چھوڑے گا تو تُو قیصر کا خیرخواہ نہیں۔ اگر کوئی اپنے بادشاہ ہونے کا اعلان کرتا ہے تو وہ قیصر کا مخالف سمجھا جاتا ہے۔

[13] جب پِیلاطُس نے یہ سُنا تو اُس نے یسُوع کو باہر بُلایا اور اپنے تختِ عدالت پر بیٹھ گیا جو ایک سنگی چبوترے پر قائم تھا جسے آرامی زبان میں گبِّتا کہتے ہیں۔ [14] فسح کی تیّاری کے ہفتے کا پہلا دِن تھا اور شام ہونے والی تھی۔

پِیلاطُس نے یہُودیوں سے کہا: یہ رہا تمہارا بادشاہ۔

[15] لیکن وہ چلّائے کہ اُسے یہاں سے دُور کر دے، دُور کر دے اور حکم دے کہ اُسے صلیب پر لٹکایا جائے۔

پِیلاطُس نے کہا: کیا میں اُسے جو تمہارا بادشاہ ہے مصلوُب کر دُوں؟

سردار کاہنوں نے کہا: قیصر کے سِوا ہمارا کوئی بادشاہ نہیں۔

[16] اِس پر پِیلاطُس نے یسُوع کو اُن کے حوالہ کر دیا تاکہ اُسے صلیب پر لٹکا دیا جائے۔

چنانچہ وہ اُسے اپنے قبضہ میں لے کر وہاں سے چلے گئے۔

خداوند یسُوع کا صلیب پر لٹکایا جانا

[17] یسُوع اپنی صلیب اُٹھا کر کھوپڑی کے مقام کی طرف روانہ ہُوا جسے عبرانی زبان میں گُلگُتا کہتے ہیں۔ [18] وہاں اُنہوں نے یسُوع کو اور اُس کے ساتھ دو اور آدمیوں کو بھی مصلوُب کیا، ایک کو یسُوع کی ایک طرف اور دُوسرے کو دُوسری طرف اور یسُوع کو بیچ میں۔

[19] پِیلاطُس نے ایک کتبہ تیّار کرا کر صلیب پر لگا دیا۔ اُس پر یہ تحریر تھا: **''یسُوع ناصری، یہُودیوں کا بادشاہ۔''** [20] کئی یہُودیوں نے یہ کتبہ پڑھا کیونکہ جس جگہ یسُوع کو صلیب پر لٹکایا گیا تھا وہ شہر کے نزدیک ہی تھی اور کتبہ کی عبارت عِبرانی، لاطینی اور یُونانی تینوں زبانوں میں لکھّی گئی تھی۔ [21] یہُودیوں کے سردار کاہنوں نے پِیلاطُس سے درخواست کی کہ یہُودیوں کا بادشاہ نہ لکھ بلکہ یہ کہ اُس کا دعویٰ تھا کہ میں یہُودیوں کا بادشاہ ہُوں۔

[22] پیلاطُسؔ نے جواب دیا: میں نے جو کچھ لکھ دیا وہ لکھ دیا۔
[23] جب سپاہی یسُوعؔ کو مصلُوب کر چُکے تو اُنہوں نے یسُوعؔ کے کپڑے لیے اور اُن کے چار حصّے کیے تاکہ ہر ایک کو ایک ایک حِصّہ مل جائے۔ صِرف اُس کا کُرتا باقی رہ گیا جو بغیر کسی جوڑ کے اُوپر سے نیچے تک بُنا ہُوا تھا۔
[24] اُنہوں نے آپس میں کہا کہ اِس کے ٹُکڑے کرنے کی بجائے اِس پر قُرعہ ڈال کر دیکھیں کہ یہ کس کے حِصّہ میں آتا ہے۔
یہ اِس لیے ہُوا کہ پاک کلام کا لکھا ہُوا پُورا ہو جائے کہ

اُنہوں نے میرے کپڑے آپس میں بانٹ لیے
اور میری پوشاک پر قُرعہ ڈالا۔

چنانچہ سپاہیوں نے یہی کیا۔
[25] یسُوعؔ کی صلیب کے پاس اُس کی ماں، ماں کی بہن مریمؔ جو کلوپاسؔ کی بیوی تھی اور مریمؔ مگدلینی کھڑی تھیں۔ [26] جب یسُوعؔ نے اپنی ماں کو اور اپنے ایک عزیز شاگرد کو نزدیک ہی کھڑے دیکھا تو ماں سے کہا: اَے خاتُون! اب سے تیرا بیٹا یہ ہے۔ [27] اور شاگرد سے کہا: اب سے تیری ماں یہ ہے۔ وہ شاگرد اُسی وقت اُسے اپنے گھر لے گیا۔

خداوند یسُوعؔ کی موت

[28] جب یسُوعؔ نے جان لیا کہ اب سب باتیں تمام ہُوئیں تو اِس لیے کہ پاک کلام کا لکھا پُورا ہو اُس نے کہا: "میں پیاسا ہُوں۔"
[29] نزدیک ہی ایک مرتبان سِرکے سے بھرا رکھا تھا۔ اُنہوں نے اِسفنج کو سِرکے میں ڈبو کر سَر کنڈے کے سِرے پر رکھ کر یسُوعؔ کے ہونٹوں سے لگایا۔ [30] یسُوعؔ نے اُسے پیتے ہی کہا: "پُورا ہُوا" اور سر جھُکا کر جان دے دی۔
[31] یہ فسح کی تیاری کا دِن تھا اور اگلا دِن خُصوصی سبت تھا۔ یہوُدی نہیں چاہتے تھے کہ سبت کے دِن لاشیں صلیبوں پر ٹنگی رہیں۔ لہٰذا اُنہوں نے پیلاطُسؔ کے پاس جا کر درخواست کی کہ مُجرموں کی ٹانگیں توڑ کر اُن کی لاشوں کو نیچے اُتار لیا جائے۔
[32] چنانچہ سپاہی آئے اور اُنہوں نے پہلے اُن دو آدمیوں کی ٹانگیں توڑیں جنہیں یسُوعؔ کے ساتھ مصلُوب کیا گیا تھا۔ [33] لیکن جب یسُوعؔ کی باری آئی تو اُنہوں نے دیکھا کہ وہ تو پہلے ہی مر چُکا ہے لہٰذا اُنہوں نے اُس کی ٹانگیں نہ توڑیں۔ [34] مگر سپاہیوں میں سے ایک نے اپنا نیزہ لے کر یسُوعؔ کے پہلو میں مارا اور اُس کی پسلی چھید ڈالی جس سے فوراً خُون اور پانی بہنے لگا۔ [35] جو شخص اِس واقعہ کا چشم دید گواہ ہے وہ گواہی دیتا ہے اور اُس کی گواہی سچّی ہے۔ وہ جانتا ہے کہ وہ سچ کہہ رہا ہے تاکہ تُم بھی ایمان لاؤ۔
[36] یہ ساری باتیں اِس لیے ہُوئیں کہ پاک کلام کا لکھا ہُوا پُورا ہو جائے کہ "اُس کی کوئی ہڈّی نہ توڑی جائے گی۔" [37] اور پاک کلام ایک اور جگہ کہتا ہے کہ "وہ اُس پر جسے اُنہوں نے چھید ڈالا نظر کریں گے۔"

خداوند یسُوعؔ کی تدفین

[38] اِن باتوں کے بعد ایک شخص یُوسُفؔ جو ارِمتیاؔ کا باشندہ تھا پیلاطُسؔ کے پاس گیا اور اُس سے یسُوعؔ کی لاش کو لے جانے کی اجازت مانگی۔ یہ شخص یہوُدیوں کے ڈر کی وجہ سے خُفیہ طور پر یسُوعؔ کا شاگرد تھا۔ وہ پیلاطُسؔ سے اجازت لے کر آیا اور یسُوعؔ کی لاش کو لے گیا۔ [39] نیکوُدیمُسؔ بھی آیا جس نے کچھ عرصہ پہلے یسُوعؔ سے رات میں مُلاقات کی تھی۔ وہ اپنے ساتھ مُرّ اور عُود ایسی چیزوں سے بنا ہُوا خُوشبودار مسَالہ لایا تھا جو وزن میں تقریباً پچاس سیر کے برابر تھا۔
[40] اُن دونوں نے یسُوعؔ کی لاش کو لے کر اُسے اُس خُوشبودار مسَالے سمیت ایک سُوتی چادر میں کفنایا جس طرح یہوُدیوں میں دفن کرنے کا دستوُر تھا۔ [41] جس مقام پر یسُوعؔ کو مصلُوب کیا گیا تھا وہاں ایک باغ تھا اور اُس باغ میں ایک نئی قبر تھی جس میں پہلے کوئی لاش نہیں رکھی گئی تھی۔ [42] چونکہ یہ یہوُدیوں کی تیاری کا دِن تھا اور قبر نزدیک تھی، اُنہوں نے یسُوعؔ کو وہاں رکھ دیا۔

خالی قبر

۲۰ ہفتہ کے پہلے دِن صبح سویرے جب کہ اندھیرا ہی تھا مریمؔ مگدلینی قبر پر آئی۔ اُس نے یہ دیکھا کہ قبر کے مُنہ سے پتھّر ہٹا ہُوا ہے۔ [2] وہ دوڑتی ہُوئی شمعُونؔ پطرسؔ اور اُس دُوسرے شاگرد کے پاس پہنچی جو یسُوعؔ کا چہیتا تھا اور کہنے لگی: وہ خداوند کو قبر میں سے نکال کر لے گئے ہیں اور پتا نہیں اُسے کہاں رکھ دیا ہے۔
[3] یہ سُنتے ہی پطرسؔ اور وہ دُوسرا شاگرد قبر کی طرف چل دیئے۔ [4] دونوں دوڑے جا رہے تھے لیکن وہ دُوسرا شاگرد پطرسؔ سے آگے نکل گیا اور اُس سے پہلے قبر پر جا پہنچا۔ [5] اُس نے جھُک کر اندر جھانکا اور سُوتی کپڑے پڑے دیکھے لیکن اندر نہیں گیا۔
[6] اُس دوران پطرسؔ بھی پیچھے پیچھے وہاں پہنچ گیا اور سیدھا قبر میں داخل ہو گیا۔ اُس نے دیکھا کہ وہاں سُوتی کپڑے پڑے ہُوئے

ہیں ۷ اور کفن کا وہ رُومال بھی جو یسُوعؔ کے سر پر لپیٹا گیا تھا ؑ سُوتی کپڑوں سے الگ ایک جگہ تہہ کیا ہُوا پڑا تھا۔ ۸ تب وہ دُوسرا شاگرد بھی جو قبر پر پہلے پہنچا تھا ؑ اندر داخل ہُوا۔ اُس نے بھی دیکھ کر یقین کیا۔ ۹ کیونکہ وہ ابھی تک پاک کلام کی اِس بات کو سمجھ نہ پائے تھے جس کے مطابق یسُوعؔ کا مُردوں میں سے جی اُٹھنا لازمی تھا۔ ۱۰ تب یہ شاگرد واپس گھر چلے گئے

خداوند یسُوعؔ کا مریمؔ مگدلینی کو دکھائی دینا

۱۱ لیکن مریمؔ قبر کے باہر کھڑی ہُوئی رو رہی تھی۔ روتے روتے اُس نے جُھک کر قبر کے اندر نظر کی ۱۲ تو وہاں اُسے دو فرشتے دکھائی دیئے جو سفید لباس میں تھے اور جہاں یسُوعؔ کی لاش رکھّی گئی تھی وہاں ایک کو سرہانے اور دُوسرے کو پیتانے بیٹھے دیکھا۔ ۱۳ اُنہوں نے مریمؔ سے پُوچھا: اَے عورت! تُو کیوں رو رہی ہے؟

اُس نے کہا: میرے خداوند کو اُٹھا کر لے گئے ہیں اور پتا نہیں اُسے کہاں رکھ دیا ہے۔ ۱۴ یہ کہتے ہی وہ پیچھے مُڑی اور وہاں یسُوعؔ کو کھڑا دیکھا لیکن پہچان نہ سکی کہ وہ یسُوعؔ ہے۔ ۱۵ یسُوعؔ نے کہا: اَے خاتُون! تُو کیوں رو رہی ہے؟ تُو کسے ڈھُونڈتی ہے؟

مریمؔ نے سمجھا کہ شاید وہ باغبان ہے ؑ اِس لیے کہا: میاں ؑ اگر تُو نے اُسے یہاں سے اُٹھایا ہے تو مجھے بتا کہ اُسے کہاں رکھا ہے تاکہ میں اُسے لے جاؤں۔

۱۶ یسُوعؔ نے اُس سے کہا: مریمؔ! وہ اُس کی طرف مُڑی اور عِبرانی زبان میں بولی: ربّونی (جس کا مطلب ہے "اَے میرے اُستاد)!

۱۷ یسُوعؔ نے کہا: مجھے چھُومت کیونکہ میں ابھی باپ کے پاس اوپر نہیں گیا بلکہ جا اور میرے بھائیوں کو بتا کہ میں اپنے باپ اور تمہارے باپ، اپنے خدا اور تمہارے خدا کے پاس اوپر جارہا ہُوں۔ ۱۸ مریمؔ مگدلینی نے شاگردوں کے پاس آ کر اُنہیں خبر دی کہ میں نے خداوند کو دیکھا ہے اور اُس نے مجھ سے یہ باتیں کیں۔

خداوند یسُوعؔ کا شاگردوں پر ظاہر ہونا

۱۹ ہفتہ کے پہلے دِن شام کے وقت جب شاگرد ایک جگہ جمع تھے اور یہُودیوں کے ڈر سے دروازے بند کیے بیٹھے تھے ؑ یسُوعؔ آیا اور اُن کے بیچ میں کھڑا ہو کر کہنے لگا: تُم پر سلام! ۲۰ یہ کہہ کر اُس نے اپنے ہاتھ اور اپنی پسلی اُنہیں دکھائی۔ شاگرد اُسے دیکھ کر خُوشی سے بھر گئے۔

۲۱ یسُوعؔ نے پھر سے کہا: تُم پر سلام! جیسے باپ نے مجھے بھیجا ہے ویسے ہی میں تمہیں بھیج رہا ہُوں۔ ۲۲ یہ کہہ کر اُس نے اُن پر پھُونکا اور کہا: پاک رُوح پاؤ! ۲۳ اگر تُم کسی کے گناہ معاف کرتے ہو تو اُس کے گناہ معاف کیے جاتے ہیں۔ اگر معاف نہیں کرتے تو معاف نہیں کیے جاتے۔

خداوند یسُوعؔ کا توما پر ظاہر ہونا

۲۴ جب یسُوعؔ اپنے شاگردوں پر ظاہر ہُوا تو توما جسے توام بھی کہتے ہیں اور جو اُن بارہ میں سے تھا ؑ وہاں موجود نہ تھا۔ ۲۵ چنانچہ باقی شاگردوں نے اُسے بتایا کہ ہم نے یسُوعؔ کو دیکھا ہے۔

مگر توما نے اُن سے کہا: جب تک میں کیلوں کے سوراخ اُس کے ہاتھوں میں دیکھ کر اپنی اُنگلی اُن میں نہ ڈال لُوں اور اپنے ہاتھ سے اُس کی پسلی نہ چھُولُوں، تب تک یقین نہ کروں گا۔

۲۶ ایک ہفتہ بعد یسُوعؔ کے شاگرد ایک بار پھر اُسی جگہ موجُود تھے اور توما بھی اُن کے ساتھ تھا۔ اگرچہ دروازے بند تھے ؑ یسُوعؔ آ کر اُن کے بیچ میں کھڑا ہو گیا اور اُن سے کہا: تُم پر سلام! ۲۷ پھر اُس نے توما سے کہا: اپنی اُنگلی لا اور میرے ہاتھوں کو دیکھ اور اپنا ہاتھ بڑھا اور میری پسلی کو چھُو، شک مت کر بلکہ اعتقاد رکھ۔

۲۸ توما نے اُس سے کہا: اَے میرے خداوند! اَے میرے خدا!

۲۹ یسُوعؔ نے اُس سے کہا: تُو تو مجھے دیکھ کر مجھ پر ایمان لایا، مبارک وہ ہیں جنہوں نے مجھے دیکھا بھی نہیں پھر بھی ایمان لے آئے۔

۳۰ یسُوعؔ نے اپنے شاگردوں کی موجودگی میں بہت سے معجزے کیے جو اِس کتاب میں نہیں لکھے گئے۔ ۳۱ لیکن جو لکھے گئے ہیں اُن سے غرض یہ ہے کہ تُم ایمان لاؤ کہ یسُوعؔ ہی مسیح ہے یعنی خدا کا بیٹا ہے اور اُس پر ایمان لا کر اُس کے نام سے زندگی پاؤ۔

خداوند یسُوعؔ اور مچھلیوں والا معجزہ

۲۱ بعد میں یسُوعؔ نے خُود کو ایک بار پھر اپنے شاگردوں پر تبریاسؔ کی جھیل کے کنارے اِس طرح ظاہر کیا ۲ کہ جب شمعونؔ پطرس، توما (یعنی توام)، نتن ایلؔ جو قانائے گلیلؔ کا تھا، زبدیؔ کے بیٹے اور دُوسرے شاگرد وہاں جمع تھے ۳ تو شمعُون پطرس اُن سے کہنے لگا کہ میں تو مچھلی پکڑنے جاتا ہُوں۔ اُنہوں نے کہا: ہم بھی تیرے ساتھ چلیں گے۔ لہٰذا وہ نکلے اور جا کر کشتی میں سوار ہو گئے۔ مگر اُس رات اُن کے ہاتھ کچھ بھی نہ آیا۔ ۴ صبح سویرے ہی یسُوعؔ کنارے پر آ کھڑا ہُوا لیکن شاگردوں

نے اُسے نہیں پہچانا کہ وہ یسُوعؔ ہے۔

۵ یسُوعؔ نے اُنہیں آواز دے کر کہا: دوستو! کیا کچھ ہاتھ آیا؟

اُنہوں نے جواب دیا: نہیں!

۶ یسُوعؔ نے کہا: جال کو کشتی کی دائیں طرف ڈالو تو ضرور پکڑ سکو گے۔ چنانچہ اُنہوں نے ایسا ہی کیا اور مچھلیوں کی کثرت کی وجہ سے جال اِس قدر بھاری ہو گیا کہ وہ اُسے کھینچ نہ سکے۔

۷ تب یسُوعؔ کے چہیتے شاگرد نے پطرسؔ سے کہا: یہ تو خداوند ہے۔ جیسے ہی شمعُونؔ پطرس نے یہ سُنا کہ یہ تو خداوند ہے اُس نے اپنا کُرتا پہنا جسے اُس نے اُتار رکھا تھا اور پانی میں کود پڑا۔ ۸ دُوسرے شاگرد جو کشتی میں تھے جال کو جو مچھلیوں سے بھرا ہُوا تھا کھینچتے ہُوئے لائے کیونکہ وہ کنارے سے پچاس گز سے زیادہ دُور نہ تھے۔ ۹ جب وہ کنارے پر اُترے تو دیکھا کہ کوئلوں کی آگ پر مچھلی رکھّی ہے اور پاس ہی روٹی بھی ہے۔

۱۰ یسُوعؔ نے اُن سے کہا جو مچھلیاں تُم نے ابھی پکڑی ہیں اُن میں سے کچھ یہاں لے آؤ۔

۱۱ شمعُونؔ پطرس کشتی پر چڑھ گیا اور جال کو کنارے پر کھینچ لایا جو ایک سَو ترپن بڑی بڑی مچھلیوں سے بھرا ہُوا تھا، پھر بھی وہ پھٹا نہیں۔ ۱۲ یسُوعؔ نے اُن سے کہا: آؤ، کچھ کھا لو! شاگردوں میں سے کسی کو بھی جرأت نہ ہُوئی کہ پُوچھے کہ تُو کون ہے؟ وہ جانتے تھے کہ وہ خداوند ہی ہے۔ ۱۳ یسُوعؔ نے آ کر روٹی لی اور اُنہیں دی اور مچھلی بھی دی۔ ۱۴ یسُوعؔ مُردوں میں سے زندہ ہو جانے کے بعد تیسری بار اپنے شاگردوں پر ظاہر ہُوا۔

پطرس کا مامُور کیا جانا

۱۵ جب وہ کھانا کھا چُکے تو یسُوعؔ نے شمعُونؔ پطرس سے کہا: شمعُونؔ، یُوحنّا کے بیٹے! کیا تُو مجھ سے اِن سب سے زیادہ محبّت رکھتا ہے؟ اُس نے کہا: ہاں خداوند، تُو تو جانتا ہی ہے کہ میں تجھ سے محبّت رکھتا ہُوں۔

یسُوعؔ نے اُس سے کہا: میرے برّوں کو چارہ دے۔

۱۶ یسُوعؔ نے پھر کہا: شمعُونؔ یُوحنّا کے بیٹے! کیا تُو واقعی مجھ سے محبّت رکھتا ہے؟

اُس نے جواب دیا: ہاں خداوند! تُو تو جانتا ہی ہے کہ میں تجھ سے محبّت رکھتا ہُوں۔

یسُوعؔ نے کہا: تو پھر میری بھیڑوں کی گلّہ بانی کر۔

۱۷ اُس نے تیسری بار پھر پُوچھا: شمعُونؔ یُوحنّا کے بیٹے! کیا تُو مجھ سے محبّت رکھتا ہے؟

پطرسؔ کو رنج پہنچا کیونکہ یسُوعؔ نے اُس سے تین دفعہ پُوچھا تھا کہ کیا تُو مجھ سے محبّت رکھتا ہے؟ اُس نے کہا: خداوند! تُو تو سب کچھ جانتا ہے۔ تجھے خُوب معلُوم ہے کہ میں تجھ سے محبّت رکھتا ہُوں۔

یسُوعؔ نے کہا: تُو میری بھیڑیں چرا۔ ۱۸ میں تجھ سے سچ سچ کہتا ہُوں کہ جب تُو جوان تھا تو جہاں تیرا جی چاہتا تھا اپنی کمر باندھ کر چل دیتا تھا۔ لیکن جب تُو بُوڑھا ہو جائے گا تو اپنے ہاتھ مدد کے لیے بڑھائے گا اور کوئی دُوسرا تیری کمر باندھ کر جہاں تُو جانا بھی نہ چاہے گا تجھے وہاں اُٹھا لے جائے گا۔ ۱۹ یسُوعؔ نے یہ بات کہہ کر اِشارہ کر دیا کہ پطرسؔ کس قِسم کی مَوت مَر کے خدا کا جلال ظاہر کرے گا۔ تب یسُوعؔ نے پطرسؔ سے کہا: میرے پیچھے ہو لے۔

۲۰ پطرسؔ نے مُڑ کر دیکھا کہ یسُوعؔ کا چہیتا شاگرد اُن کے پیچھے پیچھے چلا آ رہا ہے۔ یہی وہ شاگرد تھا جس نے شام کے کھانے کے وقت یسُوعؔ کی طرف جُھک کر پُوچھا تھا کہ اَے خداوند! وہ کون ہے جو تجھے پکڑوائے گا؟ ۲۱ پطرسؔ نے اُسے دیکھ کر یسُوعؔ سے پُوچھا: اَے خداوند! اِس شاگرد کا کیا ہوگا؟

۲۲ یسُوعؔ نے جواب دیا: اگر میں چاہوں کہ یہ میری واپسی تک زندہ رہے تو اِس سے تجھے کیا؟ تُو میرے پیچھے پیچھے چلا آ۔

۲۳ یُوں بھائیوں میں یہ بات پھَیل گئی کہ یہ شاگرد نہیں مرے گا لیکن یسُوعؔ نے یہ نہیں کہا تھا کہ وہ نہ مرے گا بلکہ یہ کہا تھا کہ اگر میں چاہوں کہ وہ میرے واپس آنے تک زندہ رہے تو اِس سے تجھے کیا؟

۲۴ یہی وہ شاگرد ہے جو اِن باتوں کی گواہی دیتا ہے اور جس نے اُنہیں تحریر کیا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ اُس کی گواہی سچّی ہے۔

۲۵ یسُوعؔ نے اور بھی بہت سے کام کیے۔ اگر ہر ایک کے بارے میں تحریر کیا جاتا تو میں سمجھتا ہُوں کہ جو کتابیں وجُود میں آتیں اُن کے لیے دنیا میں گنجایش نہ ہوتی۔

رسُولوں کے اعمال

پیش لفظ

اِس کتاب کا مُصنِّف بھی مُقدّس لُوقا ہے جس نے اِسے ۶۵ تا ۷۰ عیسوی کے درمیان لکھا۔ خداوند یسُوع مسیح کے آسمان پر اُٹھائے جانے کے بعد آپ کے شاگردوں نے اِنجیل کی تبلیغ کے لیے جو کچھ کیا اُس کا بیان اِس کتاب میں مُندرج ہے۔ اِس میں یرُوشلیم کی مسیحی جماعت یعنی کلیسیا کا حال، سامریہ میں اِنجیل کی منادی، پطرس رسُول کی مصروفیات اور مسیحی ایمانداروں کی ابتدائی ایذارسانی، ایسے واقعات بھی بیان کیے گئے ہیں۔ بعد کے حالات پُولُس رسُول سے اور اُس کی غیر یہُودی علاقوں میں تبلیغی مصروفیات سے تعلق رکھتے ہیں۔ اُس کے تین تبلیغی سفر اور اُن کے حالات بھی تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ یہ کتاب پُولُس کے شہرِ رُوم میں ایک قیدی کی طرح زندگی گزارنے کے واقعات پر ختم ہوتی ہے۔

مُقدّس لُوقا نے یہ کتاب لکھ کر اپنے قارئین کو یہ بتانے کی کوشش کی ہے کہ اِنجیل کی منادی کس طرح یہُودی علاقوں سے شروع ہو کر غیر یہُودی علاقوں تک پھیل گئی۔ بلکہ خدا کی مرضی بھی یہی تھی کہ خداوند یسُوع کی مَوت کے بعد آپ کے پھر سے جی اُٹھنے کی خُوشخبری ساری دُنیا میں پھیل جائے۔ رسُولوں کو اِس فرض کے انجام دینے کے لیے پاک رُوح کی قوّت بخشی گئی۔ چنانچہ ایذارسانی کے باوجُود بھی اُنہوں نے اِنجیل کی منادی جاری رکھّی۔ اُن کے تمام اعمال کے پیچھے خدائے قادر کا جلالی ہاتھ دکھائی دیتا ہے۔

اعمال

خداوند یسُوع کا اُوپر اُٹھایا جانا

۱ محترم تھیفلُس! میں نے اپنی پہلی کتاب میں اُن تمام باتوں کو تحریر کر دیا ہے جو یسُوع کے ذریعہ عمل میں آئیں اور جن کی وہ تعلیم دیتا رہا۔ [۲] اُس دِن تک جب وہ اُوپر اُٹھایا گیا۔ لیکن اِس سے پہلے اُس نے اپنے مُنتخب رسُولوں کو پاک رُوح کے وسیلہ سے کچھ ہدایات بھی دی تھیں۔ [۳] دُکھ سہنے کے بعد اُس نے اپنے زندہ ہو جانے کے کئی قوی ثبوت بھی بہم پہنچائے اور وہ چالیس دِن تک اُنہیں نظر آتا رہا اور خدا کی بادشاہی کی باتیں سُناتا رہا۔ [۴] ایک دفعہ جب وہ اُن کے ساتھ کھانا کھا رہا تھا تو اُس نے اُنہیں تاکید کی کہ یرُوشلیم سے باہر نہ جانا اور میرے باپ کے اُس وعدہ کے پُورا ہونے کا اِنتظار کرنا جس کا ذکر تُم مجھ سے سُن چُکے ہو۔ [۵] اِس لیے کہ تُم تھوڑے دِنوں کے بعد پاک رُوح کا بپتسمہ پاؤ گے جب کہ یُوحنّا پانی سے بپتسمہ دیتا تھا۔

[۶] پس جب وہ ایک جگہ جمع تھے تو اُنہوں نے اُس سے پُوچھا: خداوند! کیا تُو اِسی وقت اِسرائیل کو پھر سے اُس کی بادشاہی عطا کرنے والا ہے؟

[۷] اُس نے اُن سے کہا: جن وقتوں اور میعادوں کو مقرّر کرنے کا اِختیار صرف آسمانی باپ کو ہے اُنہیں جاننا تمہارا کام نہیں۔ [۸] لیکن جب پاک رُوح تُم پر نازل ہوگا تو تُم قوّت پاؤ گے اور یرُوشلیم اور تمام یہُودیہ اور سامریہ میں بلکہ زمین کی اِنتہا تک میرے گواہ ہو گے۔ [۹] اِن باتوں کے بعد وہ اُن کے دیکھتے دیکھتے اُوپر اُٹھا لیا گیا اور بدلی نے اُسے اُن کی نظروں سے چھپا لیا۔

[۱۰] جب وہ ٹکٹکی باندھے اُسے آسمان کی طرف جاتے ہُوئے دیکھ رہے تھے تو دیکھو دو مَرد سفید لباس میں اُن کے پاس آ کھڑے ہُوئے [۱۱] اور کہنے لگے: اَے گلیلی آدمیو! تُم کھڑے کھڑے آسمان کی طرف کیوں دیکھ رہے ہو؟ یہی یسُوع جو تمہارے پاس سے آسمان پر اُٹھایا گیا ہے، اِسی طرح پھر آئے گا جس طرح تُم لوگوں نے اُسے آسمان پر جاتے دیکھا ہے۔

متیّاہ کا یہوداہ اسکریوتی کی جگہ چُنا جانا

[12] تب وہ کوہِ زیتون سے یروشلیم واپس آئے۔ یہ پہاڑ یروشلیم سے تقریباً آدھا میل دُور ہے۔ [13] شہر میں داخل ہو کر وہ اُس بالا خانہ میں گئے جہاں وہ یعنی پطرس، یُوحنّا، یعقوب، اندریاس، فلپّس، توما، برتلمائی، متّی، حلفئی کا بیٹا یعقوب، شمعون زیلوتیس اور یعقوب کا بیٹا یہوداہ رہتے تھے۔ [14] یہ سب چند عورتوں اور یسُوع کی ماں مریم اور اُس کے بھائیوں کے ساتھ ایک دل ہو کر دعا میں مشغول رہتے تھے۔

[15] اُن ہی دِنوں میں پطرس اُن بھائیوں کی جماعت میں جن کی تعداد ایک سَو بیس کے قریب تھی کھڑا ہو کر کہنے لگا: [16] اَے بھائیو! پاک کلام کی اُس بات کا جو پاک رُوح نے داؤد کی زبان سے پہلے ہی کہلوا دی تھی پُورا ہونا ضروری تھا۔ وہ بات یہوداہ کے بارے میں تھی جس نے یسُوع کے پکڑوانے والوں کی رہنمائی کی تھی۔ [17] وہ ہمارا اہم خدمت تھا اور ہم لوگوں میں گنا جاتا تھا۔

[18] اُس نے اپنی بدکاری سے کمائی ہُوئی رقم سے ایک کھیت خریدا جہاں وہ سَر کے بل گرا اور اُس کا پیٹ پھٹ گیا اور ساری انتڑیاں باہر نکل پڑیں۔ [19] یروشلیم کے سارے باشندوں کو یہ بات معلوم ہو گئی، یہاں تک کہ اُنہوں نے اپنی زبان میں اُس کھیت کا نام ہی حقل دما رکھ دیا جس کا مطلب ہے خُون کا کھیت۔

[20] کیونکہ زبُور کی کتاب میں لکھا ہے:

اُس کا گھر اُجڑ جائے
اُس میں کوئی بھی بسنے نہ پائے، اور
اُس کا عہدہ کوئی اور حاصل کر لے۔

[21] لہٰذا یہ ضروری ہے کہ یسُوع کے ہمارے ساتھ آنے جانے کے وقت تک [22] یعنی یُوحنّا کے بپتسمہ سے لے کر اُس کے ہمارے پاس سے اُوپر اُٹھائے جانے تک جو لوگ برابر ہمارے ساتھ رہے اُن میں سے ایک شخص چُن لیا جائے جو ہمارے ساتھ اُس کے جی اُٹھنے کا گواہ بنے۔

[23] لہٰذا اُنہوں نے دو کو نامزد کیا۔ ایک یُوسُف کو جو برسبّا کہلاتا ہے اور جس کا لقب یُوستُس ہے اور دُوسرا متیّاہ کو [24] اور یہ کہہ کر دعا کی کہ اَے خداوند! تُو سب کے دلوں کو جانتا ہے، ہم پر ظاہر کر کہ اِن دونوں میں سے تُو نے کس کو چُنا ہے [25] کہ وہ اس خدمت اور رسالت پر مامُور ہو جسے یہوداہ چھوڑ کر اُس انجام تک پہنچا جس کا وہ مُستحق تھا۔ [26] اور اُنہوں نے اُن کے بارے میں قُرعہ ڈالا جو متیّاہ کے نام کا نکلا۔ لہٰذا وہ گیارہ رسُولوں کے ساتھ شُمار کیا گیا۔

پاک رُوح کا نزُول

۲ جب عیدِ پنتکُست کا دِن آیا تو وہ سب ایک جگہ جمع تھے۔ [2] اچانک آسمان سے آواز آئی جیسے بڑی تیز ہوا چلنے لگی ہو اور اُس سے وہ سارا گھر گُونجنے لگا جہاں وہ بیٹھے ہُوئے تھے [3] اور اُنہیں آگ کے شعلوں کی سی زبانیں دکھائی دیں جو جُدا جُدا ہو کر اُن میں سے ہر ایک پر آ ٹھہریں۔ [4] اور وہ سب پاک رُوح سے معمُور ہو گئے اور رُوح کی استطاعت کے مُوافق طرح طرح کی بولیاں بولنے لگے۔

[5] اُس وقت بہت سے خُدا ترس یہودی جو دنیا کی ہر قوم سے تھے یروشلیم میں موجُود تھے۔ [6] جب اُنہوں نے یہ آواز سُنی تو بھیڑ لگ گئی اور سب کے سب دنگ رہ گئے کیونکہ ہر ایک نے اُنہیں اپنی ہی بولی بولتے سُنا۔ [7] اور سب انتہائی حیرت زدہ ہو کر پُوچھنے لگے کہ یہ بولنے والے کیا سب کے سب گلیلی نہیں؟ [8] پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ ہم میں سے ہر ایک اُن کے مُنہ سے اپنے اپنے وطن کی بولی سُن رہا ہے۔ [9] ہم تو پارتھیا، مادیا، عیلام اور مسوپتامیہ سے ہیں۔ یہودیہ، کپُدکیہ، پنطُس، آسیہ، [10] فرُوگیہ اور پمفلیہ کے رہنے والے ہیں۔ ہم مِصر اور لبیا کے اُس علاقہ سے ہیں جو کُرینے کے نزدیک ہے۔ ہم میں سے بعض صرف مُسافر ہیں جو رُوم شہر سے آئے ہُوئے ہیں۔ ہم میں یہودی بھی ہیں اور وہ غیر قوم والے بھی جنہوں نے یہودی مذہب قبُول کیا ہُوا ہے۔ ہم میں کریتی بھی ہیں اور عرب بھی۔ [11] اِس کے باوجُود ہم اپنی اپنی بولی میں اُن سے خدا کے عجیب کاموں کا بیان سُن رہے ہیں۔ [12] وہ بڑے حیران ہُوئے اور گھبرا کر ایک دُوسرے سے پُوچھنے لگے: یہ کیا ہو رہا ہے؟

[13] لیکن بعض نے اُن کی ہنسی اُڑا کر کہا: اُنہوں نے تازہ شراب کچھ زیادہ پی لی ہے۔

پطرس رسُول کی تقریر

[14] اِس پر پطرس باقی گیارہ رسُولوں کے ساتھ کھڑا ہو گیا اور اُونچی آواز میں لوگوں سے یوں گویا ہُوا: اَے یہودیو اور یروشلیم کے سبھی باشندو! میری بات توجّہ سے سُنو۔ میں بتاتا ہُوں کہ یہاں کیا ہو رہا ہے۔ [15] جیسا تُم سمجھ رہے ہو یہ آدمی نشہ میں نہیں ہیں کیونکہ ابھی تو صبح کے نَو ہی بجے ہیں۔ [16] بلکہ یہ وہ بات ہے جو یوئیل نبی کی معرفت کہی گئی کہ

۱۷ خدا فرماتا ہے کہ میں آخری دِنوں میں،
سب لوگوں پر اپنا رُوح نازل کروں گا۔
اور تمہارے بیٹے اور تمہاری بیٹیاں نبوّت کریں گی،
تمہارے نوجوان رویا
اور تمہارے بزرگ خواب دیکھیں گے۔
۱۸ بلکہ میں اُن دِنوں میں اپنے خدمت گزار مرد اور عورتوں پر،
اپنا رُوح نازل کروں گا،
اور وہ نبوّت کریں گے۔
۱۹ میں اُوپر آسمان پر معجزے
اور نیچے زمین پر کرشمے دکھاؤں گا،
یعنی خُون، آگ اور گاڑھا دھُواں۔
۲۰ سورج تاریک ہو جائے گا
اور چاند خُون کی طرح سُرخ
اِس سے قبل کہ خداوند کا عظیم و جلیل دِن آ پہنچے۔
۲۱ اور جو کوئی خداوند کا نام لے گا
نجات پائے گا۔

۲۲ اَے بنی اِسرائیل! یہ باتیں سُنو:

یسُوعؔ ناصری ایک شخص تھا جسے خدا نے تمہارے لیے بھیجا تھا اور اِس بات کی تصدیق اُن عظیم معجزوں، کارناموں اور نشانوں سے ہوتی ہے جو خدا نے اُس کی معرفت تمہارے درمیان دکھائے جیسا کہ تُم خود بھی جانتے ہو۔
۲۳ جب وہ خدا کے مقرّرہ انتظام اور علمِ سابق کے مطابق پکڑوایا گیا تو تُم نے اُسے غیر یہوُدیوں کے ہاتھوں صلیب پر ٹنگوا کر مار ڈالا۔ ۲۴ لیکن خدا نے اُسے مَوت کے شکنجہ سے چھُڑا کر زندہ کر دیا کیونکہ یہ ناممکن تھا کہ وہ مَوت کے قبضہ میں رہتا۔ ۲۵ کیونکہ داؤدؔ اُس کے بارے میں کہتا ہے کہ

میں خداوند کو ہمیشہ اپنے سامنے دیکھتا رہا۔
کیونکہ وہ میری دائیں طرف ہے،
اِس لیے مجھے جُنبش نہ ہوگی۔
۲۶ چنانچہ میرا دل خوش ہے اور میری زبان شادمان؛
بلکہ میرا جسم بھی اُمید میں قائم رہے گا،
۲۷ کیونکہ تُو مجھے قبر میں چھوڑ نہیں دے گا،
اور نہ ہی اپنے مُقدّس خادم کو سڑنے دے گا۔
۲۸ تُو نے مجھے زندگی کی راہیں دکھائیں؛
تُو اپنے دیدار کی خُوشی سے مجھے معمُور کر دے گا۔

۲۹ اَے بھائیو! میں قوم کے بُزرگ داؤدؔ کے بارے میں تُم سے صاف صاف کہہ سکتا ہُوں کہ وہ مَرا، دفن بھی ہُوا اور اُس کی قبر آج بھی ہمارے درمیان موجُود ہے۔ ۳۰ لیکن وہ نبی تھا اور جانتا تھا کہ خدا نے اُس سے قسم کھائی ہے کہ اُس کی نسل میں سے ایک شخص اُس کے تخت پر بیٹھے گا۔ ۳۱ اُس نے بطور پیش گوئی مسیح کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کا ذکر کیا کہ نہ تو وہ قبر میں چھوڑا گیا، نہ ہی اُس کے جسم کو سڑنے دیا گیا۔ ۳۲ اُسی یسُوعؔ کو خدا نے زندہ کیا جس کے ہم سب گواہ ہیں۔ ۳۳ وہ خدا باپ کے داہنے ہاتھ کی طرف سر بلند ہُوا اور خدا باپ سے پاک رُوح حاصل کی جس کا وعدہ کیا گیا تھا۔ یہ اُسی رُوح کا نزُول ہے جسے تُم دیکھتے اور سُنتے ہو۔ ۳۴ کیونکہ داؤدؔ تو آسمان پر نہیں چڑھا پھر بھی وہ خود کہتا ہے:

خداوند خدا نے میرے خداوند سے کہا:
میری داہنی طرف بیٹھا رہ
۳۵ جب تک کہ میں تیرے دشمنوں کو
تیرے پاؤں کی چوکی نہ بنا دُوں۔

۳۶ اِس لیے اِسرائیلؔ کے سارے لوگوں کو معلوم ہو کہ خدا نے اُسی یسُوعؔ کو جسے تُم نے صلیب پر چڑھایا، خداوند بھی ٹھہرایا اور مسیح بھی۔
۳۷ یہ باتیں سُن کر اُن کے دلوں پر چوٹ لگی تب اُنہوں نے پطرسؔ اور دُوسرے رسُولوں سے کہا کہ اَے بھائیو! ہم کیا کریں؟
۳۸ پطرسؔ نے اُن سے کہا: توبہ کرو اور تُم میں سے ہر ایک اپنے گناہوں کی معافی کے لیے یسُوعؔ مسیح کے نام پر بپتسمہ لے تو تُم پاک رُوح انعام میں پاؤ گے۔ ۳۹ اِس لیے کہ یہ وعدہ تُم سے اور تمہاری اولاد سے ہے اور اُن سب سے بھی ہے جو اُس سے دُور ہیں اور جنہیں ہمارا خداوند خدا اپنے پاس بُلائے گا۔
۴۰ پطرسؔ نے اور بہت سی باتوں کی گواہی دی اور اُنہیں نصیحت کی کہ اپنے آپ کو اِس گمراہ قوم سے بچائے رکھو۔ ۴۱ جنہوں نے اُس کا پیغام قبُول کیا اُنہیں بپتسمہ دیا گیا اور اُس دِن تقریباً تین ہزار آدمیوں کے قریب اُن میں شامل ہو گئے۔

مسیحی مومنین کی رفاقت

۴۲ یہ لوگ رسُولوں سے تعلیم پاتے اور مل جُل کر رہنے اور روٹی توڑنے اور دعا کرنے میں برابر مشغول رہتے تھے۔ ۴۳ رسُولوں کے ذریعہ بہت سے معجزے اور نشان دکھائے گئے اور ہر شخص پر خوف طاری ہو گیا۔ ۴۴ مسیح پر ایمان لانے والے تمام افراد اِکٹھے رہتے تھے اور تمام چیزوں میں ایک دُوسرے کو شریک سمجھتے تھے۔ ۴۵ وہ اپنی جائداد اور مال و اسباب بیچ بیچ کر ہر ایک کو اُس کی ضرورت کے مطابق رقم بانٹ دیا کرتے تھے۔ ۴۶ وہ ہر روز ایک دل ہو کر ہیکل میں جمع ہوتے تھے اور گھروں میں روٹی توڑتے تھے اور اِکٹھے ہو کر خُوشی اور صاف دلی سے اُسے کھاتے تھے۔ ۴۷ وہ خدا کی تمجید کرتے تھے اور سب لوگوں کی نظر میں مقبُول تھے اور خداوند نجات پانے والوں کی تعداد میں روز بروز اضافہ کرتا رہتا تھا۔

ایک مفلوُج بھکاری کا شفا پانا

۳ ایک دِن پطرس اور یُوحنّا دعا کے وقت جب کہ تین بج چکے تھے ہیکل کو جا رہے تھے۔ ۲ اور لوگ ایک آدمی کو جو پیدائشی لنگڑا تھا اُٹھائے لا رہے تھے۔ اُسے وہ ہر روز ہیکل کے دروازے پر جس کا نام ''خُوبصورت'' تھا چھوڑ جاتے تھے تا کہ وہ اندر جانے والوں سے بھیک مانگا کرے۔ ۳ جب اُس نے پطرس اور یُوحنّا کو ہیکل میں داخل ہوتے دیکھا تو اُن سے بھیک مانگنے لگا۔ ۴ پطرس اور یُوحنّا نے اُس کی طرف مُتوجّہ ہو کر اُسے کہا: ہماری طرف دیکھ! ۵ وہ اِس اُمید پر کہ اُسے اُن سے کچھ ملے گا اُن کی طرف متوجّہ ہُوا۔

۶ تب پطرس نے کہا: چاندی سونا تو میرے پاس ہے نہیں لیکن جو میرے پاس ہے میں تجھے دیئے دیتا ہُوں۔ تُو یسُوع ناصری کے نام سے اُٹھ اور چل پھر۔ ۷ پطرس نے جیسے ہی اُس کا دایاں ہاتھ پکڑ کر اُسے اُٹھایا اُس کے پاؤں اور ٹخنے مضبوط ہو گئے ۸ اور وہ اُچھل کر کھڑا ہو گیا اور چلنے پھرنے لگا۔ پھر وہ کُودتا پھاندتا اور خدا کی تعریف کرتا ہُوا اُن کے ساتھ ہیکل میں داخل ہو گیا۔ ۹ اور سب لوگوں نے جو وہاں موجُود تھے اُسے چلتے پھرتے اور خدا کی حمد کرتے دیکھ کر پہچان لیا ۱۰ کہ یہ تو وہی ہے جو ہیکل کے ''خُوبصورت'' دروازے پر بیٹھا بھیک مانگا کرتا تھا۔ وہ اِس واقعہ کو جو اُس کے ساتھ پیش آیا تھا دیکھ کر بڑی ہی حیرت میں پڑ گئے۔

پطرس کا خطاب

۱۱ ابھی وہ آدمی پطرس اور یُوحنّا کو پکڑے کھڑا تھا کہ سب لوگ جو وہاں کھڑے تھے نہایت ہی حیران ہو کر اُن کے پاس سُلیمانی برآمدے میں دوڑے چلے آئے۔ ۱۲ پطرس نے یہ دیکھا تو وہ لوگوں سے یوں مخاطب ہُوا: اَے اِسرائیلی مَردو! تُم اِس بات پر حیران کیوں ہو اور ہمیں ایسے کیوں دیکھ رہے ہو گویا ہم نے اپنی قدرت اور پارسائی سے اِس لنگڑے کو چلنے پھرنے کے قابل بنا دیا ہے؟ ۱۳ ابرہام، اِضحاق اور یعقوب کے خدا یعنی ہمارے آباواجداد کے خدا نے اپنے خادم یسُوع کو جلال بخشا لیکن تُم نے اُسے پکڑوا دیا اور پیلاطُس کی حُضوری میں مَردُود ٹھہرایا، حالانکہ وہ اُسے چھوڑ دینے کا اِرادہ کر چُکا تھا۔ ۱۴ تُم نے یسُوع ایسے پاک اور راستباز کو رَدّ کر کے پیلاطُس سے درخواست کی کہ وہ ایک قاتل کو تمہاری خاطر رہا کر دے۔ ۱۵ تُم نے تو زندگی کے مالک کو مار ڈالا لیکن ہم گواہ ہیں کہ خدا نے اُسے مُردوں میں سے زندہ کر دیا۔ ۱۶ یسُوع کے نام کی قدرت نے اِس لنگڑے کو جو تمہارے سامنے ہے اور جسے تُم جانتے ہو شفا بخشی ہے۔ یہ اُسی کے نام پر ایمان لایا ہے اور تمہارے سامنے شفایاب ہُوا ہے۔

۱۷ میرے بھائیو! میں جانتا ہُوں کہ جو کچھ تُم نے اور تمہارے سرداروں نے یسُوع کے ساتھ کیا وہ تمہاری نادانی کی وجہ سے تھا۔ ۱۸ مگر خدا نے اُن ساری باتوں کو جو اُس نے اپنے نبیوں کی زبانی کہی تھیں کہ اُس کا مسیح دُکھ اُٹھائے گا پُورا کر دکھایا۔ ۱۹ پس توبہ کرو اور خدا سے رجُوع ہو تا کہ وہ تمہارے گناہوں کو مٹا دے اور خداوند کی طرف سے تمہارے لیے رُوحانی تازگی کے دِن آئیں۔ ۲۰ اور وہ مسیح یعنی یسُوع کو جسے اُس نے مقرّر کیا ہے تمہارے لیے بھیجے۔ ۲۱ لیکن جب تک وہ ساری چیزیں جن کا ذکر خدا نے قدیم زمانوں میں اپنے پاک نبیوں کی زبانی کیا ہے بحال نہ کر دی جائیں، یسُوع کا آسمان پر رہنا لازم ہے۔

۲۲ مُوسیٰ نے بھی اِسی سلسلہ میں کہا تھا کہ خداوند تمہارا خدا تمہارے پاس ایک نبی بھیجے گا جس طرح اُس نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے۔ وہ نبی تمہارے ہی بھائیوں میں سے ہو گا اور تُم اُس کی ہر بات پر کان لگانا۔ ۲۳ جو اُس کی بات نہ مانے گا وہ خدا کے لوگوں میں سے نکال کر مٹا دیا جائے گا۔

۲۴ سموئیل سے لے کر پچھلے تمام نبیوں نے اِن باتوں کے بارے میں خبر دی ہے۔ ۲۵ تُم نبیوں کی اولاد ہو اور جو عہد خدا نے ہمارے آباواجداد سے باندھا تھا اُس میں تُم سب شریک ہو۔ خدا نے ابرہام سے کہا تھا کہ میں تیری اولاد کے ذریعہ دنیا کی تمام قوموں کو برکت دُوں گا۔ ۲۶ خدا نے اپنے خادم کو چُن کر پہلے تمہارے پاس بھیجا تا کہ تمہیں یہ برکت حاصل ہو کہ تُم میں سے ہر

ایک اپنی بدکاریوں سے باز آئے۔

پطرس اور یُوحنّا عدالتِ عالیہ میں

۴ ابھی پطرس اور یُوحنّا لوگوں سے کلام کر رہے تھے کہ کچھ کاہن، ہیکل کا سردار اور بعض صدُوقی وہاں پہنچے۔ [۲] وہ سخت رنجیدہ تھے کہ رسُول لوگوں کو یہ تعلیم دیتے تھے کہ جیسے یسُوع مُردوں میں سے زندہ ہوگیا ہے اُسی طرح سب لوگ مَوت کے بعد زندہ ہوجائیں گے۔ [۳] اُنہوں نے پطرس اور یُوحنّا کو گرفتار کر لیا اور چونکہ شام کا وقت تھا، اُنہیں اگلے دِن تک کے لیے قید خانہ میں ڈال دیا۔ [۴] پھر بھی کئی لوگ اُن کا پیغام سُن کر ایمان لائے اور اُن کی تعداد بڑھتے بڑھتے پانچ ہزار کے قریب جا پہنچی۔

[۵] اگلے دِن یہُودیوں کے سردار، بُزرگ اور شریعت کے عالِم یروشلیم میں جمع ہوئے۔ [۶] حنّا سردار کاہن وہاں موجُود تھا اور کائفا، یُوحنّا، اِسکندر اور سردار کاہن کے خاندان کے دُوسرے لوگ بھی موجُود تھے۔ [۷] اُنہوں نے پطرس اور یُوحنّا کو اپنے سامنے بُلوایا اور اُن سے پُوچھا: تُم نے کس قُدرت یا کس کے نام سے یہ کام کیا ہے؟ [۸] تب پطرس پاک رُوح سے معمُور ہوکر اُن سے یوں گویا ہُوا:

قوم کے سردارو اور بُزرگو! [۹] اگر ہمیں آج اِس لیے طلب کیا گیا ہے کہ ہم ایک نیک کام کے لیے جوابدہ ہوں جو ہم نے ایک اپاہج کے لیے کیا اور اُسے شفا دی [۱۰] تو تمہیں اور ساری اِسرائیلی قوم کو معلوم ہو کہ یہ شخص اُس یسُوع ناصری کے نام کی قُدرت سے شفایاب ہو کر تمہارے سامنے موجُود ہے جسے تُم نے مصلُوب کیا۔ لیکن خدا نے اُسے مُردوں میں سے زندہ کر دیا۔

[۱۱] یہ وہی پتھر ہے جسے تُم معماروں نے ردّ کر دیا لیکن وہی کونے کے سرے کا پتھر ہوگیا۔

[۱۲] نجات کسی اور کے وسیلہ سے نہیں ہے کیونکہ آسمان کے نیچے لوگوں کو کوئی دُوسرا نام نہیں دیا گیا ہے جس کے وسیلہ سے ہم نجات پاسکیں۔

[۱۳] جب اُنہوں نے پطرس اور یُوحنّا کی دلیری دیکھی اور اُنہیں معلوم ہُوا کہ وہ اَن پڑھ اور معمولی آدمی ہیں تو بہت حیران ہُوئے۔ تب وہ جان گئے کہ یہ لوگ یسُوع کے ساتھ رہ چُکے ہیں۔ [۱۴] وہ پطرس اور یُوحنّا کے خلاف کچھ نہ کہہ سکے اِس لیے کہ جس شخص نے شفا پائی تھی وہ اُن کے ساتھ کھڑا تھا۔ [۱۵] چنانچہ اُنہوں نے پطرس اور یُوحنّا کو عدالت سے باہر جانے کو کہا اور آپس میں مشورہ کر کے کہنے لگے: [۱۶] ہم اِن لوگوں کے ساتھ کیا کریں؟ یروشلیم کے سب لوگ جانتے ہیں کہ اُنہوں نے ایک بڑا معجزہ کر دکھایا ہے جس کا ہم بھی اِنکار نہیں کر سکتے۔ [۱۷] پھر بھی ہم نہیں چاہتے کہ یہ بات لوگوں میں زیادہ مشہُور ہو۔ بہتر یہی ہے کہ ہم اُنہیں تنبیہ کر دیں کہ وہ آیندہ یسُوع کا نام لے کر کسی سے بات نہ کریں۔

[۱۸] لہٰذا اُنہوں نے اُنہیں اندر بُلا کر حکم دیا کہ یسُوع کا نام لے کر ہرگز بات نہ کریں اور نہ تعلیم دیں۔ [۱۹] لیکن پطرس اور یُوحنّا نے اُنہیں جواب دیا کہ تُم خود ہی فیصلہ کرو کہ کیا خدا کی نظر میں یہ بھلا ہے کہ ہم تمہاری بات مانیں نہ کہ خدا کی؟ [۲۰] کیونکہ ممکن نہیں کہ ہم نے جو کچھ دیکھا اور سُنا ہے اُس کا ذکر نہ کریں۔

[۲۱] تب اُنہوں نے پطرس اور یُوحنّا کو ڈرا دھمکا کر چھوڑ دیا۔ دراصل وہ فیصلہ نہ کر سکے کہ اُنہیں سزا دیں تو کیسے دیں کیونکہ تمام لوگ اُس ماجرا کے سبب سے خدا کی تمجید کر رہے تھے۔ [۲۲] اور جو آدمی معجزانہ طور پر شفایاب ہُوا تھا، چالیس برس سے زیادہ کا تھا۔

ایمانداروں کی دعا

[۲۳] پطرس اور یُوحنّا اپنی رہائی کے بعد اپنے لوگوں کے پاس چلے گئے اور جو کچھ سردار کاہنوں اور بزُرگوں نے اُنہیں کہا تھا، اُن سے کہہ سُنایا۔ [۲۴] جب اُنہوں نے یہ باتیں سُنیں تو بلند آواز سے خدا سے دعا کرنے لگے: اَے قادرِ مطلق خداوند! تُو نے آسمان، زمین اور سمندر اور جو کچھ اُن میں ہے، سب کو بنایا۔ [۲۵] تُو نے پاک رُوح کے وسیلہ سے اپنے خادم اور ہمارے باپ داؤد کی زبانی فرمایا:

قومیں طیش میں کیوں ہیں
اور اُمّتوں نے فضول منصوبے باندھے؟
[۲۶] زمین کے بادشاہ، خداوند اور اُس کے مسیح
کے خلاف اُٹھ کھڑے ہُوئے
اور فرمانرواؤں نے مِل کر مخالفت کی۔

[۲۷] یہ حقیقت ہے کہ ہیرودیس، پُنطیُس پیلاطُس، غیر یہُودی اور یہُودی سب مِل کر تیرے مُقدّس خادم یسُوع کے خلاف ہو گئے جسے تُو نے مسیح مقرّر کیا۔ [۲۸] وہ اِس لیے جمع ہُوئے کہ جو کچھ تُو اپنی قدرت اور ارادہ کے مطابق پہلے ہی سے ٹھہرا چُکا تھا اُسے عمل میں لائیں۔ [۲۹] اب اَے خداوند! اُن کی دھمکیوں کو دیکھ اور اپنے بندوں کو توفیق دے کہ وہ تیرا کلام بڑی دلیری کے ساتھ لوگوں کو سُنا سکیں۔ [۳۰] اپنا ہاتھ بڑھا اور اپنے مُقدّس خادم یسُوع کے نام سے شفا دے، معجزے دکھا اور حیرت انگیز کام کر۔

[۳۱] جب وہ دعا کر چُکے تو وہ جگہ جہاں وہ جمع تھے لرز اُٹھی اور وہ سب پاک رُوح سے معمُور ہو گئے اور خدا کا کلام دلیری سے سُنانے لگے۔

ایمانداروں کی رفاقت

[۳۲] ایمان لانے والوں کی جماعت ایک دل اور ایک جان تھی۔کوئی بھی ایسا نہ تھا جو اپنے مال کو صرف اپنا سمجھتا ہو بلکہ دُوسروں کو بھی ساری چیزوں میں شریک سمجھتا تھا۔
[۳۳] اور رسوُل بڑی قُدرت کے ساتھ خداوند یسُوعؔ کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کی گواہی دیتے تھے اور اُن سب پر خدا کا بڑا فضل تھا۔ [۳۴] اُن میں کوئی بھی محتاج نہ تھا کیونکہ زمینوں اور گھروں کے مالک اُنہیں بیچ بیچ کر اُن کی قیمت لاتے تھے۔ [۳۵] اور اُسے رسوُلوں کے قدموں میں رکھ دیتے تھے اور وہ ہر ایک کو اُس کی ضرورت کے مطابق بانٹ دی جاتی تھی۔
[۳۶] یُوسُفؔ ایک لاوی تھا جو قُبرُصؔ کا باشندہ تھا۔اُسے رسوُلوں نے برناباؔس کا نام دیا جس کا مطلب ہے نصیحت کا بیٹا۔ [۳۷] اُس نے اپنا کھیت بیچا اور قیمت لاکر رسوُلوں کے قدموں میں رکھ دی۔

حننیاہ اور سفیرہ

۵ حننیاؔہ نام ایک آدمی اور اُس کی بیوی سفیرؔہ نے اپنی جائداد کا کچھ حِصّہ فروخت کیا۔ [۲] اُس نے قیمت میں سے کچھ اپنے پاس رکھ لیا جس کا اُس کی بیوی کو علم تھا اور باقی رقم لاکر رسوُلوں کے قدموں میں رکھ دی۔
[۳] پطرسؔ نے اُس سے کہا: حننیاؔہ! شیطان نے تیرے دل میں یہ بات کیسے ڈال دی کہ تُو پاک رُوح سے جھوُٹ بولے اور زمین کی قیمت میں سے کچھ رکھ لے؟ [۴] کیا فروخت کیے جانے سے قبل زمین تیری نہ تھی ،لیکن بِک جانے کے بعد تیری نہ رہی؟ تجھے دل میں ایسا سوچنے پر کس نے مجبُور کر دیا؟ تُو نے اِنسان سے نہیں بلکہ خدا سے جھوُٹ بولا ہے۔
[۵] حننیاؔہ یہ سُنتے ہی گر پڑا اور اُس کا دم نکل گیا اور جن لوگوں نے یہ سُنا اُن پر بڑا خوف طاری ہو گیا۔ [۶] تب کچھ جوان آئے اور اُنہوں نے اُس کی لاش کو کفن میں لپیٹا اور باہر لے جا کر دفن کر دیا۔
[۷] تین گھنٹوں بعد اُس کی بیوی وہاں آئی۔وہ اِس ماجرے سے بے خبر تھی۔ [۸] پطرسؔ نے اُس سے پُوچھا: مجھے بتا کیا زمین کی اتنی ہی قیمت ملی تھی؟

اُس نے کہا: ہاں ،کل قیمت اتنی ہی تھی۔
[۹] پطرسؔ نے اُس سے کہا: خدا کے پاک رُوح کو آزمانے کے لیے تُم کس طرح راضی ہو گئے۔دیکھ! جن لوگوں نے تیرے خاوند کو دفن کیا اُن کے قدم دروازے تک پہنچ چُکے ہیں اور وہ تجھے بھی باہر لے جائیں گے۔
[۱۰] وہ اُسی وقت پطرسؔ کے قدموں میں گر پڑی اور اُس کا دم نکل گیا۔جب جوان اندر آئے تو اُسے مُردہ پا کر باہر اُٹھا لے گئے اور اُسے اُس کے شوہر کے پہلوُ میں دفن کر دیا۔ [۱۱] ساری کلیسیا، بلکہ ان باتوں کے تمام سُننے والوں پر بڑا خوف چھا گیا۔

رسوُلوں کے معجزے اور حیرت انگیز کام

[۱۲] رسوُلوں نے لوگوں میں کئی معجزے اور حیرت انگیز کام کیے اور سارے ایماندار ایک دل ہو کر سُلیمانی برآمدے میں جمع ہُوا کرتے تھے۔ [۱۳] حالانکہ لوگ اُن کی بہت زیادہ عزّت کرتے تھے لیکن کسی کو یہ جرأت نہ ہوتی تھی کہ اُن میں شامل ہو۔ [۱۴] اِس کے باوجُود کئی مَرد اور کئی عورتیں ایمان لائیں اور خداوند کے ماننے والوں کی تعدا بڑھتی چلی گئی۔ [۱۵] اور لوگ بیماروں کو چارپائیوں اور چٹائیوں پر لا لا کر سڑکوں پر ڈال دیتے تھے تاکہ جب پطرسؔ وہاں سے گُزرے تو کم از کم اتنا تو ہو کہ اُس کا سایہ ہی اُن پر پڑ جائے۔
[۱۶] یرُوشلیمؔ کی چاروں طرف کے قصبوں سے بے شمار لوگ بیماروں اور اُن کو جن میں بدرُوحیں ہوتی تھیں، اپنے ساتھ لاتے تھے اور وہ سب کے سب اچھّے کر دیئے جاتے تھے۔

رسوُلوں کا ستایا جانا

[۱۷] اِس پر سردار کاہن اور اُس کے سارے ساتھی جو صدُوقیوں کے فرقہ کے تھے حَسد سے بھر گئے اور رسوُلوں کی مخالفت پر اُتر آئے [۱۸] اور اُنہوں نے رسوُلوں کو گرفتار کروا کر جیل میں ڈال دیا۔ [۱۹] لیکن رات کو خداوند کا فرشتہ جیل کے دروازے کھول کر رسوُلوں کو باہر نکال لایا اور اُن سے کہنے لگا: [۲۰] جاؤ اور ہیکل کے صحن میں کھڑے ہو کر اِس نئی زندگی کی ساری باتیں لوگوں کو سُناؤ۔
[۲۱] چنانچہ صبح ہوتے ہی وہ ہیکل کے صحن میں جا پہنچے اور جیسا حکم ملا تھا، لوگوں کو تعلیم دینے لگے۔

جب سردار کاہن اور اُس کے ساتھی وہاں آئے تو اُنہوں نے عدالتِ عالیہ کا اِجلاس طلب کیا جس میں یہوُدیوں کے سارے بُزرگ جمع تھے اور اُنہوں نے جیل سے رسوُلوں کو بُلا بھیجا۔ [۲۲] جب سپاہی جیل میں پہنچے تو اُنہوں نے رسوُلوں کو وہاں نہ پایا اور واپس آکر خبر دی [۲۳] اور کہا کہ ہم نے جیل کو بڑی حفاظت سے بند کیا ہُوا اور پہرہ داروں کو دروازوں پر کھڑے پایا لیکن جب ہم نے اُنہیں کھولا تو اندر کوئی نہ ملا۔ [۲۴] یہ باتیں سُن کر ہیکل کے سردار اور سردار

کاہن سب کے سب حیران رہ گئے کہ اب کیا ہوگا۔
[25] اُسی وقت کسی نے آ کر خبر دی کہ دیکھو وہ آدمی جنہیں تُم نے جیل میں ڈالا تھا ہیکل میں کھڑے لوگوں کو تعلیم دے رہے ہیں۔ [26] اِس پر ہیکل کا سردار اپنے سپاہیوں کے ساتھ گیا اور رسُولوں کو پکڑ لایا لیکن زبردستی نہیں کیونکہ وہ لوگوں سے ڈرتے تھے کہ کہیں وہ اُنہیں سنگسار نہ کر دیں۔

[27] اُنہوں نے رسُولوں کو لا کر عدالتِ عالیہ میں پیش کیا اور سردار کاہن نے اُن سے کہا: [28] ہم نے تمہیں سخت تاکید کی تھی کہ یسُوعؔ کا نام لے کر تعلیم نہ دینا۔ اِس کے باوجُود تُم نے سارے یروشلیمؔ میں اپنی تعلیم پھیلا دی ہے اور ہمیں اُس شخص کے خُون کا ذمّہ دار ٹھہرانا چاہتے ہو۔

[29] پطرسؔ اور دُوسرے رسُولوں نے جواب دیا کہ ہم پر اِنسان کے حکم کی بجائے خدا کا حکم ماننا زیادہ فرض ہے۔ [30] ہمارے باپ دادا کے خدا نے اُس یسُوعؔ کو مُردوں میں سے زندہ کر دیا جسے تُم نے صلیب پر لٹکا کر مار ڈالا تھا۔

[31] خدا نے اُسی کو فرمانروا اور مُنجّی ٹھہرا کر اپنے داہنے ہاتھ کی طرف سربلندی بخشی تاکہ وہ اسرائیلؔ کو توبہ کی توفیق اور گناہوں کی معافی عطا فرمائے۔ [32] ہم اِن باتوں کے گواہ ہیں اور پاک رُوح بھی شاہد ہے، جسے خدا نے اپنے فرمانبرداروں کو عطا کیا ہے۔

[33] جب اُنہوں نے یہ سُنا تو جل بھُن گئے اور چاہا کہ اُنہیں ٹھکانے لگا دیں۔ [34] لیکن ایک فریسی نے جس کا نام گملی ایلؔ تھا اور جو شریعت کا معلّم تھا اور سب لوگوں میں معزّز سمجھا جاتا تھا، عدالت میں کھڑے ہو کر حکم دیا کہ اِن آدمیوں کو تھوڑی دیر کے لیے باہر بھیج دو۔ [35] پھر وہ یوں گویا ہُوا: اَے اِسرائیلیو! جو کچھ تُم اِن آدمیوں کے ساتھ کرنا چاہتے ہو اُسے اچھی طرح سوچ لو۔
[36] کیونکہ کچھ عرصہ پہلے تھیوُداسؔ اُٹھا تھا اور اُس نے دعویٰ کیا تھا کہ میں بھی کچھ ہُوں اور تقریباً چار سَو آدمی اُس سے مل گئے تھے۔ مگر وہ مارا گیا اور اُس کے سارے ماننے والے تِتّر بِتّر ہو کر تباہ ہو گئے۔ [37] اُس کے بعد یہوُداہؔ گلیلی اِسم نویسی کے ایّام میں نمُودار ہُوا اور اُس نے کئی لوگوں کو اپنی طرف کر لیا۔ وہ بھی مارا گیا اور اُس کے جتنے بھی پیروکار تھے سب کے سب پراگندہ ہو گئے۔ [38] اب میں تو تُم سے یہی کہوں گا کہ اِن آدمیوں سے دُور ہی رہو اور اِنہیں جانے دو کیونکہ اگر یہ تدبیر یا یہ کام اِنسانوں کی طرف سے ہے تو خُود بخُود مٹ جائے گا۔ [39] لیکن اگر یہ خدا کی طرف سے ہے تو تُم اِن آدمیوں کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکو گے بلکہ خدا کے خلاف لڑنے والے ٹھہرو گے۔ اُنہوں نے اُس کی صلاح مان لی۔
[40] اور رسولوں کو اندر بُلا کر اُنہیں کوڑے لگوائے اور تاکید کی کہ آیندہ یسُوعؔ کا نام لے کر کوئی بات نہ کریں اور اُنہیں جانے دیا۔
[41] رسُول عدالتِ عالیہ سے چلے گئے۔ وہ اِس بات پر خُوش تھے کہ یسُوعؔ کی خاطر بےعزّت ہونے کے لائق سمجھے گئے۔ [42] وہ تعلیم دینے سے باز نہ آئے بلکہ ہر روز ہیکل میں اور گھروں میں خُوشخبری سُناتے رہے کہ یسُوعؔ ہی مسیح ہے۔

سات مددگاروں کا اِنتخاب

٦ اُن دِنوں جب شاگردوں کی تعداد بڑھتی جا رہی تھی تو یُونانی یہوُدیؔ مقامی یہوُدیوں کی شکایت کر کے کہنے لگے کہ روزمرّہ کے کھانے کی تقسیم کے وقت ہماری بیواؤں کی زیادہ پرواہ نہیں کی جاتی۔ [2] یہ سُن کر بارہ رسُولوں نے سارے شاگردوں کو جمع کیا اور کہا: ہمارے لیے مناسب نہیں کہ ہم خدا کے کلام کی منادی کرنا چھوڑ دیں اور کھانا تقسیم کرنے کا انتظام کرنے لگیں۔ [3] اِس لیے اَے بھائیو! اپنے میں سے سات نیک نام اشخاص کو چُن لو جو پاک رُوح اور دانائی سے معمُور ہوں تاکہ ہم اُنہیں اِس کام کی ذمّہ داری سونپ دیں۔ [4] لیکن ہم تو دعا کرنے اور کلام سُنانے میں مشغُول رہیں گے۔
[5] یہ بات ساری جماعت کو پسند آئی اور اُنہوں نے ایک تو ستِفنُسؔ کو جو ایمان اور پاک رُوح سے بھرا ہُوا تھا، چُنا اور دُوسرے جن اشخاص کو چُنا وہ تھے: فِلپُّسؔ، پرخرُسؔ، نیکانورؔ، تیمونؔ، پُرمناسؔ اور نیکلاؤسؔ جو انطاکیہؔ کا ایک نَو مُرید یہوُدی تھا [6] اور اُنہیں رسُولوں کے حُضور میں پیش کیا جنہوں نے اُن کے لیے دعا کی اور اُن پر ہاتھ رکھے۔
[7] اِس طرح خدا کا کلام پھیلتا چلا گیا اور یروشلیمؔ میں شاگردوں کی تعداد بہت ہی بڑھ گئی اور بہت سے کاہن بھی ایمان لائے اور مسیحی ہو گئے۔

ستِفنُسؔ کی گرفتاری

[8] ستِفنُسؔ خدا کے فضل اور اُس کی قوّت سے بھرا ہُوا تھا۔ وہ لوگوں میں حیرت انگیز کام اور بڑے معجزے دکھاتا تھا۔ [9] آزادی پائے ہُوئے یہوُدیوں کا ایک عبادتخانہ تھا جس میں کُرینےؔ اور اِسکندریہؔ کے بعض یہوُدی عبادت کیا کرتے تھے۔ یہ لوگ اور کلِکیہؔ اور آسیہؔ کے کچھ یہوُدی مل کر ستِفنُسؔ سے بحث کرنے لگے۔ [10] لیکن وہ جس حکمت اور رُوح سے کلام کرتا تھا، وہ اُس کا مقابلہ نہ کر سکے۔
[11] تب اُنہوں نے کچھ لوگوں کو سکھایا کہ وہ یہ کہیں کہ ہم نے

ستِفنُس کو مُوسیٰ اور خدا کے خلاف کُفر بکتے سُنا ہے۔
[۱۲] اِس طرح اُنہوں نے عوام کو، یہُودی بُزرگوں اور شریعت کے عالموں کو ستِفنُس کے خلاف اُبھارا اور وہ ستِفنُس کو پکڑ کر لے آئے اور اُسے عدالتِ عالیہ میں پیش کر دیا۔ [۱۳] اُنہوں نے بہت سے جھُوٹے گواہ بھی پیش کیے جنہوں نے یہ گواہی دی کہ یہ شخص اِس مُقدّس ہیکل اور شریعت کے خلاف زبان چلانے سے باز نہیں آتا۔ [۱۴] اور ہم نے اُسے یہ بھی کہتے سُنا ہے کہ یسُوع ناصری اِس مقام کو تباہ کر دے گا اور اِن رسموں کو جو ہمیں مُوسیٰ کی طرف سے ملی ہیں بدل ڈالے گا۔
[۱۵] عدالتِ عالیہ کے ارکان ستِفنُس کو گھُور گھُور کر دیکھنے لگے لیکن اُس کا چہرہ فرشتہ کا سا دِکھائی دے رہا تھا۔

ستِفنُس کا بیان

7 تب سردار کاہن نے ستِفنُس سے پُوچھا: کیا یہ اِلزامات درست ہیں؟
[۲] ستِفنُس نے جواب دیا: میرے بھائیو اور بُزرگو! میری سُنو! خدا کا جلال ہمارے بزُرگ ابرہام پر اُس وقت ظاہر ہُوا جب وہ حاران میں مقیم ہونے سے پہلے مسوپتامیہ میں رہتا تھا۔ [۳] خدا نے اُس سے کہا: اپنے وطن اور رشتہ داروں کو چھوڑ کر اُس ملک میں جا بس جو میں تجھے دکھاؤں گا۔
[۴] اِس پر وہ کسدیوں کے مُلک کو چھوڑ کر حاران میں جا بسا۔ اُس کے باپ کی وفات کے بعد خدا نے اُسے اُس مُلک میں لا بسایا جہاں اب تُم بسے ہُوئے ہو۔ [۵] خدا نے اُسے یہاں کچھ بھی وراثت میں نہیں دیا، ایک گز زمین بھی نہیں۔ لیکن وعدہ ضرور کیا کہ میں یہ زمین تجھے اور تیرے بعد تیری نسل کے قبضہ میں دے دُوں گا حالانکہ اُس وقت ابرہام کے کوئی اولاد نہ تھی۔
[۶] خدا نے ابرہام سے کہا: تیری نسل ایک دُوسرے ملک میں پردیسیوں کی طرح رہے گی۔ وہاں کے لوگ اُسے غلامی میں رکھیں گے اور چار سَو برس تک اُس سے بدسلُوکی سے پیش آتے رہیں گے [۷] لیکن میں اُس قوم کو جو اُسے غلام بنائے گی سزا دُوں گا اور اُس کے بعد تیری نسل کے لوگ وہاں سے نکل کر اِس جگہ میری عبادت کریں گے۔ [۸] اور خدا نے ابرہام سے ایک عہد باندھا جس کا نشان ختنہ تھا۔ چنانچہ جب اِضحاق پیدا ہُوا اور آٹھ دِن کا ہو گیا تو ابرہام نے اُس کا ختنہ کیا۔ پھر اِضحاق سے یعقوب پیدا ہُوا اور یعقوب سے ہماری قوم کے بارہ قبیلوں کے بُزرگ پیدا ہُوئے۔
[۹] یعقوب کے بیٹوں نے حَسد میں آ کر اپنے بھائی یُوسُف کو چند مِصریوں کے ہاتھ بیچ ڈالا اور وہ اُسے غلام بنا کر مِصر لے گئے۔ مگر خدا یُوسُف کے ساتھ تھا۔ [۱۰] اُس نے اُسے ساری مصیبتوں سے بچائے رکھا اور اُسے حکمت عطا کی اور مِصر کے بادشاہ فرعون کی نظر میں ایسی مقبولیّت بخشی کہ اُس نے یُوسُف کو مِصر کا حاکم مقرّر کر دیا اور اپنے محل کا مُختار بنا دیا۔
[۱۱] ایک دفعہ سارے مِصر اور کنعان میں قحط پڑ گیا اور بڑی مصیبت آئی اور ہمارے آبا و اجداد کو بھی اناج کی قِلّت محسوس ہونے لگی۔ [۱۲] جب یعقوب نے سُنا کہ مِصر میں اناج مل سکتا ہے تو اُس نے ہمارے بُزرگوں کو مِصر روانہ کیا جہاں وہ پہلی بار گئے تھے۔ [۱۳] جب وہ دُوسری بار مِصر گئے تو یُوسُف نے اپنے آپ کو اُن پر ظاہر کر دیا اور فرعون کو بھی یُوسُف کی قومیّت معلوم ہو گئی۔ [۱۴] اِس واقعہ کے بعد یُوسُف نے اپنے باپ یعقوب کو اور اُس کے سارے خاندان کو جو پچھتّر افراد پر مشتمِل تھا بُلا بھیجا۔ [۱۵] چنانچہ یعقوب مِصر چلا گیا اور وہ اور ہمارے آبا و اجداد وہیں مَرے۔ [۱۶] اُن کی لاشوں کو وہاں سے سِکم منتقل کیا گیا اور اُنہیں اُس مقبرہ میں دفن کیا گیا جسے ابرہام نے رقم دے کر سِکم میں بنی حمُور سے خریدا تھا۔
[۱۷] خدا نے ابرہام سے ایک وعدہ کیا تھا۔ جب اُس وعدہ کے پُورے ہونے کا وقت آیا تو مِصر میں ہمارے لوگوں کی تعداد کافی بڑھ چُکی تھی۔ [۱۸] اُس وقت ایک دُوسرا بادشاہ مِصر پر حکمران ہو چُکا تھا جو یُوسُف کے بارے میں کچھ بھی نہ جانتا تھا۔ [۱۹] اُس نے ہماری قوم کے ساتھ دھوکہ بازی کی اور ہمارے آبا و اجداد پر بڑے ظُلم ڈھائے اور اُنہیں مجبُور کر دیا کہ وہ اپنے ننھے بچّوں کو باہر پھینک آئیں تا کہ وہ مَر جائیں۔
[۲۰] اُن ہی دِنوں مُوسیٰ پیدا ہُوا۔ وہ نہایت ہی خُوبصورت تھا۔ وہ تین ماہ تک اپنے باپ کے گھر میں پرورش پاتا رہا۔ [۲۱] بعد کو جب اُسے باہر پھینکا گیا تو فرعون کی بیٹی اُسے اُٹھا لائی اور اپنے بیٹے کی طرح اُس کی پرورش کی۔ [۲۲] مُوسیٰ نے مِصریوں کی ساری تعلیم و تربیت حاصل کی اور وہ کلام اور عمل دونوں میں قوّت والا تھا۔
[۲۳] جب مُوسیٰ چالیس برس کا ہُوا تو اُس کے جی میں آیا کہ وہ اپنے بھائیوں یعنی بنی اِسرائیل کا حال معلوم کرے۔ [۲۴] اُس نے اُن میں سے ایک کو ظُلم سہتے ہُوئے دیکھا تو اُس کی مدد کو پہنچا اور اُس ظالم مِصری کو قتل کر کے اُس کے ظُلم کا بدلہ لے لیا۔ [۲۵] مُوسیٰ کا خیال تھا کہ اُس کی برادری کے لوگوں کو اِس بات کا احساس ہو جائے گا کہ خدا اُس کے ذریعہ اُنہیں مِصریوں کی غُلامی سے نجات بخشے گا، لیکن اُنہیں اِس کا احساس تک نہ ہُوا۔ [۲۶] اگلے

دِن مُوسیٰؔ نے دو اِسرائیلیوں کو آپس میں لڑتے دیکھا تو اُن میں صُلح کرانے کی کوشش کی۔ اُس نے اُن سے کہا: اَے جوانو! تُم تو آپس میں بھائی بھائی ہو۔ کیوں ایک دُوسرے کو مار رہے ہو؟
[۲۷] لیکن جو آدمی اپنے پڑوسی کو مار رہا تھا اُس نے مُوسیٰؔ کو دھُتکار دیا اور کہا: تجھے کس نے ہم پر حاکم اور قاضی مقرّر کیا ہے؟ [۲۸] جس طرح تُو نے کل اُس مِصری کو قتل کر ڈالا تھا کیا مجھے بھی اُسی طرح مار ڈالنا چاہتا ہے؟ [۲۹] یہ بات سُنتے ہی مُوسیٰؔ وہاں سے بھاگ نکلا اور مُلک مِدیانؔ میں ایک پردیسی کی طرح رہنے لگا اور وہاں اُس کے دو بیٹے پیدا ہُوئے۔
[۳۰] چالیس برس بعد کوہِ سیناؔ کے بیابان میں اُسے ایک جلتی ہُوئی جھاڑی کے شعلہ میں فرشتہ دکھائی دیا۔ [۳۱] مُوسیٰؔ نے یہ منظر دیکھا تو حیران رہ گیا اور جب اُسے غور سے دیکھنے کے لیے نزدیک بڑھا تو اُسے خداوند کی آواز سُنائی دی [۳۲] کہ میں تیرے آباواجداد کا یعنی ابرہامؔ، اِضحاقؔ اور یعقوبؔ کا خدا ہُوں۔ مُوسیٰؔ اُس منظر کی تاب نہ لا سکا اور ڈر کے مارے کانپنے لگا۔
[۳۳] تب خداوند نے اُس سے کہا: اپنے جُوتے اُتار کیونکہ جس جگہ تُو کھڑا ہے وہ پاک سرزمین ہے۔ [۳۴] میں نے مِصرؔ میں اپنے لوگوں کی مصیبت دیکھ لی ہے۔ میں نے اُن کی آہ و زاری بھی سُنی ہے۔ اِس لیے میں اُنہیں چھُڑانے کے لیے نیچے اُترا ہُوں۔ اب آ، میں تجھے واپس مِصرؔ بھیجنے والا ہُوں۔
[۳۵] یہی ہے وہ مُوسیٰؔ جس کا اُنہوں نے اِنکار کیا تھا اور کہا تھا کہ تجھے کس نے ہم پر حاکم اور قاضی مقرّر کیا ہے؟ اِسی مُوسیٰؔ کو خدا نے اُس فرشتہ کی معرفت جو اُسے جھاڑی میں نظر آیا تھا حاکم اور چھُڑانے والا بنا کر بھیج دیا۔
[۳۶] یہی شخص مُوسیٰؔ لوگوں کو مِصرؔ سے نکال لایا اور مُلک مِصرؔ میں بحرِ قُلزمؔ پر اور چالیس سال تک بیابان میں حیرت انگیز معجزے اور نشان دکھاتا رہا۔
[۳۷] اِسی مُوسیٰؔ نے بنی اِسرائیلؔ سے کہا تھا کہ خدا تمہارے بھائیوں میں سے تمہارے لیے میری مانند ایک نبی برپا کرے گا تُم اُس کی سُننا۔ [۳۸] یہی مُوسیٰؔ بیابان میں بنی اِسرائیلؔ کے ساتھ تھا۔ یہی تھا جس سے فرشتہ کوہِ سیناؔ پر ہمکلام ہُوا اور اُسی کو زندہ کلام عطا کیا گیا تاکہ وہ ہم تک پہنچا دے۔
[۳۹] لیکن ہمارے آباواجداد نے اُس کی فرمانبرداری نہ کی بلکہ اُسے ردّ کر دیا اور اُن کے دل مِصرؔ کی طرف راغب ہونے لگے۔ [۴۰] اُنہوں نے ہارونؔ سے کہا: ہمارے لیے ایسے معبُود بنا دے جو ہمارے آگے آگے چلیں کیونکہ ہم نہیں جانتے کہ مُوسیٰؔ کا جو ہمیں مِصرؔ سے نکال کر لایا ہے کیا ہُوا۔ [۴۱] تب اُنہوں نے بچھڑے کی شکل کا بُت بنایا۔ اُس کے آگے قُربانیاں چڑھائیں اور اپنے ہاتھوں کی کاریگری پر جشن منایا۔ [۴۲] لیکن خدا نے اُن سے مُنہ موڑ لیا اور اُنہیں آسمان کے ستاروں اور سیّاروں کی پرستش کرنے کے لیے چھوڑ دیا جیسا کہ نبیوں کی کتاب میں لکھا ہے:

اَے بنی اِسرائیلؔ! کیا تُم چالیس سال تک
بیابان میں میرے لیے قربانیاں کرتے اور نذریں لاتے
رہے؟ نہیں۔
[۴۳] بلکہ تُم اپنے ساتھ مولکؔ کا خیمہ
اور اپنے دیوتا رِفانؔ کا ستارا لیے پھرتے تھے
یعنی وہ بُت جنہیں تُم نے پرستش کے لیے بنایا تھا۔
اِس لیے میں تمہیں بابلؔ سے بھی پرے جلاوطن کر دُوں گا۔

[۴۴] بیابان میں ہمارے آباواجداد کے پاس شہادت کا خیمہ تھا جس کا نمُونہ مُوسیٰؔ نے دیکھا تھا اور کلام کرنے والے نے اُسے ہدایت کی تھی کہ ایک خیمہ اُسی کے موافق بنانا۔ چنانچہ شہادت کا خیمہ اُسی نمُونہ پر بنایا گیا۔ [۴۵] جب یہ خیمہ ہمارے آباواجداد کو ملا تو وہ اُسے لے کر یشُوعؔ کے ساتھ اُس سرزمین پر پہنچے جو اُنہوں نے اُن قوموں سے چھینی تھی جنہیں خدا نے اُن کے سامنے وہاں سے نکال دیا تھا اور وہ خیمہ داؤدؔ کے زمانہ تک وہیں رہا۔ [۴۶] داؤدؔ خدا کا مقبُولِ نظر ہُوا اور اُس نے خدا سے درخواست کی کہ مجھے یعقوبؔ کے خدا کے لیے ایک مسکن بنانے کی اجازت دی جائے۔ [۴۷] مگر وہ سُلیمانؔ تھا جسے خدا کے لیے مسکن کے تعمیر کرنے کی توفیق ملی۔
[۴۸] لیکن خدا تعالیٰ، اِنسانی ہاتھوں کے بنائے ہُوئے گھروں میں نہیں رہتا جیسا کہ نبی نے فرمایا ہے:

[۴۹] خداوند فرماتا ہے کہ
آسمان میرا تخت ہے
اور زمین میرے پاؤں کی چوکی۔
تُم میرے لیے کس قسم کا گھر تعمیر کرو گے؟
یا میری آرامگاہ کہاں ہوگی؟
[۵۰] کیا یہ ساری چیزیں میری بنائیں ہُوئی نہیں؟

[51] اَے گردن کشو! تمہارے دل اور کان دونوں نامختون ہیں۔ تُم پاک رُوح کی ہمیشہ مخالفت کرتے ہو جیسے تمہارے آبا و اجداد کرتے آئے ہیں۔ [52] کیا کوئی نبی ایسا بھی گزرا ہے جسے تمہارے باپ دادا نے نہیں ستایا؟ اُنہوں نے تو اُن نبیوں کو بھی قتل کر دیا جنہوں نے اُس راستباز کے آنے کی پیش گوئی کی تھی اور اب تُم نے اُسے پکڑوا کر قتل کروا دیا۔ [53] تُم نے وہ شریعت پائی جو فرشتوں کی معرفت عطا کی گئی لیکن اُس پر عمل نہ کیا۔

ستِفنُس کی شہادت

[54] جب اُنہوں نے یہ باتیں سُنیں تو جل بھُن کر رہ گئے اور اُس پر دانت پیسنے لگے۔ [55] لیکن ستِفنُس نے پاک رُوح سے معمُور ہو کر آسمان کی طرف غور سے نگاہ کی تو اُسے خدا کا جلال دکھائی دیا اور اُس نے یسُوعؔ کو خدا کے داہنے ہاتھ کھڑا دیکھا۔ [56] اس نے کہا: دیکھو! میں آسمان کو کھُلا ہُوا اور ابنِ آدم کو خدا کے داہنے ہاتھ کھڑا دیکھتا ہُوں۔

[57] یہ سُنتے ہی وہ زور سے چلاّئے اور اپنے کانوں میں اُنگلیاں دے لیں اور ایک ساتھ اُس پر جھپٹ پڑے۔ [58] اور اُسے گھسیٹ کر شہر سے باہر لے گئے اور اُس پر پتھّر برسانے لگے۔ اِس دوران گواہوں نے اپنے چوغے اُتار کر ساؤلؔ نام ایک جوان آدمی کے پاس رکھ دیئے۔

[59] جب وہ ستِفنُس پر پتھّر برسا رہے تھے تو ستِفنُس یہ دعا کر رہا تھا: اَے خداوند یسُوعؔ! میری رُوح کو قبُول فرما۔ [60] پھر اُس نے گھُٹنے ٹیک کر زور سے پُکارا کہ اَے خداوند! یہ گناہ اِن کے ذمّہ نہ لگا۔ یہ کہنے کے بعد وہ موت کی نیند سو گیا۔

اور ساؤلؔ ستِفنُس کے قتل پر راضی تھا۔

اِیذا رسانی کا نتیجہ

۸ اُسی دِن یروشلیمؔ میں کلیسیا پر مظالم کا سلسلہ شروع ہو گیا اور رسُولوں کے سوا سارے مسیحی یہوُدیہؔ اور سامریہؔ کی اطراف میں بکھر گئے۔ [2] بعض دیندار آدمیوں نے ستِفنُس کو لے جا کر دفنایا اور اُس پر بڑا ماتم کیا۔ [3] اِدھر ساؤلؔ نے کلیسیا کو تباہ کرنا شروع کر دیا۔ وہ گھر گھر جاتا تھا اور مَردوں اور عورتوں کو باہر گھسیٹ کر قید کراتا تھا۔

فِلِپُّس کا سامریہ میں خُوشخبری سُنانا

[4] کلیسیا کے لوگ بکھر جانے کے بعد جہاں جہاں گئے کلام کی خُوشخبری سناتے پھرے۔ [5] چنانچہ فِلِپُّسؔ سامریہؔ کے ایک شہر میں گیا اور وہاں مسیح کی منادی کرنے لگا۔ [6] جب لوگوں نے فِلِپُّسؔ کی باتیں سُنیں اور اُس کے معجزے دیکھے تو وہ سب کے سب بڑے شوق سے اُس کی طرف متوجّہ ہونے لگے۔ [7] کئی لوگوں میں سے بدرُوحیں چلاّتی ہُوئی نِکلیں اور بہت سے مفلوُج اور لنگڑے شفایاب ہُوئے [8] جس سے شہر والوں کو بڑی خُوشی ہُوئی۔

شمعوُن جادوگر

[9] کچھ عرصہ سے شمعوُنؔ نام ایک آدمی نے سامریہؔ شہر میں اپنی جادوگری سے سارے سامریوں کو حیرت میں ڈال رکھا تھا اور کہتا تھا کہ وہ ایک بڑا آدمی ہے۔ [10] چھوٹے بڑے سب اُس کی طرف متوجّہ ہو کر کہنے لگے کہ یہ آدمی وہ اِلٰہی قوّت ہے جو عظیم کہلاتی ہے۔ [11] چونکہ اُس نے اپنے جادو سے اُنہیں حیران کر رکھا تھا اِس لیے لوگ اُسے توجّہ کے قابل سمجھنے لگے۔ [12] لیکن جب فِلِپُّسؔ نے خدا کی بادشاہی اور یسُوعؔ مسیح کے نام کی منادی شروع کی تو سارے مَرد و زن ایمان لے آئے اور بپتسمہ لینے لگے۔ [13] شمعوُنؔ خود بھی ایمان لایا اور بپتسمہ لے کر فِلِپُّسؔ کے ساتھ ہو گیا اور وہ بڑے بڑے نشان اور معجزے دیکھ کر دنگ رہ گیا۔

[14] جب یروشلیمؔ میں رسُولوں نے سُنا کہ سامریہؔ کے لوگوں نے خدا کا کلام قبُول کر لیا تو اُنہوں نے پطرسؔ اور یُوحنّاؔ کو اُن کے پاس بھیجا۔ [15] جب وہ وہاں پہنچے تو اُنہوں نے اُن لوگوں کے لیے دعا کی کہ وہ پاک رُوح پائیں۔ [16] اِس لیے کہ ابھی پاک رُوح اُن میں سے کسی پر نازل نہ ہُوا تھا۔ اُنہوں نے صرف خداوند یسُوعؔ کے نام پر بپتسمہ لیا تھا۔ [17] تب پطرسؔ اور یُوحنّاؔ نے اُن پر ہاتھ رکھّے اور اُنہوں نے بھی پاک رُوح پایا۔

[18] جب شمعوُنؔ نے دیکھا کہ رسُولوں کے ہاتھ رکھنے سے پاک رُوح ملتا ہے تو اُس نے روپے لاکر رسُولوں کو پیش کیے [19] اور کہا: مجھے بھی اِختیار دو کہ میں جس کسی پر ہاتھ رکھّوں وہ پاک رُوح پائے۔

[20] پطرسؔ نے جواب دیا: تیرے روپے تیرے ساتھ غارت ہوں کیونکہ تُو نے روپیوں سے خدا کی اِس نعمت کو خریدنا چاہا۔ [21] اِس معاملہ میں تیرا کوئی بھی حصّہ یا بخرہ نہیں کیونکہ خدا کے نزدیک تیرا دل صاف نہیں ہے۔ [22] اپنی اِس بدنیّتی سے توبہ کر اور خداوند سے دعا کر، شاید وہ اُس بُری نیّت کے لیے تجھے معاف کر دے۔ [23] کیونکہ میں دیکھتا ہُوں کہ تُو شدید تلخی اور ناراستی کے بند میں گرفتار ہے۔

[24] تب شمعوُنؔ نے جواب دیا: میرے لیے خداوند سے دعا کرو کہ جو کچھ تُم نے کہا ہے وہ مجھے پیش نہ آئے۔

[25] تب رسُول کلام سُنانے اور گواہی دینے کے بعد یروشلیم لَوٹ گئے اور راستے میں سامریوں کے کئی قصبوں میں بھی خوشخبری سُناتے گئے۔

فِلِپُّس اور حبشی خوجہ

[26] پھر ایسا ہُوا کہ خداوند کے فرشتہ نے فِلِپُّس سے کہا کہ اُٹھ اور جنوب کی طرف اُس راہ پر جا جو یروشلیم سے بیابان میں ہوتی ہُوئی غزّہ کو جاتی ہے۔ [27] پس وہ اُٹھا اور روانہ ہُوا۔ راستے میں اُس نے ایک حبشی خوجہ کو دیکھا جو حبشیوں کی ملکہ کنداکے کا ایک وزیر تھا اور اُس کے سارے خزانہ کی دیکھ بھال اُس کے ذمّہ تھی۔ یہ شخص یروشلیم میں عبادت کی غرض سے آیا تھا [28] اور اب وہاں سے لَوٹ کر اپنے وطن جا رہا تھا۔ وہ اپنے رتھ پر سوار تھا اور یسعیاہ نبی کا صحیفہ پڑھ رہا تھا۔ [29] پاک رُوح نے فِلِپُّس کو حکم دیا کہ نزدیک جا کر رتھ کے ہمراہ ہولے۔

[30] فِلِپُّس دوڑ کر رتھ کے نزدیک پہنچا اور رتھ سوار کو یسعیاہ نبی کا صحیفہ پڑھتے ہُوئے سُنا۔ فِلِپُّس نے اُس سے پُوچھا: کیا جو کچھ تُو پڑھ رہا ہے اُسے سمجھتا بھی ہے؟

[31] اُس نے کہا: میں کسی مدد کے بغیر کیسے سمجھ سکتا ہُوں۔ تب اُس نے فِلِپُّس سے درخواست کی کہ اُس کے ساتھ رتھ میں آ بیٹھے۔

[32] کتابِ مُقدّس میں سے جو وہ پڑھ رہا تھا یہ تھا:

وہ اُسے بھیڑ کی طرح ذبح کرنے کے لیے لے گئے،
اور جس طرح برّہ اپنے بال کترنے والوں کے سامنے
بے زبان ہوتا ہے،
اُسی طرح وہ بھی اپنا مُنہ نہیں کھولتا۔
[33] اپنی پست حالی میں وہ انصاف سے محروم کر دیا گیا۔
کون اُس کی نسل کا حال بیان کرے گا؟
کیونکہ زمین پر سے اُس کی زندگی مٹائی جاتی ہے۔

[34] خوجہ نے فِلِپُّس سے کہا: مہربانی سے مجھے بتا کہ نبی یہ باتیں کس کے بارے میں کہتا ہے۔ اپنے یا کسی اور کے بارے میں؟ [35] فِلِپُّس نے کتابِ مُقدّس کے اُسی حِصّہ سے شروع کر کے اُسے یسُوعؔ کے بارے میں خوشخبری سُنائی۔

[36] سفر کرتے کرتے وہ راستے میں ایک ایسی جگہ پہنچے جہاں پانی تھا۔ خوجہ نے کہا: دیکھ! یہاں پانی ہے۔ اب مجھے بپتسمہ لینے سے کون سی چیز روک سکتی ہے؟ [37] فِلِپُّس نے کہا: اگر تُو دل و جان سے ایمان لائے تو بپتسمہ لے سکتا ہے۔ اُس نے جواب دیا: میں ایمان لاتا ہُوں کہ یسُوعؔ مسیح خدا کا بیٹا ہے۔ [38] پھر اُس نے رتھ کے ٹھہرانے کا حکم دیا اور وہ اور فِلِپُّس دونوں پانی میں اُترے اور فِلِپُّس نے اُسے بپتسمہ دیا۔ [39] جب وہ پانی میں سے باہر نکلے تو خداوند کا رُوح فِلِپُّس کو وہاں سے اُٹھا لے گیا اور خوجہ نے اُسے پھر نہ دیکھا کیونکہ وہ خوشی خوشی اپنی جگہ پر روانہ ہو گیا تھا۔ [40] اور فِلِپُّس اشدُود میں جا نکلا اور وہاں سفر کرتا اور سارے قصبوں میں خوشخبری سُناتا ہُوا قیصریہ میں پہنچ گیا۔

ساؤل کا خداوند یسُوع پر ایمان لانا

۹ اِس دوران ساؤل جو خداوند کے شاگردوں کو مار ڈالنے کی دھمکیاں دیتا رہتا تھا سردار کاہن کے پاس گیا [2] اور اُس سے دمشق کے عبادتخانوں کے لیے ایسے خطوط مانگے جو اُسے اِختیار دیں کہ اگر وہاں وہ کسی کو اِس طریق پر چلتا پائے خواہ وہ مرد ہو یا عورت تو اُنہیں گرفتار کر کے یروشلیم لے آئے۔ [3] جب وہ سفر کرتے کرتے دمشق کے نزدیک پہنچا تو اچانک ایک نُور آسمان سے آیا اور اُس کے اِردگرد چمکنے لگا۔ [4] وہ زمین پر گر پڑا اور اُسے ایک آواز یہ کہتے ہُوئے سُنائی دی: اَے ساؤل، اَے ساؤل! تُو مجھے کیوں ستاتا ہے؟

[5] ساؤل نے پُوچھا: اَے خداوند! تُو کون ہے؟

جواب ملا کہ میں یسُوعؔ ہُوں جسے تُو ستا رہا ہے۔ [6] لیکن اُٹھ اور شہر میں داخل ہو۔ وہاں تجھے بتایا جائے گا کہ تجھے کیا کرنا ہے۔

[7] جو لوگ ساؤل کے ہمسفر تھے خاموش کھڑے رہ گئے۔ اُنہیں آواز تو سُنائی دے رہی تھی لیکن نظر کوئی نہیں آ رہا تھا۔ [8] ساؤل زمین پر سے اُٹھا اور جب اُس نے اپنی آنکھیں کھولیں تو وہ کچھ بھی نہیں دیکھ سکتا تھا اور اُس کے ساتھی اُس کا ہاتھ پکڑ کر اُسے دمشق لے گئے۔ [9] وہ تین دِن تک نہیں دیکھ سکا اور اُس نے کھانا پینا بھی چھوڑ دیا۔

[10] دمشق میں یسُوعؔ کا ایک شاگرد رہتا تھا جس کا نام حننیاہ تھا۔ خداوند نے اُسے رَویا میں کہا: اَے حننیاہ!

اُس نے جواب دیا: ہاں خداوند، فرما!

[11] خداوند نے اُس سے کہا: اُس کوچہ میں جو سیدھا کہلاتا ہے یہوداہ کے گھر جا۔ وہاں ساؤل نام کا ایک آدمی ہے جو ترسُس شہر کا ہے۔ تُو اُس کے بارے میں پُوچھنا کیونکہ دیکھ وہ دعا کرنے میں مشغول ہے۔ [12] اُس نے رَویا میں ایک آدمی حننیاہ کو آتے اور اپنے اوپر ہاتھ رکھتے دیکھا ہے تاکہ وہ پھر سے بینا ہو جائے۔

۱۳ حننیاہ نے کہا: اَے خداوند! میں نے اِس شخص کے بارے میں کئی لوگوں سے بہت سی باتیں سُنی ہیں اور یہ بھی کہ اِس نے تیرے مُقدّسوں کے ساتھ یروشلیم میں کیسی کیسی بُرائیاں کی ہیں۔ ۱۴ اِسے سردار کاہنوں کی طرف سے اِختیار ملا ہے کہ یہاں بھی اُن سب کو جو تیرا نام لیتے ہیں گرفتار کر لے۔

۱۵ لیکن خداوند نے حننیاہ سے کہا: جا، کیونکہ میں نے اُس آدمی کو چُن لیا ہے تاکہ اِس کے وسیلہ سے غیر قوموں، بادشاہوں اور بنی اِسرائیل میں میرے نام کا اظہار ہو۔ ۱۶ میں اُسے جتا دُوں گا کہ میرے نام کی خاطر اُسے کس قدر دُکھ اُٹھانا پڑے گا۔

۱۷ تب حننیاہ گیا اور اُس گھر میں داخل ہُوا۔ اُس نے اپنے ہاتھ ساؤل پر رکھّے اور کہا: بھائی ساؤل! جب تُو یہاں آ رہا تھا تو راستے میں تجھ پر خداوند یسُوعؔ ظاہر ہُوا تھا۔ اُسی نے مجھے یہاں بھیجا ہے تاکہ تُو پھر سے دیکھنے لگے اور پاک رُوح سے معمُور ہو جائے۔ ۱۸ اُسی وقت ساؤل کی آنکھوں سے چھلکے سے گرے اور وہ بینا ہو گیا۔ تب اُس نے اُٹھ کر بپتسمہ لیا۔ ۱۹ اور کچھ کھا پی کر طاقت پائی۔

اور پھر کچھ دِنوں تک شاگردوں کے ساتھ دمشق میں رہا۔

ساؤل کا دمشق اور یروشلیم میں خداوند کی منادی کرنا

۲۰ اُس کے فوراً بعد ساؤل نے عبادتخانوں میں منادی شروع کر دی کہ یسُوعؔ ہی خدا کا بیٹا ہے۔ ۲۱ جتنوں نے اُسے سُنا وہ سب حیران ہو کر پوچھنے لگے: کیا یہ وہی شخص نہیں جس نے یروشلیم میں اُس کے نام لینے والوں کو تباہ کر ڈالا تھا؟ کیا یہ یہاں بھی اِس لیے نہیں آیا کہ ایسے لوگوں کو گرفتار کر کے سردار کاہنوں کے پاس لے جائے؟ ۲۲ اِس کے باوجُود ساؤل قوّت پاتا گیا اور اِس بات کو ثابت کر کے کہ یسُوعؔ ہی مسیح ہے دمشق کے رہنے والے یہُودیوں کو حیرت دلاتا رہا۔

۲۳ جب کافی دِن گزر گئے تو یہُودیوں نے مل کر اُسے قتل کر ڈالنے کا مشورہ کیا۔ ۲۴ وہ دِن رات شہر کے دروازوں پر لگے رہتے تھے تاکہ اُسے ٹھکانے لگا دیں لیکن ساؤل کو اُن کی سازش کا علم ہو گیا۔ ۲۵ چنانچہ ساؤل کے شاگردوں نے رات کو اُسے ایک ٹوکرے میں بٹھایا اور دیوار کے شگاف میں سے لٹکا کر باہر اُتار دیا۔

۲۶ جب وہ یروشلیم پہنچا تو اُس نے شاگردوں میں شامل ہونے کی کوشش کی لیکن سب اُس سے ڈرتے تھے کیونکہ اُنہیں یقین نہیں آتا تھا کہ وہ واقعی مسیح کا پیرو ہو گیا ہے۔ ۲۷ لیکن برنباس اُسے اپنے ساتھ شاگردوں کے پاس لایا اور اُنہیں بتایا کہ کس طرح ساؤل نے سفر کرتے وقت خداوند کو دیکھا اور خداوند نے اُس سے باتیں کیں اور اُس نے کیسی دلیری کے ساتھ دمشق میں یسُوعؔ کے نام سے منادی کی۔ ۲۸ تب ساؤل یروشلیم میں اُن سے ملتا جُلتا رہا اور بڑی دلیری سے خداوند کی منادی کرتا رہا۔ ۲۹ وہ یونانی بولنے والے یہُودیوں کے ساتھ بھی گُفتگو اور بحث کیا کرتا تھا لیکن وہ اُسے مار ڈالنے پر تُلے ہُوئے تھے۔ ۳۰ جب مسیحی بھائیوں کو اِس کا علم ہُوا تو وہ اُسے قیصریہ لے گئے اور وہاں سے اُسے ترسُس روانہ کر دیا۔

۳۱ تب تمام یہُودیہ، گلیل اور سامریہ میں کلیسیا کو چین نصیب ہُوا، وہ مضبوط ہو گئی اور پاک رُوح کی مدد سے تعداد میں بڑھنے لگی اور خدا کے خوف میں زندگی گزارنے لگی۔

اینیاس اور تبیتا

۳۲ جب پطرس مختلف قصبوں اور دیہات سے ہوتا ہُوا لُدّہ میں رہنے والے مُقدّسوں کے پاس پہنچا ۳۳ تو اُسے وہاں اینیاس نام کا ایک شخص ملا جو مفلُوج تھا اور آٹھ سال سے بستر پر پڑا تھا۔ ۳۴ پطرس نے اُس سے کہا: اَے اینیاس! یسُوعؔ مسیح تجھے شفا دیتا ہے۔ اُٹھ، اپنا بستر سنوار! وہ اُسی دم اُٹھ کھڑا ہُوا۔ ۳۵ تب لُدّہ اور شارُون کے سارے باشندے اُسے دیکھ کر خداوند پر ایمان لائے۔

۳۶ یافا میں ایک مسیحی خاتُون تھی جس کا نام تبیتا (یونانی میں ڈورکس یعنی ہرنی) تھا جو ہمیشہ نیک کاموں اور غریبوں کی مدد کرنے میں لگی رہتی تھی۔ ۳۷ اُن ہی دِنوں میں وہ بیمار ہُوئی اور مر گئی۔ اُس کی لاش کو غُسل دے کر اُوپر کے کمرہ میں رکھ دیا۔ ۳۸ لُدّہ یافا کے نزدیک ہی تھا۔ لہٰذا جب شاگردوں نے سُنا کہ پطرس لُدّہ میں ہے تو دو آدمی بھیج کر اُس سے درخواست کی کہ مہربانی سے فوراً چلا آ۔

۳۹ پطرس اُن کے ساتھ روانہ ہُوا اور جب وہاں پہنچا تو وہ اُسے اوپر والے کمرہ میں لے گئے۔ ساری بیوہ عورتیں روتی ہُوئی اُس کے اِردگرد آ کھڑی ہُوئیں اور اُسے وہ کُرتے اور دُوسرے کپڑے جو تبیتا نے اُن کے درمیان رہ کر سیئے تھے، دکھانے لگیں۔ ۴۰ پطرس نے اُن سب کو کمرہ سے باہر بھیج دیا اور خود گھٹنوں کے بل ہو کر دعا کرنے لگا۔ پھر اُس نے لاش کی طرف مُنہ کر کے کہا: اَے تبیتا، اُٹھ! تبیتا نے اپنی آنکھیں کھول دیں اور پطرس کو دیکھ کر اُٹھ بیٹھی۔ ۴۱ پطرس نے ہاتھ پکڑ کر اُسے اُٹھایا اور مُقدّسوں اور بیواؤں کو بُلا کر تبیتا کو زندہ اُن کے سپرد کیا۔ ۴۲ اِس واقعہ کی خبر سارے یافا میں پھیل گئی اور بہت سے لوگ خداوند پر ایمان لائے۔

[43] پطرس کچھ عرصہ تک یافا میں شمعون نام چمڑا رنگنے والے کے یہاں مقیم رہا۔

کُرنیلیُس کا پطرس کو بُلا بھیجنا

۱۰ قیصریہ میں ایک آدمی تھا جس کا نام کُرنیلیُس تھا۔ وہ ایک اطالوی فوجی دستہ کا کپتان تھا۔ [2] وہ اور اُس کے گھر کے سب لوگ بڑے دین دار اور خدا ترس تھے۔ وہ لوگوں کو بہت خیرات دیتا تھا اور خدا سے برابر دعا کرتا تھا۔ [3] ایک دِن سہ پہر کے قریب اُس نے رَویا دیکھی۔ اُس نے اُس میں صاف صاف دیکھا کہ ایک فرشتہ اُس کے پاس آتا ہے اور کہتا ہے: اَے کُرنیلیُس! [4] کُرنیلیُس نے خوف زدہ ہو کر اُس کی طرف غور سے دیکھا اور پُوچھا: اَے خداوند! کیا بات ہے؟

فرشتہ نے جواب دیا: تیری خیرات اور دعائیں یادگاری کے لیے خدا کے حضُور میں پہنچ چُکی ہیں۔ [5] اب کچھ آدمیوں کو یافا بھیج کر اُس آدمی کو جس کا پُورا نام شمعون پطرس ہے اپنے یہاں بُلوا لے۔ [6] وہ شمعون کے پاس ٹھہرا ہُوا ہے جو چمڑا رنگنے کا کام کرتا ہے اور سمندر کے کنارے رہتا ہے۔

[7] جب فرشتہ یہ باتیں کہہ کر چلا گیا تو کُرنیلیُس نے اپنے دو نوکروں اور اپنے خاص سپاہیوں میں سے ایک دین دار سپاہی کو بُلایا [8] اور اُنہیں سارا واقعہ جو پیش آیا تھا بتایا اور یافا کی طرف روانہ کر دیا۔

پطرس کی رَویا

[9] اگلے دِن جب وہ سفر کرتے کرتے شہر کے نزدیک پہنچے تو دوپہر کے قریب پطرس اُوپر چھت پر گیا تا کہ دعا کرے۔ [10] اُسے بھُوک لگی اور وہ کچھ کھانا چاہتا تھا۔ لیکن جب لوگ کھانا تیار کرنے لگے تو اُس پر بیخودی سی طاری ہو گئی۔ [11] اُس نے دیکھا کہ آسمان کھُل گیا ہے اور کوئی چیز ایک بڑی سی چادر کی طرح چاروں کونوں سے لٹکتی ہُوئی زمین کی طرف آ رہی ہے۔ [12] اُس میں زمین پر پائے جانے والے چوپائے، کیڑے مکوڑے اور ہوا کے پرندے ہیں۔ [13] تب ایک آواز آئی کہ اَے پطرس! اُٹھ، ذبح کر اور کھا۔

[14] مگر پطرس نے کہا: اَے خداوند! ہرگز نہیں، میں نے کبھی کوئی حرام یا ناپاک شَے نہیں کھائی۔

[15] وہ آواز اُسے پھر سے سُنائی دی جو کہہ رہی تھی کہ تُو کسی کو بھی جسے خدا نے پاک ٹھہرایا ہے حرام مت کہہ۔

[16] تین بار ایسا ہی ہُوا اور پھر وہ چادر فوراً آسمان پر اُٹھا لی گئی۔

[17] پطرس دل میں سوچ ہی رہا تھا کہ یہ کیسی رَویا ہے جو میں نے دیکھی ہے کہ اِتنے میں کُرنیلیُس کے بھیجے ہُوئے آدمی شمعون کا مکان ڈھُونڈ کر دروازہ پر آ کھڑے ہُوئے۔

[18] اُنہوں نے آواز دے کر پُوچھا: کیا شمعون جو پطرس کہلاتا ہے یہاں ٹھہرا ہُوا ہے؟

[19] ابھی پطرس اپنی رَویا کے بارے میں سوچ ہی رہا تھا کہ پاک رُوح نے اُس سے کہا: شمعون! تین آدمی تجھے پُوچھ رہے ہیں۔ [20] اِس لیے اُٹھ اور نیچے جا۔ اُن کے ہمراہ جانے سے مت ڈرنا کیونکہ میں نے اُنہیں بھیجا ہے۔

[21] پطرس نیچے اُترا اور اُن آدمیوں سے کہنے لگا: جسے تُم پُوچھ رہے ہو وہ میں ہی ہُوں۔ تُم کس لیے آئے ہو؟

[22] اُنہوں نے جواب دیا: ہم کپتان کُرنیلیُس کی طرف سے آئے ہیں۔ وہ راستباز اور خدا ترس آدمی ہے۔ تمام یہُودی اُس کی تعریف کرتے ہیں۔ ایک مُقدّس فرشتہ نے اُسے ہدایت کی ہے کہ تُو شمعون پطرس کو اپنے گھر بُلا کر اُس کی باتیں سُن۔ [23] تب پطرس نے اُنہیں اندر بُلا لیا اور اُن کی مہمان نوازی کی۔

پطرس کی روانگی

اگلے دِن پطرس اُن لوگوں کے ساتھ روانہ ہُوا اور یافا سے کچھ اور مسیحی بھائی بھی اُس کے ساتھ ہو لیے۔

[24] دُوسرے دِن وہ قیصریہ پہنچ گئے۔ کُرنیلیُس اُن کے انتظار میں تھا اور اُس نے اپنے رشتہ داروں اور قریبی دوستوں کو بھی بُلا رکھا تھا۔ [25] پطرس کے گھر میں داخل ہوتے ہی کُرنیلیُس نے اُس کا استقبال کیا اور اُس کے قدموں میں گر کر اُسے سجدہ کرنے لگا۔ [26] لیکن پطرس نے اُسے اُٹھایا اور کہا: کھڑا ہو، میں بھی تو ایک اِنسان ہُوں۔

[27] پھر وہ کُرنیلیُس سے باتیں کرتا ہُوا اندر داخل ہُوا۔ وہاں لوگوں کی بھیڑ جمع تھی۔ [28] اُس نے اُن سے کہا: تُم خوب جانتے ہو کہ کسی یہودی کا غیر یہُودی سے میل جول رکھنا ناجائز ہے۔ لیکن خدا نے مجھ پر ظاہر کر دیا کہ میں کسی بھی اِنسان کو نجس یا ناپاک نہ کہُوں۔ [29] لہٰذا جب مجھے بُلایا گیا تو میں بلا حُجّت چلا آیا۔ کیا میں پُوچھ سکتا ہُوں کہ مجھے کیوں بُلایا گیا ہے؟

[30] کُرنیلیُس نے کہا: چار دِن پہلے میں اپنے گھر میں اِسی وقت یعنی تین بجے کے قریب دعا کر رہا تھا۔ اچانک ایک شخص چمکدار پوشاک میں میرے سامنے آ کھڑا ہُوا [31] اور کہنے لگا: اَے کُرنیلیُس! خدا نے تیری دعا سُن لی ہے اور تیری خیرات کو بھی

قبولیت بخشی ہے۔ [۳۲] کسی کو یافا بھیج کر شمعون کو جسے پطرس بھی کہتے ہیں بُلا لے۔ وہ شمعون کے گھر میں ہے جو چمڑا رنگنے کا کام کرتا ہے اور سمندر کے کنارے رہتا ہے۔ [۳۳] یہ سُنتے ہی میں نے تجھے بُلا بھیجا اور بڑا اچھا ہُوا کہ تُو آ گیا۔ اب ہم سب خدا کے حضور میں حاضر ہیں اور چاہتے ہیں کہ جو کچھ خدا نے تجھ سے فرمایا ہے اُسے سُنیں۔

[۳۴] تب پطرس زبان کھول کر کہنے لگا: میں بخوبی جان گیا ہُوں کہ خدا کسی کا طرفدار نہیں۔ [۳۵] جو کوئی اُس سے ڈرتا اور نیکی کے کام کرتا ہے، خواہ وہ کسی قوم کا ہو، اُسے پسند آتا ہے۔ [۳۶] خدا نے بنی اِسرائیل کے پاس اپنا کلام بھیجا اور یسُوع مسیح کے وسیلہ سے جو سب کا خداوند ہے صُلح کی خوشخبری سُنائی۔ [۳۷] یُوحنّا کے بپتسمہ کی منادی سے لے کر جو کچھ ہُوا وہ تمام یہوُدیہ میں مشہور ہے اور یہ تُم بھی جانتے ہو [۳۸] کہ کس طرح خدا نے یسُوع ناصری کو پاک رُوح اور قدرت سے مسح کیا اور کس طرح وہ جگہ جگہ جا کر لوگوں کا بھلا کرتا تھا اور اُن سب کو جو اِبلیس کے ظُلم کا شکار تھے شفا دیتا تھا کیونکہ خدا اُس کے ساتھ تھا۔

[۳۹] اُس نے جو کچھ یہوُدیوں کے ملک اور یروشلیم میں کیا ہم اُس کے گواہ ہیں۔ اُسی کو اُنہوں نے صلیب پر لٹکا کر مار ڈالا۔ [۴۰] خدا نے اُسی یسُوع کو تیسرے دِن زندہ کر کے ظاہر بھی کر دیا۔ [۴۱] وہ ساری اُمّت پر نہیں بلکہ اُن گواہوں پر ظاہر ہُوا جنہیں خدا نے پہلے سے چُن رکھا تھا یعنی ہم پر جنہوں نے اُس کے مُردوں میں سے زندہ ہو جانے کے بعد اُس کے ساتھ کھایا پیا تھا۔ [۴۲] اور حکم دیا کہ ہم لوگوں میں منادی کریں اور گواہی دیں کہ یسُوع ہی وہ ہے جسے خدا نے زِندوں اور مُردوں کا مُنصِف مُقرّر کیا ہے۔ [۴۳] سارے نبی اُس کے بارے میں گواہی دیتے ہیں کہ جو کوئی اُس پر ایمان لاتا ہے وہ اُس کے نام سے گناہوں کی معافی پاتا ہے۔

[۴۴] پطرس یہ باتیں کہہ ہی رہا تھا کہ پاک رُوح اُن پر نازل ہُوا جو یہ کلام سُن رہے تھے۔ [۴۵] پطرس کے ساتھ آنے والے یہوُدی جو مسیحی ہو چکے تھے تعجب کرنے لگے کہ غیر یہوُدیوں کو بھی پاک رُوح کی نعمت بخشی گئی ہے۔ [۴۶] کیونکہ اُنہوں نے غیر یہوُدیوں کو طرح طرح کی زبانیں بولتے اور خدا کی تمجید کرتے سُنا۔

تب پطرس نے کہا: [۴۷] جس طرح ہم نے پاک رُوح پایا ہے اُنہوں نے بھی پایا ہے۔ کیا کوئی اِن لوگوں کو پانی کا بپتسمہ لینے سے روک سکتا ہے؟ [۴۸] لہٰذا اُس نے حکم دیا کہ اُنہیں یسُوع مسیح کے نام پر بپتسمہ دیا جائے۔ تب اُنہوں نے پطرس سے درخواست کی کہ ہمارے پاس کچھ دِنوں اور قیام کر۔

پطرس کا مسیحی کلیسیا سے خِطاب کرنا

۱۱ یہوُدیہ میں رہنے والے رسُولوں اور مسیحی بھائیوں نے یہ خبر سُنی کہ غیر یہوُدیوں نے بھی خدا کا کلام قبُول کیا ہے۔ [۲] چنانچہ جب پطرس واپس یروشلیم آیا تو مختون یہوُدی جو مسیحی ہو گئے تھے اُس سے بحث کر کے کہنے لگے [۳] کہ تُو غیر مختون لوگوں کے پاس گیا اور اُن کے ساتھ کھانا کھایا۔

[۴] پطرس نے اُن سے سارا واقعہ شروع سے آخر تک ترتیب وار یوں بیان کیا۔ [۵] میں یافا شہر میں دعا میں مشغُول تھا کہ مجھ پر بےخودی طاری ہو گئی اور مجھے ایک رَویا دکھائی دی۔ میں نے دیکھا کہ کوئی شے ایک بڑی سی چادر کی طرح چاروں کونوں سے لٹکتی ہُوئی آسمان سے نیچے اُتری اور مجھ تک آ پہنچی۔ [۶] میں نے اُس پر نظر ڈالی تو دیکھا کہ اُس میں زمین کے چوپائے، جنگلی جانور، کیڑے مکوڑے اور ہوا کے پرندے ہیں۔ [۷] تب مجھے ایک آواز سُنائی دی جو کہہ رہی تھی کہ اَے پطرس! اُٹھ، ذبح کر اور کھا۔

[۸] میں نے جواب دیا: اَے خداوند! ہرگز نہیں، کوئی ناپاک اور حرام شے میرے مُنہ میں کبھی نہیں گئی۔

[۹] اُس آواز نے آسمان سے دُوسری بار کہا: جو چیزیں خدا نے پاک ٹھہرائی ہیں تُو اُنہیں حرام مت کہہ۔ [۱۰] یہ واقعہ تین بار پیش آیا اور وہ چیزیں پھر سے آسمان کی طرف کھینچ لی گئیں۔

[۱۱] عین اُسی وقت تین آدمی جو قیصریہ سے میرے پاس بھیجے گئے تھے اُس گھر کے سامنے آ کھڑے ہُوئے جہاں ہم ٹھہرے ہُوئے تھے۔ [۱۲] پاک رُوح نے مجھے ہدایت کی کہ میں بلاخوف وخطر اُن کے ہمراہ ہو لُوں۔ یہ چھ بھائی بھی میرے ساتھ گئے اور ہم اُس شخص کے گھر میں داخل ہُوئے۔ [۱۳] اُس نے ہمیں بتایا کہ کس طرح ایک فرشتہ اُسے گھر میں نظر آیا اور کہنے لگا: یافا میں کسی آدمی کو بھیج کر شمعون کو جو پطرس کہلاتا ہے بُلوا لے۔ [۱۴] وہ آ کر تجھے ایک ایسا پیغام دے گا جس کے ذریعہ تُو اور تیرے خاندان کے سارے افراد نجات پائیں گے۔

[۱۵] جب میں نے وہاں جا کر پیغام سُنانا شروع کیا تو پاک رُوح اُن پر اُسی طرح نازل ہُوا جیسے شروع میں ہم پر نازل ہُوا تھا۔ [۱۶] تب مجھے یاد آیا کہ خداوند نے کہا تھا: ''یُوحنّا نے تو پانی سے بپتسمہ دیا لیکن تُم پاک رُوح سے بپتسمہ پاؤ گے۔'' [۱۷] پس اگر خدا نے اُنہیں وہی نعمت دی جو ہمیں خداوند یسُوع پر ایمان لانے کے باعث دی گئی تھی تو میں کون تھا کہ خدا کے راستہ میں رکاوٹ بنتا!

۱۸ جب اُنہوں نے یہ سُنا تو خاموش ہو گئے اور خدا کی تمجید کر کے کہنے لگے: تب تو صاف ظاہر ہے کہ خدا نے غیر یہُودیوں کو بھی توبہ کر کے زندگی پانے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔

اِنطاکیہ کی کلیسیا

۱۹ وہ سب جو اُس ایذا رسانی کے باعث جس کا آغاز ستِفنُس سے ہُوا تھا، اِدھر اُدھر بکھر گئے اور پھرتے پھراتے فینیکے، قُبرُص اور اِنطاکیہ تک جا پہنچے۔ لیکن اُنہوں نے کلام کی منادی کو صرف یہُودیوں تک محدود رکھا۔ ۲۰ اُن میں سے بعض جو قُبرُص اور کرین کے تھے اِنطاکیہ میں جا کر یونانیوں کو بھی خداوند یسُوعؔ مسیح کی خوشخبری سُنانے لگے۔ ۲۱ خداوند کا ہاتھ اُن پر تھا اور لوگ بڑی تعداد میں ایمان لائے اور خداوند کی طرف رجُوع ہُوئے۔

۲۲ اِس کی خبر یروشلیم کی کلیسیا کے کانوں تک بھی پہنچی اور اُنہوں نے برنباس کو اِنطاکیہ روانہ کر دیا۔ ۲۳ جب وہ وہاں پہنچا تو خدا کا فضل دیکھ کر بہت خوش ہُوا اور اُن کی ہمّت افزائی کر کے اُنہیں تاکید کی کہ پُورے دل سے خداوند کے وفادار رہو۔ ۲۴ برنباس نیک آدمی تھا اور پاک رُوح اور ایمان سے معمُور تھا۔ چنانچہ لوگ بڑی تعداد میں خداوند کی کلیسیا میں شامل ہو گئے۔

۲۵ اِس کے بعد برنباس، ساؤل کی جستجُو میں ترسس روانہ ہو گیا۔ ۲۶ وہ ساؤل کو ڈھُونڈ کر اِنطاکیہ لے آیا جہاں وہ دونوں سال بھر کلیسیا میں رہ کر بہت سے لوگوں کو تعلیم دیتے رہے۔ مسیح کے شاگرد پہلی بار اِنطاکیہ ہی میں مسیحی کہہ کر پُکارے جانے لگے۔

۲۷ اِس دوران اِنطاکیہ اور یروشلیم سے کچھ نبی آئے ۲۸ اور اُن میں سے ایک نے جس کا نام اگبُس تھا کھڑے ہو کر پاک رُوح کی ہدایت کے مطابق یہ پیش گوئی کی کہ ساری دنیا میں ایک سخت قحط پڑے گا (قحط کا یہ واقعہ قیصر کلودیُس کے عہد میں پیش آیا تھا)۔ ۲۹ لہٰذا شاگردوں نے فیصلہ کیا کہ ہم میں سے ہر ایک اپنی اپنی مالی حیثیت کے مطابق کچھ دے تاکہ یہُودیہ میں رہنے والے مسیحی بھائیوں کی مدد کی جائے۔ ۳۰ پس اُنہوں نے کچھ رقم جمع کی اور برنباس اور ساؤل کے ہاتھ یروشلیم میں بزُرگوں کے پاس بھجوا دی۔

پطرس کی معجزانہ رِہائی

۱۲ اُن ہی دِنوں ہیرودیس بادشاہ نے کلیسیا کے کچھ افراد کو گرفتار کر لیا تاکہ اُنہیں اذیّت پہنچائے۔ ۲ اور یُوحنّا کے بھائی یعقوب کو تلوار سے قتل کروا دیا۔ ۳ جب اُس نے دیکھا کہ یہُودیوں کو یہ بات پسند آئی تو اُس نے عیدِ فطیر کے دِنوں میں پطرس کو بھی گرفتار کر لیا۔

۴ پطرس کو گرفتار کرنے کے بعد ہیرودیس نے اُسے قید خانہ میں ڈلوا دیا اور نگہبانی کے لیے پہرہ داروں کے چار دستے مقرّر کر دیئے۔ ہر دستہ چار چار سپاہیوں پر مشتمل تھا۔ ہیرودیس کا ارادہ تھا کہ عیدِ فسح کے بعد وہ اُسے قید خانہ سے نکال کر لوگوں کے سامنے حاضر کرے گا۔

۵ پطرس تو سخت پہرے میں تھا مگر ساری کلیسیا اُس کے لیے خدا سے دل و جان سے دعا کر رہی تھی۔

۶ ہیرودیس کے پطرس کو لوگوں کے سامنے لانے سے ایک رات پہلے جب پطرس دو پہرہ داروں کے درمیان زنجیروں سے جکڑا ہُوا پڑا سو رہا تھا اور سپاہی قید خانہ کے دروازہ پر پہرہ دے رہے تھے ۷ تو اچانک خداوند کا ایک فرشتہ ظاہر ہُوا اور ساری کوٹھری مُنوّر ہو گئی۔ فرشتہ نے پطرس کی پسلی کو چھُو کر اُسے جگایا اور کہا: اُٹھ، جلدی کر اور زنجیریں پطرس کے ہاتھوں میں سے کھُل پڑیں۔

۸ فرشتہ نے پطرس سے کہا: اپنی کمر باندھ اور جوتی پہن لے۔ پطرس نے ایسا ہی کیا۔ پھر کہا: اپنا چوغہ پہن اور میرے پیچھے پیچھے چلا آ۔ ۹ پطرس اُس کے پیچھے پیچھے قید خانہ سے باہر نکل آیا لیکن اُسے معلوم نہ تھا کہ فرشتہ جو کچھ کر رہا ہے وہ حقیقت ہے یا وہ کوئی خواب دیکھ رہا ہے۔

۱۰ وہ پہرہ کے پہلے اور پھر دُوسرے حلقہ میں سے نکل کر باہر آئے اور لوہے کے پھاٹک کے پاس پہنچے جو شہر کی طرف کھُلتا تھا۔ وہ پھاٹک اُن کے لیے اپنے آپ کھُل گیا اور وہ اُس میں سے باہر نکل کر کوچہ کے آخر تک پہنچ گئے۔ وہاں وہ فرشتہ اُسے چھوڑ کر غائب ہو گیا۔

۱۱ پطرس کے حواس درست ہُوئے تو وہ کہنے لگا: اب مجھے پُورا یقین ہو گیا کہ خدا نے اپنے فرشتہ کو بھیج کر مجھے ہیرودیس کے پنجہ سے چھُڑا لیا اور یوں یہُودیوں کے ارادہ کو ناکام کر دیا۔

۱۲ جب وہ اِس واقعہ پر غور کر چُکا تو مریم کے گھر آیا جو اُس یُوحنّا کی ماں تھی جو مرقُس کہلاتا تھا۔ وہاں بہت سے لوگ جمع ہو کر دعا کر رہے تھے۔ ۱۳ پطرس نے باہر کا دروازہ کھٹکھٹایا تو ایک کنیز جس کا نام رُدی تھا دروازہ کھولنے آئی۔ ۱۴ وہ پطرس کی آواز پہچانتے ہی اِس قدر خوش ہُوئی کہ دروازہ کھولے بغیر ہی واپس دوڑی آئی اور کہنے لگی: پطرس باہر دروازہ پر موجود ہے۔

۱۵ اُنہوں نے کہا: کیا تُو پاگل ہو گئی ہے؟ لیکن جب اُس نے اِصرار کیا کہ وہ پطرس ہی ہے تو وہ کہنے لگے: پطرس تو نہیں پطرس کا فرشتہ ہوگا۔

[۱۶] اور پطرس باہر دروازہ کھٹکھٹاتا رہا۔ جب اُنہوں نے آ کر دروازہ کھولا تو پطرس کو دیکھ کر حیران رہ گئے۔ [۱۷] پطرس نے اُنہیں ہاتھ سے اِشارہ کیا کہ خاموش رہیں اور پھر اندر آ کر سارا واقعہ کہہ سُنایا کہ کس طرح خداوند نے اُسے قید خانہ سے باہر نکالا۔ پھر کہا کہ یعقوب اور دُوسرے مسیحی بھائیوں کو بھی اِس کی خبر کر دینا اور خود کسی دُوسری جگہ کے لیے روانہ ہو گیا۔

[۱۸] جب صبح ہُوئی تو سپاہیوں میں تہلکہ مچ گیا کہ پطرس کہیں غائب ہو گیا ہے۔ [۱۹] جب تلاش کے بعد بھی ہیرودیس کو اُس کا پتا نہ چلا تو اُس نے پہرہ داروں کا بیان لینے کے بعد اُن کے قتل کا حکم صادر کر دیا اور یہوُدیہ سے قیصریہ چلا گیا اور وہاں کچھ عرصہ تک مقیم رہا۔

ہیرودیس کی مَوت

[۲۰] ہیرودیس صُور اور صیدا کے لوگوں سے بڑا ناراض تھا، اِس لیے وہ لوگ مل کر اُس کے پاس آئے اور اُس کی خواب گاہ کے ایک خادم بلستُس کو اپنا حامی بنا کر بادشاہ سے صلح کی درخواست کی کیونکہ اُنہیں بادشاہ کے ملک سے رسد پہنچتی تھی۔

[۲۱] لہٰذا اُس نے ایک دِن مقرّر کیا اور اپنا شاہی لباس پہنا اور تختِ عدالت پر بیٹھ کر اُن سے خِطاب کیا۔ [۲۲] اُنہوں نے سُنا تو پُکارنے لگے کہ یہ اِنسان کی نہیں بلکہ خدا کی آواز ہے [۲۳] چونکہ ہیرودیس نے خدا کی تمجید نہ کی اِس لیے اُس پر اُسی دم خدا کے فرشتہ کی ایسی مار پڑی کہ اُس کے جسم میں کیڑے پڑ گئے اور وہ مَر گیا۔

[۲۴] لیکن خدا کا کلام ترقّی کرتا اور پھیلتا چلا گیا۔

[۲۵] جب برنباس اور ساؤل اپنی خدمت کو جو اُن کے سپُرد کی گئی تھی پُورا کر چُکے تو یروشلیم واپس ہُوئے اور یُوحنّا کو جو مرقس کہلاتا ہے اپنے ساتھ لیتے آئے۔

برنباس اور ساؤل کی روانگی

۱۳ انطاکیہ کی کلیسیا میں کئی نبی اور اُستاد تھے مثلاً برنباس، شمعُون کالیا، لُوکیُس کُرینی اور مناہیم جس نے چوتھائی ملک کے حاکم ہیرودیس کے ساتھ پرورِش پائی تھی اور ساؤل۔ [۲] جب وہ روزے رکھ کر خداوند کی عبادت کر رہے تھے تو پاک رُوح نے کہا: جس کام کے لیے میں نے برنباس اور ساؤل کو بُلایا ہے اُسے انجام دینے کے لیے اُنہیں مخصوص کر دو۔ [۳] چنانچہ اُنہوں نے روزہ رکھا، دعا کی اور اُن پر ہاتھ رکھ کر اُنہیں روانہ کر دیا۔

قبرُوس میں منادی

[۴] وہ دونوں جو پاک رُوح کی طرف سے بھیجے گئے تھے سلوکیہ پہنچے اور وہاں سے جہاز پر قبرُوس چلے گئے۔ [۵] جب وہ سلمیس پہنچے تو وہاں یہوُدیوں کے عبادتخانوں میں خدا کا کلام سُنانے لگے اور یُوحنّا اُن کی مدد کے لیے وہاں موجود تھا۔

[۶] جب وہ سارے جزیرے میں گھوم پھر چُکے تو پافُس پہنچے۔ وہاں اُن کی ملاقات ایک جادُوگر اور جھوُٹے نبی سے ہُوئی جس کا نام بریسُوع تھا۔ [۷] وہ وہاں کے حاکم سِرگیُس کا ملازم تھا۔ یہ حاکم ایک دانشمند شخص تھا۔ اُس نے برنباس اور ساؤل کو بُلا بھیجا کیونکہ وہ خدا کا کلام سُننا چاہتا تھا۔ [۸] لیکن اِلیماس جادُوگر نے (اِلیماس کا مطلب ہے جادُوگر) اُن کی مخالفت کی اور حاکم کو ایمان لانے سے روکنا چاہا۔ [۹] تب ساؤل نے جس کا نام پَولُس بھی ہے پاک رُوح سے معمُور ہو کر اُس پر گہری نظر ڈالی اور کہا: [۱۰] اَے شیطان کے فرزند! تُو ہر قسم کی مکّاری اور شرارت سے بھرا ہُوا ہے اور ہر طرح کی نیکی کا دُشمن ہے۔ کیا تُو خداوند کی سیدھی راہوں کو بگاڑنے سے باز نہ آئے گا؟ [۱۱] اب خداوند کا ہاتھ تیرے خلاف اُٹھا ہے۔ تُو اندھا ہو جائے گا اور کچھ عرصہ تک سورج کو نہیں دیکھ سکے گا۔

اُسی وقت کُہر اور تاریکی نے اُس پر غلبہ پا لیا اور وہ اِدھر اُدھر ٹٹولنے لگا تاکہ کوئی اُس کا ہاتھ پکڑ کر اُسے لے چلے۔ [۱۲] وہ حاکم یہ ماجرا دیکھ کر اور شاگردوں سے خداوند کی تعلیم سُن کر دنگ رہ گیا اور مسیح پر ایمان لے آیا۔

انطاکیہ میں منادی

[۱۳] پافُس سے پَولُس اور اُس کے ساتھی جہاز کے ذریعہ پمفولیہ کے علاقہ میں پہنچے جہاں یُوحنّا نے اُنہیں خیرباد کہا اور واپس یروشلیم چلا گیا۔ [۱۴] اور وہ پرگہ سے روانہ ہو کر پسِدیہ کے شہر انطاکیہ میں آئے اور سبت کے دِن عبادتخانہ میں جا کر بیٹھ گئے۔ [۱۵] جب توریت اور نبیوں کے صحیفوں میں سے تلاوت ہو چُکی تو عبادتخانہ کے سرداروں نے اُنہیں کہلا بھیجا کہ بھائیو! اگر لوگوں کی حوصلہ افزائی کے لیے تُم کچھ کہنا چاہتے ہو تو کہو۔

[۱۶] اِس پر پَولُس کھڑا ہو گیا اور ہاتھ سے اِشارہ کر کے کہنے لگا: اَے بنی اِسرائیل اور خدا ترس لوگو! میری سُنو۔ [۱۷] اُمّتِ اِسرائیل کے خدا نے ہمارے آبا و اجداد کو چُنا اور جب وہ مِصر میں پردیسیوں کی طرح رہتے تھے اُنہیں سرفرازی عطا کی اور اپنے زبردست ہاتھ سے اُنہیں وہاں سے نکال لایا۔ [۱۸] پھر وہ تقریباً

چالیس برس تک اُن کی عادتوں کو برداشت کرتا رہا۔ [۱۹] اُس نے کنعان میں سات قوموں کو غارت کر کے اُن کی سرزمین اپنے لوگوں کو بطور میراث عطا فرمائی۔ [۲۰] اِن واقعات کو پیش آنے میں تقریباً چار سَو پچاس برس لگ گئے۔

اِس کے بعد خدا اُن کے لیے سموئیلؔ نبی کے زمانہ تک قاضی مقرّر کرتا رہا۔ [۲۱] پھر لوگوں نے بادشاہ مقرّر کرنے کی درخواست کی اور خدا نے قِیسؔ کے بیٹے ساؤلؔ کو بادشاہ مقرّر کیا جو بن یمینؔ کے قبیلہ سے تھا۔ اُس نے چالیس برس تک حکومت کی۔ [۲۲] پھر اُس نے ساؤلؔ کو معزُول کرنے کے بعد داؤدؔ کو اُن کا بادشاہ بنایا۔ خدا نے داؤدؔ کے بارے میں فرمایا کہ مجھے یسّیؔ کا بیٹا داؤد مِل گیا ہے جو میرا دل پسند ہے۔ وہی میری تمام مرضی پُوری کرے گا۔

[۲۳] خدا نے اپنے وعدہ کے مطابق داؤدؔ کی نسل سے ایک مُنجّی یعنی یسُوعؔ کو بھیجا۔ [۲۴] یسُوعؔ کی آمد سے پہلے یُوحنّاؔ نے اِسرائیلؔ کی ساری اُمّت کے سامنے منادی کی کہ توبہ کرو اور بپتسمہ لو۔ [۲۵] جب یُوحنّاؔ کا کام پُورا ہونے کو تھا تو اُس نے کہا: تُم مجھے کیا سمجھتے ہو؟ میں وہ نہیں ہُوں، وہ تو میرے بعد آنے والا ہے اور میں اِس لائق بھی نہیں کہ اُس کی جوتیوں کے تسمے بھی کھول سکوں۔

[۲۶] بھائیو! ابرہامؔ کے فرزندو اور اَے خدا ترس لوگو! اِس نجات کا کلام ہمارے پاس بھیجا گیا ہے۔ [۲۷] اہلِ یروشلیمؔ نے اور اُس کے حاکموں نے یسُوعؔ کو نہیں پہچانا لیکن مَوت کا فتویٰ دے کر اُنہوں نے نبیوں کی اُن باتوں کو پُورا کر دیا جو ہر سبت کو پڑھ کر سُنائی جاتی ہیں۔ [۲۸] اگرچہ وہ اُسے مَوت کی سزا کے لائق ثابت نہ کر سکے پھر بھی اُنہوں نے پیلاطُسؔ سے درخواست کی کہ اُسے قتل کیا جائے۔ [۲۹] اور جب اُنہوں نے سب کچھ جو اُس کے بارے میں لکھا ہُوا تھا پُورا کر دیا تو اُسے صلیب پر سے اُتار کر ایک قبر میں رکھ دیا۔ [۳۰] لیکن خدا نے اُسے مُردوں میں سے زندہ کر دیا۔ [۳۱] اور جو لوگ گلیلؔ سے اُس کے ساتھ یروشلیمؔ آئے تھے وہ اُنہیں کئی دِنوں تک نظر آتا رہا۔ اب وہی اُمّت کے سامنے اُس کے گواہ ہیں۔

[۳۲] ہم تمہیں خوشخبری سناتے ہیں کہ جو وعدہ خدا نے ہمارے آبا و اجداد کے ساتھ کیا تھا [۳۳] اُسے اُس نے اُن کی اولاد یعنی ہمارے لیے یسُوعؔ کو زندہ کر کے پُورا کر دیا۔ چنانچہ دُوسرے زبُور میں لکھا ہے:

تُو میرا بیٹا ہے؛
آج تُو مجھ سے پیدا ہُوا۔

[۳۴] یہ حقیقت کہ خدا نے اُسے مُردوں میں سے زندہ کر دیا تاکہ وہ پھر کبھی نہ مرے خدا کے کلام میں یوں بیان کی گئی ہے:

میں تجھے پاک اور سچّی نعمتیں بخشُوں گا
جن کا وعدہ میں نے داؤدؔ سے کیا تھا۔

[۳۵] ایک اور زبُور میں داؤدؔ کہتا ہے:

تُو اپنے مُقدّس فرزند کے سڑنے کی نوبت ہی نہ آنے دے گا۔

[۳۶] داؤدؔ تو اپنے زمانہ میں خدا کا مقصد پُورا کرنے کے بعد مَوت کی نیند سو گیا، اپنے آبا و اجداد کے ساتھ دفن ہُوا اور اُس کا جسم سڑ گیا۔ [۳۷] لیکن جسے خدا نے مُردوں میں سے زندہ کیا اُس کے سڑنے کی نوبت تک نہ آئی۔

[۳۸] اِس لیے اَے بھائیو! جان لو کہ یسُوعؔ کے وسیلہ سے تمہیں گناہوں کی معافی کی خبر دی جاتی ہے۔ [۳۹] تمہارے لیے مُوسیٰؔ کی شریعت کے تحت گناہوں سے نجات پانا ممکن نہ تھا لیکن اب مسیح پر ایمان لانے کے باعث ہر کوئی نجات پاتا ہے۔ [۴۰] خبردار رہو، ایسا نہ ہو کہ نبیوں کی یہ بات تُم پر صادق آئے کہ

[۴۱] تُم جو دُوسروں کی تحقیر کرتے ہو، دیکھو،
تعجب کرو اور نیست ہو جاؤ،
کیونکہ میں تمہارے جیتے جی ایک ایسا کام کرنے والا ہُوں
کہ اگر کوئی اُس کا ذکر تُم سے کرے بھی،
تو تُم ہرگز یقین نہ کرو گے۔

[۴۲] جب پَولُسؔ اور برنباسؔ عبادت خانہ سے نکل کر جانے لگے تو لوگ اُن سے درخواست کرنے لگے کہ اگلے سبت کو بھی اِن ہی باتوں کا ذکر کیا جائے۔ [۴۳] جب لوگ عبادت کے بعد باہر نکلے تو بہت سے لوگ اُن کے پیچھے ہو لیے جن میں یہُودی اور کئی نَو مُرید یہُودی بھی شامل تھے۔ رسُولوں نے اُن سے مزید گُفتگو کی اور اُنہیں خدا کے فضل میں بڑھتے چلے جانے کی ترغیب دی۔

[۴۴] اگلے سبت کو تقریباً سارا شہر خدا کا کلام سُننے کے لیے جمع ہو گیا۔ [۴۵] جب یہُودیوں نے اتنے بڑے ہجُوم کو دیکھا تو حسد سے بھر گئے اور پَولُسؔ کی باتوں کے خلاف کُفر بکنے لگے۔

۴۶ پَولُس اور برنباس نے دلیر ہو کر اُنہیں کہا: لازم تھا کہ ہم پہلے تمہیں خدا کا کلام سُنائیں لیکن چونکہ تُم اُسے ردّ کر رہے ہو اور اپنے آپ کو ابدی زندگی کے لائق نہیں سمجھتے ہو تو دیکھو ہم غیر یہودیوں کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ ۴۷ کیونکہ خدا نے ہمیں یہ حکم دیا ہے:

میں نے تجھے غیر قوموں کے لیے نُور مُقرّر کیا ہے،
تاکہ تُو زمین کی اِنتہا تک نجات کا باعث ہو۔

۴۸ جب غیر یہودیوں نے یہ سُنا تو بہت خوش ہُوئے اور خدا کے کلام کی تمجید کرنے لگے اور جنہیں خدا نے ہمیشہ کی زندگی کے لیے چُنا ہُوا تھا، ایمان لائے۔
۴۹ اور خدا کا کلام اُس سارے علاقہ میں پھیل گیا۔ ۵۰ لیکن یہودیوں نے بعض معزّز عورتوں اور شہر کے شُرفاء کو ایسا بھڑکایا کہ وہ پَولُس اور برنباس کو ستانے پر آمادہ ہو گئے یہاں تک کہ اُنہیں اُس علاقہ ہی سے نکال دیا۔ ۵۱ پَولُس اور برنباس نے احتجاج کے طور پر اپنے پاؤں کی گرد بھی جھاڑ دی اور وہاں سے اِکُنیم میں چلے گئے۔ ۵۲ اور شاگرد خوشی اور پاک رُوح سے بھرے رہے۔

اِکُنیم میں منادی

۱۴ اِکُنیم میں بھی پَولُس اور برنباس ایک ساتھ یہودی عبادتخانہ میں گئے اور ایسی تقریر کی کہ بہت سے یہودی اور غیر یہودی ایمان لائے۔ ۲ لیکن جو یہودی کلام کے مخالف تھے اُنہوں نے غیر یہودیوں کو بھڑکایا اور اُنہیں مسیحی بھائیوں کی طرف سے بدگمان کر دیا۔ ۳ پھر بھی پَولُس اور برنباس نے وہاں کافی وقت گزارا اور دلیری کے ساتھ خداوند کے بارے میں تعلیم دی اور خداوند اُن معجزوں اور عجیب و غریب کاموں کے ذریعہ جو اُن کے ہاتھوں انجام پاتے تھے اپنے فضل کے کلام کو برحق ثابت کرتا رہا۔ ۴ شہر کے لوگوں میں پھوٹ پڑ گئی۔ بعض یہودیوں کے ساتھ اور بعض رسُولوں کے ساتھ تھے۔ ۵ یہودی اور غیر یہودی اپنے سرداروں کے ساتھ مل کر رسُولوں کو ستانے اور اُنہیں سنگسار کرنے کی مہم شروع کرنے والے تھے ۶ کہ اُنہیں اِس کا پتا چل گیا اور وہ وہاں سے بھاگ کر لُکااُنیہ کے شہر لُسترہ اور دربے اور آس پاس کے قصبوں میں چلے گئے ۷ اور وہاں خوشخبری سُنانے میں لگ گئے۔

لُسترہ اور دربے میں منادی

۸ لُسترہ میں ایک آدمی حاضرین میں بیٹھا ہُوا تھا جو پاؤں سے لاچار تھا۔ وہ پیدایشی لنگڑا تھا اور کبھی نہ چلا تھا۔ ۹ وہ پَولُس کی باتوں کو غور سے سُن رہا تھا۔ پَولُس نے متوجّہ ہو کر اُسے دیکھا تو جان لیا کہ اُس میں اِتنا ایمان ہے کہ وہ شفا پا سکے۔ ۱۰ اُس نے پُکار کر اُسے کہا: اپنے پاؤں پر سیدھا کھڑا ہو جا۔ وہ فوراً اُچھل کر کھڑا ہو گیا اور چلنے پھرنے لگا۔
۱۱ جب لوگوں نے پَولُس کا یہ کام دیکھا تو وہ لُکااُنیہ کی بولی میں چلّانے لگے کہ دیوتا ہمارے پاس اِنسانی صُورت میں اُتر آئے ہیں۔ ۱۲ اور اُنہوں نے برنباس کو زِیُوس کا اور پَولُس کو ہرمیس کا نام دیا کیونکہ وہ تقریر کرنے میں زیادہ ماہر تھا۔ ۱۳ زِیُوس دیوتا کا مندر شہر کے بالکل سامنے تھا۔ اُس کا پُجاری بَیل اور پھولوں کے ہار لے کر شہر کے پھاٹک پر پہنچا کیونکہ وہ اور شہر کے لوگ چاہتے تھے کہ رسُولوں کے لیے قربانیاں چڑھائیں۔
۱۴ جب رسُولوں یعنی پَولُس اور برنباس نے یہ سُنا تو وہ اپنے کپڑے پھاڑ کر ہجُوم میں جا گھُسے اور پُکار پُکار کر کہنے لگے: ۱۵ لوگو! تُم یہ کیا کر رہے ہو؟ ہم بھی تمہاری ہی طرح اِنسان ہیں اور تمہیں خوشخبری سُناتے ہیں تاکہ تُم اِن فضول چیزوں کو چھوڑ کر زندہ خدا کی طرف رجُوع ہو جس نے آسمان، زمین اور سمندر کو اور جو کچھ اُن میں ہے پیدا کیا ہے۔ ۱۶ اُس نے پچھلے زمانہ میں ساری قوموں کو اپنی اپنی راہ پر چلنے دیا ۱۷ تو بھی اُس نے اپنے آپ کو بے گواہ نہیں چھوڑا۔ اُس نے اپنی شفقت کو ظاہر کرنے کے لیے آسمان سے بارش برسائی اور فصلوں کے لیے موسم عطا کیے۔ تمہیں کثرت سے خوراک بخشی اور تمہارے دلوں کو خوشی سے بھر دیا۔ ۱۸ یہ باتیں کہہ کر اُنہوں نے لوگوں کو بڑی مشکل سے روکا کہ وہ اُن کے لیے قربانیاں نہ چڑھائیں۔
۱۹ تب کچھ یہودی انطاکیہ سے اِکُنیم میں آئے اور ہجُوم کو اپنی طرف کر کے پَولُس پر پتھراؤ کرنے لگے اور اُسے مُردہ سمجھ کر شہر کے باہر گھسیٹ لے گئے۔ ۲۰ جب شاگرد وہاں پہنچے اور اُسے گھیرے میں لے لیا تو وہ اُٹھا اور واپس شہر میں آیا اور اگلے دِن برنباس کے ساتھ دربے روانہ ہو گیا۔

رسُولوں کی انطاکیہ کو واپسی

۲۱ اُنہوں نے شہر میں خوشخبری سُنائی اور کثرت سے شاگرد بنائے۔ اِس کے بعد وہ لُسترہ، اِکُنیم اور انطاکیہ لَوٹ گئے۔ ۲۲ وہ شاگردوں کی حوصلہ افزائی کرتے اور اُنہیں نصیحت دیتے تھے کہ اپنے ایمان پر مضبوطی سے قائم رہو اور کہتے تھے کہ خدا کی بادشاہی میں داخل ہونے کے لیے بہت سی مصیبتوں کا سامنا کرنا لازم ہے۔

۲۳ اور اُنہوں نے ہر کلیسیا میں اُن کے لیے بُزرگ مُقرّر کیے اور روزہ رکھ کر دعائیں کیں اور اُنہیں خداوند کے سپُرد کیا جس پر وہ ایمان لائے تھے۔ ۲۴ پھر وہ پِسدیہ سے ہوتے ہُوئے پمفُولیہ کے علاقہ میں آئے ۲۵ اور جب پرگہ میں خوشخبری سُنا چُکے تو اتّلیہ کی طرف چلے گئے۔

۲۶ وہاں سے جہاز پر سوار ہو کر واپس انطاکیہ گئے جہاں اُنہیں اُس خدمت کے لیے جو اُنہوں نے اب پُوری کر لی تھی خدا کے فضل کے سپُرد کیا گیا تھا۔

۲۷ انطاکیہ پہنچ کر اُنہوں نے کلیسیا کو جمع کیا اور جو کچھ خدا نے اُن کے ذریعہ کیا تھا اُسے اُن کے سامنے بیان کیا اور یہ بھی کہ کس طرح خدا نے غیر یہوُدیوں کے لیے بھی ایمان کا دروازہ کھول دیا۔ ۲۸ اور وہ وہاں شاگردوں کے پاس کافی عرصہ تک مُقیم رہے۔

یروشلیم میں رسُولوں کا اِجلاس

۱۵ بعض لوگ یہوُدیہ سے انطاکیہ پہنچے اور بھائیوں کو یہ تعلیم دینے لگے کہ اگر مُوسیٰ کی رائج کی ہُوئی رسم کے مطابق تمہارا ختنہ نہیں ہُوا تو تُم نجات نہیں پا سکتے۔ ۲ اِس پر پَولُس اور برنباس کی اُن لوگوں سے سخت بحث وتکرار ہُوئی۔ چنانچہ کلیسیا نے پَولُس اور برنباس اور بعض دیگر اشخاص کو اِس غرض سے مُقرّر کیا کہ وہ یروشلیم جائیں اور وہاں اِس مسئلہ پر رسُولوں اور بُزرگوں سے بات کریں۔ ۳ تب کلیسیا نے اُنہیں روانہ کیا اور جب وہ فینیکے اور سامریہ کے علاقوں سے گزر رہے تھے تو اُنہوں نے وہاں کے مسیحی بھائیوں کو بتایا کہ کس طرح غیر یہوُدی بھی مسیح پر ایمان لائے اور کلیسیا میں شامل ہو گئے۔ یہ خبر سُن کر سارے بھائی بہت ہی خوش ہُوئے۔ ۴ جب وہ یروشلیم میں پہنچے تو وہاں کی کلیسیا، رسُول اور بُزرگ اُنہیں خوشی سے ملے۔ تب اُنہوں نے سب کچھ بیان کیا کہ خدا نے اُن کے ذریعہ کیا کیا کام انجام دیئے۔

۵ فریسیوں کے فرقہ کے بعض لوگ جو ایمان لا چُکے تھے کھڑے ہو کر کہنے لگے کہ غیر یہوُدیوں میں سے ایمان لانے والوں کا ختنہ کیا جائے اور اُنہیں مُوسیٰ کی شریعت پر عمل کرنے کا حکم دیا جائے۔

۶ لہٰذا رسُول اور بُزرگ اِس بات پر غور کرنے کے لیے جمع ہُوئے۔ ۷ کافی بحث وتکرار کے بعد پطرس نے کھڑے ہو کر اُنہیں مخاطب کرنا شروع کیا کہ اَے بھائیو! تُم جانتے ہو کہ بہت عرصہ پہلے خدا نے تُم لوگوں میں سے مجھے چُنا تا کہ غیر یہوُدی بھی میری زبان سے خوشخبری کا کلام سُنیں اور ایمان لائیں۔ ۸ خدا جو دل کا حال جانتا ہے، اُس نے ہماری طرح اُنہیں پاک رُوح دیا اور ظاہر کر دیا کہ وہ بھی اُس کی نظر میں مقبول ٹھہرے ہیں۔ ۹ اُس نے ہم میں اور اُن میں کوئی اِمتیاز نہیں کیا کیونکہ اُن کے ایمان لانے کے باعث اُس نے اُن کے دل بھی پاک کیے۔ ۱۰ تو اب تُم خدا کو آزمانے کے لیے مسیحی ہونے والوں کی گردن پر ایسا جوا کیوں رکھتے ہو جسے ہم ہی اُٹھا سکے اور نہ ہمارے آباواجداد۔ ۱۱ حالانکہ ہمارا ایمان تو یہ ہے کہ خداوند یسُوع مسیح کے فضل کی بدولت جس طرح وہ نجات پائیں گے اُسی طرح ہم بھی پائیں گے۔

۱۲ ساری جماعت پر خاموشی چھا گئی اور لوگ برنباس اور پَولُس کا بیان سُننے لگے کہ خدا نے اُن کے ذریعہ غیر یہوُدیوں میں کیسے کیسے معجزے اور عجیب نشان دکھائے۔ ۱۳ جب اُن کی باتیں ختم ہُوئیں تو یعقوب کہنے لگا: اَے بھائیو! میری بات سُنو! ۱۴ شمعوُن تمہیں بتا چُکا ہے کہ پہلے کس طرح خدا غیر یہوُدیوں پر ظاہر ہُوا تا کہ اُن میں سے لوگوں کو چُن کر اپنے نام کی ایک اُمّت بنا لے۔ ۱۵ نبیوں کا کلام بھی اِس کے مطابق ہے جیسا کہ لکھا ہے:

۱۶ اِس کے بعد میں پھر آؤں گا
اور داؤد کے گرے ہُوئے خیمہ کو کھڑا کرُوں گا۔
اُس کے پھٹے ٹُوٹے کی مرمّت کر کے،
اُسے پھر سے قائم کرُوں گا،
۱۷ تا کہ باقی لوگ یعنی سب قومیں جو میرے نام کی کہلاتی ہیں،
خدا کو ڈھونڈیں،
یہ اُسی خداوند خدا کا قول ہے
۱۸ جسے ازل سے اپنی کاریگری کا علم ہے۔

۱۹ اِس لیے میری رائے یہ ہے کہ ہم اُن غیر یہوُدیوں کو تکلیف میں نہ ڈالیں جو خداوند کی طرف رجوُع ہو رہے ہیں۔ ۲۰ بلکہ اُنہیں خط لکھ کر یہ بتائیں کہ وہ بُتوں کو نذر چڑھائی ہُوئی چیزوں اور حرامکاری سے دُور رہیں اور گلا گھُونٹے ہُوئے جانوروں کا گوشت ہی کھائیں نہ اُن کا لہوُ پئیں۔ ۲۱ اِس لیے کہ ہر شہر میں قدیم زمانہ سے مُوسیٰ کے حکموں کی منادی کی گئی ہے اور وہ عبادتخانوں میں ہر سبت کو پڑھ کر سُنائے بھی جاتے ہیں۔

خط کا مضمُون

۲۲ تب رسُولوں اور بُزرگوں اور ساری کلیسیا نے مل کر

مُناسب سمجھا کہ اپنے میں سے چند آدمیوں کو چُن کر اُنہیں پَولُس اور برنباس کے ساتھ انطاکیہ روانہ کیا جائے۔ [۲۳] اُنہوں نے یہُوداہ کو جو برسبّا کہلاتا ہے اور سیلاس کو چُنا کیونکہ یہ دونوں سارے مسیحی بھائیوں میں مُقدّم سمجھے جاتے تھے اور اُن کے ہاتھ ذیل کا خط روانہ کیا:

رسُولوں اور بُزرگ بھائیوں کی طرف سے

انطاکیہ، سُوریہ اور کلکیہ کے غیر یہُودی مسیحی بھائیوں کو سلام پہنچے!

[۲۴] ہم نے سُنا ہے کہ بعض لوگ ہم سے اِختیار لیے بغیر تمہارے یہاں گئے اور اُنہوں نے اپنی باتوں سے تمہارے دلوں کو پریشانی میں مُبتلا کر دیا۔ [۲۵] اِس لیے ہم نے مل کر مُناسب جانا کہ یہاں سے دو آدمیوں کو چُن کر اپنے عزیزوں پَولُس اور برنباس کے ہمراہ تمہارے پاس بھیجا جائے۔ [۲۶] یہ ایسے آدمی ہیں کہ جنہیں ہمارے خداوند یسُوعؔ مسیح کے نام کی خاطر اپنی جان تک کی پرواہ نہیں۔ [۲۷] لہٰذا ہم نے یہُوداہ اور سیلاس کو بھیجا ہے اور وہ یہ باتیں زبانی طور پر بھی بیان کریں گے۔ [۲۸] پاک رُوح نے اور ہم نے مناسب سمجھا کہ اِن ضروری باتوں کے علاوہ تُم پر کوئی اور بوجھ نہ لادیں۔ [۲۹] پس تُم بُتوں کی قربانیوں کے گوشت سے، لہو سے، گلا گھونٹے ہُوئے جانوروں سے اور حرامکاری سے پرہیز کرو۔ اِن چیزوں سے دُور رہنا تمہارے لیے بہتر ہوگا۔

والسّلام!

[۳۰] پس وہ آدمی رُخصت ہو کر انطاکیہ پہنچے جہاں اُنہوں نے کلیسیا کو جمع کر کے یہ خط اُن کے حوالہ کر دیا۔ [۳۱] وہ خط میں لکھی ہُوئی نصیحتوں کو پڑھ کر خوش ہُوئے۔ [۳۲] یہُوداہ اور سیلاس خُود بھی نبی تھے۔ اُنہوں نے وہاں کے مسیحیوں کو نصیحتیں کیں اور اُن کے ایمان کو مضبوط کیا۔ [۳۳] کچھ دِنوں بعد بھائیوں نے اُنہیں سلامتی کی دعا کے ساتھ رُخصت کیا تاکہ وہ اپنے بھیجنے والوں کے پاس لَوٹ جائیں۔ ([۳۴] سیلاس کو وہیں ٹِکے رہنا اچھا لگا۔) [۳۵] مگر پَولُس اور برنباس انطاکیہ ہی میں رُک گئے جہاں وہ اور کئی دُوسرے لوگ مل جُل کر تعلیم دیتے اور خداوند کا کلام سُناتے رہے۔

پَولُس اور برنباس کا جُدا ہو جانا

[۳۶] کچھ عرصہ بعد پَولُس نے برنباس سے کہا: آؤ! ہم اُن سارے شہروں میں واپس جائیں جہاں ہم نے کلام کی منادی کی تھی اور بھائیوں سے ملاقات کریں اور دیکھیں کہ اُن کا کیا حال ہے۔ [۳۷] برنباس یُوحنّا کو جو مرقُس کہلاتا ہے ساتھ لے جانا چاہتا تھا۔ [۳۸] لیکن پَولُس نے مُناسب نہ سمجھا کہ یُوحنّا اُن کے ساتھ جائے کیونکہ وہ پمفُولیہ میں کام چھوڑ کر اُن سے الگ ہو گیا تھا۔ [۳۹] اِس پر اُن دونوں میں اِس قدر اَن بَن ہُوئی کہ وہ ایک دُوسرے سے الگ ہو گئے۔ برنباس تو مرقُس کو لے کر جہاز سے قُبرُص چلا گیا [۴۰] اور پَولُس نے سیلاس کو ساتھ لے لیا اور بھائیوں نے اُنہیں دعاؤں کے ساتھ خداوند کے فضل کے سپُرد کیا اور وہ وہاں سے چل دیئے۔ [۴۱] پَولُس سُوریہ اور کلکیہ سے ہوتا ہُوا کلیسیاؤں کو مضبوط کرتا گیا۔

تیمُتھیُس کا پَولُس اور سیلاس سے ملنا

۱۶

وہ دربے اور پھر لُسترہ پہنچا جہاں ایک شاگرد تیمُتھیُس نام رہتا تھا جس کی ماں یہُودی تھی اور مسیح پر ایمان لے آئی تھی لیکن باپ یُونانی تھا۔ [۲] تیمُتھیُس لُسترہ اور اِکنیُم کے مسیحی بھائیوں میں نیک نام تھا۔ [۳] پَولُس اُسے سفر پر اپنے ساتھ لے جانا چاہتا تھا اِس لیے اُس نے تیمُتھیُس کا ختنہ کیا کیونکہ اُس علاقہ کے سارے یہُودی جانتے تھے کہ اُس کا باپ یُونانی ہے۔ [۴] وہ جن جن شہروں سے گزرے وہاں کے لوگوں کو اُن احکام کے بارے میں بتاتے گئے جو یروشلیم میں رسُولوں نے اور بُزرگوں نے مل کر جاری کیے تھے تاکہ لوگ اُن پر عمل کریں۔ [۵] پس کلیسیائیں ایمان میں مضبوط ہوتی گئیں اور اُن کا شُمار بڑھتا چلا گیا۔

پَولُس کی رویا

[۶] پَولُس اور اُس کے ساتھی فروگیہ اور گلتیہ کے علاقہ میں سے ہو کر گزرے کیونکہ پاک رُوح نے اُنہیں آسیہ میں کلام سُنانے سے روک دیا تھا۔ [۷] جب وہ مُوسیہ کی سرحد پر پہنچے تو اُنہوں نے بِتُونیہ میں داخل ہونا چاہا لیکن یسُوعؔ کے رُوح نے اُنہیں جانے نہ دیا۔ [۸] لہٰذا وہ مُوسیہ کے پاس سے گزرے اور تروآس کے قصبہ میں چلے گئے۔ [۹] رات کو پَولُس نے ایک آدمی کو رویا میں دیکھا۔ وہ مکدُنیہ کا تھا اور کھڑا ہُوا پَولُس سے اِلتجا کر رہا تھا کہ اُس پار مکدُنیہ میں آ اور ہماری مدد کر۔ [۱۰] پَولُس کی اُس رویا کے بعد ہم لوگ فوراً مکدُنیہ جانے کے لیے تیّار ہو گئے کیونکہ ہم نے یہ نتیجہ نکالا کہ خدا نے ہمیں وہاں کے لوگوں میں منادی کرنے کے لیے بُلایا ہے۔

فلپّی میں لُدیہ کا ایمان لانا

[11] تروآس سے ہم جہاز پر روانہ ہُوئے اور سمُتراکے میں آئے اور وہاں سے اگلے دِن نیاپُلِس پہنچ گئے۔ [12] وہاں سے ہم فلپّی روانہ ہُوئے جو رُومیوں کی بستی اور مکِدُنیہ کے علاقہ کا صدر مقام ہے۔ وہاں ہم کچھ دِنوں تک رہے۔
[13] سبت کے دِن ہم شہر کے پھاٹک سے نکل کر دریا پر پہنچے کیونکہ ہمیں اُمید تھی کہ وہاں پر ضرور کوئی دعا کرنے کی جگہ ہوگی۔ ہم وہاں جا کر بیٹھ گئے اور کچھ عورتیں جو وہاں جمع ہوگئی تھیں، اُن سے کلام کرنے لگے۔ [14] ہماری باتیں سُننے والی عورتوں میں لُدیہ نام کی ایک عورت تھی۔ وہ تھیواتیرہ شہر کی تھی اور قرمزی رنگ والے کپڑے کا کاروبار کرتی تھی اور بڑی خدا پرست تھی۔ خدا نے اُسے توفیق دی کہ وہ کشادہ دلی کے ساتھ پَولُس کا پیغام سُنے اور اُسے قبُول کرے۔ [15] چنانچہ جب وہ اور اُس کے خاندان کے لوگ بپتسمہ لے چُکے تو اُس نے ہمیں کہا کہ اگر تُم لوگ مجھے خداوند کی ایماندار بندی سمجھتے ہو تو چلو اور میرے گھر میں قیام کرو۔ اُس کی التجا سُن کر ہم راضی ہوگئے۔

پَولُس اور سِیلاس کی گرفتاری

[16] ایک دفعہ جب ہم دعا کے مقام کی طرف جا رہے تھے تو ہمیں ایک کنیز ملی جس میں ایک غیب دان رُوح تھی۔ وہ آیندہ کا حال بتا کر اپنے مالکوں کے لیے بہت کچھ کماتی تھی۔ [17] اُس لڑکی نے پَولُس کا اور ہمارا پیچھا کرنا شروع کر دیا اور چلّا چلّا کر کہنے لگی کہ یہ لوگ خدا تعالیٰ کے بندے ہیں جو تمہیں نجات کا راستہ بتاتے ہیں [18] وہ کئی دِنوں تک ایسا ہی کرتی رہی۔ بالآخر پَولُس اِس قدر تنگ آ گیا کہ اُس نے مُڑ کر اُس رُوح سے کہا کہ میں تجھے یسُوعؔ مسیح کے نام سے حُکم دیتا ہُوں کہ اِس میں سے نکل جا اور اُسی گھڑی وہ رُوح اُس لڑکی میں سے نکل گئی۔
[19] جب اُس کے مالکوں نے دیکھا کہ اُن کی کمائی کی اُمید جاتی رہی تو وہ پَولُس اور سِیلاس کو پکڑ کر چوک میں حُکّام کے پاس لے گئے۔ [20] اُنہوں نے پَولُس اور سِیلاس کو کچہری میں پیش کیا اور کہا: یہ لوگ یہوُدی ہیں اور ہمارے شہر میں بڑی کھلبلی مچا رہے ہیں [21] اور ایسی رسموں کی تعلیم دیتے ہیں جن کا ماننا یا اُن پر عمل کرنا ہم رُومیوں کو ہرگز روا نہیں۔
[22] یہ سُن کر عوام بھی اُن کے ساتھ مل گئے اور پَولُس اور سِیلاس کی مخالفت پر اُتر آئے۔ اِس پر حاکموں نے اُنہیں ننگا کروا کر پٹوانے کا حکم دیا۔ [23] چنانچہ سپاہیوں نے اُنہیں خوب بید لگائے اور قیدخانہ میں ڈال دیا۔ قیدخانہ کے داروغہ کو حکم دیا گیا کہ اُن کی پُوری نگہبانی کرے۔ [24] یہ حکم پا کر داروغہ نے اُنہیں ایک کال کوٹھڑی میں بند کر دیا اور اُن کے پاؤں میں بیڑیاں پہنا دیں۔
[25] آدھی رات کے قریب جب پَولُس اور سِیلاس دعا میں مشغُول تھے اور خدا کی حمد و ثنا کر رہے تھے اور دُوسرے قیدی سُن رہے تھے کہ [26] اچانک ایک بڑا بھونچال آیا جس سے قیدخانہ کی بنیاد ہل گئی اور فوراً دروازے کھل گئے اور سب قیدیوں کی بیڑیاں بھی کھل گئیں۔ [27] داروغہ جاگ اُٹھا اور جب اُس نے قیدخانہ کے دروازے کھلے دیکھے تو سمجھا کہ سارے قیدی قیدخانہ سے نکل بھاگے ہیں۔ اُس نے اپنی تلوار کھینچی اور چاہتا تھا کہ اپنے آپ کو مار ڈالے [28] لیکن پَولُس نے چلّا کر کہا: اپنے آپ کو نقصان نہ پہنچا کیونکہ ہم سب یہاں موجود ہیں۔
[29] داروغہ نے چراغ منگوایا اور اندر جا گھُسا اور کانپتا ہُوا پَولُس اور سِیلاس کے سامنے سجدہ میں گر پڑا۔ [30] پھر اُنہیں باہر لایا اور کہنے لگا: صاحبو! میں کیا کروں کہ نجات پاسکُوں؟
[31] اُنہوں نے جواب دیا: خداوند یسُوعؔ پر ایمان لا تو تُو اور تیرا سارا خاندان نجات پائے گا۔ [32] تب اُنہوں نے اُسے اور اُس کے گھر والوں کو خداوند کا کلام سُنایا [33] اُسی وقت رات کو داروغہ اُنہیں لے گیا، اُن کے زخم دھوئے اور اُس نے اور اُس کے سارے گھر والوں نے بپتسمہ لیا۔ [34] پھر وہ اُنہیں اُوپر گھر میں لے گیا اور اُن کے لیے دسترخوان بچھایا اور اپنے سارے گھر والوں سمیت ایمان لا کر بڑی خوشی منائی۔
[35] جب صبح ہُوئی تو رُومی حاکموں نے اپنے سپاہیوں کو قیدخانہ کے داروغہ کے پاس یہ حکم دے کر بھیجا کہ اُن آدمیوں کو رہا کر دے۔ [36] چنانچہ داروغہ نے پَولُس سے کہا کہ حاکموں نے حکم بھیجا ہے کہ تجھے اور سِیلاس کو رہا کیا جائے۔ لہٰذا اب تُم نکل کر سلامت چلے جاؤ۔
[37] لیکن پَولُس نے سپاہیوں سے کہا: اُنہوں نے ہمارا قصور ثابت کیے بغیر ہمیں سب کے سامنے مارا پیٹا اور قیدخانہ میں ڈال دیا حالانکہ ہم رُومی شہری ہیں۔ کیا اب وہ ہمیں چُپکے سے چھوڑ دینا چاہتے ہیں؟ نہیں ایسا نہیں ہوسکتا۔ بلکہ وہ خود یہاں آئیں اور ہمیں قیدخانہ سے باہر لائیں۔
[38] سپاہیوں نے جا کر حاکموں کو اِن باتوں کی خبر دی اور جب حاکموں نے سُنا کہ پَولُس اور سِیلاس رُومی شہری ہیں تو بہت گھبرائے۔ [39] اور وہاں آ کر اُنہیں منانے لگے اور پھر اُنہیں

قیدخانہ سے باہر لائے اور درخواست کی کہ شہر سے چلے جائیں۔
۴۰ پس پَولُس اور سِیلاس قیدخانہ سے باہر نکلے اور لُدیہ کے یہاں گئے جہاں وہ فلپّی کے مسیحی بھائیوں سے ملے اور اُنہیں تسلّی دے کر وہاں سے روانہ ہو گئے۔

تھسلُنیکے شہر میں فساد

۱۷ اِس کے بعد پَولُس اور سِیلاس اَمفِپُلِس اور اپلّونیہ کے شہروں سے ہوتے ہُوئے تھسلُنیکے شہر میں آئے جہاں یہودیوں کا ایک عبادتخانہ تھا۔ ۲ پَولُس اپنے دستور کے مطابق عبادتخانہ میں گیا اور تین سبتوں تک کتابِ مُقدّس سے اُن کے ساتھ بحث کی۔ ۳ وہ اُس کا مطلب واضح کرتا اور دلیلوں سے ثابت کرتا تھا کہ مسیح کا دُکھ اُٹھانا اور مُردوں میں سے جی اُٹھنا لازمی تھا اور یہ کہ جس یسُوعؔ کی منادی وہ کرتا ہے وہی مسیح ہے۔ ۴ بعض یہودی اِس تعلیم سے مُتاثّر ہو کر پَولُس اور سِیلاس سے آملے اور اِسی طرح بہت سے خدا پرست یُونانی اور کئی شریف عورتیں بھی اُن کی شریک ہوگئیں۔

۵ لیکن یہودیوں نے جلن کی وجہ سے بعض بدمعاشوں کو بازاری لوگوں میں سے چُن کر بھیڑ جمع کر لی اور شہر میں بلوا شروع کر دیا۔ اُنہوں نے یاسُون کے گھر پر ہلّہ بول دیا تاکہ پَولُس اور سِیلاس کو ڈھونڈ کر ہجوم کے سامنے لے آئیں۔ ۶ لیکن جب وہ اُنہیں نہ پا سکے تو یاسُون اور کئی دُوسرے مسیحی بھائیوں کو گھسیٹ کر شہر کے حاکم کے پاس لے گئے اور چلّانے لگے کہ یہ آدمی جنہوں نے ساری دنیا کو اُلٹ پلٹ کر دیا ہے اب یہاں بھی آپہنچے ہیں۔ ۷ اور یاسُون نے اُنہیں اپنے گھر میں ٹھہرایا ہے۔ یہ لوگ قیصر کے احکام کی خلاف ورزی کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بادشاہ تو کوئی اور ہی ہے یعنی یسُوعؔ۔ ۸ یہ بات سُن کر عوام اور حُکّامِ شہر گھبرا گئے ۹ اور اُنہوں نے یاسُون اور باقی مسیحی لوگوں کو ضمانت پر چھوڑ دیا۔

پَولُس اور سِیلاس بیریّہ میں

۱۰ رات ہوتے ہی مسیحی بھائیوں نے پَولُس اور سِیلاس کو وہاں سے بیریّہ روانہ کر دیا۔ جب وہ وہاں پہنچے تو یہودی عبادتخانہ میں گئے۔ ۱۱ بیریّہ کے لوگ تھسلُنیکے کے لوگوں سے زیادہ شریف ثابت ہُوئے اِس لیے کہ اُنہوں نے کلام کو بڑے شوق سے قبُول کیا۔ وہ ہر رات پاک نوشتوں کا مطالعہ کرتے تھے تاکہ دیکھیں کہ پَولُس کی باتیں برحق ہیں یا نہیں۔ ۱۲ کئی یہودی اور ساتھ ہی بہت سے معزز یونانی مَرد اور عورتیں بھی ایمان لائے۔

۱۳ جب تھسلُنیکے کے یہودیوں کو معلوم ہُوا کہ پَولُس بیریّہ میں خدا کے کلام کی منادی کر رہا ہے تو وہ وہاں بھی آپہنچے اور لوگوں کو ہنگامہ برپا کرنے پر اُکسانے لگے۔ ۱۴ اِس پر بھائیوں نے فوراً پَولُس کو ساحلِ سمندر کی طرف روانہ کر دیا لیکن سِیلاس اور تیمُتھیُس بیریّہ ہی میں رُکے رہے۔ ۱۵ جو لوگ پَولُس کی رہبری کر رہے تھے وہ اُسے اتھینے میں چھوڑ کر اِس حکم کے ساتھ واپس ہُوئے کہ سِیلاس اور تیمُتھیُس جلد سے جلد پَولُس کے پاس پہنچ جائیں۔

اتھینے میں پَولُس کا تجربہ

۱۶ جب پَولُس اتھینے میں اُن کا انتظار کر رہا تھا تو یہ دیکھ کر کہ سارا شہر بُتوں سے بھرا پڑا ہے اُس کا دل بڑا رنجیدہ ہُوا۔ ۱۷ چنانچہ وہ عبادتخانہ میں یہودیوں اور خدا پرست یُونانیوں سے بحث کیا کرتا تھا اور اُن سے بھی جو اُسے ہر روز چَوک میں ملتے تھے۔ ۱۸ بعض اِپکیُورَی اور ستوئیکی فلسفی اُس سے بحث میں اُلجھ گئے۔ اُن میں سے بعض نے کہا کہ یہ بکواسی کیا کہنا چاہتا ہے؟ چونکہ پَولُس یسُوعؔ اور قیامت کی بشارت دیتا تھا اِس لیے بعض یہ کہنے لگے کہ یہ تو اجنبی دیوتاؤں کی خبر دینے والا معلوم ہوتا ہے۔ ۱۹ تب وہ اُسے اپنے ساتھ اریوپگس پر لے گئے اور وہاں اُس سے کہنے لگے: کیا ہم جان سکتے ہیں کہ یہ نئی تعلیم جو تُو دیتا پھرتا ہے کیا ہے؟ ۲۰ ہم تیرے مُنہ سے بڑی چونکا دینے والی باتیں سُن رہے ہیں۔ ہم یہ جاننا چاہتے ہیں کہ اِن سے تیری کیا غرض ہے؟ ۲۱ اصل میں اتھینے کے لوگ کیا دیسی کیا پردیسی، اپنی فرصت کا سارا وقت کسی اور کام کی بجائے صرف نئی نئی باتیں سُننے یا سُنانے میں گزارا کرتے تھے۔

۲۲ لہٰذا پَولُس اریوپگس کے بیچ میں کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا: اَے اتھینے والو! میں دیکھتا ہُوں کہ تُم ہر بات میں دیوتاؤں کو بڑا اُونچا درجہ دیتے ہو۔ ۲۳ کیونکہ جب میں تمہارے شہر میں گھوم پھر رہا تھا تو میری نظر تمہارے بُتوں اور قربان گاہوں پر بھی پڑی۔ میں نے دیکھا کہ ایک قربان گاہ پر یہ لکھا ہُوا ہے: ''ایک نامعلوم خدا کے لیے''۔ پس تُم جسے بغیر جانتے پُوجتے ہو میں تمہیں اُسی کی خبر دیتا ہُوں۔

۲۴ جس خدا نے دنیا اور اُس کی ساری چیزوں کو پیدا کیا ہے وہ آسمان اور زمین کا مالک ہے۔ وہ ہاتھ کے بنائے ہُوئے مندروں میں نہیں رہتا۔ ۲۵ وہ اِنسان کے ہاتھوں سے خدمت نہیں لیتا کیونکہ وہ کسی چیز کا محتاج نہیں۔ وہ تو سارے اِنسانوں کو زندگی، سانس اور سب کچھ دیتا ہے۔ ۲۶ اُس نے آدم کو بنایا اور اُس ایک سے لوگوں کی ہر قوم کو پیدا کیا تاکہ تمام روئے زمین آباد ہو۔ اُس نے اُن کی زندگی کے ایّام مُقرّر کیے اور سکونت کے لیے حدّوں کا

تعیّن کیا۔ ۲۷ تاکہ وہ خدا کو ڈھونڈیں اور شاید ڈھونڈتے ڈھونڈتے اُسے پا لیں، حالانکہ وہ ہم میں سے کسی سے بھی دُور نہیں۔ ۲۸ کیونکہ ہم اُسی میں جیتے، حرکت کرتے اور موجود ہیں جیسا کہ تمہارے بعض شاعروں نے بھی کہا ہے کہ ہم تو اُس کی نسل بھی ہیں۔

۲۹ اگر ہم خدا کی نسل ہیں تو ہمیں یہ نہیں سوچنا چاہئے کہ ذاتِ الٰہی سونے، چاندی یا پتھّر کی مورت ہے جو کسی اِنسان کی ماہرانہ کاریگری کا نمونہ ہو۔ ۳۰ خدا نے ماضی کی ایسی جہالت کو نظر انداز کر دیا اور اب وہ سارے اِنسانوں کو ہر جگہ حکم دیتا ہے کہ توبہ کریں۔ ۳۱ کیونکہ اُس نے ایک دِن مُقرّر کر دیا ہے جب وہ راستی کے ساتھ ساری دنیا کا اِنصاف ایک ایسے آدمی کے ذریعہ کرے گا جسے اُس نے مامُور کیا ہے اور اُسے مُردوں میں سے زندہ کر کے یہ بات سارے اِنسانوں پر ثابت کر دی ہے۔

۳۲ جب اُنہوں نے مُردوں کی قیامت کے بارے میں سُنا تو اُن میں سے بعض نے اِس بات کو ہنسی میں اُڑا دیا اور بعض نے کہا کہ ہم اِس مضمُون پر تجھ سے پھر کبھی سُنیں گے۔ ۳۳ یہ حال دیکھ کر پَولُس اُن کی مجلس سے نکل کر چلا گیا۔ ۳۴ مگر کچھ لوگ پَولُس سے آ ملے اور ایمان لائے۔ اُن میں ایک دِیونُسی یُس اریوپگُس کی مجلس کا رُکن تھا۔ ایک عورت تھی جس کا نام دمرِس تھا اور اُن کے علاوہ اور بھی تھے۔

پَولُس کا کُرِنتھُس کے لیے روانہ ہونا

۱۸ اِس کے بعد پَولُس اتھینے سے کُرِنتھُس چلا گیا۔ ۲ وہاں اُسے ایک یہوُدی ملا جس کا نام اکولہ تھا۔ وہ پُنطُس کا رہنے والا تھا۔ اور اپنی بیوی پرِسکلّہ کے ساتھ حال ہی میں اِطالیہ سے آیا تھا کیونکہ قیصر کلودِیُس نے حکم دیا تھا کہ تمام یہوُدی رُوم شہر سے نکل جائیں۔ پَولُس اُن کے پاس گیا۔ ۳ اکولہ اور پرِسکلّہ کا پیشہ خیمہ دوزی تھا اور یہی پیشہ پَولُس کا بھی تھا۔ لہٰذا وہ اُن کے ساتھ رہ کر کام کرنے لگا۔ ۴ لیکن ہر سبت کو وہ عبادتخانہ جاتا اور یہوُدیوں اور یُونانیوں کے ساتھ بحث کر کے اُنہیں قائل کرتا تھا۔

۵ جب سِیلاس اور تیمُتھِیُس دونوں مکدُنیہ سے آئے تو پَولُس بڑے جوش کے ساتھ اپنا سارا وقت کلام کی منادی کرنے میں گزارنے لگا۔ وہ یہوُدیوں کے سامنے گواہی دیتا تھا کہ یسُوع ہی مسیح ہے۔ ۶ لیکن جب یہوُدی پَولُس کے برخلاف ہو کر گالیوں پر اُتر آئے تو اُس نے احتجاج کے طور پر کپڑے جھاڑے اور اُن سے کہا: تمہارا خون تمہاری ہی گردن پر ہو۔ میں اِس سے پاک ہُوں۔ اب سے میں غیر یہوُدیوں کے پاس جاؤں گا۔

۷ تب پَولُس عبادتخانہ سے نکل گیا اور ایک خدا پرست شخص طِطُس یوستُس کے گھر جا ٹھہرا جو عبادتخانہ سے ملا ہُوا تھا ۸ اُس عبادتخانہ کا سردار کرِسپُس تھا جو اپنے سارے گھرانے سمیت خداوند پر ایمان لایا اور کرِنتھُس کے کئی اور لوگ بھی کلام سُن کر ایمان لائے اور اُنہوں نے بپتسمہ لیا۔

۹ ایک رات خداوند نے پَولُس سے رویا میں کلام کیا کہ خوف نہ کر بلکہ کہے جا اور خاموش نہ رہ ۱۰ کیونکہ میں تیرے ساتھ ہُوں اور کوئی تجھ پر حملہ کر کے تجھے ضرر نہ پہنچا سکے گا، اِس لیے کہ اِس شہر میں میرے کئی لوگ موجود ہیں۔ ۱۱ پس پَولُس وہاں ڈیڑھ سال تک رہا اور اُنہیں خدا کا کلام سکھاتا رہا۔

۱۲ جب گلیّو صوبہ اخیہ کا حاکم تھا تو یہوُدیوں نے مل کر پَولُس پر ہلّہ بول دیا اور اُسے پکڑ کر عدالت میں لے گئے ۱۳ اور کہنے لگے کہ یہ آدمی لوگوں کو ایسے طریقہ سے خدا کی عبادت کرنے کی ترغیب دیتا ہے جو ہماری شریعت کے برخلاف ہے۔

۱۴ پَولُس کچھ کہنے ہی والا تھا کہ گلیّو نے یہوُدیوں سے کہا: اَے یہوُدیو! اگر یہ کسی جُرم کی یا کسی بڑی شرارت کی بات ہوتی تو میں ضرور تمہاری سُنتا۔ ۱۵ لیکن تمہارا اِلزام تو بعض لفظوں، ناموں اور تمہاری اپنی شریعت کے مسئلوں سے تعلّق رکھتا ہے۔ اِس سے تُم خود ہی نپٹو۔ میں ایسی باتوں کا مُنصِف نہیں بنُوں گا۔

۱۶ اور اُس نے اُنہیں عدالت سے نکلوا دیا۔ ۱۷ تب وہ سب سوستھِنیس پر ٹُوٹ پڑے جو عبادتخانہ کا سردار تھا اور اُسے پکڑ کر عدالت کے سامنے ہی مارنے پیٹنے لگے۔ لیکن گلیّو نے کچھ پروا نہ کی۔

پَولُس کی انطاکیہ کو واپسی

۱۸ پَولُس کافی دِنوں تک کُرِنتھُس میں رہا۔ پھر وہ بھائیوں سے رُخصت ہو کر جہاز پر سُوریہ کی طرف چلا گیا۔ پرِسکلّہ اور اکولہ بھی اُس کے ساتھ تھے۔ روانگی سے پہلے اُس نے اپنی منّت پُوری کرنے کے لیے کنخریہ میں اپنا سر مُنڈوایا۔ ۱۹ جب وہ اِفسُس پہنچے تو پَولُس نے اکولہ اور پرسکلّہ کو الوداع کہا اور خود ایک عبادتخانہ میں جا کر یہوُدیوں سے بحث کرنے لگا۔ ۲۰ جب اُنہوں نے اُس سے درخواست کی کہ ہمارے پاس کچھ دیر اور رہ تو اُس نے منظور نہ کیا۔ ۲۱ لیکن جب وہ وہاں سے روانہ ہونے لگا تو اُس نے وعدہ کیا کہ اگر خدا کی مرضی ہُوئی تو میں تمہارے پاس پھر آؤں گا۔ پھر وہ جہاز پر سوار ہو کر اِفسُس سے روانہ ہو گیا۔

۲۲ جب وہ قیصریہ میں جہاز سے اُترا تو یروشلیم جا کر اُس نے کلیسیا

کوسلام عرض کیا اور پھر انطاکیہ کی طرف چل دیا۔

۲۳ انطاکیہ میں کچھ عرصہ گزارنے کے بعد وہ وہاں سے روانہ ہُوا اور گلتیہ اور فرُوگیہ کے سارے علاقوں سے گزرتا ہُوا تمام شاگردوں کے ایمان کو مضبوط کرتا گیا۔

۲۴ اِس دوران ایک یہوُدی جس کا نام اُپلّوس تھا اور جو اِسکندریہ کا باشندہ تھا، اِفسُس میں وارد ہُوا۔ وہ بڑا شیرین بیان تھا اور کتابِ مُقدّس کا گہرا علم رکھتا تھا۔ ۲۵ اُس نے خداوند کے طریقہ کی تعلیم پائی تھی اور وہ بڑے جوش سے کلام کرتا تھا اور خداوند کے بارے میں صحیح تعلیم دیتا تھا لیکن وہ صرف یُوحنّا ہی کے بپتسمہ سے واقف تھا۔ ۲۶ وہ عبادتخانہ میں دلیری کے ساتھ کلام کرنے لگا اور جب پرِسکلّہ اور اکوِلہ نے اُسے سُنا تو اُسے اپنے گھر لے گئے اور اُسے خدا کے طریق کی تعلیم اور بہتر طور پر دی۔

۲۷ جب پَولُس نے سمندر پار اخیہ جانے کا اِرادہ کیا تو بھائیوں نے اُس کی ہمّت افزائی کی اور وہاں شاگردوں کو لکھا کہ اُس سے تپاک سے ملیں۔ وہاں پہنچ کر اُس نے اُن لوگوں کی بڑی مدد کی جو خداوند کے فضل کی بدولت ایمان لائے تھے۔ ۲۸ کیونکہ وہ بحث و مباحثہ میں بڑے زور شور سے یہوُدیوں کو کُھلے عام غلط ثابت کرتا تھا اور پاک کلام سے قائل کر دیتا تھا کہ یسُوعؔ ہی مسیح ہے۔

اِفسُس میں پَولُس کی گواہی

۱۹ جب اپلّوس کُرنتھُس میں تھا تو پَولُس علاقہ کی اندرونی شاہراہ سے گزرتا ہُوا اِفسُس پہنچا۔ وہاں اُسے کئی شاگرد ملے۔ ۲ اُس نے اُن سے پُوچھا کہ کیا تُم نے ایمان لاتے وقت پاک رُوح پایا تھا؟

اُنہوں نے جواب دیا: نہیں، ہم نے تو سُنا بھی نہیں کہ پاک رُوح کبھی نازل ہُوا ہے۔

۳ اِس پر پَولُس نے کہا کہ پھر تُم نے کس کا بپتسمہ لیا؟

اُنہوں نے جواب دیا کہ یُوحنّا کا۔

۴ پَولُس نے کہا: یُوحنّا نے تو توبہ کا بپتسمہ دیا اور کہا کہ وہ جو میرے بعد آنے والا ہے، تُم اُس پر ایمان لاؤ یعنی یسُوعؔ پر۔ ۵ یہ سُن کر اُنہوں نے خداوند یسُوعؔ کے نام پر بپتسمہ لیا۔ ۶ جب پَولُس نے اُن کے اُوپر ہاتھ رکھّے تو پاک رُوح اُن پر نازل ہُوا اور وہ طرح طرح کی زبانیں بولنے اور نبوّت کرنے لگے۔ ۷ وہ سب کوئی بارہ آدمی تھے۔

۸ پھر پَولُس نے عبادتخانہ میں جانا شروع کیا اور تقریباً تین ماہ تک دلیری کے ساتھ خدا کی بادشاہی کے بارے میں دلائل دے دے کر لوگوں کو قائل کرتا رہا۔ ۹ لیکن اُن میں سے بعض سخت دل ہو گئے اور اُنہوں نے ایمان لانے سے اِنکار کر دیا اور مسیحی طریق کو سرِعام بُرا بھلا کہنے لگے۔ لہٰذا پَولُس نے اُن سے کنارہ کر کے مسیحی شاگردوں کو الگ کر لیا اور تُرنّس کے مدرسہ میں جانا شروع کر دیا جہاں وہ ہر روز بحث مباحثہ کیا کرتا تھا۔ ۱۰ یہ سلسلہ دو سال تک چلتا رہا، یہاں تک کہ آسیہ کے صوبہ میں رہنے والے تمام یہوُدیوں اور یُونانیوں کو خداوند کا کلام سُننے کا موقع ملا۔ ۱۱ اور خدا پَولُس کے ذریعہ بڑے بڑے معجزے دکھاتا تھا۔ ۱۲ یہاں تک کہ جب ایسے رومال اور پٹکے بھی جنہیں پَولُس ہاتھ لگاتا تھا، بیماروں پر ڈالے جاتے تھے تو وہ اپنی بیماریوں سے شفا پاتے تھے اور اگر اُن میں بدرُوحیں ہوتی تھیں تو وہ بھی نکل جاتی تھیں۔

۱۳ بعض یہوُدی عامل بھی اِدھر اُدھر جا کر یسُوعؔ کے نام سے جھاڑ پھُونک کرنے لگے۔ وہ بدرُوحوں کو نکالنے کے لیے یہ کہتے تھے کہ جس یسُوعؔ کی پَولُس منادی کرتا ہے، میں اُسی کے نام کی قَسم دے کر تجھے نکل جانے کا حُکم دیتا ہُوں۔ ۱۴ سردار کاہن سِکوا کے سات بیٹے بھی یہی کام کرتے تھے۔ ۱۵ لیکن ایک دِن بدرُوح نے اُنہیں کہا: میں یسُوعؔ کو تو جانتی ہُوں اور پَولُس سے بھی واقف ہُوں لیکن تُم کون ہو؟ ۱۶ تب جس آدمی میں بدرُوح تھی، وہ اُن پر کُود پڑا اور اُس نے اُن پر قابو پا کر اُنہیں اِس قدر پیٹا کہ وہ لہُولُہان ہو گئے اور وہاں سے ننگے ہی بھاگ نکلے۔

۱۷ جب اِفسُس کے یہوُدیوں اور یُونانیوں کو اِس بات کا علم ہُوا تو اُن پر خوف چھا گیا اور خداوند یسُوعؔ کا نام سربلند ہوا۔ ۱۸ کئی لوگوں نے جو ایمان لائے تھے، آ کر اپنے بُرے کاموں کا برملا اِظہار اور اقرار کیا۔ ۱۹ کئی جو جادُوگری کرتے تھے، اپنی کتابیں جمع کر کے لائے اور اُنہیں سرِعام جلا دیا۔ جب اُن کتابوں کی قیمت کا اندازہ لگایا گیا تو وہ پچاس ہزار دِرہم کی نکلیں۔ ۲۰ اِس طرح خداوند کا کلام بڑی مضبوطی کے ساتھ جڑ پکڑتا اور پھیلتا گیا۔

۲۱ اِن باتوں کے بعد پَولُس نے پکّا اِرادہ کر لیا کہ میں مکِدُنیہ اور اخیہ کے علاقہ سے ہوتا ہُوا یروشلیم چلا جاؤں گا اور پھر وہاں سے رُوم جا کر اُس شہر کو بھی دیکھُوں گا۔ ۲۲ اُس نے اپنے ساتھیوں میں سے تیمتھیُس اور اراستُس دو آدمیوں کو مکِدُنیہ روانہ کیا اور خود بھی کچھ دیر آسیہ کے صوبہ میں رُکا رہا۔

اِفسُس میں ہنگامہ

۲۳ اِسی دوران مسیحی طریق کے بارے میں بڑا ہنگامہ اُٹھ

کھڑا ہُوا۔ [۲۴] ایک سُنار جس کا نام دیمیتریُس تھا' اِرتمِس دیوی کے مندر کے نمونہ پر چاندی کے چھوٹے چھوٹے مندر بنواتا تھا اور اپنے ہم پیشہ کاریگروں کو بہت کام دِلواتا تھا۔ [۲۵] اُس نے اپنے ہم پیشہ سارے کاریگروں کو جمع کیا اور کہا: بھائیو! تُم جانتے ہو کہ ہم یہ کام کر کے کافی رقم کما لیتے ہیں۔ [۲۶] لیکن جیسا کہ تُم دیکھتے اور سُنتے ہو یہ آدمی پَولُس کس طرح اِفِسُس اور تقریباً سارے صوبہ آسیہ میں بہت سے لوگوں کو قائل کر کے گُمراہ کر رہا ہے اور کہتا ہے کہ ہاتھوں کے بنائے ہُوئے بُت ہرگز دیوتا نہیں ہو سکتے۔ [۲۷] خوف اِس بات کا ہے کہ نہ صرف ہمارے پیشہ کی بدنامی ہوگی بلکہ عظیم دیوی ارتمِس کی قدر بھی جاتی رہے گی۔ اِس سارے صوبہ بلکہ دُنیا بھر میں اِس دیوی کی پُوجا ہوتی ہے۔ اب اُس کے نام کی عظمت بھی باقی نہ رہے گی۔

[۲۸] جب اُنہوں نے یہ سُنا تو غُصّہ سے آگ بگولہ ہو گئے اور زور زور سے نعرے لگانے لگے کہ اِفِسیوں کی دیوی ارتمِس بڑی عظیم ہے۔ [۲۹] دیکھتے دیکھتے سارے شہر میں افراتفری پھیل گئی۔ لوگوں نے گَیُس اور اَرِسترخُس کو جو مکدُنیہ سے پَولُس کے ساتھ آئے تھے پکڑ لیا اور اُنہیں گھسیٹتے ہُوئے تماشا گاہ کی طرف دوڑ پڑے۔ [۳۰] پَولُس نے بھی مجمع میں جانا چاہا لیکن شاگردوں نے اُسے روک دیا۔ [۳۱] اور صوبہ آسیہ کے بعض حُکّام نے جو پَولُس کے دوست تھے' اُسے پیغام بھیج کر منّت کی کہ تماشا گاہ میں جانے سے باز رہے۔

[۳۲] اُدھر اِجتماع میں کھلبلی مچی ہُوئی تھی کیونکہ بعض لوگ ایک نعرہ لگاتے تھے اور بعض کوئی اور۔ بہت سے لوگوں کو تو یہ بھی معلوم نہ تھا کہ وہ وہاں کس لیے جمع ہُوئے ہیں۔ [۳۳] یہ دیکھ کر یہُودیوں نے اِسکندر کو آگے کر دیا اور مجمع کے کئی لوگ اُسے گھیر کر کچھ کچھ کہنے لگے۔ اِسکندر نے لوگوں کو خاموش ہو جانے کا اِشارہ کیا تاکہ وہ اُنہیں اپنی صفائی پیش کر سکے۔ [۳۴] لیکن جوں ہی لوگوں کو معلوم ہُوا کہ وہ یہُودی ہے تو سب ہم آواز ہو کر چلّانے لگے کہ اِفِسیوں کی دیوی اِرتمِس عظیم ہے اور یہ سلسلہ تقریباً دو گھنٹوں تک جاری رہا۔

[۳۵] تب ناظمِ شہر نے لوگوں کے غُصّہ کو ٹھنڈا کر کے کہا: اِفِسُس کے رہنے والو! کون نہیں جانتا کہ اِفِسیوں کا شہر عظیم دیوی ارتمِس کے مندر اور اُس کے بُت کا مُحافظ ہے جو آسمان سے گرا تھا۔ [۳۶] جب اِن باتوں کے خلاف کوئی کچھ نہیں کہہ سکتا تو واجب ہے کہ تُم خاموش رہو اور جلد بازی سے کام نہ لو۔ [۳۷] تُم جن آدمیوں کو یہاں لائے ہو اُنہوں نے مندروں ہی کو لُوٹا ہے نہ ہی ہماری دیوی کے خلاف کُفر بکا ہے۔ [۳۸] اِس لیے اگر دیمیتریُس اور اُس کے ہم پیشہ کاریگروں کو کسی پر دعویٰ ہی کرنا ہے تو عدالت کے دروازے کُھلے ہیں اور صوبہ کے حُکّام موجود ہیں جہاں وہ ایک دُوسرے پر نالش کر سکتے ہیں۔ [۳۹] اور اگر کوئی دُوسرا مسئلہ بھی درپیش ہے تو اُس کا فیصلہ بھی باضابطہ مجلس میں ہو سکتا ہے۔ [۴۰] ہمیں تو اندیشہ ہے کہ اگر کوئی ہم ہی پر نالش کر دے کہ آج کے ہنگامہ کے ذمّہ دار ہم خُود ہیں تو ہم کیا جواب دیں گے، کیونکہ یہ ہنگامہ بلا وجہ ہُوا ہے۔ [۴۱] اتنا کہنے کے بعد اُس نے اجتماع کو برخواست کر دیا۔

پَولُس کی مکدُنیہ اور یُونان کو روانگی

۲۰ جب شور و غُل موقوف ہو گیا تو پَولُس نے شاگردوں کو بُلایا، اُنہیں نصیحت کی اور اُن سے رُخصت ہو کر مکدُنیہ کے لیے روانہ ہو گیا [۲] وہ جہاں جہاں سے گزرا' لوگوں کو نصیحت کرتا گیا اور آخر کار یُونان جا پہنچا۔ [۳] جہاں وہ تین ماہ تک رہا۔ جب وہ جہاز سے سُوریہ جانے والا تھا تو یہُودیوں نے اُسے مار ڈالنے کی سازش کی۔ اِس لیے اُس نے بہتر سمجھا کہ مکدُنیہ واپس چلا جائے۔ [۴] پُرُس کا بیٹا سوپترُس جو بیریّہ کا رہنے والا تھا اور تھسلُنیکے شہر کے اَرِسترخُس اور سِکندُس اور دربے کا گَیُس اور تِیمُتھِیُس اور آسیہ کے تُخِکُس اور تُرفِمُس' آسیہ تک اُس کے ہم سفر رہے۔ [۵] یہ لوگ پَولُس سے پہلے روانہ ہُوئے اور تروآس میں ہمارا اِنتظار کرنے لگے۔ [۶] لیکن ہم عیدِ فطیر کے بعد فلپّی سے جہاز میں روانہ ہُوئے اور پانچ دِن بعد تروآس میں اُن سے جا ملے اور سات دِن تک وہاں رہے۔

یُوتخُس کا زندہ بچ جانا

[۷] ہفتہ کے پہلے دِن ہم روٹی توڑنے کے لیے جمع ہُوئے۔ پَولُس نے لوگوں سے خطاب کیا۔ اُسے اگلے دِن وہاں سے روانہ ہونا تھا، اِس لیے وہ رات دیر گئے تک کلام کرتا رہا۔ [۸] اُوپر کی منزل پر جہاں ہم جمع تھے' کئی چراغ جل رہے تھے۔ [۹] اور ایک نوجوان کھڑکی میں بیٹھا ہُوا تھا جس کا نام یُوتخُس تھا۔ وہ پَولُس کی لمبی تقریر سُنتے سُنتے سو گیا اور گہری نیند کی حالت میں تیسری منزل سے نیچے جا گرا۔ جب اُسے اُٹھایا گیا تو وہ مَر چُکا تھا۔ [۱۰] پَولُس نیچے اُترا اور اُس نوجوان کو اپنی باہوں میں لے کر اُس سے لِپٹ گیا اور کہنے لگا: گھبراؤ مت۔ اِس میں جان باقی ہے۔ [۱۱] پھر اُس نے اُوپر جا کر روٹی توڑی اور سب کے ساتھ مل کر کھائی اور پھر کلام کرنے لگا یہاں تک کہ پَو پھٹ گئی۔ تب وہ وہاں سے رُخصت ہو گیا۔ [۱۲] لوگ اُس نوجوان کو جیتا گھر لے گئے اور اُنہیں بڑی تسلّی ہُوئی۔

پولُسؔ کا اِفسُسؔ کے بُزرگوں کو الوداع کہنا

[۱۳] ہم آگے جا کر جہاز پر سوار ہُوئے اور اَسُّسؔ کے لیے روانہ ہُوئے تا کہ وہاں پولُسؔ کو بھی جہاز پر سوار کر لیں کیونکہ اُس نے پہلے ہی سے وہاں پیدل پہنچ جانے کا اِرادہ کر لیا تھا۔ [۱۴] جب وہ ہمیں اَسُّسؔ میں ملا تو ہم نے اُسے جہاز پر چڑھا لیا اور مِتُلینےؔ پہنچ گئے۔ [۱۵] وہاں سے ہم جہاز پر روانہ ہُوئے اور اگلے دِن خِیُسؔ کے سامنے پہنچے۔ تیسرے دِن ہم سامُسؔ آئے اور اگلے دِن مِلیتُسؔ پہنچ گئے۔ [۱۶] پولُسؔ نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ اِفسُسؔ کے پاس سے گزر جائے گا تا کہ آسیہؔ میں مزید رُکے بغیر وہ جلدی سے یروشلیمؔ پہنچ جائے اور پنتِکُست کا دِن وہاں گزار سکے۔

[۱۷] مِلیتُسؔ پہنچ کر پولُسؔ نے اِفسُسؔ سے کلیسیا کے بُزرگوں کو بُلا بھیجا۔ [۱۸] جب وہ آئے تو اُس نے اُن سے کہا: تُم جانتے ہو کہ جس دِن سے میں نے آسیہؔ میں قدم رکھا ہے میری زندگی تمہارے درمیان کیسی رہی ہے۔ [۱۹] میں بڑی فروتنی کے ساتھ آنسو بہا بہا کر خداوند کی خدمت کرتا رہا جب کہ مجھے یہُودیوں کی بڑی بڑی سازشوں کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔ [۲۰] اور جو باتیں تمہارے لیے فائدہ مند تھیں اُنہیں میں نے بغیر کسی جھجک کے بیان کیا بلکہ جو کچھ بھی سکھایا برملا سکھایا اور گھر گھر جا کر سکھایا۔ [۲۱] میں یہُودیوں اور یُونانیوں دونوں کے سامنے گواہی دیتا رہا کہ وہ خدا کے حضور میں توبہ کریں اور ہمارے خداوند یسُوعؔ پر ایمان لائیں۔

[۲۲] دیکھو! میں رُوح کا اسیر ہو کر یروشلیمؔ جا رہا ہُوں اور مجھے معلوم نہیں وہاں مجھ پر کیا گزرے گی۔ [۲۳] صِرف اِتنا جانتا ہُوں کہ پاک رُوح کی طرف سے مجھے ہر شہر میں یہ آگہی ملتی رہی کہ قید اور مُصیبتیں میری منتظر ہیں۔ [۲۴] لیکن میری جان میرے لیے کوئی قدر و قیمت نہیں رکھتی۔ میں تو بس یہ چاہتا ہُوں کہ میرا دَور پُورا ہو جائے اور میں خدا کے فضل کی خوشخبری سُنانے کا کام جو خداوند یسُوعؔ نے مجھے دیا ہے پُورا کر لُوں۔

[۲۵] اب میں جانتا ہُوں کہ تُم جن کے درمیان میں خدا کی بادشاہی کی منادی کرتا رہا ہُوں مجھے پھر نہ دیکھ پاؤ گے۔ [۲۶] اِس لیے آج میں تمہیں قطعی طور پر کہے دیتا ہُوں کہ جو لوگ ہلاک کیے جائیں گے میں اُن کے خُون سے بری ہُوا۔ [۲۷] کیونکہ میں تمہیں بغیر کسی جھجک کے سِکھاتا رہا ہُوں کہ خدا کا مقصد تمہارے لیے کیا ہے۔ [۲۸] پس اپنا اور سارے گلّے کا خیال رکھو جس کے تُم پاک رُوح کی طرف سے پاسبان مُقرّر کیے گئے ہو تا کہ خدا کی کلیسیا کی پاسبانی کرو جسے اُس نے خاص اپنے خُون سے خریدا ہے۔ [۲۹] میں جانتا ہُوں کہ میرے چلے جانے کے بعد پھاڑ ڈالنے والے بھیڑیے تمہارے درمیان آ گھُسیں گے اور گلّے کو زندہ نہیں چھوڑیں گے۔ [۳۰] بلکہ تُم ہی میں سے ایسے لوگ اُٹھ کھڑے ہوں گے جو سچّائی کو توڑ مروڑ کر پیش کریں گے تا کہ شاگردوں کو اپنی طرف کر لیں۔ [۳۱] لہٰذا خبردار رہو اور یاد رکھو کہ میں تین سال تک رات دِن آنسو بہا بہا کر ہر ایک کو اِن خطروں سے آگاہ کرتا رہا ہُوں۔

[۳۲] اب میں تمہیں خدا کے اُس فضل کے کلام کے سپُرد کرتا ہُوں جو تمہاری ترقّی کا باعث ہو سکتا ہے اور تمہیں اُس میراث کا حقدار بنا سکتا ہے جو تُم راستبازوں کے لیے ہے۔ [۳۳] میں نے کسی کے سونے، چاندی یا کپڑے کا لالچ نہیں کیا۔ [۳۴] تُم خُود جانتے ہو کہ میرے اپنے ہاتھوں نے میری اپنی اور میرے ساتھیوں کی ضرورتیں پُوری کی ہیں۔ [۳۵] ہم کس طرح محنت کر کے کمزوروں کو سنبھال سکتے ہیں؟ یہ میں نے تُمہیں کر کے دکھایا۔ ہم خداوند یسُوعؔ کے الفاظ یاد رکھیں کہ دینا لینے سے زیادہ مبارک ہے۔

[۳۶] اِن باتوں کے بعد پولُسؔ نے اُن سب کے ساتھ گھُٹنے ٹیک کر دعا کی۔ [۳۷] وہ سب بہت روئے اور گلے مِل مِل کر اُس کے بوسے لیے [۳۸] اور پولُسؔ کے جن الفاظ نے خاص طور پر اُنہیں غمگین کیا یہ تھے کہ تُم مجھے پھر نہ دیکھ پاؤ گے۔ تب وہ اُسے جہاز تک چھوڑنے گئے۔

پولُسؔ کا یروشلیمؔ جانا

۲۱ جب ہم اُن سے جدا ہو کر جہاز سے روانہ ہُوئے تو سیدھے کوسؔ میں آئے۔ اگلے دِن ہم رُودُسؔ پہنچے۔ پھر وہاں سے پترہؔ چل دیئے۔ [۲] وہاں ہم نے دیکھا کہ ایک جہاز فینیکےؔ جا رہا ہے۔ ہم اُس پر سوار ہو کر روانہ ہو گئے۔ [۳] جب ہماری نظر کپرُسؔ پر پڑی تو ہم اُسے بائیں ہاتھ چھوڑ کر سُوریہؔ کے لیے روانہ ہُوئے۔ ہم صُورؔ میں اُتر پڑے کیونکہ وہاں ہمارے جہاز کو مال اُتارنا تھا۔ [۴] وہاں شاگردوں کی تلاش کر کے ہم اُن کے ساتھ سات دِن تک رہے۔ اُنہوں نے رُوح کی ہدایت سے پولُسؔ کو یروشلیمؔ جانے سے منع کیا۔ [۵] جب سات دِن گزر گئے تو ہم وہاں سے آگے جانے کے لیے نکلے۔ سارے شاگرد بیوی بچّوں سمیت شہر کے باہر تک ہمارے ساتھ گئے۔ سمندر کے کنارے پہنچ کر ہم نے گھُٹنے ٹیک کر دعا کی۔ [۶] پھر ہم اُن سے جُدا ہُوئے اور جہاز پر سوار ہو گئے اور وہ اپنے اپنے گھر لَوٹ گئے۔

[۷] ہم صُورؔ سے آگے چلے اور پتُلمیسؔ میں جہاز سے اُتر گئے۔ وہاں ہم نے بھائیوں کو سلام کیا اور اُن کے ساتھ ایک دِن تک رہے۔

[8] اگلے دِن ہم روانہ ہُوئے اور قَیصریہ میں آئے اور فِلپُّس نام ایک مُبشّر کے گھر رہے جو یروشلیم میں چُنے جانے والے سات بُزرگوں میں سے تھا۔ [9] اُس کی چار بیٹیاں تھیں جو ابھی کنواری تھیں اور نبوّت کیا کرتی تھیں۔

[10] جب ہمیں وہاں رہتے کئی دِن گزر گئے تو ایک نبی جس کا نام اگبُس تھا یہُودیہ سے آیا۔ [11] اُس نے ہمارے پاس آ کر پَولُس کے کمر بند سے اپنے ہاتھ اور پاؤں باندھ لیے اور کہنے لگا: پاک رُوح فرماتا ہے کہ یروشلیم کے یہُودی اِس کمر بند کے مالک کو اِسی طرح باندھ کر غیر یہُودیوں کے حوالہ کر دیں گے۔

[12] یہ سُن کر ہم نے اور وہاں کے لوگوں نے پَولُس کی منّت کی کہ وہ یروشلیم جانے سے باز رہے۔ [13] لیکن پَولُس نے جواب دیا: تُم یہ کیا کر رہے ہو؟ کیوں رو رو کر میرا دل توڑتے ہو؟ میں یروشلیم میں خداوند یسُوعؔ کے نام کی خاطر صِرف باندھے جانے کے لیے ہی نہیں بلکہ مرنے کو بھی تیّار ہُوں۔ [14] جب وہ کسی طرح راضی نہ ہُوا تو ہم یہ کہہ کر چُپ ہو گئے کہ خداوند کی مرضی پُوری ہو۔

[15] اُس کے بعد ہم سفر کی تیّاری میں لگ گئے اور پھر یروشلیم کے لیے روانہ ہوئے۔ [16] قیصریہ کے کچھ شاگرد بھی ہمارے ساتھ ہو لیے اور ہمیں مناسون کے گھر لائے جہاں ہمیں قیام کرنا تھا۔ مناسونؔ قُبرُص کا رہنے والا تھا اور قدیم شاگردوں میں سے تھا۔

پَولُس کی یروشلیم میں آمد

[17] جب ہم یروشلیم پہنچے تو بھائی ہمیں گرمجوشی کے ساتھ ملے۔ [18] اگلے دِن ہم پَولُس کو لے کر یعقوب سے ملنے گئے۔ وہاں سب بُزرگ پہلے ہی سے جمع تھے۔ [19] پَولُس نے اُنہیں سلام کہا اور تفصیل سے بتایا کہ خدا نے اُس کی خدمت کے ذریعہ سے غیر یہُودیوں میں کیا کچھ کیا۔

[20] جب اُنہوں نے یہ سُنا تو خدا کی تمجید کی اور پھر پَولُس سے کہنے لگے: اَے بھائی! ہزاروں یہُودی ایمان لے آئے ہیں اور وہ سب شریعت پر عمل کرنے میں بڑے سرگرم ہیں۔ [21] اُنہیں تو یہ بتایا گیا ہے کہ تُو سارے یہُودیوں کو جو یُونانیوں کے بیچ میں رہتے ہیں یہ تعلیم دیتا پھرتا ہے کہ مُوسیٰ کو چھوڑ و، اپنے بچّوں کا ختنہ نہ کراؤ اور یہُودیوں کی رسموں کو مت مانو۔ [22] اب تُو یہاں آیا ہُوا ہے اور یہ بات لوگوں کے کانوں تک ضرور پہنچ جائے گی۔ لہٰذا اب کیا کِیا جائے؟

[23] ہماری رائے تو یہ ہے کہ ہمارے پاس چار آدمی ہیں جنہوں نے منّت مانی ہے [24] تُو اُنہیں اپنے ساتھ لے جا اور اُن کے ساتھ مل کر طہارت کی ساری رسمیں پُوری کر اور اُن کا خرچ بھی اُٹھا تا کہ وہ اپنے سر مُنڈ واسکیں۔ تب ہر کسی کو پتا چل جائے گا کہ جو باتیں تیرے خلاف پھیلائی گئی ہیں وہ غلط ہیں بلکہ تُو خُود بھی راستدلی سے شریعت پر عمل کرتا ہے۔ [25] اور جہاں تک اُن غیر یہُودیوں کا سوال ہے جو ایمان لے آئے ہیں اُن کے بارے میں ہم فیصلہ کر کے پہلے ہی خط لکھ چُکے ہیں کہ وہ بُتوں کو نذر چڑھائی ہُوئی چیزوں سے، لہُو سے اور گلا گھُونٹے ہُوئے جانوروں کے گوشت سے پرہیز کریں اور حرامکاری سے بچیں۔

[26] اگلے دِن پَولُس اُن آدمیوں کو لے گیا اور اُن کے ساتھ خُود بھی طہارت کی رسمیں ادا کر کے ہیکل میں داخل ہُوا اور خبر دی کہ طہارت کے دِنوں کے پُورا ہو جانے پر وہ سب اپنی اپنی نذر چڑھا دیں گے۔

پَولُس کی گرفتاری

[27] جب طہارت کے سات دِن پُورے ہونے کو تھے تو آسیہ کے یہُودیوں نے پَولُس کو ہیکل میں دیکھ کر لوگوں میں ہلچل مچا دی اور اُسے پکڑ کر چلاّنے لگے کہ [28] اَے اِسرائیلیو! ہماری مدد کرو۔ یہی وہ آدمی ہے جو ہر جگہ لوگوں کو ہمارے خلاف، ہماری شریعت کے برخلاف اور اِس ہیکل کے خلاف تعلیم دیتا پھرتا ہے اور اِس کے علاوہ اُس نے یُونانیوں کو ہماری ہیکل میں لا کر اِس پاک مقام کو ناپاک کر ڈالا ہے۔ [29] وہ پہلے ہی تُرفِمُس اِفسی کو شہر میں پَولُس کے ساتھ دیکھ چُکے تھے اور سوچ رہے تھے کہ پَولُس اُسے ضرور ہیکل میں لے گیا ہوگا۔

[30] سارے شہر میں ہلچل مچ گئی اور لوگ دوڑ دوڑ کر جمع ہونے لگے۔ تب اُنہوں نے پَولُس کو پکڑ لیا اور ہیکل سے گھسیٹ کر باہر نکال لائے اور دروازے بند کر دیئے۔ [31] جب وہ اُسے مار ڈالنے کی کوشش میں تھے تو رُومی پلٹن کے سالار کو خبر پہنچی کہ سارے یروشلیم میں کھلبلی پڑ گئی ہے۔ [32] وہ فوراً پلٹن کے افسروں اور سپاہیوں کو لے کر ہجُوم کے پاس نیچے دوڑا آیا۔ جب لوگوں نے پلٹن کے سالار اور سپاہیوں کو دیکھا تو پَولُس کی مار پیٹ سے باز آئے۔

[33] پلٹن کے سالار نے نزدیک آ کر پَولُس کو اپنے قبضہ میں لے لیا اور اُسے دو زنجیروں سے باندھنے کا حکم دیا۔ پھر اُس نے پُوچھا کہ یہ آدمی کون ہے اور اُس نے کیا کِیا ہے؟ [34] ہجُوم میں سے بعض کچھ چلاّئے اور بعض کچھ اور، شور وغُل اِس قدر زیادہ تھا کہ سالار کو حقیقت معلوم نہ ہو سکی لہٰذا اُس نے حکم دیا کہ پَولُس کو قلعہ میں پہنچا دیا جائے۔ [35] جب سپاہی اُسے سیڑھیوں سے اُوپر

لے جا رہے تھے تو ہجُوم کی زبردستی کی وجہ سے اُنہوں نے اُسے اُوپر اُٹھا لیا۔ ۳۶ سب لوگ جو پَولُس کے پیچھے پڑے ہُوئے تھے چلّاتے جا رہے تھے کہ اُسے ختم کر دو۔

پَولُس کا ہجُوم سے خطاب

۳۷ سپاہی پَولُس کو قلعہ کے اندر لے جانے ہی والے تھے کہ اُس نے پلٹن کے سالار سے کہا: کیا میں تجھ سے کچھ عرض کر سکتا ہُوں؟

اُس نے پُوچھا: کیا تُو یُونانی جانتا ہے؟ ۳۸ کیا تُو وہ مصری تو نہیں جس نے کچھ عرصہ پہلے بغاوت کی تھی اور چار ہزار باغیوں کے ساتھ جنگل میں پناہ لی تھی؟

۳۹ پَولُس نے کہا: میں تو یہُودی ہُوں اور ترسُس کا باشندہ ہُوں جو کِلکِیہ کا مشہور شہر ہے۔ مجھے لوگوں سے خطاب کرنے کی اجازت دے۔

۴۰ سالار سے اجازت پا کر وہ سیڑھیوں پر کھڑا ہو گیا اور لوگوں کو ہاتھ سے اِشارہ کیا۔ جب وہ چُپ ہو گئے تو اُس نے اُن سے عبرانی زبان میں یُوں کہنا شروع کیا:

۲۲ بھائیو اور بُزرگو! اب میرا بیان سُنو جو میں اپنی صفائی میں پیش کرتا ہُوں۔

۲ جب لوگوں نے اُسے عبرانی بولتے سُنا تو اور بھی چُپ چاپ ہو گئے۔

تب پَولُس نے کہا: ۳ میں یہُودی ہُوں اور کِلکِیہ کے شہر ترسُس میں پیدا ہُوا لیکن میری تربیت اِسی شہر میں ہُوئی۔ میں نے گملی ایل کے قدموں میں اپنے آبا و اجداد کی شریعت پر عمل کرنے کی تعلیم پائی۔ میں بھی خدا کے لیے ایسا ہی سرگرم تھا جیسے آج تُم ہو۔ ۴ میں نے مسیحی طریق پر چلنے والوں کو ستایا یہاں تک کہ قتل بھی کیا۔ میں مَرد و زن دونوں کو باندھ باندھ کر قید خانہ میں ڈلواتا رہا۔ ۵ سردار کاہن اور سب بُزرگ اِس بات کے گواہ ہیں کہ میں نے اُن سے دمشق میں رہنے والے یہُودی بھائیوں کے لیے خطوط حاصل کیے اور وہاں اِس غرض سے گیا کہ جتنے وہاں ہوں اُن کو بھی باندھ کر یروشلیم میں لاؤں اور سزا دلاؤں۔

۶ میں جب سفر کرتے کرتے دمشق کے نزدیک پہنچا تو دوپہر کے وقت آسمان سے ایک تیز روشنی آئی اور میرے چاروں طرف چمکنے لگی، ۷ میں زمین پر گر پڑا اور میں نے ایک آواز سُنی جو مجھ سے کہہ رہی تھی: ساؤل! ساؤل! تُو مجھے کیوں ستاتا ہے؟

۸ میں نے پُوچھا: اَے خداوند! تُو کون ہے؟

جواب ملا کہ میں یسُوع ناصری ہُوں جسے تُو ستاتا ہے۔ ۹ میرے ساتھیوں نے روشنی تو دیکھی لیکن وہ کچھ نہ سمجھے کہ وہ آواز مجھ سے کیا کہہ رہی ہے۔

۱۰ میں نے پُوچھا: اَے خداوند! میں کیا کرُوں؟ خداوند نے کہا: اُٹھ، دمشق میں جا، وہاں تجھے وہ سب کچھ جو تیرے کرنے کے لیے مُقرّر ہُوا ہے بتا دیا جائے گا۔ ۱۱ میرے ساتھی میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے دمشق میں لے گئے کیونکہ اُس تیز روشنی نے مجھے اندھا کر دیا تھا۔

۱۲ وہاں ایک آدمی حننیاہ نام مجھے دیکھنے آیا۔ وہ دیندار اور شریعت کا سخت پابند تھا اور وہاں کے یہُودیوں میں بڑی عزّت کی نظر سے دیکھا جاتا تھا۔ ۱۳ وہ میرے پاس آ کر کہنے لگا: بھائی ساؤل! اپنی بینائی حاصل کر۔ میں اُسی گھڑی بینا ہو گیا اور اُسے دیکھنے لگا۔

۱۴ تب اُس نے کہا کہ تیرے آبا و اجداد کے خدا نے تجھے چُن لیا ہے تاکہ تُو اُس کی مرضی کو جانے اور اُس راستباز کو دیکھے اور اُس کے مُنہ کی باتیں سُنے۔ ۱۵ کیونکہ تُو سارے لوگوں میں اُس کا گواہ ہو گا اور اُنہیں بتائے گا کہ تُو نے کیا کچھ دیکھا اور سُنا ہے۔ ۱۶ اب دیر کیسی۔ اُٹھ، اُس کے نام سے بپتسمہ لے اور اپنے گناہ دھو ڈال۔

۱۷ جب میں یروشلیم لَوٹا اور ہیکل میں جا کر دعا کرنے لگا تو مجھ پر بیخودی طاری ہو گئی۔ ۱۸ میں نے خداوند کو دیکھا اور یہ کہتے سُنا: جلدی کر، یروشلیم سے فوراً نکل جا کیونکہ وہ میرے بارے میں تیری گواہی قبُول نہ کریں گے۔

۱۹ میں نے جواب دیا: اَے خداوند! یہ لوگ جانتے ہیں کہ میں جابجا ہر ایک عبادتخانہ میں جاتا تھا اور کس طرح تیرے ماننے والوں کو قید کراتا اور پٹواتا تھا۔ ۲۰ اور جب تیرے شہید ستفنُس کا خُون بہایا جا رہا تھا تو میں بھی وہیں موجُود تھا اور اُس کے قتل پر راضی تھا اور اُس کے قاتلوں کے کپڑوں کی حفاظت کر رہا تھا۔

۲۱ خداوند نے مجھ سے کہا: جا، میں تجھے غیر یہُودی لوگوں کے پاس دُور دُور بھیجُوں گا۔

۲۲ سارا مجمع پَولُس کی باتیں سُنتا رہا لیکن جب وہ یہاں تک پہنچا تو سارے لوگ بلند آواز سے چلّانے لگے: زمین کو اِس کے وجُود سے پاک کر دو۔ وہ زندہ رہنے کے لائق نہیں ہے۔

۲۳ جب لوگوں کا چیخنا اور چلّانا جاری رہا اور وہ کپڑے پھینک پھینک کر دھول اُڑانے لگے ۲۴ تو پلٹن کے سالار نے

پولُس کو قلعہ کے اندر لے جانے کا حکم دیا اور کہا کہ اُسے کوڑوں سے مارا جائے اور اُس کا بیان لیا جائے تاکہ معلوم ہو کہ یہ لوگ اُس پر اِس طرح کیوں چلّا رہے ہیں؟ ۲۵ جب وہ کوڑے لگانے کے لیے پولُس کو باندھنے لگے تو اُس نے ایک افسر سے جو پاس ہی کھڑا تھا کہا: کیا ایک رُومی شہری کو اُس کا قصُور ثابت کیے بغیر کوڑوں سے مارنا جائز ہے؟

۲۶ جب اُس افسر نے یہ سُنا تو وہ پلٹن کے سالار کے پاس گیا اور اُسے خبر دے کر کہا: تُو کیا کرتا ہے؟ یہ آدمی تو رُومی ہے۔ ۲۷ پلٹن کے سالار نے پولُس کے پاس آ کر پُوچھا: مجھے بتا، کیا تُو رُومی ہے؟

اُس نے ہاں میں جواب دیا۔

۲۸ سالار نے کہا: میں نے تو ایک کثیر رقم ادا کر کے رُومی شہریت حاصل کی تھی۔ پولُس نے کہا: لیکن میں تو پیدایشی رُومی ہُوں۔

۲۹ جو لوگ اُس کا بیان لینے کو تھے، اُسی وقت وہاں سے ہٹ گئے اور پلٹن کا سالار بھی یہ معلوم کر کے بڑا گھبرایا کہ جس آدمی کو اُس نے باندھ رکھا ہے وہ رُومی شہری ہے۔

۳۰ اگلے دِن پلٹن کے سالار نے پولُس کو کھول دیا اور یہ حقیقت جاننے کے لیے کہ یہودی اُس پر کیا اِلزام لگاتے ہیں اُس نے یہودیوں کی عدالتِ عالیہ کے ارکان کو جمع کیا اور سردار کاہن کو بھی بُلا لیا۔ تب اُس نے پولُس کو لا کر اُن کے سامنے کھڑا کر دیا۔

پولُس کا عدالتِ عالیہ میں بیان

۲۳ پولُس نے عدالت کے اراکین پر گہری نظر ڈال کر کہا: میرے بھائیو! میں آج تک بڑی نیک نیّتی سے خدا کے حکموں کے مطابق زندگی گزارتا آیا ہُوں۔ ۲ سردار کاہن حننیاہ نے پولُس کے پاس کھڑے ہُوئے لوگوں کو حکم دیا کہ اُس کے مُنہ پر تھپڑ مارو۔ ۳ پولُس نے اُس سے کہا: اَے سفیدی پھری ہُوئی دیوار! تجھ پر خدا کی مار۔ تُو یہاں بیٹھا ہے کہ شریعت کے مطابق میرا اِنصاف کرے لیکن تُو خُود شریعت کے خلاف مجھے مارنے کا حکم دیتا ہے۔

۴ جو پاس کھڑے تھے کہنے لگے: تجھے سردار کاہن کو بُرا کہنے کی جرأت کیسے ہُوئی؟

۵ پولُس نے کہا: بھائیو! مجھے معلوم نہ تھا کہ یہ سردار کاہن ہے۔ شریعت میں لکھا ہے کہ تُو اپنی قوم کے سردار کو بُرا مت کہہ۔ ۶ پولُس جانتا تھا کہ اُن میں بعض صدُوقی ہیں اور بعض فریسی۔ وہ عدالت میں پُکار کر کہنے لگا: بھائیو! میں فریسی ہُوں اور فریسی باپ کا بیٹا ہُوں۔ مجھ پر اِس لیے مُقدّمہ چلایا جا رہا ہے کہ میں اُمید رکھتا ہُوں کہ مُردے پھر سے جی اُٹھیں گے۔ ۷ اُس کے یہ کہتے ہی فریسیوں اور صدُوقیوں میں تکرار شروع ہو گئی اور حاضرین میں تفریق پڑ گئی۔ ۸ (صدُوقی کہتے ہیں کہ قیامت نہیں ہو گی اور نہ تو فرشتہ کوئی چیز ہے نہ ہی رُوح، لیکن فریسی اُن کے قائل ہیں۔)

۹ فوراً ہنگامہ برپا ہو گیا۔ شریعت کے عالموں میں سے بعض جو فریسی تھے کھڑے ہو گئے اور جھگڑا کر کے کہنے لگے کہ ہم اِس آدمی میں کوئی قصُور نہیں پاتے۔ اگر کسی فرشتہ یا رُوح نے اُس سے بات کی ہے تو کیا ہُوا؟ ۱۰ بات اِتنی بڑھی کہ پلٹن کے سالار کو خوف محسُوس ہونے لگا کہ کہیں پولُس کے ٹکڑے ٹکڑے نہ کر دیئے جائیں۔ اُس نے سپاہیوں کو حکم دیا کہ نیچے جائیں اور پولُس کو وہاں سے زبردستی نکال کر قلعہ میں لے آئیں۔

۱۱ اُسی رات خداوند نے پولُس کے پاس آ کر کہا: حوصلہ رکھ، جیسے تُو نے یروشلیم میں میری گواہی دی ہے ویسے ہی تجھے رُوم شہر میں بھی گواہی دینا ہو گی۔

پولُس کو ہلاک کرنے کی سازش

۱۲ اگلے دِن سویرے یہُودیوں نے مل کر فیصلہ کیا اور قسم کھائی کہ جب تک ہم پولُس کو ہلاک نہیں کر دیتے نہ کچھ کھائیں گے نہ پئیں گے۔ ۱۳ اِس سازش میں چالیس سے زیادہ آدمی شریک تھے۔ ۱۴ وہ سردار کاہنوں اور بزرگوں کے پاس گئے اور کہنے لگے: ہم پر لعنت اگر ہم پولُس کو ہلاک کیے بغیر کچھ کھائیں یا پئیں۔ ہم نے تو اُسے ختم کر دینے کی قسم کھا رکھی ہے۔ ۱۵ لہٰذا اب تُم اور عدالت والے مل کر پلٹن کے سالار سے درخواست کرو کہ وہ پولُس کو تُم لوگوں کے سامنے لائے تاکہ اِس مُقدّمہ کی ساری حقیقت پھر سے دریافت کی جائے اور اِس سے پہلے کہ وہ یہاں پیش کیا جاتا ہے ہم تیّار ہیں کہ اُسے ٹھکانے لگا دیں۔

۱۶ لیکن جب پولُس کے بھانجے کو اِس سازش کا علم ہُوا تو اُس نے قلعہ میں جا کر پولُس کو خبر کر دی۔

۱۷ تب پولُس نے ایک افسر کو بُلایا اور کہا کہ اِس جوان کو پلٹن کے سالار کے پاس لے جا کیونکہ یہ کچھ بتانے کے لیے آیا ہے۔ ۱۸ پس وہ اُسے پلٹن کے سالار کے پاس لے گیا۔

اور کہنے لگا: پولُس قیدی نے مجھے بُلایا اور مجھ سے درخواست کی کہ اِس جوان کو تیرے پاس لاؤں کیونکہ یہ تجھے کچھ بتانا چاہتا ہے۔ ۱۹ پلٹن کا سالار اُس جوان کا ہاتھ پکڑ کر اُسے الگ لے گیا

اور پُوچھنے لگا: تُو مجھے کیا بتانا چاہتا ہے؟
[20] اُس نے کہا: یہُودیوں نے ایکا کر کے تجھ سے درخواست کرنے کا فیصلہ کیا ہے کہ تُو پَولُسؔ کو مزید تحقیقات کے بہانہ سے کل عدالتِ عالیہ کے سامنے لائے۔ [21] اُن کی بات مت ماننا کیونکہ چالیس سے زیادہ یہُودی اُس پر حملہ کرنے کی تاک میں ہیں۔ اُنہوں نے قسم کھائی ہے کہ اگر ہم اُسے مارے بغیر کچھ بھی کھائیں یا پئیں تو ہم پر لعنت ہو۔ اب وہ تیّار ہیں۔ صرف تیرے وعدہ کا اِنتظار ہے۔
[22] سالار نے اُس جوان کو بھیج دیا اور تاکید کی کہ اِن باتوں کا جو تُو نے مجھے بتائی ہیں، کسی اور کو پتا نہ چلے۔

پَولُسؔ کا قیصریہ بھیجا جانا

[23] تب سالار نے اپنے دو افسروں کو بُلایا اور کہا: پلٹن کے دو سپاہی، ستّر سوار اور دو سَو نیزہ بردار تیّار رکھو۔ اُنہیں رات کے نَو بجے قیصریہؔ جانا ہوگا۔ [24] پھر حکم دیا کہ پَولُسؔ کے لیے سواری کا اِنتظام کیا جائے تاکہ وہ گورنر فیلِکسؔ کے پاس حفاظت سے پہنچ جائے۔ [25] اور اُس نے ایک خط اِس مضمُون کا لکھا:

[26] کلودِیُسؔ لوُسیاسؔ کی طرف سے معزز گورنر فیلِکسؔ کو سلام پہنچے!

[27] یہ وہ آدمی ہے جسے یہُودیوں نے پکڑا تھا۔ وہ اُسے ہلاک کرنے ہی والے تھے کہ میں سپاہیوں کو لے کر گیا اور اُسے چھُڑا لایا کیونکہ مجھے معلوم ہُوا تھا کہ وہ ایک رُومی شہری ہے۔ [28] لہٰذا یہ دریافت کرنے کے لیے کہ وہ اُس پر کیا اِلزام لگاتے ہیں، میں نے اُسے اُن کی عدالتِ عالیہ میں پیش کیا۔ [29] معلوم ہُوا کہ اُن کا اِلزام اُن کی شریعت کے مسئلوں سے تعلق رکھتا ہے لیکن اُس کے برخلاف ایسا کوئی اِلزام نہیں ہے جس کی بنا پر اُسے مَوت یا قید کی سزا دی جائے۔ [30] مجھے خبر ملی کہ اُس کے خلاف کوئی سازش ہو رہی ہے تو میں نے فوراً اُسے تیرے پاس بھیج دیا۔ میں نے اُس پر دعویٰ کرنے والوں سے بھی کہا ہے کہ وہ تیرے حُضور میں آ کر اپنا مُقدّمہ پیش کریں۔

[31] پس سپاہی اُس کے حکم کے مطابق پَولُسؔ کو اپنے ہمراہ لے گئے اور راتوں رات اُسے انتِپترسؔ میں پہنچا دیا۔ [32] اگلے دِن وہ گھوڑ سواروں کو اُس کے ساتھ آگے جانے کا حکم دے کر خُود قلعہ کو لَوٹ گئے۔ [33] جب گھوڑ سوار قیصریہ پہنچے تو اُنہوں نے گورنر کو خط دے کر پَولُسؔ کو اُس کے حُضور میں پیش کر دیا۔ [34] گورنر نے خط پڑھ کر پُوچھا: یہ کون سے صوبہ کا ہے؟ جب اُسے معلوم ہُوا کہ وہ کِلِکیہ کا ہے [35] تو اُس نے کہا: میں تیرا مُقدّمہ اُس وقت سُنوں گا جب تیرے مُدّعی بھی یہاں حاضر ہوں گے۔ تب اُس نے حکم دیا کہ پَولُسؔ کو ہیرودیسؔ کے قلعہ میں قید رکھا جائے۔

پَولُسؔ کی پیشی

۲۴

[1] پانچ دِن بعد سردار کاہن حننیاہؔ بعض بزرگوں اور ترطُلّسؔ وکیل کے ہمراہ قیصریہ پہنچا اور گورنر کے حُضور میں جا کر پَولُسؔ کے خلاف فریاد کی۔ [2] جب پَولُسؔ کو حاضر کیا گیا تو ترطُلّسؔ نے اُس پر اِلزام لگاتے ہُوئے کہا: ہم تیرے باعث بڑے امن سے زندگی گزار رہے ہیں اور تُو نے اپنی دُور اندیشی سے بہت سی اصلاحات کی ہیں جن سے اِس قوم کو فائدہ پہنچا ہے۔ [3] فیلِکسؔ بہادر! ہم ہر جگہ اور ہر وقت تیری مہربانیوں کی وجہ سے تیرے شکر گزار ہیں۔ [4] اب میں زیادہ وقت لیے بغیر عرض کرتا ہُوں کہ ہماری مختصر سی درخواست سُن لے۔

[5] ہم نے دیکھا ہے کہ یہ آدمی بڑا خطرناک ہے۔ یہ دنیا کے سارے یہُودیوں میں فتنہ انگیزی کرتا پھرتا ہے اور ناصریوں کے بدنام فرقہ کا سرغنہ بنا ہُوا ہے۔ [6] اِس نے تو ہیکل کو بھی ناپاک کرنے کی کوشش کی۔ لہٰذا ہم نے اِسے پکڑ لیا۔ (ہم اپنی شریعت کے مطابق اِس پر مُقدّمہ چلانا چاہتے تھے۔ [7] لیکن پلٹن کا سالار لوُسیاسؔ اُسے ہمارے ہاتھوں سے زبردستی چھین کر لے گیا اور حکم دیا کہ اُس کے مُدّعی یہاں آ کر اُس پر مُقدّمہ دائر کریں)۔ [8] تُو اِس کا بیان سُنے گا تو تجھے اُن اِلزامات کی حقیقت معلوم ہو جائے گی جو ہم نے اِس پر لگائے ہیں۔

[9] یہُودی بھی اُن سے مُتّفق ہو کر کہنے لگے کہ یہ باتیں بالکل صحیح ہیں۔

[10] جب گورنر نے پَولُسؔ کو بولنے کا اِشارہ کیا تو اُس نے جواب دیا: میں جانتا ہُوں کہ تُو بہت برسوں سے اِس قوم کی عدالت کر رہا ہے اِس لیے میں خُوشی سے اپنی صفائی پیش کرتا ہُوں۔ [11] تُو خُود پتا لگا سکتا ہے کہ بارہ دِن پہلے میں یروشلیمؔ میں عبادت کرنے گیا تھا۔ [12] میرے مُدّعیوں نے مجھے ہیکل میں کسی کے ساتھ بھی بحث کرتے یا عبادتخانوں میں یا اِدھر اُدھر شہر میں فساد برپا کرتے نہیں دیکھا۔ [13] اب وہ اِن اِلزامات کو جو وہ مجھ پر لگا رہے ہیں، تیرے سامنے ثابت نہیں کر سکتے۔ [14] ہاں میں یہ اقرار ضرور کرتا ہُوں کہ جس طریق کو وہ بِدعت قرار دیتے ہیں اُس کے مطابق میں اپنے

آباواجداد کے خدا کی عبادت کرتا ہُوں اور جو کچھ توریت اور نبیوں کے صحائف میں لکھا ہے اُس سب پر میرا ایمان ہے۔ ۱۵ میں بھی خدا سے وہی اُمید رکھتا ہُوں جو یہ رکھتے ہیں کہ راستبازوں اور بدکاروں دونوں کی قیامت ہوگی۔ ۱۶ لہٰذا میری تو یہی کوشش رہتی ہے کہ خدا اور اِنسان دونوں کے سامنے میری نیّت نیک رہے۔

۱۷ کئی برسوں کی غیر حاضری کے بعد میں اپنی قوم کے لیے خیرات کی رقم اور نذرانے لے کر یروشلیم آیا تھا۔ ۱۸ جب اِنہوں نے مجھے ہیکل میں پایا تو میں طہارت کی رسم ادا کر رہا تھا۔ میرے ساتھ نہ تو کوئی مجمع تھا اور نہ ہی میں کوئی فساد برپا کر رہا تھا۔ ۱۹ ہاں، آسیہ کے چند یہودی ضرور وہاں موجود تھے۔ اگر اُنہیں مجھ سے کوئی شکایت تھی تو واجب تھا کہ وہ یہاں حاضر ہو کر مجھ پر دعویٰ کرتے۔ ۲۰ یہ لوگ جو یہاں موجود ہیں بتائیں کہ جب میں عدالتِ عالیہ میں پیش ہُوا تھا تو اُنہوں نے مجھ میں کیا قصور پایا تھا؟ ۲۱ سِوائے اِس ایک بات کے جو میں نے بلند آواز سے کہی تھی کہ آج تمہارے سامنے مجھ پر مُردوں کی قیامت کے بارے میں مُقدّمہ چلایا جا رہا ہے۔

۲۲ تب فیلکس نے جو مسیحی طریق کے بارے میں بہت کچھ جانتا تھا یہ کہہ کر مُقدمہ ملتوی کر دیا کہ جب پلٹن کا سالار لوسیاس یہاں آئے گا تو میں تمہارے مُقدّمہ کا فیصلہ کرُوں گا۔ ۲۳ اُس نے فوجی افسر سے کہا کہ پولس کو پہرہ میں آرام سے رکھا جائے اور اُس کے دوستوں میں سے کسی کو بھی اُس کی خدمت کرنے سے منع نہ کیا جائے۔

۲۴ کئی دِنوں بعد فیلکس اپنی بیوی درُوسلہ کو جو یہودی تھی ساتھ لے کر آیا۔ اُس نے پولس کو بُلا بھیجا اور یسوع مسیح پر ایمان لانے کے بارے میں اُس کی باتیں سُنیں۔ ۲۵ جب پولس نے راستبازی، پرہیزگاری اور آنے والی عدالت کے بارے میں بیان کیا تو فیلکس ڈر گیا اور کہنے لگا: ابھی اتنا ہی کافی ہے، تُو جا سکتا ہے۔ مجھے فرصت ملے گی تو میں تجھے پھر بُلواؤں گا۔ ۲۶ ساتھ ہی فیلکس کو یہ بھی اُمید تھی کہ اُسے پولس کی طرف سے رِشوت ملے گی۔ لہٰذا وہ اُسے بار بار بُلاتا اور اُس کے ساتھ گفتگو کرتا تھا۔

۲۷ پُورے دو برس بعد فیلکس کی جگہ پُرکیُس فیستُس گورنر مُقرّر ہُوا اور فیلکس خود کو یہودیوں کا محسن ثابت کرنے کے لیے پولس کو قید ہی میں چھوڑ گیا۔

پولس کا قیصر سے اپیل کرنا

۲۵

فیستُس صوبہ میں وارِد ہونے کے تین دِن بعد قیصریہ سے یروشلیم گیا ۲ جہاں سردار کاہن اور یہودی بُزرگ اُس کے حُضور میں آ کر پولس کے خلاف فریاد کرنے لگے۔ ۳ اُنہوں نے اُس سے منّت کی کہ وہ فوراً پولس کے یروشلیم میں حاضر ہونے کا حکم دے۔ دراصل اُنہوں نے اُسے راہ ہی میں مار ڈالنے کی سازش کی ہُوئی تھی۔ ۴ مگر فیستُس نے جواب دیا کہ پولس تو قیصریہ میں قید ہے اور میں خُود بھی جلد ہی وہاں پہنچنے والا ہُوں۔ ۵ کیوں نہ تُم میں سے چند اختیار والے لوگ میرے ساتھ چلیں اور اگر اُس نے واقعی کوئی غلط کام کیا ہے تو وہاں اُس پر مُقدّمہ دائر کریں۔

۶ وہ یروشلیم میں آٹھ دس دِن رہا اور پھر قیصریہ چلا گیا۔ وہاں وہ دُوسرے ہی دِن کُرسیِ عدالت پر بیٹھا اور حکم دیا کہ پولس کو حاضر کیا جائے۔ ۷ جب پولس حاضر ہُوا تو یروشلیم سے آنے والے یہودیوں نے اُسے گھیر کر اُس پر چاروں طرف سے سنگین اِلزامات کی بوچھاڑ شروع کر دی لیکن کوئی ثبوت پیش نہ کر سکے۔

۸ پولس نے اپنی صفائی پیش کرتے ہُوئے اُن اِلزامات سے اِنکار کیا اور کہا کہ میں نے نہ تو یہودیوں کی شریعت کے برخلاف کوئی قُصور کیا ہے نہ ہی ہیکل اور قیصر کے خلاف۔

۹ مگر فیستُس خُود کو یہودیوں کا محسن ثابت کرنا چاہتا تھا اِس لیے اُس نے پولس سے کہا: کیا تجھے یروشلیم جانا منظور ہے تاکہ میں اِس مُقدّمہ کا فیصلہ وہاں کرُوں؟

۱۰ پولس نے جواب دیا: میں یہاں قیصر کی عدالت میں کھڑا ہُوں۔ میرے مُقدّمہ کا فیصلہ اِسی جگہ ہونا چاہیے۔ تُو خود بھی اچھی طرح جانتا ہے کہ میں نے یہودیوں کا کوئی قُصور نہیں کیا۔ ۱۱ اگر میں قُصوروار ہُوں اور موت کی سزا کے لائق ہُوں تو مجھے مرنے سے اِنکار نہیں۔ لیکن جو اِلزامات یہودی مجھ پر لگا رہے ہیں اگر وہ جھُوٹے ہیں تو پھر کسی کو حق نہیں کہ مجھے اُن کے حوالہ کرے۔ میں قیصر کے ہاں اپیل کرتا ہُوں۔

۱۲ فیستُس نے اپنے صلاح کاروں سے مشورہ کر کے جواب دیا: تُو نے قیصر کے ہاں اپیل کی ہے تو قیصر کے پاس ہی جائے گا۔

فیستُس کا اگرپا بادشاہ سے مشورہ کرنا

۱۳ کچھ دِنوں بعد اگرپا بادشاہ اور برنیکے قیصریہ آئے تاکہ فیستُس سے ملاقات کر سکیں۔ ۱۴ چونکہ وہ کافی دِنوں تک وہیں رہے اِس لیے فیستُس نے پولس کے مُقدّمہ کا حال بادشاہ سے بیان کیا کہ یہاں ایک آدمی ہے جسے فیلکس قید میں چھوڑ گیا ہے۔ ۱۵ جب

میں یروشلیم میں تھا تو سردار کاہن اور یہودیوں کے بزرگ میرے پاس یہ فریاد لے کر آئے کہ اُس کے خلاف سزا کا حکم صادر کیا جائے۔ [16]میں نے اُنہیں بتایا کہ رُومی دستور کے مطابق کوئی شخص سزا پانے کے لیے حوالہ نہیں کیا جا سکتا جب تک کہ اُسے اپنے مدّعیوں کے روبرو اُن کے اِلزام کے بارے میں اپنی صفائی پیش کرنے کا موقع نہ دیا جائے۔ [17]چنانچہ جب وہ لوگ یہاں آئے تو میں نے فوراً اگلے ہی دِن اُسے اپنی عدالت میں حاضر ہونے کا حکم دیا۔ [18]جب اُس کے مُدّعی اپنا دعویٰ پیش کرنے کے لیے اُٹھے تو اُنہوں نے اُس پر کسی ایسے جُرم کا اِلزام نہ لگایا جس کا مجھے گُمان تھا۔ [19]بلکہ اُن کا جھگڑا اُن کے اپنے مذہب اور کسی آدمی یسُوع کے بارے میں تھا جو مَر چُکا ہے مگر پَولُس اُسے زندہ بتاتا ہے۔ [20]میں بڑی اُلجھن میں ہُوں کہ ایسی باتوں کی تحقیقات کیسے کروں، اِس لیے میں نے پَولُس سے پُوچھا کہ کیا اُسے یروشلیم جانا منظور ہے تاکہ اِن باتوں کا فیصلہ وہاں ہو؟ [21]لیکن پَولُس نے اپیل کر دی کہ اُس کے مُقدّمہ کا فیصلہ قیصر کی عدالت میں ہو۔ لہٰذا میں نے حکم دیا کہ وہ قیصر کے پاس بھیجے جانے تک حوالات میں رہے۔

[22]اگرِپّا نے فیستُس سے کہا: میں بھی اُس شخص کی باتیں اُس کی زبانی سُننا چاہتا ہُوں۔

اُس نے جواب دیا: اچھا، تُو اُسے کل سُن سکے گا۔

[23]اگلے دِن اگرِپّا اور برنیکے بڑی شان و شوکت کے ساتھ آئے اور پلٹن کے اعلیٰ افسروں اور شہر کے معزّز لوگوں کے ساتھ دیوان خانہ میں داخل ہُوئے۔ فیستُس نے حکم دیا کہ پَولُس کو وہاں حاضر کیا جائے۔

[24]پھر فیستُس نے کہا: اگرِپّا بادشاہ و حاضرین! تُم اِس شخص کو دیکھتے ہو جس کے برخلاف ساری یہودی قوم نے مجھ سے یروشلیم میں اور یہاں قیصریہ میں چِلّا چِلّا کر درخواست کی ہے کہ اِسے زندہ نہ چھوڑا جائے۔ [25]لیکن مجھے معلُوم ہُوا ہے کہ اِس نے ایسی کوئی خطا نہیں کی کہ اِسے قتل کیا جائے۔ چونکہ اب اِس نے قیصر کے ہاں اپیل کی ہے تو میں نے مُناسب سمجھا کہ اِسے وہیں بھیج دُوں۔ [26]لیکن قیصر کو لکھنے کے لیے میرے پاس کوئی خاص بات نہیں ہے اِس لیے میں نے اُسے یہاں تمہارے اور خاص طور پر اگرِپّا بادشاہ کے سامنے حاضر کیا ہے تاکہ تحقیقات کے بعد کوئی ایسی بات معلُوم ہو جسے میں قیصر کو لکھ کر بھیج سکوں۔ [27]کیونکہ کسی قیدی کو بھیجتے وقت اُس پر لگائے گئے اِلزامات کو ظاہر نہ کرنا میرے نزدیک دانشمندی نہیں ہے۔

پَولُس اور اگرِپّا بادشاہ

۲۶ اِس پر اگرِپّا نے پَولُس سے کہا: تجھے اپنے بارے میں بولنے کی اجازت ہے۔

لہٰذا پَولُس ہاتھ اُٹھا کر اپنی صفائی پیش کرنے لگا: [2]اگرِپّا بادشاہ! میں اپنے آپ کو خُوش قسمت سمجھتا ہُوں کہ تیرے سامنے کھڑا ہو کر یہودیوں کے اِلزامات کے خلاف اپنی صفائی پیش کر رہا ہُوں۔ [3]خصوصاً اِس لیے کہ تُو سارے یہودی رسم و رواج اور مسئلوں سے واقف ہے۔ لہٰذا میں اِلتجا کرتا ہُوں کہ تُو صبر سے میری سُن۔

[4]یہودی اچھی طرح جانتے ہیں کہ پہلے میرے اپنے وطن میں اور بعد میں یروشلیم میں ایّامِ جوانی سے میرا چال چلن کیسا رہا ہے۔ [5]وہ شروع سے مجھے جانتے ہیں اور اگر چاہیں تو میرے حق میں گواہی دے سکتے ہیں کہ میں اپنے کٹّر مذہبی فرقہ کے مطابق ایک فریسی کی حیثیت سے کس طرح زندگی گزارتا آیا ہُوں۔ [6]خدا نے ہمارے آبا و اجداد سے ایک وعدہ کیا تھا۔ مجھے اُمید ہے کہ وہ پُورا ہوگا۔ اُسی اُمید کی وجہ سے مجھ پر یہ مُقدّمہ چلایا جا رہا ہے۔

[7]اُسی وعدہ کے پُورا ہونے کی اُمید ہمارے بارہ کے بارہ قبیلوں کو ہے۔ اِس لیے وہ دِن رات دل و جان سے خدا کی عبادت کیا کرتے ہیں۔ اَے بادشاہ! میری اِسی اُمید کے باعث یہودی مجھ پر مُقدّمہ دائر کر رہے ہیں۔ [8]کیا تُم اِس بات کو کہ خدا مُردوں کو پھر سے زندہ کر دے گا، غیر معتبر سمجھتے ہو؟

[9]کبھی میں بھی سمجھتا تھا کہ یسُوع ناصری کے نام کی ہر طور سے مخالفت کرنا مجھ پر فرض ہے۔ [10]چنانچہ میں نے یروشلیم میں ایسا ہی کیا۔ میں نے سردار کاہنوں سے اِختیار پا کر بہت سے مُقدّسوں کو قید میں ڈالا اور جب اُنہیں سزائے مَوت سُنائی جاتی تھی تو میں بھی یہی رائے دیتا تھا۔ [11]میں ایک ایک عبادتخانہ میں جاتا اور اُنہیں سزا دلواتا تھا اور یسُوع کے خلاف کُفر بکنے پر مجبُور کرتا تھا۔ اُن کی مخالفت نے مجھے اِتنا دیوانہ بنا دیا تھا کہ میں دُور دراز کے شہروں میں بھی جا جا کر اُنہیں ستاتا تھا۔

[12]ایک بار سردار کاہنوں کے حکم اور اُن کے اِختیار سے اِسی کام کے لیے دمشق کا سفر کر رہا تھا [13]اور اَے بادشاہ! جب میں راہ میں تھا تو دوپہر کے وقت میں نے آسمان سے روشنی آتی دیکھی جو سورج کی روشنی سے بھی تیز تر تھی اور وہ آ کر ہمارے گِرد چمکنے لگی۔ [14]ہم سب زمین پر گِر پڑے اور میں نے ایک آواز سُنی جو مجھ سے عِبرانی زبان میں یہ کہہ رہی تھی کہ اَے ساؤل! اَے ساؤل! تُو مجھے

کیوں ستاتا ہے؟ آنکس پر لات مارنا تیرے لیے مُشکل ہے۔
[۱۵] میں نے کہا: اَے خداوند! تُو کون ہے؟
خداوند نے جواب دیا: میں یسُوعؔ ہُوں جسے تُو ستاتا ہے۔
[۱۶] لیکن اُٹھ اور اپنے پاؤں پر کھڑا ہو جا کیونکہ میں تجھ پر اِس لیے ظاہر ہُوا ہُوں کہ تجھے اپنا خادم مقرّر کرُوں اور جو کچھ تُو نے دیکھا ہے اور دیکھے گا اُس کا گواہ بناؤں۔ [۱۷] میں تجھے تیرے لوگوں سے اور غیر قوموں سے بچاتا رہُوں گا۔ میں تجھے اُن میں بھیج رہا ہُوں [۱۸] تاکہ تُو اُن کی آنکھیں کھولے اور اُنہیں تاریکی سے روشنی میں لے آئے اور شیطان کے اِختیار سے نکال کر خدا کی طرف پھیر دے تاکہ وہ مجھ پر ایمان لائیں اور گناہوں کی معافی پائیں اور خدا کے برگزیدہ لوگوں میں شریک ہو کر میراث حاصل کریں۔
[۱۹] اِس لیے اَے اگرِپّاؔ بادشاہ! میں اُس آسمانی رویا کا نافرمان نہیں ہُوا۔ [۲۰] بلکہ پہلے میں نے دمشقؔ کے لوگوں میں، پھر یروشلیمؔ اور سارے یہُودیہؔ کے رہنے والوں اور غیر یہُودی لوگوں میں بھی منادی کی کہ وہ توبہ کریں اور خدا کی طرف رجوع ہوں اور اپنے نیک عمل سے اپنی توبہ کا ثبوت دیں۔ [۲۱] اِن ہی باتوں کے سبب سے یہُودیوں نے مجھے ہیکل میں پکڑ لیا اور پھر مار ڈالنے کی کوشش کی۔ [۲۲] لیکن میں خدا کی مدد سے آج تک زندہ ہُوں اور ہر چھوٹے بڑے کے سامنے گواہی دیتا ہُوں۔ جو باتیں میں کہتا ہُوں وہی ہیں جن کی پیش گوئی نبیوں نے اور مُوسیٰؔ نے کی ہے۔ [۲۳] یعنی یہ کہ مسیح ضرور دُکھ اُٹھائے گا اور سب سے پہلے وہی مُردوں میں سے زندہ ہو کر یہُودی قوم کو اور غیر یہُودی لوگوں کو نُور کا پیغام دے گا۔
[۲۴] جب وہ اپنی صفائی میں یہ کہہ رہا تھا تو فیستُسؔ نے اُسے روک کر بلند آواز سے کہا: پَولُسؔ تُو دیوانہ ہو گیا ہے۔ علم کی زیادتی نے تجھے پاگل کر دیا ہے۔
[۲۵] پَولُسؔ نے جواب دیا: معظّم فیستُسؔ! میں پاگل نہیں ہُوں۔ میں جو کچھ کہہ رہا ہُوں سچ اور معقُول ہے۔ [۲۶] بادشاہ اِن باتوں سے واقف ہے اور میں اُس سے کھُل کر بات کر سکتا ہُوں۔ مجھے یقین ہے کہ اِن باتوں میں سے کوئی بھی اُس سے چھپی نہیں ہے کیونکہ یہ ماجرا کسی گوشہ میں نہیں ہُوا۔ [۲۷] اگرِپّاؔ بادشاہ! کیا تُو نبیوں کو مانتا ہے؟ میں جانتا ہُوں کہ تُو مانتا ہے۔
[۲۸] اگرِپّاؔ نے پَولُسؔ سے کہا: کیا تُو مجھے ذرا سی ترغیب سے مسیحی بنا لینا چاہتا ہے؟
[۲۹] پَولُسؔ نے جواب دیا: خواہ ذرا سی خواہ زیادہ، میں تو خدا سے دعا کرتا ہُوں کہ نہ صرف تُو بلکہ جتنے بھی آج میری سُن رہے ہیں میری مانند ہو جائیں مگر اِن زنجیروں کے بغیر۔
[۳۰] تب بادشاہ اُٹھ کھڑا ہُوا اور اُس کے ساتھ گورنر اور برنیکےؔ اور اُن کے ہم نشین بھی اُٹھ کھڑے ہُوئے [۳۱] اور باہر نکل کر ایک دُوسرے سے کہنے لگے: یہ آدمی کوئی ایسا کام تو نہیں کر رہا ہے کہ اِسے مَوت کی سزا دی جائے یا قید میں رکھا جائے۔
[۳۲] اگرِپّاؔ نے فیستُسؔ سے کہا: اگر یہ آدمی قیصر کے ہاں اپیل نہ کرتا تو رہائی پا سکتا تھا۔

پَولُسؔ کی رُومؔ کو روانگی

۲۷ جب یہ طے پایا کہ ہم لوگ جہاز سے اِطالیہؔ جائیں گے تو پَولُسؔ اور بعض دُوسرے قیدی شاہی پلٹن کے ایک افسر کے سپرد کر دیئے گئے جس کا نام یُولیُسؔ تھا۔ [۲] ہم اِدرامُتیمؔ سے ایک جہاز پر سوار ہو کر روانہ ہُوئے جو آسیہؔ کی ساحلی بندرگاہوں سے ہوتا ہُوا آگے جانے والا تھا اور تھسلُنیکےؔ کا ارِسترخُسؔ مکِدُنی ہمارے ساتھ تھا۔
[۳] اگلے دِن جب جہاز صیداؔ میں رُکا تو یُولیُسؔ نے پَولُسؔ پر مہربانی کر کے اُسے اپنے دوستوں سے ملاقات کرنے کی اجازت دے دی تاکہ اُس کی خاطر تواضع ہو سکے۔ [۴] وہاں سے ہم پھر جہاز پر روانہ ہُوئے اور قُبرُصؔ کی آڑ میں ہو کر گزرے کیونکہ ہوا ہمارے مخالف تھی۔ [۵] پھر ہم کِلِکیہؔ اور پمفُولیہؔ کے سمندر سے گزر کر آگے بڑھے تو لوکیہؔ کے شہر مورہ میں جا اُترے۔ [۶] فوجی افسر کو وہاں اِسکندریہؔ کا ایک جہاز مل گیا جو اطالیہؔ جا رہا تھا۔ اُس نے ہمیں اُس پر سوار کرا دیا۔ [۷] ہم بہت دِنوں تک آہستہ آہستہ آگے بڑھتے رہے اور کِندُسؔ کے سامنے جا پہنچے لیکن تیز ہوا کی وجہ سے ہمیں آگے جانے میں دُشواری محسوس ہُوئی لہٰذا ہم سلموُنےؔ کے سامنے سے ہو کر کریتےؔ کی آڑ میں ہو لیے۔ [۸] اور بڑی مشکل سے ساحل کے ساتھ ساتھ آگے بڑھتے ہُوئے حَسینؔ نام کی بندرگاہ میں پہنچے جہاں سے لَسیہؔ شہر نزدیک تھا۔
[۹] وہاں ہمیں کئی دِنوں تک رُکنا پڑا کیونکہ روزہ کا دِن گزر چُکا تھا اور اُس موسم میں سمندری سفر اور بھی پُرخطر ہو جاتا ہے۔ پَولُسؔ نے اُنہیں نصیحت کے طور پر کہا: [۱۰] بھائیو! مجھے لگتا ہے کہ ہمارا سفر پُرخطر ثابت ہوگا۔ نہ صرف مال و اسباب اور جہاز کا بلکہ ہماری جانوں کا بھی خطرہ ہے۔ [۱۱] لیکن فوجی افسر نے پَولُسؔ کی بات سُننے کی بجائے ناخدا اور جہاز کے مالک کی باتوں کو زیادہ اہمیت دی۔ [۱۲] چونکہ وہ بندرگاہ سردی کا موسم گزارنے کے لیے موزوں نہ تھی اِس لیے اکثریت کا فیصلہ یہ تھا کہ ہم آگے بڑھیں اور اُمید رکھیں

کہ فینکسؔ میں پہنچ کر سردی کا موسم وہاں گزار سکیں گے۔ یہ کریتےؔ کی ایک بندرگاہ تھی جس کا رُخ شمال مشرق اور جنوب مشرق کی جانب تھا۔

سمندری طوفان

۱۳ جب جنوب کی طرف سے ہلکی ہلکی ہوا چلنا شروع ہو گئی تو وہ سمجھے کہ اب ہماری مشکل جاتی رہی۔ لہٰذا اُنہوں نے لنگر اُٹھایا اور کریتےؔ کے ساحل کے ساتھ ساتھ آگے بڑھے۔ ۱۴ لیکن جلد ہی بڑی طوفانی ہوا جسے یورکلونؔ کہتے ہیں شمال مشرق کی جانب سے آئی اور ۱۵ جہاز کو اپنی گرفت میں لے لیا۔ جہاز ہچکولے کھانے لگا تو ہم نے لاچار ہو کر اُسے ہوا کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا۔ ۱۶ جب ہم بہتے بہتے کَودہ جزیرہ کی آڑ میں پہنچے تو اُس ڈونگی کو جو جہاز کے پیچھے بندھی ہُوئی تھی بڑی مُشکل سے قابو میں لا سکے۔ ۱۷ اور ہمارے آدمیوں نے اُسے اُوپر چڑھا لیا اور جہاز کو ٹُوٹنے سے بچانے کے لیے اُسے اُوپر سے نیچے تک رسّوں سے باندھ دیا کیونکہ اُنہیں ڈر تھا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ جہاز سورتِسؔ کی کھاڑی کی ریت میں دھنس کر رہ جائے۔ لہٰذا اُنہوں نے بادبان اُتار لیے اور جہاز کو اُسی طرح بہنے دیا۔ ۱۸ جب جہاز طوفانی ہوا میں بہت ہی ہچکولے کھانے لگا تو اگلے دِن اُنہوں نے جہاز کا مال سمندر میں پھینکنا شروع کر دیا۔ ۱۹ تیسرے دِن اُنہوں نے اپنے ہاتھوں سے جہاز کے آلات وغیرہ بھی نیچے پھینک دیئے۔ ۲۰ جب کئی دِنوں تک نہ تو سورج نظر آیا نہ تارے اور طوفان کا زور بھی بڑھنے لگا تو بچنے کی آخری اُمید بھی جاتی رہی۔

۲۱ لوگوں کو کھانا پینا چھوڑے ہُوئے کئی دِن ہو گئے تھے اِس لیے پَولُسؔ نے اُن کے بیچ میں کھڑے ہو کر کہا: بھائیو! اگر تُم میری نصیحت قبُول کر لیتے اور کریتےؔ سے آگے روانہ ہی نہ ہوتے تو یہ نقصان اور تکلیف کیوں اُٹھاتے؟ ۲۲ لیکن اب میں تمہاری منّت کرتا ہُوں کہ حوصلہ نہ ہارو۔ تُم میں سے کوئی بھی ہلاک نہ ہوگا چاہے جہاز ڈُوب ہی کیوں نہ جائے۔ ۲۳ کیونکہ میرے خدا کا فرشتہ جس کی میں عبادت کرتا ہُوں کل رات میرے پاس آیا ۲۴ اور کہنے لگا: پَولُسؔ! خوف زدہ مت ہو۔ تُو قیصرؔ کے حُضور میں ضرور پیش ہوگا اور تیری خاطر خدا اِن سب کی جان سلامت رکھے گا جو جہاز پر تیرے ہم سفر ہیں۔ ۲۵ اِس لیے صاحبو! تُم اپنا حوصلہ بلند رکھّو۔ میرا ایمان ہے کہ میرے خدا نے جو کچھ مجھ سے فرمایا ہے وہی ہوگا۔ ۲۶ ہم ضرور کسی ٹاپُو پر جا پڑیں گے۔

جہاز کی تباہی

۲۷ چودھویں رات کو جب ہم بحرِ ادریہؔ میں اِدھر اُدھر ٹکراتے پھرتے تھے تو آدھی رات کے وقت ملّاحوں نے محسُوس کیا کہ وہ کنارے کے نزدیک پہنچ رہے ہیں۔ ۲۸ اُنہوں نے پانی کی گہرائی ناپی تو وہ اسّی ہاتھ نکلی۔ پھر تھوڑا آگے جا کر ناپی تو ساٹھ ہاتھ نکلی۔ ۲۹ اِس خوف سے کہ کہیں چٹانوں سے نہ ٹکرا جائیں اُنہوں نے جہاز کے پچھلے حِصّہ سے چار لنگر سمندر میں ڈال دیئے اور صُبح کی روشنی کے لیے دعا کرنے لگے۔ ۳۰ ملّاحوں نے جہاز سے بچ نکلنے کے لیے ڈونگی نیچے اُتاری لیکن ظاہر یہ کیا کہ وہ جہاز کے اگلے حِصّہ سے پانی میں لنگر ڈالنا چاہتے ہیں۔ ۳۱ تب پَولُسؔ نے فوجی افسر اور سپاہیوں سے کہا: اگر یہ لوگ جہاز پر نہ رہیں گے تو تُم لوگوں کا بچنا مُشکل ہے۔ ۳۲ لہٰذا سپاہیوں نے ڈونگی کی رسّیاں کاٹ دیں اور اُسے سمندر میں چھوڑ دیا۔

۳۳ صبح ہونے سے ذرا پہلے پَولُسؔ نے سب کی منّت کی کہ کچھ کھا لیں۔ اُس نے کہا کہ پچھلے چودہ دِن سے تُم لوگ اُمید و بیم کے چکّر میں پڑے ہوئے ہو اور تُم نے کھانے کو چھُوا تک نہیں۔ ۳۴ اب میں تمہاری منّت کرتا ہُوں کہ کچھ کھا لو کیونکہ تمہاری سلامتی اِسی پر موقوف ہے اور یقین رکھّو کہ تُم میں سے کسی کے سر کا ایک بال بھی بیکا نہ ہوگا۔ ۳۵ جب وہ یہ کہہ چُکا تو اُس نے کچھ روٹی لی اور سب کے سامنے خدا کا شکر کیا اور اُسے توڑ کر کھانے لگا۔ ۳۶ اِس سے سب کی ہمّت بندھی اور وہ بھی کھانے لگے۔ ۳۷ ہم سب مِل کر دوسَو چھہتّر آدمی تھے جو اُس جہاز پر سوار تھے۔ ۳۸ جب وہ پیٹ بھر کر کھا چُکے تو اُنہوں نے سارا گیہوں سمندر میں پھینکنا شروع کر دیا تاکہ جہاز ہلکا ہو جائے۔

۳۹ جب دِن نکلا تو اُنہوں نے خشکی کو نہ پہچانا لیکن ایک کھاڑی دیکھی جس کا کنارہ صاف تھا۔ اُنہوں نے صلاح کی کہ اگر ممکن ہو تو جہاز کو اُسی پر چڑھا لیں۔ ۴۰ پس لنگر کھول کر سمندر میں چھوڑ دیئے اور پتواروں کی رسّیاں بھی کھول دیں۔ سامنے کا بادبان کھول کر اُوپر چڑھا دیا اور کنارے کی طرف بڑھے۔ ۴۱ لیکن جہاز خشکی پر پہنچ کر ریت پر جا ٹِکا۔ اُس کے سامنے والا حِصّہ تو کنارے پر ریت میں دھنس گیا لیکن پچھلا حِصّہ لہروں کے زور سے ٹُوٹنے لگا۔

۴۲ سپاہیوں کی صلاح تھی کہ قیدیوں کو مار ڈالیں تاکہ اُن میں سے کوئی تیر کر بھاگ نہ جائے ۴۳ لیکن فوجی افسر نے پَولُسؔ کی زندگی بچانے کے لیے اُنہیں ایسا کرنے سے روک دیا اور حکم دیا کہ جو تیر سکتے ہیں وہ پہلے کُود جائیں اور خشکی پر پہنچ کر جان بچا لیں۔ ۴۴ اور باقی

لکڑی کے تختوں اور جہاز کی دُوسری چیزوں کی مدد سے اپنی جان بچائیں۔ پس اِس طرح سب کے سب خشکی پر سلامت پہنچ گئے۔

مالٹا کے ساحل پر

۲۸ جب ہم سلامتی سے ساحل پر پہنچ گئے تو ہمیں معلوم ہُوا کہ جزیرہ کا نام مالٹا ہے۔ [۲] وہاں کے باشندوں نے ہمارے ساتھ بڑی مہربانی کا سلُوک کیا۔ بارش ہو رہی تھی اور سردی بھی زوروں پر تھی اِس لیے اُنہوں نے آگ جلائی اور ہماری خاطر تواضع کی۔ [۳] پَولُس نے سوکھی لکڑیاں جمع کر کے گٹھا بنایا اور جب وہ اُسے آگ میں ڈالنے لگا تو آگ کی گرمی کی وجہ سے ایک سانپ لکڑیوں میں سے نکل کر اُس کے ہاتھ پر لپٹ گیا۔ [۴] جب جزیرہ کے لوگوں نے سانپ کو اُس کے ہاتھ سے لٹکتے ہُوئے دیکھا تو آپس میں کہنے لگے کہ یہ آدمی ضرور کوئی خُونی ہے۔ یہ سمندر میں غرق ہونے سے بچ گیا لیکن اِنصاف اُسے زندہ نہیں چھوڑے گا۔ [۵] مگر پَولُس نے سانپ کو آگ میں جھٹک دیا اور اُسے کوئی ضرر نہ پہنچا۔ [۶] وہ لوگ اِنتظار میں تھے کہ اُس کا بدن سُوج جائے گا اور وہ مَر کے ڈھیر ہو جائے گا۔ لیکن کافی اِنتظار کے بعد جب پَولُس کو کوئی ضرر نہ پہنچا تو وہ سوچنے لگے کہ وہ ضرور کوئی دیوتا ہے۔

[۷] وہ علاقہ اُس جزیرہ کے حاکم پُبلیُس کی مِلکیّت میں تھا۔ اُس نے ہمیں اپنے گھر لے جا کر تین دِن تک ہماری خوب خاطر تواضع کی۔ [۸] پُبلیُس کا باپ بخار اور پیچش کے باعث بیمار پڑا تھا۔ پَولُس اُس کی عیادت کرنے گیا اور دعا کے بعد اپنے ہاتھ اُس پر رکھے اور اُسے شفا دی۔ [۹] تب تو اُس جزیرہ کے باقی مریض بھی آ آ کر شفا پانے لگے۔ [۱۰] اُنہوں نے ہماری بڑی عزّت افزائی کی اور جب ہم آگے جانے کے لیے تیّار ہُوئے تو سفر کے لیے ہماری ضرورت کی ساری چیزیں جہاز پر رکھوا دیں۔

ہمارا رُوم پہنچنا

[۱۱] ہمارے جہاز کی تباہی کے تین ماہ بعد ہم اِسکندریہ کے ایک جہاز سے روانہ ہُوئے جو سردیاں گزارنے کے لیے اُس جزیرہ میں رُکا ہُوا تھا۔ اُس پر یُونانیوں کے جُڑواں دیوتاؤں کی صورت بنی ہُوئی تھی۔ [۱۲] پہلے ہم سُرکوسہ پہنچے اور تین دِن وہاں رہے [۱۳] وہاں سے ہم چکّر کاٹتے ہُوئے ریگیُم میں گئے۔ اگلے دِن جنوبی ہوا چلنے لگی اور ہم ایک دِن بعد پُتیُلی جا پہنچے۔ [۱۴] وہاں ہمیں کچھ مسیحی بھائی ملے۔ اُن کی دعوت پر ہم سات دِن تک وہاں اُن کے پاس رہے۔ اِس کے بعد ہم رُوم جا پہنچے۔ [۱۵] وہاں کے بھائیوں کو خبر پہنچ چکی تھی کہ ہم آ رہے ہیں۔ وہ ہمارے اِستقبال کے لیے اَپیُس کے چوک اور تین سرائے تک آئے۔ پَولُس نے اُنہیں دیکھ کر خدا کا شکر کیا اور بڑی تسلّی پائی۔ [۱۶] رُوم شہر میں پہنچنے کے بعد پَولُس کو اجازت مل گئی کہ وہ ایک پہرہ دار کی نگرانی میں جہاں چاہے رہ سکتا ہے۔

رُوم میں پَولُس کی منادی

[۱۷] جب تین دِن گزر گئے تو پَولُس نے یہودیوں کے سرداروں کو بُلوایا۔ جب وہ جمع ہُوئے تو پَولُس نے اُن سے کہا: بھائیو! میں نے اپنی اُمّت کے اور باپ دادا کی رسموں کے خلاف کوئی کام نہیں کیا تو بھی مجھے یروشلیم میں گرفتار کر کے رُومیوں کے حوالہ کر دیا گیا۔ [۱۸] اُنہوں نے تحقیقات کے بعد مجھے چھوڑ دینا چاہا کیونکہ میں نے کوئی ایسا کام نہیں کیا تھا کہ مجھے سزائے مَوت دی جاتی۔ [۱۹] مگر جب یہودیوں نے مخالفت کی تو میں نے قیصر کے ہاں اپیل کر دی مگر اِس لیے نہیں کہ میں اپنی ہی قوم پر کوئی اِلزام لگانا چاہتا تھا۔ [۲۰] چنانچہ میں نے مُناسب سمجھا کہ تمہیں بُلا کر تُم سے مِلوں اور بات کروں۔ میں اِسرائیل کی ایک اُمید کے سبب سے زنجیر سے جکڑا ہُوا ہُوں۔

[۲۱] اُنہوں نے جواب دیا: ہمیں یہودیہ سے تیرے بارے میں نہ تو خطوط ملے نہ وہاں سے آنے والے بھائیوں نے ہمیں تیری کوئی خبر دی نہ تیرے خلاف کچھ کہا۔ [۲۲] لیکن ہم تیرے خیالات جاننا چاہتے ہیں۔ یہ تو ہمیں معلوم ہے کہ لوگ ہر جگہ اِس مسیحی فرقہ کے خلاف باتیں کرتے ہیں۔

[۲۳] تب اُنہوں نے پَولُس کی باتیں سُننے کے لیے ایک دِن مُقرّر کیا۔ جب وہ دِن آیا تو وہ پہلے سے بھی زیادہ تعداد میں اُس کے ہاں حاضر ہُوئے۔ پَولُس نے اُنہیں خدا کی بادشاہی کے بارے میں سمجھایا اور ساتھ ہی یسُوع کے بارے میں مُوسیٰ اور نبیوں کی کتابوں سے اُنہیں قائل کرنے کی کوشش کی۔ گُفتگو کا یہ سِلسلہ صبح سے شام تک جاری رہا۔ [۲۴] بعض اُس کی باتیں سُن کر قائل ہو گئے لیکن بعض نہ مانے۔ [۲۵] جب وہ آپس میں متّفق نہ ہُوئے تو پَولُس نے اُن کے رُخصت ہونے سے پہلے یہ بات کہی: پاک رُوح نے یسعیاہ نبی کی معرفت تمہارے آبا و اجداد کے بارے میں ٹھیک ہی کہا تھا کہ

[۲۶] اِس قوم کے پاس جا اور کہہ،
تُم سُنتے تو رہو گے لیکن سمجھو گے نہیں؛
دیکھتے رہو گے لیکن پہچان نہ پاؤ گے۔
[۲۷] کیونکہ اِس قوم کے دل پر چربی چھا گئی ہے؛

وہ اُونچا سُننے لگے ہیں،
اور اُنہوں نے اپنی آنکھیں بند کر رکھّی ہیں۔
کہیں ایسا نہ ہو کہ اُن کی آنکھیں دیکھ لیں،
اُن کے کان سُن لیں،
اُن کے دل سمجھ لیں
اور وہ میری طرف پھریں اور میں اُنہیں شفا دُوں۔

[۲۸] اِس لیے میں چاہتا ہُوں کہ تُم جان لو کہ خدا کی نجات کا پیغام غیر یہوُدیوں کے پاس بھی بھیجا گیا ہے اور وہ اُسے سُنیں گے۔ ([۲۹] جب پَولُسؔ نے یہ کہا تو یہوُدی آپس میں بحث کرتے ہُوئے وہاں سے چلے گئے۔)

[۳۰] پَولُسؔ پوُرے دو سال تک اپنے کرایہ کے مکان میں رہا اور جو اُس سے ملاقات کرنے آتے تھے اُن سب سے ملتا رہا۔ [۳۱] وہ بڑی دلیری سے خدا کی بادشاہی کی خُوشخبری سُناتا اور خداوند یسُوعؔ مسیح کے بارے میں تعلیم دیتا رہا اور کسی نے اُسے روکنے کی کوشش نہیں کی۔

رومیوں کے نام
پَولُسؔ رسُول کا خط

پیش لفظ

پَولُسؔ رسُول نے یہ خط کُرنتھُسؔ سے شہر رُومؔ کے مسیحیوں کو ۵۷ تا ۵۸ عیسوی کے درمیان لکھا تھا۔ یہ شہر رُومی سلطنت کا پایہ تخت تھا۔ اہلِ رُوم اپنے بادشاہ کو قیصرِ رُوم کہہ کر پُکارتے تھے۔

پَولُسؔ رُوم سے ہوتا ہُوا اسپین جانا چاہتا تھا۔ اُس نے رُومؔ کے مسیحیوں کو اپنا تعارف کرانے اور اپنے اِرادہ سے آگاہ کرنے کے لیے یہ خط اُنہیں بھیجا۔ اُس نے اُن کے فائدہ کے لیے اِس خط میں مسیحی اعتقادات کی تشریح بھی کی ہے اور بتایا ہے کہ خدا کے انتظامِ نجات میں یہوُدی اور غیر یہوُدی دونوں شامل ہیں۔ (باب ۹ تا ۱۱) اور (۱۰:۵۔۱۳ آیات)۔ اُس نے خدا کے فضل کا خاص طور پر ذکر کیا ہے جو ہر گنہگار کو خداوند یسُوعؔ مسیح کے کفّارہ پر ایمان لانے سے حاصل ہوتا ہے اور وہ اِسی فضل کی بدولت راستباز گنا جاتا ہے اور نجات پاتا ہے۔

خط کے آخر میں بعض مشورے دیئے گئے ہیں جن پر عمل کرنے سے اِس دنیا میں ایک کامیاب زندگی گزارنے میں مدد ملتی ہے۔

خط کا آغاز

۱ یسُوعؔ مسیح کے خادم پَولُسؔ کی طرف سے جو رسُول ہونے کے لیے بُلایا گیا اور خدا کی خُوشخبری سُنانے کے لیے مخصُوص کیا گیا۔ [۲] یہ وہ خُوشخبری ہے جس کا اُس نے بہت پہلے سے اپنے نبیوں کی معرفت پاک کلام میں [۳] اپنے بیٹے ہمارے خداوند یسُوعؔ مسیح کی نسبت سے وعدہ کیا ہُوا تھا جو جسمانی طور پر تو داؤدؔ کی نسل سے تھا [۴] لیکن پاکیزگی کی رُوح کے اعتبار سے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے باعث بڑی قدرت کے ساتھ خدا کا بیٹا ٹھہرا۔ [۵] اُسی کی معرفت اور اُسی کے نام کی خاطر ہمیں فضل اور رسالت ملی تا کہ ہم غیر قوموں میں سے لوگوں کو اُس کی تابعداری کے لیے

بُلائیں جو ایمان لانے سے حاصل ہوتی ہے۔ [6] اور تُم بھی اُن لوگوں میں شامل ہو اور یسُوع مسیح کے ہونے کے لیے بُلائے گئے ہو۔

[7] اُن سب خدا کے پیاروں کے نام جو رُوم میں ہیں اور مُقدّس ہونے کے لیے بُلائے گئے ہیں۔

ہمارے خدا باپ اور خداوند یسُوع مسیح کی طرف سے تمہیں فضل اور اِطمینان حاصل ہوتا رہے۔

رُوم جانے کا اِشتیاق

[8] پہلے تو میں تُم سب کے لیے یسُوع مسیح کے وسیلہ سے اپنے خدا کا شکر ادا کرتا ہُوں کہ تمہارے ایمان کا چرچا ساری دُنیا میں ہو رہا ہے۔ [9] وہ خدا جس کے بیٹے کی خُوشخبری سُنانے کی خدمت میں دل و جان سے انجام دے رہا ہُوں، میرا گواہ ہے کہ میں تمہیں اپنی دعاؤں میں ہمیشہ یاد کرتا ہُوں۔ [10] خدا کی مرضی سے میرے لیے راستہ کُھل جائے کہ آخرکار میں تمہارے پاس آسکوں۔ یہی میری دعا ہے۔

[11] کیونکہ میں تُم سے ملنے کا مشتاق ہُوں تاکہ تمہیں کوئی ایسی رُوحانی نعمت دے سکوں جو تمہارے ایمان کی مضبوطی کا باعث ہو۔ [12] میرا مطلب یہ ہے کہ میرے ایمان سے تمہاری اور تمہارے ایمان سے میری حوصلہ افزائی ہو۔ [13] بھائیو! میں نہیں چاہتا کہ تُم اِس بات سے ناواقف رہو کہ میں نے بارہا تمہارے پاس آنے کا اِرادہ کیا تاکہ جیسے غیر قوموں میں میری خدمت پھل لائی تُم میں بھی لائے۔ مگر کوئی نہ کوئی رکاوٹ پیدا ہوتی رہی۔

[14] میں یُونانیوں اور غیر یُونانیوں اور داناؤں اور نادانوں دونوں ہی کا قرضدار ہُوں۔ [15] اِس لیے میں تمہیں بھی جو رُوم میں ہو خُوشخبری سُنانے کا بےحد مشتاق ہُوں۔

[16] میں اِنجیل سے نہیں شرماتا کیونکہ وہ ہر ایمان لانے والے کی نجات کے لیے خدا کی قدرت ہے۔ پہلے یہُودی کے لیے، پھر غیر یہُودی کے لیے۔ [17] کیونکہ اِنجیل میں خدا کی طرف سے اُس راستبازی کو ظاہر کیا گیا ہے جو شروع سے آخر تک ایمان ہی کے ذریعہ حاصل ہوتی ہے۔ جیسا کہ پاک کلام میں لکھا ہے کہ ''راستباز ایمان سے جیتا رہے گا۔''

اِنسان کی ناراستی اور خدا کا غضب

[18] آسمان سے اُن لوگوں کی ساری بےدینی اور ناراستی پر خدا کا غضب نازل ہوتا ہے جو سچّائی کو اپنی ناراستی سے دبائے رکھتے ہیں۔ [19] چونکہ خدا کے متعلق جو کچھ بھی معلوم ہوسکتا ہے وہ اُن پر ظاہر ہے۔ اِس لیے کہ خدا نے خُود اُسے اُن پر ظاہر کر دیا ہے۔ [20] کیونکہ خدا کی ازلی قدرت اور الُوہیّت جو اُس کی اَن دیکھی صِفات ہیں دنیا کی پیدایش کے وقت سے اُس کی بنائی ہُوئی چیزوں سے اچھی طرح ظاہر ہیں۔ لہٰذا اِنسان کے پاس کوئی عذر نہیں۔

[21] اگرچہ وہ خدا کے بارے میں جانتے تھے لیکن اُنہوں نے اُس کی تمجید اور شکرگزاری نہ کی جس کے وہ لائق تھا۔ بلکہ اُن کے خیالات فضُول ثابت ہُوئے اور اُن کے ناسمجھ دلوں پر اندھیرا چھا گیا۔ [22] وہ عقلمند ہونے کا دعوٰی کرتے تھے لیکن بےوقوف نکلے۔ [23] اور غیرفانی خدا کے جلال کو فانی اِنسان اور پرندوں، چوپایوں اور کیڑے مکوڑوں کی صورت میں بدل ڈالا۔

[24] اِسی لیے خدا نے بھی اُنہیں اُن کے دلوں کی گناہ آلودہ خواہشوں کے مطابق شہوت پرستی کے حوالہ کر دیا تاکہ وہ اپنے بدنوں سے ایک دُوسرے کے ساتھ گندے اور ناپاک کام کریں۔ [25] اُنہوں نے خدا کی سچّائی کو جھوٹ سے بدل ڈالا اور خالق کی بہ نسبت مخلوقات کی پرستش و عبادت میں زیادہ مشغوُل ہو گئے حالانکہ خالق ہی ابد تک حمد وستایش کے لائق ہے۔ (آمین)

[26] اِسی سبب سے خدا نے اُنہیں اُن کے دلوں کی شرمناک خواہشات میں چھوڑ دیا یہاں تک کہ اُن کی عورتوں نے اپنے طبعی جنسی فعل کو غیرطبعی فعل سے بدل ڈالا۔ [27] اِسی طرح مَردوں نے بھی عورتوں کے ساتھ اپنے طبعی جنسی فعل کو چھوڑ دیا اور آپس کی شہوت کے غلام ہو کر ایک دُوسرے سے جنسی تعلقات پیدا کر لیے۔ اِس کا نتیجہ یہ ہُوا کہ اُنہوں نے اپنی گمراہی کی مُناسب سزا پائی۔

[28] چونکہ اُنہوں نے خدا کی پہچان پر قائم رہنا مناسب نہ سمجھا اِس لیے اُس نے اُنہیں ناپسندیدہ خیالوں اور نامناسب حرکات کا شکار ہونے دیا۔ [29] وہ ہر طرح کی ناراستی، شرارت، لالچ اور بدی سے بھر گئے اور حسد، قتل، جھگڑے، فریب اور بُغض سے معمُور ہو گئے اور چُغل خوری کرنے والے، [30] بدگو، خدا سے نفرت کرنے والے، گستاخ، مغرور اور شیخی باز، بدی کے بانی اور اپنے والدین کے نافرمان، [31] بیوقوف، بےوفا، سنگدل اور بےرحم ہو گئے۔ [32] حالانکہ اُنہیں معلوم ہے کہ ایسے کام کرنے والے خدا کے عادلانہ حکم کے مطابق مَوت کی سزا کے مُستحق ہیں پھر بھی نہ صرف وہ خُود یہی کام کرتے ہیں بلکہ ایسا کرنے والوں کو پسند کرتے ہیں۔

خدا کا عدل و اِنصاف

۲ چنانچہ اَے اِلزام لگانے والے! تیرے پاس کوئی عُذر نہیں، کیونکہ تُو جس بات کا اِلزام دُوسرے پر لگاتا ہے اور خُود وہی کام کرتا ہے تو اپنے آپ کو مُجرم ٹھہراتا ہے۔ [2] ہم جانتے

ہیں کہ خدا ایسے کام کرنے والوں کی سچّائی سے عدالت کرتا ہے۔ ۳ لہٰذا تُو جو محض اِنسان ہوتے ہُوئے ایسے کام کرنے والوں پر اِلزام لگاتا ہے اور خود وہی کام کرتا ہے کیا یہ سمجھتا ہے کہ تُو خدا کی عدالت سے بچ جائے گا؟ ۴ کیا تُو خدا کی مہربانی تحمّل اور صبر کو ناچیز سمجھتا ہے اور یہ نہیں جانتا کہ خدا کی مہربانی تجھے توبہ کی طرف مائل کرتی ہے؟

۵ لیکن تیرا دل اتنا سخت ہو گیا کہ تُو توبہ نہیں کرتا، لہٰذا تُو اپنے حق میں اُس روزِ قہر کے لیے غضب کما رہا ہے جب خدا کا سچّا اِنصاف ظاہر ہو گا۔ ۶ وہ ہر شخص کو اُس کے اعمال کے مطابق بدلہ دے گا۔ ۷ جو نیک کاموں میں ثابت قدم رہ کر جلال، عزّت اور بقا چاہتے ہیں اُنہیں وہ ہمیشہ کی زندگی عطا فرمائے گا۔ ۸ لیکن جو خُود غرض ہیں اور سچّائی کو ترک کر کے بدی کی پیروی کرتے ہیں اُن پر قہر اور غضب نازل ہو گا۔ ۹ ہر اِنسان پر جو بدی کرتا ہے، مصیبت اور تنگی آئے گی، پہلے یہودی پر پھر غیر یہودی پر۔ ۱۰ لیکن ہر اُس شخص کو جو نیکی کرتا ہے، جلال، عزّت اور اِطمینان ملے گا پہلے یہودی کو پھر غیر یہودی کو۔ ۱۱ کیونکہ خدا کسی کی طرفداری نہیں کرتا۔

۱۲ جو لوگ شریعت پائے بغیر گناہ کرتے ہیں وہ سب شریعت کے بغیر ہلاک بھی ہوں گے اور جو شریعت کے ماتحت رہ کر گناہ کرتے ہیں اُن کی سزا شریعت کے مطابق ہو گی۔ ۱۳ کیونکہ شریعت کے محض سُننے والے خدا کی نظر میں راستباز نہیں ہوتے بلکہ شریعت پر عمل کرنے والے ہی راستباز قرار دیئے جائیں گے۔ ۱۴ البتّہ جب وہ قومیں جو شریعت نہیں رکھتیں اور طبعی طور پر شریعت کے مطابق کام کرتی ہیں تو شریعت نہ رکھتے ہُوئے بھی وہ خُود اپنے لیے ایک شریعت ہیں۔ ۱۵ اِس طرح وہ یہ ظاہر کرتی ہیں کہ شریعت کے احکام اُن کے دلوں پر نقش ہیں اور اُن کا ضمیر بھی اِس بات کی گواہی دیتا ہے اور اُن کے خیالات کبھی کبھی اُن پر اِلزام لگاتے ہیں کبھی اُنہیں بری ٹھہراتے ہیں۔ ۱۶ جیسا کہ اُس خُوشخبری کے مطابق جس کا میں اعلان کرتا ہُوں ۔ یہ اُس روز ہو گا جب خدا یسُوعؔ مسیح کی معرفت آدمیوں کی پوشیدہ باتوں کا اِنصاف کرے گا۔

مُوسوی شریعت اور یہودی

۱۷ اگر تُو یہودی کہلاتا ہے اور شریعت پر ایمان رکھتا ہے اور خدا کے ساتھ اپنے رشتہ پر فخر کرتا ہے، ۱۸ اگر تُو اُس کی مرضی جانتا ہے اور شریعت کی تعلیم پا کر عمدہ باتیں پسند کرتا ہے، ۱۹ اگر تجھے اِس بات پر بھی یقین ہے کہ تُو اندھوں کا رہنما اور اندھیرے میں پڑے ہُوئے لوگوں کے لیے روشنی ہے ۲۰ اور نادانوں کا تربیت کرنے والا اور بچّوں کا اُستاد ہے اور سمجھتا ہے کہ علم اور حق کا نچوڑ شریعت میں ہے اور وہ شریعت تیرے پاس ہے ۲۱ تو جب تُو اوروں کو سکھاتا ہے تو اپنے آپ کو کیوں نہیں سکھاتا؟ تُو جو وعظ کرتا ہے کہ چوری نہ کرنا، تُو خُود کیوں چوری کرتا ہے؟ ۲۲ تُو جو کہتا ہے کہ زِنا مت کرنا، خُود کیوں زِنا کرتا ہے؟ تُو جو بُتوں سے نفرت رکھتا ہے، خُود کیوں بُت خانوں کو لُوٹتا ہے؟ ۲۳ تُو جو شریعت پر فخر کرتا ہے خُود کیوں شریعت کی نافرمانی کر کے خدا کی بےعزّتی کرتا ہے؟ ۲۴ یہی وجہ ہے کہ پاک کلام میں لکھا ہے کہ تمہارے سبب غیر قوموں میں خدا کے نام پر کفر بکا جاتا ہے۔

۲۵ ختنہ سے فائدہ ہے بشرطیکہ تُو شریعت پر عمل کرے۔ لیکن اگر تُو نے شریعت کی نافرمانی کی تو تیرا ختنہ نامختونی کے برابر ٹھہرا۔ ۲۶ اگر نامختون لوگ شریعت کے احکام پر عمل کریں تو کیا اُن کی نامختونی ختنہ کے برابر نہ گنی جائے گی؟ ۲۷ وہ شخص جو نامختون ہے مگر شریعت پر عمل کرتا ہے تو وہ تجھے شریعت کی نافرمانی کرنے کے لیے قصُوروار نہ ٹھہرائے گا جب کہ تیرے پاس شریعت موجود ہے اور تیرا ختنہ بھی ہو چُکا ہے؟

۲۸ جو محض ظاہر کا یہودی ہو وہ یہودی نہیں ہوتا اور نہ ہی وہ ختنہ جو محض ظاہری اور جسمانی ہو ختنہ ہوتا ہے ۲۹ بلکہ یہودی وہی ہے جو باطن میں یہودی ہے اور ختنہ وہی ہے جو دل کا اور رُوحانی ہے نہ کہ لفظی۔ ایسے اِنسان کی تعریف آدمیوں کی طرف سے نہیں بلکہ خدا کی طرف سے ہوتی ہے۔

خدا کی وفاداری

۳ کیا یہودی کا درجہ اُونچا ہے اور ختنہ کا کوئی فائدہ ہے؟ ۲ بہت ہے اور ہر لحاظ سے ہے۔ خصوصاً یہ کہ خدا کا کلام اُن کے سپرد کیا گیا۔

۳ بعض بے وفا نکلے تو کیا ہُوا؟ کیا اُن کی بے وفائی خدا کی وفاداری کو باطل کر سکتی ہے؟ ہرگز نہیں، ۴ خواہ ہر آدمی جھُوٹا نکلے، خدا سچّا ہی ٹھہرے گا جیسا کہ پاک کلام میں لکھا ہے کہ:

تُو اپنی باتوں میں راستباز ٹھہرے
اور اپنے مُقدّمہ میں فتح پائے۔

۵ میں بطور اِنسان یہ بات کہتا ہُوں کہ اگر ہماری ناراستی خدا کی راستبازی کی صفت کو زیادہ صفائی سے ظاہر کرتی ہے تو کیا ہم یہ

کہیں کہ خدا بے اِنصاف ہے جو ہم پر غضب نازل کرتا ہے؟ ۶ ہرگز نہیں۔ اِس صورت میں خدا دنیا کا اِنصاف کیسے کرے گا؟ ۷ شاید کوئی یہ کہے کہ اگر میرے جھوٹ کے سبب سے خدا کی سچّائی زیادہ صفائی سے نظر آتی ہے اور اُس کا جلال ظاہر ہوتا ہے تو پھر میں کیوں گنہگار گنا جاتا ہُوں؟ ۸ کیوں نہ یہ کہیں کہ آؤ ہم بُرائی کریں تا کہ بھلائی پیدا ہو؟ چنانچہ بعض لوگ ہم پر تہمت لگاتے ہیں کہ ہماری تعلیم یہی ہے۔ اِنصاف کا تقاضا تو یہ ہے کہ ایسے لوگ مُجرم ٹھہرائے جائیں۔

کوئی بھی راستباز نہیں

۹ پھر نتیجہ کیا نکلا؟ کیا ہم یہوُدی دُوسروں سے بہتر ہیں؟ ہرگز نہیں۔ ہم تو پہلے ہی ثابت کر چُکے ہیں کہ یہوُدی اور غیر یہوُدی سب کے سب گناہ کے قابو میں ہیں۔ ۱۰ جیسا کہ پاک کلام میں لکھّا ہے:

کوئی راستباز نہیں، ایک بھی نہیں؛
۱۱ کوئی سمجھدار نہیں،
کوئی خدا کا طالب نہیں۔
۱۲ سب کے سب گمراہ ہو گئے،
وہ کسی کام کے نہیں رہے؛
کوئی نہیں جو بھلائی کرتا ہو،
ایک بھی نہیں۔
۱۳ اُن کے حلق کُھلی ہُوئی قبروں کی مانند ہیں؛
اُن کی زبان سے دغابازی کی باتیں نکلتی ہیں۔
اُن کے ہونٹوں میں سانپوں کا زہر ہے۔
۱۴ اُن کے مُنہ لعنت اور کڑواہٹ سے بھرے ہُوئے ہیں۔
۱۵ اُن کے قدم خُون بہانے کے لیے تیز رفتار ہو جاتے ہیں؛
۱۶ اُن کی راہوں میں تباہی اور بدحالی ہے،
۱۷ وہ سلامتی کی راہ سے واقف ہی نہیں۔
۱۸ نہ ہی اُن کی آنکھوں میں خدا کا خوف ہے۔

۱۹ اب ہم جانتے ہیں کہ شریعت جو کچھ کہتی ہے اُن سے کہتی ہے جو شریعت کے ماتحت ہیں تا کہ ہر مُنہ بند ہو جائے اور ساری دنیا خدا کے سامنے سزا کی مُستحق ٹھہرے۔ ۲۰ کیونکہ شریعت کے اعمال سے کوئی شخص خدا کے حُضور میں راستباز نہیں ٹھہرے گا۔ اِس لیے کہ شریعت سے ہی آدمی گناہ کو پہچانتا ہے۔

راستبازی اور ایمان

۲۱ مگر اب خدا نے ایک ایسی راستبازی ظاہر کی ہے جس کا تعلق شریعت سے نہیں ہے حالانکہ شریعت اور نبیوں کی کتابیں اِس کی گواہی ضرور دیتی ہیں۔ ۲۲ یہ خدا کی وہ راستبازی ہے جو اِنسان کو صرف یسُوؔع مسیح پر ایمان لانے سے حاصل ہوتی ہے یعنی اُس پر ایمان لانے والے سب کے سب بِلا تفریق راستباز ٹھہرائے جاتے ہیں۔ ۲۳ کیونکہ سب نے گناہ کیا اور خدا کے جلال سے محروم ہیں۔ ۲۴ مگر اُس کے فضل کے سبب اُس مخلصی کے وسیلہ سے جو یسُوؔع مسیح میں ہے مُفت راستباز ٹھہرائے جاتے ہیں۔ ۲۵ خدا نے یسُوؔع کو مُقرّر کیا کہ وہ اپنا خُون بہائے اور اِنسان کے گناہ کا کفّارہ بن جائے اور اُس پر ایمان لانے والے فائدہ اُٹھائیں۔ یہ کفّارہ خدا کے اِنصاف کو ظاہر کرتا ہے اِس لیے کہ اُس نے بڑے صبر اور تحمّل کے ساتھ اُن گناہوں کو جو پیشتر ہو چُکے تھے برداشت کیا۔ ۲۶ خدا اِس زمانہ میں بھی اپنا اِنصاف ظاہر کرتا ہے کیونکہ وہ عادل بھی ہے اور ہر شخص کو جو یسُوؔع پر ایمان لاتا ہے راستباز ٹھہراتا ہے۔

۲۷ پس فخر کہاں رہا؟ اِس کی گنجایش ہی نہ رہی۔ کِس کے وسیلہ سے؟ کیا شریعت پر عمل کرنے کے وسیلہ سے؟ نہیں، بلکہ ایمان کے وسیلہ سے۔ ۲۸ چنانچہ ہم اِس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ اِنسان شریعت پر عمل کرنے سے نہیں بلکہ ایمان لانے کے باعث خدا کے حضُور میں راستباز ٹھہرتا ہے۔ ۲۹ کیا خدا صرف یہوُدیوں کا ہے؟ کیا وہ غیر یہوُدیوں کا خدا نہیں؟ بے شک وہ غیر یہوُدیوں کا بھی ہے۔ ۳۰ سچ تو یہ ہے کہ خدا ہی وہ واحد خدا ہے جو مختونوں کو اُن کے ایمان لانے کی بِنا پر اور نامختونوں کو بھی اُن کے ایمان ہی کے وسیلہ سے راستباز ٹھہرائے گا۔ ۳۱ کیا ہم اِس ایمان سے شریعت کو باطل کر دیتے ہیں؟ ہرگز نہیں، بلکہ اِس سے شریعت کو قائم رکھتے ہیں۔

ابرہام کے ایمان کی مثال

۴ ہم ابرہام کے بارے میں جو ہمارا جسمانی باپ ہے کیا کہیں؟ آخر اُسے کیا حاصل ہُوا؟ ۲ اگر وہ اپنے اعمال کی بِنا پر راستباز ٹھہرایا جاتا تو اُسے فخر کرنے کا حق ہوتا لیکن خدا کے حُضور میں نہیں۔ ۳ کیونکہ پاک کلام کہتا ہے کہ ابرہاؔم خدا پر ایمان لایا اور یہ اُس کے لیے راستبازی گنا گیا۔

۴ جب کوئی شخص کام کر کے اپنی مزدوری حاصل کرتا ہے تو اُس کی مزدوری بخشش نہیں بلکہ اُس کا حق سمجھی جاتی ہے۔ ۵ مگر جو شخص اپنے کام پر نہیں بلکہ بے دینوں کو راستباز ٹھہرانے والے خدا پر ایمان رکھتا ہے، اُس کا ایمان اُس کے لیے راستبازی گنا جاتا

ہے۔ ۶ پس جس شخص کو خدا اُس کے کاموں کا لحاظ کیے بغیر راستباز ٹھہراتا ہے، داؤد بھی اُس کی نیک بختی کا ذکر اِس طرح کرتا ہے:

۷ مبارک ہیں وہ جن کی خطائیں بخشی گئیں،
اور جن کے گناہوں پر پردہ ڈالا گیا۔
۸ مبارک ہے وہ شخص جس کا گناہ خداوند کبھی حساب میں نہیں لاتا۔

۹ کیا یہ نیک بختی صرف اُن کے لیے ہے جن کا ختنہ ہو چُکا ہے یا اُن کے لیے بھی ہے جن کا ختنہ نہیں ہُوا؟ کیونکہ ہم کہتے آئے ہیں کہ ابرہام کا ایمان اُس کے لیے راستبازی گنا گیا۔ ۱۰ سوال یہ ہے کہ وہ کس حالت میں راستباز گنا گیا۔ ختنہ کرانے سے پہلے یا ختنہ کرانے کے بعد؟ یہ اُس کے ختنہ کرانے سے پہلے کی بات تھی نہ کہ بعد کی۔ ۱۱ جب ابرہام کا ختنہ نہیں ہُوا تھا، خدا نے اُس کے ایمان کے سبب سے اُسے راستباز ٹھہرایا تھا۔ بعد میں اُس نے ختنہ کا نشان پایا جو اُس کی راستبازی پر گویا خدا کی مُہر تھی۔ یوں ابرہام سب کا باپ ٹھہرا جن کا ختنہ تو نہیں ہُوا مگر وہ ایمان لانے کے باعث راستباز گنے جاتے ہیں۔ ۱۲ اور وہ اُن کا بھی باپ ٹھہرتا ہے جن کا ختنہ ہو چُکا ہے اور یہی نہیں بلکہ وہ ہمارے باپ ابرہام کے اُس ایمان کی پیروی کرتے ہیں جو اُسے اُس کے ختنہ سے پہلے ہی حاصل تھا۔

۱۳ یہ وعدہ جو ابرہام اور اُس کی نسل سے کیا گیا تھا کہ وہ دنیا کے وارث ہوں گے ابرہام کے شریعت پر عمل کرنے کی بِنا پر نہیں بلکہ اُس کے ایمان کے ذریعہ راستباز ٹھہرائے جانے کی بِنا پر کیا گیا تھا۔ ۱۴ کیونکہ اگر اہلِ شریعت ہی دنیا کے وارث ٹھہرائے جاتے تو ایمان کا کوئی مطلب ہی نہ ہوتا اور خدا کا وعدہ بھی فضول ٹھہرتا۔ ۱۵ بات یہ ہے کہ جہاں شریعت ہے وہاں غضب بھی ہے اور جہاں شریعت نہیں وہاں شریعت کا عدُول بھی نہیں۔

۱۶ چنانچہ یہ وعدہ ایمان کی بِنا پر دیا جاتا ہے تاکہ بطور فضل سمجھا جائے اور ابرہام کی کُل نسل کے لیے ہو، صرف اُن ہی کے لیے نہیں جو اہلِ شریعت ہیں بلکہ اُن کے لیے بھی جو ایمان لانے کے لحاظ سے اُس کی نسل ہیں کیونکہ ابرہام ہم سب کا باپ ہے ۱۷ جیسا کہ لکھا ہے کہ ”میں نے تجھے بہت سی قوموں کا باپ مُقرّر کیا۔“ وہ اُس خدا کی نگاہ میں ہمارا باپ ہے جس پر وہ ایمان لایا۔ وہ خدا جو مُردوں کو زندہ کرتا ہے اور غیر موجُود اشیاء کو یوں بُلا لیتا ہے گویا وہ موجُود ہیں۔

۱۸ ابرہام نااُمیدی کی حالت میں بھی اُمید کے ساتھ ایمان لایا اور بہت سی قوموں کا باپ بنا جیسا کہ اُس سے کہا گیا تھا کہ ”تیری نسل ایسی ہی ہوگی۔“ ۱۹ وہ تقریباً سَو برس کا تھا اور اپنے بدن کے مُردہ ہو جانے کے باوجُود اور یہ جانتے ہُوئے بھی کہ سارہ کا رحم بھی مُردہ ہو چُکا ہے اُس کا ایمان کمزور نہ ہُوا۔ ۲۰ نہ ہی کم ایمان ہو کر اُس نے خدا کے وعدہ پر شک کیا بلکہ ایمان میں مضبوط ہو کر خدا کی تمجید کی۔ ۲۱ اُسے کامل یقین تھا کہ جس خدا نے وعدہ کیا ہے وہ اُسے پورا کرنے کی بھی قدرت رکھتا ہے۔ ۲۲ اِسی واسطے ابرہام کا ایمان اُس کے واسطے راستبازی گنا گیا ۲۳ اور یہ الفاظ کہ ”ایمان اُس کے واسطے راستبازی گنا گیا“ صرف اُسی کے لیے نہیں لکھے گئے ۲۴ بلکہ ہمارے لیے بھی جن کے لیے ایمان راستبازی گِنا جائے گا۔ اِس لیے کہ ہم بھی خدا پر ایمان لائے ہیں جس نے ہمارے خداوند یسُوعؔ کو مُردوں میں سے زندہ کیا۔ ۲۵ وہ ہمارے گناہوں کے لیے مَوت کے حوالہ کیا گیا اور پھر زندہ کیا گیا تاکہ ہم راستباز ٹھہرائے جائیں۔

صلح اور اطمینان

۵ چونکہ ہم ایمان کی بِنا پر راستباز ٹھہرائے گئے ہیں اِس لیے ہمارے خداوند یسُوعؔ مسیح کے وسیلہ سے ہماری خدا کے ساتھ صلح ہو چُکی ہے۔ ۲ ایمان لانے سے ہم نے مسیح کے وسیلہ سے اُس فضل کو پا لیا ہے اور اُس پر قائم بھی ہیں اور اِس اُمید پر خوشی مناتے ہیں کہ ہم بھی خدا کے جلال میں شریک ہوں گے۔ ۳ اور صرف یہی نہیں بلکہ ہم اپنی مصیبتوں میں بھی خُوش ہوتے ہیں کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ مصیبت سے صبر پیدا ہوتا ہے۔ ۴ اور صبر سے مُستقل مزاجی اور مُستقل مزاجی سے اُمید پیدا ہوتی ہے۔ ۵ ایسی اُمید ہمیں مایوس نہیں کرتی کیونکہ جو پاک رُوح ہمیں بخشا گیا ہے اُس کے وسیلہ سے خدا کی محبّت ہمارے دلوں میں ڈالی گئی ہے۔

۶ کیونکہ جب ہم بے بس ہی تھے تو مسیح نے عین وقت پر بے دینوں کے لیے اپنی جان دی۔ ۷ کسی راستباز کی خاطر بھی مُشکل سے کوئی اپنی جان دے گا مگر شاید کسی میں جرأت ہو کہ وہ کسی نیک شخص کے لیے اپنی جان قربان کر دے۔ ۸ لیکن خدا ہمارے لیے اپنی محبّت یُوں ظاہر کرتا ہے کہ جب ہم گنہگار ہی تھے تو مسیح نے ہماری خاطر اپنی جان قربان کر دی۔

۹ پس جب ہم نے مسیح کے خُون بہانے کے باعث راستباز ٹھہرائے جانے کی توفیق پائی تو ہمیں اور بھی زیادہ یقین ہے کہ ہم اُس کے وسیلہ سے غضبِ اِلٰہی سے ضرور بچیں گے۔ ۱۰ کیونکہ جب

خدا کے دشمن ہونے کے باوجُود اُس کے بیٹے کی مَوت کے وسیلہ سے ہماری اُس سے صلح ہو گئی تو صلح ہونے کے بعد تو ہم اُس کی زندگی کے سبب سے ضرور ہی بچیں گے۔ [۱۱] اور نہ صرف یہ بلکہ ہم اپنے خداوند یسُوعؔ مسیح کے ذریعہ خدا کی رفاقت پر فخر کرتے ہیں کیونکہ مسیح کے باعث خدا کے ساتھ ہمارا میل ہو گیا ہے۔

آدم اور مَوت، مسیح اور زندگی

[۱۲] پس جیسے ایک آدمی کے ذریعہ گناہ دنیا میں داخل ہُوا اور گناہ کے سبب سے مَوت آئی ویسے ہی مَوت سب اِنسانوں میں پھیل گئی کیونکہ سب نے گناہ کیا۔ [۱۳] شریعت کے دیئے جانے سے پہلے دنیا میں گناہ تو تھا لیکن جہاں شریعت نہیں ہوتی وہاں گناہ کا حساب بھی نہیں ہوتا۔ [۱۴] پھر بھی آدمؔ سے مُوسیٰؔ تک موت نے اُنہیں بھی اپنے قبضہ میں رکھا جنہوں نے آدم کی سی نافرمانی والا گناہ نہیں کیا تھا۔ یہ آدمؔ ایک آنے والے کی شبیہ پر تھا۔

[۱۵] مگر ایسی بات نہیں کہ جتنا قُصور ہے اتنی ہی فضل کی نعمت ہے کیونکہ جب ایک آدمی کے قصُور کے سبب سے بہت سے اِنسان مَر گئے تو ایک آدمی یعنی یسُوعؔ مسیح کے فضل کے سبب بہت سے اِنسانوں کو خدا کے فضل کی نعمت بڑی افراط سے عطا ہُوئی۔ [۱۶] اِس کے علاوہ خدا کے فضل کی بخشش اور اُس ایک آدمی کے گناہ کے نتائج ایک سے نہیں۔ کیونکہ ایک گناہ کا نتیجہ سزا کے حکم کی صورت میں نکلا لیکن گناہوں کی کثرت ایسے فضل کا باعث ہُوئی جس کے سبب سے اِنسان راستباز ٹھہرایا گیا۔ [۱۷] جب ایک آدمی کے گناہ کے سبب سے مَوت نے اُسی ایک کے وسیلہ سے سب پر حکومت کی تو جو لوگ فضل اور راستبازی کی نعمت اِفراط سے پاتے ہیں وہ بھی ایک آدمی یعنی یسُوعؔ مسیح کے وسیلہ سے ہمیشہ کی زندگی میں کتنی زیادہ بادشاہی کریں گے۔

[۱۸] چنانچہ جس طرح ایک آدمی کے قصُور کے سبب سے سب آدمیوں کے لیے مَوت کی سزا کا حکم ہُوا اُسی طرح ایک ہی کی راستبازی کے کام کے وسیلہ سے سب آدمیوں کو وہ نعمت ملی جس سے وہ راستباز ٹھہرائے جاتے ہیں تاکہ زندگی پائیں۔ [۱۹] اور جیسے ایک آدمی کی نافرمانی سے بہت سے لوگ گنہگار ٹھہرے ویسے ہی ایک آدمی کی فرمانبرداری سے بہت سے لوگ راستباز ٹھہرائے جائیں گے۔

[۲۰] بعد میں شریعت آموجُود ہُوئی تاکہ گناہ زیادہ ہو۔ لیکن جہاں گناہ زیادہ ہُوا وہاں فضل اُس سے بھی کہیں زیادہ ہُوا۔ [۲۱] تاکہ جس طرح گناہ نے مَوت کے سبب سے بادشاہی کی اُسی طرح فضل بھی راستبازی کے ذریعہ ایسی بادشاہی کرے جو ہمارے خداوند یسُوعؔ مسیح کے وسیلہ سے ہمیشہ کی زندگی تک قائم رہے۔

مسیح میں زندہ ہونے کا مطلب

۶ لہٰذا ہم کیا کہیں؟ کیا گناہ کرتے چلے جائیں تاکہ ہم پر فضل زیادہ ہو؟ [۲] ہرگز نہیں! ہم جو گناہ کے اعتبار سے مَر چُکے ہیں تو پھر کیونکر گناہ آلودہ زندگی گزارتے ہیں؟ [۳] کیا تُم نہیں جانتے کہ ہم میں سے جن لوگوں نے مسیح یسُوعؔ کی زندگی میں شامل ہونے کا بپتسمہ لیا تو اُس کی مَوت میں شامل ہونے کا بپتسمہ بھی لیا۔ [۴] چنانچہ مَوت میں شامل ہونے کا بپتسمہ لے کر ہم اُس کے ساتھ دفن بھی ہُوئے تاکہ جس طرح مسیح اپنے آسمانی باپ کی جلالی قوّت کے وسیلہ سے مُردوں میں سے زندہ کیا گیا اُسی طرح ہم بھی نئی زندگی میں قدم بڑھائیں۔

[۵] کیونکہ جب ہم مسیح کی طرح مَر کے اُس کے ساتھ پیوست ہو گئے تو بے شک اُس کی طرح زندہ ہو کر بھی اُس کے ساتھ پیوست ہوں گے۔ [۶] چنانچہ ہم جانتے ہیں کہ ہماری پُرانی اِنسانیت مسیح کے ساتھ مصلوُب ہُوئی کہ گناہ کا بدن نیست ہو جائے تاکہ ہم آیندہ گناہ کی غلامی میں نہ رہیں۔ [۷] کیونکہ جو مَر گیا وہ گناہ سے بھی بَری ہو گیا۔

[۸] پس جب ہم مسیح کے ساتھ مَر گئے تو ہمیں یقین ہے کہ اُس کے ساتھ زندہ بھی ہو جائیں گے۔ [۹] کیونکہ ہمیں معلوم ہے کہ جب مسیح مُردوں میں سے زندہ کیا گیا تو پھر کبھی نہیں مرے گا۔ مَوت کا اُس پر پھر کبھی اِختیار نہ ہو گا۔ [۱۰] کیونکہ گناہ کے اعتبار سے تو مسیح ایک ہی بار مَرا لیکن خدا کے اعتبار سے وہ ہمیشہ زندہ ہے۔

[۱۱] اِسی طرح تُم بھی اپنے آپ کو گناہ کے اعتبار سے تو مُردہ مگر خدا کے اعتبار سے یسُوعؔ مسیح میں زندہ سمجھو۔ [۱۲] چنانچہ گناہ کو اپنے فانی بدن پر حکومت مت کرنے دو تاکہ وہ تمہیں اپنی خواہشات کے تابع نہ رکھ سکے۔ [۱۳] اور نہ ہی اپنے جسم کے اعضاء کو گناہ کے حوالہ کرو تاکہ وہ ناراستی کے ہتھیار نہ بننے پائیں بلکہ اپنے آپ کو مُردوں میں سے زندہ ہو جانے والوں کی طرح خدا کے حوالہ کرو اور ساتھ ہی اپنے جسم کے اعضاء کو بھی خدا کے حوالہ کرو تاکہ وہ راستبازی کے ہتھیار بن سکیں۔ [۱۴] کیونکہ تُم شریعت کے ماتحت نہیں بلکہ فضل کے ماتحت ہو اِس لیے گناہ کا تُم پر اِختیار نہ ہو گا۔

راستبازی کی غلامی

[15] پھر کیا کریں؟ کیا ہم گناہ کرتے رہیں اِس لیے کہ ہم شریعت کے ماتحت نہیں بلکہ خدا کے فضل کے ماتحت ہیں؟ ہرگز نہیں! [16] کیا تُم نہیں جانتے کہ جب تُم کسی کی خدمت کرنے کے لیے خُود کو اُس کا غلام بن جانے دیتے ہو تو وہ تمہارا مالک بن جاتا ہے اور تُم اُس کی فرمانبرداری کرنے لگتے ہو۔ اِس لیے اگر گناہ کی غلامی میں رہو گے تو اِس کا انجام مَوت ہے۔ اگر خدا کے فرمانبردار بن جاؤ گے تو اُس کا انجام راستبازی ہے۔ [17] لیکن خدا کا شکر ہے کہ اگرچہ پہلے تُم گناہ کے غلام تھے لیکن اب دل سے اُس تعلیم کے تابع ہو گئے ہو جو تمہارے سپرد کی گئی۔ [18] تُم گناہ کی غُلامی سے آزادی پا کر راستبازی کی غُلامی میں آ گئے۔

[19] میں تمہاری اِنسانی کمزوری کے سبب سے بطور اِنسان یہ کہتا ہُوں کہ جس طرح تُم نے اپنے اعضاء کو ناپاکی اور نافرمانی کی غُلامی میں دے دیا تھا اور وہ نافرمانی بڑھتی جاتی تھی، اب اپنے اعضاء کو پاکیزگی کے لیے راستبازی کی غُلامی میں دے دو۔ [20] جب تُم گناہ کے غُلام تھے تو راستبازی کے اعتبار سے آزاد تھے۔ [21] لہٰذا جن باتوں سے تُم اب شرمندہ ہو، اُن سے تمہیں کیا حاصل ہُوا؟ کیونکہ اُن کا انجام تو مَوت ہے۔ [22] لیکن اب تُم گناہ کی غُلامی سے آزاد ہو کر خدا کی غُلامی میں آ چکے ہو اور تُم اپنی زندگی میں پاکیزگی کا پھل لاتے ہو جس کا انجام ہمیشہ کی زندگی ہے۔ [23] کیونکہ گناہ کی مزدوری مَوت ہے لیکن خدا کی بخشش ہمارے خداوند یسُوعؔ مسیح میں ہمیشہ کی زندگی ہے۔

شادی کی مثال

۷ بھائیو! تُم جو شریعت سے واقف ہو، کیا اِس بات کو نہیں جانتے کہ اِنسان صرف اُس وقت تک شریعت کے ماتحت ہے جب تک کہ وہ زندہ ہے؟ [2] مثلاً شادی شُدہ عورت، شریعت کے مطابق خاوند کے زندہ رہنے تک اُس کی پابند ہوتی ہے لیکن اگر اُس کا خاوند مَر جائے تو وہ اُس کی پابندی سے آزاد ہو جاتی ہے۔ [3] لہٰذا اگر وہ اپنے خاوند کے جیتے جی کسی دُوسرے آدمی کی ہو جائے تو زانیہ کہلائے گی۔ لیکن اگر اُس کا خاوند مر جائے تو وہ اُس کی پابندی سے آزاد ہو جاتی ہے۔ اُس صورت میں وہ کسی دُوسرے آدمی کی ہو جائے تو زانیہ نہیں کہلائے گی۔

[4] بھائیو! تُم بھی مسیح کے ساتھ مَر کے شریعت کے اعتبار سے مَر گئے ہو تا کہ کسی دُوسرے کے ہو جاؤ یعنی اُس کے جو مُردوں میں سے زندہ کیا گیا تا کہ ہم خدا کے لیے پھل لائیں۔ [5] جب ہم اپنی اِنسانی فطرت کے مطابق زندگی گزارتے تھے تو شریعت ہم میں گناہ کی رغبت پیدا کرتی تھی جس سے ہمارے اعضاء متأثر ہو کر مَوت کا پھل پیدا کرتے تھے۔ [6] لیکن ہم جس چیز کے قیدی تھے اُس کے اعتبار سے مَر گئے تو شریعت کی قید سے ایسے چھُوٹ گئے کہ اُس کے لفظوں کے پُرانے طریقہ کے مطابق نہیں بلکہ رُوح کے نئے طریقہ کے مطابق خدمت کرتے ہیں۔

شریعت اور گناہ کا مقابلہ

[7] پس ہم کیا کہیں؟ کیا شریعت گناہ ہے؟ ہرگز نہیں، کیونکہ اگر شریعت نہ ہوتی تو میں گناہ کو نہ پہچانتا مثلاً اگر شریعت یہ حکم نہ دیتی کہ تُو لالچ نہ کر، تو میں لالچ کو نہ جانتا [8] مگر گناہ نے اِس حکم سے فائدہ اُٹھایا اور مجھ میں ہر طرح کا لالچ پیدا کر دیا کیونکہ شریعت کے بغیر گناہ مُردہ ہے۔ [9] ایک وقت تھا کہ میں شریعت کے بغیر زندہ تھا مگر جب حکم آیا تو گناہ زندہ ہو گیا اور میں مَر گیا۔ [10] تب مجھے معلوم ہُوا کہ جس حکم کا منشا زندگی دینا تھا وہی مَوت کا باعث بن گیا۔ [11] کیونکہ گناہ نے اِس حکم سے فائدہ اُٹھا کر مجھے بہکایا اور اِس کے ذریعہ مجھے مار ڈالا۔ [12] پس شریعت پاک ہے اور حکم بھی پاک، راست اور اچھا ہے۔

[13] تو کیا وہی چیز جو اچھّی ہے میرے لیے مَوت بن گئی؟ ہرگز نہیں! بلکہ گناہ نے ایک اچھّی چیز سے فائدہ اُٹھا کر میری مَوت کا سامان پیدا کر دیا تا کہ گناہ کی اصلیّت پہچانی جائے اور حکم کے ذریعہ گناہ حد سے زیادہ مکروہ معلوم ہو۔

[14] ہم جانتے ہیں کہ شریعت ایک رُوحانی چیز ہے لیکن میں جسمانی ہُوں اور گویا گناہ کی غُلامی میں بِکا ہُوا ہُوں۔ [15] میں جو کچھ کرتا ہُوں اُس کا مجھے صحیح احساس ہی نہیں ہوتا کیونکہ جو کرنا چاہتا ہُوں اُسے تو نہیں کرتا لیکن جس کام سے نفرت ہے وہی کر لیتا ہُوں۔ [16] پس جب وہ کرتا ہُوں جسے میں کرنا ہی نہیں چاہتا تو میں مانتا ہُوں کہ شریعت اچھّی ہے۔ [17] چنانچہ اِس صورت میں جو کچھ میں کرتا ہُوں وہ میں نہیں بلکہ مجھ میں بسا ہُوا گناہ کرتا ہے۔ [18] میں جانتا ہُوں کہ مجھ میں یعنی میرے جسم میں کوئی نیکی بسی ہُوئی نہیں۔ البتّہ نیکی کرنے کا اِرادہ تو مجھ میں موجُود ہے۔ مگر میں اِس اِرادہ کو عمل میں نہیں لا سکتا۔ چنانچہ جو نیکی کرنا چاہتا ہُوں اُسے تو کرتا نہیں لیکن وہ بدی جسے کرنا نہیں چاہتا اُسے کرتا چلا جاتا ہُوں۔ [20] پس جب کہ میں وہ کرتا ہُوں جسے کرنا نہیں چاہتا تو کرنے والا میں نہ رہا بلکہ گناہ ہے جو میرے اندر بسا ہُوا ہے۔

[21] جو شریعت میرے سامنے ہے اُس کے مطابق جب بھی

میں نیکی کرنے کا اِرادہ کرتا ہُوں تو بدی میرے پاس آ موجُود ہوتی ہے۔ [۲۲] کیونکہ باطن میں تو میں خدا کی شریعت سے بہت خُوش ہُوں۔ [۲۳] لیکن مجھے اپنے جسم کے اعضاء میں ایک اور ہی شریعت کام کرتی دکھائی دیتی ہے جو میری عقل کی شریعت سے لڑ کر مجھے گناہ کی شریعت کا قیدی بنا دیتی ہے جو میرے اعضاء میں موجُود ہے۔ [۲۴] ہائے! میں کیسا بدبخت آدمی ہُوں! اِس مَوت کے بدن سے مجھے کون چھُڑائے گا؟ [۲۵] خدا کا شکر ہو کہ اُس نے ہمارے خداوند یسُوعؔ مسیح کے وسیلہ سے اِسے ممکن بنا دیا ہے۔

غرض میرا حال یہ ہے کہ میں اپنی عقل سے خدا کی شریعت کا اور جسم میں گناہ کی شریعت کا محکوم ہُوں۔

پاک رُوح کی قوّت سے زندگی گزارنا

۸ چنانچہ جو مسیح یسُوعؔ میں ہیں اب اُن پر سزا کا حکم نہیں [۲] کیونکہ پاک رُوح کی زندگی بخشنے والی شریعت نے مجھے گناہ اور مَوت کی شریعت سے آزاد کر دیا۔ [۳] گناہ آلودہ جسم کے سبب سے شریعت کمزور تھی اِس لیے جو کام شریعت نہ کر سکی وہ خدا نے کیا کہ اُس نے اپنے بیٹے کو گناہ کی قربانی کے طور پر گناہ آلودہ جسم کی صورت میں بھیج کر جسم میں گناہ کی سزا کا حکم دیا [۴] تا کہ ہم میں جو جسم کے مطابق نہیں بلکہ رُوح کے مطابق زندگی گزارتے ہیں شریعت کے نیک تقاضے پُورے ہوں۔

[۵] جو لوگ جسم کے مطابق زندگی گزارتے ہیں اُن کے خیالات نفسانی خواہشات کی طرف لگے رہتے ہیں۔ لیکن جو لوگ رُوح کے مطابق زندگی گزارتے ہیں اُن کے خیالات رُوحانی خواہشوں کی طرف لگے رہتے ہیں۔ [۶] جسمانی نیّت مَوت ہے لیکن رُوحانی نیّت زندگی اور اِطمینان ہے۔ [۷] اِس لیے کہ جسمانی نیّت خدا کی مخالفت کرتی ہے۔ وہ نہ تو خدا کی شریعت کے تابع ہے نہ ہو سکتی ہے۔ [۸] جو لوگ جسم کے غلام ہیں خدا کو خُوش نہیں کر سکتے۔

[۹] لیکن تُم اپنے جسم کے نہیں بلکہ رُوح کے تابع ہو بشرطیکہ خدا کا رُوح تُم میں بسا ہُوا ہو۔ اور جس میں مسیح کا رُوح نہیں وہ مسیح کا نہیں۔ [۱۰] لیکن اگر مسیح تُم میں ہے تو تمہارا بدن تو گناہ کے سبب سے مُردہ ہے لیکن تمہاری رُوح راستبازی کے سبب سے زندہ ہے۔ [۱۱] اور اگر اُس کا رُوح تُم میں بسا ہُوا ہے جس نے یسُوعؔ کو مُردوں میں سے زندہ کیا تو مسیح کو مُردوں میں سے زندہ کرنے والا تمہارے فانی بدنوں کو بھی اپنے اُس رُوح کے وسیلہ سے زندہ کرے گا جو تُم میں بسا ہُوا ہے

[۱۲] چنانچہ اَے بھائیو! ہم گناہ آلودہ فطرت کے قرضدار نہیں کہ اُس فطرت کے مطابق زندگی گزاریں۔ [۱۳] کیونکہ اگر تُم گناہ آلودہ فطرت کے مطابق زندگی گزارو گے تو ضرور مرو گے لیکن اگر رُوح کے ذریعہ بدن کے بُرے کاموں کو نابود کرو گے تو زندہ رہو گے۔ [۱۴] اِس لیے کہ جو خدا کے رُوح کی ہدایت پر چلتے ہیں وہی خدا کے بیٹے ہیں۔ [۱۵] کیونکہ تمہیں وہ رُوح نہیں ملی جو تمہیں پھر سے خوف کا غُلام بنا دے بلکہ فرزندیت کی رُوح ملی ہے جس کے وسیلہ سے ہم "ابّا" یعنی اَے باپ کہہ کر پُکارتے ہیں۔ [۱۶] پاک رُوح خود ہماری رُوح کے ساتھ مل کر گواہی دیتا ہے کہ ہم خدا کے فرزند ہیں۔ [۱۷] اور اگر فرزند ہیں تو وارِث بھی ہیں یعنی خدا کے وارِث اور مسیح کے ہم میراث، بشرطیکہ ہم اُس کے ساتھ دُکھ اُٹھائیں تا کہ اُس کے جلال میں بھی شریک ہوں۔

مُستقبل کی جلالی زندگی

[۱۸] میں جانتا ہُوں کہ یہ دُکھ درد جو ہم اب سہہ رہے ہیں اُس جلال کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں جو ہم پر ظاہر ہونے کو ہے۔ [۱۹] چنانچہ ساری خلقت بڑی آرزو کے ساتھ اِس اِنتظار میں ہے کہ خدا اپنے فرزندوں کو ظاہر کرے۔ [۲۰] اِس لیے کہ خلقت اپنی خوشی سے نہیں بلکہ خالق کی مرضی سے فنا کے اِختیار میں کر دی گئی تھی، اِس اُمید کے ساتھ [۲۱] کہ وہ بھی آخرکار فنا کی غُلامی سے چھُڑائی جائے گی اور خدا کے فرزندوں کی جلالی آزادی میں شریک ہو گی۔

[۲۲] ہم جانتے ہیں کہ ساری خلقت آج تک کراہتی ہے گویا کہ وہ دردِ زہ میں مبتلا ہے۔ [۲۳] اور صرف وہی نہیں بلکہ ہم بھی جنہیں رُوح کے پہلے پھل حاصل ہُوئے ہیں اپنے باطن میں کراہتے ہیں یعنی اُس وقت کا اِنتظار کر رہے ہیں جب خدا ہمیں اپنے فرزند بنا کر ہمارے بدن کو مخلصی بخشے گا۔ [۲۴] چنانچہ اِسی اُمید کے وسیلہ سے ہمیں نجات ملی۔ لیکن اگر وہ چیز جس کا ہم اِنتظار کرتے ہیں نظروں کے سامنے آ جائے تو اُس کی اُمید کا کوئی مطلب نہیں۔ کیونکہ جو چیز کسی کے پاس پہلے ہی سے موجُود ہے اُس کی اُمید وہ کیوں کرے؟ [۲۵] لیکن اگر ہم اُس چیز کی اُمید کرتے ہیں جو ابھی ہمارے پاس موجُود نہیں تو صبر سے اُس کی راہ دیکھتے ہیں۔

[۲۶] اِسی طرح رُوح ہماری کمزوری میں ہماری مدد کرتا ہے۔ ہم تو یہ بھی نہیں جانتے کہ کس چیز کے لیے دعا کریں لیکن رُوح خود ایسی آہیں بھر بھر کر ہماری شفاعت کرتا ہے کہ لفظوں میں اُن کا بیان نہیں ہو سکتا۔ [۲۷] اور وہ جو ہمارے دلوں کو پرکھتا ہے رُوح کی نیّت کو جانتا ہے کیونکہ رُوح خدا کی مرضی کے مطابق مُقدّسوں کی شفاعت کرتا ہے۔

شاندار فتح

۲۸ اور ہم جانتے ہیں کہ جو لوگ خدا سے محبّت رکھتے ہیں اور اُس کے اِرادے کے مطابق بُلائے گئے ہیں، خدا ہر حالت میں اُن کی بھلائی چاہتا ہے ۲۹ کیونکہ جنہیں خدا پہلے سے جانتا تھا اُنہیں اُس نے پہلے سے مُقرّر بھی کیا کہ وہ اُس کے بیٹے کی مانند بنیں تاکہ اُس کا بیٹا بہت سارے بھائیوں میں پہلوٹھا شمار کیا جائے۔ ۳۰ اور جنہیں اُس نے پہلے سے مُقرّر کیا اُنہیں بُلایا بھی اور جنہیں بُلایا اُنہیں راستباز بھی ٹھہرایا اور جنہیں راستباز ٹھہرایا اُنہیں اپنے جلال میں شریک بھی کیا۔

۳۱ پس ہم اِن باتوں کے بارے میں اور کیا کہیں؟ اگر خدا ہماری طرف ہے تو کون ہمارا مُخالف ہوسکتا ہے؟ ۳۲ جس نے اپنے بیٹے کو بچائے رکھنے کی بجائے اُسے ہم سب کے لیے قربان کر دیا تو کیا وہ اُس کے ساتھ ہمیں اور سب چیزیں بھی عطا نہ کرے گا؟ ۳۳ کون خدا کے چُنے ہُوئے لوگوں پر اِلزام لگا سکتا ہے؟ کوئی نہیں۔ اِس لیے کہ خدا خُود اُنہیں راستباز ٹھہراتا ہے۔ ۳۴ کون اُنہیں مُجرم قرار دے سکتا ہے؟ کوئی نہیں۔ اِس لیے کہ مسیح یسُوعؔ ہی وہ ہے جو مَر گیا اور جی بھی اُٹھا اور جو خدا کی دائیں طرف موجُود ہے۔ وہی ہماری شفاعت بھی کرتا ہے۔ ۳۵ کون ہمیں مسیح کی محبّت سے جدا کرے گا؟ کیا مصیبت یا تنگی؟ ظلم یا قحط، عُریانی یا خطرہ یا تلوار؟ ۳۶ چنانچہ لکھا ہے کہ

ہم تو تیری خاطر سارا دِن مَوت کا سامنا کرتے رہتے ہیں؛
ہم تو ذبح ہونے والی بھیڑوں کے برابر گنے جاتے ہیں۔

۳۷ پھر بھی اِن سب حالتوں میں ہمیں اپنے محبّت کرنے والے کے وسیلہ سے بڑی شاندار فتح حاصل ہوتی ہے۔ ۳۸ کیونکہ مجھے یقین ہے کہ کوئی شَے بھی ہمیں خدا کی اُس محبّت سے جُدا نہ کر سکے گی جو ہمارے خداوند یسُوعؔ مسیح کے ذریعہ ہم پر ظاہر کی گئی ہے۔ نہ مَوت نہ زندگی، ۳۹ نہ فرشتے نہ حکومتیں، نہ حال کی چیزیں نہ مُستقبل کی، نہ قُدرتیں، نہ بلندی، نہ پستی اور نہ کوئی اور مخلُوق۔

خدا اور اُس کے برگزیدہ لوگ

۹ میں مسیح میں سچ کہتا ہُوں، جھُوٹ نہیں بولتا بلکہ میرا ضمیر بھی پاک رُوح کے تابع ہو کر گواہی دیتا ہے ۲ کہ مجھے بڑا غم ہے اور میرا دل ہر وقت دُکھتا رہتا ہے۔ ۳ کاش ایسا ہوسکتا کہ اپنے بھائیوں کی خاطر جو جسم کے لحاظ سے میری قوم کے لوگ ہیں، میں خُود ملعُون ہو کر مسیح سے محروم ہو جاتا! ۴ یعنی بنی اِسرائیلؔ، خدا کے متبنّٰی ہونے کا حق اُن کا ہے۔ خدا نے اُن پر اپنا جلال ظاہر کیا اور اُن سے عہد باندھے، اُنہیں شریعت دی گئی اور عبادت کا شرف بخشا گیا اور خدا کے وعدے بھی اُن ہی کے لیے ہیں۔ ۵ قوم کے بُزرگ اُن ہی کے ہیں اور مسیح بھی جسمانی طور پر اُن ہی کی نسل سے تھا جو سب سے اعلیٰ ہے اور ابد تک خدائے مبارک ہے۔ آمین۔

۶ اِس کا یہ مطلب نہیں کہ خدا کا وعدہ باطل ہو گیا کیونکہ جتنے یعقوبؔ (اِسرائیلؔ) کی نسل سے ہیں وہ سب کے سب اِسرائیلی نہیں۔ ۷ اور نہ ہی اُس کی نسل ہونے کے باعث وہ ابرہامؔ کے فرزند ٹھہرے بلکہ خدا کا وعدہ یہ تھا کہ "تیری نسل کا نام اِضحاقؔ ہی سے چلے گا۔" ۸ اِس سے مُراد یہ ہے کہ طبعی طور پر پیدا ہونے والے فرزند خدا کے فرزند نہیں بن سکتے بلکہ صرف وہ جو خدا کے وعدہ کے مطابق پیدا ہُوئے ہیں ابرہامؔ کی نسل گنے جاتے ہیں۔ ۹ اِس لیے کہ وعدہ کے الفاظ اِس طرح ہیں: "میں وقتِ مُقرّرہ پر واپس آؤں گا اور سارہؔ کے ہاں بیٹا ہو گا۔" ۱۰ صرف یہی نہیں بلکہ رِبقہؔ کے بچّے بھی ہمارے باپ اِضحاقؔ ہی کے تخم سے تھے ۱۱ اور ابھی نہ تو اُس کے جُڑواں لڑکے پیدا ہُوئے تھے اور نہ ہی اُنہوں نے کچھ نیکی یا بدی کی تھی کہ خدا نے اپنے مقصد کو پُورا کرنے کے لیے اُن میں سے ایک کو چُن لیا۔ ۱۲ خدا کا یہ فیصلہ اُن کے اعمال کی بِنا پر نہ تھا بلکہ بُلانے والے کی اپنی مرضی پر تھا۔ یہی وجہ ہے کہ رِبقہؔ کو بتایا گیا کہ "بڑا چھوٹے کی خدمت کرے گا۔" ۱۳ جیسا کہ پاک کلام میں لکھا ہے: میں نے یعقوبؔ سے محبّت رکھی مگر عیسَوؔ سے نفرت۔

۱۴ تو پھر ہم کیا کہیں؟ کیا یہ کہ خدا کے ہاں بے اِنصافی ہے؟ ہرگز نہیں! ۱۵ کیونکہ وہ مُوسیٰؔ سے کہتا ہے:

جس پر مجھے رحم کرنا منظور ہو گا اُس پر رحم کروں گا،
اور جس پر ترس کھانا منظور ہو گا اُس پر ترس کھاؤں گا۔

۱۶ لہٰذا یہ نہ تو آدمی کی خواہش یا اُس کی کوشش پر بلکہ خدا کے رحم پر مُنحصر ہے۔ ۱۷ اِسی لیے پاک کلام میں فرعونؔ سے کہا گیا ہے: میں نے تجھے اِس لیے برپا کیا ہے کہ تیرے خلاف اپنی قدرت ظاہر کروں اور ساری دنیا میں میرا نام مشہور ہو جائے۔ ۱۸ پس خدا جس پر رحم کرنا چاہتا ہے رحم کرتا ہے اور جس پر سختی کرنا چاہتا ہے اُس کا دل سخت کر دیتا ہے۔

۱۹ شاید تُم میں سے کوئی مجھ سے یہ پُوچھے کہ اگر یہ بات ہے تو خدا اِنسان کو کیوں قصوُروار ٹھہراتا ہے؟ کون اُس کی مرضی کے خلاف کھڑا ہو سکتا ہے؟ ۲۰ لیکن اَے اِنسان! تُو کس مُنہ سے خدا کو جواب دیتا ہے؟ کیا بنائی ہُوئی شَے اپنے بنانے والے سے کہہ سکتی ہے کہ تُو نے مجھے ایسا کیوں بنایا؟ ۲۱ کیا کمہار کو مٹّی پر اِختیار نہیں کہ اُسے گُوندھ کر اُس سے ایک برتن تو خاص موقعوں پر استعمال کیے جانے کے لیے بنائے اور دُوسرا عام اِستعمال کے لیے۔

۲۲ اگر خدا نے بھی ایسا کیا تو تعجب کی کون سی بات ہے؟ خدا کا اِرادہ تھا کہ اپنے غضب اور اپنی قدرت کو ظاہر کرنے کے لیے غضب کے برتنوں کو جو ہلاکت کے لیے تیّار کیے گئے تھے بڑے صبر سے برداشت کرتا رہے۔ ۲۳ اور خدا اپنے رحم کی دولت رحم کے برتنوں پر ظاہر کرے جنہیں اُس نے اپنے جلال کے لیے پہلے ہی سے تیّار کیا ہُوا تھا۔ ۲۴ یعنی ہم پر جنہیں اُس نے نہ فقط یہُودیوں میں سے بلکہ غیر یہُودیوں میں سے بھی بُلایا۔ ۲۵ ہوسیع نبی کی کتاب میں بھی خدا یہی فرماتا ہے کہ

جو میری اُمّت نہ تھی
اُسے میں اپنی اُمّت بنا لُوں گا؛
اور جو میری محبوبہ نہ تھی
اُسے اپنی محبوبہ کہوں گا۔

۲۶ اُسی طرح

جہاں اُن سے کہا گیا تھا
کہ تُم میری اُمّت نہیں ہو
وہیں اُنہیں ''زندہ خدا کے فرزند'' کہا جائے گا۔

۲۷ اور یسعیاہ نبی بھی اِسرائیل کے بارے میں پُکار کر کہتا ہے:

اگر چہ بنی اِسرائیل کی تعداد سمندر کے ریت کے ذرّوں کے برابر ہوگی،
تو بھی اُن میں سے تھوڑے ہی بچیں گے۔

۲۸ کیونکہ خداوند زمین پر اپنے فیصلہ کو نہایت عجلت کے ساتھ عمل میں لائے گا۔

۲۹ چنانچہ یسعیاہ نے پیش گوئی کی ہے کہ
اگر چہ لشکروں کا خداوند ہماری نسل کو باقی نہ رہنے دیتا
تو ہم سدوم اور عمورہ کی طرح نیست ہو جاتے۔

اِسرائیل کی بے اعتقادی

۳۰ پس ہم کیا کہیں؟ یہ کہ غیر یہُودی جو راستبازی کے طالب نہ تھے ایمان لا کر راستبازی حاصل کر چُکے۔ ۳۱ لیکن اِسرائیل جو راستبازی کی شریعت کا طالب تھا اُس شریعت تک نہ پہنچا۔ ۳۲ کیوں؟ اِس لیے کہ اُنہوں نے ایمان سے نہیں بلکہ اعمال کے ذریعہ اُسے حاصل کرنا چاہا اور ٹھوکر لگنے والے پتھّر سے ٹھوکر کھائی۔ ۳۳ جیسا کہ لکھّا ہے:

دیکھو میں صِیّون میں ایک پتھّر رکھتا ہُوں جس سے لوگ ٹھوکر کھائیں گے
اور ایک چٹان جو اُن کے گرنے کا باعث ہوگی،
مگر جو اُس پر ایمان لائے گا وہ کبھی شرمندہ نہ ہوگا۔

شریعت اور راستبازی

۱۰ بھائیو! اِسرائیلیوں کے لیے میری دلی آرزو اور خدا سے میری یہ دعا ہے کہ وہ نجات پائیں۔ ۲ کیونکہ میں اُن کے بارے میں گواہی دیتا ہُوں کہ وہ خدا کے لیے غیرت تو رکھتے ہیں لیکن دانائی کے ساتھ نہیں۔ ۳ چونکہ وہ خدا کی راستبازی سے واقف نہ تھے بلکہ خود اپنی راستبازی کو قائم رکھنے کی کوشش کرتے رہے۔ اِس لیے وہ خدا کی راستبازی کے تابع نہ ہُوئے۔ ۴ مسیح ہی شریعت کی تکمیل ہے کیونکہ وہ ہر ایمان لانے والے کو راستبازی عطا کرتا ہے۔

۵ شریعت کے وسیلہ سے راستبازی حاصل کرنے کے متعلق مُوسیٰ لکھتا ہے کہ جو شریعت پر عمل کرتا ہے وہ شریعت کی وجہ سے زندہ رہے گا۔ ۶ لیکن جو راستبازی ایمان سے ہے وہ یہ کہتی ہے کہ تُو اپنے دل میں مت کہہ کہ آسمان پر کون چڑھے گا؟ (یعنی مسیح کو نیچے لانے کے لیے) ۷ یا کون نیچے پاتال میں اُترے گا؟ (یعنی مسیح کو مُردوں میں سے زندہ اُوپر لانے کے لیے) ۸ اور کیا کہتی ہے؟ یہ کہ کلام تیرے پاس ہے بلکہ تیرے ہونٹوں پر اور تیرے دل میں ہے۔ یہ ایمان کا وہی کلام ہے جس کی ہم منادی کرتے ہیں ۹ کہ اگر تُو اپنی زبان سے یہ اقرار کرے کہ یسُوع

خداوند ہے اور اپنے دل سے ایمان لائے کہ خدا نے اُسے مُردوں میں سے زندہ کیا تو نجات پائے گا۔ [۱۰] کیونکہ اِنسان دل سے ایمان لا کر راستباز ٹھہرایا جاتا ہے اور زبان سے اِقرار کر کے نجات پاتا ہے۔ [۱۱] چنانچہ پاک کلام یہ کہتا ہے کہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے گا وہ کبھی شرمندہ نہ ہوگا۔

[۱۲] کیونکہ یہوُدی اور غیر یہوُدی میں کوئی فرق نہیں اِس لیے کہ ایک وہی سب کا خداوند ہے اور اُن سب کو جو اُس کا نام لیتے ہیں کثرت سے فیض پہنچاتا ہے۔ [۱۳] پاک کلام کہتا ہے کہ جو کوئی خداوند کا نام لے گا نجات پائے گا۔

[۱۴] مگر جس پر وہ ایمان نہیں لائے اُسے پُکاریں گے کیسے؟ جس کا ذکر تک اُنہوں نے نہیں سُنا اُس پر ایمان کیسے لائیں اور جب تک کوئی اُنہیں خوشخبری نہ سُنائے وہ کیسے سُنیں گے۔ [۱۵] اور جب تک وہ بھیجے نہ جائیں خوشخبری کیسے سُنائیں گے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ اُن کے قدم کیسے خوشنما ہیں جو اچھّی چیزوں کی خوشخبری لاتے ہیں۔

[۱۶] لیکن سب نے اُس خوشخبری پر کان نہیں دھرا۔ چنانچہ یسعیاہ کہتا ہے: خداوند! ہمارے پیغام کا کس نے یقین کیا؟ [۱۷] پس ایمان کی بنیاد پیغام کے سُننے پر ہے اور پیغام کی بنیاد مسیح کے کلام پر۔ [۱۸] لیکن میں پوُچھتا ہُوں: کیا اُنہوں نے پیغام نہیں سُنا؟ ضرور سُنا؛ کیونکہ:

اُن کی آواز تمام روئے زمین پر،
اور اُن کا پیغام دنیا کی اِنتہا تک پہنچا۔

[۱۹] میں پھر پوُچھتا ہُوں: کیا بنی اِسرائیل واقف نہ تھے؟ سب سے پہلے تو مُوسیٰ جواب دیتا ہے:

میں تمہیں اُن سے غیرت دلاؤں گا جو کوئی قوم نہیں؛
اور ایک نادان قوم سے تمہیں غُصّہ دلاؤں گا۔

[۲۰] پھر یسعیاہ بڑی دلیری سے یہ کہتا ہے:

جنہوں نے مجھے نہیں ڈھونڈا اُنہوں نے مجھے پا لیا؛
اور جو میرے طالب نہ تھے، میں اُن پر ظاہر ہو گیا۔

[۲۱] لیکن بنی اِسرائیل کے بارے میں وہ فرماتا ہے:

میں دِن بھر ایک سَرکش اور حُجّتی قوم کی طرف
اپنے ہاتھ بڑھائے رہا۔

بنی اِسرائیل پر خدا کا رحم

۱۱ لہٰذا میں پوُچھتا ہُوں: کیا خدا نے اپنی اُمّت کو ردّ کر دیا؟ ہرگز نہیں! کیونکہ میں خود بھی اِسرائیلی ہُوں اور ابرہام کی نسل اور بِنیمین کے قبیلہ کا ہُوں [۲] خدا نے اپنی اُمّت کو جسے وہ پہلے سے جانتا تھا ردّ نہیں کیا؟ کیا تُم نہیں جانتے کہ پاک کلام میں ایلیاہ نبی خدا سے اِسرائیل کے خلاف یہ فریاد کرتا ہے؟ [۳] اَے خداوند! اُنہوں نے تیرے نبیوں کو قتل کیا اور تیری قربانگاہوں کو ڈھا دیا۔ اب میں اکیلا باقی رہ گیا ہُوں اور وہ مجھے بھی جان سے مار ڈالنا چاہتے ہیں۔ [۴] لیکن خدا نے اُسے کیا جواب دیا؟ یہ کہ "میں نے اپنے لیے سات ہزار آدمی بچا رکھّے ہیں جنہوں نے بعل دیوتا کے بُت کے سامنے گھُٹنے نہیں ٹیکے۔" [۵] اِسی طرح اب بھی کچھ لوگ باقی ہیں جنہیں خدا نے اپنے فضل سے چُن لیا تھا۔ [۶] اور جب خدا نے اُنہیں اپنے فضل کی بِنا پر چُنا تو صاف ظاہر ہے کہ اُن کے اعمال کی بِنا پر نہیں چُنا۔ ورنہ اُس کا فضل، فضل نہ رہتا۔

[۷] تو نتیجہ کیا نکلا؟ یہ کہ بنی اِسرائیل کو وہ چیز نہ ملی جس کی وہ برابر جُستجو کرتے رہے۔ لیکن خدا کے چُنے ہُوئے لوگوں کو مل گئی اور باقی سب کے دل سخت کر دیئے گئے۔ [۸] چنانچہ پاک کلام میں لکھا ہے:

خدا نے اُن کے دل و دماغ کو بے حِس کر دیا،
تاکہ وہ آج تک
نہ تو آنکھوں سے دیکھ سکیں،
نہ کانوں سے سُن سکیں۔

[۹] اور داؤد کہتا ہے:

اُن کا دسترخوان اُن کے لیے جال اور پھندا،
اور ٹھوکر کھانے اور سزا کا باعث بن جائے۔
[۱۰] اُن کی آنکھوں پر اندھیرا چھا جائے تاکہ وہ دیکھ نہ سکیں،
اور اُن کی کمریں ہمیشہ جھُکی رہیں۔

غیر یہُودیوں کی نجات کا انتظام

[۱۱] میں پھر پُوچھتا ہُوں: کیا اُنہوں نے ایسی ٹھوکر کھائی کہ گر پڑیں اور پھر اُٹھ نہ سکیں۔ ہرگز نہیں! بلکہ اُن کی نعزش سے غیر یہُودیوں کو نجات حاصل کرنے کی توفیق ملی تا کہ یہُودیوں کو غیرت آئے [۱۲] جب اُن کی نعزش دنیا کے لیے برکت کا باعث ہُوئی اور اُن کا رُوحانی زوال غیر یہُودیوں کے لیے نعمت کی فراوانی کا باعث ہُوا تو اُن سب کا پُوری طرح بھرپُور ہو جانا ضرور ہی کتنی زیادہ نعمت کا باعث ہوگا۔

[۱۳] اب میں تُم غیر یہُودیوں سے مُخاطب ہوتا ہُوں کیونکہ میں غیر یہُودیوں کے لیے رسُول مُقرّر ہُوا ہُوں اِس لیے اپنی خدمت پر فخر کرتا ہُوں۔ [۱۴] ہوسکتا ہے کہ میں اپنی قوم والوں کو غیرت دلا کر اُن میں سے بعض کو نجات دلا سکوں! [۱۵] کیونکہ جب اُن کا خارج ہو جانا دنیا سے خدا کے ملاپ کا باعث بن گیا تو کیا اُن کا پھر سے قبُول ہو جانا ایسا نہ ہوگا جیسے مُردے زندہ کر دیئے گئے ہیں۔ [۱۶] اگر گُوندھے ہُوئے آٹے کا پہلا پیڑا نذر کر دیئے جانے کے بعد پاک ٹھہرا تو سارا گُوندھا ہُوا آٹا بھی پاک ٹھہرے گا اور اگر درخت کی جڑ پاک ہے تو اُس کی شاخیں بھی پاک ہوں گی۔

[۱۷] اگر بعض شاخیں کاٹ ڈالی گئیں اور تُو جنگلی زیتُون ہوتے ہُوئے بھی اُن کی جگہ پیوند ہو گیا تو تُو بھی زیتُون کے درخت کی جڑ میں حِصّہ دار ہوگا جو قوّت بخش روغن سے بھری ہُوئی ہے۔ [۱۸] اُن بُریدہ شاخوں کو حقیر جان کر اپنے آپ پر فخر نہ کر، اگر فخر کرے گا تو یاد رہے کہ تُو جڑ کو نہیں بلکہ جڑ تجھے سنبھالے ہُوئے ہے۔ [۱۹] تُو ضرور یہ کہے گا کہ وہ شاخیں اِس لیے کاٹ ڈالی گئیں کہ میں پیوند ہو جاؤں۔ [۲۰] ٹھیک ہے، لیکن وہ تو ایمان نہ لانے کے سبب سے کاٹی گئیں اور تُو ایمان لانے کے سبب سے قائم ہے۔ پس مغرور مت ہو بلکہ خوف کر [۲۱] کیونکہ جب خدا نے اصلی شاخوں کو نہ چھوڑا تو وہ تجھے بھی نہ چھوڑے گا۔

[۲۲] لہٰذا خدا کی مہربانی اور سختی دونوں پر غور کر، سختی اُن پر جو گر گئے، مہربانی تجھ پر بشرطیکہ تُو اُس کی مہربانی پر بھروسہ رکھّے ورنہ تُو بھی کاٹ ڈالا جائے گا۔ [۲۳] اگر یہُودی ایمان لے آئیں تو وہ بھی پیوند کیے جائیں گے، کیونکہ خدا اُنہیں پھر سے پیوند کرنے پر قادر ہے۔ [۲۴] جب تُو زیتُون کے اُس درخت سے جو طبعی طور پر جنگلی ہے، خلافِ طبع اچھّے زیتُون کے درخت میں پیوند کیا گیا ہے تو یہ جو اصل شاخیں ہیں اپنے ہی زیتُون کے درخت میں ضرور پیوند کی جائیں گی۔

اِسرائیل کی بحالی

[۲۵] بھائیو! مجھے منظور نہیں کہ تُم اِس بھید سے ناواقف رہو اور اپنے آپ کو عقلمند سمجھنے لگو۔ وہ بھید یہ ہے کہ اِسرائیل کا ایک حِصّہ کسی حد تک سخت دل ہو گیا ہے اور جب تک خدا کے پاس آنے والے غیر یہُودیوں کی تعداد پُوری نہیں ہو جاتی وہ ویسا ہی رہے گا۔ [۲۶] تب تمام اِسرائیل نجات پائے گا۔ چنانچہ لکھا ہے:

چھُڑانے والا صیّون سے نکلے گا؛
اور وہ بے دینی کو یعقوب سے دُور کرے گا۔
[۲۷] اور میں اُن سے اپنا یہ عہد اُس وقت باندھُوں گا
جب میں اُن کے گناہ دُور کر دُوں گا۔

[۲۸] اِنجیل کو قبُول نہ کرنے کی وجہ سے وہ تمہارے نزدیک خدا کے دُشمن ٹھہرے لیکن برگزیدہ قوم ہونے کے باعث اور ہمارے آبا و اجداد کی وجہ سے وہ خدا کے عزیز ہیں۔ [۲۹] کیونکہ خدا کی نعمتیں اور اُس کا اِنتخاب غیر متبدل ہے۔ [۳۰] چنانچہ تُم غیر یہُودی بھی کبھی نافرمان تھے لیکن یہُودیوں کی نافرمانی کے سبب سے اب تُم پر خدا کا رحم ہُوا ہے۔ [۳۱] اِسی طرح اب یہُودی نافرمانی کرتے ہیں تا کہ تُم پر رحم ہونے کے باعث اُن پر بھی رحم ہو۔ [۳۲] اِس لیے کہ خدا نے سب کو نافرمانی میں گرفتار ہونے دیا تا کہ وہ سب پر رحم فرمائے۔

خدا کی تمجید

[۳۳] واہ! خدا کی نعمت، اُس کی حکمت اور اُس کا علم بے حد گہرا ہے!
اُس کے فیصلے سمجھ سے کس قدر باہر ہیں،
اور اُس کی راہیں بے نشان ہیں!
[۳۴] خداوند کی عقل کو کس نے سمجھا،
یا کون اُس کا صلاح کار ہُوا؟
[۳۵] کب کسی نے خدا کو کچھ دیا،
کہ جس کا بدلہ اُسے دیا جائے؟
[۳۶] کیونکہ سب چیزیں اُسی کی طرف سے ہیں،
اُسی کے وسیلہ سے ہیں اور اُسی کے لیے ہیں۔
اُس کی تمجید ہمیشہ تک ہوتی رہے!
آمین۔

زندہ قربانیاں

۱۲ پس اَے بھائیو! مَیں خدا کی رحمتوں کا واسطہ دے کر تُم سے منّت کرتا ہُوں کہ اپنے بدن ایسی قربانی ہونے کے لیے پیش کرو جو زندہ ہے، پاک ہے اور خدا کو پسند ہے۔ یہی تمہاری معقُول عبادت ہے۔ ۲ اِس جہان کے ہمشکل نہ بنو بلکہ خدا کو موقع دو کہ وہ تمہاری عقل کو نیا بنا کر تمہیں سراسر بدل ڈالے تاکہ تُم اپنے تجربہ سے خدا کی نیک، پسندیدہ اور کامل مرضی کو معلوم کر سکو۔

۳ مَیں اُس فضل کی بِنا پر جو مجھ پر ہُوا ہے تُم میں سے ہر ایک سے کہتا ہُوں کہ جیسا سمجھنا مُناسب ہے کوئی اپنے آپ کو اُس سے زیادہ نہ سمجھے بلکہ جیسا خدا نے ہر ایک کو اندازہ سے ایمان تقسیم کیا ہے اعتدال کے ساتھ اپنے آپ کو ویسا ہی سمجھے۔ ۴ جس طرح ہمارے ایک بدن میں بہت سے اعضاء ہیں اور اُن تمام اعضاء کا کام یکساں نہیں۔ ۵ اُسی طرح ہم بھی جو بہت سے ہیں مسیح میں شامل ہو کر ایک بدن ہیں اور آپس میں ایک دُوسرے کے اعضاء۔ ۶ اور خدا کا جو فضل ہم پر ہُوا ہے اُس کی وجہ سے ہمیں طرح طرح کی نعمتیں ملی ہیں۔ اِس لیے جسے نبوّت ملی ہو وہ ایمان کے اندازہ کے مطابق نبوّت کرے۔ ۷ اگر خدمت ملی ہو تو خدمت میں لگا رہے۔ اگر تعلیم دینے کی نعمت ملی ہے تو تعلیم دیتا رہے۔ ۸ اگر نصیحت کرنے کی نعمت ملی ہے تو نصیحت کرتا رہے۔ اگر کسی کو حاجتمندوں کی ضرورتیں پُوری کرنے کی نعمت ملی ہے تو وہ فیّاضی سے کام لے۔ پیشوا سرگرمی سے پیشوائی کرتا رہے، رحم کرنے والا خُوشی سے رحم کرے۔

محبّت

۹ تمہاری محبّت بے ریا ہو، بدی سے نفرت رکھو، نیکی سے لپٹے رہو۔ ۱۰ ایک دُوسرے کو مسیح میں بھائی بھائی سمجھ کر عزیز رکھّو۔ عزّت کے رُو سے دُوسرے کو اپنے سے بہتر سمجھو۔ ۱۱ کوشش میں سُستی نہ کرو۔ رُوحانی جوش سے بھرے رہو اور خداوند کی خدمت کرتے رہو۔ ۱۲ اُمید میں خُوش، مصیبت میں صابر، دعا میں مشغُول رہو۔ ۱۳ مُقدسوں کی ضرورتیں پُوری کرو، مسافر پروری میں لگے رہو۔

۱۴ جو تمہیں ستاتے ہیں اُن کے لیے برکت چاہو، برکت چاہو، لعنت نہ بھیجو۔ ۱۵ خُوشی کرنے والوں کے ساتھ خُوشی مناؤ۔ آنسو بہانے والوں کے ساتھ آنسو بہاؤ۔ ۱۶ آپس میں یکدل رہو، مغرور نہ بنو بلکہ ادنیٰ لوگوں کے ساتھ میل جول بڑھانے پر راضی رہو۔ اپنے آپ کو دُوسروں سے عقلمند نہ سمجھو۔

۱۷ بُرائی کا جواب بُرائی سے مت دو، وہی کرنے کی سوچا کرو جو سب کی نظر میں اچھّا ہے۔ ۱۸ جہاں تک ممکن ہو ہر اِنسان کے ساتھ صلح سے رہو۔ ۱۹ عزیزو! دُوسروں سے اِنتقام مت لو بلکہ خدا کو موقع دو کہ وہ سزا دے کیونکہ پاک کلام میں لکھّا ہے: خداوند فرماتا ہے، اِنتقام لینا میرا کام ہے، بدلہ میں ہی دُوں گا۔ ۲۰ بلکہ:

اگر تیرا دُشمن بھُوکا ہو تو اُسے کھانا کھلا؛
اگر پیاسا ہو تو پانی پلا۔
کیونکہ ایسا کرنے سے تُو اُس کے سر پر دہکتے انگاروں کا ڈھیر لگائے گا۔

۲۱ بدی سے مغلُوب نہ ہو بلکہ نیکی سے اُس پر فتح پا۔

حکومت کی اطاعت

۱۳ ہر شخص کا فرض ہے کہ حکومت کی اطاعت کرے کیونکہ کوئی حکومت ایسی نہیں جو خدا کی طرف سے نہ ہو۔ جو حکومتیں موجُود ہیں خدا ہی کی مُقرّر کی ہُوئی ہیں۔ ۲ لہٰذا جو کوئی حکومت کی مخالفت کرتا ہے وہ خدا کے قائم کئے ہُوئے اِنتظام کی مخالفت کرتا ہے، وہ سزا پائے گا۔ ۳ کیونکہ نیک کام کرنے والا حاکموں سے نہیں ڈرتا۔ لیکن بُرے کام کرنے والا ڈرتا ہے۔ اگر تُو حاکم سے بےخوف رہنا چاہتا ہے تو نیکی کیا کر، تب وہ تیری تعریف کریگا۔

۴ خدا نے حاکم کو تیری بھلائی کے لیے خادِم مُقرّر کیا ہے۔ لیکن اگر تُو بدی کرنے لگے تو اِس بات سے ڈر کہ اُس کے ہاتھ میں تلوار کسی مقصد کے لیے دی گئی ہے۔ وہ خدا کا خادِم ہے اور اُس کے قہر کے مطابق ہر بدکار کو سزا دیتا ہے۔ ۵ اِس لیے نہ محض خدا کے قہر کی وجہ سے اطاعت کرنا واجب ہے بلکہ دل بھی اطاعت کرنے کی گواہی دیتا ہے۔

۶ تُم حاکموں کو ٹیکس بھی ادا کرتے ہو کیونکہ وہ خدا کے خادِم ہوتے ہُوئے اپنا فرض ادا کرنے میں مصروف رہتے ہیں۔ ۷ ہر ایک کو اُس کا حق ادا کرو۔ جسے ٹیکس دینا چاہئے اُسے ٹیکس دو، جسے محصول دینا ہوا اُسے محصول دو، جس سے ڈرنا چاہئے اُس سے ڈرو اور جس کا احترام کرنا چاہئے اُس کا احترام کرو۔

قانُونِ محبّت

۸ آپس کی محبّت کے سوا کسی چیز میں کسی کے قرضدار نہ رہو

کیونکہ جو دُوسروں سے محبّت رکھتا ہے وہ گویا شریعت پر عمل کرتا ہے۔ [9] مطلب یہ ہے کہ یہ سب احکام کہ زِنا نہ کر، لالچ نہ کر اور اِن کے علاوہ اور احکام جو باقی ہیں اُن سب کا خُلاصہ اِس ایک حکم میں پایا جاتا ہے کہ اپنے پڑوسی سے اپنی مانند محبّت رکھ۔ [10] محبّت اپنے پڑوسی سے بدی نہیں کرتی اِس لیے محبّت شریعت کی تعمیل ہے۔

[11] وقت کو پہچانو اور ایسا ہی کرو، اِس لیے کہ وہ گھڑی آ پہنچی ہے کہ تُم نیند سے جاگو کیونکہ ہماری نجات زیادہ نزدیک ہے بہ نسبت اُس وقت کے جب ہم ایمان لائے تھے۔ [12] رات تقریباً گزر چکی ہے اور دِن نکلنے کو ہے لہٰذا ہم تاریکی کے کاموں کو چھوڑ کر روشنی کے ہتھیاروں سے لیس ہو جائیں۔ [13] اور دِن کی روشنی کے لائق شایستہ زندگی گزاریں جس میں ناچ رنگ، نشہ بازی، زِناکاری، شہوت پرستی، لڑائی جھگڑے اور حسد وغیرہ نہ ہوں۔ [14] بلکہ خداوند یسُوعؔ مسیح کے ہو جاؤ اور جسمانی خواہشات کو پُورا کرنے کی فکر میں نہ لگے رہو۔

کمزور اور مضبوط ایمان

۱۴

کمزور ایمان والے کو اپنے میں شامل تو کر لو لیکن اُس کے شکوک وشبہات کو بحث کا موضوع نہ بناؤ۔ [2] ایک شخص کا اعتقاد ہے کہ وہ ہر چیز کھا سکتا ہے لیکن دُوسرا شخص جس کا ایمان کمزور ہے، وہ صرف ساگ پات کھاتا ہے۔ [3] جو ہر چیز کے کھانے کو روا سمجھتا ہے وہ پرہیز کرنے والے کو حقیر نہ سمجھے اور پرہیز کرنے والا ہر چیز کے کھانے والے پر اِلزام نہ لگائے کیونکہ اُسے خدا نے قبُول کر لیا ہے۔ [4] تُو کون ہے جو کسی دُوسرے کے نوکر پر اِلزام لگاتا ہے؟ یہ تو مالک کا حق ہے کہ وہ نوکر کو قبُول کرے یا ردّ کر دے بلکہ وہ قبُول کیا جائے گا کیونکہ خداوند اُسے قبُول کیے جانے کے لائق بنا سکتا ہے۔

[5] کوئی شخص تو ایک دِن کو دُوسرے دِن سے بہتر سمجھتا ہے اور کوئی سب دِنوں کو برابر جانتا ہے۔ ہر شخص کو اپنے ضمیر کے مطابق فیصلہ کرنا چاہیے۔ [6] جو کسی دِن کو خاص سمجھ کر مانتا ہے وہ خداوند کی خاطر مانتا ہے۔ جو کسی چیز کو کھاتا ہے وہ بھی خداوند کی خاطر کھاتا ہے اِس لیے کہ خدا کا شکر بجا لاتا ہے اور جو اُس سے پرہیز کرتا ہے وہ بھی خداوند کی خاطر پرہیز کرتا ہے کیونکہ وہ بھی خدا کا شکر بجا لاتا ہے۔ [7] اصل میں ہم میں سے کوئی بھی صرف اپنے واسطے نہیں جیتا اور نہ ہی کوئی صرف اپنے واسطے مرتا ہے۔ [8] اگر ہم جیتے ہیں تو خداوند کی خاطر جیتے ہیں اور اگر مرتے ہیں تو خداوند کی خاطر مرتے ہیں۔ چنانچہ خواہ ہم جئیں یا مریں، ہم خداوند ہی کے ہیں۔

[9] کیونکہ مسیح اِسی لیے مرا اور زندہ ہُوا کہ مُردوں اور زندوں دونوں کا خداوند ہو۔ [10] پھر تُو اپنے بھائی پر کیوں اِلزام لگاتا ہے اور اُسے کس لیے حقیر سمجھتا ہے؟ ہم تو سب کے سب خدا کے تختِ عدالت کے سامنے حاضر کیے جائیں گے۔ [11] جیسے پاک کلام میں لکھا ہے کہ

خداوند فرماتا ہے: مجھے اپنی حیات کی قسم،
ہر گھٹنا میرے آگے ٹِکے گا؛
اور ہر زبان اِقرار کرے گی کہ میں ہی خدا ہُوں۔

[12] پس ہم میں سے ہر ایک کو اپنا حساب خدا کو دینا ہوگا۔

[13] چنانچہ آیندہ ہم ایک دُوسرے پر اِلزام نہ لگائیں بلکہ دل میں اِرادہ کر لیں کہ ہم اپنے بھائی کے سامنے کوئی ایسی چیز نہ رکھیں گے جو اُس کے ٹھوکر کھانے یا گرنے کا باعث ہو۔ [14] مجھے خداوند یسُوعؔ میں پُورا یقین ہے کہ کوئی چیز بذاتِ خود حرام نہیں ہے بلکہ جو اُسے حرام سمجھتا ہے اُس کے لیے حرام ہے۔ [15] اگر تیرے کسی چیز کے کھانے سے تیرے بھائی کو رنج پہنچتا ہے تو پھر تُو محبّت کے اُصول پر نہیں چلتا۔ جس شخص کے لیے مسیح نے اپنی جان قربان کی تُو اُسے اپنے کھانے سے ہلاک نہ کر۔ [16] اپنی نیکی کی بدنامی نہ ہونے دو۔ [17] کیونکہ خدا کی بادشاہی کھانے پینے پر نہیں بلکہ راستبازی، اطمینان اور خُوشی پر موقوف ہے جو پاک رُوح کی طرف سے ملتی ہے۔ [18] اور جو کوئی اِس طرح مسیح کی خدمت کرتا ہے اُسے خدا بھی پسند کرتا ہے اور وہ لوگوں میں بھی مقبُول ہوتا ہے۔

[19] آؤ ہم اِن باتوں کی جُستجُو میں رہیں جو امن اور باہمی ترقّی کا باعث ہوتی ہیں۔ [20] صرف کسی شے کے کھانے کی خاطر خدا کے کلام کو مت بگاڑو۔ ہر چیز پاک تو ہے لیکن اگر تیرے کسی چیز کے کھانے سے دُوسرے کو ٹھوکر لگتی ہے تو اُسے مت کھا۔ [21] اور اگر تیرے گوشت کھانے، مَے پینے یا کوئی ایسا کام کرنے سے تیرے بھائی کو ٹھوکر لگے تو اُن سے پرہیز لازم ہے۔

[22] چنانچہ اِن باتوں کے متعلق جو بھی تیرا اعتقاد ہے اُسے اپنے اور خدا کے درمیان ہی رہنے دے۔ وہ شخص مبارک ہے جو اُس چیز کے سبب سے جسے وہ جائز سمجھتا ہے اپنے آپ کو مُلزِم نہیں ٹھہراتا۔ [23] لیکن جو کسی چیز کے بارے میں شک کرتا ہے اور پھر بھی اُسے کھاتا ہے وہ اپنے آپ کو مُجرم ٹھہراتا ہے۔ اِس لیے کہ وہ اعتقاد سے نہیں کھاتا اور جو اعتقاد سے نہیں وہ گناہ ہے۔

دُوسروں کی خُوشی

۱۵ ہم جو ایمان میں مضبوط ہیں ہمارا فرض ہے کہ کمزور ایمان والوں کی کمزوریوں کی رعایت کریں نہ کہ اپنی خُوشی کرتے رہیں۔ [۲] ہم میں سے ہر شخص اپنے پڑوسی کے فائدہ اور ایمان میں ترقّی کا لحاظ رکھتے ہُوئے اُسے خُوش کرے۔ [۳] کیونکہ مسیح نے بھی اپنی خُوشی کا خیال نہ رکھا بلکہ پاک کلام میں یوں لکھا ہے: ''تیرے لعن طعن کرنے والوں کے لعن طعن مجھ پر آ پڑے۔'' [۴] کیونکہ جتنی باتیں پہلے لکھّی گئیں وہ ہماری تعلیم کے لیے لکھّی گئیں تا کہ صبر سے اور پاک کلام کی تسلّی سے ہماری اُمید قائم رہے۔

[۵] اب صبر اور تسلّی دینے والا خدا تمہیں مسیح یسُوعؔ کے معیار کے مطابق آپس میں ایک دل ہو کر رہنے کی توفیق دے۔ [۶] تا کہ تُم سب مل کر اور ایک زبان ہو کر ہمارے خداوند یسُوعؔ مسیح کے باپ یعنی خدا کی تمجید کرتے رہو۔

[۷] جس طرح مسیح نے خدا کے جلال کے لیے تمہیں قبُول کر لیا ہے، اِسی طرح تُم بھی ایک دُوسرے کو قبُول کرو۔ [۸] میرا کہنا یہ ہے کہ مسیح یہوُدیوں کا خادِم بنا تا کہ جو وعدے خدا نے ہمارے آبا و اجداد سے کیے تھے اُنہیں پوُرا کر کے خدا کو سچّ ثابت کرے۔ [۹] اور غیر یہوُدی بھی خدا کے رحم کے سبب سے اُس کی تعریف کریں جیسا کہ پاک کلام میں لکھّا ہے:

اِس لیے میں غیر یہوُدیوں میں تیری حمد کروں گا؛
اور تیرے نام کے گیت گاؤں گا۔

[۱۰] اور پھر یہ کہا گیا ہے کہ

اَے غیر یہوُدیو! اُس کی اُمّت کے ساتھ خُوشی مناؤ۔

[۱۱] اور یہ بھی کہ

اَے ساری قومو! خداوند کی حمد کرو،
اور اَے سب اُمّتو! اُس کی ستایش کرو۔

[۱۲] اور یسعیاؔہ نبی بھی کہتا ہے:

یسّی کی جڑ پھوٹ نکلے گی،
یعنی ایک شخص قوموں پر حکومت کرنے کو اُٹھے گا؛
اُسی پر اُن کی اُمید قائم رہے گی۔

[۱۳] کیونکہ تُم ایمان رکھتے ہو اِس لیے خدا جو اُمید کا سرچشمہ ہے تمہیں پوُرے طور پر خُوشی اور اطمینان سے معمُور کر دے تا کہ پاک رُوح کی قدرت سے تمہاری اُمید بڑھتی چلی جائے۔

پولُس غیر یہوُدیوں کا خادم

[۱۴] میرے بھائیو! مجھے تمہارے بارے میں یقین ہے کہ تُم خود بھی نیکی سے معمُور ہو اور علم بھی بہت زیادہ رکھتے ہو اور ایک دُوسرے کو نصیحت کرنے کے قابل بھی ہو۔

[۱۵] تو بھی میں نے بعض باتیں بڑی دلیری کے ساتھ تمہیں لکھّی ہیں تا کہ تُم اُنہیں یاد رکھ سکو۔ خدا نے مجھ پر فضل کیا ہے [۱۶] کہ میں غیر یہوُدیوں میں یسُوعؔ مسیح کا خادم بنُوں اور کاہن کے طور پر خدا کی خُوشخبری سُناتا رہوُں تا کہ غیر یہوُدی پاک رُوح سے مُقدّس ہو کر ایسی نذر بن جائیں جو خدا کے حضوُر میں مقبوُل ٹھہرے۔

[۱۷] چنانچہ میں اِس خدمت پر فخر کر سکتا ہوُں جسے میں مسیح یسُوعؔ میں ہوتے ہُوئے انجام دے رہا ہوُں۔ [۱۸] مجھے کسی اور کام کے ذکر کرنے کی جرأت نہیں سِوائے اِن کاموں کے جو مسیح نے میرے ذریعہ کیے ہیں تا کہ میں غیر یہوُدیوں کو خدا کے تابع کروں۔ مسیح نے نہ صرف کام اور کلام کے وسیلہ سے مجھ سے یہ کرایا ہے بلکہ [۱۹] نشانوں اور معجزوں کی قوّت یعنی خدا کے رُوح کی قدرت کے وسیلہ سے بھی مدد کی ہے۔ اِس لیے میں نے یروشلیمؔ سے لے کر چاروں طرف اِلرُکمؔ تک مسیح کی منادی جرأت کے ساتھ کی ہے۔ [۲۰] میرے سامنے صرف ایک ہی مقصد تھا کہ جہاں مسیح کا نام نہیں لیا گیا وہاں خُوشخبری سُناؤں کیونکہ میں کسی دُوسرے کی ڈالی ہوئی بنیاد پر عمارت نہیں اُٹھانا چاہتا تھا۔ [۲۱] بلکہ چاہتا تھا کہ جیسا پاک کلام میں لکھا ہے ویسا ہی ہو:

جنہیں اُس کی خبر تک نہیں پہنچی وہ دیکھیں گے،
اور جنہوں نے سُنا تک نہیں وہ سمجھیں گے۔

پولُسؔ کا رُومؔ جانے کا اِرادہ

[۲۲] میں تمہارے پاس آنا چاہتا تھا لیکن اکثر کوئی نہ کوئی

رکاوٹ پیش آتی رہی۔
۲۳ لیکن چونکہ اب اِن علاقوں میں میری ضرورت نہیں رہی اور میں کئی سال سے تمہارے پاس آنے کا مشتاق بھی ہُوں ۲۴ اِس لیے مجھے اُمید ہے کہ اسپین جاتے وقت تمہارے پاس ہوتا ہُوا جاؤں گا۔ جب تُم سے دل بھر کر ملاقات کرلُوں گا تو مجھے اُمید ہے کہ تُم آگے جانے میں میری مدد کروگے۔ ۲۵ ابھی تو میں مُقدّسوں کی خدمت کرنے کے لیے یروشلیم جارہا ہُوں ۲۶ کیونکہ مکدونیہ اور اخیہ کے لوگ یروشلیم کے غریب مُقدّسوں کے لیے چندہ بھیجنا چاہتے ہیں۔ ۲۷ یہ کام اُنہوں نے کیا تو رضامندی سے ہے لیکن یہ اُن کا فرض بھی ہے کیونکہ جب غیر یہوُدی مسیحیوں نے یہوُدی مسیحیوں کی رُوحانی برکتوں سے فائدہ اُٹھایا ہے تو لازم ہے کہ وہ بھی اپنی جسمانی نعمتوں سے اُن کی خدمت کریں۔ ۲۸ لہٰذا میں اِس خدمت کو انجام دے کر یعنی پُوری رقم اُن تک پہنچا کر اسپین کے لیے روانہ ہو جاؤں گا اور جاتے جاتے تُم سے ملاقات کرتا جاؤں گا۔ ۲۹ میں جانتا ہُوں کہ جب تمہارے پاس آؤں گا تو مسیح کی ساری برکتیں لے کر آؤں گا۔

۳۰ بھائیو! میں تمہیں خداوند یسُوعؔ مسیح کا جو ہمارا خداوند ہے، واسطہ دے کر اور پاک رُوح کی محبّت یاد دلا کر تُم سے اِلتماس کرتا ہُوں کہ میرے ساتھ مل کر خدا سے میرے لیے دعا کرنے میں سرگرم رہو ۳۱ کہ میں یہوُدیہ کے علاقہ کے اُن لوگوں سے بچا رہوُں جو مسیح کے نافرمان ہیں اور میری یروشلیم میں انجام دی جانے والی خدمت وہاں کے مُقدّسوں کو پسند آئے ۳۲ اور خدا کی مرضی سے تمہارے پاس خُوشی سے آکر آرام سے رہوُں۔ ۳۳ خدا جو اِطمینان کا سرچشمہ ہے تُم سب کے ساتھ ہو۔ آمین۔

دعا اور سلام

۱۶ میں تُم سے فیبے کی سفارش کرتا ہُوں۔ وہ مسیح میں ہماری بہن ہے۔ اور کنخریہ کی کلیسیا میں خدمت کرتی ہے۔ ۲ اُسے خداوند میں قبُول کرو جیسا کہ مسیحیوں کو کرنا چاہیے۔ اُس نے میری اور بہت سے لوگوں کی مدد کی ہے۔ لہٰذا جس کام میں وہ تمہاری مدد کی محتاج ہو، اُس کی مدد کرو۔

۳ پرسکلہ اور اکولہ سے میرا سلام کہو۔ وہ میرے ساتھ مل کر یسُوعؔ مسیح کی خدمت کرتے رہے ہیں۔ ۴ بلکہ اُنہوں نے مجھے بچانے کے لیے اپنی جان خطرہ میں ڈال دی تھی۔ صرف میں ہی اُن کا شکرگزار نہیں بلکہ غیر یہوُدیوں کی تمام کلیسیائیں بھی اُن کی شکرگزار ہیں۔

۵ اُن کے گھر کی کلیسیا سے بھی میرا سلام کہو۔
میرے عزیز اِپینتُس سے سلام کہو۔ وہ آسیہ کے صوبہ کا سب سے پہلا شخص ہے جو مسیح پر ایمان لایا۔
۶ مریم سے سلام کہو جس نے تمہاری خاطر بے حد محنت کی ہے۔
۷ اندرُنیکُس اور یُونیاس سے سلام کہو۔ وہ میرے رشتہ دار ہیں اور میرے ساتھ قید میں بھی رہے تھے۔ وہ رسولوں میں مشہور ہیں اور مجھ سے پہلے مسیح پر ایمان لا چکے تھے۔
۸ امپلیاطُس سے جو خداوند میں میرا عزیز ہے سلام کہو۔
۹ اُربانُس سے جو مسیح کی خدمت کرنے میں میرا ساتھی ہے اور میرے عزیز اِستخس سے سلام کہو۔
۱۰ اپلّیس سے سلام کہو جو مسیح کا وفادار بندہ ہے۔
ارِستبولُس کے گھر والوں سے سلام کہو۔
۱۱ میرے رشتہ دار ہیرودیون سے سلام کہو۔
نرکسّس کے گھر والوں میں سے اُنہیں جو خداوند میں ہیں سلام کہو۔
۱۲ ترُوفینہ اور ترُوفوسہ سے سلام کہو جو خداوند کی خدمت میں بہت محنت کرتی ہیں۔
عزیزہ پرسس سے سلام کہو جس نے خداوند کی خاطر بہت محنت کی ہے۔
۱۳ رُوفُس جو خداوند کا برگزیدہ ہے اور اُس کی ماں جو میری بھی ماں ہے دونوں سے سلام کہو۔
۱۴ اسنکرِتُس اور فلیگون اور ہرمیس اور پترُباس اور ہرماس اور اُن بھائیوں سے جو اُن کے ساتھ ہیں سلام کہو۔
۱۵ فِلُلگُس، یُولیہ، نریُوس اور اُس کی بہن اور اُلُمپاس اور سب مُقدّسوں سے جو اُن کے ساتھ ہیں سلام کہو۔
۱۶ آپس میں پاک بوسہ لے کر ایک دُوسرے سے سلام کہو۔

مسیح کی سب کلیسیائیں تمہیں سلام کہتی ہیں۔

۱۷ پس اَے بھائیو! میں تُم سے التماس کرتا ہُوں کہ جو لوگ اُس تعلیم کی راہ میں جو تُم نے پائی ہے روڑے اٹکاتے اور لوگوں میں پھوُٹ ڈالتے ہیں، اُن سے ہوشیار رہو اور اُن سے دُور ہی رہو۔ ۱۸ کیونکہ ایسے لوگ ہمارے خداوند مسیح کی نہیں بلکہ اپنے پیٹ کی خدمت کرتے ہیں اور چکنی چُپڑی باتوں اور خُوشامد سے سادہ دلوں کو بہکاتے ہیں۔ ۱۹ چونکہ تمہاری فرمانبرداری سب لوگوں میں مشہور ہے اِس لیے میں تُم سے بہت خُوش ہُوں۔ لیکن میں چاہتا ہُوں کہ تُم نیکی کے اعتبار سے عقلمند اور بدی کے اعتبار سے

معصوم بنے رہو۔
[۲۰] خدا جو اطمینان کا چشمہ ہے شیطان کو تمہارے پاؤں سے جلد کُچلوا دے گا۔
ہمارے خداوند یسُوعؔ مسیح کا فضل تمہارے ساتھ ہو!
[۲۱] میرا ہم خدمت تیمُتھِیُسؔ اور میرے رشتہ دار لُوکیُسؔ، یاسونؔ اور سوسپطرُسؔ تمہیں سلام کہتے ہیں۔
[۲۲] اِس خط کا کاتب ترتِیُسؔ تمہیں خداوند میں سلام کہتا ہے۔
[۲۳] گیُسؔ جو میرا اور ساری کلیسیا کا مہمان نواز ہے تُم سے سلام کہتا ہے۔
اراسطُسؔ جو شہر کا خازِن ہے اور بھائی کوارتُسؔ تمہیں سلام کہتے ہیں۔
[۲۴] ہمارے خداوند یسُوعؔ مسیح کا فضل تُم سب کے ساتھ ہو۔ آمین۔
[۲۵] اور اب خدا کی جو اِس بات پر قادر ہے کہ تمہیں تمہارے مسیحی ایمان میں مضبوط کرے، اُس ایمان میں جو یسُوعؔ مسیح کی اِنجیل کے مطابق ہے اور جس کی میں منادی کرتا ہُوں وہ ایک ایسا راز ہے جو ازَل سے پوشیدہ رہا۔ [۲۶] لیکن اب ازلی خدا کے حکم کے مطابق اور نبیوں کی کتابوں کے ذریعہ تمام قوموں کو بتا دیا گیا ہے تاکہ وہ ایمان لائیں اور خدا کے فرمانبردار بنیں۔ [۲۷] اُسی واحد اور حکیم خدا کی یسُوعؔ مسیح کے وسیلہ سے ہمیشہ تک تمجید ہوتی رہے! آمین۔

کُرِنتھِیوں کے نام پَولُسؔ رسُول کا پہلا خط

پیش لفظ

پَولُسؔ رسُول نے یہ خط اِفِسُسؔ سے ۵۶ عیسوی میں یُونانؔ کے شہر کُرِنتھُسؔ کے مسیحیوں کو لکھا تھا جن میں بہت سے غیر یہوُدی شامل تھے۔

پَولُسؔ نے اپنے دُوسرے تبلیغی دَورے کے وقت کُرِنتھُسؔ میں کلیسیا قائم کی تھی (اعمال ۱۸:۱۔۱۱) لیکن اُس کے وہاں سے چلے جانے کے بعد حالات بگڑ گئے تھے۔ چنانچہ اُس نے وہاں کے مسائل کے بارے میں کلیسیا کو خط بھیجنے کا اِرادہ کیا۔

اِن مسائل کا تعلق پَولُسؔ کی رسالت، عشائے ربّانی کی بے حُرمتی، بُتوں کو بھینٹ چڑھائے جانے والے گوشت، مُقدّمہ بازی، فحاشی، قیامت سے اِنکار اور شادی بیاہ سے تھا۔ پَولُسؔ نے سوچا کہ اگر اُس نے جلد ہی کوئی اِقدام نہ کیا تو کُرِنتھُسؔ کی کلیسیا کے ٹُکڑے ٹُکڑے ہو جائیں گے۔ چنانچہ اُس نے اِس خط کے ذریعہ ہر مسئلہ کا باری باری جائزہ لیا اور مسیحی ایمان کی صحیح اور واضح تعلیم کلیسیا کو دی۔ اُس نے اِس خط میں مُحبّت کے حقیقی مفہُوم کو بھی واضح کیا ہے۔ (باب: ۱۳)

اُن دِنوں کُرِنتھُسؔ رُومی سلطنت کا ایک عظیم الشّان شہر تھا مگر عیش پرستی اور بدکرداری کا اڈّہ بنا ہُوا تھا۔ اِس خط سے پَولُسؔ کا مقصد یہ بھی تھا کہ وہ کُرِنتھُسؔ کی کلیسیا میں پائی جانے والی بُرائیوں کی نشان دہی کر کے اُنہیں بتائے کہ مسیحی زندگی کیسے بسر کی جاتی ہے۔ اور محض یہ اعلان کر دینا کہ اب ہم مسیحی ہو گئے ہیں کافی نہیں بلکہ سچّے مسیحیوں کی طرح زندگی گزارنا بھی نہایت ضروری ہے۔ پَولُسؔ اِس بات پر بھی زور دیتا ہے کہ خداوند مسیح ایمانداروں کی ضرورتوں کو پُورا کرنے پر قادر ہے اور اُنہیں پاک صاف کر دیتا ہے تاکہ وہ خدا کی نظر میں مقبُول ہوں۔

خط کا آغاز

۱ پَولُسؔ کی طرف سے جو خدا کی مرضی سے بُلایا گیا کہ یسُوعؔ مسیح کا رسُول ہو اور بھائی سوستھِنیسؔ کی طرف سے۔

۲ خدا کی اُس کلیسیا کے نام جو کُرِنتھُسؔ شہر میں ہے یعنی اُن کے نام جو یسُوعؔ مسیح میں پاک کیے گئے اور مُقدّس کہلانے کے لیے بُلائے گئے اور اُن سب کے نام بھی جو ہر جگہ اپنے اور ہمارے خداوند یسُوعؔ مسیح کا نام لیتے ہیں۔

۳ ہمارے خدا باپ اور خداوند یسُوعؔ مسیح کی طرف سے تمہیں فضل اور اِطمینان حاصل ہوتا رہے۔

۴ میں تمہارے لیے ہمیشہ اپنے خدا کا شکر ادا کرتا ہُوں کیونکہ اُس نے مسیح یسُوعؔ کے وسیلہ سے تُم پر فضل کیا ہے ۵ اور اُسی میں تُم لوگ ہر لحاظ سے مالا مال ہُوئے یعنی تُم علم والے ہو اور کلام کرنے میں بھی ماہر ہو۔ ۶ اور مسیح کے بارے میں ہماری گواہی تُم لوگوں میں خُوب قائم ہو چُکی ہے۔ ۷ اِس لیے تُم کسی رُوحانی نعمت سے محرُوم نہیں ہو کیونکہ اب تُم ہمارے خداوند یسُوعؔ مسیح کے ظہُور کے نہایت ہی منتظر ہو۔ ۸ وہی تمہیں آخر تک مضبوطی سے قائم رکھّے گا تا کہ تُم ہمارے خداوند یسُوعؔ مسیح کے ظاہر ہونے کے دِن بے اِلزام ٹھہرو۔ ۹ خدا ٔ جس نے تمہیں اپنے بیٹے ٔ ہمارے خداوند یسُوعؔ مسیح کی رِفاقت کے لیے بُلایا ہے ٔ قابلِ اعتماد ہے۔

کلیسیا کے تفرقے

۱۰ بھائیو! میں ہمارے خداوند یسُوعؔ کے نام سے تُم سے اِلتماس کرتا ہُوں کہ تُم ایک دُوسرے سے موافقت رکھّو تا کہ تُم میں تفرقے پیدا نہ ہوں اور تُم سب ایک دِل اور ایک رائے ہو کر مکمّل طور پر مُتّحد رہو۔ ۱۱ میرے بھائیو! خلوئےؔ کے گھر والوں میں سے چند لوگوں نے مجھے اطّلاع دی ہے کہ تُم میں جھگڑے ہوتے ہیں۔ ۱۲ مطلب یہ ہے کہ تُم میں کوئی تو اپنے آپ کو پَولُسؔ کا شاگرد کہتا ہے، کوئی اپلّوسؔ کا، کوئی کیفاؔ کا اور کوئی مسیح کا۔

۱۳ کیا مسیح تقسیم ہو گیا؟ کیا پَولُسؔ تمہاری خاطر مصلوُب ہُوا تھا؟ کیا تُم نے پَولُسؔ کے نام پر بپتسمہ لیا تھا؟ ۱۴ میں خدا کا شکر ادا کرتا ہُوں کہ کرِسپُسؔ اور گیُسؔ کے سِوا میں نے کسی کو بپتسمہ نہیں دیا۔ ۱۵ تا کہ کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ تُم نے میرے نام پر بپتسمہ لیا۔ ۱۶ ہاں اِستفناسؔ کے خاندان کو بھی میں نے بپتسمہ دیا۔ اگر کسی اور کو بپتسمہ دیا ہو تو مجھے یاد نہیں۔ ۱۷ کیونکہ مسیح نے مجھے بپتسمہ دینے کے لیے نہیں بلکہ خُوشخبری سُنانے کے لیے بھیجا ہے۔ وہ بھی اِنسانی حکمت کے کلام سے نہیں تا کہ یسُوعؔ مسیح کی صلیب بے تاثیر نہ ہو۔

خداوند مسیح ٔ خدا کی قدرت اور حکمت

۱۸ ہلاک ہونے والوں کے لیے تو صلیب کا پیغام بیوقوفی ہے لیکن ہم نجات پانے والوں کے لیے خدا کی قدرت ہے۔ ۱۹ کیونکہ لکّھا ہے کہ

میں دانشمندوں کی دانش کو نیست کر ڈالوُں گا؛
اور عقلمندوں کی عقل کو ردّ کر دُوں گا۔

۲۰ کہاں کا دانشمند؟ کہاں کا فقیہ؟ کہاں کا اِس دَور کا بحث کرنے والا؟ کیا خدا نے دنیا کی حکمت کو بیوقوفی نہیں ٹھہرایا؟ ۲۱ کیونکہ جب دنیا والے خدا کی حکمت کے مطابق اپنی دانش سے خدا کو نہ جان سکے تو خدا کو پسند آیا کہ ایمان لانے والوں کو اِس منادی کی بے وقوفی کے وسیلہ نجات بخشے۔ ۲۲ یہوُدی معجزوں کے طالب ہیں اور یُونانی حکمت کی تلاش میں ہیں ۲۳ مگر ہم اُس مسیحِ مصلوُب کی منادی کرتے ہیں جو یہوُدیوں کے نزدیک ٹھوکر کا باعث اور غیر یہوُدیوں کے نزدیک بیوقوفی ہے۔ ۲۴ لیکن خدا کے بُلائے ہُوئے لوگوں کے لیے خواہ وہ یہوُدی ہوں یا غیر یہوُدی ٔ مسیح خدا کی قدرت اور اُس کی حکمت ہے۔ ۲۵ کیونکہ جسے لوگ خدا کی بے وقوفی سمجھتے ہیں وہ آدمیوں کی حکمت سے زیادہ حکمت والی ہے اور جسے لوگ خدا کی کمزوری سمجھتے ہیں وہ آدمیوں کی طاقت سے زیادہ زور آور ہے۔

۲۶ بھائیو! غور کرو کہ جب تُم بُلائے گئے تھے تب تُم کیا تھے؟ کیونکہ جسمانی لحاظ سے تُم میں بہت کم دانشور، بارسُوخ یا شریف خاندانوں میں شُمار کیے جاتے تھے۔ ۲۷ لیکن خدا نے اُنہیں ٔ جو دنیا کی نظروں میں بے وقوف ہیں ٔ چُن لیا تا کہ عالموں کو شرمندہ کرے اور اُنہیں جو دنیا کی نظر میں کمزور ہیں ٔ چُن لیا تا کہ زور آوروں کو شرمندہ کرے۔ ۲۸ خدا نے اِس جہان کے کمینوں، حقیروں بلکہ بے وجودوں کو چُن لیا کہ موجودوں کو نیست کرے۔ ۲۹ تا کہ کوئی بشر خدا کے حضور میں فخر نہ کر سکے۔ ۳۰ لیکن تُم خدا کی طرف سے مسیح یسُوعؔ میں ہو جسے اُس نے ہمارے لیے حکمت، راستبازی، پاکیزگی اور مخلصی ٹھہرایا۔ ۳۱ تا کہ جیسا لکّھا ہے کہ اگر کوئی فخر کرنا چاہے تو خداوند پر فخر کرے۔

مسیحِ مصلوُب کی منادی کرنا

۲ بھائیو! جب میں تمہارے پاس آیا تھا تو میرا مقصد یہ نہ تھا کہ خدا کے بھید کی گواہی دینے میں اعلیٰ درجہ کی خطابت اور حکمت سے کام لوُں۔ ۲ کیونکہ میں نے فیصلہ کیا ہُوا تھا

کہ جب تک تمہارے درمیان رہوں گا مسیح یعنی مسیحِ مصلوب کی منادی کے سوا کسی اور بات پر زور نہ دُوں گا۔ ۳ جب میں تمہارے پاس آیا تو اپنے آپ کو کمزور محسوس کرتا ہُوا بلکہ ڈر کے مارے کانپتا ہُوا آیا۔ ۴ میرا پیغام اور میری منادی دونوں دانائی کے پُر اثر الفاظ سے خالی تھے لیکن اُن سے پاک رُوح کی قوّت ثابت ہوتی تھی۔ ۵ میں چاہتا تھا کہ تمہارا ایمان اِنسانی حکمت پر نہیں بلکہ خدا کی قدرت پر مبنی ہو۔

خدا کی حکمت

۶ پھر بھی ہم اُن سے جو رُوحانی طور پر بالغ ہیں حکمت کی باتیں کہتے ہیں۔ لیکن وہ اِس جہان کی حکمت نہیں ہے اور نہ ہی اِس جہان کے حاکموں کی جو نیست ہوتے جا رہے ہیں۔ ۷ بلکہ ہم خدا کی وہ حکمت پیش کرتے ہیں جو کسی وقت ایک بھید کی طرح پوشیدہ تھی۔ لیکن اب ظاہر کی گئی ہے اور جسے خدا نے زمانوں کے آغاز سے پہلے ہی ہمارے جلال پانے کے لیے مُقرّر کر دیا تھا۔ ۸ اِس جہان کے حاکموں میں سے کسی نے بھی اِس حکمت کو نہ جانا۔ اگر جان لیتے تو خداوندِ ذُوالجلال کو مصلوب نہ کرتے۔ ۹ مگر پاک کلام میں لکھا ہے کہ

جو نہ تو کسی آنکھ نے دیکھا،
نہ کسی کان نے سُنا،
نہ کسی کے خیال میں آیا
اُسے خدا نے اُن کے لیے تیّار کیا ہے جو اُس سے محبّت رکھتے ہیں۔

۱۰ اور ہم پر اپنے پاک رُوح کے وسیلہ سے ظاہر کیا، کیونکہ پاک رُوح سب باتیں، یہاں تک کہ خدا کی گہری باتیں بھی جانتا ہے۔ ۱۱ کون شخص کسی دُوسرے کے دل کی باتیں جان سکتا ہے سوائے اُس کی اپنی رُوح کے جو اُس کے اندر ہے۔ اِسی طرح خدا کے پاک رُوح کے سِوا کوئی دل کی باتیں نہیں جان سکتا۔ ۱۲ ہم نے اِس دنیا کی رُوح نہیں پائی بلکہ خدا کا پاک رُوح پایا ہے تاکہ ہم اُن نعمتوں کو سمجھ سکیں جو ہمیں خدا کی طرف سے بخشی گئی ہیں۔ ۱۳ ہم یہ باتیں اُن لفظوں میں بیان نہیں کرتے جو اِنسانی حکمت کے سِکھائے ہُوئے ہوں بلکہ پاک رُوح کے سِکھائے ہُوئے لفظوں میں بیان کرتے ہیں گویا رُوحانی باتوں کے لیے رُوحانی الفاظ اِستعمال کرتے ہیں۔ ۱۴ جس میں خدا کا پاک رُوح نہیں وہ خدا کی باتیں قبُول نہیں کرتا کیونکہ وہ اُس کے نزدیک بے وقوفی کی باتیں ہیں اور نہ ہی اُنہیں سمجھ سکتا ہے کیونکہ وہ صرف پاک رُوح کے ذریعہ سمجھی جا سکتی ہیں۔ ۱۵ لیکن جس میں خدا کا پاک رُوح ہے وہ سب کچھ پرکھ لیتا ہے مگر وہ خود پرکھا نہیں جاتا جیسا کہ لکھا ہے:

۱۶ خداوند کی عقل کو کس نے جانا
کہ اُسے تعلیم دے سکے؟

لیکن ہم میں مسیح کی عقل ہے۔

خدا کے خادِم

۳ بھائیو! میں تُم سے اِس طرح باتیں نہ کر سکا جس طرح رُوحانیوں سے کی جاتی ہیں بلکہ میں نے تُم سے اِس طرح باتیں کیں گویا تُم دُنیادار ہو اور ابھی مسیح میں بچّے ہو۔ ۲ میں نے تمہیں دُودھ پلایا، کھانا نہیں کھلایا، کیونکہ تُم اُسے ہضم کرنے کے قابل نہ تھے بلکہ اب بھی اِس قابل نہیں ہو۔ ۳ تُم ابھی تک دُنیاداروں کی طرح زندگی بسر کر رہے ہو کیونکہ تُم حسد کرتے ہو اور آپس میں جھگڑتے ہو۔ کیا تُم دُنیادار نہیں؟ کیا تُم دُنیوی طریق پر نہیں چل رہے ہو؟ ۴ کیونکہ جب ایک کہتا ہے کہ میں پَولُس کا شاگرد ہُوں اور دُوسرا کہتا ہے کہ میں اپلّوس کا ہُوں تو کیا تُم عام اِنسانوں کی طرح نہ ہُوئے؟

۵ آخر اپلّوس کیا ہے اور پَولُس کیا ہے؟ یہ محض خادِم ہیں جن کے ذریعہ تُم ایمان لائے۔ خدا نے ہر ایک کو کوئی نہ کوئی کام دے رکھا ہے۔ ۶ میں نے پَودا لگایا، اپلّوس نے اُسے سینچا۔ مگر بڑھایا خدا نے۔ ۷ اِس لیے نہ لگانے والا کچھ ہے نہ سینچنے والا۔ مگر خدا ہی سب کچھ ہے جو اُسے بڑھانے والا ہے۔ ۸ لگانے والا اور سینچنے والا دونوں ایک ہی مقصد رکھتے ہیں اور ہر ایک اپنی محنت کے موافق اجر پائے گا۔ ۹ کیونکہ ہم خدا کے ساتھ کام کرنے والے ہیں۔ تُم خدا کی کھیتی ہو، تُم خدا کا گھر ہو۔

۱۰ خدا کے فضل سے میں نے ایک ماہر معمار کی طرح بنیاد رکھّی ہے اور کوئی دُوسرا اُس پر عمارت کھڑی کر رہا ہے۔ لیکن ہر ایک کو خبردار رہنا چاہیے کہ وہ کیسی عمارت اُٹھاتا ہے۔ ۱۱ یسُوع مسیح وہ بنیاد ہے جو پہلے سے رکھّی جا چُکی ہے۔ اب کوئی شخص دُوسری بنیاد نہیں رکھ سکتا۔ ۱۲ اگر کوئی اِس بنیاد پر عمارت اُٹھاتے وقت سونے، چاندی، قیمتی پتھّروں، لکڑی، گھاس پھُوس یا بھُوسے کو اِستعمال میں لائے ۱۳ تو اِنصاف کے دِن اُس کا کام صاف ظاہر ہو جائے گا

کیونکہ وہ دِن آگ کے ساتھ آئے گا اور آگ اپنے آپ ہر ایک کا کام آزمالے گی کہ کیسا ہے۔ [14] اِس بنیاد پر جس کسی بنانے والے کا کام آگ سے سلامت بچ رہے گا وہ اجر پائے گا [15] اور جس کا کام جل جائے گا وہ نقصان تو اُٹھائے گا مگر خُود جلتے جلتے بھی بچ نکلے گا۔

[16] کیا تُم نہیں جانتے کہ تُم خدا کا مَقدِس ہو اور خدا کا پاک رُوح تُم میں بسا ہُوا ہے۔ [17] اگر کوئی خدا کے مَقدِس کو برباد کرے تو خدا اُسے برباد کر دے گا۔ کیونکہ خدا کا مَقدِس پاک ہے اور وہ مَقدِس تُم ہو۔

[18] اپنے آپ کو فریب مت دو۔ اگر تُم میں سے کوئی اپنے آپ کو اِس زمین کے معیار کے مطابق دانا سمجھتا ہے تو وہ نادان بنے تاکہ سچ مُچ دانا بن سکے [19] کیونکہ دنیا جسے حکمت سمجھتی ہے وہ خدا کی نظر میں حماقت ہے۔ چنانچہ پاک کلام میں لکھا ہے کہ ”وہ داناؤں کو اُن ہی کی چالاکی میں پھنسا دیتا ہے۔“ [20] اور یہ بھی کہ ”خداوند جانتا ہے کہ داناؤں کے خیالات باطل ہوتے ہیں۔“

[21] لہٰذا کسی کو کسی اِنسان پر فخر نہیں کرنا چاہیے کیونکہ سب کچھ تمہارا ہے۔ [22] چاہے وہ پَولُس ہو، اپلّوس ہو، کیفا ہو، دنیا ہو، زندگی ہو، مَوت ہو، حال ہو یا مُستقبل ہو، سب کچھ تمہارا ہے۔ [23] تُم مسیح کے ہو اور مسیح خدا کا ہے۔

مسیح کے رسُول

۴ تُم ہمیں مسیح کے ایسے خادِم سمجھو جنہیں خدا کے پوشیدہ راز بخشے گئے ہیں۔ [2] یہ ضروری ہے کہ اِختیار پانے والے دیانتدار ہوں۔ [3] مجھے اِس بات کی زیادہ پروا نہیں کہ تُم یا کوئی اِنسانی عدالت مجھے پرکھے بلکہ میں تو خُود بھی اپنے آپ کو نہیں پرکھتا۔ [4] میرا ضمیر مجھے ملامت نہیں کرتا لیکن اِس سے میں بےقصور ثابت نہیں ہوتا۔ میرا پرکھنے والا بھی کوئی ہے اور وہ خداوند مسیح ہے۔ [5] اِس لیے جب تک خداوند نہ آئے تُم وقت سے پہلے کسی بات کا فیصلہ نہ کرو۔ جو باتیں تاریکی میں پوشیدہ ہیں وہ اُنہیں روشنی میں لے آئے گا اور لوگوں کے دلی منصوبے ظاہر کر دے گا۔ اُس وقت خدا کی طرف سے ہر ایک کی تعریف کی جائے گی۔

[6] بھائیو! میں نے تمہاری خاطر اِن باتوں کے ذریعہ اپنا اور اپلّوس کا حال مثال کے طور پر پیش کیا ہے تاکہ ہماری مثال سے تمہیں معلوم ہو جائے کہ ”لکھّے ہُوئے سے تجاوز نہ کرو“ کا کیا مطلب ہے۔ تب تُم ایک کے مقابلے میں دُوسرے پر زیادہ فخر نہ کرو گے۔ [7] آخر کون ہے جو تجھ میں اور کسی دُوسرے میں فرق کرتا ہے؟ تیرے پاس کیا ہے جو تُو نے کسی دُوسرے سے نہیں پایا؟ اور جب تُو نے پایا ہے تو پھر فخر کیسا؟ کیا وہ کسی کا دیا ہُوا نہیں؟

[8] تُم تو پہلے ہی سے آسُودہ حال ہو، پہلے ہی سے دولت مند ہو اور ہمارے بغیر بادشاہی بھی کرنے لگے ہو۔ کاش تُم واقعی بادشاہی کرتے تاکہ ہم بھی تمہارے ساتھ بادشاہی کر سکتے! [9] مجھے تو ایسا لگتا ہے کہ خدا نے ہم رسُولوں کو اُن لوگوں کی قطار میں سب سے پیچھے رکھا ہے جن کے لیے حکم صادر ہو چُکا ہے کہ وہ تماشا گاہ میں قتل کیے جائیں کیونکہ ہم دنیا والوں اور فرشتوں کے لیے تماشا بنے ہُوئے ہیں۔ [10] ہم مسیح کی خاطر بےوقوف ہیں لیکن تُم مسیح میں کس قدر عقلمند ہو، ہم کمزور ہیں اور تُم زورآور ہو، تُم عزّت والے اور ہم بےعزّت۔ [11] ہم اِس وقت تک بھوکے پیاسے ہیں، چیتھڑے پہنتے ہیں، مُکّے کھاتے اور مارے مارے پھرتے ہیں۔ [12] ہم اپنے ہاتھوں سے سخت محنت کرتے ہیں۔ لوگ ہمیں بُرا کہتے ہیں اور ہم اُنہیں دعا دیتے ہیں۔ جب ہم ستائے جاتے ہیں تو برداشت سے کام لیتے ہیں۔ [13] وہ ہمیں بُرا بھلا کہتے ہیں تو ہم نرم مزاجی سے جواب دیتے ہیں۔ ہم آج تک پاؤں کی دُھول اور دنیا کے کُوڑے کرکٹ کی مانند سمجھے جاتے ہیں۔

[14] اِن باتوں کے لکھنے سے میرا مقصد تمہیں شرمندہ کرنا نہیں ہے بلکہ میں تمہیں اپنے فرزند سمجھ کر نصیحت کرتا ہُوں۔ [15] کیونکہ اگر مسیح میں تمہارے دس ہزار اُستاد بھی ہوں تو بھی باپ بہت سے نہیں۔ اِس لیے کہ تمہیں اِنجیل سُنانے کے باعث میں ہی تمہارا باپ بنا۔ [16] لہٰذا میں تمہاری مِنّت کرتا ہوں کہ میرے نمونہ پر چلو۔ [17] اِس لیے میں تیمُتھِیُس کو جو خداوند میں میرا عزیز اور دیانتدار فرزند ہے تمہارے پاس بھیج رہا ہُوں۔ وہ تمہیں میرے وہ طریقے یاد دلائے گا جن پر میں مسیح یسُوع میں ہوتے ہُوئے عمل کرتا ہُوں اور جنہیں میں ہر کلیسیا میں ہر جگہ سِکھاتا ہُوں۔

[18] تُم میں بعض یہ سوچ کر کہ میں تمہارے پاس آنے سے ڈرتا ہُوں بڑی شیخی مارنے لگے ہیں۔ [19] لیکن اگر خداوند نے چاہا تو میں بہت جلد تمہارے پاس آؤں گا اور تب مجھے معلوم ہو جائے گا کہ یہ شیخی باز صرف باتیں کرتے ہیں یا کچھ کرنے کی طاقت بھی رکھتے ہیں۔ [20] کیونکہ خدا کی بادشاہی صرف باتوں پر نہیں بلکہ قدرت پر موقوف ہے۔ [21] کیا تُم چاہتے ہو کہ میں چھڑی لے کر تمہارے پاس آؤں یا محبّت اور نرم مزاجی کے ساتھ؟

حرامکاری کی مذمّت

میں نے اُس حرامکاری کا ذکر سُنا ہے جو تمہارے درمیان ہو رہی ہے۔ ایسی حرامکاری جو بُت پرستوں

میں بھی نہیں ہوتی۔ مثلاً یہ کہ تمہاری کلیسیا میں ایک آدمی ایسا بھی ہے جو اپنی سوتیلی ماں کے ساتھ گناہ کی زندگی گزار رہا ہے [۲] تُم پھر بھی شیخی مارتے ہو۔ تمہیں تو اِس بات پر رنج و افسوس ہونا چاہیے تھا۔ کیا تُم اُس آدمی کو کلیسیا سے خارج نہیں کر سکتے تھے؟ [۳] اگرچہ میں جسمانی طور پر تمہارے درمیان موجود نہیں مگر رُوحانی اعتبار سے وہاں تمہارے ساتھ ہُوں اور اِسی موجودگی کی بنا پر میں اُس حرامکار کے بارے میں فیصلہ کر چُکا ہُوں [۴] جب تُم ہمارے خداوند یسُوعؔ مسیح کے نام سے جمع ہو تو مجھے بھی اپنے درمیان موجود سمجھو۔ [۵] اور تب خداوند سے قوّت پا کر اُس آدمی کو جسمانی اعتبار سے شیطان کے حوالے کر دو تا کہ وہ ہلاک ہو لیکن خداوند کے دِن اُس کی رُوح بچ جائے۔

[۶] تُم لوگوں کا فخر کرنا اچھّی بات نہیں۔ کیا تُم نہیں جانتے کہ ذرا سا خمیر سارے گُندھے ہُوئے آٹے کو خمیر کر دیتا ہے؟ [۷] بدی کے پُرانے خمیر سے اپنے آپ کو پاک کر لو تا کہ تازہ گُندھا ہُوا آٹا بن جاؤ اور تُم میں ذرا بھی خمیر نہ ہو کیونکہ مسیح جو فسح کا برّہ ہے ہمارے لیے قربان ہو چُکا ہے۔ [۸] پس آؤ ہم عید منائیں لیکن پُرانے خمیر سے نہیں جو شرارت اور بدی کا خمیر ہے بلکہ پاکیزگی اور سچّائی کی بےخمیری روٹی سے۔

[۹] میں نے اپنے خط میں تمہیں یہ لکھا تھا کہ حرامکار سے میل جول مت رکھنا۔ [۱۰] میرا مطلب یہ نہیں تھا کہ دنیا ہی سے ناطہ توڑ لو جس میں حرامکار، لالچی، ٹھگ اور بُت پرست بستے ہیں۔ اِن کے درمیان تو تمہیں رہنا ہی ہے۔ [۱۱] اب یہ لکھتا ہُوں کہ اگر کوئی مسیحی کہلاتا ہے اور پھر بھی حرامکار، لالچی، بُت پرست، گالی دینے والا، شرابی یا ٹھگ ہو تو اُس سے محبّت نہ رکھنا بلکہ ایسے کے ساتھ کھانا تک نہ کھانا۔

[۱۲] جو لوگ کلیسیا سے باہر ہیں اُن کے بارے میں فیصلہ کرنے سے مجھے کیا واسطہ؟ جو کلیسیا میں ہیں کیا اُن کے بارے میں فیصلہ کرنا تمہارا کام نہیں؟ [۱۳] لیکن باہر والوں کا اِنصاف تو خدا ہی کرے گا۔ پس اُس حرامکار کو اپنے درمیان سے نکال دو۔

مُقدّمہ بازی

۶ اگر تُم میں ایک کا دُوسرے کے ساتھ جھگڑا چل رہا ہو تو کیا وہ فیصلہ کے لیے مسیحی مُقدّسوں کی بجائے بے دینوں کی عدالت میں جانے کی جُرأت کرے؟ [۲] کیا تُم نہیں جانتے کہ مُقدّس لوگ دُنیا کا اِنصاف کریں گے؟ اور جب تمہیں دُنیا کا اِنصاف کرنا ہے تو کیا تُم اِس قابل بھی نہیں کہ چھوٹی چھوٹی باتوں کا فیصلہ کر سکو؟ [۳] کیا تُم نہیں جانتے کہ ہم فرشتوں کا اِنصاف کریں گے؟ اِس دُنیا کے معاملات کا تو ذکر ہی کیا؟ [۴] اگر تُم میں ایسے دُنیوی مُقدّمے ہوں تو کیا تُم اُن کا فیصلہ ایسے لوگوں سے کراؤ گے جن کی کلیسیا میں کوئی حیثیت نہیں؟ [۵] میں تمہیں شرمندہ کرنے کے لیے یہ کہتا ہُوں۔ کیا سچ مُچ تُم میں ایک بھی عقلمند نہیں جو مسیحی بھائیوں کے معاملات کا فیصلہ کر سکے؟ [۶] بلکہ ایک مسیحی بھائی دُوسرے مسیحی بھائی پر مُقدّمہ دائر کرتا ہے اور وہ بھی بے دینوں کی عدالت میں۔

[۷] دراصل تُم میں بڑا نُقص یہ ہے کہ تُم آپس کی مُقدّمہ بازی میں مشغُول ہو۔ تُم ظُلم اُٹھانا کیوں نہیں بہتر جانتے؟ اپنا نُقصان کیوں نہیں قبُول کرتے؟ [۸] اِس کے برعکس تُم ظلم کرتے ہو، نُقصان پہنچاتے ہو اور وہ بھی اپنے ہی مسیحی بھائیوں کو۔

[۹] کیا تُم نہیں جانتے کہ بدکار خدا کی بادشاہی کے وارث نہ ہوں گے؟ دھوکے میں نہ رہو! نہ حرامکار خدا کی بادشاہی کے وارث ہوں گے، نہ بُت پرست، نہ زِناکار، نہ لونڈے باز [۱۰] نہ چور، نہ لالچی، نہ شرابی، نہ گالی بکنے والے، نہ ظالم۔ [۱۱] تُم میں بعض ایسے ہی تھے مگر تُم خداوند یسُوعؔ مسیح کے نام اور خدا کے پاک رُوح سے دُھل گئے، پاک ہو گئے اور راستباز ٹھہرائے گئے۔

حرامکاری

[۱۲] ساری چیزیں میرے لیے جائز ہیں مگر ساری چیزیں مفید نہیں۔ ساری چیزیں میرے لیے روا ہیں لیکن میں کسی چیز کا غُلام نہ بنُوں گا۔ [۱۳] کھانا پیٹ کے لیے اور پیٹ کھانے کے لیے لیکن خدا اِن دونوں کو نیست و نابود کر دے گا۔ مگر بدن حرامکاری کے لیے نہیں بلکہ خداوند کے لیے ہے اور وہی اُس کا مالک ہے۔ [۱۴] خدا نے خداوند یسُوعؔ کو زندہ کیا اور وہ ہمیں بھی اپنی قدرت سے زندہ کرے گا۔ [۱۵] کیا تُم نہیں جانتے کہ تمہارے بدن مسیح کے اعضاء ہیں؟ کیا میں مسیح کے اعضاء لے کر اُنہیں کسی فاحشہ کے ساتھ جوڑ دُوں؟ ہرگز نہیں! [۱۶] کیا تُم نہیں جانتے کہ جو کسی فاحشہ سے صحبت کرتا ہے اُس کے ساتھ ایک تن ہو جاتا ہے؟ کیونکہ لکھا ہے کہ وہ دونوں یعنی مَرد اور عورت ایک تن ہوں گے۔ [۱۷] مگر جو خُود کو خداوند سے جوڑ دیتا ہے وہ رُوحانی طور پر اُس کے ساتھ ایک ہو جاتا ہے۔

[۱۸] حرامکاری سے دُور رہو۔ اِنسان کے دُوسرے سارے گناہ بدن سے تعلق نہیں رکھتے لیکن حرامکار اپنے بدن کا بھی گنہگار ہے۔ [۱۹] کیا تُم نہیں جانتے کہ تمہارا بدن اُس پاک رُوح کا مَقدِس ہے جو تُم میں بسا ہُوا ہے اور جسے تُم نے خدا کی طرف سے پایا ہے؟ تُم اپنے نہیں ہو۔ [۲۰] کیونکہ تُم قیمت سے خریدے گئے ہو۔ پس

اپنے بدن سے خدا کا جلال ظاہر کرو۔

اِزدِواجی زندگی

۷ جن باتوں کے بارے میں تُم نے لکھا ہے اُن کا جواب یہ ہے: آدمی کے لیے اچھّا ہے کہ شادی نہ کرے۔ [۲] لیکن چونکہ حرامکاری زوروں پر ہے اِس لیے ہر مَرد کو چاہیے کہ وہ بیوی رکھّے اور ہر عورت کو چاہیے کہ شوہر رکھّے۔ [۳] شوہر اپنی بیوی کا اِزدِواجی حق ادا کرے اور اُسی طرح بیوی اپنے شوہر کا۔ [۴] بیوی کا بدن صرف اُس کا اپنا ہی نہیں بلکہ اُس کے شوہر کا بھی ہے۔ اُسی طرح شوہر کا بدن صرف اُس کا اپنا نہیں بلکہ اُس کی بیوی کا بھی ہے۔ [۵] تُم دونوں ایک دُوسرے سے جُدا مت رہو لیکن آپس کی رضامندی سے کچھ عرصہ کے لیے جُدا رہ سکتے ہو تاکہ دعا کرنے کے لیے فرصت پا سکو۔ بعد میں پھر اکٹھے ہو جاؤ۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تُم ضبط نہ کر سکو اور شیطان تمہیں آزمائش میں ڈال دے۔ [۶] یہ رعایت میں اپنی طرف سے دے رہا ہُوں، اِسے میرا حکم نہ سمجھ لینا۔ [۷] میں تو یہ چاہتا ہُوں کہ جیسا میں ہُوں سب آدمی میری طرح ہوں۔ لیکن ہر ایک کو خدا کی طرف سے خاص خاص توفیق ملی ہے، کسی کو کسی طرح کی، کسی کو کسی طرح کی۔

[۸] جن آدمیوں کی ابھی شادی نہیں ہُوئی اور جو عورتیں بیوہ ہو چُکی ہیں اُن سے میرا کہنا یہ ہے کہ اگر وہ میری طرح غیر شادی شُدہ رہیں تو اچھّا ہے۔ [۹] لیکن اگر ضبط کی طاقت نہ ہو تو شادی کر لیں کیونکہ شادی کر لینا نفس کی آگ میں جلتے رہنے سے بہتر ہے۔

[۱۰] مگر جن کی شادی ہو چُکی ہے اُنہیں میں نہیں بلکہ خداوند حکم دیتا ہے کہ بیوی اپنے شوہر کو نہ چھوڑے۔ [۱۱] اگر اُسے چھوڑتی ہے تو بے نکاح رہے یا اپنے شوہر سے پھر میل کر لے اور شوہر بھی اپنی بیوی کو نہ چھوڑے۔

[۱۲] باقی لوگوں سے خداوند کا نہیں بلکہ میرا کہنا یہ ہے کہ اگر کسی مسیحی بھائی کی بیوی غیر مسیحی ہو مگر اُس کے ساتھ رہنے پر راضی ہو تو وہ شوہر اُسے نہ چھوڑے۔ [۱۳] اور اگر کسی مسیحی عورت کا شوہر غیر مسیحی ہو مگر اُس کے ساتھ رہنے پر راضی ہو تو وہ عورت اُسے نہ چھوڑے۔ [۱۴] کیونکہ غیر مسیحی شوہر اپنی مسیحی بیوی کے سبب سے پاک ٹھہرتا ہے اور غیر مسیحی بیوی اپنے مسیحی شوہر کے سبب سے پاک ٹھہرتی ہے، ورنہ تمہارے بچّے ناپاک ہوتے، مگر اب وہ پاک ہیں۔

[۱۵] لیکن اگر کوئی غیر مسیحی شوہر یا بیوی، مسیحی بیوی یا مسیحی شوہر سے الگ ہونا چاہے تو اُسے الگ ہو جانے دو۔ اِس صورت میں کوئی مسیحی بھائی یا بہن پابند نہیں۔ کیونکہ خدا نے ہمیں بُلایا ہے تاکہ ہم میل ملاپ سے رہیں۔ [۱۶] اَے مسیحی بیوی! تجھے کیا خبر کہ شاید تُو اپنے شوہر کو بچا لے اور اَے مسیحی شوہر! تجھے کیا خبر کہ شاید تُو اپنی بیوی کو بچا لے۔

[۱۷] ہر ایک کو چاہیے کہ وہ خدا کی بخشی ہُوئی توفیق کے مطابق زندگی گزارے اور اُسی حالت میں رہے جس میں وہ اپنے بُلائے جانے کے وقت تھا۔ میں سب کلیسیاؤں میں یہی اُصول مُقرّر کرتا ہُوں۔ [۱۸] اگر کسی کا ختنہ ہو چُکا ہے اور وہ مسیح کے پاس آتا ہے تو وہ اپنے آپ کو نامختون ظاہر نہ کرے اور اگر کوئی نامختون شخص مسیحی ہوتا ہے تو ضروری نہیں کہ وہ ختنہ کرائے۔ [۱۹] ختنہ کرانا یا نہ کرانا کوئی اہم بات نہیں ہے بلکہ خدا کے حکموں پر عمل کرنا ہی سب کچھ ہے۔ [۲۰] ہر شخص اُسی حالت میں رہے جس میں وہ مسیح کے پاس بُلایا گیا۔ [۲۱] اگر تُو غُلامی کی حالت میں بُلایا گیا تو فکر نہ کر لیکن اگر تجھے آزاد ہونے کا موقع ملے تو اُس موقع سے فائدہ اُٹھا۔ [۲۲] کیونکہ جو غُلام ہے اور مسیحی ہو جاتا ہے وہ خداوند کا آزاد کیا ہُوا ہے، اِسی طرح جو آزاد ہے اور مسیح کے پاس آتا ہے وہ مسیح کا غُلام بن جاتا ہے، [۲۳] تُم خرید لیے گئے ہو اور تمہاری قیمت ادا کی جا چُکی ہے۔ اب آدمیوں کے غُلام مت بنو۔ [۲۴] بھائیو! جو کوئی جس حالت میں بُلایا گیا ہے وہ خدا کے حُضور میں اُسی حالت میں رہے۔

[۲۵] جن کی ابھی شادی نہیں ہُوئی اُن کے متعلق خدا کا دیا ہُوا کوئی حکم میرے پاس نہیں ہے لیکن خدا کی مہربانی سے ایک دیانتدار مسیحی کی حیثیت سے میں اپنی شخصی رائے پیش کرتا ہُوں۔ [۲۶] ہم بڑے نازک دَور سے گزر رہے ہیں اِس لیے تمہارے لیے یہی بہتر ہے کہ تُم جیسے ہو ویسے ہی رہو۔ [۲۷] اگر شادی شُدہ ہو تو بیوی کو چھوڑ دینے کا خیال نہ کرو۔ اگر ابھی شادی نہیں کی تو شادی کرنے کا خیال چھوڑ دو۔ [۲۸] لیکن اگر تُم شادی کر بھی لو تو یہ کوئی گناہ نہیں اور اگر کوئی کنواری لڑکی شادی کر لے تو یہ بھی گناہ نہیں۔ مگر شادی کر لینے والے اپنی زندگی میں کافی تکلیف اُٹھاتے ہیں اور میں تمہیں اِس تکلیف سے بچانا چاہتا ہُوں۔

[۲۹] بھائیو! میں یہ کہنا چاہتا ہُوں کہ وقت تنگ ہے چنانچہ بیویوں والے آیندہ ایسے رہیں جیسے وہ بغیر بیویوں کے ہیں۔ [۳۰] رونے والے ایسے ہوں کہ گویا وہ روتے نہیں اور خُوشی منانے والے ایسے ہوں گویا وہ خوشی نہیں مناتے۔ خریدنے والے ایسے ہوں گویا اُن کے قبضہ میں کچھ بھی نہیں۔ [۳۱] دنیا کی چیزوں سے سروکار رکھنے والے اِس دُنیا کے ہی ہو کر نہ رہ جائیں کیونکہ اِس کی صورت بدلتی جاتی ہے۔

[32] میں یہ چاہتا ہُوں کہ تُم بےفکر رہو۔ بِن بیاہا آدمی خداوند کی باتوں کی فکر میں رہتا ہے کہ کس طرح خداوند کو خُوش کرے۔ [33] لیکن شادی شُدہ دُنیا کے لیے فکرمند رہتا ہے کہ کس طرح اپنی بیوی کو خُوش کرے۔ [34] پس اُس کی توجّہ دونوں طرف رہتی ہے۔ بِن بیاہی اور کنواری عورت خداوند کی باتوں کی فکر میں رہتی ہے تاکہ اُس کا جسم اور رُوح دونوں خداوند کے لیے وقف ہوں۔ لیکن شادی شُدہ عورت دُنیا کی فکر میں رہتی ہے کہ کس طرح اپنے شوہر کو خُوش کرے۔ [35] میں یہ تمہارے فائدہ کے لیے کہتا ہُوں نہ کہ تمہارے لیے مشکل پیدا کرنے کے لیے تاکہ تُم اچھی زندگی گزارو اور بلا تامّل خداوند کی خدمت میں مشغُول رہو۔

[36] اگر کسی کنواری لڑکی کی جوانی ڈھلی جا رہی ہے اور اُس کا باپ یہ سمجھتا ہے کہ وہ شادی کرنا چاہتی ہے اور پھر بھی وہ اُس کی شادی نہ کرے تو وہ اپنی لڑکی کی حق تلفی کرتا ہے۔ اُسے چاہیے کہ لڑکی کا بیاہ ہو جانے دے کیونکہ یہ کوئی گناہ نہیں۔ [37] مگر وہ باپ جو ایسی ضرورت محسوس نہیں کرتا اور اُس نے اپنے دل میں پکّا اِرادہ کر لیا ہے کہ وہ اپنی لڑکی کو کنواری ہی رہنے دے گا تو وہ اچھّا کرتا ہے۔ [38] غرض جو اپنی کنواری لڑکیوں کو بیاہ دیتا ہے وہ اچھّا کرتا ہے اور جو ایسا نہیں کر سکتا وہ بھی اچھّا کرتا ہے۔

[39] بیوی اپنے شوہر کے جیتے جی اُس کی پابند ہے لیکن اُس کی مَوت کے بعد وہ جس سے چاہے دُوسری شادی کر سکتی ہے بشرطیکہ وہ آدمی مسیحی ہو۔ [40] مگر میری رائے یہ ہے کہ اگر وہ بیوہ ہی رہے تو زیادہ خُوش رہے گی اور میں سمجھتا ہُوں کہ یہ بات پاک رُوح نے میرے دل میں ڈالی ہے۔

بُتوں کے لیے قربانیاں اور چڑھاوے

۸ اُن قُربانیوں کے بارے میں جو بُتوں کو پیش کی جاتی ہیں، میرا کہنا یہ ہے کہ ہم سب علم رکھتے ہیں۔ علم غرور پیدا کرتا ہے لیکن محبّت ترقّی بخشتی ہے۔ [2] اگر کوئی یہ سمجھتا ہے کہ وہ کچھ جانتا ہے تو جیسا سمجھنا چاہیے ویسا اب تک نہیں جانتا۔ [3] لیکن جو خدا سے محبّت رکھتا ہے، خدا اُسے جانتا ہے۔

[4] اب رہا یہ سوال کہ بُتوں کو پیش کی گئی قُربانیوں کا گوشت کھانا چاہیے یا نہیں؟ ہم سب یہ جانتے ہیں کہ بُتوں کی حقیقت کچھ بھی نہیں۔ خدا ایک ہے اور اُس کے سِوا کوئی خدا نہیں۔ [5] اگرچہ آسمان میں اور زمین پر بہت سے خدا کہلاتے ہیں اور بہت سے خدا اور خداوند مانے جاتے ہیں [6] لیکن ہمارے نزدیک تو خدا ایک ہی ہے جو آسمانی باپ ہے اور سب چیزوں کا خالق ہے اور ہم اُسی کے لیے جیتے ہیں۔ ایک ہی خداوند ہے یعنی یسُوعؔ مسیح جس کے وسیلہ سے سب چیزیں پیدا ہُوئیں اور ہم بھی اُسی کے وسیلہ سے موجود ہیں۔

[7] یہ علم سب کو نہیں ہے۔ بعض لوگ اب تک بُتوں کو پُوجنے کے عادی ہیں اِس لیے جب وہ اِس کھانے کو اِس خیال سے کھاتے ہیں کہ یہ کسی بُت کو چڑھایا گیا ہے تو اپنے ضمیر کی کمزوری کی وجہ سے وہ اپنے آپ کو ناپاک سمجھنے لگتے ہیں۔ [8] لیکن کھانا ہمیں خدا سے نہیں ملائے گا۔ اگر ہم اُسے نہ کھائیں تو ہمارا کوئی نقصان نہیں اور اگر کھا لیں تو فائدہ بھی نہیں۔

[9] مگر خبردار رہو، ایسا نہ ہو کہ تمہاری یہ آزادی کمزور ایمان والوں کے لیے ٹھوکر کا باعث بن جائے۔ [10] تجھے تو اِس بات کا علم ہے۔ پھر بھی اگر کوئی کمزور ایمان والا تجھے بُت خانہ میں کھانا کھاتے دیکھے تو یہ جانتے ہُوئے کہ یہ کام غلط ہے کیا اُس کے دل میں بُتوں کی قُربانی کے گوشت کو کھا لینے کا حوصلہ پیدا نہ ہو جائے گا؟ [11] یوں تیرا علم اُس کمزور ایمان والے کی ہلاکت کا باعث ٹھہرے گا جسے بچانے کے لیے مسیح نے اپنی جان قُربان کر دی۔ [12] اِس طرح تُم اپنے مسیحی بھائیوں کے کمزور دلوں کو ٹھیس پہنچا کر نہ صرف اُن کے گنہگار ہو گے بلکہ مسیح کے بھی گنہگار ٹھہرو گے۔ [13] اِس لیے اگر میرا کھانا میرے مسیحی بھائی کے لیے ٹھوکر کا باعث ہو تو میں گوشت کبھی نہیں کھاؤں گا تاکہ اپنے بھائی کے لیے ٹھوکر کا باعث نہ بنُوں۔

رسُولوں کے حقوق اور فرائض

۹ کیا میں آزاد نہیں؟ کیا میں رسُول نہیں؟ کیا میں نے یسُوعؔ کو نہیں دیکھا جو ہمارا خداوند ہے؟ کیا تُم خداوند کے لیے میری خدمت کا پھل نہیں ہو؟ [2] اگر میں دُوسروں کی نظر میں رسُول نہیں تو کم از کم تمہاری نظر میں تو ہُوں کیونکہ تُم خود خداوند میں میری رِسالت پر مُہر ہو۔

[3] اعتراض کرنے والوں کے لیے میرا جواب یہ ہے: [4] کیا ہمیں یہ حق حاصل نہیں کہ ہم بھی کھا پی سکیں؟ [5] کیا ہمیں یہ اِختیار نہیں کہ کسی مسیحی خاتُون کو بیاہ کر اُسے اپنی ہم سفر بنائے رکھّیں جیسا کہ دیگر رسُول اور خداوند کے بھائی اور کیفا کرتے ہیں؟ [6] کیا صرف میرے اور برنباؔس کے لیے ہی ضروری ہے کہ ہم محنت مشقّت کر کے اپنا گزارہ کریں؟

[7] کون سا سپاہی اپنی گرہ سے کھا کر جنگ کرتا ہے؟ کون ہے جو انگور کا باغ لگا کر انگور نہیں کھاتا؟ یا کون سا چرواہا ہے جو اپنے

گلّہ کا دودھ نہیں پیتا؟ [۸] کیا میں یہ باتیں اِنسانی حیثیت سے کہتا ہُوں؟ کیا شریعت بھی یہی نہیں کہتی؟ [۹] کیونکہ مُوسیٰ کی شریعت میں لکھّا ہے کہ ”گاہتے وقت بَیل کا مُنہ نہ باندھنا۔“ کیا خدا کو بَیلوں ہی کی پروا ہے؟ [۱۰] کیا وہ خاص طور پر یہ ہمارے لیے نہیں کہتا؟ ہاں، یہ ہمارے لیے لکھّا گیا کیونکہ جوتنے والا اِس اُمید پر جوتتا ہے اور گاہنے والا اِس اُمید پر گاہتا ہے کہ اُنہیں فصل کا کچھ حِصّہ ضرور ملے گا۔ [۱۱] اگر ہم نے تمہارے فائدہ کے لیے رُوحانی بیج بویا تو کیا یہ کوئی بڑی بات ہے کہ ہم تمہاری جسمانی چیزوں کی فصل کاٹیں؟ [۱۲] جب اوروں کو یہ حق حاصل ہے کہ تُم سے کچھ حاصل کریں تو کیا ہمارا حق اُن سے زیادہ نہ ہوگا؟

لیکن ہم نے اِس حق سے فائدہ نہ اُٹھایا بلکہ سب کچھ برداشت کرتے رہے تاکہ ہماری وجہ سے مسیح کی خوشخبری میں رُکاوٹ پیدا نہ ہو۔ [۱۳] کیا تُم نہیں جانتے کہ جو ہیکل میں خدمت کرتے ہیں وہ وہیں سے کھاتے ہیں؟ اور جو قُربان گاہ پر قُربانیاں چڑھانے کی خدمت کرتے ہیں وہ اُن قُربانیوں کا کچھ حِصّہ لیتے ہیں؟ [۱۴] اِسی طرح خداوند نے بھی مُقرّر کیا ہے کہ جو اِنجیل کی منادی کرتے ہیں وہ اِنجیل ہی کے وسیلہ سے گزارہ کریں۔

[۱۵] اِس کے باوجود میں نے اِن حقُوق سے کبھی فائدہ نہیں اُٹھایا اور نہ ہی اِس خیال سے لِکھ رہا ہُوں کہ اب فائدہ اُٹھاؤں۔ میں مَرجانا بہتر سمجھتا ہُوں بہ نسبت اِس کے کہ کسی کا احسان لے کر اپنا فخر کھو دُوں۔ [۱۶] اگر میں اِنجیل کی منادی کرتا ہُوں تو اِس لیے نہیں کہ شیخی بگھارُوں کیونکہ یہ تو میرا فرض ہے۔ بلکہ مجھ پر افسوس ہے اگر میں اِنجیل کی منادی نہ کرُوں۔ [۱۷] اگر میں اپنی مرضی سے منادی کرتا ہُوں تو اجر پانے کی اُمید بھی رکھتا ہُوں۔ لیکن اگر اپنی مرضی سے نہیں تو یوں سمجھ لو کہ خدا نے مجھے اِنجیل سُنانے کا اِختیار بخشا ہُوا ہے۔ [۱۸] اِس صورت میں میرا اجر کیا ہے؟ محض یہ کہ اِنجیل کی منادی بالکل مُفت کر کے فخر کر سکوُں اور اُس حق کا فائدہ نہ اُٹھاؤں جو اِنجیل نے مجھے دے رکھا ہے۔

[۱۹] اگرچہ میں آزاد ہُوں اور کسی کا غُلام نہیں پھر بھی میں نے اپنے آپ کو سب کا غُلام بنا رکھا ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو مسیح کے پاس لا سکوُں۔ [۲۰] میں یہُودیوں میں یہُودی بنا تاکہ یہُودیوں کو مسیح کے لیے جیت سکوُں۔ اہلِ شریعت کے لیے شریعت والا بنا تاکہ اہلِ شریعت کو جیت سکوُں حالانکہ میں خُود شریعت کا پابند نہیں۔ [۲۱] جو لوگ شریعت نہیں رکھتے، میں اُن کے لیے بے شرع بنا تاکہ بے شرع لوگوں کو جیت سکوُں (میں خدا کی نظر میں بے شرع نہیں تھا بلکہ مسیح کی شریعت کے تابع تھا۔) [۲۲] کمزوروں کی خاطر کمزور بنا تاکہ کمزوروں کو جیت سکوُں۔ میں سب لوگوں کی خاطر سب کچھ بنا ہُوا ہُوں تاکہ کسی نہ کسی طرح بعض کو بچا سکوُں۔ [۲۳] میں یہ سب کچھ اِنجیل کی خاطر کرتا ہُوں تاکہ اُس کی برکتوں میں شریک ہو سکوُں۔

[۲۴] کیا تُم نہیں جانتے کہ دَوڑ کے میدان میں مُقابلہ کے لیے سب ہی دَوڑتے ہیں لیکن اِنعام ایک ہی پاتا ہے۔ تُم بھی ایسے دَوڑو کہ جیت سکو۔ [۲۵] کھیلوں کے مُقابلہ میں حِصّہ لینے والا ہر کھلاڑی ہر طرح کا پرہیز کرتا ہے۔ وہ لوگ ایک مُرجھانے والا سہرا پانے کے لیے ایسا کرتے ہیں۔ لیکن ہم اُس سہرے کے لیے ایسا کرتے ہیں جو کبھی نہیں مُرجھاتا۔ [۲۶] میں بھی جیتنے کا مقصد سامنے رکھ کر دَوڑتا ہُوں اور مُکّے باز کی طرح لڑتا ہُوں، ہوا کو مارنے والے کی طرح نہیں۔ [۲۷] بلکہ میں اپنے بدن کو مارتا، پیٹتا اور اُسے قابُو میں رکھتا ہُوں تاکہ ایسا نہ ہو کہ دُوسروں کو سِکھانے کے بعد میں خُود اِنعام سے محروم رہ جاؤں۔

تارِیخ سے عِبرت پانا

۱۰ بھائیو! میں نہیں چاہتا کہ تُم ہمارے آبا و اجداد کی حالت کو بھُول جاؤ کہ وہ کس طرح بادل کے نیچے محفُوظ رہے اور سمندر پار کر کے بچ نکلے۔ [۲] اور اُن سب نے بادل اور سمندر میں مُوسیٰ کا بپتسمہ لیا۔ [۳] سب نے ایک ہی رُوحانی خُوراک کھائی۔ [۴] سب نے ایک ہی رُوحانی پانی پیا کیونکہ وہ اُس رُوحانی چٹان سے پانی پیتے تھے جو اُن کے ساتھ ساتھ چلتی تھی اور وہ چٹان مسیح تھا۔ [۵] اِس کے باوجود خدا اُن کی ایک کثیر تعداد سے راضی نہ ہُوا چنانچہ اُن کی لاشیں بیابان میں بکھری پڑی رہیں۔

[۶] یہ باتیں ہمارے لیے عبرت کا باعث ہیں تاکہ ہم بُری چیزوں کی خواہش نہ کریں جیسے اُنہوں نے کی۔ [۷] اور تُم بُت پرست نہ بنو جس طرح اُن میں سے بعض لوگ بن گئے جیسا کہ لکھّا ہے: ”لوگ کھانے پینے کے لیے بیٹھے اور پھر اُٹھ کر ناچنے کُودنے لگے۔“ [۸] ہم حرامکاری نہ کریں جیسے اُن لوگوں میں سے بعض نے کی اور ایک ہی دِن میں تیئس ہزار مارے گئے۔ [۹] ہم خداوند کی آزمایش نہ کریں جیسے اُن میں سے بعض نے کی اور سانپوں نے اُنہیں ہلاک کر ڈالا۔ [۱۰] بڑبڑانا چھوڑ دو جیسے اُن میں سے بعض بڑبڑائے اور موت کے فرشتہ کے ہاتھوں مارے گئے۔

[۱۱] یہ باتیں اُنہیں اِس لیے پیش آئیں کہ وہ عبرت حاصل کریں اور ہم آخری زمانہ والوں کی نصیحت کے لیے لکھّی گئیں۔

۱۲ پس جو کوئی اپنے آپ کو ایمان میں قائم و مضبوط سمجھتا ہے خبردار رہے کہ کہیں گر نہ پڑے۔ ۱۳ تُم کسی ایسی آزمایش میں نہیں پڑے جو اِنسان کی برداشت سے باہر ہو۔ خدا پر بھروسہ رکھّو، وہ تمہیں تمہاری قوّتِ برداشت سے زیادہ سخت آزمایش میں پڑنے ہی نہ دے گا۔ بلکہ جب آزمایش آئے گی تو اُس سے بچ نکلنے کی راہ بھی پیدا کر دے گا تاکہ تُم برداشت کر سکو۔

بُت پرستی اور عَشائے ربّانی

۱۴ اِس لیے عزیزو! بُت پرستی سے دُور رہو۔ ۱۵ میں تمہیں عقلمند سمجھ کر یہ باتیں کہتا ہُوں۔ تُم خود میری باتوں کو پرکھ سکتے ہو۔ ۱۶ جب ہم عَشائے ربّانی کا پیالہ لے کر اُسے شکرگزاری کے ساتھ پیتے ہیں تو کیا ہم مسیح کے خُون میں شریک نہیں ہوتے؟ اور جب ہم روٹی توڑ کر کھاتے ہیں تو کیا مسیح کے بدن میں شریک نہیں ہوتے؟ ۱۷ چونکہ روٹی ایک ہی ہے، اِسی طرح ہم سب جو بہت سے ہیں مل کر ایک بدن ہیں کیونکہ ہم اُسی ایک روٹی میں شریک ہوتے ہیں۔

۱۸ بنی اِسرائیل پر نگاہ کرو۔ کیا قُربانی کا گوشت کھانے والے قُربان گاہ کے شریک نہیں؟ ۱۹ کیا میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ بُتوں کو پیش کی گئی قُربانی اور بُت کوئی اہمیت رکھتے ہیں۔ ۲۰ ہرگز نہیں، بلکہ جو قُربانیاں بُت پرست کرتے ہیں وہ شیاطین کے لیے ہوتی ہیں نہ کہ خدا کے لیے اور میں نہیں چاہتا کہ تُم شیاطین سے واسطہ رکھّو۔ ۲۱ تُم خدا کے پیالہ سے اور ساتھ ہی شیطان کے پیالہ سے پیو ایسا ناممکن ہے۔ تُم خدا اور شیطان دونوں ہی کے دسترخوان میں شریک نہیں ہو سکتے۔ ۲۲ کیا ہم ایسا کرنے سے خدا کے غضب کو نہیں بھڑکاتے؟ کیا ہم اُس سے زیادہ زورآور ہیں؟

ایمان لانے والوں کی آزادی

۲۳ ہر چیز کے جائز ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ ہر چیز مُفید ہے۔ ہر چیز روا ہو تو بھی وہ ترقّی کا باعث نہیں ہوتی۔ ۲۴ کوئی شخص محض اپنی بہتری ہی کا خیال نہ کرے بلکہ دُوسروں کی بہتری کا بھی خیال رکھّے۔

۲۵ جو گوشت بازار میں بِکتا ہے اُس کے جائز یا ناجائز ہونے کا سوال اُٹھائے بغیر اُسے کھا لیا کرو۔ ۲۶ کیونکہ یہ دُنیا اور اُس کی ساری چیزیں خداوند ہی کی ملکیّت ہیں۔

۲۷ اگر کوئی غیرمسیحی تمہیں کھانے کی دعوت دے اور تُم جانا چاہو تو جو کچھ تمہارے سامنے رکھّا جائے اُسے بلا حیل و حُجّت کھا لو۔ ۲۸ لیکن اگر کوئی تمہیں جتائے کہ یہ قُربانی کا گوشت ہے تو اُسے مت کھاؤ تاکہ تمہارا ضمیر تمہیں ملامت نہ کرے اور جتانے والا بھی کسی غلط فہمی کا شکار نہ ہو۔ ۲۹ اُس وقت تمہارے ضمیر سے اُس کے ضمیر کی اہمیّت زیادہ ہے۔ شاید تمہارے ذہن میں یہ سوال پیدا ہو کہ کیا دُوسروں کے احساسات کو اہمیّت دینے سے میری اپنی آزادی محدُود نہ ہو جائے گی؟ ۳۰ اگر میں اُس کھانے کو خدا کا شکر کر کے کھا لیتا ہُوں تو کسی کو حق نہیں پہنچتا کہ مجھے اُس کھانے کے لیے بدنام کرے جسے میں خدا کا شکر ادا کر کے کھاتا ہُوں۔

۳۱ پس خواہ کھاؤ یا پیو یا خواہ کچھ اور کرو، سب خدا کے جلال کے لیے کرو۔ ۳۲ تاکہ تُم دُوسروں کے لیے ٹھوکر کا باعث نہ بنو، خواہ وہ یہُودی ہوں یا غیریہُودی یا وہ خدا کی کلیسیا کے لوگ ہوں۔ ۳۳ میں خُود بھی یہی کرتا ہُوں۔ میری کوشش یہی رہتی ہے کہ اپنے ہر کام سے دُوسروں کو خُوشی پہنچاؤں۔ میں اپنا نہیں بلکہ دُوسروں کا فائدہ ڈھونڈتا ہُوں تاکہ وہ نجات پائیں۔

خواتین اور کلیسیا

۱۱ تُم میرے نمونہ پر چلو جیسے میں مسیح کے نمونہ پر چلتا ہُوں۔ ۲ میں تمہاری تعریف کرتا ہُوں کہ تُم نے میری ساری باتیں یاد رکھّی ہیں اور میری اُس تعلیم پر جو میں نے تمہیں دی عمل کرتے ہو۔

۳ میں چاہتا ہُوں کہ تُم یہ بھی یاد رکھّو کہ ہر مَرد کا سر مسیح ہے اور عورت کا سر مَرد ہے اور مسیح کا سر خدا ہے۔ ۴ اِس لیے اگر کوئی آدمی عبادت میں دعا یا نبوّت کرتے وقت اپنا سر ڈھانکتا ہے تو وہ اپنے سر کی بےحُرمتی کرتا ہے۔ ۵ اور اِسی طرح اگر کوئی عورت عبادت میں دعا یا نبوّت کرتے وقت اپنا سر نہیں ڈھانکتی تو وہ اپنے سر کی بےحُرمتی کرتی ہے گویا اُس نے سر مُنڈوا دیا ہے۔ ۶ اگر کوئی عورت اوڑھنی اِستعمال نہ کرنا چاہے تو وہ اپنا سر بھی مُنڈوا دے لیکن اگر وہ سر مُنڈوانے کو باعثِ شرم سمجھتی ہے تو وہ اوڑھنی سے اپنا سر ڈھانکے۔ ۷ البتّہ آدمی کو اپنا سر نہیں ڈھانکنا چاہئے کیونکہ وہ خدا کی صورت پر ہے اور اُس سے خدا کا جلال ظاہر ہوتا ہے۔ مگر عورت سے مَرد کا جلال ظاہر ہوتا ہے۔ ۸ اِس لیے کہ مَرد عورت سے نہیں بلکہ عورت مَرد سے پیدا کی گئی۔ ۹ اور مَرد عورت کی خاطر نہیں بلکہ عورت مَرد کی خاطر پیدا کی گئی۔ ۱۰ اِس لیے اور فرشتوں کے سبب سے عورت کو چاہئے کہ اپنا سر ڈھانکے تاکہ ظاہر ہو کہ وہ مَرد کے تابع ہے۔

۱۱ تو بھی خداوند کی نظر میں عورت بغیر آدمی کے نہیں اور آدمی بغیر عورت کے نہیں۔ ۱۲ کیونکہ جیسے عورت مَرد سے پیدا کی گئی ہے

ویسے ہی مَرد بھی عورت کے وسیلہ سے پیدا ہوتا ہے۔مگر ہر چیز کا خالق خدا ہے۔ [13] تُم خود ہی فیصلہ کرو، کیا کسی عورت کا سر ڈھانکے بغیر خدا سے دعا کرنا مُناسب ہے؟ [14] کیا فطرت خود بھی یہ نہیں سکھاتی کہ اگر کسی مَرد کے سر کے بال لمبے ہوں تو یہ اُس کے لیے شرم کی بات ہے؟ [15] لیکن اگر عورت لمبے بال رکھّے تو یہ اُس کے لیے زینت کا باعث ہیں کیونکہ لمبے بال اُسے گویا پردے کی غرض سے دیئے گئے ہیں۔ [16] اگر کوئی اِس بارے میں حُجّت کرنا چاہے تو اُسے معلوم ہو کہ نہ ہمارا ایسا دستوُر ہے نہ کلیسیاؤں کا۔

عَشائے ربّانی

[17] اب جو ہدایت میں تمہیں دے رہا ہُوں اُس میں تمہارے لیے تعریف کی کوئی بات نہیں کیونکہ جب تُم عبادت کے لیے جمع ہوتے ہو تو اُس سے فائدہ نہیں بلکہ نقصان ہوتا ہے۔ [18] پہلی بات تو یہ ہے کہ جب تمہاری کلیسیا جمع ہوتی ہے تو میں نے سُنا ہے کہ تمہارے درمیان تفرقے اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔میں اِس بات کو کسی حد تک قابلِ یقین سمجھتا ہُوں۔ [19] تُم لوگوں میں بدعتوں کا پایا جانا لازمی ہے تاکہ ظاہر ہو جائے کہ کلیسیا میں کون سے لوگ راہِ راست پر ہیں۔ [20] کیونکہ جب تُم جمع ہوتے ہو تو تمہارا کھانا پینا عشائے ربّانی نہیں ہوسکتا۔ [21] اِس لیے کہ ہر ایک دُوسروں سے پہلے ہی اپنا کھانا کھالیتا ہے۔کوئی تو بھوکا رہ جاتا ہے اور کسی کو نشہ بھی ہوجاتا ہے۔ [22] کیا کھانے اور پینے کے لیے تمہارے گھر موجود نہیں؟ یا پھر خدا کی کلیسیا کی تمہارے نزدیک کوئی اہمیّت نہیں اور جن کے پاس کھانے کو کچھ نہیں ہوتا اُنہیں شرمندہ کرتے ہو؟ میں کہوں بھی تو کیا کہوں؟ کیا تمہاری تعریف کروں؟ میں اِس بارے میں تو تمہاری تعریف نہیں کرسکتا!

[23] یہ بات مجھ تک خداوند کے ذریعہ پہنچی اور میں نے تُم تک پہنچا دی کہ خداوند یسُوعؔ نے جس رات وہ پکڑوایا گیا روٹی لی [24] اور خدا کا شکر ادا کرکے توڑی اور کہا: یہ میرا بدن ہے جو تمہارے لیے ہے، میری یادگاری کے لیے یہی کیا کرو۔ [25] اُسی طرح اُس نے کھانے کے بعد پیالہ بھی لیا اور کہا: یہ پیالہ میرے خُون میں نیا عہد ہے۔جب بھی اِسے پیو میری یادگاری کے لیے پیا کرو۔ [26] کیونکہ جب کبھی تُم یہ روٹی کھاتے اور اِس پیالہ میں سے پیتے ہو تو خداوند یسُوعؔ کی مَوت کا اِظہار کرتے ہو جب تک وہ پھر نہ آجائے۔

[27] اِس لیے جو کوئی غیر مناسب طور پر خداوند کی روٹی کھائے یا اِس پیالہ میں سے پیئے وہ خداوند کے بدن اور خُون کا گنہگار ٹھہرے گا۔ [28] چنانچہ اِس روٹی میں سے کھانے اور اِس پیالہ میں سے پینے سے پہلے ہر شخص کو چاہئے کہ وہ اپنے آپ کو پرکھ لے۔ [29] کیونکہ جو اِس روٹی میں سے کھاتے وقت اور اِس پیالہ میں سے پیتے وقت خداوند کے بدن کو نہیں پہچانتا وہ اِس کھانے اور پینے کے باوجود سزا پائے گا۔ [30] یہی وجہ ہے کہ تُم میں سے بہت سے لوگ کمزور اور بیمار ہیں اور کئی ایک مَر بھی گئے ہیں۔ [31] اگر ہم اپنے آپ کو جانچتے تو سزا نہ پاتے۔ [32] لیکن خداوند ہمیں سزا دے کر ہماری تربیّت کرتا ہے تاکہ ہم دُنیا کے ساتھ مُجرم نہ ٹھہرائے جائیں۔

[33] اِس لیے میرے بھائیو! جب تُم عَشائے ربّانی کے لیے جمع ہوتے ہو تو ایک دُوسرے کا اِنتظار کرو۔ [34] اگر کوئی بھوکا ہو تو اپنے گھر میں کھا لے تاکہ تمہارا جمع ہونا سزا کا باعث نہ ہو۔میں باقی باتوں کا فیصلہ وہاں آکر کروں گا۔

رُوحانی نعمتیں

۱۲ بھائیو! میں نہیں چاہتا کہ تُم رُوحانی نعمتوں کے بارے میں بےخبر رہو۔ [2] تمہیں یاد ہوگا کہ جب تُم مسیحی نہیں ہُوئے تھے تو دُوسروں کی باتوں میں آکر گوُنگے بُتوں کی پیروی کرنے لگے تھے۔ [3] اِس لیے میں تمہیں بتانا چاہتا ہُوں کہ جو شخص خدا کے پاک رُوح کی ہدایت سے کلام کرتا ہے وہ کبھی بھی یسُوعؔ کو ملعوُن نہیں کہہ سکتا اور نہ ہی پاک رُوح کی ہدایت کے بغیر وہ کہہ سکتا ہے کہ یسُوعؔ خداوند ہے۔

[4] نعمتیں تو مختلف ہیں لیکن پاک رُوح ایک ہی ہے [5] خدمتیں بھی طرح طرح کی ہیں لیکن خداوند ایک ہی ہے۔ [6] اُن کے اثرات بھی مختلف ہوتے ہیں لیکن خدا ایک ہی ہے جو سب میں ہر طرح کا اثر پیدا کرتا ہے

[7] لیکن رُوح کا ظہُور ہر شخص کو فائدہ پہچانے کے لیے ہوتا ہے [8] کسی کو پاک رُوح کی طرف سے حکمت کا کلام عطا کیا جاتا ہے اور کسی کو اُسی رُوح کے وسیلہ سے علمیّت کا کلام۔ [9] کسی کو اُسی ایک رُوح سے ایمان اور کسی کو شفا دینے کی توفیق ملتی ہے [10] کسی کو معجزے دکھانے کی قدرت دی جاتی ہے اور کسی کو نبوّت، کسی کو رُوحوں میں امتیاز کرنے کی اہلیّت، کسی کو طرح طرح کی زبانیں بولنے کی قابلیّت اور کسی کو زبانوں کا ترجمہ کرنے کی مہارت۔ [11] یہ ساری نعمتیں وہی ایک رُوح عطا فرماتا ہے اور جیسا چاہتا ہے ہر ایک کو بانٹتا ہے۔

ایک بدن اور کئی اعضاء

[12] بدن ایک ہے مگر اُس کے اعضاء بہت سے ہیں اور جب

یہ بہت سے اعضاء مل جاتے ہیں تو ایک تن ہو جاتے ہیں۔ اِسی طرح مسیح بھی ہے۔ [۱۳] کیونکہ ہم خواہ یہوُدی ہوں یا یُونانی، خواہ غُلام ہوں یا آزاد، سب نے ایک ہی رُوح کے وسیلہ سے ایک بدن ہونے کے لیے بپتسمہ پایا اور ہم سب کو ایک ہی رُوح پلایا گیا۔

[۱۴] بدن ایک عُضو پر نہیں بلکہ بہت سے اعضاء پر مشتمل ہے۔ [۱۵] اگر پاؤں کہے، چونکہ میں ہاتھ نہیں اِس لیے بدن کا حصّہ نہیں تو وہ اِس سبب سے بدن سے جدا تو نہیں؟ [۱۶] اور اگر کان کہے: چونکہ میں آنکھ نہیں اِس لیے بدن کا حِصّہ نہیں تو وہ اِس سبب سے بدن سے الگ تو نہیں۔ [۱۷] اگر سارا بدن آنکھ ہی ہوتا تو وہ کیسے سُنتا؟ اگر سارا بدن کان ہی ہوتا تو وہ کیسے سُونگھتا؟ [۱۸] مگر حقیقت یہ ہے کہ خدا نے ہر عُضو کو بدن میں اپنی مرضی کے مطابق رکھا ہے۔ [۱۹] اگر وہ سب ایک ہی عُضو ہوتے تو بدن کہاں ہوتا؟ [۲۰] مگر اب اعضاء تو کئی ہیں لیکن بدن ایک ہی ہے۔

[۲۱] آنکھ ہاتھ سے نہیں کہہ سکتی کہ مجھے تیری ضرورت نہیں اور نہ سر پاؤں سے کہہ سکتا ہے کہ میں تیرا محتاج نہیں۔ [۲۲] بدن کے وہ اعضاء جو غیر اہم اور بڑے کمزور دکھائی دیتے ہیں، دراصل ایسے ہیں کہ اُن کے بغیر ہمارا گزارہ ہی نہیں ہو سکتا۔ [۲۳] اور وہ اعضاء جنہیں ہم دُوسرے اعضاء سے حقیر جانتے ہیں، اُن ہی کو زیادہ عزّت دیتے ہیں اور اِس احتیاط سے اُن کی نگہداشت کرتے ہیں۔ [۲۴] جسے ہم اپنے دُوسرے زیبا اعضاء کے لیے ضروری نہیں سمجھتے۔ مگر خدا نے بدن کو ایسے طریقے سے بنایا ہے کہ اُس کے جن اعضاء کو کم اہم سمجھا جاتا ہے وہی زیادہ عزّت کے لائق ہیں۔ [۲۵] تاکہ بدن میں تفرقہ نہ ہو بلکہ اُس کے سب اعضاء ایک دُوسرے کی برابر فکر رکھیں۔ [۲۶] اگر بدن کا ایک عُضو دُکھ پاتا ہے تو سب اعضاء اُس کے ساتھ دُکھ پاتے ہیں اور اگر ایک عُضو عزّت پاتا ہے تو سب اعضاء اُس کی خُوشی میں شریک ہوتے ہیں۔

[۲۷] پس تُم مل کر مسیح کا بدن ہو اور فرداً فرداً اُس کے اعضاء ہو [۲۸] اور خدا نے کلیسیا میں بعض اشخاص کو الگ الگ رُتبہ دیا ہے۔ پہلے رسوُل ہیں، دُوسرے نبی، تیسرے اُستاد، پھر معجزے دکھانے والے، اِس کے بعد شفا دینے والے، پھر مددگار، پھر منتظم اور پھر طرح طرح کی زبانیں بولنے والے۔ [۲۹] کیا سب رسوُل ہیں؟ کیا سب نبی ہیں؟ کیا سب اُستاد ہیں؟ کیا سب معجزے دکھاتے ہیں؟ [۳۰] کیا سب کو شفا دینے کی قوّت ملی ہے؟ کیا سب طرح طرح کی زبانیں بول سکتے ہیں؟ کیا سب ترجُمہ کر سکتے ہیں؟ [۳۱] تُم بڑی سے بڑی نعمتیں حاصل کرنے کی آرزو میں رہو لیکن اب میں تمہیں سب سے عمدہ طریقہ بتاتا ہُوں۔

محبّت

۱۳ اگر میں اِنسانوں اور فرشتوں کی زبانیں بول سکوُں لیکن محبّت سے خالی رہوں تو میں ٹھنٹھناتے ہُوئے پیتل یا جھنجھناتی ہُوئی جھانجھ کی مانند ہُوں۔ [۲] اگر مجھے نبوّت کرنے کی نعمت مل جائے اور میں ہر راز اور ہر علم سے واقف ہو جاؤں اور میرا ایمان اِتنا کامل ہو کہ پہاڑوں کو سرکا دُوں، لیکن محبّت سے خالی رہوُں، تو میں کچھ بھی نہیں۔ [۳] اور اگر اپنا مال غریبوں میں بانٹ دُوں اور اپنا بدن جلائے جانے کے لیے دے دُوں اور محبّت سے خالی رہوُں تو مجھے کوئی فائدہ نہیں۔

[۴] محبّت صابر اور مہربان ہوتی ہے۔ حسد نہیں کرتی، شیخی نہیں مارتی، گھمنڈ نہیں کرتی۔ [۵] بدتمیزی نہیں کرتی، خودغرض نہیں ہوتی، طیش میں نہیں آتی، بدگُمانی نہیں کرتی۔ [۶] ناراستی سے نہیں بلکہ راستی سے خوش ہوتی ہے۔ [۷] سب کا پردہ رکھتی ہے، ہمیشہ بھروسہ کرتی ہے، ہمیشہ اُمید رکھتی ہے، ہمیشہ برداشت سے کام لیتی ہے۔

[۸] محبّت لازوال ہے۔ نبوّتیں موقوف ہو جائیں گی؛ زبانیں جاتی رہیں گی؛ علم مِٹ جائے گا۔ [۹] کیونکہ ہمارا علم ناقص ہے اور ہماری نبوّت ناتمام، [۱۰] لیکن جب کامل آئے گا تو ناقص جاتا رہے گا۔ [۱۱] جب میں بچّہ تھا تو بچّے کی طرح بولتا تھا، بچّے کی سی طبیعت تھی۔ لیکن جب جوان ہُوا تو بچپن کی باتیں چھوڑ دیں۔ [۱۲] اِس وقت تو ہمیں آئینہ میں دھُندلا سا دکھائی دیتا ہے لیکن اُس وقت رُوبرو دیکھیں گے۔ اِس وقت میرا علم ناقص ہے مگر اُس وقت میں پوُرے طور پر پہچان لُوں گا، جیسے میں پہچانا گیا ہُوں۔

[۱۳] غرض ایمان، اُمید اور محبّت یہ تینوں دائمی ہیں لیکن محبّت اِن میں افضل ہے۔

پاک رُوح کی نعمتیں

۱۴ محبّت کے طالب رہو اور رُوحانی نعمتوں کے حاصل کرنے کا بھی شوق رکھّو، خاص طور پر نبوّت کرنے کی نعمت کا۔ [۲] اِس کی وجہ یہ ہے کہ جو کسی اجنبی زبان میں کلام کرتا ہے وہ اِنسان سے نہیں بلکہ خدا سے ہمکلام ہوتا ہے کیونکہ اُس کی بات کوئی نہیں سمجھتا۔ وہ پاک رُوح کی قدرت سے راز کی باتیں کہتا ہے۔ [۳] لیکن جو نبوّت کرتا ہے وہ لوگوں سے اُن کی ترقّی، نصیحت اور تسلّی کی باتیں کرتا ہے۔ [۴] جو کسی اجنبی زبان میں کلام کرتا ہے وہ اپنے فائدہ کے لیے ایسا کرتا ہے۔ مگر جو نبوّت کرتا ہے وہ کلیسیا کی بھلائی کے لیے ایسا کرتا ہے۔ [۵] اگر تُم سب کے سب اجنبی زبانوں

میں کلام کرسکو تو مجھے بڑی خُوشی ہوگی لیکن زیادہ خُوشی اِس بات سے ہوگی کہ تُم نبوّت کرسکو۔ کیونکہ جو اجنبی زبانیں بولتا ہے، اگر وہ کلیسیا کی ترقّی کے خیال سے اُن کا ترجُمہ نہ کرے تو نبوّت کرنے والا اُس سے بڑا ہے۔

[۶] پس اَے بھائیو! اگر میں تمہارے پاس آکر اجنبی زبانوں میں کلام کروں لیکن تُم سے کسی مکاشفہ یا علم یا نبوّت یا تعلیم کی باتیں نہ کہُوں تو تمہیں کیا فائدہ ہوگا؟ [۷] اگر بانسری یا بربط ایسے بے جان سازوں کو بجاتے وقت اُن کے سُر صاف صاف نہ نکلیں تو جو راگ بجایا جا رہا ہے اُسے کون پہچان سکے گا؟ [۸] اگر تُرہی کی آواز صاف صاف سُنائی نہ دے تو کون جنگ کے لیے تیّار ہوگا؟ [۹] ویسے ہی اگر تُم زبان سے صاف صاف بات نہ کہو گے تو کون تمہاری سمجھے گا؟ سُننے والے سوچیں گے کہ تُم ہوا سے باتیں کر رہے ہو۔ [۱۰] دُنیا میں بے شمار زبانیں پائی جاتی ہیں اور اُن میں سے کوئی بھی بے معنی نہیں۔ [۱۱] لیکن اگر میں کسی زبان کو سمجھ نہ سکوں تو میں اُس زبان کے بولنے والے کی نظر میں اجنبی ٹھہرُوں گا اور وہ بھی میری نظر میں اجنبی ٹھہرے گا۔ [۱۲] اسی طرح جب تُم رُوحانی نعمتوں کے پانے کی آرزو کرو تو کوشش کرو کہ تمہاری رُوحانی نعمتوں کے اضافہ سے کلیسیا کی ترقّی ہو۔

[۱۳] چنانچہ وہ جو کسی اجنبی زبان میں کلام کرتا ہے دعا کرے کہ وہ اُس کا ترجُمہ بھی کر سکے۔ [۱۴] کیونکہ اگر میں کسی اجنبی زبان میں دعا کرُوں تو میری رُوح تو دعا کرتی ہے مگر میری عقل بیکار رہتی ہے۔ [۱۵] لہٰذا مجھے کیا کرنا چاہیے؟ میں رُوح اور عقل دونوں سے دعا کرُوں گا اور حمد کے گیت گاؤں گا۔ [۱۶] اگر تُو صرف رُوح ہی سے خدا کی تعریف کرے تو ناواقف شخص تیری شکرگزاری پر کیسے "آمین" کہے گا؟ کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ تُو کیا کہہ رہا ہے۔ [۱۷] تُو تو بلاشک خدا کا شکر ادا کرتا ہے جو اچھّی بات ہے لیکن اِس سے دُوسرے کی ترقّی نہیں ہوتی۔

[۱۸] میں خدا کا شکر ادا کرتا ہُوں کہ میں تُم میں سب سے زیادہ غیر زبانیں بولتا ہُوں۔ [۱۹] لیکن کلیسیا میں کسی غیر زبان میں دس ہزار باتیں کہنے سے مجھے یہ زیادہ پسند ہے کہ اَوروں کی تعلیم کے لیے صرف پانچ باتیں عقل سے کہُوں۔

[۲۰] بھائیو! تُم عقل کے لحاظ سے بچّے نہ بنے رہو۔ ہاں، بدی کے لحاظ سے تو بچّوں کی طرح معصوم رہو لیکن جہاں تک عقل سے کام لینے کا سوال ہے، اپنے آپ کو بالغ ثابت کرو۔ [۲۱] توریت میں لکھا ہے کہ

خداوند فرماتا ہے
میں اِس اُمّت سے بیگانہ زبانوں میں
اور بیگانہ ہونٹوں سے باتیں کرُوں گا،
پھر بھی وہ میری نہ سُنیں گے۔

[۲۲] پس اجنبی زبانیں مسیحیوں کے لیے نہیں بلکہ غیر مسیحیوں کے لیے نشان ہیں۔ اور نبوّت غیر مسیحیوں کے لیے نہیں بلکہ مسیحیوں کے لیے نشان ہے۔ [۲۳] اگر ساری کلیسیا ایک جگہ جمع ہو اور سب کے سب اجنبی زبانیں بولنے لگیں اور کچھ غیر واقف یا غیر مسیحی لوگ اندر آجائیں تو کیا وہ تمہیں پاگل نہیں سمجھیں گے؟ [۲۴] لیکن اگر سب نبوّت کریں اور کوئی غیر مسیحی یا غیر واقف شخص وہاں آجائے تو وہ تمہاری باتیں سُن کر قائل ہو جائے گا اور سب لوگ اُسے اچھّی طرح پرکھ بھی لیں گے۔ [۲۵] اُس کے دل کے بھید ظاہر ہو جائیں گے اور وہ بھی مُنہ کے بل گر کر خدا کو سجدہ کرے گا اور اِقرار کرے گا کہ خدا سچ مُچ تمہارے درمیان موجود ہے۔

عبادت اور تنظیم

[۲۶] بھائیو! جب تُم عبادت کی غرض سے جمع ہوتے ہو تو کسی کا دل چاہتا ہے کہ گیت گائے، کوئی تعلیم دینا چاہتا ہے، کوئی مکاشفہ کی بات کہنا چاہتا ہے، کوئی کسی بیگانہ زبان میں کلام کرنا چاہتا ہے، کوئی اُس کا ترجُمہ کرنا چاہتا ہے، لازم ہے کہ جو کچھ کیا جائے کلیسیا کی ترقّی کے لیے ہو۔ [۲۷] اگر کچھ لوگ بیگانہ زبان میں کلام کرنا چاہیں تو دو یا زیادہ سے زیادہ تین شخص باری باری بولیں اور کوئی اُن کا ترجُمہ کرے [۲۸] اگر کوئی ترجُمہ کرنے والا موجود نہ ہو تو بیگانہ زبان بولنے والا خاموش رہے اور دل ہی دل میں خدا سے باتیں کرلے۔

[۲۹] جو نبوّت کرنا چاہیں، اُن میں سے دو یا تین کلام کریں اور باقی اُن کے کلام کو پرکھیں۔ [۳۰] لیکن اگر ایک کے کلام کرتے وقت کسی دُوسرے پر جو نزدیک بیٹھا ہو وحی اُترنے لگے تو پہلا شخص خاموش ہو جائے [۳۱] اِس طرح تُم سب ایک ایک کرکے نبوّت کر سکو گے اور سب لوگ سیکھیں گے اور اُن کا حوصلہ بڑھے گا۔ [۳۲] اور نبوّت کرنے والوں کی رُوحیں اُن کے تابع ہوتی ہیں [۳۳] اِس لیے کہ خدا بدنظمی کا نہیں بلکہ امن کا بانی ہے۔

اور جیسا مُقدّسوں کی سب کلیسیاؤں میں دستُور ہے [۳۴] عورتیں کلیسیا کے اجتماع میں خاموش رہیں۔ اُنہیں بولنے کی اجازت نہیں بلکہ تابع رہیں جیسا کہ توریت میں بھی مرقوم ہے۔ [۳۵] ہاں اگر کوئی بات پُوچھنا چاہیں تو گھر میں اپنے شوہروں سے پُوچھیں۔ اِس لیے

کہ یہ شرم کی بات ہے کہ عورت کلیسیا کے اجتماع میں بولے۔
[۳۶] کیا تُم لوگوں کا یہ گُمان ہے کہ خُدا کا پیغام تُم لوگوں سے شروع ہُوا ہے یا صرف تُم ہی تک پہنچا ہے؟ [۳۷] اگر کوئی دعویٰ کرتا ہے کہ اُسے نبوّت کرنے کی نعمت ملی ہے یا وہ کسی اور رُوحانی نعمت سے نوازا گیا ہے تو اُسے معلوم ہونا چاہئے کہ جو کچھ میں لکھ رہا ہُوں وہ بھی خُداوند ہی کا حکم ہے۔ [۳۸] اگر وہ انجان بنتا ہے تو اُسے انجان بنا رہنے دو۔
[۳۹] پس اَے میرے بھائیو! نبوّت کرنے کی آرزو رکھّو اور بیگانہ زبانیں بولنے سے کسی کو منع مت کرو۔ [۴۰] لیکن یہ سب کچھ شایستگی اور قرینہ سے عمل میں آئے۔

مسیح کا زندہ ہو جانا

۱۵ اب اَے بھائیو! میں تمہیں وہ خُوشخبری یاد دلانا چاہتا ہُوں جو میں پہلے تمہیں دے چُکا ہُوں، جسے تُم نے قبُول کر لیا تھا اور جس پر تُم مضبوطی سے قائم ہو [۲] اُسی کے وسیلہ تُم نجات بھی پاتے ہو۔ شرط یہی ہے کہ تُم اُس خُوشخبری کو یاد رکھّو جو میں نے تمہیں دی تھی ورنہ تمہارا ایمان لانا بے فائدہ ہے۔
[۳] کیونکہ ایک بڑی اہم بات جو مجھ تک پہنچی اور میں نے تمہیں سُنائی یہ ہے کہ کتابِ مُقدّس کے مطابق مسیح ہمارے گناہوں کے لیے قُربان ہُوا، [۴] دفن ہُوا اور کتابِ مُقدّس کے مطابق تیسرے دِن زندہ ہو گیا۔ [۵] اور کیفؔا کو اور پھر دُوسرے رسُولوں کو دکھائی دیا۔ [۶] اُس کے بعد پانچ سَو سے زیادہ مسیحی بھائیوں کو ایک ساتھ دکھائی دیا جن میں سے اکثر اب تک زندہ ہیں، بعض البتہ مَر چُکے ہیں۔ [۷] پھر یعقوبؔ کو دکھائی دیا۔ اِس کے بعد سب رسُولوں کو [۸] اور سب سے آخر میں مجھے دکھائی دیا جو گویا ''ادھورے دِنوں کی پیدایش ہُوں۔'' [۹] اِس لیے کہ میں رسُولوں میں سب سے چھوٹا ہُوں بلکہ رسُول کہلانے کے لائق بھی نہیں کیونکہ میں نے خُدا کی کلیسیا کو ستایا تھا۔ [۱۰] لیکن اب میں جو کچھ ہُوں، خُدا کے فضل سے ہُوں اور اُس کا فضل جو مجھ پر ہُوا رائیگاں نہیں ہُوا کیونکہ میں نے اُن سب سے زیادہ محنت کی اور یہ محنت میں نے اپنی کوشش سے نہیں کی بلکہ خُدا کے فضل نے مجھ سے کرائی۔ [۱۱] لہٰذا خواہ میں ہُوں یا خواہ وہ، ہماری خُوشخبری ایک ہی ہے اور اُسی پر تُم ایمان لائے۔

مُردوں کی قیامت

[۱۲] جب ہم مسیح کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کی منادی کرتے ہیں تو تُم میں سے بعض کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ مُردے زندہ نہیں ہوتے؟ [۱۳] اگر مُردوں کی قیامت نہیں تو مسیح بھی زندہ نہیں ہُوا [۱۴] اور اگر مسیح زندہ نہیں ہُوا تو ہماری منادی کا کوئی فائدہ نہیں اور تمہارا ایمان لانا بھی بے فائدہ ٹھہرا۔ [۱۵] اگر مُردوں کا جی اُٹھنا ممکن نہیں تو گویا خُدا نے مسیح کو بھی زندہ نہیں کیا، تو ہماری یہ گواہی کہ اُس نے مسیح کو زندہ کیا، جھوٹی ٹھہری۔ [۱۶] اگر مُردے زندہ نہیں ہوتے تو مسیح بھی زندہ نہیں ہُوا۔ [۱۷] اور اگر مسیح زندہ نہیں ہُوا تو تمہارا ایمان بے فائدہ ہے اور تُم ابھی تک اپنے گناہوں میں گرفتار ہو۔ [۱۸] بلکہ جو لوگ مسیحی ہو کر مَر گئے وہ بھی ہلاک ہُوئے۔ [۱۹] اگر مسیح پر ایمان لانے سے ہماری اُمید صرف اِسی زندگی تک محدود ہے تو ہم تمام اِنسانوں سے زیادہ بدنصیب ہیں۔
[۲۰] لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ مسیح مُردوں میں سے زندہ ہو گیا، لہٰذا وہ مُردوں میں سے جی اُٹھنے والا پہلا شخص ہے۔ [۲۱] کیونکہ جب اِنسان کے ذریعہ مَوت آئی تو اِنسان ہی کے ذریعہ سے مُردوں کی قیامت بھی آئی۔ [۲۲] اور جیسے آدؔم سے نسبت رکھنے کے باعث سب اِنسان مَرتے ہیں ویسے ہی مسیح سے نسبت رکھنے والے سب کے سب زندہ کیے جائیں گے۔ [۲۳] لیکن ہر ایک اپنی اپنی باری کے مطابق، سب سے پہلے مسیح، پھر مسیح کے آنے پر اُس کے لوگ۔ [۲۴] تب آخرت ہوگی۔ اُس وقت مسیح ساری حکومت، کُل اِختیار اور قدرت نیست کر کے سلطنت خُدا باپ کے حوالہ کر دے گا۔ [۲۵] کیونکہ اپنے سارے دُشمنوں کو شکست دینے اور مطیع کر لینے تک مسیح کا سلطنت کرنا لازم ہے۔ [۲۶] آخری دُشمن جو نیست کیا جائے گا وہ مَوت ہے۔ [۲۷] پاک کلام کے مطابق خُدا نے سب کچھ اُس کے قبضہ میں دے دیا ہے۔ لہٰذا جب پاک کلام کہتا ہے کہ سب کچھ اُس کے قبضہ میں دے دیا گیا تو ظاہر ہے کہ خُدا قبضہ دینے والے کی حیثیت سے قبضہ سے باہر رہا۔ [۲۸] اور جب سب کچھ خُدا کے تابع ہو گا تو بیٹا خُود بھی اُس کے تابع ہو جائے گا جس نے سب چیزیں بیٹے کے تابع کر دیں تا کہ خُدا ہی سب میں سب کچھ ہو۔
[۲۹] اگر مُردوں کی قیامت ہے ہی نہیں تو وہ لوگ کیا کریں گے جو مُردوں کی خاطر بپتسمہ لیتے ہیں؟ اگر مُردے زندہ ہی نہیں ہوتے تو پھر اُن کے لیے بپتسمہ کیوں لیا جاتا ہے؟ [۳۰] اور ہم بھی کس لیے ہر وقت خطرہ میں پڑے رہتے ہیں؟ [۳۱] بھائیو! میں خُداوند مسیح میں ہوتے ہُوئے تُم پر فخر کرتا ہُوں اور اِسی فخر کی قسم کھا کر کہتا ہُوں کہ میں تو ہر روز مَوت کے مُنہ میں جاتا ہُوں۔ [۳۲] اگر میں محض اِنسانی غرض سے اِفسُسؔ میں درِندوں سے لڑا تو مجھے کیا فائدہ ہُوا؟ اگر مُردے زندہ نہیں کیے جائیں گے،

تو آؤ کھائیں، پئیں،
کیونکہ کل تو مرنا ہی ہے۔

۳۳ دھوکے میں نہ رہو۔ بُرے لوگوں کی صحبت میں رہنے سے اچھی عادتیں بگڑ جاتی ہیں۔ ۳۴ ہوش میں آؤ اور گناہ سے دُور رہو۔ کتنی شرم کی بات ہے کہ تُم میں بعض ابھی تک خدا سے ناآشنا ہیں۔

جلالی جسم

۳۵ ممکن ہے کہ کوئی یہ سوال کرے کہ مُردوں کا زندہ ہونا کس طرح ممکن ہے؟ اگر ممکن ہے تو اُن کا جسم کیسا ہوگا؟ ۳۶ اُسے بتاؤ کہ اَے نادان! اُس بیج کو دیکھ جو تُو بوتا ہے۔ جب تک وہ خاک میں نہیں مل جاتا، اُگتا نہیں۔ ۳۷ اور جو دانہ تُو بوتا ہے وہ اُگنے والے پودے سے فرق ہوتا ہے۔ وہ محض ایک دانہ ہوتا ہے، خواہ گیہوں کا ہو، خواہ کسی اور اناج کا۔ ۳۸ لیکن خدا اُس دانہ کو اپنی مرضی کے مطابق جسم عطا فرماتا ہے۔ بلکہ ہر بیج کو اُس کی نوع کے مطابق ایک خاص جسم دیتا ہے۔ ۳۹ سب گوشت ایک طرح کا نہیں ہوتا۔ آدمیوں کا گوشت اور ہے، جانوروں کا اور ہے، پرندوں کا اور ہے اور مچھلیوں کا اور ہے۔ ۴۰ آسمانی جسم بھی ہیں اور زمینی بھی۔ مگر آسمانیوں کی شان اور ہے اور زمینیوں کی اور۔ ۴۱ آفتاب کا جلال اور ہے، مہتاب کا اور، ستاروں کا اور بلکہ ستارے ستارے کے جلال میں فرق ہے۔

۴۲ مُردوں کی قیامت بھی ایسی ہی ہے۔ جسم فنا کی حالت میں دفن کیا جاتا ہے اور بقا کی حالت میں جی اُٹھتا ہے ۴۳ وہ بےحُرمتی کی حالت میں گاڑا جاتا ہے اور عظمت کی حالت میں زندہ کیا جاتا ہے۔ کمزوری کی حالت میں بویا جاتا ہے اور قوّت کی حالت میں جی اُٹھتا ہے۔ ۴۴ نفسانی جسم دفن کیا جاتا ہے اور رُوحانی جسم جی اُٹھتا ہے۔

اگر نفسانی جسم ہے تو رُوحانی بھی ہے۔ ۴۵ چنانچہ لکھا ہے کہ پہلا آدمی یعنی آدم زندہ نفس بنا، آخری آدم زندگی بخشنے والی رُوح بنا۔ ۴۶ لیکن رُوحانی پہلے نہ تھا بلکہ نفسانی تھا، بعد میں رُوحانی ہُوا۔ ۴۷ پہلا آدمی زمین کی خاک سے بنایا گیا مگر آخری آدمی آسمان سے آیا۔ ۴۸ خاکی اِنسان، آدم کی طرح خاکی ہیں لیکن رُوحانی اِنسان آسمان سے آنے والے کی طرح رُوحانی ہیں۔ ۴۹ جس طرح ہم اُس خاکی کی صورت پر پیدا ہُوئے اُسی طرح ہم اُس آسمانی کے مشابہ بھی ہوں گے۔

۵۰ بھائیو! میرا مطلب یہ ہے کہ جسمِ اِنسانی جو خُون اور گوشت کا مُرکّب ہے خدا کی بادشاہی کا وارث نہیں ہوسکتا اور نہ فنا بقا کی وارث ہوسکتی ہے۔ ۵۱ دیکھو، میں تمہیں ایک راز کی بات بتاتا ہُوں۔ ہم سب مَوت کی نیند نہیں سوئیں گے لیکن بدل ضرور جائیں گے۔ ۵۲ یہ پلک جھپکتے ہی ہو جائے گا یعنی ایک دم جب آخری نرسنگا پھُونکا جائے گا۔ کیونکہ سارے مُردے نرسنگے کے پھُونکے جانے پر غیرفانی جسم پا کر زندہ ہو جائیں گے اور ہم سب بدل جائیں گے۔ ۵۳ کیونکہ ہمارے فانی جسم کو بقا کے لباس کی ضرورت ہے تاکہ اِس مرنے والے جسم کو حیاتِ ابدی مل جائے۔ ۵۴ اور جب فانی جسم بقا کا لباس پہن چکے گا اور یہ مرنے والا جسم حیاتِ ابدی پالے گا تو پاک کلام کی یہ بات پُوری ہوگی کہ مَوت فتح کا لُقمہ ہوگئی ہے۔

۵۵ اَے مَوت، تیری فتح کہاں رہی؟
اَے مَوت! تیرا ڈنک کہاں رہا؟

۵۶ مَوت کا ڈنک گناہ ہے اور گناہ کا زور شریعت ہے۔ ۵۷ مگر خدا کا شکر ہو کہ وہ ہمارے خداوند یسُوع مسیح کے وسیلہ سے ہمیں فتح بخشتا ہے۔

۵۸ اِس لیے میرے عزیز بھائیو! ثابت قدم رہو اور خداوند کی خدمت میں ہمیشہ سرگرم رہو۔ کیونکہ تُم جانتے ہو کہ خداوند میں تمہاری محنت بےفائدہ نہیں ہے۔

مختلف ہدایات

۱۶ جو چندہ مسیحی مُقدّسوں کے لیے جمع کیا جاتا ہے اُس کے بارے میں تُم میری اِس ہدایت پر عمل کرو جو میں نے گلتیہ کی کلیسیاؤں کو دی ہے۔ ۲ یعنی ہر اِتوار کو تُم میں سے ہر شخص اپنی آمدنی کے مطابق اپنے پاس کچھ جمع کرکے رکھتا رہے تاکہ جب میں آؤں تو تمہیں چندہ جمع کرنے کی ضرورت نہ ہو۔ ۳ اور جب میں وہاں آؤں گا تو جنہیں تُم منظور کرو گے اُنہیں میں خط دے کر بھیج دُوں گا تاکہ وہ تمہاری خیرات یروشلیم پہنچا دیں۔ ۴ اگر میرا جانا بھی مناسب ہوگا تو وہ میرے ہی ساتھ جاسکتے ہیں۔

۵ میں مکدُنیہ ہوتا ہُوا تمہارے پاس آؤں گا کیونکہ وہاں مجھے جانا ہی ہے۔ ۶ شاید تمہارے پاس کچھ دِن رُکوں بلکہ سردی کا موسم بھی تمہارے یہاں ہی کاٹوں۔ پھر اُمید ہے کہ جہاں مجھے جانا ہوگا تُم مجھے بھجوا دو گے۔ ۷ میں یہ نہیں چاہتا کہ میری ملاقات تُم سے راستہ میں ہو۔ اِس لیے اگر خدا کی مرضی ہُوئی تو میں کچھ عرصہ تمہارے پاس رہُوں گا۔ ۸ عیدِ پنتکُست تک تو میں اِفسُس میں

رہُوں گا۔ ۹ کیونکہ یہاں میرے لیے منادی کرنے کا ایک وسیع دروازہ کھُلا ہُوا ہے، حالانکہ مخالفت کرنے والے بھی بہت ہیں۔
۱۰ اگر تیمتھیُس وہاں پہنچ جائے تو اُسے خُوشی کے ساتھ قبُول کرنا کیونکہ وہ بھی میری طرح خداوند کی خدمت میں لگا ہُوا ہے۔
۱۱ کوئی اُس سے حقارت کے ساتھ پیش نہ آئے۔ اُسے میرے پاس صحیح سلامت بھیج دینا۔ میں اُس کا اور دُوسرے مسیحی بھائیوں کا اِنتظار کر رہا ہُوں۔
۱۲ بھائی اپلوّس کے بارے میں تمہیں معلوم ہو کہ میں نے بہت کوشش کی کہ وہ بھی مسیحی بھائیوں کے ساتھ تمہارے پاس آئے لیکن اِس وقت وہ راضی نہ ہُوا، بعد میں مناسب موقع ملتے ہی وہ بھی آئے گا۔
۱۳ جاگتے رہو، اپنے ایمان پر قائم رہو، بہادر بنو اور مضبوط ہوتے جاؤ۔ ۱۴ جو کچھ کرتے ہو محبّت سے کرو۔
۱۵ بھائیو! تُم ستفناس اور اُس کے گھر والوں کو توجانتے ہی ہو۔ وہ اخیہ میں سب سے پہلے مسیحی ہُوئے تھے۔ اُنہوں نے مسیحیوں کی خدمت اور مدد کرنے کے لیے اپنی زندگی وقف کر رکھی ہے۔ ۱۶ میں تمہاری منّت کرتا ہُوں کہ ایسے لوگوں کے تابع رہو بلکہ ہر کسی کے جو اِس کام اور محنت میں اُن کا شریک ہے۔ ۱۷ میں ستفناس، فرتُوناتُس اور اخیکُس کے آجانے سے خُوش ہُوں کیونکہ جو تُم سے رہ گیا تھا، اُنہوں نے پُورا کر دیا۔ ۱۸ اُنہوں نے تمہاری طرح مجھے بھی تازہ کر دیا۔ ایسوں کی قدر کرنا ضروری ہے۔
۱۹ اخیہ کی کلیسیائیں تمہیں سلام کہتی ہیں۔ اکوِلہ اور پرسِلّہ، اُس کلیسیا سمیت جو اُن کے گھر میں جمع ہوتی ہے، تمہیں مسیح کے نام سے بہت بہت سلام کہتے ہیں۔ ۲۰ یہاں کے سب مسیحی بھائی تمہیں سلام کہتے ہیں۔ بوسہ لے کر ایک دُوسرے کو سلام کہو۔
۲۱ میں پَولُس اپنے ہاتھ سے سلام لکھتا ہُوں۔
۲۲ جو کوئی خداوند سے محبّت نہیں رکھتا وہ ملعُون ہو۔ ہمارا خداوند آنے والا ہے۔
۲۳ خداوند یسُوع مسیح کا فضل تُم پر ہوتا رہے۔
۲۴ میری محبّت مسیح یسُوع میں تُم سب کے ساتھ برقرار رہے۔ آمین۔

کُرِنتھیوں کے نام پَولُس رسُول کا دُوسرا خط

پیش لفظ

پَولُس رسُول نے یہ خط بھی اِفسُس شہر سے کُرِنتھُس کی کلیسیا کو ۵۷ عیسوی کے درمیان لکھا تھا اور اسے طِطُس کے ہاتھ روانہ کیا تھا۔ اُس کے پہلے خط سے کلیسیا کی بعض غلط فہمیاں دُور ہوگئی تھیں۔ اِس کے باوجود پَولُس کے مخالفین اُس کی رسالت کے متعلق لوگوں کے دلوں میں شکوک پیدا کرنے کی کوشش کرتے رہتے تھے۔ اُسے ایسے لوگوں کی سرگرمیوں سے صدمہ پہنچا تھا۔ وہ کلیسیا کو آنے والے خطروں سے آگاہ کرنا چاہتا تھا۔ اُس نے یہ خط بھیج کر اُنہیں ہوشیار رہنے کی تاکید کی۔ یہی وجہ ہے کہ اِس خط میں پَولُس کا لہجہ قدرے سخت ہے۔

اِس خط میں پَولُس نے اپنے عجیب و غریب ذاتی تجربات بھی بیان کیے ہیں (باب ۱۲:۱-۱۰)۔ ساتھ ہی اُس نے کلیسیا سے درخواست کی ہے کہ وہ یہوُدیہ کے ضرورتمند مسیحیوں کے لیے چندہ جمع کریں۔

پَولُس نے اِس خط میں اپنے اس دعوےٰ پر کہ وہ خداوند یسُوع مسیح کا مُقرّر کیا ہُوا رسُول ہے، بڑا زور دیا ہے اور وہ اپنے مخالفین کو اُن کے اعتراضات کا جواب دینے کے لیے تیّار رہے۔

خط کا آغاز

۱ پَولُس کی طرف سے جو خدا کی مرضی سے مسیح یسوع کا رسول ہے اور بھائی تیمتھیس کی طرف سے بھی۔
خدا کی کلیسیا کے نام جو کُرنتھس شہر میں ہے اور تمام اخیہ کے سب مسیحی مُقدّسین کے نام۔
۲ ہمارے خدا باپ اور ہمارے خداوند یسوع مسیح کی طرف سے تمہیں فضل اور اطمینان حاصل ہوتا رہے۔

خدا کی شکرگزاری

۳ ہمارے خداوند یسوع مسیح کے خدا اور باپ کی تعریف ہو! وہ نہایت ہی رحیم باپ ہے اور بڑی تسلّی دینے والا خدا ہے۔ ۴ وہی ہماری ساری مصیبتوں میں ہمیں تسلّی دیتا ہے تاکہ ہم اُس خداداد تسلّی سے دُوسروں کو بھی تسلّی دے سکیں جو کسی بھی طرح کی مصیبت میں مبتلا ہیں۔ ۵ کیونکہ جس طرح مسیح کی خاطر ہمارے دُکھ بڑھتے جاتے ہیں اُسی طرح ہمیں مسیح کے وسیلہ سے تسلّی بھی زیادہ ملتی ہے۔ ۶ اگر ہم مصیبت اُٹھاتے ہیں تو تمہاری تسلّی اور نجات کے لیے اُٹھاتے ہیں اور اگر تسلّی پاتے ہیں تو وہ بھی تمہاری تسلّی کے لیے پاتے ہیں۔ اِس تسلّی کا اثر یہ ہوگا کہ تُم بھی اُن مصیبتوں کو صبر کے ساتھ برداشت کر سکو گے جنہیں ہم برداشت کرتے ہیں۔ ۷ اور ہم تمہاری طرف سے بڑے پُراُمید ہیں کیونکہ ہمیں یقین ہے کہ جس طرح تُم دُکھوں میں ہمارے شریک ہوا اُسی طرح ہماری تسلّی میں بھی شریک ہو۔

۸ بھائیو! ہم نہیں چاہتے کہ تُم ہماری اُس مصیبت سے بےخبر رہو جو آسیہ میں ہم پر آئی۔ یہ مصیبت اِس قدر شدید اور ہماری قوّتِ برداشت سے باہر تھی کہ ہم تو زندگی سے بھی ہاتھ دھو بیٹھے تھے۔ ۹ ہمیں یقین تھا کہ ہماری مَوت کا فتویٰ صادر ہو چُکا ہے۔ اِس تجربہ نے ہمیں اپنے آپ کی بجائے اُس خدا پر بھروسا رکھنا سِکھایا جو مُردوں کو زندہ کرتا ہے۔ ۱۰ اُس نے ہمیں بڑی ہلاکت سے چھُڑا لیا اور چھُڑاتا ہے اور ہمیں اُمید ہے کہ وہ آیندہ بھی چھُڑاتا رہے گا۔ ۱۱ اگر تُم مل کر دعا سے ہماری مدد کرو گے تو وہ فضل جو بہت سے لوگوں کی دعاؤں کے وسیلہ سے ہم پر ہُوا ہے اُس کے لیے بہت سے لوگ ہماری خاطر خدا کا شکر ادا کریں گے۔

پَولُس کے اِرادہ میں تبدیلی

۱۲ ہم بڑی دیانتداری اور فخر سے کہہ سکتے ہیں کہ ہم لوگ دنیا والوں کے اور خاص طور پر تمہارے ساتھ خداداد پاکیزگی اور سچّائی کے ساتھ پیش آتے رہے ہیں جو دُنیوی حکمت کی نہیں بلکہ خدا کے فضل کی بدولت ہے۔ ۱۳ ہم تمہیں وہی باتیں لکھتے ہیں جو سچّی ہیں اور جنہیں تُم پڑھ سکتے ہو اور مانتے بھی ہو اور اُمید ہے کہ آخر تک مانتے رہو گے۔ ۱۴ تُم نے کسی حد تک تو یہ بات مان لی ہے اور پُوری طرح مان بھی لو گے کہ جس طرح ہم تمہارے لیے باعثِ فخر ہیں، اُسی طرح تُم بھی خداوند یسوع کے دِن ہمارے لیے فخر کا باعث ہو گے۔

۱۵ اِسی بھروسے پر میں نے اِرادہ کیا تھا کہ پہلے تمہارے پاس آؤں تاکہ تمہیں دُگنی خُوشی حاصل ہو۔ ۱۶ اور تمہارے پاس سے مکدُنیہ چلا جاؤں اور وہاں سے واپسی پر تُم لوگوں سے ایک بار پھر مِلوں تاکہ تُم مجھے یہودیہ کی طرف روانہ کر دو۔ ۱۷ کیا تُم لوگ یہ سوچتے ہو کہ میں نے اپنا اِرادہ بدل دیا اور میں ایسا دُنیادار ہُوں کہ پکّا اِرادہ کر ہی نہیں سکتا؟ اور اگر کرتا ہُوں تو اُس میں ''ہاں، ہاں'' بھی ہوتی ہے اور ''نہیں، نہیں'' بھی۔

۱۸ جس طرح خدا قول کا سچّا ہے اُسی طرح ہمارا قول اگر ''ہاں'' میں ہے تو ''ہاں'' ہی رہتا ہے، ''نہیں'' میں نہیں بدلتا۔ ۱۹ سِیلاس، تیمتھیس اور میں نے جس خدا کے بیٹے یسوع مسیح کا پیغام تمہارے درمیان سُنایا ہے اُس میں کوئی ''ہاں'' ایسی نہ تھی جو ''نہیں'' میں بدل سکتی تھی۔ بلکہ اُس کی ''ہاں'' ہمیشہ ''ہاں'' ہی رہی۔ ۲۰ کیونکہ خدا کے جتنے بھی دعوے ہیں اُن سب کی ''ہاں'' مسیح ہے۔ اِسی لیے ہم مسیح کے وسیلہ سے آمین کہتے ہیں تاکہ خدا کا جلال ظاہر ہو۔ ۲۱ خدا ہی ہے جو ہمیں اور تمہیں مسیح میں قائم کرتا ہے۔ اُسی نے ہمیں مسح کیا ہے۔ ۲۲ اُسی نے ہم پر اپنی مُہر بھی لگا دی ہے اور پاک رُوح ہمارے دلوں میں ڈال کر گویا آنے والی برکتوں کا بیعانہ ادا کر دیا ہے۔

۲۳ خدا گواہ ہے کہ میں کُرنتھس میں تمہارے پاس اِس لیے نہیں آیا کہ تُم میری ڈانٹ ڈپٹ سے بچے رہو۔ ۲۴ ہمارے آنے کا یہ مقصد نہیں ہے کہ ہم تمہارے ایمان کے بارے میں تُم پر حکم چلائیں۔ ہم جانتے ہیں کہ تُم اپنے ایمان پر مضبوطی سے قائم ہو۔ ہم تو تُم لوگوں سے ملاقات کر کے تمہاری خُوشی کا باعث ہونا چاہتے ہیں۔

۲ چنانچہ میں نے دل میں ٹھان لیا تھا کہ پھر سے تمہارے پاس آ کر تمہیں رنجیدہ نہیں کروں گا ۲ کیونکہ اگر میں تمہیں رنجیدہ کروں تو مجھے کون خُوش کرے گا، سِوائے تمہارے جو میرے سبب سے رنجیدہ ہُوئے؟ ۳ یہی وجہ ہے کہ میں نے تمہیں وہ خط لکھا تھا تاکہ جب میں آؤں تو مجھے اُن لوگوں سے رنج نہ پہنچے جو مجھے زیادہ خُوشی دے سکتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ جو میری خُوشی ہے

وہی تُم سب کی بھی ہے۔ [۴] مَیں نے بہت رنجیدہ اور پریشان ہو کر آنسُو بہا بہا کر تمہیں لکھّا تھا۔ تمہیں رنج پہنچانا میرا مقصد نہیں تھا۔ بلکہ میں چاہتا تھا کہ تُم اُس محبّت کو جانو جو مجھے تُم سے ہے۔

گنہگار کے لیے معافی

[۵] اگر کسی نے دُکھ پہنچایا تو صرف مجھے ہی نہیں بلکہ کسی حد تک تُم سب کو پہنچایا ہے۔ اِس میں کوئی مبالغہ نہیں۔ [۶] اور تُم سب کی ناراضگی کی وجہ سے جو سزا اُسے مل چُکی ہے وہ کافی ہے۔ [۷] بہتر یہی ہے کہ اب تُم اُس کا قصُور معاف کر دو اور اُسے تسلّی دو۔ ایسا نہ ہو کہ وہ غم کی شدّت سے تباہ و برباد ہو جائے۔ [۸] لہٰذا میں تمہاری منّت کرتا ہُوں کہ اُسے اپنی محبّت کا یقین دلاؤ۔ [۹] میں نے خط اِس لیے بھی لکھّا تھا کہ تمہارا اِمتحان لُوں کہ تُم ساری باتوں میں فرمانبردار ہو یا نہیں۔ [۱۰] جسے تُم معاف کرتے ہو اُسے میں بھی معاف کرتا ہُوں۔ اگر میں نے معافی دی تو مسیح کو حاضر جان کر تمہاری خاطر دی۔ [۱۱] تاکہ شیطان کو اپنا داؤ چلانے کا موقع نہ ملے کیونکہ ہم اُس کی چالبازی سے واقف ہیں۔

نئے عہد کے خادِم

[۱۲] جب میں مسیح کی خُوشخبری سنانے کے لیے ترواؔس پہنچا تو میں نے دیکھا کہ خداوند نے میرے لیے خدمت کا دروازہ کھول رکھّا ہے۔ [۱۳] پھر بھی مجھے تسلّی نہ ملی۔ میں پریشان ہو گیا کیونکہ میرا بھائی طِطُسؔ وہاں نہ تھا۔ لہٰذا میں وہاں کے لوگوں سے رُخصت ہو کر مکدُنیہؔ کے لیے روانہ ہو گیا۔

[۱۴] لیکن خدا کا شکر ہے کہ وہ مسیح میں ہمیں ہمیشہ فتح بخشتا ہے اور اپنے علم کی خُوشبُو ہمارے وسیلہ سے ہر جگہ پھیلاتا ہے۔ [۱۵] کیونکہ خدا کے نزدیک ہم مسیح کی وہ خُوشبُو ہیں جو نجات پانے والوں اور ہلاک ہونے والوں، دونوں ہی کے لیے ہے۔ [۱۶] بعض کے لیے مَوت کی بُو اور بعض کے لیے زندگی کی بُو۔ اِس کام کے لائق اور کون ہے؟ [۱۷] لہٰذا ہم اُن بے شمار لوگوں کی مانند نہیں جو خدا کے کلام میں آمیزش کرتے ہیں بلکہ اُسے صاف دلی کے ساتھ خدا کو حاضر جان کر مسیح کے وفادار خادموں کی طرح پیش کرتے ہیں۔

۳ کیا ہم اپنی نیک نامی کا ڈھنڈورا پیٹنے لگیں؟ کیا ہمیں ضرورت ہے کہ بعض لوگوں کی طرح سفارشی خطوط لے کر تمہارے پاس آئیں یا تُم سے سفارشی خطوط لے کر دُوسروں کے پاس جائیں۔؟ [۲] ہمارا خط تو ہمارے دلوں پر لکھّا ہُوا ہے اور وہ خط تُم ہو۔ اِس خط کو سب لوگ جانتے ہیں اور پڑھ بھی سکتے ہیں۔ [۳] ظاہر ہے کہ تُم وہ خط ہو جسے ہم نے مسیح کے خادموں کی حیثیت سے تحریر کیا ہے۔ یہ خط سیاہی سے نہیں بلکہ زندہ خدا کے پاک رُوح کے ذریعہ پتّھر کی تختیوں پر نہیں بلکہ گوشت کی تختیوں یعنی دلوں پر لکھّا گیا ہے۔

[۴] ہم مسیح کی معرفت خدا پر ہمارا ایسا ہی بھروسا ہے۔ [۵] یہ بات نہیں کہ خُود ہم میں کوئی لیاقت ہے کہ ہم ایسا خیال کریں بلکہ ہماری لیاقت خدا کی عطا کردہ ہے۔ [۶] جس نے ہمیں نئے عہد کے خادِم ہونے کے لائق بھی کیا۔ لفظوں کے نہیں بلکہ رُوح کے خادِم۔ کیونکہ لفظ مار ڈالتے ہیں مگر پاک رُوح زندگی عطا کرتا ہے۔

نئے عہد کا جلال

[۷] جس وقت مَوت کے عہد کے حروف پتّھر کی تختیوں پر کندہ کر کے مُوسیٰؔ کو دیئے گئے تو اُس کا چہرہ پُر جلال ہو گیا اور بنی اِسرائیلؔ اُسے دیکھنے کی تاب نہ لا سکے حالانکہ وہ جلال کم ہوتا جا رہا تھا۔ جب وہ مَوت لانے والا عہد ایسے جلال کے ساتھ ظاہر ہُوا [۸] تو کیا پاک رُوح کا عہد اُس سے کہیں بڑھ کر جلال والا نہ ہوگا؟ [۹] جب مُجرم ٹھہرانے والا عہد جلال والا ہے تو راستباز ٹھہرانے والا عہد زیادہ پُر جلال کیوں نہ ہوگا؟ [۱۰] جو شَے کسی وقت جلال والی تھی، اب لا اِنتہا جلال والی شَے کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں۔ [۱۱] کیونکہ جب مِٹنے والی چیز جلالی تھی تو ابد تک قائم رہنے والی چیز کس قدر زیادہ جلالی ہوگی!

[۱۲] لہٰذا اِس اُمید کی وجہ سے ہم بڑے بے خوف ہو کر بولتے ہیں۔ [۱۳] ہم مُوسیٰؔ کی طرح نہیں جس نے اپنے چہرہ پر نقاب ڈال لی تھی تاکہ بنی اِسرائیلؔ اُس جلال کو جو مِٹتا جا رہا تھا نہ دیکھ سکیں۔ [۱۴] اُن کی عقل پر پردہ پڑ گیا تھا اور آج بھی پرانے عہد کی کتابیں پڑھتے وقت اُن کے دلوں پر پردہ پڑا رہتا ہے۔ یہ پردہ اُسی وقت اُٹھتا ہے جب کوئی مسیح پر ایمان لے آتا ہے۔ [۱۵] آج تک جب مُوسیٰؔ کی کتاب پڑھی جاتی ہے اُن کے دلوں پر وہی پردہ پڑا رہتا ہے۔ [۱۶] لیکن جب کبھی کسی کا دل خداوند کی طرف رجُوع ہوتا ہے تو وہ پردہ ہٹا دیا جاتا ہے۔ [۱۷] یہاں خداوند سے مُراد ہے پاک رُوح اور جہاں خداوند کا پاک رُوح موجود ہے وہاں آزادی ہے۔ [۱۸] لیکن ہم جن کے بے نقاب چہروں سے خداوند کا جلال اِس طرح مُنعکس ہوتا ہے جس طرح آئینہ میں تو ہم خداوند کے پاک رُوح کے وسیلہ سے اُس کی جلالی صورت میں درجہ بدرجہ بدلتے جاتے ہیں۔

رُوحانی خزانہ

۴ پس جب ہم نے خدا کے فضل کی بدولت یہ خدمت پائی ہے تو ہم ہمّت نہیں ہارتے۔ [۲] ہم نے شرم کی

پوشیدہ باتوں کو ترک کر دیا ہے۔ ہم مکّاری کی چال نہیں چلتے اور نہ ہی خدا کے کلام میں آمیزش کرتے ہیں بلکہ جو حق ہے اُسے ظاہر کر کے خدا کے حضور ہر شخص کے دل میں اپنی نیکی بٹھاتے ہیں۔ [3] اگر ہماری خُوشخبری ابھی بھی پوشیدہ ہے تو صرف ہلاک ہونے والوں کے لیے پوشیدہ ہے۔ [4] چونکہ اِس جہاں کے خدا نے اُن بے اعتقادوں کی عقل کو اندھا کر دیا ہے، اِس لیے وہ خدا کی صورت یعنی مسیح کے جلال کی خُوشخبری کی روشنی کو دیکھنے سے محروم ہیں۔ [5] کیونکہ ہم اپنی نہیں بلکہ مسیح یسُوعؔ کی منادی کرتے ہیں کہ وہی خداوند ہے اور اپنے بارے میں صرف یہ کہتے ہیں کہ ہم مسیح کی خاطر تمہارے غُلام ہیں۔ [6] اِس لیے کہ وہ خدا جس نے فرمایا کہ ''تاریکی میں سے نُور چمکے''، وہی ہمارے دلوں میں چمکا تا کہ ہم پہچان سکیں کہ جو نُور مسیح کے چہرہ سے جلوہ گر ہے وہ خدا کے جلال کا نُور ہے۔

[7] لیکن ہمارے پاس یہ خزانہ مٹّی کے برتنوں میں رکھا گیا ہے تا کہ ظاہر ہو جائے کہ یہ لامحدود قدرت خدا کی طرف سے ہے نہ کہ ہماری طرف سے۔ [8] ہم ہر طرف سے دبائے جاتے ہیں لیکن کُچلے نہیں جاتے۔ پریشان تو ہوتے ہیں لیکن نا اُمید نہیں ہوتے۔ [9] ستائے جاتے ہیں لیکن اکیلے نہیں چھوڑے جاتے، زخم کھاتے ہیں لیکن ہلاک نہیں ہوتے۔ [10] ہم اپنے بدن میں یسُوعؔ کی مَوت لیے پھرتے ہیں تا کہ یسُوعؔ کی زندگی بھی ہمارے بدن میں ظاہر ہو۔ [11] کیونکہ ہم جیتے جی یسُوعؔ کی خاطر مَوت کا مُنہ دیکھتے رہتے ہیں تا کہ یسُوعؔ کی زندگی بھی ہمارے فانی بدن میں ظاہر ہو۔ [12] پس مَوت تو ہم میں کام کرتی ہے لیکن زندگی تُم میں۔

[13] پاک کلام میں لکھا ہے کہ ''میں ایمان لایا، اِسی لیے بولا۔'' ایمان کی وہی رُوح ہم میں بھی ہے۔ پس ہم بھی ایمان لائے اور اِسی لیے بولتے ہیں۔ [14] کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ جس نے خداوند یسُوعؔ کو مُردوں میں سے زندہ کیا وہ ہمیں بھی یسُوعؔ کے ساتھ زندہ کرے گا اور تمہارے ساتھ اپنے سامنے حاضر کرے گا۔ [15] یہ سب چیزیں تمہارے فائدہ کے لیے ہیں تا کہ جو فضل زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچ رہا ہے اُس کے ذریعہ سے خدا کے جلال کے لیے لوگوں کی شکرگزاری میں بھی اِضافہ ہوتا جائے۔

[16] اِس لیے ہم ہمّت نہیں ہارتے۔ گو ہماری جسمانی قوّت کم ہوتی جا رہی ہے لیکن رُوحانی قوّت روز بروز بڑھتی جا رہی ہے۔ [17] ہماری یہ معمولی سی مُصیبت جو کہ عارضی ہے ہمارے لیے ایسا ابدی جلال پیدا کر رہی ہے جو ہمارے قیاس سے باہر ہے۔ [18] لہٰذا ہم دیکھی ہُوئی چیزوں پر نہیں بلکہ اندیکھی چیزوں پر نظر کرتے ہیں۔ کیونکہ دیکھی ہُوئی چیزیں چندروزہ ہیں مگر اندیکھی ہمیشہ کے لیے ہیں۔

نیا مسکن

۵ ہم جانتے ہیں کہ جب ہمارا خیمہ جو زمین پر ہمارا عارضی گھر ہے گرا دیا جائے گا تو ہمیں خدا کی طرف سے آسمان پر ایک ایسی عمارت ملے گی جو اِنسانی ہاتھوں کی بنائی ہُوئی نہیں بلکہ ابدی ہے۔ [2] چنانچہ ہم اِس موجُودہ جسم میں کراہتے ہیں اور ہماری بڑی آرزو ہے کہ ہم اپنے آسمانی گھر کو لباس کی طرح پہن لیں [3] تا کہ اُسے پہن لینے کے بعد ہم ننگے نہ پائے جائیں۔ [4] ہم اِس خیمہ میں رہتے ہُوئے بوجھ کے مارے کراہتے ہیں کیونکہ ہم یہ لباس اُتارنا نہیں چاہتے بلکہ اُسی پر دُوسرا پہن لینا چاہتے ہیں تا کہ جو فانی ہے وہ بقا کا لقمہ بن جائے۔ [5] وہ خدا ہی ہے جس نے ہمیں اِسی غرض سے بنایا اور اپنا پاک رُوح ہمیں آنے والی چیزوں کے بیعانہ کے طور پر دیا ہے۔

[6] پس ہم ہمیشہ مطمئن رہتے ہیں اور جانتے ہیں کہ جب تک ہم جسم کے گھر میں ہیں خداوند کے گھر سے دُور ہیں۔ [7] کیونکہ ہم ایمان کے سہارے زندگی گزارتے ہیں نہ کہ آنکھوں دیکھے پر۔ [8] ہم اطمینان سے ہیں لیکن بہتر یہ ہے کہ اِس جسمانی گھر کو چھوڑ کر خداوند کے گھر میں رہنے لگیں۔ [9] لیکن خواہ ہم اپنے گھر میں ہوں خواہ اُس سے دُور، ہمارا مقصد تو خداوند کو خُوش رکھنا ہے۔ [10] کیونکہ ہم سب کو مسیح کی عدالت میں پیش ہونا ہے تا کہ ہر شخص اپنے اچھّے یا بُرے اعمال کا جو اُس نے دُنیا میں کیے ہیں، بدلہ پائے۔

خدا کے ساتھ صُلح

[11] ہم خداوند کے خوف کو سامنے رکھ کر دُوسروں کو سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ خدا ہمیں اچھّی طرح جانتا ہے اور مجھے اُمید ہے کہ تُم بھی ہمیں اچھّی طرح جانتے ہو گے۔ [12] اِس کا مطلب یہ نہیں کہ ہم تمہارے سامنے پھر سے اپنی نیک نامی جتانے لگے ہیں بلکہ تمہیں موقع دینا چاہتے ہیں کہ تُم ہم پر فخر کر سکو اور اُن لوگوں کو جواب دے سکو جو ظاہر پر تو فخر کرتے ہیں لیکن باطن پر نہیں۔ [13] اگر ہم دیوانے ہیں تو خدا کے واسطے ہیں اور اگر ہوش میں ہیں تو تمہارے واسطے۔ [14] ہم مسیح کی محبّت کے باعث مجبُور ہیں کیونکہ ہم سمجھتے ہیں کہ جب ایک آدمی نے سب کے لیے جان دی ہے تو سب مَر گئے۔ [15] اور وہ اِس لیے سب کی خاطر مَرا کہ جو جیتے ہیں وہ آیندہ اپنی خاطر

نہ جئیں بلکہ صرف اُس کی خاطر جواُن کے لیے مَرا اور پھر زندہ ہو گیا۔
۱۶ پس اب سے ہم کسی کو جسمانی حیثیت سے نہیں جانیں گے اگرچہ ایک وقت ہم نے مسیح کو بھی اِسی طرح جانا تھا۔لیکن اب ایسا نہیں کرتے۔ ۱۷ اِس لیے اگر کوئی مسیح میں ہے تو وہ نیا مخلوق ہے۔ پُرانی چیزیں جاتی رہیں۔دیکھو! وہ نئی ہو گئیں۔ ۱۸ یہ سب خدا کی طرف سے ہے جس نے مسیح کے ذریعہ ہمارے ساتھ میل ملاپ کر لیا اور میل ملاپ کرانے کی خدمت ہمارے سپرد کر دی۔ ۱۹ مطلب یہ ہے کہ خدا نے مسیح کے ذریعہ دُنیا والوں سے میل کر لیا اور اُنہیں اُن کی تقصیروں کا ذمّہ دار نہیں ٹھہرایا۔اُس نے میل ملاپ کا یہ پیغام ہمارے سپُرد کر دیا۔ ۲۰ اِس لیے ہم مسیح کے ایلچی ہیں گویا خدا ہمارے ذریعہ لوگوں سے مخاطب ہوتا ہے۔لہٰذا ہم مسیح کی طرف سے التماس کرتے ہیں کہ خدا سے میل ملاپ کر لو۔ ۲۱ خدا نے مسیح کو جو گناہ سے واقف نہ تھا، ہمارے واسطے گناہ ٹھہرایا تا کہ ہم مسیح میں خدا کی راستبازی ہو جائیں۔

۶ یہ خدا کا کام ہے اور ہم اُس کے شریک کار ہیں۔اِس لیے ہم تمہاری منّت کرتے ہیں کہ خدا کے اُس فضل کو جو تُم پر ہُوا ہے ضائع نہ ہونے دو ۲ کیونکہ خدا فرماتا ہے:

میں نے قبولیّت کے وقت تیری سُن لی،
اور نجات کے دِن تیری مدد کی۔

دیکھو! قبولیّت کا وقت یہی ہے اور نجات کا دِن آج ہی ہے۔

پَولُس کی مشکلات

۳ ہم نہیں چاہتے کہ ہماری اِس خدمت پر حرف آئے اِس لیے ہم کوشش کرتے ہیں کہ کسی کے لیے رکاوٹ پیدا نہ کریں۔ ۴ بلکہ ہر بات سے یہ ظاہر کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ ہم خدا کے خادِم ہیں۔ ہم نے بڑے صبر سے مصیبت، احتیاج اور تنگی کا سامنا کیا۔ ۵ کوڑے کھائے، قید ہُوئے، ہنگاموں سے دوچار ہُوئے، مشقّت کی، اپنی نیند حرام کی، بھوکے رہے، ۶ ہم پاکیزگی سے، علم سے، تحمّل سے۔ مہربانی سے، پاک رُوح سے، سچّی محبّت سے۔ ۷ کلامِ حق سے، خدا کی قدرت سے، صداقت کے ہتھیاروں کے وسیلہ سے جو ہمارے دائیں اور بائیں ہیں ثابت کرتے ہیں کہ ہم خدا کے خادِم ہیں۔
۸ ہماری عزّت بھی کی جاتی ہے اور بے عزّتی بھی، ہم بدنام ہیں اور نیک نام بھی، ہم سچّے ہیں پھر بھی ہمیں دغاباز سمجھا جاتا ہے، ۹ گمنام ہیں تو بھی مشہور ہیں، مُردوں کی طرح ہیں پھر بھی زندہ ہیں۔مار کھاتے رہتے ہیں مگر ہلاک نہیں کیے جاتے۔ ۱۰ غمگینوں کی مانند ہیں مگر ہمیشہ خُوش رہتے ہیں۔کنگال دکھائی دیتے ہیں مگر بہتیروں کو دولتمند بنا دیتے ہیں۔ناداروں کی مانند ہیں مگر سب کچھ رکھتے ہیں۔
۱۱ کُرِنتھُس والو! ہم نے تُم سے کُھل کر باتیں کی ہیں بلکہ اپنا دل کھول کر رکھ دیا ہے۔ ۱۲ ہمارے ہاں تمہارے لیے تنگ دلی نہیں ہے۔اگر ہے تو تُم لوگوں میں ہے۔ ۱۳ میں تمہیں اپنے فرزند جان کر یہ کہتا ہُوں کہ تُم بھی ہماری طرح کشادہ دل ہو جاؤ۔

بے ایمانوں کے اثر سے محفوظ رہو

۱۴ بے ایمانوں کی بُری صحبت سے دُور رہو کیونکہ راستبازی اور بے دینی میں کیا میل جول؟ یا روشنی اور تاریکی میں کیا شراکت؟ ۱۵ مسیح کو بلیعال سے کیا مُوافقت؟ ایماندار کا بے ایمان سے کیا واسطہ؟ ۱۶ خدا کے مَقدِس کو بُتوں سے کیا مناسبت؟ زندہ خدا کا مَقدِس تو ہم ہیں جیسا کہ خدا نے فرمایا ہے: میں اُن کے بیچ میں بسُوں گا اور اُن کے درمیان چلُوں پھرُوں گا۔میں اُن کا خدا ہُوں گا اور وہ میری اُمّت ہوں گے۔

۱۷ لہٰذا خُداوند فرماتا ہے کہ
اُن میں سے نکل کر الگ رہو۔
اور جو چیز ناپاک ہے اُسے مت چھُوؤ،
تب میں تمہیں قبُول کروں گا۔
۱۸ میں تمہارا باپ ہُوں گا،
اور تُم میرے بیٹے، بیٹیاں ہو گے،
یہ قَول خداوند قادرِ مُطلق کا ہے۔

پَولُس کی خُوشی

۷ عزیزو! جب ہم سے ایسے وعدے کیے گئے ہیں تو آؤ ہم اپنے آپ کو ساری جسمانی اور رُوحانی آلُودگی سے پاک کریں اور خدا کا خوف رکھتے ہُوئے پاکیزگی کو کمال تک پہنچائیں۔
۲ ہمیں اپنے دلوں میں جگہ دو۔ہم نے کسی کے ساتھ بے اِنصافی نہیں کی، کسی کو نہیں بِگاڑا، کسی سے ناجائز فائدہ نہیں اُٹھایا۔ ۳ اِن باتوں سے مطلب تمہیں مُجرم ٹھہرانا نہیں ہے۔میں پہلے ہی لکھ چُکا ہُوں کہ تُم ہمارے دلوں میں بس گئے ہو۔اب ہم ایک ساتھ جئیں گے اور ایک ساتھ مریں گے۔ ۴ مجھے تُم پر بڑا بھروسا ہے۔بلکہ میں تُم پر فخر بھی کرتا ہُوں۔مجھے پُورا اطمینان ہے۔تمام مصیبتوں کے باوجود میرا دل خُوشی سے لبریز ہے۔

[5] مکدُنیہ میں آنے کے بعد بھی ہمارے جسم کو چین نہ ملا۔ ہم پر ہر طرف سے مصیبتیں آتی تھیں۔ باہر لڑائیاں تھیں اور اندر دہشتیں۔ [6] لیکن پست حالوں کو حوصلہ دینے والے خدا نے طِطُس کو وہاں بھیج کر ہمیں تسلّی بخشی۔ [7] ہماری حوصلہ افزائی نہ صرف اُس کے پہنچ جانے سے ہُوئی بلکہ اِس بات سے بھی ہُوئی کہ تُم نے کس طرح اُس کا حوصلہ بڑھایا۔ جب طِطُس نے ہم سے اُس کا بیان کیا اور بتایا کہ تُم میرا بڑے شوق سے اِنتظار کر رہے ہو اور جو کچھ ہُوا اُس پر تمہیں افسوس ہے اور تُم میرے بارے میں جوش سے بھرے ہُوئے ہو تو مجھے اور بھی خُوشی ہُوئی۔

[8] اگرچہ میں نے اپنے پہلے خط سے تمہارا دل دکھایا پھر بھی میں اُس کے لکھنے پر پشیمان نہیں ہُوں۔ ہاں، پہلے پشیمان تھا کہ میں نے تمہیں ایسا خط کیوں لکھا جس نے تمہیں رنجیدہ کیا، خواہ تھوڑی دیر کے لیے ہی سہی۔ [9] اب میں خُوش ہُوں اِس لیے نہیں کہ تمہیں رنج پہنچا بلکہ اِس لیے کہ تمہارے رنج نے تمہیں توبہ کرنے پر مجبور کیا۔ اور خدا نے اُس رنج کے ذریعہ اپنی مرضی پوری کی۔ یوں تمہیں ہماری وجہ سے کوئی نقصان نہیں ہُوا۔

[10] کیونکہ وہ رنج جو خدا کی مرضی کو پورا کرتا ہے، اِنسان کو توبہ کرنے پر اُبھارتا ہے جس کا نتیجہ نجات ہے۔ اور اِس پر کسی کو پچھتانے کی ضرورت نہیں۔ لیکن دُنیا کا رنج مَوت پیدا کرتا ہے۔ [11] پس اُس رنج نے جو خدا کی مرضی کے مطابق تھا تُم میں کس قدر سرگرمی، معذرت خواہی، ناراضگی، خوفِ خدا، اِشتیاق، غیرت اور اِنتقام پیدا کر دیا۔ تُم نے ہر طرح سے ثابت کر دیا کہ تُم اِس امر میں بری ہو۔ [12] میں نے وہ خط لکھا تو ضرور تھا لیکن نہ تو اُس ظالم کے باعث لکھا تھا اور نہ اُس کے باعث جس پر ظلم ہُوا۔ بلکہ میں چاہتا تھا کہ تُم پر خدا کی حضوری میں ظاہر ہو جائے کہ تُم ہمیں کتنی اہمیّت دیتے ہو۔ [13] اِس لیے ہمیں تسلّی ہُوئی۔

اِس تسلّی کے علاوہ طِطُس کو خُوش دیکھ کر ہمیں اور بھی زیادہ خُوشی میسّر ہُوئی کیونکہ تُم سب اُس کی رُوح کی تازگی کا باعث بنے۔ [14] میں نے اُس کے سامنے تمہاری بابت فخر کیا تھا۔ اچھّا ہُوا کہ تُم نے مجھے شرمندہ نہیں ہونے دیا۔ جس طرح ہم نے تمہارے سامنے ساری باتیں سچّائی سے بیان کیں اُسی طرح جو فخر ہم نے طِطُس کے سامنے کیا وہ بھی سچ نکلا۔ [15] جب اُسے یاد آتا ہے کہ تُم کس قدر فرمانبردار نکلے اور کس طرح ڈرتے اور تھرتھراتے ہُوئے اُس سے ملے تھے تو اُس کا دل تمہاری محبّت سے لبریز ہو جاتا ہے۔ [16] اب میں بہت ہی خُوش ہُوں اور مجھے تمہاری طرف سے پورا اِطمینان ہو گیا ہے۔

خیرات

۸ بھائیو! ہم تمہیں خدا کے اُس فضل کے بارے میں بتانا چاہتے ہیں جو مکدُنیہ کی کلیسیاؤں پر ہُوا۔ [2] انتہائی مُفلسی اور سخت مصیبت میں گرفتار ہونے کے باوجُود اُنہوں نے دل کھول کر عطیّہ دیا۔ [3] میں اِس بات کا گواہ ہُوں کہ اُنہوں نے جس قدر وہ دے سکتے تھے دیا بلکہ اپنے مقدوُر سے کہیں زیادہ دیا اور وہ بھی اپنی خُوشی سے۔ [4] اُنہوں نے ہماری منّت کر کے درخواست کی کہ اُنہیں بھی مُقدّسوں کی اِس خدمت میں شریک کیا جائے۔ [5] اُنہوں نے خُود کو خدا کی اور ہماری مرضی کے سپُرد کرتے ہُوئے نہ صرف ہماری اُمید کے مطابق دیا بلکہ اُس سے کہیں زیادہ دیا۔ [6] اِس لیے ہم نے طِطُس کو راضی کیا کہ وہ تمہارے درمیان رہ کر اِس کام کو پورا کرے کیونکہ عطیّوں کو جمع کرنے کی خدمت اُسی نے شروع کی تھی۔ [7] اور دیکھو کہ جس طرح تُم ہر بات میں یعنی ایمان میں، کلام میں، علم میں، جوش میں اور ہماری محبّت میں دُوسروں سے آگے ہو۔ اُسی طرح اِس خیرات کے کام میں بھی آگے رہو۔

[8] میں تمہیں حکم نہیں دے رہا بلکہ تمہاری بے ریا محبّت کو آزمانے کے لیے دُوسروں کی سرگرمی کی مثال دے رہا ہُوں۔ [9] کیونکہ تُم تو ہمارے خداوند یسُوعؔ مسیح کے فضل کو جانتے ہو۔ وہ دولتمند تھا پھر بھی تمہاری خاطر غریب بن گیا تاکہ تُم اُس کے غریب ہو جانے سے دولتمند ہو جاؤ۔

[10] اب میری رائے میں تو تمہارے لیے یہی بہتر ہے کہ تُم نے جو کام پچھلے سال شروع کیا تھا اُسے اب پورا کر دو۔ تُم لوگ ہی سب سے پہلے تھے جنہوں نے یہ تجویز پیش کی تھی اور اُس پر عمل کرنے کے لیے رضامند بھی تھے۔ [11] جیسے تُم ارادہ کرنے میں مستعد تھے ویسے ہی اُسے پوری طاقت سے عملی جامہ بھی پہناؤ۔ [12] کیونکہ اگر تُم دینے پر آمادہ ہو تو خدا تمہارا ہدیہ قبُول کرے گا۔ جو کسی کے پاس موجُود ہے، خدا کی نظر اُس پر ہے نہ کہ اُس پر جو موجُود نہیں۔

[13] میرا مطلب یہ نہیں کہ اوروں کا بوجھ تُم پر ڈال کر تمہارے بوجھ کو اور بھاری کر دُوں۔ [14] چونکہ اِس وقت تمہارے پاس کافی ہے اِس لیے تُم اپنے عطیّہ سے اُن کی کمی کو پورا کر سکتے ہو اور جب اُن کے پاس کافی ہوگا اور تمہارے پاس کم تو وہ تمہاری مدد کر سکیں گے۔ یوں ذمّہ داری کا بوجھ برابر ہو جائے گا۔ [15] چنانچہ لکھا ہے کہ جس نے زیادہ جمع کیا اُس کا کچھ زیادہ نہ نکلا اور جس نے کم جمع

کیا اُس کا کچھ کم نہ نکلا۔

طِطُس کا کُرِنتھُس کے لیے روانہ ہونا

۱۶ خدا کا شکر ہے جس نے طِطُس کے دل میں بھی وہی سرگرمی پیدا کی جو مجھ میں ہے۔ ۱۷ اُس نے نہ صرف ہماری درخواست قبُول کی بلکہ وہ پوری سرگرمی کے ساتھ اپنی خُوشی سے تمہارے پاس پہنچ رہا ہے۔ ۱۸ ہم ایک مسیحی بھائی کو بھی اُس کے ساتھ بھیج رہے ہیں جس کی خُوشخبری سُنانے کی تعریف تمام کلیسیاؤں میں کی جاتی ہے۔ ۱۹ اور صرف یہی نہیں بلکہ کلیسیاؤں نے اُسے منتخب کیا کہ وہ خیرات کے اِس کام کے لیے ہمارا ہمسفر ہو۔ ہم یہ کام خداوند کے جلال کے لیے کرتے ہیں اور اِس سے ہمارا شوق بھی ظاہر ہوتا ہے۔ ۲۰ ہم ہرگز نہیں چاہتے کہ عطیّوں کی اِتنی بڑی رقم کا ٹھیک سے اِنتظام نہ کرنے کے بارے میں ہماری بدنامی ہو۔ ۲۱ ہمارا مقصد تو یہ ہے کہ ہماری یہ تدبیر خدا اور اِنسان دونوں کی نظر میں بھلی ثابت ہو۔

۲۲ یہی وجہ ہے کہ ہم نے اُن کے ساتھ اُس بھائی کو بھیجا ہے جسے ہم نے کئی باتوں میں بارہا آزمایا اور بڑا سرگرم پایا۔ اب چونکہ تُم پر اُسے بڑا بھروسا ہے اِس لیے وہ اور بھی سرگرم ہو گیا ہے۔ ۲۳ رہی طِطُس کی بات، تو وہ میرا ساتھی ہے اور تمہاری مدد کے لیے میرا ہمخدمت ہے۔ دُوسرے مسیحی بھائیوں کے بارے میں یہ ہے کہ وہ کلیسیاؤں کے نمایندے ہیں اور مسیح کا جلال ظاہر کرتے ہیں۔ ۲۴ پس کلیسیاؤں کی موجودگی میں اُن پر ثابت کرو کہ تُم ہم سے محبّت رکھتے ہو اور ہمارا فخر جو ہم تُم پر کرتے ہیں بجا ہے۔

مسیحی بھائیوں کی مدد کرنا

۹ اُس خدمت کے بارے میں جسے ہم مُقدّسوں کی خاطر انجام دے رہے ہیں مجھے زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ ۲ میں جانتا ہُوں کہ تمہیں مدد کرنے کا شوق ہے اِس لیے میں مکدُنیہ کے لوگوں کے سامنے تمہاری تعریف کرتا ہُوں۔ میں نے اُنہیں بتایا کہ تُم اَخیہ والے پچھلے سال سے تیّار ہو کہ چندہ جمع کرو۔ تمہاری اِس سرگرمی کی خبر سُن کر اکثر مسیحی بھائیوں میں ایسا کرنے کا جوش پیدا ہُوا۔ ۳ لیکن میں اِن بھائیوں کو اِس لیے بھیج رہا ہُوں کہ تُم پر ہمارا فخر کرنا بے بنیاد نہ ٹھہرے بلکہ جس طرح میں نے کہا تُم بالکل اُسی طرح تیّار رہو۔ ۴ کہیں ایسا نہ ہو کہ مکدُنیہ کے کچھ لوگ میرے ساتھ آئیں اور تمہیں تیّار نہ پائیں اور تمہاری اُس تعریف کی وجہ سے جو ہم نے کی ہے ہمیں اور تمہیں شرمندہ ہونا پڑے! ۵ اِس لیے میں نے بھائیوں سے یہ درخواست کرنا بہت ضروری سمجھا کہ وہ مجھ سے پہلے تمہارے پاس پہنچ جائیں اور وہ عطیّہ جو تُم نے دینے کا وعدہ کیا وقت سے پہلے تیّار کر رکھیں تا کہ وہ خُوشی سے دیا ہُوا عطیّہ معلوم ہو نہ کہ ایسی رقم جو زبردستی جمع کی گئی ہو۔

۶ یاد رکھّو کہ جو تھوڑا بوتا ہے وہ تھوڑا کاٹے گا اور جو زیادہ بوتا ہے وہ زیادہ کاٹے گا۔ ۷ جس نے دل میں جس قدر دینے کا خیال کیا ہوا ہے اُتنا ہی دے اور خُوشی سے دے نہ کہ مجبوری سے کیونکہ خدا خُوشی سے دینے والے کو عزیز رکھتا ہے۔ ۸ خدا تمہیں ضرورت سے زیادہ دے سکتا ہے تا کہ تمہارے پاس ہر وقت اور ہر حالت میں کافی سے زیادہ موجود رہے اور تُم نیک کاموں کے لیے خُوشی سے دے سکو۔ ۹ چنانچہ لکھّا ہے کہ

اُس نے بکھیرا ہے، اُسی نے کنگالوں کو دیا ہے؛
اُس کی راستبازی ہمیشہ تک باقی رہے گی۔

۱۰ لہٰذا وہ خدا جو بونے والے کو بیج اور کھانے والے کو روٹی عطا فرماتا ہے وہی تمہیں بھی بیج عطا فرمائے گا، اُسے اُگائے گا اور تمہاری راستبازی کی فصل کو بڑھائے گا۔ ۱۱ خدا تمہیں مالامال کرے گا تا کہ تُم ہر وقت دل کھول کر دے سکو اور لوگ ہمارے وسیلہ سے تمہارا عطیّہ پا کر خدا کا شکر ادا کریں۔

۱۲ کیونکہ تمہاری اِس خدمت سے نہ صرف مُقدّسوں کی ضرورتیں پوری ہوتی ہیں بلکہ بہت سے لوگوں کی طرف سے خدا کا شکر بھی ادا کیا جاتا ہے۔ ۱۳ اِس خدمت سے لوگوں پر ثابت ہو جائے گا کہ تُم مسیح کی خُوشخبری کو ماننے کا دعویٰ ہی نہیں کرتے بلکہ اُس پر عمل بھی کرتے ہو۔ وہ اِس کے لیے خدا کی تعریف کریں گے اور اِس کے لیے بھی کہ تُم نے اُن کی اور سب لوگوں کی مدد کرنے میں بڑی سخاوت سے کام لیا۔ ۱۴ ساتھ ہی وہ تمہیں اُس بڑے فضل کے سبب سے جو تُم پر ہُوا ہے بڑی محبّت سے اپنی دعاؤں میں یاد کریں گے۔ ۱۵ شکر خدا کا اُس کی اُس بخشش کے لیے جو بیان سے باہر ہے۔

رسالت کا اِختیار

۱۰ میں پَولُس جب تمہارے سامنے ہوتا ہُوں تو حلیم بن جاتا ہُوں لیکن جب تُم سے دُور ہوتا ہُوں تو بڑے سخت خط لکھتا ہُوں۔ اب میں وہی پَولُس مسیح کی فروتنی اور نرمی یاد دلاتے ہُوئے تُم سے اِلتماس کرتا ہُوں، ۲ بلکہ منّت کرتا ہُوں کہ مجھے مجبور نہ کرو کہ وہاں آ کر سختی سے کام لُوں کیونکہ میں اُن لوگوں سے اِسی طرح پیش آنے کا اِرادہ رکھتا ہُوں جو ہم پر یہ اِلزام لگاتے

ہیں کہ ہم محض جسمانی خواہشات کی تکمیل کے لیے زندگی بسر کر رہے ہیں۔ [3] اگرچہ ہم دُنیا ہی میں رہتے ہیں لیکن ہم دُنیا والوں کی طرح نہیں لڑتے۔ [4] جن ہتھیاروں سے ہم لڑتے ہیں وہ دُنیا کے ہتھیار نہیں بلکہ خدا کے ایسے قوی ہتھیار ہیں جن سے ہم بُرائی کے مضبوط قلعوں کو مسمار کر دیتے ہیں۔ [5] اور اُن دلیلوں اور اُونچی دیواروں کو توڑ دیتے ہیں جو اِنسان اور خدا کے درمیان حائل ہو جاتی ہیں اور ہر خیال کو قید کر کے مسیح کے تابع کر دیتے ہیں۔ [6] ہم ہر طرح کی نافرمانی کو سزا دیں گے لیکن پہلے ضروری ہے کہ تمہاری فرمانبراری ثابت ہو!

[7] تُم صرف ظاہر پر نظر کرتے ہو۔ اگر وہاں کسی کو یہ گمان ہے کہ وہ مسیح کا ہے تو اُسے یہ بھی سوچ لینا چاہئے کہ جیسے وہ مسیح کا ہے ویسے ہی ہم بھی ہیں۔ [8] خداوند نے مجھے اِختیار دیا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ میں اِس اِختیار کو تمہاری ترقّی کے لیے استعمال کروُں نہ کہ تنزّلی کے لیے اور اگر میں اِس اِختیار پر کچھ زیادہ ہی فخر کرتا ہُوں تو اِس میں میرے لیے شرم کی کون سی بات ہے؟ [9] کوئی یہ نہ سمجھے کہ میں اپنے خطوں سے تمہیں ڈرانے یا دھمکانے کی کوشش کر رہا ہُوں۔ [10] کچھ لوگ کہتے ہیں کہ پَولُس کے خط تو بہت مؤثر اور سخت ہوتے ہیں لیکن جب وہ خُود آتا ہے تو کمزور دکھائی دیتا ہے اور ڈھنگ سے تقریر بھی نہیں کر سکتا۔ [11] ایسا کہنے والوں کو معلوم ہو کہ جو کچھ ہم اپنی غیر حاضری میں خطوں میں لکھتے ہیں وہی ہم وہاں حاضر ہو کر عمل میں بھی لا سکتے ہیں۔

[12] ہماری جرأت کہاں کہ ہم اپنے آپ کو اُن شخصوں میں شمار کریں یا اُن سے اپنا مقابلہ کریں جو ہمیشہ اپنے ہی مُنہ سے اپنی تعریف کرتے ہیں؟ کیونکہ وہ خود کو معیار بنا کر اُس پر اپنے آپ کو جانچتے ہیں اور اپنا مقابلہ اپنے ہی ساتھ کر کے اپنی نادانی کا ثبوت دیتے ہیں۔ [13] لیکن ہم ایسا فخر نہیں کریں گے جو بے اندازہ ہو بلکہ ہم اپنے فخر کو خدا کے مقرّر کیے ہُوئے علاقہ تک محدود رکھیں گے جس میں تُم بھی آ گئے ہو۔ [14] اگر ہم تُم تک نہیں پہنچے ہوتے تو ہمارا فخر بے اندازہ ہو جاتا لیکن ہم مسیح کی خُوشخبری سُناتے ہُوئے تُم تک پہنچ ہی گئے۔ [15] اِس لیے ہم اوروں کی محنت پر بے اندازہ فخر نہیں کرتے بلکہ اُمید رکھتے ہیں کہ تمہارے ایمان میں ترقّی ہوگی اور تمہاری مدد سے ہمارے کام کا دائرہ خدا کی مقرّر کی ہُوئی حد کے مطابق اور بھی بڑھے گا۔ [16] تاکہ ہم تمہاری سرحد سے پرے دُوسرے ملکوں میں بھی خُوشخبری سُنا سکیں۔ یہ نہیں کہ کسی دُوسرے کے علاقہ میں پہلے سے کی گئی خدمت پر فخر کرنے لگیں۔ [17] غرض جو فخر کرے وہ خداوند پر فخر کرے۔ [18] کیونکہ جو کوئی اپنے مُنہ سے اپنی تعریف کرتا ہے وہ مقبُول نہیں ہوتا بلکہ جسے خداوند نیک نام ٹھہراتا ہے وہی مقبُول ہوتا ہے۔

جھُوٹے رسُول

۱۱ کاش تُم میری ذرا سی بیوقوفی برداشت کر سکتے! ہاں، برداشت تو تُم کرتے ہی ہو! [2] میرے دل میں تمہارے لیے خدا کی سی غیرت ہے کیونکہ میں نے ایک ہی شخص یعنی مسیح کے ساتھ تمہاری نسبت طے کی ہے تاکہ تمہیں ایک پاک دامن کنواری کی طرح اُس کے پاس حاضر کر دوُں۔ [3] لیکن مجھے خدشہ ہے کہ کہیں تمہارے خیالات بھی حوّا کی طرح جسے شیطان نے مکّاری سے بہکا دیا تھا، اُس خلوص اور عِصمت سے جو مسیح کے لائق ہے دُور نہ ہو جائیں۔ [4] اگر کوئی تمہارے پاس آ کر کسی دُوسرے یسُوع کی منادی کرتا ہے جس کی ہم نے منادی نہیں کی تھی یا تمہیں کسی اور طرح کی رُوح یا خُوشخبری ملتی ہے جو پہلے نہ ملی تھی تو تُم بڑی خُوشی سے اُسے برداشت کر لیتے ہو۔ [5] میں اپنے آپ کو اُن رسُولوں سے جنہیں تُم افضل سمجھتے ہو کسی بات میں کمتر نہیں سمجھتا۔ [6] میں تقریر کرنے کے لحاظ سے بے شعوُر سہی لیکن علم کے لحاظ سے نہیں۔ اِس کا ثبوت تو ہم ہر بات میں ہر طرح سے دے چُکے ہیں۔

[7] میں نے تمہیں مفت اِنجیل سُنا کر فروتنی سے کام لیا تاکہ تُم اُونچے ہو جاؤ۔ کیا یہ میری غلطی تھی؟ [8] میرا تمہارے درمیان رہ کر دُوسری کلیسیاؤں سے اُجرت لینا اور تمہاری خدمت کرنا گویا ایسا تھا جیسے میں تمہارے لیے دُوسری کلیسیاؤں کو لُوٹ رہا ہُوں۔ [9] اور جب میں تمہارے پاس تھا اور مجھے پیسوں کی ضرورت پڑی تو میں نے تمہیں ذرا بھی تکلیف نہ دی کیونکہ مکدُنیہ سے مسیحی بھائیوں نے آ کر میری ضرورت پوری کر دی تھی۔ میں نے تُم پر کوئی بوجھ نہ ڈالا اور نہ ہی آیندہ ڈالُوں گا۔ [10] مسیح کی صداقت جو مجھ میں ہے میں اُس کی قسم کھا کر کہتا ہُوں کہ اخیہ میں بھی کوئی شخص مجھے اِس فخر کے اظہار سے باز نہیں رکھ سکتا۔ [11] آخر کیوں؟ کیا اِس لیے کہ میں تُم سے محبّت نہیں رکھتا؟ اِس کا خدا کو علم ہے۔ [12] جو میں کر رہا ہُوں وہی کرتا رہوُں گا تاکہ موقع پرستوں کو اِس بات پر فخر کرنے کا موقع نہ ملے کہ وہ بھی ہماری ہی طرح خدمت کر رہے ہیں۔

[13] ایسے لوگ جھوٹے رسُول ہیں اور دغا بازی سے کام لیتے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ وہ بھی مسیح کے رسُولوں کی طرح دکھائی دیں۔ [14] اور یہ کوئی عجیب بات نہیں کیونکہ شیطان بھی اپنا حُلیہ بدل لیتا

ہے تا کہ نُور کا فرشتہ دکھائی دے۔ [15] چنانچہ اگر شیطان کے خادِم بھی اپنا حُلیہ بدل کر خود کو راستبازی کے خادموں کی طرح ظاہر کریں تو یہ بڑی بات نہیں۔ لیکن ایسے لوگ اپنے کیے کی سزا پا کر رہیں گے۔

پَولُس کا اپنی مصیبتوں پر فخر کرنا

[16] میں پھر کہتا ہُوں کہ کوئی مجھے بے وقوف نہ سمجھے۔ لیکن اگر تُم مجھے ایسا سمجھتے ہو تو بھی میری سُن لو تا کہ میں بھی تھوڑا سا فخر کر سکوں۔ [17] میں جو کچھ کہہ رہا ہُوں وہ خداوند کی طرح نہیں بلکہ ایک بے وقوف کی طرح کہہ رہا ہُوں جو اپنے آپ پر فخر کرنے کی جرأت کرتا ہے۔ [18] جب بہت سے لوگ اِنسانی باتوں کی بنا پر فخر کرتے ہیں تو میں بھی کرُوں گا۔ [19] تُم عقلمند ہوتے ہُوئے بھی بے وقوفوں کی باتیں خوشی سے سُن لیتے ہو۔ [20] اگر کوئی تمہیں غلام بناتا ہے یا تمہیں لُوٹتا ہے یا تمہیں فریب دیتا ہے یا تُم پر رُعب جماتا ہے اور تھپّڑ رسید کرتا ہے تو تُم یہ بھی برداشت کر لیتے ہو۔ [21] مجھے شرم آتی ہے کہ ہم ایسوں کے مقابلہ میں بڑے کمزور نکلے۔

اگر کسی کو کسی بات پر فخر کرنے کی جرأت ہے تو ایسی جرأت مجھے بھی ہے۔ یہ بات میں کسی بے وقوف کی طرح کہہ رہا ہُوں۔ [22] کیا وہی عبرانی ہیں؟ میں بھی تو ہُوں۔ کیا وہی اِسرائیلی ہیں؟ میں بھی تو ہُوں۔ کیا وہی ابرہام کی نسل ہیں؟ میں بھی تو ہُوں۔ [23] کیا وہی مسیح کے خادِم ہیں؟ میں اُن سے بڑھ کر ہُوں (میرا یہ کہنا پاگل پن سہی)۔ میں نے اُن سے بڑھ کر محنت کی ہے، اُن سے زیادہ قید کاٹی ہے۔ اُن سے کہیں زیادہ کوڑے کھائے ہیں۔ میں نے کئی بار مَوت کا سامنا کیا ہے۔ [24] میں نے یہودیوں کے ہاتھوں پانچ دفعہ اُنتالیس، اُنتالیس کوڑے کھائے۔ [25] تین دفعہ رُومیوں نے مجھے چھڑیوں سے پیٹا۔ ایک دفعہ سنگسار بھی کیا۔ تین دفعہ جہاز کی تباہی کا سامنا کیا۔ ایک دِن اور ایک رات کھُلے سمندر میں بہتا پھرا۔ [26] میں اپنے سفر کے دوران بارہا دریاؤں کے، ڈاکوؤں کے، اپنی قوم کے اور غیر یہُودیوں کے، شہر کے، بیابان کے، سمندر کے، جھُوٹے بھائیوں کے خطروں میں گھرا رہا ہُوں۔ [27] میں نے محنت کی ہے، مشقّت سے کام لیا ہے، اکثر نیند کے بغیر رہا ہُوں۔ میں نے بھوک پیاس برداشت کی۔ اکثر فاقہ کیا، میں نے سردی میں بغیر کپڑوں کے گزارا کیا ہے۔ [28] کئی اور باتوں کے علاوہ تمام کلیسیاؤں کی فکر کا بوجھ مجھے ستاتا رہا ہے۔ [29] کس کی کمزوری سے میں کمزور نہیں ہوتا اور کس کے ٹھوکر کھانے پر میرا دل نہیں دُکھتا؟

[30] اگر مجھے فخر کرنا ہی ہے تو میں اُن باتوں پر فخر کرُوں گا جو میری کمزوری کو ظاہر کرتی ہیں۔ [31] خداوند یسُوع کا خدا اور باپ ؑ اُس کی ہمیشہ تمجید ہو ؑ جانتا ہے کہ میں جھُوٹ نہیں بول رہا ہُوں۔ [32] شہرِ دمشق کے حاکم نے جو ارِتاس بادشاہ کے ماتحت تھا ؑ شہر کے پھاٹکوں پر پہرہ بٹھا رکھا تھا تا کہ مجھے گرفتار کر لیا جائے۔ [33] لیکن مجھے ٹوکرے میں بٹھا کر دیوار کی ایک کھڑکی سے باہر نیچے اُتار دیا گیا اور یوں میں اُس کے ہاتھ سے بچ نکلا۔

پَولُس کی رویا

۱۲

میں فخر کرنے پر مجبور ہُوں حالانکہ اِس سے کوئی فائدہ نہیں۔ میں اُن رَویاؤں اور مُکاشفوں کا ذکر کرُوں گا جو مجھے خداوند کی طرف سے عنایت ہُوئے۔ [2] مسیح پر ایمان لانے والے کی حیثیت سے میں ایک ایسے شخص کو جانتا ہُوں جو چودہ سال پہلے اچانک تیسرے آسمان پر اُٹھا لیا گیا۔ یہ صعُود جسمانی تھا یا رُوحانی خدا ہی بہتر جانتا ہے۔ [3] مجھے معلوم ہے کہ یہی شخص جسمانی طور پر یا رُوحانی طور پر ؑ جس کا علم خدا کو ہے ؑ اچانک [4] فردوس میں پہنچ گیا اور وہاں اُس نے ایسی باتیں سُنیں جو بیان سے باہر ہیں بلکہ آدمی کو اُن کا زبان پر لانا بھی روا نہیں۔ [5] میں ایسے شخص کا ذکر تو فخر سے کرُوں گا لیکن اپنے آپ پر فخر نہیں کرُوں گا سِوائے اُن باتوں کے جو میری کمزوری ظاہر کرتی ہیں۔ [6] اگر فخر کرنا چاہُوں بھی تو یہ میری بے وقوفی نہیں سمجھی جائے گی، اِس لیے کہ میں سچ بول رہا ہُوں۔ بہر حال میں فخر کرنے سے باز رہُوں گا کیونکہ جو کوئی جیسا مجھے دیکھتا ہے یا جیسا مجھ سے سُنتا ہے، مجھے اُس سے بڑھ کر نہ سمجھے۔

[7] ممکن تھا کہ اُن بے شمار مُکاشفوں کی وجہ سے جو مجھے عنایت کیے گئے ؑ میں غرور سے بھر جاتا۔ اِس لیے میرے جسم میں ایک کانٹا چبھو دیا گیا جو گویا شیطان کا قاصد تھا، جو مجھے مُکّے مارتا رہتا تھا تا کہ میں پھُول نہ جاؤں۔ [8] میں نے اِس کے بارے میں خدا سے تین بار دعا کی کہ وہ اِسے مجھ سے دُور کر دے۔ [9] مگر اُس نے مجھ سے کہا کہ میرا فضل تیرے لیے کافی ہے کیونکہ میری قدرت کمزوری ہی میں پوری ہوتی ہے۔ اِس لیے میں اپنی کمزوریوں پر فخر کروں گا تا کہ میں مسیح کی قدرت کے زیرِ سایہ رہُوں۔ [10] یہی وجہ ہے کہ میں مسیح کی خاطر کمزوری میں، بے عزّتی میں، ضرورتوں میں، اذیّتوں میں اور تنگی میں خُوشی محسوس کرتا ہُوں کیونکہ جب میں کمزور ہوتا ہُوں تو مجھے اپنے قوی ہونے کا احساس ہونے لگتا ہے۔

کلیسیا کے لیے پَولُسؔ کی تشویش

۱۱ تُم نے مجھے بیوقوف بننے پر مجبور کر دیا۔ضرورت تو اِس بات کی تھی کہ تُم میری تعریف کرتے۔اگرچہ میں کچھ بھی نہیں ہُوں پھر بھی تمہارے بڑے بڑے رسُولوں سے کسی بات میں کمتر نہیں۔ ۱۲ میں نے بہت سے نشانوں، حیرت انگیز کاموں اور معجزوں کے ذریعہ بڑے صبر کے ساتھ تُم پر یہ حقیقت ظاہر کر دی کہ میں بھی خداوند مسیح کا رسُول ہُوں۔ ۱۳ میرا مالی بوجھ اُٹھانے کے سِوا تُم دُوسری کلیسیاؤں سے کسی بات میں بھی پیچھے نہیں رہے۔میں دراصل نہیں چاہتا تھا کہ تُم پر بوجھ بنُوں۔اگر تُم اِسے میری بے اِنصافی سمجھتے ہو تو میں تُم سے معافی مانگتا ہُوں۔

۱۴ اب میں تیسری بار تمہارے پاس آنے کی تیّاری کر رہا ہُوں۔لیکن اِس بار بھی تُم پر بوجھ نہیں ڈالُوں گا کیونکہ مجھے تمہارے مال کی ضرورت نہیں بلکہ تمہاری ضرورت ہے۔مطلب یہ ہے کہ بچّوں کو ماں باپ کے لیے نہیں بلکہ ماں باپ کو بچّوں کے لیے جمع کرنا چاہیے۔ ۱۵ چنانچہ تمہاری خاطر میں بڑی خُوشی سے اپنا سب کچھ خرچ کروں گا بلکہ خُود بھی خرچ ہو جاؤں گا۔جب میں تُم سے اِتنی زیادہ مَحبّت رکھتا ہُوں تو کیا تُم مجھ سے کمتر مَحبّت رکھّو گے؟ ۱۶ چونکہ میں نے تُم پر بوجھ نہیں ڈالا اِس لیے شاید کوئی یہ کہے کہ میں مکّار ہُوں۔اِس لیے تمہیں فریب دے کر اپنے بس میں کر لیا۔ ۱۷ خیر! یہ بتاؤ کہ جن لوگوں کو میں نے تمہارے پاس بھیجا، کیا اُن میں سے کسی کے ذریعہ میں نے تُم سے بے جا فائدہ اُٹھایا؟ ۱۸ میں نے طِطُسؔ کی منّت کی کہ وہ تمہارے پاس جائے اور اُس کے ساتھ ایک اور مسیحی بھائی کو بھیجا۔کیا طِطُسؔ نے تُم سے بیجا فائدہ اُٹھایا؟ کیا وہ اور میں ایک ہی رُوح سے ہدایت پا کر ایک ہی نقشِ قدم پر نہیں چلے؟

۱۹ کیا تُم ابھی تک یہی سمجھتے ہو کہ ہم اپنی صفائی پیش کر رہے ہیں؟ ہم تو خدا کو حاضر جان کر مسیح میں بولتے ہیں۔عزیزو! یہ سب کچھ تمہاری ترقّی کے لیے ہے۔ ۲۰ کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ وہاں آ کر میں جیسا چاہتا ہُوں تمہیں ویسا نہ پاؤں اور مجھے بھی جیسا تُم چاہتے ہو ویسا نہ پاؤ۔مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں تُم میں لڑائی جھگڑے، حسد، غُصّہ، تفرقے، بدگوئی، چُغل خوری، شیخی اور فساد نہ ہوں۔ ۲۱ کہیں ایسا نہ ہو کہ اب آؤں تو خدا تمہارے سامنے مجھے عاجز کر دے اور مجھے بہت سے لوگوں کے لیے افسوس کرنا پڑے جنہوں نے پہلے تو گناہ کیے اور پھر اپنی ناپاکی، حرامکاری اور شہوت پرستی سے توبہ بھی نہ کی۔

آخری نصیحت

۱۳ یہ تیسری بار ہے کہ میں تمہارے پاس آ رہا ہُوں۔جس بات کی دو یا تین گواہ اپنی زبان سے شہادت دیں گے وہ سچ ثابت ہوگی۔ ۲ جب میں پچھلی بار تمہارے پاس تھا تو میں نے تاکید کر دی تھی اور اب پھر وہاں حاضر نہ ہوتے ہُوئے بھی گناہ میں زندگی گزارنے والوں بلکہ دیگر لوگوں کو تاکید کرتا ہُوں کہ اگر پھر آؤں گا تو درگذر نہیں کرُوں گا۔ ۳ کیونکہ تُم اِس بات کا ثبوت طلب کرتے ہو کہ مسیح مجھ میں ہو کر کلام کرتا ہے۔اور وہ تمہارے واسطے کمزور نہیں بلکہ زورآور ہے۔ ۴ ہاں، وہ کمزوری کے سبب سے تو مصلوب ہُوا مگر خدا کی قدرت کے سبب سے زندہ ہے اور ہم بھی کمزوری میں تو اُس کے شریک ہیں لیکن خدا کی قدرت سے اُس کی زندگی میں بھی شریک ہوں گے تاکہ تمہاری خدمت کر سکیں۔

۵ اپنے آپ کو جانچتے رہو کہ تمہارا ایمان مضبوط ہے یا نہیں۔اپنا اِمتحان کرتے رہو۔کیا تُم اپنے بارے میں یہ نہیں جانتے کہ یسُوعؔ مسیح تُم میں زندہ ہے؟ اگر نہیں تو تُم اُس امتحان میں ناکام ثابت ہُوئے، ۶ لیکن مجھے اُمید ہے کہ تُم معلوم کر لوگے کہ ہم ناکام نہیں۔ ۷ ہم خدا سے دعا کرتے ہیں کہ تُم کبھی بدی نہ کرو، اِس لیے نہیں کہ ہم کامیاب معلوم ہوں بلکہ اِس لیے کہ تُم بھلائی کرو خواہ ہم ناکام ہی دکھائی دیں۔ ۸ کیونکہ ہم حق کے برخلاف کچھ نہیں کر سکتے بلکہ اُس کی تائید ہی کر سکتے ہیں۔ ۹ اگر تُم سچ مُچ زورآور ہو تو ہم اپنے کمزور ہونے پر بھی خُوش ہیں اور یہ دعا بھی کرتے ہیں کہ تُم خوب سے خوب تر ہوتے چلے جاؤ۔ ۱۰ اِس لیے میں تُم سے دُور ہوتے ہُوئے یہ خط لکھ رہا ہُوں تاکہ جب وہاں تمہارے پاس پہنچُوں تو مجھے تمہارے ساتھ سختی سے پیش نہ آنا پڑے اور میں خداوند کے دیئے ہُوئے اِختیار کو تمہارے بگاڑنے کے لیے نہیں بلکہ بنانے کے لیے کام میں لاؤں۔

دُعا اور سلام

۱۱ اب آخر میں یہ لکھتا ہُوں کہ تُم خوش رہو، کامل بنو، تسلّی پاؤ، ایک دل رہو، میل ملاپ رکھّو اور خدا جو مَحبّت اور صلح کا سرچشمہ ہے تمہارے ساتھ ہوگا۔

۱۲ پاک بوسہ کے ساتھ ایک دُوسرے کو سلام کرو۔ ۱۳ سب مُقدّسین تمہیں سلام کہتے ہیں۔

۱۴ خداوند یسُوعؔ مسیح کا فضل، خدا کی مَحبّت اور پاک رُوح کی رفاقت تُم سب کے ساتھ ہو۔

گلتِیوں کے نام پَولُس رسُول کا خط

پیش لفظ

پَولُسؔ رسُول نے یہ خط گلتِیہؔ کی کلیسیاؤں کو غالباً ۴۹ تا ۵۲ عیسوی کے درمیان لکھا تھا۔ گلتِیہؔ کا صوبہ ایشیائے کوچک کے وسطی علاقہ میں واقع تھا۔ یہاں بہت سے یہُودی سکونت پذیر تھے اور اُن میں سے کئی خداوند یسُوعؔ پر ایمان لے آئے تھے۔ یہُودی ہونے کے باعث اِن لوگوں کے خیالات شریعت اور ایمان کے بارے میں ابھی تک ہموار نہیں ہُوئے تھے۔ اِن میں سے بعض لوگ غیر یہُودی مسیحیوں کو یہ سکھانے لگے کہ نجات پانے کے لیے مُوسوی شریعت کی پیروی کرنا لازم ہے۔

پَولُسؔ اپنے پہلے اور تیسرے تبلیغی سفر کے دوران گلتِیہؔ جا چُکا تھا۔ جب اُسے گلتِیہؔ کی کلیسیاؤں کے مسائل کا علم ہُوا تو اُس نے اِس خط کے ذریعہ اُنہیں بتایا کہ یہ تعلیم صحیح نہیں ہے۔ حقیقی خُوشخبری یہ ہے کہ اِنسان خداوند مسیح پر ایمان لانے کے باعث صرف خدا کے فضل سے نجات پا سکتا ہے۔ اِس کے علاوہ کسی اور قسم کی تعلیم خدا کی عالمگیر سچّائی کے برخلاف ہے۔ خداوند مسیح نے ہمیں شریعت کی غُلامی سے آزاد کر دیا ہے۔ لہٰذا ہمیں یہ خیال نہیں کرنا چاہئے کہ ہم اپنے اعمال سے یا اپنی کوششوں سے نجات پا سکتے ہیں۔ ہمیں اِنجیل کی اُس تعلیم پر عمل کرنا چاہئے جو پاک رُوح کی اطاعت (۵:‏۱۶) اور پڑوسیوں سے اپنی مانند محبّت رکھنے (۵:‏۱۴) پر مُشتمِل ہے۔

خط کا آغاز

۱ پَولُسؔ کی طرف سے جو نہ تو اِنسانوں کی طرف سے نہ کسی آدمی کی طرف سے بلکہ یسُوعؔ مسیح اور خدا باپ کی طرف سے رسُول مُقرّر کیا گیا۔ یہ وہ خدا ہے جس نے یسُوعؔ مسیح کو مُردوں میں سے زندہ کیا۔ [۲] اور اُن سب مسیحی بھائیوں کی طرف سے جو میرے ساتھ ہیں۔

گلتِیہؔ کی کلیسیاؤں کے نام:

[۳] ہمارے خدا باپ اور ہمارے خداوند یسُوعؔ مسیح کی طرف سے تمہیں فضل اور اِطمینان حاصل ہوتا رہے! [۴] اُس نے اپنے آپ کو ہمارے گناہوں کے بدلے میں قُربان کر دیا تا کہ وہ ہمیں خدا باپ کی مرضی کے مطابق اِس موجودہ بُرے زمانہ سے بچا لے۔ [۵] اُس کی تمجید ابد تک ہوتی رہے۔ آمین۔

خُوشخبری ایک ہی ہے

[۶] مجھے تعجب ہے کہ تُم کسی اور خُوشخبری کی طرف مائل ہو رہے ہو اور جس نے تمہیں مسیح کے فضل سے بُلایا تھا اُس سے مُنہ موڑ رہے ہو۔ [۷] کوئی دُوسری خُوشخبری ہے ہی نہیں۔ ہاں، کچھ لوگ ہیں جو مسیح کی خُوشخبری کو توڑ مروڑ کر پیش کرتے ہیں اور تمہیں اُلجھن میں ڈالے ہُوئے ہیں۔ [۸] اگر ہم یا آسمان کا کوئی فرشتہ اُس خُوشخبری کے علاوہ جو ہم نے تمہیں سُنائی کوئی اور خُوشخبری سُناتا ہے تو اُس پر لعنت ہو۔ [۹] جیسا ہم پہلے کہہ چُکے ہیں ویسا ہی میں پھر کہتا ہُوں کہ اُس خُوشخبری کے علاوہ جس پر تُم ایمان لائے تھے اگر کوئی تمہیں اور ہی خُوشخبری سُناتا ہے تو وہ ملعُون ٹھہرے!

[۱۰] کیا میں آدمیوں کا منظُورِ نظر بننا چاہتا ہُوں یا خدا کا؟ کیا میں آدمیوں کو خُوش کرنا چاہتا ہُوں؟ اگر میں آدمیوں کو خُوش کرنے کی کوشش میں لگا رہتا تو مسیح کا خادِم نہ ہوتا۔

پَولُس کی رسالت

[۱۱] بھائیو! میں تمہیں جتانا چاہتا ہُوں کہ جو خُوشخبری میں نے تمہیں سُنائی ہے وہ ایسی بات نہیں جو کسی اِنسان کی گھڑی ہُوئی ہو۔ [۱۲] میں نے اُسے کسی آدمی سے حاصل نہیں کیا نہ وہ مجھے سکھائی گئی بلکہ خداوند یسُوعؔ مسیح کی طرف سے اُس کا اِنکشاف مجھ پر ہُوا۔

[13] تُم نے تو سُنا ہے کہ جب میں یہوُدی مذہب کا پابند تھا تو میرا چال چلن کیسا تھا۔ میں خدا کی کلیسیا کو کیسی بے رحمی سے ستاتا اور اُسے تباہ کرنے کی کوشش کرتا تھا۔ [14] میں بطور ایک یہوُدی اپنے ہم عصر یہوُدیوں سے زیادہ کٹر ہوتا جاتا تھا اور بزرگوں کی روایتوں پر سرگرمی کے ساتھ عمل کرتا تھا۔ [15] لیکن خدا نے مجھے میرے پیدا ہونے سے قبل ہی چُن لیا اور جب اُس کی مرضی ہُوئی اُس نے اپنے فضل سے مجھے اپنی خدمت کے لیے بُلا لیا [16] تاکہ وہ اپنے بیٹے یسُوعؔ مسیح کا عرفان مجھے بخشے اور میں غیر یہوُدیوں کو اُس کی خُوشخبری سُناؤں۔ اُس وقت میں نے کسی آدمی سے صلاح نہ لی [17] اور نہ یروشلیمؔ میں اُن کے پاس گیا جو مجھ سے پہلے رسُول مُقرّر کیے گئے تھے۔ بلکہ فوراً عربؔ چلا گیا اور پھر وہاں سے دمشقؔ لَوٹ آیا۔

[18] تین برس بعد میں کیفاؔ سے ملاقات کرنے کے لیے یروشلیمؔ گیا اور پندرہ دِن تک اُس کے پاس رہا۔ [19] مگر دُوسرے رسُولوں میں سے سِوائے خداوند کے بھائی یعقوبؔ کے کسی اور سے ملاقات نہ کر سکا۔ [20] خدا جانتا ہے کہ جو باتیں میں تمہیں لکھ رہا ہُوں بالکل سچّی ہیں۔ [21] اِس کے بعد میں سُوریہ اور کلکیہ کے علاقوں میں چلا گیا۔ [22] اگرچہ یہوُدیہؔ کی کلیسیائیں میری شکل و صورت سے نا آشنا تھیں [23] لیکن یہ ضرور سُنا کرتی تھیں کہ جو شخص پہلے ہمیں ستاتا تھا وہ اب اُسی دین کی منادی کرتا ہے جسے وہ مٹا دینے پر تُلا ہُوا تھا۔ [24] اور وہ میری اِس تبدیلی کے باعث خدا کی تمجید کرتی تھیں۔

شاگردوں کا پولُسؔ کو قبُول کرنا

۲ چودہ برس بعد میں یروشلیمؔ چلا گیا اور برنباسؔ اور ططسؔ کو ساتھ لے گیا۔ [2] مجھے وہاں جانے کا حکم ایک مُکاشفہ میں ملا تھا جس پر میں نے عمل کیا۔ میں نے اُن لوگوں سے جو کلیسیا میں معتبر سمجھے جاتے تھے تنہائی میں مُلاقات کی اور اُنہیں اُس خُوشخبری کے بارے میں بتایا جو میں غیر یہوُدیوں کو سُناتا تھا۔ کیونکہ میں نہیں چاہتا تھا کہ میری وہ دوڑ دھوُپ جو میں نے پہلے کی تھی اور اب تک کر رہا تھا بے فائدہ نکلے۔ [3] چنانچہ میرے ساتھی ططسؔ کو جو یُونانی تھا ختنہ کرانے پر مجبور نہیں کیا گیا۔ [4] ختنہ کا سوال اُن جھوُٹے مسیحی بھائیوں کی طرف سے اُٹھایا گیا تھا جو چوری چھپے ہم لوگوں میں گُھس آئے تھے تاکہ جاسوسی کر کے اُس آزادی کو دریافت کریں جو مسیح یسُوعؔ کے ذریعہ ہمیں حاصل ہُوئی تھی اور ہمیں پھر سے یہوُدی رسم و رواج کا غُلام بنا دیں۔ [5] لیکن ہم نے دم بھر کے لیے بھی اُن کی اطاعت قبُول نہ کی تاکہ خُوشخبری کی صداقت تُم میں قائم رہے۔

[6] کلیسیا کے اُن اراکین سے جو اہم سمجھے جاتے تھے، مجھے کوئی بھی نئی بات حاصل نہ ہُوئی (وہ کیسے بھی تھے، مجھے اِس سے کوئی واسطہ نہیں کیونکہ خدا کی نظر میں سب برابر ہیں)۔ [7] اِس کے برعکس ہمیں معلوم ہُوا کہ جس طرح یہوُدیوں کو خُوشخبری سُنانے کا کام پطرسؔ کے سپُرد ہُوا اُسی طرح غیر یہوُدیوں کو خُوشخبری سُنانے کا کام میرے سپُرد ہُوا۔ [8] کیونکہ جس خدا نے پطرسؔ پر اثر ڈالا کہ وہ یہوُدیوں کے لیے رسُول بنے اُسی نے مجھ پر اثر ڈالا کہ غیر یہوُدیوں کے لیے رسُول بنوں۔ [9] وہاں یعقوبؔ، پطرسؔ اور یوُحنّاؔ کلیسیا کے سربراہ سمجھے جاتے تھے۔ جب اُن پر یہ حقیقت کُھلی کہ خدا نے مجھے بھی رسالت کی توفیق عطا فرمائی ہے تو اُنہوں نے مجھ سے اور برنباسؔ سے دایاں ہاتھ ملا کر ہمیں اپنی رفاقت میں قبُول کر لیا تاکہ ہم غیر یہوُدیوں میں خدمت کریں اور وہ یہوُدیوں میں۔ [10] اُنہوں نے صرف یہ کہا کہ غریبوں کو یاد رکھنا اور دراصل یہ تو میں پہلے ہی سے کرنے کو تیّار تھا۔

پطرسؔ پر پولُسؔ کی ملامت

[11] جب پطرسؔ انطاکیہ میں آیا تو میں نے سب کے سامنے اُس کی مخالفت کی کیونکہ وہ ملامت کے لائق تھا۔ [12] بات یہ تھی کہ وہ یعقوبؔ کی طرف سے چند اشخاص کے بھیجے جانے سے پیشتر غیر یہوُدیوں کے ساتھ کھانا کھا لیا کرتا تھا مگر جب وہ لوگ وہاں پہنچے تو پطرسؔ نے یہوُدیوں کے ڈر سے غیر یہوُدیوں سے کنارہ کر لیا اور اُن کے ساتھ کھانا پینا چھوڑ دیا۔ [13] وہاں کے باقی مسیحی بھائیوں نے جو پہلے یہوُدی تھے اِس ریاکاری میں پطرسؔ کا ساتھ دیا، یہاں تک کہ برنباسؔ کے قدم بھی ڈگمگا گئے۔

[14] جب میں نے دیکھا کہ اُن کی یہ حرکت خُوشخبری کی سچّائی کے برخلاف ہے تو میں نے سب کے سامنے پطرسؔ سے کہا کہ تُو یہوُدی ہونے کے باوجود غیر یہوُدی کی طرح زندگی گزارتا ہے تو کس مُنہ سے غیر یہوُدیوں کو مجبور کرتا ہے کہ وہ یہوُدیوں کے رسم و رواج کی پیروی کریں؟

[15] ہم پیدایشی یہوُدی ضرور ہیں اور غیر یہوُدی گنہگاروں میں سے نہیں [16] پھر بھی ہم یہ جانتے ہیں کہ اِنسان شریعت پر عمل کرنے سے نہیں بلکہ صرف یسُوعؔ مسیح پر ایمان لانے سے راستباز ٹھہرایا جاتا ہے۔ اِس لیے ہم بھی مسیح یسُوعؔ پر ایمان لائے تاکہ شریعت پر عمل کرنے سے نہیں بلکہ مسیح پر ایمان لانے سے راستباز ٹھہرائے جائیں۔ کیونکہ شریعت کے اعمال سے کوئی اِنسان راستباز نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔

[17] اور ہم جو یہ چاہتے ہیں کہ مسیح میں راستباز ٹھہرائے جائیں، اگر خود ہی گنہگار نکلیں تو کیا مسیح گناہ کا باعث ہے؟ ہرگز نہیں! [18] شریعت کی جو دیواریں میں نے گرا دی تھیں اگر اُنہیں پھر سے کھڑا کرنے لگوں تو اپنے آپ کو ہی قصوروار ٹھہراتا ہُوں۔ [19] شریعت کے اعتبار سے تو میں مر چُکا ہُوں یعنی شریعت ہی میری مَوت کا باعث ہُوئی تا کہ میں خدا کے اعتبار سے زندہ ہو جاؤں۔ [20] میں مسیح کے ساتھ مصلوب ہو چُکا ہُوں اور میں زندہ نہیں ہُوں بلکہ مسیح مجھ میں زندہ ہے اور جو زندگی میں اب گزار رہا ہُوں وہ خدا کے بیٹے پر ایمان لانے کی وجہ سے گزار رہا ہُوں جس نے مجھ سے محبّت کی اور میرے لیے اپنی جان دے دی۔ [21] میں خدا کے اِس فضل کو ردّ نہیں کرتا کیونکہ اگر راستبازی شریعت کے وسیلہ سے حاصل کی جاسکتی تھی تو مسیح نے بِلا مقصد اپنی جان قُربان کی۔

شریعت یا ایمان

۳ نادان گلتیو! تُم پر کس نے جادُو کر دیا؟ تمہاری تو گویا آنکھوں کے سامنے مسیح کو صلیب پر ٹنگا دکھایا گیا تھا۔ [2] میں تو تُم سے صرف یہ معلوم کرنا چاہتا ہُوں کہ کیا تُم نے شریعت پر عمل کر کے پاک رُوح کو پایا یا ایمان کے پیغام کو سُن کر اُسے حاصل کیا؟ [3] تُم کس قدر نادان ہو کہ پاک رُوح کی مدد سے شروع کیے ہُوئے کام کو اب جسمانی کوشش سے پورا کرنا چاہتے ہو۔ [4] کیا تُم نے اِتنی تکلیفیں بے فائدہ اُٹھائی ہیں؟ تمہیں کچھ فائدہ تو ضرور ہُوا ہوگا! [5] کیا خدا اپنا پاک رُوح اِس لیے تمہیں دیتا ہے اور تمہارے درمیان اِس لیے معجزے دکھاتا ہے کہ تُم شریعت کے مطابق عمل کرتے ہو یا اِس لیے کہ جو پیغام تُم نے سُنا اُس پر ایمان لائے ہو؟

[6] ابرہام کو دیکھو۔ وہ خدا پر ایمان لایا اور اُس کا ایمان اُس کے لیے راستبازی گنا گیا۔ [7] پس جان لو کہ ایمان لانے والے لوگ ہی ابرہام کے حقیقی فرزند ہیں۔ [8] پاک کلام نے پہلے ہی سے بتا دیا تھا کہ خدا غیر یہودیوں کو ایمان سے راستباز ٹھہراتا ہے۔ چنانچہ اُس نے پہلے ہی سے ابرہام کو یہ خوشخبری سُنا دی تھی کہ تیرے وسیلہ سے سب قومیں برکت پائیں گی۔ [9] پس جو ایمان لاتے ہیں وہ بھی ایمان لانے والے ابرہام کے ساتھ برکت پاتے ہیں۔

[10] مگر جتنے شریعت کے اعمال پر تکیہ کرتے ہیں وہ سب لعنت کے ماتحت ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے کہ جو کوئی شریعت کی کتاب کی ساری باتوں پر عمل نہیں کرتا وُہ لعنتی ہے۔ [11] اب یہ صاف ظاہر ہے کہ شریعت کے وسیلہ سے کوئی شخص خدا کے حضور میں راستباز نہیں ٹھہرایا جاتا کیونکہ لکھا ہے کہ صرف وہ شخص جو ایمان سے راستباز ٹھہرایا جاتا ہے، جیتا رہے گا۔ [12] اور شریعت کا ایمان سے کوئی تعلق نہیں بلکہ لکھا ہے کہ شریعت پر عمل کرنے والا شریعت کی باتوں سے زندہ رہے گا۔ [13] مسیح نے جو ہمارے لیے لعنتی بنا، ہمیں مول لے کر شریعت کی لعنت سے چھڑا لیا کیونکہ لکھا ہے کہ جو کوئی لکڑی پر لٹکایا گیا وہ لعنتی ہے۔ [14] تا کہ ابرہام کو دی ہُوئی برکت مسیح یسُوع کے وسیلہ سے غیر یہودیوں تک بھی پہنچے اور ہم ایمان کے وسیلہ سے اُس پاک رُوح کو حاصل کریں جس کا وعدہ کیا گیا ہے۔

شریعت اور خدا کا وعدہ

[15] بھائیو! میں روزمرّہ کی زندگی سے ایک مثال پیش کرتا ہُوں۔ جب ایک بار کسی اِنسانی عہد پر فریقین کے دستخط ہو جاتے ہیں تو کوئی اُسے باطل نہیں کر سکتا اور نہ ہی اُس میں کچھ بڑھا سکتا ہے۔ [16] خدا نے ابرہام اور اُس کی نسل سے وعدے کیے، یہاں لفظ نسل آیا ہے نہ کہ نسلوں یعنی کئی نسلیں۔ یہاں نسل سے صرف ایک ہی شخص مراد ہے یعنی مسیح۔ [17] میرا مطلب یہ ہے کہ جو عہد خدا نے ابرہام کے ساتھ باندھا تھا اور جس کی اُس نے تصدیق کر دی تھی، اُسے شریعت باطل نہیں ٹھہرا سکتی جو چار سو تیس برس بعد آئی اور نہ اُس وعدہ کو منسوخ کر سکتی ہے۔ [18] اگر میراث کا حصُول شریعت پر مبنی ہے تو وہ وعدہ پر مبنی نہیں ہو سکتا لیکن خدا نے فضل سے ابرہام کو یہ میراث اپنے وعدہ ہی کے مطابق بخشی۔

[19] پھر شریعت کیوں دی گئی؟ وہ انسان کی نافرمانیوں کی وجہ سے بعد میں دی گئی تا کہ اُس نسل کے آنے تک قایم رہے جس سے وعدہ کیا گیا تھا۔ اور وہ فرشتوں کے وسیلہ سے ایک درمیانی شخص کی معرفت مُقرّر کی گئی۔ [20] اب درمیانی صرف ایک فریق کے لیے نہیں ہوتا لیکن خدا ایک ہی ہے۔

[21] تو کیا شریعت خدا کے وعدوں کے خلاف ہے؟ ہرگز نہیں۔ کیونکہ اگر کوئی ایسی شریعت دی جاتی جو زندگی بخش سکتی تو راستبازی شریعت کے ذریعہ حاصل کی جاسکتی تھی۔ [22] مگر پاک کلام کے مطابق ساری دُنیا گناہ کی قید میں ہے تا کہ وہ وعدہ جو مسیح پر ایمان لانے پر مبنی ہے اُن سب کے حق میں پورا کیا جائے جو مسیح پر ایمان لائے ہیں۔

غُلام اور فرزند

[23] ایمان کے زمانہ سے پہلے ہم شریعت کے تحت قید میں تھے اور جو ایمان ظاہر ہونے والا تھا اُس کے آنے تک ہماری یہی حالت رہی۔ [24] پس شریعت نے اُستاد بن کر ہمیں مسیح تک پہنچا

دیا تا کہ ہم ایمان کے وسیلہ سے راستباز ٹھہرائے جائیں۔ [۲۵] مگر اب ایمان کا دَور آ گیا ہے اور ہمیں اُستاد کے تحت رہنے کی ضرورت نہیں رہی۔

[۲۶] اِس لیے کہ تُم سب یسُوعؔ مسیح پر ایمان لانے کے وسیلہ سے خدا کے فرزند بن گے ہو۔ [۲۷] اور تُم سب جنہوں نے مسیح کے ساتھ ایک ہو جانے کا بپتسمہ پایا اُسے لباس کی طرح پہن لیا ہے۔ [۲۸] اب تُم میں یہوُدی، یُونانی، غُلام، آزاد اور مَرد و عورت کی تفریق باقی نہیں رہی کیونکہ اب تُم سب مسیح یسُوعؔ میں ایک ہو گئے ہو۔ [۲۹] اگر تُم مسیح کے ہو تو ابرہامؔ کی نسل ہو اور وعدہ کے مطابق وارث بھی ہو۔

فرزند اور وارث

۴ میں یہ کہتا ہُوں کہ وارث جب تک بچّہ ہے اُس کی اور ایک غُلام کی حالت میں کوئی فرق نہیں حالانکہ وہ اپنے باپ کی ساری جائداد کا مالک ہوتا ہے۔ [۲] اور وہ باپ کی مُقرّر کی ہُوئی میعاد کے پورا ہونے تک سرپرستوں اور مُختاروں کے اِختیار میں رہتا ہے۔ [۳] اِسی طرح ہم بھی جب بچّے تھے تو دُنیوی اِبتدائی باتوں کے غُلام ہو کر زندگی بسر کرتے تھے۔ [۴] لیکن جب وقت پورا ہو گیا تو خدا نے اپنے بیٹے کو بھیجا جو عورت سے پیدا ہُوا اور شریعت کے ماتحت پیدا ہُوا [۵] تا کہ اُنہیں جو شریعت کے ماتحت ہیں خرید کر چھُڑا لے اور ہم متبنّیٰ فرزند ہونے کا درجہ پائیں۔

[۶] چونکہ تُم فرزند ہو اِس لیے خدا نے اپنے بیٹے کا رُوح ہمارے دلوں میں بھیجا اور وہ رُوح 'ابّا' یعنی اَے باپ کہہ کر پُکارتا ہے۔ [۷] پس اب تُم غُلام نہیں رہے بلکہ بیٹے بن چُکے ہو اور بیٹے بن جانے کے بعد خدا کے وسیلہ سے وارث بھی ہو۔

گلتیوں کے لیے پَولُسؔ کی تشویش

[۸] اِس سے پہلے تُم خدا سے واقف نہ ہونے کی وجہ سے ایسے معبُودوں کے غُلام بنے ہُوئے تھے جو حقیقی معبُود نہیں۔ [۹] مگر اب جب کہ تُم نے خدا کو پہچان لیا ہے بلکہ خدا نے تمہیں پہچانا ہے تو تُم کیوں اُن ضعیف اور بے کار اِبتدائی باتوں کی طرف لَوٹ رہے ہو؟ کیا پھر سے اُن کی غُلامی میں زندگی گزارنا چاہتے ہو؟ [۱۰] تُم خاص خاص دِنوں، مہینوں، موسموں اور برسوں کو مبارک مانتے ہو۔ [۱۱] مجھے ڈر ہے کہ جو محنت میں نے تُم پر کی ہے کہیں وہ بے فائدہ نہ رہ جائے۔

[۱۲] بھائیو! میں تمہاری منّت کرتا ہُوں کہ میری مانند بنو کیونکہ میں بھی تمہاری مانند ہُوں۔ تُم نے میرا کچھ نہیں بگاڑا۔ [۱۳] تمہیں یاد ہوگا کہ میں نے پہلی دفعہ بیماری کی حالت میں تمہیں خُوشخبری سُنائی تھی۔ [۱۴] میری بیماری نے تمہیں کافی پریشانی میں ڈال دیا تھا۔ لیکن اِس کے باوجود تُم نے نہ تو مجھے حقیر جانا اور نہ ہی مجھ سے نفرت کی، بلکہ مجھے خدا کا فرشتہ سمجھ کر مسیح یسُوعؔ کی مانند قبُول کیا۔ [۱۵] اُس وقت تُم نے بڑی خُوشی منائی تھی۔ اب وہ خُوشی کہاں گئی؟ کیونکہ میں تو تمہارا گواہ ہُوں کہ اگر ممکن ہوتا تو تُم اپنی آنکھیں بھی نکال کر مجھے دے دیتے۔ [۱۶] کیا تُم سے سچ بولنے کی وجہ سے میں تمہارا دُشمن ہو گیا۔ [۱۷] وہ لوگ تمہیں اپنانے کی کوشش تو کرتے ہیں لیکن اُن کی نیّت صاف نہیں ہے۔ وہ تمہیں ہم سے الگ کر دینا چاہتے ہیں تا کہ تُم اُن ہی کے بنے رہو۔ [۱۸] اچھّا ہے کہ وہ لوگ نیک نیّتی سے تمہیں اپنانے کی ہر وقت کوشش کریں نہ کہ محض اُس وقت جب میں وہاں تمہارے پاس موجود ہوتا ہُوں۔ [۱۹] میرے بچّو! میں تمہارے لیے پھر سے بچّہ جننے والی عورت کی طرح درد محسوس کر رہا ہُوں۔ یہ درد جاری رہے گا جب تک کہ مسیح کی صورت تُم میں قائم نہ ہو جائے۔ [۲۰] میرا جی چاہتا ہے کہ ابھی تمہارے پاس پہنچ جاؤں اور اپنا لہجہ بدل لُوں کیونکہ میں تمہاری طرف سے بڑی اُلجھن میں ہُوں۔

ہاجرہؔ اور سارہؔ کی مثال

[۲۱] مجھے بتاؤ! تُم جو شریعت کے ماتحت ہونا چاہتے ہو کیا شریعت کی باتیں سُننے کے لیے تیّار نہیں؟ [۲۲] اُس میں لکھّا ہے کہ ابرہامؔ کے دو بیٹے تھے۔ ایک لونڈی سے، دُوسرا آزاد عورت سے۔ [۲۳] لونڈی کا بیٹا عام بچّوں کی طرح لیکن آزاد کا بیٹا خدا کے وعدہ کے مطابق پیدا ہُوا۔

[۲۴] یہ باتیں تمثیل کے طور پر ہیں۔ اِس لیے یہ عورتیں گویا دو عہد ہیں۔ ہاجرہ اُس عہد کی مثال ہے جو کوہِ سیناؔ پر باندھا گیا اور جس سے غُلام ہی پیدا ہوتے ہیں۔ [۲۵] ہاجرہؔ عربؔ کے کوہِ سیناؔ کی مانند ہے جس کا مقابلہ موجودہ یروشلیمؔ سے کیا جا سکتا ہے، جو اپنے لڑکوں یعنی باشندوں سمیت غُلامی میں ہے۔ [۲۶] مگر آسمانی یروشلیمؔ آزاد ہے اور وہی ہماری ماں ہے۔ [۲۷] کیونکہ پاک کلام میں لکھّا ہے:

اَے بانجھ! تُو جس کے اولاد نہیں ہوتی،
خُوشی منا؛
تُو جو درد ِزہ سے واقف نہیں،
آواز بلند کر کے چلاّ؛
کیونکہ بے کس چھوڑی ہُوئی کی اولاد

شوہر والی کی اولاد سے زیادہ ہوگی۔

۲۸ لہٰذا اَے بھائیو! تُم اِضحاق کی طرح وعدہ کے فرزند ہو۔ ۲۹ اُس وقت جو بچّہ عام بچّوں کی طرح پیدا ہُوا تھا وہ اُس بچّہ کو ستاتا تھا جو خدا کے رُوح کی قدرت سے پیدا ہُوا تھا۔ ویسے ہی اب بھی ہوتا ہے۔ ۳۰ مگر پاک کلام کیا کہتا ہے؟ یہ کہ لونڈی اور اُس کے بیٹے کو نکال دے کیونکہ لونڈی کا بیٹا آزاد کے بیٹے کے ساتھ ہرگز وارِث نہ ہوگا۔ ۳۱ چنانچہ بھائیو! ہم لونڈی کے بیٹے نہیں بلکہ آزاد کے ہیں۔

مسیح میں آزادی

۵ مسیح نے ہمیں آزاد کر دیا تا کہ ہم ہمیشہ آزاد رہیں۔ پس ثابت قدم رہو اور دوبارہ غُلامی کے جُوئے میں مت جُتو۔ ۲ دیکھو! میں پَولُس خُود تُم سے کہتا ہُوں کہ اگر تُم ختنہ کراؤ گے تو تمہیں مسیح سے کچھ بھی فائدہ نہ ہوگا۔ ۳ میں ہر اُس آدمی سے جو ختنہ کراتا ہے بطور گواہ یہ کہتا ہُوں کہ اُسے ساری شریعت پر عمل کرنا فرض ہے۔ ۴ تُم جو شریعت کے وسیلہ سے راستباز ٹھہرنے کی کوشش کر رہے ہو مسیح سے جدا ہو گئے ہو اور فضل سے ہاتھ دھو بیٹھے ہو۔ ۵ مگر ہم پاک رُوح کے وسیلہ سے ایمان سے راستباز ٹھہرائے جائیں گے اور اِس کا ہم اُمید سے انتظار کر رہے ہیں۔ ۶ اور جو کوئی مسیح یسُوع میں ہے اُس کا ختنہ کرانا یا نہ کرانا اِتنا مفید نہیں جتنا مفید مسیح پر ایمان رکھنا ہے جو محبّت کے ذریعہ اثر کرتا ہے۔

۷ تُم ایمان کی دَوڑ اچھّی طرح دَوڑ رہے تھے۔ کس نے ناگہاں مداخلت کر کے تمہیں حق کے ماننے سے روک دیا؟ ۸ یہ ترغیب خدا کی طرف سے نہیں ہوسکتی جس نے تمہیں بُلایا ہے۔ ۹ تھوڑا سا خمیر سارے گُندھے ہُوئے آٹے کو خمیر کر دیتا ہے۔ ۱۰ مجھے خداوند میں تمہارے بارے میں یقین ہے کہ تُم میرے خیال سے مُتفق ہو گے اور جو شخص تمہیں پریشان کر رہا ہے سزا پائے گا، خواہ وہ کوئی بھی ہو۔ ۱۱ بھائیو! اگر میں اب تک ختنہ کی منادی کرتا ہُوں تو کس وجہ سے ستایا جا رہا ہُوں؟ اگر میں ختنہ کی تعلیم دیتا تو صلیب کسی کے لیے ٹھوکر کا باعث نہ ہوتی جس کی میں منادی کرتا ہُوں۔ ۱۲ جو تمہیں ختنہ کرانے پر مجبور کرتے ہیں کاش وہ ختنے کے وقت اپنے اعضاء بھی کٹوا دیتے!

۱۳ بھائیو! تُم آزاد ہونے کے لیے بُلائے گئے ہو لیکن اِس آزادی کو اپنی نفسانی خواہشات کے لیے استعمال نہ کرو بلکہ محبّت سے ایک دُوسرے کی خدمت کرتے رہو۔ ۱۴ کیونکہ ساری شریعت کا خلاصہ اِس ایک حکم میں پایا جاتا ہے کہ "تُو اپنے پڑوسی سے اپنی مانند محبّت رکھ۔" ۱۵ اگر تُم ایک دُوسرے کو کاٹتے پھاڑتے اور کھاتے ہو تو خبردار رہنا، کہیں ایسا نہ ہو کہ ایک دُوسرے کو ختم کر ڈالو۔

اِنسانی فطرت اور پاک رُوح

۱۶ میرا مطلب یہ ہے کہ اگر تُم پاک رُوح کے کہنے پر چلو گے تو جسم کی بُری خواہشوں کو ہرگز پورا نہ کرو گے۔ ۱۷ کیونکہ جسم رُوح کے خلاف خواہش کرتا ہے اور رُوح جسم کے خلاف۔ یہ دونوں ایک دُوسرے کے مُخالف ہیں تا کہ جو تُم چاہتے ہو وہ نہ کر سکو۔ ۱۸ اگر تُم پاک رُوح کی ہدایت سے زندگی گزارتے ہو تو شریعت کے ماتحت نہیں ہو۔

۱۹ اب اِنسانی فطرت کے کام صاف ظاہر ہیں یعنی حرامکاری، ناپاکی اور شہوت پرستی، ۲۰ بُت پرستی، جادُوگری، دُشمنی، جھگڑا، حسَد، غُصّہ، خُود غرضی، تکرار، فرقہ پرستی، ۲۱ بُغض، نشہ بازی، ناچ رنگ اور اِن کی مانند دیگر کام۔ اِن کی بابت میں نے پہلے بھی تُم سے کہا تھا اور اب پھر کہتا ہُوں کہ ایسے کام کرنے والے خدا کی بادشاہی میں کبھی شریک نہ ہوں گے۔

۲۲ مگر پاک رُوح کا پھل محبّت، خُوشی، اِطمینان، صبر، مہربانی، نیکی، وفاداری، ۲۳ فروتنی اور پرہیزگاری ہے۔ ایسے کاموں کی کوئی شریعت مخالفت نہیں کرتی۔ ۲۴ اور جو مسیح یسُوع کے ہیں اُنہوں نے اپنے جسم کو اُس کی رغبتوں اور بُری خواہشوں سمیت صلیب پر چڑھا دیا ہے۔ ۲۵ اگر ہم پاک رُوح کے سبب سے زندہ ہیں تو لازم ہے کہ پاک رُوح کی ہدایت کے موافق زندگی گزاریں۔ ۲۶ ہمیں شیخی مارنا، ایک دُوسرے کو بھڑکانا یا ایک دُوسرے سے حسَد کرنا چھوڑ دینا چاہیے۔

سب کا بھلا چاہنا

۶ بھائیو! اگر کوئی شخص کسی قصور میں پکڑا جائے تو تُم جو پاک رُوح کی ہدایت پر چلتے ہو، ایسے شخص کو نرم مزاجی کے ساتھ بحال کر دو اور ساتھ ہی اپنا بھی خیال رکھّو کہ کہیں تُم بھی کسی آزمایش کا شکار نہ ہو جاؤ۔ ۲ ایک دُوسرے کا بار اُٹھاؤ اور یوں مسیح کی شریعت کو پورا کرو۔ ۳ اگر کوئی اپنے آپ کو کچھ سمجھتا ہے لیکن کچھ بھی نہیں ہے، تو خود کو دھوکا دیتا ہے۔ ۴ چنانچہ ہر شخص اپنے ہی کردار کا امتحان لے! اگر وہ اچھّا نکلے تو اُسے کسی دُوسرے سے مقابلہ کیے بغیر خود ہی پر فخر کرنے کا موقع ملے گا۔ ۵ کیونکہ ہر ایک اپنے ہی کاموں کا ذمہ دار ہے۔

۶ کلام کی تعلیم پانے والا اپنی ساری اچھّی چیزوں میں اپنے

معلّم کو بھی شریک کرے۔

[7] فریب نہ کھاؤ۔ خدا ٹھٹھوں میں نہیں اُڑایا جاتا کیونکہ آدمی جو کچھ بوتا ہے وہی کاٹے گا۔ [8] اگر کوئی اپنی خواہشوں کا خیال رکھتے ہُوئے بوتا ہے تو وہ مَوت کی فصل کاٹے گا اور جو پاک رُوح کا خیال رکھتے ہُوئے بوتا ہے وہ ہمیشہ کی زندگی کی فصل کاٹے گا۔ [9] ہم نیکی کرنے سے بیزار نہ ہوں کیونکہ اگر مایوس نہیں ہوں گے تو عین وقت پر فصل کاٹیں گے۔ [10] چنانچہ جہاں تک موقع ملے ہم سب کے ساتھ نیکی کریں، خاص طور پر اہلِ ایمان کے ساتھ۔

آخری ہدایت

[11] دیکھو! میں اپنے ہاتھ سے کیسے بڑے بڑے حرُوف میں تمہیں لکھ رہا ہُوں۔

[12] جو لوگ جسمانی نمُود و نمایش کی فکر میں ہیں وہ تمہیں ختنہ کرانے پر محض اِس لیے مجبور کرتے ہیں کہ مسیح کی صلیب کے سبب سے وہ خُود ستائے نہ جائیں۔ [13] کیونکہ ختنہ کرانے والے خُود بھی شریعت پر عمل نہیں کرتے، لیکن تمہیں ختنہ کرانے پر مجبور کرتے ہیں تاکہ وہ فخر کر سکیں کہ تُم نے اِس جسمانی رسم کو قبُول کر لیا ہے۔ [14] خدا نہ کرے کہ میں کسی چیز پر فخر کرُوں سِوا اپنے خداوند یسُوعؔ مسیح کی صلیب کے جس کے ذریعہ دُنیا میرے لیے مصلوُب ہوگئی ہے اور میں دُنیا کے لیے۔ [15] سچ تو یہ ہے کہ ختنہ کرانا یا نہ کرانا اہم نہیں لیکن نیا مخلُوق بن جانا بڑا اہم ہے۔ [16] اور جتنے اِس قاعدہ پر چلتے ہیں اُنہیں اور خدا کے اِسرائیلؔ کو اِطمینان اور رحم حاصل ہوتا رہے۔

[17] اِس کے بعد کوئی مجھے تکلیف نہ دے کیونکہ میں اپنے بدن پر یسُوعؔ کے داغ لیے پھرتا ہُوں۔

[18] بھائیو! ہمارے خداوند یسُوعؔ کا فضل تمہاری رُوح کے ساتھ رہے۔ آمین۔

اِفسیوں کے نام پَولُسؔ رسُول کا خط

پیش لفظ

یہ خط پَولُسؔ رسُول نے ۶۰ - ۶۱ عیسوی کے درمیان اِفُسسؔ کی کلیسیا کو لکھا تھا۔ اُس وقت وہ شہر رُومؔ میں حکومتِ رُوم کی قید میں تھا۔ اِفُسسؔ ایک مشہُور بندرگاہ تھی جو ایشیائے کوچک کے مغرب میں واقع تھی۔

اِفُسسؔ کے مسیحی مختلف قوموں اور نسلوں سے تعلق رکھتے تھے۔ پَولُسؔ اُنہیں اِس خط کے ذریعہ یگانگت اور میل ملاپ کی تعلیم دیتا ہے۔

اِس خط میں بڑوں سے لے کر چھوٹوں تک مثلاً شوہروں، بیویوں، جوانوں، نوکروں اور مالکوں غرض کہ سب کے لیے کوئی نہ کوئی نصیحت موجود ہے۔ اِس کے علاوہ پَولُسؔ مندرجہ ذیل باتوں پر بڑا زور دیتا ہے:

۱۔ کلیسیا مسیح کا بدن ہے۔ اِس بدن کا پاک اور بے عیب رہنا اور ترقّی کرنا بہت ضروری ہے۔
۲۔ مسیح پر ایمان لانے والے خدا کے فضل کی بدولت نجات پاتے ہیں۔
۳۔ میل ملاپ کی رُوح مسیح پر ایمان لانے سے ملتی ہے۔

پَولُسؔ کلیسیا کو آگاہ کرتا ہے کہ بدی کی طاقتوں سے جنگ کرنے کا وقت آ گیا ہے لہٰذا کلیسیا کو تیّار رہنا چاہئے (۶:۱۲) اور اُن کو تسلّی دیتے ہُوئے لکھتا ہے کہ اِس جنگ میں فتح بالآخر اُن ہی کو حاصل ہوگی۔

خط کا آغاز

۱ پَولُسؔ کی طرف سے جو خدا کی مرضی سے یسُوعؔ مسیح کا رسُول ہے۔
اُن مُقدّسوں کے نام جو اِفسُسؔ میں رہتے ہیں اور مسیح یسُوعؔ پر ایمان رکھتے ہیں۔
۲ تمہیں ہمارے خدا باپ اور خداوند یسُوعؔ مسیح کی طرف سے فضل اور اِطمینان حاصل ہوتا رہے۔

فضل کی دولت

۳ ہمارے خداوند یسُوعؔ مسیح کے خدا اور باپ کی تعریف ہو جس نے ہمیں مسیح میں آسمان کی ہر رُوحانی برکت بخشی ہے۔ ۴ اُس نے ہمیں دُنیا کے بنائے جانے کے پیشتر ہی مسیح میں چُن لیا تھا تاکہ ہم اُس کے حضور محبّت میں پاک اور بے عیب ہوں۔ ۵ اُس نے اپنی خُوشی سے پہلے ہی یہ نیک فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ ہمیں یسُوعؔ مسیح کے ذریعہ اپنے لے پالک فرزند بنائے گا ۶ تاکہ اُس کے اِس جلالی فضل کی ستایش ہو جو اُس نے اپنے عزیز بیٹے کے وسیلہ سے ہمیں مُفت عنایت فرمایا۔ ۷ ہمیں اُس فضل کی بدولت مسیح کے خُون کے وسیلہ سے مخلصی یعنی گناہوں کی معافی حاصل ہوتی ہے۔ ۸ جو اُس نے بڑی حکمت اور دانائی سے ہم پر اِفراط کے ساتھ نازل کیا۔ ۹ اور اُس نے اپنی خُوشی سے اُس پوشیدہ مقصد کو ہم پر ظاہر کر دیا جس کا اُس نے مسیح کی معرفت عمل میں لانے کا اِرادہ کیا ہُوا تھا۔ ۱۰ تاکہ اوقاتِ مُقرّرہ پر سب چیزیں خواہ وہ آسمان کی ہوں یا زمین کی مسیح میں پاک ہو جائیں۔
۱۱ خدا کی مصلحت یہ ہے کہ سب کچھ اُس کی مرضی کے مطابق ہو۔ اُسی نے ہمیں اپنی میراث کے لیے پہلے ہی سے چُن رکھا تھا۔ ۱۲ تاکہ ہم، جن کی اُمید پہلے ہی سے مسیح سے وابستہ تھی اُس کے جلال کی ستایش کا باعث بنیں۔ ۱۳ اور جب تُم نے کلامِ حق کو جو تمہاری نجات کی خُوشخبری ہے سُنا اور اُس پر ایمان لائے تو خدا نے اپنے وعدہ کے مطابق تمہیں پاک رُوح دے کر تُم پر اپنی مُہر لگا دی۔ ۱۴ وہ رُوح ہمیں ملنے والی میراث کا بیعانہ ہے گویا اِس بات کی ضمانت ہے کہ ہم نجات پا کر خدا کی ملکیّت بن جائیں تاکہ اُس کے جلال کی ستایش ہو۔

شکر گزاری اور دعا

۱۵ جب سے میں نے سُنا ہے کہ تُم خداوند یسُوعؔ پر بڑا ایمان رکھتے ہو اور سب مُقدّسوں کو دل سے چاہتے ہو ۱۶ میں خدا کا شکر بجا لانے سے باز نہیں آتا اور اپنی دعاؤں میں تمہیں یاد کرتا ہُوں ۱۷ کہ ہمارے خداوند یسُوعؔ مسیح کا خدا جو جلالی باپ ہے تمہیں حکمت اور مُکاشفہ کی رُوح عطا فرمائے تاکہ تُم اُسے بہتر طور پر پہچان سکو۔ ۱۸ اور تمہارے دل کی آنکھیں روشن ہو جائیں تاکہ تُم جان لو کہ اُس نے جس اُمید کی طرف تمہیں بُلایا ہے وہ کیسی ہے اور وہ جلالی میراث جو اُس نے اپنے مُقدّسوں کے لیے رکھّی ہے کتنی بڑی دولت ہے۔ ۱۹ اور ہم ایمان لانے والوں کے لیے اُس کی عظیم قدرت کی کوئی حد نہیں۔ ۲۰ خدا نے اُسی عظیم قدرت کی تاثیر سے مسیح کو مُردوں میں سے زندہ اُٹھا کر آسمان پر اپنی داہنی طرف بٹھایا۔ ۲۱ وہاں مسیح ہر قسم کی حکومت، اِختیار، قدرت اور ریاست پر قادر ہے اور اِس جہان اور آیندہ جہان میں جو نام بھی کسی کو دیا جائے گا اُس سے بھی بڑا نام مسیح کو دیا گیا ہے۔ ۲۲ اِس طرح خدا نے سب کچھ مسیح کے زیرِ فرمان کر دیا اور اُسے سب چیزوں کا سردار بنا کر کلیسیا کو دے دیا۔ ۲۳ کلیسیا اُس کا بدن ہے اور اُسی سے معمُور ہے۔ ساری اشیاء کا پوری طرح معمُور کرنے والا بھی وہی ہے۔

مَوت سے زندگی کی طرف

۲ تمہارے قصُوروں اور گناہوں کی وجہ سے تمہارا حال مُردوں کا سا تھا۔ ۲ تُم اُن میں پھنس کر دُنیا کی رَوِش پر چلتے تھے اور ہوا کی عملداری کے حاکم شیطان کی پیروی کرتے تھے جس کی رُوح اب تک نافرمان لوگوں میں تاثیر کرتی ہے۔ ۳ کبھی ہم بھی اُن میں شامل تھے اور نفسانی خواہشوں میں زندگی گزارتے تھے اور دل و دماغ کی ہر ہَوس کو پورا کرنے میں لگے رہتے تھے اور طبعی طور پر دُوسرے اِنسانوں کی طرح خدا کے غضب کے ماتحت تھے۔ ۴ لیکن خدا بہت ہی محبّت کرنے والا ہے اور رحم کرنے میں غنی ہے۔ ۵ اُس نے ہمیں جب کہ ہم اپنے قصُوروں کے باعث مُردہ تھے مسیح کے ساتھ زندہ کیا۔ اُسی کے فضل سے تمہیں نجات ملی ہے۔ ۶ اُس نے ہمیں مسیح کے ساتھ زندہ کیا اور آسمانی مقاموں پر اُس کے ساتھ بٹھایا ۷ تاکہ آنے والے زمانوں میں اپنے اُس بیحد فضل کو ظاہر کرے جو اُس نے اپنی مہربانی سے مسیح یسُوع کے ذریعہ ہم پر کیا تھا۔ ۸ کیونکہ تمہیں ایمان کے وسیلہ سے فضل ہی سے نجات ملی ہے اور یہ تمہاری کوشش کا نتیجہ نہیں بلکہ خدا کی بخشش ہے۔ ۹ اور نہ ہی یہ تمہارے اعمال کا پھل ہے کہ کوئی فخر کر سکے۔ ۱۰ کیونکہ ہم خدا کی کاریگری ہیں اور ہمیں مسیح یسُوعؔ میں نیک کام کرنے کے لیے پیدا کیا گیا ہے جنہیں خدا نے پہلے ہی سے ہمارے کرنے کے لیے تیّار کر رکھّا تھا۔

مسیح میں یگانگت

۱۱ پس یاد رکھو کہ پہلے تُم پیدائش کے لحاظ سے غیر یہوُدی تھے اور وہ مختون لوگ جن کا ختنہ ہاتھ سے کیا ہُوا جسمانی نشان ہے تمہیں نامختون کہتے تھے۔ ۱۲ اُس وقت تمہارا مسیح سے کوئی تعلق نہ تھا۔ تُم اِسرائیلی قوم میں شمار نہیں کیے جاتے تھے۔ اُن عہدناموں سے خارج تھے جن کا وعدہ خدا کی طرف سے کیا گیا تھا۔ تُم اِس دُنیا میں خدا کے بغیر نااُمیدی کی حالت میں زندگی گزارتے تھے۔ ۱۳ مگر تُم جو پہلے دُور تھے اب مسیح یسُوع میں ہو کر اُس کے خُون کے وسیلہ سے نزدیک ہو گئے ہو۔

۱۴ کیونکہ وہی ہماری صُلح ہے جس نے غیر یہوُدیوں اور یہوُدیوں دونوں کو ایک کر دیا اور عداوت کی دیوار کو جو بیچ میں حائل تھی ڈھا دیا۔ ۱۵ اُس نے شریعت کو اُس کے احکام اور قوانین سمیت اپنے جسم کے وسیلہ سے موقوف کر دیا تا کہ دونوں سے اپنے آپ میں ایک نئے اِنسان کی تخلیق کر کے صُلح کرا دے۔ ۱۶ اور یوں صلیب کے ذریعہ دُشمنی کو ختم کر دے اور دونوں کو ایک تن بنا کر خدا سے ملا دے۔ ۱۷ جب مسیح آیا تو اُس نے تمہیں جو کسی وقت اُس سے دُور تھے اور اُنہیں جو اُس کے نزدیک تھے دونوں کو صُلح کی خُوشخبری سُنائی۔ ۱۸ کیونکہ اُس کے وسیلہ سے ہم ایک ہی پاک رُوح پا کر خدا باپ کے حضور میں آ سکتے ہیں۔

۱۹ پس اب تُم پردیسی اور اجنبی نہیں رہے بلکہ خدا کے مُقدّس لوگوں کے ہم وطن اور خدا کے گھرانے کے رُکن ہو گئے ہو۔ ۲۰ تُم گویا ایک عمارت ہو جو رسُولوں اور نبیوں کی بنیاد پر تعمیر کی گئی ہے اور یسُوع مسیح خُود اُس بنیاد کا اہم ترین پتھر ہے۔ ۲۱ اُسی میں یہ ساری عمارت باہم پیوست ہو کر خداوند کے لیے ایک پاک مَقدِس بنتی جا رہی ہے۔ ۲۲ اور تُم بھی دُوسرے لوگوں کے ساتھ مِل مِلا کر ایک ایسی عمارت بنتے جا رہے ہو جس میں خدا کا پاک رُوح سکونت کر سکے۔

غیر یہوُدی قوموں میں پولُس کی خدمت

۳ یہی وجہ ہے کہ میں پولُس تُم غیر یہوُدیوں کی خاطر مسیح یسُوع کا قیدی ہُوں۔

۲ تُم نے سُنا ہو گا کہ خدا نے مجھے اپنے فضل سے تمہارے لیے یہ توفیق عطا کی۔ ۳ اُس نے یہ راز مُکاشفہ کے ذریعہ مجھ پر ظاہر کیا۔ اِس کا ذکر میں مختصر طور پر پہلے ہی کر چُکا ہُوں۔ ۴ اُسے پڑھ کر تمہیں معلوم ہو گا کہ میں مسیح کے راز سے کس قدر آگاہ ہُوں۔ ۵ گزرے زمانوں میں یہ راز اِنسان کو اِس طرح معلوم نہ ہُوا تھا جس طرح خدا کے مُقدّس رسُولوں اور نبیوں پر پاک رُوح کے وسیلہ سے اب ظاہر کیا گیا ہے۔ ۶ وہ راز یہ ہے کہ خُوشخبری کے وسیلہ سے غیر یہوُدیوں کا یہوُدیوں کے ساتھ خدا کی میراث میں حِصّہ ہے۔ وہ ایک ہی بدن کے اعضاء ہیں اور خدا کے وعدوں میں شامل ہیں۔

۷ یہ خدا کے فضل کے اِنعام کی بدولت ہے کہ اُس کی قدرت نے مجھ میں تاثیر کی اور میں اِس خُوشخبری کا خادِم بنا۔ ۸ اگرچہ میں خدا کے مُقدّسوں میں سب سے چھوٹا ہُوں پھر بھی مجھ پر اُس کا یہ فضل ہُوا کہ میں غیر یہوُدیوں کو مسیح کی اِس دولت کی خُوشخبری سُناؤں جو بے قیاس ہے۔ ۹ اور سب لوگوں پر روشن کرُوں کہ وہ راز جو خالقِ کائنات میں ازل سے پوشیدہ تھا اُس کے ظہور میں آنے کا کیا انتظام ہے۔ ۱۰ تا کہ اب کلیسیا کے وسیلہ سے خدا کی گُوناگُوں حکمت اُن ریاستوں اور حکومتوں کو معلوم ہو جائے جو آسمانی مقاموں میں ہیں۔ ۱۱ یہ سب کچھ خدا کے ازلی اِرادہ کے مطابق ہُوا جسے اُس نے ہمارے خداوند یسُوع مسیح میں پورا کیا۔ ۱۲ چونکہ ہم مسیح میں ہیں اور اُس پر ایمان لائے ہیں اِس لیے ہم بڑی دلیری اور پورے بھروسے کے ساتھ خدا کے حضور میں جا سکتے ہیں۔ ۱۳ لہٰذا میں درخواست کرتا ہُوں کہ تُم میری اِن مصیبتوں کے سبب سے جو میں تمہاری خاطر سہتا ہُوں ہمّت نہ ہارو کیونکہ وہ تمہارے لیے باعثِ فخر ہیں۔

اِفسیوں کے لیے دعا

۱۴ اِس لیے میں آسمانی باپ کے آگے گھٹنے ٹیکتا ہُوں ۱۵ جس سے زمین اور آسمان کا ہر خاندان نامزد ہے۔ ۱۶ اور خدا سے دعا کرتا ہُوں کہ وہ اپنے جلال کی دولت سے تمہیں پاک رُوح عطا فرمائے جو اپنی قدرت سے تمہاری باطنی اِنسانیت کو طاقتور بنا دے۔ ۱۷ اور درخواست کرتا ہُوں کہ تمہارے ایمان کے وسیلہ سے مسیح تمہارے دلوں میں سکونت کرنے لگے تا کہ تُم محبّت میں جڑ پکڑ کے اور بنیاد قائم کر کے ۱۸ سب مُقدّسوں میں بخُوبی جان سکو کہ مسیح کی محبّت کی لمبائی، چوڑائی، اُونچائی اور گہرائی کتنی ہے۔ ۱۹ اور اُس کی بے پایاں محبّت کو سمجھ سکو تا کہ اُس کی ساری معمُوری تُم میں سما جائے۔

۲۰ خدا بڑا قادر خدا ہے۔ اُس کی قُدرت ہم میں تاثیر کرتی ہے اور وہ اُس قُدرت کے باعث ہمارے لیے ہمارے مانگنے یا سوچنے سے کہیں زیادہ کر سکتا ہے۔ ۲۱ کلیسیا میں اور مسیح یسُوع میں پُشت در پُشت اور ابد تک اُس کی تمجید ہوتی رہے۔ آمین۔

کلیسیائی اِتحاد

۴ پس میں جو خداوند کی خاطر قید میں ہُوں تُم سے اِلتماس کرتا ہُوں کہ اُس معیار کے مطابق زندگی گزارو جس

کے لیے تُم بُلائے گئے تھے۔ [۲] ہمیشہ فروتن اور نرم دِل ہو کر خدا کے تابع رہو اور صبر کے ساتھ ایک دُوسرے کی برداشت کرو۔ [۳] پاک رُوح نے تمہیں ایک کر دیا ہے اِس لیے کوشش کرو کہ ایک دُوسرے کے ساتھ صلح کے بند سے بندھے رہو۔ [۴] بدن ایک ہی ہے اور پاک رُوح بھی ایک ہی ہے۔ جب تُم بُلائے گئے تو ایک ہی اُمید رکھنے کے لیے بُلائے گئے تھے۔ [۵] ہمارا خداوند بھی ایک ہے، ہم ایک ہی ایمان رکھتے ہیں اور ایک ہی بپتسمہ لیتے ہیں۔ [۶] سب کا خدا ایک ہے، وہی سب کا باپ ہے۔ وہی سب کے اُوپر ہے، سب کے ساتھ اور سب کے اندر ہے۔

[۷] مسیح کے فضل سے ہم میں سے ہر ایک کو وہی بخشش ملی ہے جس کے ہم لائق تھے۔ [۸] اِسی وجہ سے پاک کلام کہتا ہے کہ

جب وہ آسمان پر چڑھا،
تو قیدیوں کو اپنے ساتھ لے گیا
اُس نے لوگوں کو تحفے دیئے۔

[۹] (اُس کے آسمان پر چڑھنے سے کیا مراد ہے؟ یہی کہ وہ زمین کے نیچے کے علاقہ میں بھی اُترا تھا [۱۰] اور یہ جو اُترا وہی ہے جو سب آسمانوں سے بھی اُوپر چڑھ گیا تا کہ ساری کائنات کو معمُور کرے۔) [۱۱] اُسی نے بعض کو رسُول مُقرّر کیا، بعض کو نبی، بعض کو مُبشّر اور بعض کو کلیسیا کے پاسبان اور بعض کو اُستاد۔ [۱۲] تا کہ مُقدّس لوگ خدمت کرنے کے لیے مکمل طور پر تربیت پائیں اور مسیح کے بدن کی ترقّی کا باعث ہوں۔ [۱۳] یہاں تک کہ ہم سب کے سب خدا کے بیٹے کو پورے طور پر جاننے اور اُس پر ایمان رکھنے میں ایک ہو جائیں اور کامل اِنسان بن کر مسیح کے قد کے اندازے تک پہنچ جائیں۔

[۱۴] تب ہم آیندہ کو ایسے بچّے نہ رہیں گے کہ ہمیں ہر غلط تعلیم کی تیز ہوا پانی کی لہروں کی طرح اِدھر اُدھر اُچھالتی رہے اور ہم چالباز اور مکّار لوگوں کے گمراہ کر دینے والے منصوبوں کا شکار بنتے رہیں۔ [۱۵] بلکہ ہمیں محبّت کے ساتھ سچّائی پر قائم رہنا ہے اور مسیح کے ساتھ پیوستہ ہو کر بڑھتے جانا ہے کیونکہ وہی کلیسیا کا سَر ہے۔ [۱۶] اُسی کی وجہ سے بدن کے تمام اعضاء باہم پیوستہ ہیں اور بدن اپنے ہر جوڑ کی مدد سے قائم رہتا ہے۔ چنانچہ جب ہر عضو اپنا اپنا کام صحیح طور پر کرتا ہے تو سارا بدن ترقّی کرتا اور محبّت میں بڑھتا جاتا ہے۔

نئی اِنسانیت

[۱۷] اِس لیے میں خداوند کے نام کا واسطہ دے کر تُم سے کہتا ہُوں کہ آیندہ کو اُن لوگوں کی مانند جو اپنے بیہودہ خیالات کے مطابق چلتے ہیں زندگی نہ گزارنا۔ [۱۸] اُن کی عقل تاریک ہو گئی ہے اور وہ اپنی سخت دلی کے باعث جہالت میں گرفتار ہیں اور خدا کی دی ہُوئی زندگی میں اُن کا کوئی حِصّہ نہیں۔ [۱۹] اُنہیں ذرا بھی شرم نہیں۔ اُنہوں نے اپنے آپ کو شہوت پرستی کے حوالہ کر دیا ہے اور وہ ہر طرح کے گندے کام بڑے شوق سے کرتے ہیں۔

[۲۰] لیکن تُم نے مسیح کی ایسی تعلیم نہیں پائی۔ [۲۱] تُم نے تو اُس کے بارے میں سُنا ہے اور ایمان لا کر اُس سچّائی کی تعلیم پائی ہے جو مسیح میں ہے [۲۲] کہ اپنی پُرانی اِنسانیت کو اُس کے بُرے چال چلن سمیت اُتار ڈالو جو بُری خواہشوں کے فریب میں آ کر بگڑتی چلی جا رہی ہے۔ [۲۳] تمہارے دل و دماغ رُوحانی ہو جائیں اور تُم نئے اِنسان بنتے چلے جاؤ۔ [۲۴] تُم نئی اِنسانیت کو پہن لو جو خدا کے مطابق خدا کی سچّائی کے اثر سے راستبازی اور پاکیزگی کی حالت میں پیدا کی گئی ہے۔

[۲۵] پس جھوٹ بولنا چھوڑ کر ہر شخص اپنے پڑوسی سے سچ بولے کیونکہ ہم سب ایک ہی بدن کے اعضاء ہیں۔ [۲۶] غُصّہ کرو تو گناہ سے باز رہو اور تمہارا غُصّہ سورج کے ڈُوبنے تک باقی نہیں رہنا چاہیے۔ [۲۷] اِبلیس کو فائدہ اُٹھانے کا موقع مت دو۔ [۲۸] چوری کرنے والا آیندہ چوری نہ کرے بلکہ کوئی اچھا پیشہ اِختیار کر کے اپنے ہاتھوں سے محنت کرے تا کہ محتاجوں کی مدد کرنے کے لیے اُس کے پاس کچھ ہو۔

[۲۹] تمہارے مُنہ سے کوئی بُری بات نہ نکلے بلکہ اچھّی بات ہی نکلے جو مُفید ہو تا کہ سُننے والوں کو بھی اُس سے برکت ملے۔ [۳۰] خدا کے پاک رُوح کو رنجیدہ مت کرو کیونکہ اُس نے تُم پر مُہر لگائی ہے کہ تُم اِنصاف کے دِن مخلصی پا سکو۔ [۳۱] ہر قسم کا کینہ، قہر، غُصّہ، تکرار اور بدگوئی، ساری دُشمنی سمیت اپنے سے دُور کر دو۔ [۳۲] اور ہر ایک کے ساتھ مہربانی اور نرم دلی سے پیش آؤ۔ جس طرح خدا نے تمارے قصُور معاف کیے ہیں تُم بھی ایک دُوسرے کے قصُور معاف کر دیا کرو۔

خدا کے فرزند

۵ تُم خدا کے عزیز فرزند ہو اِس لیے اُس کی مانند بنو۔ [۲] اور جیسے مسیح نے ہم سے محبّت کی اور اپنے آپ کو ہمارے لیے خُوشبو کی طرح خدا کی نذر کر کے قُربان کیا ویسے تُم بھی

محبّت سے چلو۔
[۳] تُم میں حرامکاری یا کسی قسم کی ناپاکی یا لالچ کا نام تک نہ لیا جائے کیونکہ یہ چیزیں خدا کے مُقدّسوں کو زیب نہیں دیتیں۔ [۴] تمہارے لیے بے شرمی، بیہوُدہ گوئی یا ٹھٹھّابازی کا ذکر کرنا بھی مُناسب نہیں بلکہ تمہاری زبان پر شُکرگزاری کے کلمے ہوں۔ [۵] یقین جانو کہ کسی حرامکار، ناپاک یا لالچی شخص کی مسیح اور خدا کی بادشاہی میں کوئی میراث نہیں کیونکہ ایسا شخص بُت پرست کے برابر ہے۔ [۶] کوئی تمہیں فضوُل باتوں سے دھوکا نہ دینے پائے کیونکہ اِن ہی گناہوں کے باعث نافرمان لوگوں پر خدا کا غضب نازل ہوتا ہے [۷] لہٰذا ایسے لوگوں کا ساتھ مت دو۔
[۸] کیونکہ کسی وقت تُم تاریکی میں زندگی گزارتے تھے مگر اب خداوند میں نُور ہو پس نُور کے فرزندوں کی راہ پر چلو۔ [۹] کیونکہ نُور کا پھل ہر طرح کی نیکی، راستبازی اور سچّائی ہے۔ [۱۰] اور تجربہ سے معلوم کرتے رہو کہ خداوند کو کیا پسند ہے۔ [۱۱] تاریکی کے بے پھل کاموں میں شریک نہ ہو بلکہ اُن پر ملامت کیا کرو۔ [۱۲] کیونکہ نافرمان لوگوں کے پوشیدہ کاموں کا ذکر کرنا بھی شرم کی بات ہے۔ [۱۳] کیونکہ جو شَے روشنی میں لائی جاتی ہے وہ صاف صاف نظر آنے لگتی ہے۔ [۱۴] کیونکہ نُور سب کچھ ظاہر کر دیتا ہے۔ اِسی لیے کہا گیا ہے:

”اَے سونے والے جاگ،
اور مُردوں میں سے جی اُٹھ،
تو مسیح کا نُور تجھ پر چمکے گا۔“

[۱۵] پس غور سے دیکھو کہ کس طرح چلتے ہو، نادانوں کی طرح نہیں بلکہ داناؤں کی طرح چلو۔ [۱۶] اور وقت کو غنیمت سمجھو کیونکہ دِن بُرے ہیں۔ [۱۷] اِس لیے نادانوں کی طرح زندگی نہ گزارو بلکہ خداوند کی مرضی معلوم کرنے کی کوشش کرو۔ [۱۸] شراب میں متوالے نہ بنو کیونکہ یہ اِنسان کو بدچلن بنا دیتی ہے بلکہ پاک رُوح سے معمُور رہا کرو۔ [۱۹] ایک دُوسرے سے مزامیر، گیت اور رُوحانی غزلوں کی زبان میں بات کیا کرو اور خداوند کی تعریف میں دل سے گاتے بجاتے رہا کرو۔ [۲۰] ہر بات میں ہمارے خداوند یسُوعؔ مسیح کے نام سے ہمیشہ خدا باپ کا شُکر کرتے رہو۔
[۲۱] اور مسیح کا خوف کرتے ہُوئے ایک دُوسرے کے تابع رہو۔

بیوی اور شوہر

[۲۲] بیویاں اپنے شوہروں کے تابع رہیں جیسے خداوند کی۔ [۲۳] کیونکہ جس طرح مسیح اپنی کلیسیا کا سر ہے اور اُس کا یعنی اپنے بدن کا محافظ ہے [۲۴] اُسی طرح شوہر اپنی بیوی کا سَر ہے، پس جیسے کلیسیا مسیح کے تابع ہے ویسے بیویاں بھی ہر بات میں اپنے شوہروں کی تابع رہیں۔
[۲۵] اَے شوہرو! اپنی بیویوں سے ویسی ہی محبّت رکھّو جیسی محبّت مسیح نے اپنی کلیسیا سے رکھّی اور اُس کے لیے اپنی جان دے دی۔ [۲۶] تاکہ وہ کلیسیا کو کلام کے ساتھ پانی سے غُسل دے کر صاف کرے اور اُسے مُقدّس بنا دے۔ [۲۷] اور ایسی جلالی کلیسیا بنا کر اپنے پاس حاضر کرے جس میں کوئی داغ یا جھُرّی یا کوئی اور نُقص نہ ہو بلکہ وہ پاک اور بےعیب ہو۔ [۲۸] اِسی طرح شوہروں کو چاہیے کہ جس طرح وہ اپنے بدن سے محبّت رکھتے ہیں اپنی بیویوں سے بھی محبّت رکھّیں۔ جو اپنی بیوی سے محبّت رکھتا ہے وہ گویا اپنے آپ سے محبّت رکھتا ہے۔ [۲۹] کیونکہ کوئی شخص اپنے جسم سے دشمنی نہیں کرتا بلکہ اُسے کھلاتا، پلاتا اور پالتا پوستا ہے جیسے مسیح کلیسیا کو۔ [۳۰] کیونکہ ہم اُس کے بدن کے اعضاء ہیں۔ [۳۱] پاک کلام کہتا ہے کہ مَرد اپنے والدین کو چھوڑ کر اپنی بیوی کے ساتھ رہے اور وہ دونوں مل کر ایک تن ہوں گے۔ [۳۲] یہ راز کی بات ہے تو بڑی گہری لیکن میں سمجھتا ہُوں کہ یہ مسیح اور کلیسیا کے باہمی تعلّق کی طرف اِشارہ کرتی ہے۔ [۳۳] بہرحال تُم میں سے ہر شوہر کو چاہیے کہ وہ اپنی بیوی سے اپنی مانند محبّت رکھّے اور بیوی کو بھی چاہیے کہ وہ اپنے شوہر سے ادب سے پیش آئے۔

بچّے اور والدین

۶ بچّو! خداوند میں اپنے والدین کے فرمانبردار رہو کیونکہ یہ مناسب ہے۔ [۲] پہلا حکم ہے کہ ”اپنے والدین کی عزّت کر۔“ اُس کے ساتھ یہ وعدہ بھی ہے کہ [۳] ”تیرا بھلا ہو اور تیری عمر زمین پر دراز ہو۔“
[۴] اولاد والو! تُم اپنے بچّوں کو غُصّہ نہ دلاؤ بلکہ اُنہیں ایسی تربیّت اور نصیحت دے کر اُن کی پرورش کرو جو خداوند کو پسند ہو۔

نوکر اور مالک

[۵] نوکرو! اپنے دُنیاوی مالکوں کی صدقِ دِلی سے ڈرتے اور کانپتے ہُوئے فرمانبرداری کرو جیسی مسیح کی کرتے ہو۔ [۶] آدمیوں کو خُوش کرنے والوں کی طرح محض دکھاوے کے لیے خدمت نہ کرو بلکہ اُسے خُوشی سے انجام دو گویا تُم مسیح کے خادِم ہو اور خدا کی مرضی بجا لا رہے ہو۔ [۷] اپنے کام کو آدمیوں کا نہیں بلکہ خدا کا کام سمجھو اور اُسے جی سے کرو۔ [۸] کیونکہ تُم جانتے ہو کہ جو کوئی اچھّا کام کرے

گا، خواہ وہ غُلام ہو یا آزاد، خداوند سے اُس کا اجر پائے گا۔
[9] مالکو! تُم بھی اپنے نوکروں سے اِسی قسم کا سلُوک کرو۔ اُنہیں دھمکیاں دینا چھوڑ دو کیونکہ تُم جانتے ہو کہ اُن کا اور تمہارا دونوں کا مالک آسمان پر ہے اور اُس کے یہاں کسی کی طرفداری نہیں ہوتی۔

رُوحانی جنگ کے ہتھیار

[10] آخری بات یہ ہے کہ تُم خداوند میں اور اُس کی قوّت سے معمُور ہو کر مضبُوط بن جاؤ۔ [11] خدا کے دیئے ہُوئے تمام ہتھیاروں سے لیس ہو جاؤ تا کہ تُم اِبلیس کے منصوبوں کا مقابلہ کر سکو۔ [12] کیونکہ ہمیں خُون اور گوشت یعنی اِنسان سے نہیں بلکہ تاریکی کی دُنیا کے حاکموں، اِختیار والوں اور شرارت کی رُوحانی فوجوں سے لڑنا ہے جو آسمانی مقاموں میں ہیں۔ [13] چنانچہ تُم خدا کے تمام ہتھیار باندھ کر تیّار ہو جاؤ تا کہ جب اُن کے حملہ کرنے کا بُرا دِن آئے تو تُم اُن کا مقابلہ کر سکو اور اُنہیں پوری طرح شکست دے کر قائم بھی رہ سکو۔ [14] اِس مقصد کے لیے تُم سچّائی سے اپنی کمر کس لو، خدا کی راستبازی کا بکتر پہن لو۔ [15] صُلح کی خُوشخبری کی تیّاری کے جُوتے پہن کر تیّار ہو جاؤ۔ [16] اور اِن کے علاوہ ایمان کی سپر اُٹھائے رکھّو تا کہ اُس سے تُم شیطان کے سارے آتشین تیروں کو بجھا سکو۔ [17] اور نجات کا خُود اور رُوح کی تلوار کو جو خدا کا کلام ہے لے لو۔

[18] پاک رُوح کی ہدایت سے ہر وقت اور ہر طرح دعا اور منّت کرتے رہو اور اِس غرض سے جاگتے رہو اور سب مُقدّسوں کے لیے بلا ناغہ دعا کرتے رہو۔
[19] میرے لیے بھی دعا کرو تا کہ جب کبھی مجھے بولنے کا موقع ملے تو مجھے پیغام سُنانے کی توفیق ہو اور میں خُوشخبری کے بھید کو دلیری سے ظاہر کر سکوں۔ [20] اِس خُوشخبری کی خاطر میں زنجیر سے جکڑا ہُوا ایلچی ہُوں۔ دعا کرو کہ میں ایسی دلیری سے اُسے بیان کرُوں جیسا مجھ پر فرض ہے۔

دعا و سلام

[21] تخِکُس جو عزیز مسیحی بھائی اور خداوند میں وفادار خادِم ہے تمہیں سب کچھ بتا دے گا تا کہ تُم میری نظربندی کے حالات سے واقف ہو جاؤ۔ [22] میں اُسے تمہارے پاس اِس غرض سے بھیج رہا ہُوں کہ وہ تمہیں ہمارے حالات سے واقف کر کے تمہارے دِلوں کو تسلّی دے سکے۔
[23] خدا باپ اور خداوند یسُوعؔ مسیح کی طرف سے مسیحی بھائیوں کو اِطمینان حاصل ہو، وہ ایمان پر قائم رہیں اور آپس میں محبّت رکھّیں۔ [24] جو ہمارے خداوند یسُوعؔ مسیح سے لازوال محبّت رکھتے ہیں اُن سب پر اُس کا فضل ہوتا رہے۔

فِلپّیوں کے نام پَولُس رسُول کا خط

پیش لفظ

پَولُسؔ رسُول نے یہ خط فِلپّی شہر کی کلیسیا کو غالباً ۶۰ـ ۶۴ عیسوی کے دوران لکھا تھا۔ اُس وقت وہ رُومؔ میں نظر بند تھا۔ فِلپّیؔ مِکدُنیہ (یُونانؔ) کا دُوسرا بڑا شہر تھا اور تجارت کا مرکز تھا۔ پَولُسؔ اپنے دُوسرے تبلیغی دَورے پر فِلپّیؔ آیا تھا۔ یہاں وہ گرفتار ہُوا اور قید میں بھی رہا۔ یہ یورپ کا پہلا شہر تھا جہاں اُس نے خُوشخبری سُنائی اور کلیسیا قائم کی۔ (دیکھیے اعمال ۱۶:۱۱ـ۴۰)
پَولُسؔ فِلپّیؔ کی کلیسیا کی ترقّی پر بہت خُوش تھا۔ یہ کلیسیا اُس کی بڑی وفادار تھی اور اُس کا بڑا احترام کرتی تھی۔ اِس کلیسیا نے اپنے ایک معتبر رُکن اِپفرُدِتُسؔ کے ذریعہ پَولُسؔ کو اُس کی ضرورت کے پیشِ نظر مالی اِمداد بھیجی تھی۔ یہ خط کلیسیا کا شکریہ ادا کرنے کی غرض سے لکھا گیا تھا (۴:۱۴ـ۱۸)۔ اِپفرُدِتُسؔ پَولُسؔ کا ہم خدمت تھا اور اُس کے ساتھ رہ چُکا تھا۔

پَولُس کا یہ خط خُوشی، محبّت اور رُوحانی حقائق سے بھرپُور ہے۔ اِس کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ پَولُس کو فِلِپّی کی کلیسیا پر بڑا ناز تھا۔ وہ اُن کے ایمان کی مضبوطی سے بڑا مُطمئن تھا۔ وہ مسیحی مومنین کی ہمّت افزائی کرتے ہُوئے اُنہیں نصیحت کرتا ہے کہ وہ ہر حال میں خُوش رہنا سیکھیں، راستبازی میں ترقّی کریں اور ساری باتوں میں مسیح کے نمونہ پر چلیں اور ایسے لوگوں سے خبردار رہیں جو شریعت اور کھوکھلی مذہبی رسموں کی اندھا دھُند پیروی کرنے پر زور دیتے ہیں۔

پَولُس کلیسیا کو بتاتا ہے کہ مسیح کی پیروی کرنے والوں کے فرائض کیا ہیں اور اُنہیں کس طرح زندگی گزارنا چاہیے۔

خط کا آغاز

۱ یہ خط پَولُس اور تِیمُتھِیُس کی طرف سے جو مسیح یسُوعؔ کے خادِم ہیں، فِلِپّی کے سارے مسیحی مُقدّسوں، پاسبانوں اور خادموں کو لکھا جا رہا ہے۔

[۲] ہمارے خدا باپ اور خداوند یسُوعؔ مسیح کی طرف سے تمہیں فضل اور اِطمینان حاصل ہوتا رہے۔

شکرگزاری اور دعا

[۳] میں جب کبھی تمہیں یاد کرتا ہُوں تو اپنے خدا کا شکر بجا لاتا ہُوں۔ [۴] اور اپنی ہر ایک دعا میں تمہیں بڑی خُوشی کے ساتھ یاد کرتا ہُوں۔ [۵] اِس لیے کہ تُم پہلے دِن سے آج تک خُوشخبری پھیلانے میں حِصّہ لیتے رہے ہو۔ [۶] اور مجھے اِس بات کا یقین ہے کہ خدا، جس نے تُم لوگوں میں اپنا نیک کام شروع کیا ہے وہ اُسے یسُوعؔ مسیح کی واپسی کے دِن تک پُورا کر دے گا۔

[۷] میں تُم سب کے بارے میں ایسا خیال کرنا مناسب سمجھتا ہُوں کیونکہ تُم ہمیشہ میرے دل میں رہتے ہو اور میرے ساتھ خدا کے فضل میں شریک ہو۔ نہ صرف اِس وقت جب کہ میں قید میں ہُوں بلکہ اُس وقت بھی جب میں خُوشخبری کے بارے میں لوگوں کے سوالوں کے جواب دے دے کر اِس کی سچّائی کو ثابت کرتا ہُوں۔ [۸] خدا گواہ ہے کہ میرے دل میں تمہارے لیے یسُوعؔ مسیح کی سی محبّت ہے اور میں تمہارا کس قدر مُشتاق ہُوں۔

[۹] میری دعا ہے کہ تُم اپنی محبّت میں خُوب ترقّی کرو اور تمہارا علم اور رُوحانی تجربہ بھی بڑھتا چلا جائے [۱۰] تاکہ تمہیں معلوم ہو سکے کہ کون سی بات سب سے اچھّی ہے اور تُم مسیح کے دِن تک صاف دل اور بے عیب رہو۔ [۱۱] اور یسُوعؔ مسیح کے وسیلہ سے راستبازی کے پھل سے بھرے رہو تاکہ خدا کا جلال ظاہر ہو اور اُس کی ستایش ہوتی رہے۔

اِنجیل کی ترقّی

[۱۲] بھائیو! میری خواہش ہے کہ تمہیں یہ بات معلوم ہو جائے کہ جو کچھ مجھ پر گزرا ہے وہ خُوشخبری کی ترقّی کا باعث ہُوا ہے۔ [۱۳] یہاں تک کہ شاہی محل کے تمام سپاہیوں اور یہاں کے سب لوگوں میں یہ بات مشہور ہو گئی ہے کہ میں مسیح پر ایمان لانے کی وجہ سے قید میں ہُوں۔ [۱۴] میرے قید ہونے سے کئی بھائی جو خداوند پر ایمان رکھتے ہیں دلیر ہو گئے ہیں، یہاں تک کہ وہ نِڈر ہو کر خدا کا کلام سُنانے کی جرأت کرنے لگے ہیں۔

[۱۵] بعض تو حسد اور جھگڑے کی وجہ سے مسیح کی منادی کرتے ہیں، بعض نیک نیّتی سے۔ [۱۶] جو محبّت کی وجہ سے منادی کرتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ خدا نے مجھے خُوشخبری کی حمایت کرنے کے لیے مُقرّر کیا ہے۔ [۱۷] لیکن دُوسرے اِس معاملہ میں صاف دل نہیں ہیں بلکہ مجھ سے حسد کی وجہ سے منادی کرتے ہیں تاکہ قید میں بھی مجھے رنج پہنچائیں۔ [۱۸] بہرحال چاہے اُن کی نیّت بُری ہو یا نیک، مسیح کی خُوشخبری تو سُنائی جاتی ہے۔ میں اِس بات سے خُوش ہُوں۔ اور خُوش رہُوں گا۔ [۱۹] کیونکہ میں جانتا ہُوں کہ تمہاری دعا اور یسُوعؔ مسیح کے پاک رُوح کے لطف و کرم کی وجہ سے مجھے نجات ملے گی۔ [۲۰] میری دلی خواہش اور اُمید یہ ہے کہ مجھے کسی بات میں بھی شرمندگی کا مُنہ نہ دیکھنا پڑے بلکہ جیسے میں بڑی دلیری سے ہمیشہ مسیح کا جلال ظاہر کرتا رہا ہُوں ویسے ہی کرتا رہُوں گا، خواہ میں زندہ رہُوں یا مر جاؤں۔ [۲۱] کیونکہ زندگی تو میرے لیے مسیح ہے اور مَوت نفع۔ [۲۲] لیکن اگر میرا جسمانی طور پر زندہ رہنا میرے کام کے لیے زیادہ مفید ہے تو میں نہیں جانتا کہ زندہ رہنا پسند کرُوں یا مَرجانا۔ [۲۳] میں بڑی کشمکش میں مبتلا ہُوں۔ جی تو چاہتا ہے کہ دُنیا کو خیرباد کہہ کر مسیح کے پاس جا رہُوں کیونکہ یہ زیادہ بہتر ہے۔ [۲۴] پھر بھی میرا جسمانی طور پر زندہ رہنا تمہارے لیے زیادہ ضروری ہے۔ [۲۵] چنانچہ مجھے اِس بات کا بڑا یقین ہے کہ میں زندہ رہُوں گا بلکہ تُم سب کے ساتھ رہُوں گا تاکہ تُم ایمان میں ترقّی کرو اور خُوش رہو۔ [۲۶] اور جب میں تمہارے پاس پھر آؤں تو مسیحی ہونے کی وجہ سے وہ فخر جو تُم مجھ پر کرتے ہو اَور بھی زیادہ ہو جائے گا۔

[۲۷] کچھ بھی ہو، اتنا ضرور کرو کہ تمہارا چال چلن مسیح کی

خُوشخبری کے لائق ہو تاکہ خواہ میں تمہیں دیکھنے آؤں یا نہ آؤں، یہ ضرور سُن سکوں کہ تُم ایک رُوح میں قائم ہو اور ایک جان ہو کر کوشش کر رہے ہو کہ لوگ خُوشخبری پر ایمان لائیں۔ ۲۸ اور یہ بھی کہ تم کسی بات میں بھی اپنے مُخالفوں سے نہیں ڈرتے۔ یہ اُن کے لیے تو ہلاکت کا لیکن تمہارے لیے نجات کا نشان ہے اور یہ خدا کی طرف سے ہے۔ ۲۹ کیونکہ مسیح کی خاطر تُم پر یہ فضل ہُوا کہ نہ فقط اُس پر ایمان لاؤ بلکہ اُس کی خاطر دُکھ بھی سہو۔ ۳۰ تُم بھی اُسی طرح دُکھ تکلیف سہتے ہو جس طرح مجھے سہتے دیکھا تھا اور اب بھی سُنتے ہو کہ میں اُسے سہہ رہا ہُوں۔

مسیح کی فروتنی کی مثال

۲ پس اگر مسیح میں تمہیں تسلّی ملتی ہے اور تُم اُس کی محبّت سے حوصلہ پاتے ہو، تُم پاک رُوح کی رفاقت میں رہتے ہو اور تُم میں رحم دلی اور ہمدردی پائی جاتی ہے ۲ تو میری یہ خُوشی پُوری کر دو کہ یکدل رہو، یکساں محبّت رکھّو، ایک جان ہو اور ہم خیال رہو۔ ۳ تفرقہ اور فضول فخر سے دُور رہو بلکہ فروتن ہو کر ایک شخص دُوسرے شخص کو اپنے سے بہتر سمجھے۔ ۴ ہر ایک صرف اپنے فائدہ کا نہیں بلکہ دُوسروں کے فائدہ کا بھی خیال رکھّے۔

۵ تمہارا مزاج بھی ویسا ہی ہو جیسا مسیح یسُوع کا تھا۔

۶ اگرچہ وہ خدا کی صورت پر تھا،
پھر بھی اُس نے خدا کی برابری کو اپنے قبضہ میں رکھنے کی چیز
نہ سمجھا۔
۷ بلکہ اپنے آپ کو خالی کر دیا،
اور غُلام کی صورت اِختیار کر کے،
اِنسانوں کے مشابہ ہو گیا۔
۸ اُس نے اِنسانی شکل میں ظاہر ہو کر،
اپنے آپ کو فروتن کر دیا
اور مَوت
بلکہ صلیبی مَوت تک فرمانبردار رہا!
۹ اِس لیے خدا نے اُسے نہایت ہی اُونچا درجہ دیا
اور اُسے وہ نام عطا فرمایا جو ہر نام سے اعلیٰ ہے۔
۱۰ تاکہ یسُوع کے نام پر ہر کوئی گھٹنوں کے بل جھک جائے،
چاہے وہ آسمان پر ہو، چاہے زمین پر، چاہے زمین کے نیچے۔
۱۱ اور ہر زبان خدا باپ کے جلال کے لیے اِقرار کرے کہ
یسُوع مسیح خداوند ہے۔

دُنیا کے لیے روشنی

۱۲ پس اَے میرے عزیزو! جس طرح تُم نے میری موجودگی میں ہمیشہ میری فرمانبرداری کی ہے اُسی طرح اب میری غیرموجودگی میں بھی خُوب ڈرتے اور کانپتے ہُوئے اپنی نجات کے کام کو جاری رکھّو۔ ۱۳ کیونکہ وہ خدا ہی ہے جو تُم میں نیّت اور عمل دونوں کو پیدا کرتا ہے تاکہ اُس کا نیک اِرادہ پُورا ہو سکے۔

۱۴ اور جو کام کرنا ہو اُسے کسی شکایت اور حُجّت کے بغیر ہی کر لیا کرو ۱۵ تاکہ تُم بے عیب اور ایک ہو کر بداخلاق اور گمراہ لوگوں کے درمیان خدا کے بےنقص فرزندوں کی طرح زندگی گزارو جن میں تُم جلتے ہوئے چراغوں کی مانند ہو۔ ۱۶ اور زندگی کا کلام پیش کرتے ہو تاکہ مسیح کی آمد کے دِن مجھے فخر ہو کہ نہ تو میری دوڑ دھُوپ بیکار گئی اور نہ محنت بےفائدہ رہی۔ ۱۷ اگر تمہارے ایمان اور تمہاری خدمت کی قربانی کے ساتھ مجھے بھی اپنی جان کی قربانی دینا پڑے تو مجھے خُوشی ہو گی اور میں تمہاری خُوشی میں شریک ہو سکوں گا۔ ۱۸ اِسی طرح تمہیں بھی خُوش ہو کر میری خُوشی میں شریک ہونا چاہیے۔

تیمُتھِیُس اور اِپفرُدِتُس

۱۹ میں اُمید کرتا ہُوں کہ خداوند کی مرضی یہی ہے کہ میں تیمُتھِیُس کو جلد ہی تمہارے پاس روانہ کر دُوں تاکہ اُس سے تمہاری خیریت کی خبر سُن کر مجھے بھی اِطمینان حاصل ہو۔ ۲۰ کیونکہ اُس کے علاوہ یہاں میرا کوئی اور ہم خیال نہیں جو سچّے دل سے تمہارے لیے فکرمند ہو۔ ۲۱ کیونکہ سب اپنی اپنی باتوں کی فکر میں ہیں نہ کہ یسُوع مسیح کی۔ ۲۲ لیکن تُم تیمُتھِیُس کے کردار سے واقف ہو کہ کس طرح اُس نے ایک بیٹے کی طرح میرے ساتھ مل کر خُوشخبری پھیلانے کی خدمت انجام دی ہے۔ ۲۳ میں اُمید کرتا ہُوں کہ جتنی جلدی مجھے معلوم ہو جائے کہ میرا کیا انجام ہونے والا ہے، میں اُسے تمہارے پاس بھیج دُوں گا۔ ۲۴ بلکہ مجھے خداوند پر بھروسا ہے کہ میں خُود بھی جلد ہی آ جاؤں گا۔

۲۵ لیکن میں نے اِپفرُدِتُس کو تمہارے پاس بھیجنا ضروری سمجھا۔ وہ میرا مسیحی بھائی، ہم خدمت اور میری طرح مسیح کا سپاہی ہے۔ وہ تمہارا قاصد ہے جسے تُم نے میری ضرورتیں پُوری کرنے کے لیے بھیجا تھا۔ ۲۶ وہ تُم سب کا مشتاق ہے اور بےقرار بھی ہے کیونکہ تُم نے اُس کی بیماری کا حال سُنا تھا۔ ۲۷ اِس میں کوئی شک نہیں کہ وہ اپنی بیماری سے مرنے کے قریب تھا لیکن خدا نے اُس پر رحم کیا اور نہ صرف اُس پر بلکہ مجھ پر بھی تاکہ مجھے غم پر غم نہ ہو۔ ۲۸ اِس لیے مجھے خیال آیا کہ اُسے جلد از جلد روانہ کر دُوں تاکہ

جب تُم اُسے پھر سے دیکھو تو خُوش ہو جاؤ اور میری تشویش بھی کم ہو جائے۔ ۲۹ پس تُم اُسے خداوند میں اپنا بھائی سمجھ کر گرمجوشی سے اُس کا اِستقبال کرنا۔ ایسے لوگوں کا احترام کرنا لازم ہے۔ ۳۰ کیونکہ وہ مسیح کی خدمت کی خاطر مرنے کے قریب ہو گیا تھا اور اُس نے اپنی جان کو خطرہ میں ڈال دیا تاکہ میری خدمت جو تُم اپنی غیر حاضری کی وجہ سے نہ کر سکے، وہ اُسے پُورا کر دے۔

حقیقی راستبازی

۳ غرض میرے بھائیو! خداوند میں خُوش رہو۔ تمہیں ایک ہی بات بار بار لکھنے میں مجھے تو کچھ دِقّت نہیں اور تمہاری اِس میں حفاظت ہے۔

۲ اُن کُتّوں سے، اُن بدکرداروں سے اور اُن سے جو ختنہ کروانے پر زور دیتے ہیں، خبردار رہو! ۳ کیونکہ مختون تو ہم ہیں جو خدا کے رُوح کی ہدایت سے اُس کی عبادت کرتے ہیں اور مسیح یسُوعؔ پر فخر کرتے ہیں اور جسم پر بھروسا نہیں کرتے۔ ۴ گو میں تو جسم پر بھروسا کر سکتا ہُوں۔

لیکن اگر کوئی جسم پر بھروسا کرنے کا خیال کر سکتا ہے تو میں اس سے بھی زیادہ کر سکتا ہُوں۔ ۵ میرا ختنہ آٹھویں دِن ہُوا۔ میں اِسرائیلی قوم اور بِن یمِینؔ کے قبیلہ سے ہُوں۔ عبرانیوں کا عبرانی، شریعت کے اعتبار سے میں فریسی ہُوں۔ ۶ جوش کے اعتبار سے کلیسیا کا ستانے والا، شریعت کی راستبازی کے اعتبار سے بے عیب۔

۷ لیکن جو کچھ میرے لیے نفع کا باعث تھا، میں نے اُسے مسیح کی خاطر نقصان سمجھ لیا ہے۔ ۸ میں اپنے خداوند یسوعؔ مسیح کی پہچان کو اپنی بڑی خُوبی سمجھتا ہُوں اور اِس سبب سے میں نے دُوسری تمام چیزوں سے ہاتھ دھو لیے اور اُنہیں کُوڑا سمجھتا ہُوں تاکہ مسیح کو حاصل کر لُوں۔ ۹ اور اُسی میں پایا جاؤں لیکن اپنی شریعت والی راستبازی کے ساتھ نہیں بلکہ اُس راستبازی کے ساتھ جو مسیح پر ایمان لانے سے حاصل ہوتی ہے۔ یہ راستبازی خدا کی طرف سے ہے اور ایمان کی بِنا پر دی جاتی ہے۔ ۱۰ میں یہی چاہتا ہُوں کہ مسیح کو اور اُس کے جی اُٹھنے کی قدرت کو جانُوں، اُس کے ساتھ دُکھوں میں شریک ہونے کا تجربہ حاصل کرُوں اور اُس کی مَوت سے مشابہت پیدا کر لُوں ۱۱ تاکہ کسی طرح مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے درجہ تک جا پہنچُوں۔

نشانہ کی طرف

۱۲ اِس کا مطلب یہ نہیں کہ میں اُس مقصد کو پا چُکا ہُوں یا کامل ہو چُکا ہُوں بلکہ میں اُس مقصد کو پانے کے لیے دوڑا چلا جا رہا ہُوں جس کے لیے مسیح نے مجھے پکڑا تھا۔ ۱۳ بھائیو! میرا یہ گمان نہیں کہ میں اُسے پا چُکا ہُوں بلکہ صرف یہ کہہ سکتا ہُوں کہ جو چیزیں پیچھے رہ گئی ہیں اُنہیں بھُول کر آگے کی چیزوں کی طرف بڑھتا جا رہا ہُوں۔ ۱۴ اور تیزی سے دوڑ رہا ہُوں تاکہ نشانہ تک جا پہنچُوں اور وہ انعام حاصل کر لُوں جس کے لیے خدا مجھے یسُوعؔ مسیح کے ذریعہ اُوپر بُلا رہا ہے۔

۱۵ لہٰذا ہم میں سے جتنے رُوحانی طور پر بالغ ہیں، یہی خیال رکھیں۔ اور اگر تمہارا کسی اور قسم کا خیال ہو تو خدا اُسے بھی تُم پر ظاہر کر دے گا۔ ۱۶ بہرحال جہاں تک ہم پہنچ چُکے ہیں اُسی کے مطابق چلتے جائیں۔

۱۷ بھائیو! تُم سب میرے نقشِ قدم پر چلو اور اُن لوگوں پر غور کرو جو ہمارے دیئے ہُوئے نمونہ پر چلتے ہیں۔ ۱۸ کیونکہ بہت سے ایسے ہیں جن کا ذکر میں بار ہا کر چُکا ہُوں اور اب بھی تُم سے رو رو کر کہتا ہُوں کہ وہ اپنے چال چلن سے بتا رہے ہیں کہ وہ مسیح کی صلیب کے دُشمن ہیں۔ ۱۹ اُن کا انجام ہلاکت ہے۔ اُن کا پیٹ ہی اُن کا خدا ہے۔ وہ اپنی اُن باتوں پر جو شرم کا باعث ہیں فخر کرتے ہیں اور دُنیاوی چیزوں کے خیال میں لگے رہتے ہیں۔ ۲۰ مگر ہمارا وطن آسمان پر ہے اور ہم اپنے نجات دینے والے خداوند یسُوعؔ مسیح کے وہاں سے واپس آنے کے انتظار میں ہیں۔ ۲۱ وہ اپنی قوّت سے ساری چیزوں کو اپنے تابع کر سکتا ہے۔ اسی قوّت کی تاثیر سے وہ ہمارے فانی بدن کی شکل کو بدل کر اُسے اپنے بدن کی طرح جلالی بنا دے گا۔

نصیحتیں

۴ اِس لیے میرے پیارے بھائیو! جن کا میں مشتاق ہُوں اور جو میری خُوشی اور میرا تاج ہو، خداوند میں اِسی طرح قائم رہو۔

۲ یُوؔدیہ اور سنتُخےؔ دونوں خواتین کو میری نصیحت یہ ہے کہ وہ خداوند میں یکدل ہو کر رہیں۔ ۳ اور میرے سچّے ہم خدمت! میں تجھ سے بھی درخواست کرتا ہُوں کہ اِن دونوں خواتین کی مدد کر کیونکہ اُنہوں نے کلیمینسؔ اور میرے باقی ہم خدمتوں سمیت میرے ساتھ خُوشخبری پھیلانے میں بڑی محنت کی۔ ان سب کے نام کتابِ حیات میں درج ہیں۔

۴ خداوند میں ہر وقت خُوش رہو، پھر کہتا ہُوں کہ خُوش رہو۔ ۵ تمہاری نرم مزاجی سب لوگوں پر ظاہر ہو۔ خداوند جلد آنے والا ہے۔ ۶ کسی بات کی فکر نہ کرو اور اپنی سب دعاؤں میں خدا کے سامنے اپنی ضرورتیں اور منّتیں شکرگزاری کے ساتھ پیش کیا کرو۔ ۷ تب تمہیں خدا کا وہ اطمینان حاصل ہوگا جو اِنسان کی سمجھ سے

بالکل باہر ہے اور جو تمہارے دلوں اور خیالوں کو مسیح یسوع میں محفوظ رکھے گا۔

[8] غرض اَے بھائیو! اِن باتوں پر غور کرتے رہا کرو جو سچ، لائق، مناسب، پاک، دلکش اور پسندیدہ ہیں یعنی جو اچھّی اور قابلِ تعریف ہیں۔ [9] جو باتیں تُم نے مجھ سے سیکھیں، حاصل کیں اور سُنی ہیں اور مجھ میں دیکھی بھی ہیں اُن پر عمل کرتے رہو گے تو خدا جو اِطمینان کا چشمہ ہے تمہارے ساتھ رہے گا۔

مالی اِمداد کے لیے شکر گزاری

[10] میں خداوند میں بہت خُوش ہُوں کہ اِتنی مُدّت کے بعد تمہیں پھر سے میری مدد کرنے کا موقع ملا۔ میرا مطلب یہ نہیں کہ پہلے تمہیں مدد کرنے کا خیال نہیں تھا۔ خیال تو تھا مگر موقع نہ ملا تھا۔ [11] یہ میں اِس لیے نہیں کہہ رہا ہُوں کہ محتاج ہُوں کیونکہ میری جو بھی حالت ہے میں اُسی پر راضی ہُوں۔ [12] میں ناداری سے واقف ہُوں اور میں نے فراوانی کے دِن بھی دیکھے ہیں۔ چاہے میں سَیر و آسودہ ہُوں، چاہے فاقہ کرتا ہُوں، چاہے میرے پاس ضرورت سے زیادہ ہو، میں نے ہر وقت اور ہر حال میں خُوش رہنا سیکھا ہے۔ [13] جو مجھے طاقت بخشتا ہے اُس کی مدد سے میں سب کچھ کر سکتا ہُوں۔ [14] تو بھی تُم نے اچھّا کیا کہ میری مصیبت میں شریک ہُوئے۔

[15] اَے اہلِ فلپّی! تُم اچھّی طرح جانتے ہو کہ شروع شروع میں جب میں خُوشخبری سُنا تا ہُوا مکدُنیہ سے روانہ ہُوا تھا تو تمہارے سِوا کسی کلیسیا نے لینے دینے کے معاملہ میں میری مدد نہ کی۔ [16] جب میں تھِسّلُنیکے میں تھا تو تُم نے میری ضرورتوں کو پُورا کرنے کے لیے ایک دفعہ نہیں بلکہ دو دفعہ کچھ بھیجا تھا۔ [17] لیکن حقیقت یہ ہے کہ میں تمہاری بھیجی ہُوئی رقم کا اِتنا مُشتاق نہیں جتنا اُس پر ملنے والے سُود کا ہُوں جو تمہیں خدا کی طرف سے رُوحانی برکتوں کے طور پر حاصل ہوگا۔ [18] میرے پاس سب کچھ ہے بلکہ کثرت سے ہے۔ تمہارے بھیجے ہُوئے تحفے اِپفرُدِتُس کے ہاتھ سے مجھے مل گئے ہیں اور میں اور بھی آسودہ ہو گیا ہُوں۔ یہ خُوشبو اور قُربانی ایسی ہے جو خدا کی نظر میں پسندیدہ ہے۔ [19] میرا خدا یسُوع مسیح کے ذریعہ اپنے جلال کی دولت سے تمہاری تمام ضرورتیں پُوری کر دے گا۔

[20] ہمارے خدا باپ کی ہمیشہ تک تمجید ہوتی رہے۔ آمین۔

سلام و دعا

[21] ہر ایک مُقدّس سے مسیح یسُوع میں سلام کہو۔ جو مسیحی بھائی میرے ساتھ ہیں تمہیں سلام کہتے ہیں۔ [22] سارے مُقدّسین، خصوصاً وہ جو قیصر کے محل والوں میں سے ہیں، تمہیں سلام کہتے ہیں۔

[23] خداوند یسُوع کا فضل تمہاری رُوح کے ساتھ رہے (آمین)

کُلسّیوں کے نام پَولُس رسُول کا خط

پیش لفظ

پَولُس رسُول نے یہ خط کُلسّی شہر کی کلیسیا کو ۶۰۔۶۱ عیسوی کے دَوران لکھّا تھا۔ وہ اُس وقت رُوم میں نظربند تھا۔ کُلسّی شہر اِفسُس سے تقریباً سَو میل دُور مشرق میں واقع تھا۔ وہ اِس شہر میں کبھی نہیں گیا تھا۔ اُسے وہاں کی کلیسیا کا حال اُس وقت معلوم ہُوا جب وہ اپنے دُوسرے تبلیغی دَورے کے سلسلہ میں اِفسُس میں مقیم تھا۔

کُلسّی کی کلیسیا میں بعض ایسے عقائد پھیلے ہُوئے تھے جو مسیحی عقائد کے خلاف تھے۔ وہاں کے مسیحیوں نے اِپفرُدِتُس کو پَولُس کے پاس بھیج کر درخواست کی کہ وہ اُنہیں مسیح کی شخصیت کے بارے میں صحیح عقائد سے واقف کرائے۔ پَولُس نے جواب میں یہ خط لکھّا اور تخِکُس کے

ہاتھ روانہ کیا۔ اُس نے اِس خط میں بہت سی مفید باتیں لکھی ہیں اور خاص طور پر مسیح کی شخصیت کی تشریح کرتے ہُوئے صحیح مسیحی عقائد پر روشنی ڈالی ہے۔ اُس نے کُلسّی کے مسیحیوں کو تاکید کی ہے کہ وہ اُن لوگوں سے خبردار رہیں جو مشرکانہ خیالات کو فلسفہ کی شکل میں پیش کر رہے ہیں۔

خط کا آغاز

۱ پَولُس کی طرف سے جو خدا کی مرضی سے مسیح یسُوع کا رسُول ہے اور بھائی تِیمُتھِیُس کی طرف سے۔

[۲] یہ خط اُن مُقدّس اور ایماندار بھائیوں کو لکھا جا رہا ہے جو کُلسّی شہر میں ہیں۔

ہمارے خدا باپ کی طرف سے تمہیں فضل اور اِطمینان حاصل ہوتا رہے۔

شکرگزاری اور دعا

[۳] جب ہم تمہارے لیے دعا کرتے ہیں تو ہمیشہ اپنے خداوند یسُوع مسیح کے باپ یعنی خدا کا شکر ادا کرتے ہیں۔ [۴] کیونکہ ہم نے سُنا ہے کہ تُم مسیح یسُوع پر ایمان رکھتے ہو اور سارے مُقدّسین سے محبّت کرتے ہو۔ [۵] یہ اُس چیز کی اُمید کے سبب سے ہے جو تمہارے لیے آسمان پر رکھّی ہُوئی ہے اور جس کا ذکر تُم نے اُس وقت سُنا تھا جب تمہیں خُوشخبری کا سچّا کلام سُنایا گیا تھا۔ [۶] جس دِن تُم نے خدا کے فضل کا پیغام سُنا اور اُسے سچّے طور سے جانا اُس دِن سے وہ خُوشخبری تُم میں بلکہ ساری دُنیا میں پھل دیتی اور ترقّی کرتی جاتی ہے۔ [۷] تُم نے اُس کی تعلیم ہمارے عزیز ہم خدمت اِپفراس سے پائی جو ہماری طرف سے تمہارے درمیان مسیح کا وفادار خادِم ہے۔ [۸] اُسی نے ہمیں بتایا کہ پاک رُوح نے تُم میں کیسی محبّت پیدا کی ہے۔

[۹] اِس لیے جس دِن سے ہم نے یہ سُنا ہے، ہم تمہارے لیے دعا کرتے آ رہے ہیں۔ خدا سے ہماری درخواست ہے کہ وہ تمہیں ساری رُوحانی حکمت اور سمجھ سے معمُور کر دے تاکہ تُم اُس کی مرضی کو بخوبی جان سکو۔ [۱۰] اور تُمہارا چال چلن خداوند کے لائق ہو اور اُسے ہر طرح سے پسند آئے۔ تُم ہر نیک کام میں پھلدار بنو اور خدا کی پہچان میں بڑھتے چلے جاؤ۔ [۱۱] ہماری دعا ہے کہ تُم اُس کی جلالی قدرت کے مطابق ہر طرح کی قوّت سے مضبوط ہوتے جاؤ تاکہ تُم میں بے حد تحمّل اور صبر پیدا ہو۔ [۱۲] اور خُوشی سے خدا باپ کا شکر کرتے رہو جس نے تمہیں اِس لائق کیا کہ اُس کی میراث کا حِصّہ پاؤ، وہ میراث جو مُقدّسوں کو نُور کی بادشاہی میں داخل ہونے پر ملتی ہے۔ [۱۳] خدا نے ہمیں تاریکی کے قبضہ سے چھڑا کر اپنے عزیز بیٹے کی بادشاہی میں داخل کیا ہے۔ [۱۴] اُسی کے ذریعہ ہمیں مخلصی یعنی گناہوں کی معافی ملی ہے۔

مسیح کی عظمت

[۱۵] مسیح اندیکھے خدا کی صورت ہے اور تمام مخلوقات سے پہلے موجود ہے۔ [۱۶] اُسی کے وسیلہ سے خدا نے سب کچھ خلق کیا ہے چاہے وہ چیزیں آسمان کی ہوں یا زمین کی، دیکھی ہوں یا اندیکھی، تخت ہوں یا ریاستیں، حکومتیں ہوں یا اِختیارات۔ اِن سب کو خدا نے مسیح کے ذریعہ اور اُسی کی خاطر پیدا کیا۔ [۱۷] وہ سب چیزوں میں سب سے پہلے ہے اور اُسی میں سب چیزیں قائم رہتی ہیں۔ [۱۸] کلیسیا اُس کا بدن ہے اور وہ اِس بدن کا سر ہے۔ وہی مَبداء ہے اور مُردوں میں سے جی اُٹھنے والوں میں پہلوٹھا تاکہ سب باتوں میں پہلا درجہ اُسی کا ہو۔ [۱۹] کیونکہ خدا کو یہ پسند آیا کہ ساری معمُوری اُسی میں سکونت کرے۔ [۲۰] خدا کی مرضی یہ بھی تھی کہ مسیح کے خُون کے سبب سے جو صلیب پر بہا، صلح کر کے سب چیزوں کا اپنے ساتھ میل کر لے، چاہے وہ چیزیں آسمان کی ہوں، چاہے زمین کی۔

[۲۱] کسی وقت تُم خدا سے بہت دُور تھے اور اپنے بُرے چال چلن کے سبب سے اُس کے سخت دُشمن تھے۔ [۲۲] لیکن اب اُس نے مسیح کی جسمانی مَوت کے وسیلہ سے تمہیں اپنا دوست بنا لیا ہے تاکہ وہ تمہیں پاک، بے عیب اور بے اِلزام بنا کر اپنے حضور میں پیش کرے۔ [۲۳] بشرطیکہ تُم اپنے ایمان کی پُختہ بنیاد پر قائم رہو اور اُس اُمید کو نہ چھوڑو جو خُوشخبری سُننے سے تمہارے دلوں میں پیدا ہُوئی۔ وہ خُوشخبری آسمان کے نیچے ساری مخلوقات کو سُنائی گئی اور میں پَولُس اُسی کا خادِم بنا۔

پَولُس کی کلیسیائی خدمت

[۲۴] تمہاری خاطر دُکھ اُٹھانا بھی میرے لیے خُوشی کا باعث ہے کیونکہ اِس طرح میں مسیح کی مصیبتوں کی کمی کو اُس کے بدن یعنی کلیسیا کے لیے اپنی جسمانی اذیّتوں کے ذریعہ پُورا کر رہا ہُوں۔ [۲۵] خدا نے اپنے کلام کو پُورے طور پر تمہیں سُنانے کی ذمّہ داری میرے سپُرد کی اور مجھے اپنی کلیسیا کا خادِم مُقرّر کیا۔ [۲۶] وہ راز جو تمام زمانوں اور پُشتوں سے پوشیدہ رہا، اب خدا کے مُقدّسوں پر آشکارا ہُوا ہے۔ [۲۷] خدا اُن پر یہ ظاہر کرنا چاہتا تھا کہ یہ حد سے زیادہ قیمتی اور جلالی راز غیر یہُودیوں کے لیے بھی ہے۔ وہ راز یہ ہے کہ مسیح جو جلال کی اُمید ہے، تُم میں بسا ہُوا ہے۔

[۲۸] ہم اُسی مسیح کی منادی کرتے ہیں اور کمال دانائی سے

سب لوگوں کو نصیحت کرتے اور تعلیم دیتے رہتے ہیں تاکہ ہر شخص کو مسیح میں کامل کر کے اُسے خدا کے حضور پیش کر سکیں۔ ۲۹ اِسی مقصد کو سامنے رکھ کر میں مسیح کی اُس بڑی طاقت سے جو مجھ میں اثر کرتی ہے سخت محنت کرتا ہُوں۔

۲ میں تمہیں بتانا چاہتا ہُوں کہ میں نہ صرف تمہارے لیے بلکہ لَودِیکیہ والوں اور اُن سب کے لیے جن کی میں نے صورت تک نہیں دیکھی کتنی جانفشانی کرتا ہُوں۔ ۲ تاکہ اُن کے دِل حَوصلہ پائیں۔ وہ آپس کی محبّت سے ایک دُوسرے سے گُٹھے رہیں۔ عقل و دانش کی ساری دولت پائیں اور خدا کے بھید یعنی مسیح کو پہچانیں ۳ جس میں حِکمت اور معرفت کے سب خزانے پوشیدہ ہیں۔ ۴ یہ میں اِس لیے کہتا ہُوں کہ کوئی تمہیں جھُوٹی دلیلوں سے گُمراہ نہ کر دے۔ ۵ اگرچہ میں جسمانی طور پر تُم سے دُور ہُوں مگر رُوحانی طور پر تمہارے پاس ہُوں اور یہ دیکھ کر تمہارے سبب سے خُوش ہوتا ہُوں کہ تُم مسیح پر اپنے ایمان میں باقاعدگی سے قائم ہو۔

مسیح میں کثرت کی زندگی

۶ چونکہ اب تُم نے مسیح یسُوعؔ کو اپنا خداوند مان لیا ہے اِس لیے اُس کی رفاقت میں زندگی گزارو۔ ۷ اُس میں جڑ پکڑتے اور تعمیر ہوتے جاؤ۔ اور جس طرح تُم نے تعلیم پائی ہے اُسی طرح ایمان میں مضبوط رہو اور خدا کی بے حد شکرگزاری کیا کرو۔

۸ خبردار، کوئی شخص تمہیں اُن فِلسفیانہ اور پُرفریب خیالات کا شکار نہ بنانے پائے جن کی بنیاد مسیح پر نہیں بلکہ اِنسانی روایتوں اور دُنیوی ابتدائی باتوں پر ہے۔

۹ کیونکہ الُوہیّت کی ساری معمُوری اُسی میں مجسّم ہو کر سکونت کرتی ہے۔ ۱۰ اور تُم مسیح میں جو ہر ریاست اور حکومت کا سر ہے کمال تک پہنچ چُکے ہو۔ ۱۱ اُسی میں تمہارا ایسا ختنہ ہُوا جو اِنسانی ہاتھ کا نہیں بلکہ مسیح کا کیا ہُوا ہے جس سے تمہاری پُرانی اِنسانیّت تُم سے جدا کر دی گئی ہے۔ ۱۲ جب تُم نے بپتسمہ پایا تو مسیح کے ساتھ گویا دفن ہو گئے اور جب تُم خدا کی قدرت پر ایمان لائے جس نے مسیح کو مُردوں میں سے زندہ کیا تو تُم اُس کے ساتھ زندہ بھی کیے گئے۔

۱۳ تُم تو نامختون تھے اور اپنے گناہوں کے باعث مُردہ تھے لیکن تمہیں بھی خدا نے مسیح کے ساتھ زندہ کیا۔ اُس نے ہمارے سارے قصُور معاف کر دیے ۱۴ اور احکام کی خلاف ورزی کے جو گناہ ہمارے حساب میں لکھے گئے تھے قلم زد کر دیے اور اُس دستاویز کو صلیب پر کیلوں سے جڑ کر ہماری نظروں سے دُور کر دیا۔ ۱۵ اُس نے ریاستوں اور حکومتوں کے اِختیار سے نکل کر اُن کا برملا تماشا بنایا اور صلیب کے سبب سے اُن پر فتحیابی کا شادیانہ بجایا۔

۱۶ پس کسی کو موقع نہ دو کہ وہ کھانے پینے، عید منانے، نئے چاند اور سبت کے بارے میں تُم پر اِلزام لگا سکے۔ ۱۷ یہ تو آنے والی چیزوں کا سایہ ہیں مگر مسیح تو خُود حقیقت ہے۔ ۱۸ اگر کوئی شخص خاکساری کی زندگی گزارنے اور فرشتوں کی عبادت کرنے میں خُوشی محسوس کرتا ہے تو اُس سے دُور رہو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تُم اُس کے دباؤ میں آ کر اپنی مسیحی زندگی کے انعام سے محروم رہ جاؤ۔ ایسا شخص رویاء کی باتوں کو فضول اہمیت دیتا ہے اور اپنی اِنسانی عقل پر پھُولا پھرتا ہے۔ ۱۹ وہ سر سے یعنی مسیح سے اپنا تعلق کھو بیٹھتا ہے جس سے سارا بدن جوڑوں اور پٹھّوں کے وسیلہ سے پرورش پا کر اور باہم پیوستہ رہ کر خدا کی مرضی کے مطابق بڑھتا چلا جاتا ہے۔

۲۰ جہاں تک دُنیوی ابتدائی باتوں کا تعلق ہے تُم مسیح کے ساتھ مَر چُکے ہو۔ اب دُنیا داروں کی طرح زندگی کیوں گزارتے ہو؟ ایسے اِنسانی حکموں کی پابندی کیوں کرتے ہو جو کہتے ہیں کہ ۲۱ اِسے ہاتھ نہ لگانا، اُسے نہ چکھنا اور اُسے نہ چھُونا۔ ۲۲ یہ اصُول اِنسان کے بنائے ہُوئے ہیں اور یہ ساری چیزیں کام آتے آتے فنا ہو جاتی ہیں۔ ۲۳ یہ خُود ساختہ قاعدے اور قانون بظاہر تو معقُول لگتے ہیں کیونکہ اِن میں جسمانی ریاضت، خاکساری اور عبادت پر زور دیا گیا ہے لیکن جسمانی خواہشوں پر قابو پانے میں اِن سے کوئی مدد نہیں ملتی۔

پاک زندگی کے اصُول

۳ لہٰذا جب تُم مسیح کے ساتھ زندہ کیے گئے تو عالمِ بالا کی چیزوں کی جُستجُو میں رہو جہاں مسیح خدا کی دائیں طرف بیٹھا ہُوا ہے۔ ۲ عالمِ بالا کی چیزوں کے خیال میں رہو نہ کہ زمین پر کی چیزوں کے ۳ کیونکہ تُم مر گئے اور تمہاری زندگی مسیح کے ساتھ خدا میں محفوظ ہے۔ ۴ اور جب وہ ظاہر ہوگا تو تُم بھی اُس کے ساتھ اُس کے جلال میں ظاہر کیے جاؤ گے۔

۵ پس تُم اپنی نفسانی خواہشوں کو مِٹا دو یعنی حرامکاری، ناپاکی، شہوت پرستی، بُری خواہش اور لالچ کو جو بُت پرستی کے برابر ہے۔ ۶ کیونکہ اُن ہی کے سبب سے نافرمان اِنسانوں پر خدا کا غضب نازل ہوتا ہے۔ ۷ ایک وقت تھا کہ تُم خُود بھی ایسی ہی خواہشوں کی غُلامی میں زندگی گزارتے تھے۔ ۸ مگر اب اِن سب کو یعنی غُصّہ، قہر، کینہ، بدگوئی اور اپنے مُنہ سے گالی بکنا چھوڑ دو۔ ۹ ایک دُوسرے سے جھُوٹ مت بولو کیونکہ تُم نے اپنی پُرانی اِنسانیّت کو اُس کی عادتوں سمیت اُتار پھینکا ہے ۱۰ اور نئی اِنسانیّت

کو پہن لیا ہے جو اپنے خالق کی صورت پر نئی بنتی جاتی ہے تا کہ تُم اُس کی پہچان میں بڑھتے جاؤ۔ [11] چنانچہ اُس نئی انسانیّت میں نہ تو کوئی غیر یہُودی ہے نہ یہُودی، نہ ختنہ والا نہ نامختون۔ نہ وحشی نہ سکُوتی۔ نہ غُلام نہ آزاد۔ صرف مسیح ہی سب کچھ ہے اور وہی سب میں ہے۔

[12] پس خدا کے پاک اور عزیز برگزیدوں کی طرح ہمدردی، مہربانی، فروتنی، حِلم اور تحمُّل کا لباس پہن لو۔ [13] آپس کی شکایتوں کو سُنو اور برداشت اور درگزر سے کام لو، جیسے خداوند نے تمہیں معاف کیا ویسے ہی تُم بھی ایک دُوسرے کو معاف کرو۔ [14] اور اُن سب خُوبیوں پر محبّت کو پٹکے کی طرح باندھ لو کیونکہ محبّت ساری خُوبیوں کا کمال ہے۔

[15] مسیح کا اِطمینان، جس کے لیے تُم ایک بدن ہونے کی حیثیت سے بُلائے گئے ہو، تمہارے دلوں پر حکومت کرے اور تُم شکرگزار رہو۔ [16] مسیح کے کلام کو اپنے دلوں میں کثرت سے بسنے دو اور پُوری دانائی کے ساتھ ایک دُوسرے کو تعلیم دو اور نصیحت کرو اور اپنے دلوں میں خدا کی شکرگزاری کرتے ہُوئے زبُور، گیت اور رُوحانی غزلیں گایا کرو۔ [17] اور جو کچھ تُم کہتے یا کرتے ہو خداوند یسُوعؔ کے نام سے کرو اور اُسی کے وسیلہ سے خدا باپ کا شکر بجالاؤ۔

خاندانوں کے لیے ہدایت

[18] بیویو! خداوند میں مناسب ہے کہ تُم اپنے شوہروں کی تابع رہو۔

[19] شوہرو! اپنی بیویوں سے محبّت رکھّو اور اُن پر سختی نہ کرو۔

[20] بچّو! تمہارا فرض ہے کہ ہر بات میں والدین کے فرمانبردار رہو کیونکہ خداوند کو یہ پسند ہے۔

[21] اولاد والو! اپنے بچّوں پر اِتنی بھی سختی نہ کرو کہ وہ بیدل ہو جائیں۔

[22] نوکرو! اپنے دُنیاوی مالکوں کے سب باتوں میں فرمانبردار رہو، نہ صرف دکھاوے کے طور پر اُنہیں خُوش کرنے کے لیے بلکہ خلُوص دلی سے جیسا کہ خداوند کا خوف رکھنے والے کرتے ہیں۔ [23] جو کام کرو اُسے جی جان سے کرو، گویا خداوند کے لیے کر رہے ہو، نہ کہ کسی اِنسان کے لیے۔ [24] کیونکہ تُم جانتے ہو کہ تمہیں اس کے بدلہ میں خداوند کی طرف سے میراث ملے گی۔ اِس لیے کہ تُم اپنے خداوند مسیح کی خدمت کر رہے ہو۔ [25] بُرا کرنے والا اپنی بُرائی کا بدلہ پائے گا کیونکہ خدا کسی کی طرفداری نہیں کرتا۔

مزید ہدایات

مالکو! اپنے نوکروں کے ساتھ عدل و اِنصاف سے پیش آؤ کیونکہ تُم جانتے ہو کہ آسمان پر تمہارا بھی ایک مالک ہے۔

[2] شکرگزاری کے ساتھ دعا کرنے میں مشغول رہو [3] اور ہمارے لیے بھی دعا کرو کہ خدا ہمارے لیے کلام کا دروازہ کھول دے تا کہ میں مسیح کے اُس راز کو بیان کرسکوُں جس کی وجہ سے میں قید میں ہُوں۔ [4] دعا کرو کہ میں اُسے ایسے صاف طور پر بیان کرسکوُں جیسے مجھے کرنا لازم ہے۔ [5] وقت کو غنیمت جان کر غیر مسیحیوں کے ساتھ ہوشیاری سے پیش آؤ۔ [6] تمہاری گفتگو ایسی دلپسند اور مزیدار ہو کہ تُم ہر شخص کو مُناسب جواب دے سکو۔

سلام و دعا

[7] عزیز بھائی تخِکُسؔ جو وفادار خادِم اور خداوند کی خدمت میں میرا ساتھی ہے میرا سارا حال تمہیں بتا دے گا۔ [8] میں اُسے اِس لیے بھیج رہا ہُوں کہ تُم ہماری حالت سے واقف ہو جاؤ اور تسلّی پاؤ۔ [9] اُس کے ساتھ اُنیسمُسؔ کو بھی بھیج رہا ہُوں۔ وہ وفادار اور عزیز بھائی ہے بلکہ تُم ہی میں سے ہے۔ یہ دونوں تمہیں یہاں کی سب باتیں بتا دیں گے۔

[10] ارِسترخُسؔ جو میرے ساتھ قید میں ہے تمہیں سلام کہتا ہے اور مرقُسؔ جو برنباسؔ کا رشتہ کا بھائی ہے تمہیں سلام کہتا ہے۔ (تمہیں اُس کے بارے میں ہدایت دی جا چُکی ہے کہ اگر وہ تمہارے پاس آئے تو اُس سے اچھی طرح ملنا)۔ [11] اور یسُوعؔ جو یُوستُسؔ کہلاتا ہے تمہیں سلام کہتا ہے۔ یہُودی مسیحیوں میں سے صرف یہی تین شخص جو خدا کی بادشاہی کا پیغام پھیلانے میں میرے ہم خدمت اور میری تسلّی کا باعث رہے ہیں۔ [12] اِپفراسؔ جو تُم میں سے ہے اور مسیح یسُوعؔ کا خادِم ہے تمہیں سلام کہتا ہے۔ وہ بڑی جانفشانی سے تمہارے لیے دعا کرتا ہے کہ تُم کامل بنو، تمہارا ایمان مضبوط ہو اور تُم خدا کی مرضی پر پُورا بھروسا رکھّو۔ [13] میں اُس کے حق میں گواہی دیتا ہُوں کہ وہ تمہارے اور لَودِیکیہؔ اور ہیراپُلسؔ کے لوگوں کے لیے کس قدر محنت کرتا ہے۔ [14] پیارا طبیب لُوقاؔ اور دیماسؔ تمہیں سلام کہتے ہیں۔ [15] لَودِیکیہؔ کے مسیحی بھائیوں اور نُمفاسؔ اور اُس کے گھر کی کلیسیا سے سلام کہنا۔

[16] جب تُم یہ خط پڑھ چُکو تو دیکھنا کہ یہ لَودِیکیہؔ کی کلیسیا میں بھی پڑھا جائے اور جو خط لَودِیکیہؔ سے آئے اُسے تُم لوگ بھی پڑھ لینا۔

[17] ارخِپّسؔ سے کہنا کہ جو خدمت خداوند میں اُس کے سپُرد ہُوئی ہے اُسے ہوشیاری سے انجام دے۔

[18] میں پَولُسؔ اپنے ہاتھ سے تمہیں سلام لکھتا ہُوں۔ میری زنجیروں کو یاد رکھنا۔ تُم پر فضل ہوتا رہے۔

تھِسّلُنیکیوں کے نام

پَولُس رسُول کا پہلا خط

پیش لفظ

تھِسّلُنیکے مکدُنیہ کا صدر مقام تھا۔ پَولُس نے اپنے دُوسرے تبلیغی سفر کے دَوران اِس شہر میں کلیسیا قائم کی تھی۔ یہ خط اُس کلیسیا کو ۵۰ عیسوی کے دَوران بھیجا گیا تھا۔ پَولُس اُس وقت کُرِنتھُس میں تھا۔ یہاں تِیمُتھِیُس جو تھِسّلُنیکے سے آیا تھا پَولُس کو ملا اور وہاں کی کلیسیا کے حالات سے اُسے آگاہ کیا۔ جب پَولُس کو وہاں کی کلیسیا کے مسائل کا علم ہُوا تو اُس نے جواب میں یہ خط لکھا۔

اِس خط میں پَولُس نے اپنی اُس تعلیم کو دہرایا ہے جو وہ پہلے اِس کلیسیا کو دے چُکا تھا۔ تھِسّلُنیکے کے جو لوگ مسیحی ہو چُکے تھے وہ مصائب کے باوجود اپنے ایمان پر قائم تھے۔ پَولُس اپنے خط میں اُن کی ہمّت افزائی کرتا ہے اور بتاتا ہے کہ زندگی کا مقصد خدا کو خُوش کرنا ہے۔ مسیح پھر سے آنے والا ہے اور کلیسیا کو خُوب محنت سے اپنا کام کرتے رہنا چاہیے۔

اِس خط کے چند ماہ بعد دُوسرا خط لکھا گیا۔ اُس میں بھی مسیحی تعلیمات کو پیش کیا گیا ہے اور کلیسیا کی بعض اُن غلط فہمیوں کو دُور کرنے کی کوشش کی گئی ہے جو مسیح کی دُوسری آمد کے بارے میں تھیں۔ یہ دونوں خط پَولُس کی ابتدائی تحریروں میں سے ہیں جو خداوند مسیح کے مصلوب ہونے کے تقریباً بیس سال بعد وجود میں آئیں۔

خط کا آغاز

۱ پَولُس اور سِیلاس اور تِیمُتھِیُس کی طرف سے
تھِسّلُنیکے کی کلیسیا کے نام جو خدا باپ اور خداوند یسُوع مسیح کے نام سے کہلاتی ہے۔
فضل اور اِطمینان تُمہیں حاصل ہوتا رہے۔

کلیسیا کے ایمان کے لیے شکر گزاری

[۲] تُم سب کے لیے ہم ہمیشہ خدا کا شکر ادا کرتے ہیں اور تُمہیں اپنی دعاؤں میں بھی یاد رکھتے ہیں۔ [۳] ہم تُمہارے ایمان کے کام کو اور تُمہاری محنت کو جو محبّت کا نتیجہ ہے اور تُمہارے صبر کو جو ہمارے خداوند یسُوع پر اُمید رکھنے کے باعث تُم میں پیدا ہُوا ہے اپنے خدا اور باپ کی حضوری میں متواتر یاد رکھتے ہیں۔
[۴] اَے بھائیو اور خدا کے پیارو! ہمیں معلوم ہے کہ تُم اُس کے چُنے ہُوئے لوگ ہو۔ [۵] کیونکہ ہماری خُوشخبری محض الفاظ کے ذریعہ ہی نہیں بلکہ قدرت، پاک رُوح اور پورے یقین کے ساتھ تُم تک پہنچی۔ تُم جانتے ہو کہ ہم تُمہاری خاطر تُمہارے درمیان کس طرح زندگی گزارتے رہے ہیں۔ [۶] اور سخت مصیبت کے باوجود تُم ہمارے اور خداوند کے نقشِ قدم پر چلتے رہے اور تُم نے کلام کو ایسی خُوشی کے ساتھ قبول کیا جو پاک رُوح کی بخشش ہے۔ [۷] اِس کا نتیجہ یہ ہُوا کہ تُم مکدُنیہ اور اخیہ کے علاقوں کے سارے مومنین کے لیے نمونہ بن گئے۔ [۸] خدا کا پیغام تُمہارے ذریعہ نہ صرف مکدُنیہ اور اخیہ میں پھیلا بلکہ خدا پر تُمہارا ایمان ایسا مشہور ہو گیا ہے کہ اب ہمیں اُس کا ذکر کرنے کی ضرورت نہیں رہی۔ [۹] کیونکہ لوگ خُود کہتے ہیں کہ جب ہم تُمہارے یہاں گئے تو تُم نے کس طرح ہمارا استقبال کیا اور کس طرح بُتوں کی پرستش چھوڑ کر زندہ اور سچّے خدا کی عبادت کرنے کے لیے اُس کی طرف رجوع ہُوئے۔ [۱۰] اور اُس کے بیٹے یسُوع کے آسمان سے آنے کے منتظر ہو جِسے اُس نے مُردوں میں سے زندہ کیا اور جو ہمیں آنے والے غضب سے بچاتا ہے۔

تھِسّلُنیکے میں پَولُس کی خدمت

۲ بھائیو! تُم جانتے ہو کہ ہمارا تُمہارے پاس آنا بے فائدہ نہ ہُوا، [۲] تُم تو جانتے ہو کہ ہم نے فِلپّی میں بھی تکلیف

اُٹھائی اور بیعزّتی کا سامنا کیا۔لیکن خدا نے ہمیں جراُت دی کہ باوجود بڑی مخالفت کے ہم تمہیں اُس کی طرف سے خُوشخبری سُنائیں۔ ۳ چنانچہ ہم جو کچھ بھی عرض کرتے ہیں تمہیں گمراہ یا ناپاک کرنے کی غرض سے نہیں ہے اور نہ ہی ہم تمہیں فریب دینے کی کوشش میں ہیں۔ ۴ بلکہ اِس کے برعکس ہم خدا کے اُن مقبول بندوں کی طرح بولتے ہیں جنہیں خُوشخبری سپُرد کی گئی ہے۔ہم آدمیوں کو خُوش کرنے کی کوشش میں نہیں بلکہ خدا کو خُوش کرنا چاہتے ہیں جو ہمارے دلوں کا پرکھنے والا ہے۔ ۵ کیونکہ تُم جانتے ہو کہ ہم نے کبھی بھی خُوشامد اور دَرپردہ لالچ سے کام نہیں لیا۔خدا اِس کا گواہ ہے۔ ۶ ہم آدمیوں کی تعریف کے محتاج نہیں، نہ ہی تمہاری نہ اَوروں کی۔

اگرچہ ہم مسیح کے رسُول ہونے کی حیثیت سے تُم پر اپنا بوجھ ڈال سکتے تھے ۷ لیکن جس طرح ایک ماں اپنے بچّوں کو نرمی سے پالتی ہے اُسی طرح ہم بھی تمہارے درمیان نرمی کے ساتھ رہے۔ ۸ تُم عزیزوں کو ہم نے نہ صرف خدا کی خُوشخبری دی بلکہ ہم اپنی جان تک تمہیں دے دینے پر راضی تھے کیونکہ ہم تمہیں بہت ہی چاہنے لگے تھے۔ ۹ بھائیو! جب ہم تمہارے درمیان رہ کر خُوشخبری سُنا رہے تھے تو تمہیں ہماری وہ محنت اور مشقّت ضرور یاد ہوگی جب ہم شب و روز اپنے ہاتھوں سے کام کرتے تھے تاکہ کسی پر بوجھ نہ بنیں۔

۱۰ تُم جو مسیح پر ایمان لائے ہو گواہ ہو اور خدا بھی گواہ ہے کہ ہم تمہارے درمیان کیسی پاک، راستباز اور بےعیب زندگی گزارتے رہے۔ ۱۱ تُم جانتے ہو کہ جیسا سلوک ایک باپ اپنے بچّوں کے ساتھ کرتا ہے ویسا ہی ہم تمہارے ساتھ کرتے رہے اور تُم میں سے ہر ایک کو حوصلہ اور تسکین دیتے اور سمجھاتے رہے ۱۲ تاکہ تُم خدا کے لائق زندگی بسر کرو جو تمہیں اپنی جلالی بادشاہی میں شریک ہونے کے لیے بُلاتا ہے۔

۱۳ ہم ہمیشہ اِس لیے بھی خدا کا شکر کرتے ہیں کہ جب تُم نے خدا کے پیغام کو ہماری زبانی سُنا تو اُسے آدمیوں کا کلام سمجھ کر نہیں بلکہ جیسا وہ حقیقت میں ہے اُسے خدا کا کلام سمجھ کر قبول کیا اور وہ تُم ایمان لانے والوں میں تاثیر بھی کر رہا ہے۔ ۱۴ اِس لیے اَے بھائیو! تمہارا وہی حال ہُوا ہے جو یہوُدیہؔ میں خدا کی کلیسیاؤں یعنی مسیح یسُوعؔ کے لوگوں کا ہُوا تھا۔کیونکہ تمہارے ہم وطنوں نے تُم سے ویسی ہی بدسلوکی کی جو یہوُدیوں نے اُن سے کی تھی۔ ۱۵ جنہوں نے خداوند یسُوعؔ کو اور نبیوں کو بھی مار ڈالا اور ہمیں اِس قدر ستایا کہ ہم اپنے گھر بار چھوڑنے پر مجبور ہوگئے۔وہ خدا کو پسند نہیں ہیں۔وہ سارے لوگوں کے دشمن بنے ہُوئے ہیں۔ ۱۶ کیونکہ وہ ہمیں غیر یہوُدیوں کو خدا کا کلام سُنانے سے روکتے تھے تاکہ اُن میں کوئی نجات نہ پا سکے اور اُن کے گناہوں کا پیمانہ بھرتا چلا جائے۔لیکن آخرکار خدا کے قہر نے اُنہیں آ لیا۔

پَولُسؔ کی تھِسّلُنیکے جانے کی تمنّا

۱۷ بھائیو! جب ہم تھوڑے عرصہ کے لیے تُم سے جدا ہُوئے تھے (جسمانی نہ کہ دِلی طور پر) تو تُم سے دوبارہ ملنے کے لیے بڑے بیقرار تھے۔ ۱۸ اِس لیے ہم نے (خصوصاً مجھ پَولُسؔ نے) تمہارے پاس آنے کی بار بار کوشش کی مگر شیطان نے ہمیں روکے رکھا۔ ۱۹ ہماری اُمید، خُوشی اور فخر کا تاج کیا ہے؟ جب ہم سب اپنے خداوند کی آمد پر اُس کے حضُور میں پیش ہوں گے تو کیا تُم ہی ہماری اُمید اور خُوشی اور فخر کا باعث نہ ہوگے؟ ۲۰ یقیناً ہمارا جلال اور ہماری خُوشی تُم ہی ہو۔

تیمُتھِیُسؔ کا حوصلہ افزاء بیان

۳ اِس لیے جب ہم سے اور برداشت نہ ہو سکا تو ہم نے بہتر سمجھا کہ ہم اتھینےؔ میں رُکے رہیں۔ ۲ ہم نے تیمُتھِیُسؔ کو جو ہمارا بھائی ہے اور مسیح کی خُوشخبری پھیلانے میں خدا کا خادِم ہے تمہارے پاس بھیجا تاکہ وہ تمہیں ایمان میں مضبوط کرے اور تمہارا حوصلہ بڑھائے۔ ۳ تُم جن مصیبتوں سے گزر رہے ہو اُن سے گھبرا نہ جانا کیونکہ تُم خُود جانتے ہو کہ ہم پر مصیبتوں کا آنا ضروری ہے۔ ۴ حقیقت تو یہ ہے کہ جب ہم تمہارے پاس تھے تو تُم سے کہا کرتے تھے کہ ہم ستائے جائیں گے۔چنانچہ تُم جانتے ہو کہ ایسا ہی ہُوا۔ ۵ اِسی سبب سے جب زیادہ برداشت نہ کر سکا تو میں نے تیمُتھِیُسؔ کو بھیجا کہ معلوم کروں کہ تمہارا ایمان اب کیسا ہے۔مجھے ڈر تھا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ آزمانے والے نے تمہیں آزمایا ہو اور ہماری محنت بےفائدہ گئی ہو۔

۶ لیکن اب تیمُتھِیُسؔ تمہارے پاس سے یہاں آیا ہے اور اُس نے تمہارے ایمان اور تمہاری محبّت کے بارے میں ہمیں یہ خُوشخبری دی کہ تُم ہمارا ذکرِ خیر ہمیشہ کرتے ہو اور ہم سے ملنے کے ایسے مشتاق ہو جیسے ہم ہیں۔ ۷ اِس لیے اَے بھائیو! ہم نے اپنی ساری تنگی اور مصیبت میں تمہارے ایمان کے سبب سے تمہارے بارے میں تسلّی پائی۔ ۸ اور اب چونکہ تُم خداوند میں قائم ہو اِس لیے ہم زندہ ہیں۔ ۹ تمہارے باعث جو خُوشی ہمیں حاصل ہُوئی ہے ہم خدا کے حضُور اُس خُوشی کے لیے کیسے شکر ادا کریں؟ ۱۰ ہم رات دِن بہت دعا کرتے ہیں کہ تُم سے پھر ملیں اور تمہارے ایمان

کی کمی کو پُورا کر دیں!
۱۱ کاش ہمارا خدا اور باپ خُود اور ہمارا خداوند یِسُوعؔ ہمارے لِیے راستہ کھول دے کہ ہم تمہارے پاس آ سکیں! ۱۲ خداوند کرے کہ جس طرح ہمیں تُم سے محبّت ہے اُسی طرح تمہاری محبّت بھی آپس میں بڑھے اور سب لوگوں کے ساتھ بڑھتی چلی جائے۔ ۱۳ وہ تمہارے دلوں کو ایسا مضبوط کرے کہ جب ہمارا خداوند یِسُوعؔ اپنے سب مُقدّسوں کے ساتھ آئے تو تمہارے دل ہمارے خدا باپ کے سامنے پاک اور بے عیب ٹھہریں۔

پاکیزہ زندگی

۴ غرض اَے بھائیو! تُم نے ہم سے سیکھا کہ تمہیں کیسی زندگی بسر کرنا چاہئے تاکہ خدا تُم سے خُوش ہو۔ تُم ایسی زندگی گزار بھی رہے ہو۔ اب ہم خداوند یِسُوعؔ مسیح میں تُم سے درخواست کرتے ہیں کہ اُس میں اور بھی ترقّی کرو۔ ۲ کیونکہ تُم جانتے ہو کہ ہم نے خداوند یِسُوعؔ کی طرف سے تمہیں کیا کیا حکم دیئے۔

۳ چنانچہ خدا کی مرضی یہ ہے کہ تُم پاک بنو اور حرامکاری سے بچے رہو ۴ اور اپنے جسم کو پاک اور باعزّت طریقہ سے قابو میں رکھنا سیکھو۔ ۵ یعنی اُن قوموں کی طرح جو خدا کو نہیں جانتیں شہوت پرستی کی زندگی نہ گزارو۔ ۶ اور اِس معاملہ میں کوئی شخص اپنے بھائی کے ساتھ زیادتی نہ کرے اور نہ اُسے دغا دے کیونکہ خداوند ایسے کام کرنے والوں کو سزا دے گا جیسا کہ ہم تمہیں تاکید کر کے پہلے ہی بتا چُکے ہیں۔ ۷ اِس لِیے کہ خدا نے ہمیں ناپاکی کے لِیے نہیں بلکہ پاکیزہ زندگی گزارنے کے لِیے بُلایا ہے۔ ۸ چنانچہ جو اِن باتوں کو نہیں مانتا وہ نہ صرف اِنسان کی بلکہ خدا کی نافرمانی کرتا ہے جو تمہیں پاک رُوح عطا فرماتا ہے۔

۹ اب برادرانہ محبّت کے بارے میں تمہیں کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں کیونکہ تُم آپس میں محبّت کرنے کی تعلیم خدا سے پا چُکے ہو۔ ۱۰ اور تُم مکدُنیہؔ کے سارے مسیحی بھائیوں سے محبّت کرتے ہو۔ پھر بھی اِے بھائیو! ہم تمہیں نصیحت کرتے ہیں کہ تُم اِس میں اور بھی ترقّی کرو۔

۱۱ اور جیسا ہم پہلے ہی تمہیں حکم دے چُکے ہیں ہر ایک شخص چُپ چاپ اپنے کام میں لگا رہے اور اپنے ہاتھوں سے محنت کر کے روٹی کمائے ۱۲ تاکہ غیر مسیحی لوگ تمہاری روزمرّہ کی زندگی کو دیکھ کر تمہیں عزّت دیں اور تُم کسی چیز کے محتاج نہ رہو۔

مسیح کی آمد

۱۳ بھائیو! ہم نہیں چاہتے کہ تُم اُن کے حال سے ناواقف رہو جو مَوت کی نیند سو چُکے ہیں یا اُن کی مانند غم کرو جنہیں کوئی اُمید ہی نہیں۔ ۱۴ کیونکہ جب ہمیں یقین ہے کہ یِسُوعؔ مر گیا اور پھر زندہ ہو گیا تو ہم یہ بھی یقین کرتے ہیں کہ خدا اُنہیں بھی جو یِسُوعؔ میں سو گئے ہیں یِسُوعؔ کے ساتھ واپس لے آئے گا۔ ۱۵ اِس لِیے خدا کے اپنے کلام کے مطابق ہم تُم سے کہتے ہیں کہ ہم جو خداوند کے آنے پر زندہ بچے ہوں گے اُن سے بڑھ کر نہیں ہوں گے جو پہلے سو چُکے ہیں۔ ۱۶ کیونکہ خداوند خُود بڑی للکار اور مُقرّب فرشتہ کی آواز اور خدا کے نرسنگے کے پھُونکے جانے کے ساتھ آسمان سے اُترے گا اور وہ سب جو مسیح میں مر چُکے ہیں زندہ ہو جائیں گے۔ ۱۷ پھر ہم جو زندہ باقی ہوں گے اُن کے ساتھ بادلوں پر اُٹھا لِیے جائیں گے تاکہ ہوا میں خداوند کا استقبال کریں اور ہمیشہ اُس کے ساتھ رہیں۔ ۱۸ پس تُم اِن باتوں سے ایک دُوسرے کو تسلّی دیا کرو۔

مسیح کی آمد کا دِن

۵ بھائیو! ہمیں وقت اور تاریخوں کی بابت تمہیں لکھنے کی کوئی ضرورت نہیں ۲ کیونکہ تُم اچھی طرح جانتے ہو کہ خداوند کا دِن اِس طرح آنے والا ہے جس طرح چور رات کو اچانک آتا ہے۔ ۳ جب لوگ کہتے ہوں گے کہ اب امن اور سلامتی ہے اُس وقت اچانک ہلاکت اِس طرح آ جائے گی جس طرح حاملہ عورت کو دردِ زہ شروع ہو جاتا ہے اور وہ ہرگز نہ بچیں گے۔

۴ لیکن بھائیو! تُم تاریکی میں نہیں ہو کہ خداوند کے آنے کا دِن چور کی مانند اچانک آ جائے اور تمہیں حیرت میں ڈال دے۔ ۵ تُم سب نُور کے فرزند ہو کیونکہ رات سے یا تاریکی سے ہمارا کیا واسطہ! ۶ لہٰذا ہم دُوسروں کی طرح سوتے نہ رہیں بلکہ جاگتے اور ہوشیار رہیں۔ ۷ کیونکہ جو سوتے ہیں وہ رات کو سوتے ہیں اور جو پی کے متوالے ہوتے ہیں وہ بھی رات کو ہوتے ہیں۔ ۸ چونکہ ہم دِن کے فرزند ہیں اِس لِیے ہمیں چاہئے کہ ایمان اور محبّت کا بکتر لگا کر اور نجات کی اُمید کا خود پہن کر ہوشیار رہیں۔ ۹ کیونکہ خدا نے ہمیں اپنے غضب کے لِیے مقرّر نہیں کیا ہے بلکہ اِس لِیے کہ ہم اپنے خداوند یِسُوعؔ مسیح کے وسیلہ سے نجات حاصِل کریں۔ ۱۰ اور مسیح نے ہماری خاطر اِس لِیے جان دی کہ خواہ ہم زندہ ہوں یا مُردہ ہم اُس کے ساتھ رہیں۔ ۱۱ اِس لِیے تُم ایک دُوسرے کی ہمّت افزائی کرو اور ترقّی کا باعث بنو، جیسا کہ تُم کر رہے ہو۔

آخری نصیحت

۱۲ پیارے بھائیو! ہم تُم سے درخواست کرتے ہیں کہ اُن لوگوں کی قدر کرو جو تمہارے درمیان سخت محنت کر رہے ہیں اور

خداوند میں تمہارے پیشوا ہیں اور تمہیں نصیحت کرتے ہیں۔ [۱۳] اُن کی خدمت کے سبب سے محبّت کے ساتھ اُن کی خُوب عزّت کرو اور آپس میں پیار اور محبّت سے رہو۔ [۱۴] بھائیو! ہم تمہیں نصیحت کرتے ہیں کہ سُستی کرنے والوں کو سمجھاؤ، کم ہمّتوں کو ہمّت دو اور کمزوروں کی مدد کرو اور سب کے ساتھ تحمّل سے پیش آؤ۔
[۱۵] خبردار! کوئی شخص کسی سے بُرائی کے بدلے بُرائی نہ کرے بلکہ ہر حالت میں ایک دُوسرے کے ساتھ نیکی کرنے کی کوشش میں رہے۔
[۱۶] ہر وقت خُوش رہو۔ [۱۷] بلا ناغہ دعا مانگو۔ [۱۸] ہر حالت میں شکرگزاری کرو کیونکہ خداوند یسُوعؔ مسیح میں تمہارے لیے خدا کی یہی مرضی ہے۔
[۱۹] پاک رُوح کو مت بُجھاؤ۔ [۲۰] نبوّتوں کی حقارت نہ کرو۔
[۲۱] ہر بات کو آزماؤ، جو اچھّی ہو اُسے پکڑے رہو۔ [۲۲] ہر طرح کی بدی سے دُور رہو۔
[۲۳] خدا جو اطمینان کا چشمہ ہے وہی تمہاری رُوح، جان اور تمہارے جسم کو پُوری طرح محفوظ رکھّے تا کہ خداوند یسُوعؔ مسیح کے آنے پر تُم بےعیب پائے جاؤ۔ [۲۴] تمہارا بُلانے والا سچّا ہے۔ وہ ایسا ہی کرے گا۔
[۲۵] بھائیو! ہمارے لیے بھی دعا کرو۔ [۲۶] سب بھائیوں کو پاک بوسوں کے ساتھ میرا سلام کہو۔ [۲۷] میں خداوند کے نام سے تمہیں ہدایت دیتا ہُوں کہ وہاں کے سب مسیحی بھائیوں کو یہ خط پڑھ کر سُنایا جائے۔
[۲۸] تُم سب پر ہمارے خداوند یسُوعؔ مسیح کا فضل ہوتا رہے۔

تھِسّلُنیکیوں کے نام
پَولُسؔ رسُول کا دُوسرا خط

خط کا آغاز

۱ پَولُسؔ، سِیلاسؔ اور تیمُتھِیُسؔ کی طرف سے تھِسّلُنیکے کی کلیسیا کے نام جو خدا باپ اور خداوند یسُوعؔ کے نام سے کہلاتی ہے۔ [۲] ہمارے خدا باپ اور خداوند یسُوعؔ مسیح کی طرف سے تمہیں فضل اور اطمینان حاصل ہوتا رہے۔

شکرگزاری اور دعا

[۳] بھائیو! تمہارے لیے شکر کرتے رہنا ہمارا فرض ہے۔ ایسا کرنا اِس لیے مناسب ہے کہ تمہارا ایمان ترقّی پر ہے اور تمہاری باہمی محبّت بھی بڑھتی جا رہی ہے۔ [۴] یہاں تک کہ ہم خُود خدا کی کلیسیاؤں کے درمیان فخر سے تمہارا ذکر کرتے ہیں کہ ظُلم وستم اُٹھانے کے باوجود تُم بڑے صبر کے ساتھ اپنے ایمان پر قائم ہو۔
[۵] اِس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ جب خدا راستی سے دُنیا کا اِنصاف کرے گا تو تُم اُس کی بادشاہی کے لائق ٹھہرو گے جس کے لیے تُم دُکھ اُٹھا رہے ہو۔ [۶] خدا اِنصاف کرنے والا ہے۔ وہ تُم پر مصیبت لانے والوں کو مصیبت میں ڈالے گا [۷] اور تُم مصیبت اُٹھانے والوں کو اور ہمیں بھی آرام دے گا۔ یہ اُس وقت ہوگا جب خداوند یسُوعؔ اپنے قوی فرشتوں کے ساتھ بھڑکتی ہُوئی آگ میں آسمان سے ظاہر ہوگا۔ [۸] اور اُنہیں سزا دے گا جو خدا کو نہیں جانتے اور ہمارے خداوند یسُوعؔ مسیح کی خُوشخبری کو نہیں مانتے۔ [۹] وہ ہمیشہ کے لیے ہلاک کر دیئے جائیں گے اور خداوند یسُوعؔ مسیح کے چہرہ اور اُس کی قدرت کے جلال کو کبھی نہ دیکھ سکیں گے۔ [۱۰] یہ اُس کی آمد کے دِن ہوگا جب وہ اپنے لوگوں میں جلال پائے گا اور سب جو ایمان لائے ہیں اُس کی شان وشوکت دیکھ کر حیران رہ جائیں گے۔ اُن میں تُم بھی شامل ہو گے کیونکہ تُم ہماری گواہی پر ایمان لائے ہو۔
[۱۱] چنانچہ ہم تمہارے لیے متواتر دعا کرتے رہتے ہیں کہ ہمارا خدا تمہیں اِس بُلاوے کے لائق سمجھے اور اپنی قدرت سے تمہاری ہر نیک خواہش پُوری کرے اور تمہیں ایمان سے کام کرنے کی توفیق دے [۱۲] تا کہ ہمارے خداوند یسُوعؔ مسیح کا نام تمہارے سبب سے جلال پائے اور تُم بھی اُس میں جلال پاؤ۔ یہ ہمارے خدا اور خداوند

یسُوؔع مسیح کے فضل سے ہوگا۔

دُشمنِ خدا

۲ بھائیو! ہم اپنے خداوند یسُوؔع مسیح کی دُوسری آمد اور اُس کے پاس اپنے جمع ہونے کی بابت تُم سے یہ عرض کرتے ہیں کہ [۲] ایسی کسی افواہ سے کہ خداوند کی آمد کا دِن آ گیا پریشان نہ ہونا اور نہ گھبرانا۔ یا اگر کوئی کہے کہ اِس دِن کو کسی رُوح نے اُس پر ظاہر کیا ہے یا وہ ہمارے کسی خاص پیغام یا خط سے اُسے معلوم ہُوا ہے تو یقین مت کرنا۔ [۳] نہ ہی کسی طرح کسی کے فریب میں آنا کیونکہ وہ دِن نہیں آئے گا جب تک کہ لوگ ایمان سے برگشتہ نہ ہو جائیں اور وہ مردِ گناہ ظاہر نہ ہو جائے جس کا انجام ہلاکت ہے۔ [۴] وہ خُود کو ہر ایک سے خواہ وہ خدا کہلاتا ہو یا کوئی معبود بڑا ٹھہرائے گا اور اُس کی مخالفت کرے گا یہاں تک کہ وہ خدا کے مَقدِس میں بیٹھ کر اپنے خدا ہونے کا اعلان کر دے گا۔

[۵] کیا تمہیں یاد نہیں کہ جب میں تمہارے پاس تھا تو تمہیں یہ باتیں بتایا کرتا تھا؟ [۶] اور تُم جانتے ہو کہ اپنے مُقرّرہ وقت سے پہلے ظاہر ہونے سے اُسے کون سی چیز روکے ہُوئے ہے۔ [۷] کیونکہ بے دینی کی طاقت پوشیدہ طور پر اب بھی اپنا اثر ڈال رہی ہے لیکن ایک روکنے والا ابھی موجود ہے اور جب تک وہ راستہ سے ہٹایا نہ جائے وہ اُسے روکے رہے گا۔ [۸] اُس وقت وہ بے دین ظاہر ہوگا جسے خداوند یسُوؔع اپنی پھُونک سے مار ڈالے گا اور اپنی آمد کی تجلّی سے نیست کر دے گا۔ [۹] یہ بے دین شیطان کی سی قوّت کے ساتھ آئے گا اور ہر طرح کے جھوٹے معجزے، نشان اور عجیب کام دکھائے گا۔ [۱۰] جن سے وہ ہلاک ہونے والوں کو ہر قسم کا فریب دے گا۔ وہ اِس لیے ہلاک ہوں گے کہ اُنہوں نے سچّائی کی کوئی قدر ہی کی، نہ اُسے قبول کیا۔ اگر قبول کرتے تو نجات پاتے۔ [۱۱] اِس سبب سے خدا اُن پر گمراہی کا ایسا اثر ڈالے گا کہ وہ جھوٹ کو سچ تسلیم کرنے لگیں گے۔ [۱۲] اور جو لوگ سچّائی کا یقین نہیں کرتے بلکہ ناراستی کو پسند کرتے ہیں وہ سب سزا پائیں گے۔

ثابت قدم رہو

[۱۳] بھائیو! تُم جو خداوند کے پیارے ہو تمہارے لیے خدا کا شکر کرتے رہنا ہمارا فرض ہے کیونکہ اُس نے تمہیں پہلے ہی سے چُن لیا تھا کہ تُم پاک رُوح سے پاکیزگی حاصل کر کے اور حق پر ایمان لا کر نجات پاؤ۔ [۱۴] جس کے لیے اُس نے تمہیں ہماری خُوشخبری کے ذریعہ بُلایا تاکہ ہمارے خداوند یسُوؔع مسیح کے جلال میں شریک ہو۔ [۱۵] چنانچہ اَے بھائیو! اُس سچّائی پر جو تُم نے ہماری زبانی سُنی یا وہ تمہیں ہمارے خط کے ذریعہ پہنچی ثابت قدم رہو۔

[۱۶] اب ہمارا خداوند یسُوؔع مسیح خُود اور خدا باپ جس نے ہم سے محبّت رکھّی اور اپنے فضل سے ابدی تسلّی اور سچّی اُمید بخشی، [۱۷] تمہارے دِلوں کو اِطمینان عطا فرمائے اور ہر نیک کام اور کلام میں تمہیں مضبوط کرے۔

دعا کی درخواست

۳ غرض اَے بھائیو! ہمارے لیے دعا کرو کہ ہمارے ذریعہ خدا کا کلام جلد پھیل جائے اور جلال پائے جیسا تُم میں ہُوا ہے۔ [۲] اور ہم بُرے اور کج رَو لوگوں سے بچے رہیں کیونکہ سب میں ایمان نہیں ہے۔ [۳] لیکن خداوند سچّا ہے۔ وہ تمہیں مضبوط کرے گا اور شیطانی حملوں سے بچائے رکھّے گا۔ [۴] ہمیں خداوند میں یقین ہے کہ جو حکم ہم نے تمہیں دیئے تھے تُم اُن پر عمل کرتے ہو اور کرتے رہو گے۔ [۵] خداوند تمہارے دِلوں کو ایسی ہدایت کرے کہ تُم خدا کی محبّت اور مسیح کے صبر کا تجربہ کر سکو۔

کاہلی سے بچو

[۶] بھائیو! ہم اپنے خداوند یسُوؔع مسیح کے نام میں تمہیں حکم دیتے ہیں کہ ہر اُس بھائی سے دُور رہو جو کام سے جی چُراتا ہے اور اُس تعلیم کے مطابق نہیں چلتا جو ہم نے دی ہے۔ [۷] تُم آپ جانتے ہو کہ تمہیں کس طرح ہماری مانند چلنا چاہیے۔ کیونکہ جب ہم تمہارے ساتھ تھے تو کاہل نہیں تھے۔ [۸] ہم مُفت کی روٹی نہیں کھاتے تھے بلکہ رات دِن محنت مشقّت کرتے تھے تاکہ تُم میں کسی پر بوجھ نہ بنیں۔ [۹] اِس لیے نہیں کہ ہمارا تُم پر کوئی حق نہ تھا بلکہ اِس لیے کہ ایسا نمونہ بنیں جس پر تُم چل سکو۔ [۱۰] اور جب ہم تمہارے پاس تھے تب بھی ہمارا یہی حکم تھا کہ جو آدمی کام نہیں کرے گا وہ کھانے سے بھی محروم رہے گا۔

[۱۱] ہم نے سُنا ہے کہ تُم میں بعض ایسے بھی ہیں جو محنت سے جی چُراتے ہیں اور وہ خُود تو کچھ کرتے نہیں مگر دُوسروں کے کام میں دخل دیتے ہیں۔ [۱۲] ایسے لوگوں کو ہم خداوند یسُوؔع مسیح کے نام سے حکم دیتے ہیں اور نصیحت کرتے ہیں کہ وہ خاموشی سے اپنا کام کریں اور محنت کی روٹی کھائیں۔ [۱۳] اور تُم اَے بھائیو! نیک کام کرنے میں ہمّت نہ ہارو۔

[۱۴] اگر کوئی ہمارے خط میں لکھّی ہُوئی نصیحت کو نہ مانے تو اُس پر نگاہ رکھّو اور اُس سے ملنا جُلنا چھوڑ دو تاکہ وہ شرمندہ ہو۔ [۱۵] لیکن اُسے دُشمن نہ سمجھو بلکہ بھائی سمجھ کر اُسے نصیحت کرو۔

دعا اور سلام

[16] اب خداوند جو اِطمینان کا سرچشمہ ہے خُود ہی ہر حالت میں تمہیں اِطمینان بخشے۔ خدا تُم سب کے ساتھ ہو!

[17] میں پَولُس اپنے ہاتھ سے سلام لکھتا ہُوں۔ ہر خط میں میرا یہی نشان ہے۔ میں اِسی طرح لکھتا ہُوں۔

[18] ہمارے خداوند یسُوعؔ مسیح کا فضل تُم سب پر ہوتا رہے۔

تیمُتھِیُس کے نام

پَولُس رسُول کا پہلا خط

پیش لفظ

پَولُس رسُول نے یہ خط اپنی زندگی کے آخری ایّام میں تقریباً ۶۴ عیسوی کے درمیان اپنے ایک شاگرد تیمُتھِیُس کو لکھا تھا جسے وہ بیٹے کی طرح پیار کرتا تھا۔ تیمُتھِیُس اُس وقت اِفُسُس میں مقیم تھا اور وہاں کی کلیسیا کا نگہبان تھا۔ وہ پَولُس کے دُوسرے تبلیغی سفر میں اُس کا ساتھی تھا۔

تیمُتھِیُس کا باپ یُونانی تھا لیکن ماں یہوُدی نسل سے تھی۔ پَولُس نے اُسے لکھا کہ وہ اِفُسُس کی کلیسیا میں بعض باطل عقائد کی تعلیم کے خلاف کارروائی کرے۔ اُن دِنوں کلیسیا میں مسیحی رسُوم وعقائد، کلیسیائی نِظام اور مسیحی زندگی کے مختلف پہلوؤں سے متعلق بہت سے سوالات پُوچھے جا رہے تھے۔ لہٰذا پَولُس نے یہ خط لکھ کر بعض سوالات کے جواب دیئے ہیں۔ اِس خط میں کلیسیا میں عہدہ داران کی ماموریت کے سلسلہ میں بھی خصوصی ہدایت دی گئی ہے۔ اور اُن کی نیک کرداری اور مسیحی عقائد سے صحیح واقفیت کی اہمیت بیان کی گئی ہے۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ دعا کرنے کا صحیح طریقہ کیا ہے اور کلیسیا میں عورتوں کا مقام کیا ہے۔

پَولُس رسُول نے تیمُتھِیُس کو دُوسرا خط غالباً ۶۷ عیسوی کے دَوران لکھا تھا۔ اِس خط سے معلوم ہوتا ہے کہ پَولُس کو اپنی نظر بندی سے رہائی کے بعد تیمُتھِیُس کے پاس چلے جانے کی اُمید تھی۔ خط میں بعض اشارے دوستوں کی بے وفائی کی طرف ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ پَولُس کے بعض دوستوں نے ایک ایک کر کے اُس سے ملنا جُلنا بند کر دیا تھا۔ نظر بندی کی زندگی نے اُسے نڈھال کر دیا تھا اور وہ اِس عالمِ فانی سے عالمِ بقا کی طرف کُوچ کرنے کا منتظر تھا۔

پَولُس اپنی نظر بندی سے رہائی پانے کے بعد ایک دو سال تک آزاد رہا لیکن پھر سے گرفتار ہُوا اور شہنشاہِ نیروؔ کے زمانہ میں قتل کر دیا گیا۔

اِن دونوں خطوط سے پَولُس کے مسیحی ایمان کی پختگی، مسیح سے محبّت اور وفاداری اور اُس کی قوّتِ برداشت کا پتا چلتا ہے۔

خط کا آغاز

۱ پَولُس کی طرف سے جو ہمارے مُنجّی خدا اور ہماری اُمید یعنی یسُوعؔ مسیح کے حکم سے اُس کا رسُول مُقرّر کیا گیا۔

[2] تیمُتھِیُس کے نام جو ایمان کے لحاظ سے میرے لیے حقیقی بیٹے کی طرح ہے۔

تجھے خدا باپ اور ہمارے خداوند یسُوعؔ مسیح کی طرف سے فضل، رحم اور سلامتی حاصل ہو!

جھوٹی تعلیم سے خبردار رہنا

[3] جب میں مکدُنیہ جا رہا تھا تو میں نے تجھے نصیحت کی تھی کہ تُو اِفُسُس میں رہ کر جھوٹی تعلیم دینے والوں کو تاکید کر کہ وہ ایسا کرنے سے باز آجائیں۔ [4] اور اُن فرضی داستانوں اور لا اِنتہا نسب ناموں کا لحاظ نہ کریں جن سے جھگڑے پیدا ہوتے ہیں نہ کہ ایمان، جس پر

انتظامِ اِلٰہی مبنی ہے۔ [5] اس حکم سے میرا مقصد یہ ہے کہ میں اُس محبّت کو دیکھ سکوُں جو پاک دِلی، نیک نیّتی اور حقیقی ایمان سے پیدا ہوتی ہے۔ [6] کچھ لوگ اِن سے کنارہ کرکے فضول باتوں کی طرف متوّجہ ہوگئے ہیں۔ [7] وہ شریعت کے اُستاد بننا چاہتے ہیں حالانکہ وہ خُود اپنی ہی باتوں کو نہیں سمجھتے اور نہ ہی اُن مسئلوں کو جن کے جاننے کا وہ بڑے یقین کے ساتھ دعویٰ کرتے ہیں۔

[8] ہم جانتے ہیں کہ شریعت اچھی چیز ہے بشرطیکہ اُسے صحیح طور پر استعمال کیا جائے۔ [9] ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ شریعت راستبازوں کے لیے نہیں بلکہ بے شرع لوگوں، سرکشوں، بیدینوں، گنہگاروں، ناراستوں اور ماں باپ کے قاتلوں اور خُونیوں کیلیے ہے۔ [10] اور اُن کے لیے جو زناکار ہیں، لَونڈے باز ہیں، بُردہ فروشی کرتے ہیں، جھوٹ بولتے ہیں، جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں اور ایسے بہت سے کام کرتے ہیں جو اُس صحیح تعلیم کے خلاف ہیں [11] جو اُس کی پُرجلال خُوشخبری میں پائی جاتی ہے جسے مبارک خدا نے میرے سپُرد کیا ہے۔

خدا کے رحم کے لیے شکرگزاری

[12] میں اپنے خداوند یسُوعؔ مسیح کا شکر ادا کرتا ہُوں جس نے مجھے قوّت دی اور دیانتدار سمجھ کر اپنی خدمت کے لیے مُقرّر کیا۔ [13] حالانکہ میں پہلے کفر بکنے والا، اِیذا رساں اور ایک ظالم آدمی تھا لیکن مجھ پر رحم ہُوا کیونکہ میں نے نادانی اور بے ایمانی کی حالت میں یہ سب کچھ کیا تھا۔ [14] اور ہمارے خداوند کا فضل اُس ایمان اور محبّت کے ساتھ جو مسیح یسُوعؔ میں ہے، مجھ پر بہت زیادہ ہُوا۔

[15] یہ بات سچ اور پُوری طرح قبول کرنے کے لائق ہے کہ مسیح یسُوعؔ گنہگاروں کو نجات دینے کے لیے دُنیا میں آیا، جن میں سب سے بڑا گنہگار میں ہُوں۔ [16] لیکن مجھ پر اِس لیے فضل ہُوا کہ خداوند یسُوعؔ مسیح مجھ ایسے بڑے گنہگار کے ساتھ تحمّل سے پیش آئے تاکہ میں اُن کے لیے نمونہ بن سکوُں جو اُس پر ایمان لاکر ہمیشہ کی زندگی پائیں گے۔ [17] اب ازلی بادشاہ یعنی اُس غیر فانی، نادیدہ واحد خدا کی عزّت اور تمجید ہو اور ہمیشہ تک ہوتی رہے۔ آمین!

[18] میرے بیٹے تیمُتھِیُسؔ! میں تجھے یہ ہدایت دیتا ہُوں کہ تُو اُن پیش گوئیوں کے مطابق جو تیرے بارے میں کی گئی تھیں اچھی لڑائی لڑتا رہ۔ [19] ایمان اور نیک نیّتی کو ہاتھ سے نہ جانے دینا کیونکہ بعض لوگوں نے ایسا ہی کیا اور اُن کے ایمان کا بیڑا غرق ہو گیا۔ [20] اُن میں ہمنیُسؔ اور سکندرؔ بھی ہیں جنہیں میں نے شیطان کے حوالہ کر دیا تاکہ وہ کفر سے باز رہنا سیکھیں۔

جماعتی عبادت

۲ سب سے پہلے میں یہ نصیحت کرتا ہُوں کہ خدا کے حضُور میں درخواستیں، دُعائیں، گزارشیں اور شکرگزاریاں سب کے لیے کی جائیں۔ [2] بادشاہوں اور اُونچے اُونچے مرتبے رکھنے والوں کے لیے اِس غرض سے کہ ہم بڑی دینداری اور پاکیزگی سے امن اور سلامتی کے ساتھ زندگی بسر کر سکیں۔ [3] یہ بات ہمارے نجات دینے والے خدا کے نزدیک خُوب اور پسندیدہ ہے۔ [4] وہ چاہتا ہے کہ سارے اِنسان نجات پائیں اور سچّائی کی پہچان تک پہنچیں۔ [5] کیونکہ خدا ایک ہے اور خدا اور اِنسانوں کے درمیان ایک صُلح کرانے والا بھی موجُود ہے یعنی مسیح یسُوعؔ جو اِنسان ہے۔ [6] جس نے اپنے آپ کو سب کے لیے فِدیہ میں دے دیا تاکہ مُناسب وقت پر اُس کی گواہی دی جائے۔ [7] اِسی مقصد کے لیے مجھے منادی کرنے والا اور رسُول اور غیر یہوُدیوں کو ایمان اور سچّائی کی باتیں سکھانے والا مُقرّر کیا گیا۔ میں جھُوٹ نہیں بولتا، سچ کہہ رہا ہُوں۔

[8] میں چاہتا ہُوں کہ آدمی ہر جگہ غُصّہ اور لڑائی جھگڑے کے بغیر پاک ہاتھوں کو اُوپر اُٹھا کر دعا کیا کریں۔

[9] اِسی طرح عورتوں کو بھی چاہیئے کہ وہ حیادار لباس پہن کر اپنے آپ کو شرم اور پرہیزگاری کے ساتھ سنواریں نہ کہ بال گُوندھنے اور سونے کے زیورات یا موتیوں یا قیمتی لباس سے اپنی آرایش کریں۔ [10] بلکہ وہ اپنے آپ کو نیک کاموں سے آراستہ کریں جیسا کہ خداترس عورتوں کو کرنا مُناسب ہے۔

[11] عورت کو چاہیئے کہ وہ چُپ چاپ پُوری فرمانبرداری کے ساتھ تعلیم پائے۔ [12] میں عورت کو اجازت نہیں دیتا کہ وہ تعلیم دے یا مَرد پر حکم چلائے بلکہ چُپ چاپ رہے [13] کیونکہ آدمؔ پہلے بنایا گیا، بعد میں حوّاؔ [14] اور آدمؔ نے فریب نہیں کھایا بلکہ عورت فریب کھا کر گنہگار ہُوئی۔ [15] لیکن وہ بھی نجات پائے گی کیونکہ وہ اولاد پیدا کرتی ہے۔ بس شرط یہ ہے کہ عورتیں ایمان، محبّت، پاکیزگی اور پرہیزگاری کے ساتھ زندگی گزاریں۔

کلیسیا کے رہنما

۳ یہ بات سچ ہے کہ جو شخص کلیسیا میں نگہبان کا عہدہ چاہتا ہے وہ اچھے کام کی خواہش کرتا ہے [2] لہٰذا نگہبان کو چاہیے کہ وہ بے اِلزام ہو، ایک بیوی کا شوہر ہو، پرہیزگار، شایستہ، با اُصول، مسافر پرور اور تعلیم دینے کے لائق ہو۔ [3] شرابی اور مار پیٹ کرنے والا نہ ہو بلکہ نرم مزاج ہو اور تکرار کرنے والا اور

زَر دوست نہ ہو۔ [۴] وہ اپنے گھر کو اچھّی طرح سنبھالے اور اپنے بچّوں کو بڑی سنجیدگی کے ساتھ قابو میں رکھّے۔ [۵] کیونکہ اگر کوئی اپنے ہی گھر کو سنبھال نہیں سکتا تو وہ خدا کی کلیسیا کی خبر گیری کیسے کرے گا۔ [۶] وہ نَو مُرید نہ ہو کہ مغرور ہو جائے اور اِبلیس کی سی سزا پائے۔ [۷] غیر مسیحیوں میں بھی نیک نام ہو تا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی اُسے ملامت کرے اور وہ اِبلیس کے پھندے میں پھنس جائے۔

[۸] اِسی طرح پاسبانوں کو چاہیے کہ وہ سنجیدہ مزاج ہوں، دو رُخے، شرابی اور روپے پیسے کے لالچی نہ ہوں۔ [۹] ایمان کے بھید کو اپنے پاک دل میں محفوُظ رکھّیں۔ [۱۰] ضروری ہے کہ اُنہیں پہلے خُوب پرکھا جائے، پھر اگر بے اِلزام نکلیں تو پاسبانی کی خدمت اُن کے سپُرد کی جائے۔

[۱۱] اُن کی عورتیں بھی سنجیدہ مزاج ہوں، دُوسروں پر تہمت لگانے والی نہ ہوں بلکہ پرہیز گار اور ہر بات میں ایماندار ہوں۔

[۱۲] پاسبان ایک بیوی والے ہوں اور اپنے بچّوں اور گھروں کو اچھّی طرح سنبھالنے کے قابل ہوں۔ [۱۳] کیونکہ جو پاسبان اچھّی خدمت انجام دیتے ہیں وہ اچھّا مرتبہ پاتے ہیں اور مسیح یسُوعؔ پر اپنے ایمان میں بھی بڑی دلیری حاصل کرتے ہیں۔

[۱۴] میں تیرے پاس جلد ہی آنے کی اُمید کر رہا ہُوں، پھر بھی تجھے یہ باتیں لکھ رہا ہُوں [۱۵] کہ اگر مجھے آنے میں دیر ہو جائے تو تجھے معلوم ہو کہ خدا کے گھر کو، جو زندہ خدا کی کلیسیا، حق کا ستُون اور بُنیاد ہے، کس طرح چلانا چاہیے۔ [۱۶] اِس میں کلام نہیں کہ دینداری کا راز بڑا عظیم ہے یعنی:

جو جسم میں ظاہر ہُوا،
اور رُوح کے وسیلہ صادق ٹھہرا،
اور فرشتوں کو دکھائی دیا،
غیر یہوُدیوں میں اُس کی منادی ہُوئی،
دُنیا میں لوگ اُس پر ایمان لائے،
اور وہ جلال میں اُوپر اُٹھایا گیا۔

چند خصوصی ہدایات

۴ لیکن پاک رُوح صاف طور پر فرماتا ہے کہ آنے والے دِنوں میں بعض لوگ مسیحی ایمان سے مُنہ موڑ کر گُمراہ کرنے والی رُوحوں اور شیاطین کی تعلیمات کی طرف متوجّہ ہونے لگیں گے۔ [۲] یہ باتیں جھُوٹے آدمیوں کی ریاکاری کے باعث ہوں گی جن کا دل گرم لوہے سے داغا گیا ہے۔ [۳] یہ لوگ بیاہ کرنے سے منع کرتے ہیں اور بعض کھانوں سے پرہیز کرنے کا حکم دیتے ہیں جنہیں خدا نے اِس لیے پیدا کیا ہے کہ ایماندار اور سچّائی کو جاننے والے اُنہیں شکرگزاری کے ساتھ کھائیں۔ [۴] کیونکہ ہر چیز جو خدا نے بنائی ہے اچھّی ہے، اُسے حرام نہیں سمجھنا چاہیے بلکہ شکرگزاری کے ساتھ کھا لینا چاہیے۔ [۵] اِس لیے کہ وہ خدا کے کلام اور دعا سے پاک ہو جاتی ہے۔

[۶] اگر تُو بھائیوں کو یہ باتیں یاد دلائے گا تو مسیح یسُوعؔ کا اچھّا خادِم سمجھا جائے گا اور ساتھ ہی اُس ایمان اور اچھّی تعلیم کی باتوں سے پرورش پائے گا جس پر تُو عمل کرتا آیا ہے۔ [۷] اُن فضول قصّوں سے کنارہ کر جو بوڑھی عورتوں کی زبان پر رہتے ہیں بلکہ خداترسی کی زندگی گزارنے کے لیے ریاضت کر۔ [۸] کیونکہ جسمانی ریاضت سے تھوڑا فائدہ تو ہوتا ہے لیکن دینداری سب چیزوں کے لیے فائدہ مند ہوتی ہے اور اس میں نہ صرف موجودہ زندگی کا بلکہ آنے والی زندگی کا وعدہ بھی موجود ہے۔

[۹] یہ بات سچ ہے اور ہر طرح سے قبول کرنے کے لائق ہے۔ [۱۰] ہم سخت محنت کرتے ہیں کیونکہ ہم نے اپنی اُمید اُس زندہ خدا پر لگا رکھّی ہے جو سب اِنسانوں خاص کر ایمانداروں کا مُنجّی ہے۔

[۱۱] یہ باتیں سکھا اور اُن پر عمل کرنے کا حکم دے۔ [۱۲] کوئی بھی تیری جوانی کی حقارت نہ کرنے پائے بلکہ تُو ایمان لانے والوں کے لیے گُفتگو، چال چلن، محبّت، ایمان اور پاکیزگی میں نمونہ بن۔ [۱۳] میرے آنے تک کلام پڑھنے، نصیحت کرنے اور تعلیم دینے میں مشغُول رہ۔ [۱۴] اُس نعمت سے غافل نہ رہنا جو تجھے نبوّت کے ذریعہ اُس وقت ملی تھی جب بزُرگوں کی جماعت نے تجھ پر ہاتھ رکھّے تھے۔ [۱۵] اِن باتوں کو دھیان میں رکھ اور اِن پر پوُری طرح عمل کر تا کہ سب لوگ تجھے ترقّی کرتے دیکھ سکیں۔ [۱۶] اپنے کردار اور اپنی تعلیم پر نظر رکھ۔ اِن باتوں پر عمل کیے جا کیونکہ ایسا کرنے سے تُو اپنی اور اپنے سُننے والوں کی نجات کا باعث ہوگا۔

مسیحیوں کی ذمّہ داریاں

۵ کسی عمر رسیدہ شخص کو بُرا بھلا مت کہہ بلکہ اُسے اپنا باپ سمجھ کر نصیحت دے اور جوانوں کو بھائیوں کی طرح سمجھا۔ [۲] اور بڑی عمر والی عورتوں کو ماں اور جوان عورتوں کو پاکیزگی سے بہن جان کر سمجھا۔

[۳] اُن بیواؤں کو جو سچ مُچ ضرورت مند ہیں مُناسب عزّت دے۔ [۴] اگر کسی بیوہ کے لڑکے یا پوتے ہوں تو اُنہیں چاہیے کہ وہ

اپنے مذہبی فرض کو پہچان کر اپنے بزرگوں کا حق ادا کریں کیونکہ یہ خدا کی نظر میں پسندیدہ ہے۔ [5] جو عورت سچ مُچ بیوہ ہے اور بالکل اکیلی ہے وہ خدا پر بھروسہ رکھتی ہے، رات دِن دعا کرتی ہے اور خدا سے مدد مانگتی ہے۔

[6] لیکن جو بیوہ عیّاشی میں زندگی گزارتی ہے وہ جیتے جی مُردہ ہے۔ [7] اِن باتوں کے بارے میں اُنہیں نصیحت کر تا کہ کوئی اُن پر اُنگلی نہ اُٹھا سکے۔ [8] جو شخص اپنے عزیزوں کی خاص کر اپنے گھر والوں کی خبرگیری نہیں کرتا وہ مُنکرِ ایمان ہے اور بے ایمان سے بھی بدتر ہے۔

[9] کوئی بیوہ اُس وقت تک بیواؤں کی فہرست میں درج نہ کی جائے جب تک وہ ساٹھ برس کی نہ ہو جائے اور لازم ہے کہ وہ ایک ہی شوہر کی بیوی رہی ہو۔ [10] نیک کام کرنے میں مشہور رہو، اُس نے بچّوں کی تربیت کی ہو، پردیسیوں کی مہمان نوازی کی ہو، مُقدّسوں کے پاؤں دھوئے ہوں، مصیبت زدوں کی مدد کی ہو اور ہر نیک کام کرنے میں مشغول رہی ہو۔

[11] مگر جوان بیواؤں کو اُن میں شامل نہ کرنا کیونکہ وہ مسیح کی اطاعت سے مُنہ موڑ کر اپنے نفس کی غُلام ہو جاتی ہیں اور پھر سے بیاہ رچانے کی فکر میں لگ جاتی ہیں۔ [12] اور ملامت کے لائق ٹھہرتی ہیں کیونکہ اُنہوں نے اپنے پہلے عہد کو توڑ دیا۔ [13] اِس کے علاوہ وہ گھر گھر پھرتی ہیں، وہ نہ صرف بیکار رہتی ہیں بلکہ بک بک کرتی رہتی ہیں۔ وہ دُوسروں کے معاملوں میں دخل دیتی ہیں اور ناشایستہ باتیں کہتی ہیں۔ [14] اِس لیے میں جوان بیواؤں کو مشورہ دیتا ہُوں کہ وہ بیاہ کریں، اُن کے اولاد ہو، وہ اپنا گھر بار سنبھالیں اور کسی مخالف کو موقع نہ دیں کہ وہ اُنہیں بدنام کرتا پھرے۔ [15] اصل میں بعض بیوائیں گمراہ ہو کر شیطان کی پیروی کرنے لگی ہیں۔

[16] اگر کسی مسیحی خاتون کے گھر میں بیوائیں ہوں تو وہ اُن کی مدد کرے تا کہ کلیسیا پر اُن کا بوجھ نہ پڑے اور جو واقعی بے سہارا ہیں، کلیسیا اُن کی مدد کر سکے۔

[17] جو بزرگ کلیسیا کا اچھّا انتظام کرتے ہیں خاص کر وہ جو کلام سُناتے ہیں اور تعلیم دیتے ہیں دُگنی عزّت کے مستحق ہیں۔ [18] کیونکہ کتابِ مُقدّس کہتی ہے کہ گاہتے وقت بَیل کا مُنہ نہ باندھنا اور یہ بھی کہ مزدُور اپنی مزدُوری کا حقدار ہے۔ [19] اگر کسی بزرگ کے خلاف دعویٰ کیا جاتا ہے تو اُس دعویٰ کو مت سُن جب تک دو یا تین گواہ موجود نہ ہوں۔ [20] گناہ کرنے والوں کو سب کے سامنے ملامت کرتا کہ دُوسروں کو بھی عبرت ہو۔

[21] میں خدا کو، مسیح یسُوع کو اور برگزیدہ فرشتوں کو گواہ بنا کر تجھے تاکید کرتا ہُوں کہ اِن باتوں پر تعصّب اور طرفداری کے بغیر عمل کیا جائے۔

[22] کسی شخص پر ہاتھ رکھنے میں جلدی نہ کرنا اور نہ دُوسروں کے گناہوں میں شریک ہونا۔ اپنے آپ کو پاک رکھنا۔

[23] آیندہ صرف پانی ہی نہیں بلکہ تھوڑی سی مَے بھی پی لیا کر تا کہ تیرا معدہ ٹھیک رہے اور وہ کمزوریاں دُور ہو جائیں جو تجھے اکثر اوقات پریشان کیے رکھتی ہیں۔

[24] بعض لوگوں کے گناہ اُن کے عدالت میں حاضر ہونے سے پہلے ہی ظاہر ہو جاتے ہیں اور بعض کے بعد میں۔ [25] اِسی طرح نیک کام بھی ظاہر ہو جاتے ہیں مگر بعض نہیں ہوتے لیکن وہ ہمیشہ تک چھپے بھی نہیں رہتے۔

غُلام اور آزاد

۶ جتنے نوکر ابھی تک غُلام ہیں وہ اپنے مالکوں کو بڑی عزّت کے لائق سمجھیں تا کہ کوئی خدا کے نام کی اور ہماری تعلیم کی بُرائی نہ کرے۔ [2] لیکن جن غُلاموں کے مالک مسیحی ہیں وہ اِس خیال سے کہ اب وہ اُن کے بھائی ہیں اُن کی عزّت میں ہرگز کمی نہ آنے دیں بلکہ اُن کی زیادہ خدمت کریں کیونکہ اب اُن کی خدمت سے فائدہ اُٹھانے والے اُن کے بھائی بھی ہیں اور عزیز بھی۔ تُو اِن باتوں کی تعلیم دے اور نصیحت کر۔

دَولت کا لالچ

[3] اگر کوئی ایسی تعلیم دیتا ہے جو ہماری تعلیم سے فرق ہے اور وہ ہمارے خداوند یسُوع مسیح کی صحیح باتوں کو اور اُس تعلیم کو نہیں مانتا جو دینداری کے مطابق ہے [4] تو وہ مغرور ہے اور کُچھ نہیں جانتا۔ اُسے صرف فضُول بحث اور لفظی تکرار کرنے کا شوق ہے جن کا نتیجہ حسَد، جھگڑے، بدگوئی اور بدزبانی ہے۔ [5] اور جن سے اُن لوگوں میں تنازع پیدا ہوتا ہے جن کی عقل بگڑ گئی ہے۔ وہ سچّائی سے محروم ہو گئے ہیں اور دینداری کو نفع کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔

[6] ہاں اگر دینداری قناعت کے ساتھ ہو تو بڑے نفع کا ذریعہ ہے، [7] کیونکہ ہم دُنیا میں نہ تو کچھ لے کر آئے ہیں نہ کچھ اُس میں سے لے جا سکتے ہیں۔ [8] پس اگر ہمارے پاس کھانے پہننے کو ہے تو اُسی پر قناعت کریں۔ [9] جو لوگ دَولتمند ہونا چاہتے ہیں وہ آزمایش میں مبتلا ہو کر بہت سی بیہودہ اور مُضر خواہشوں کے پھندے میں پھنس جاتے ہیں اور تباہی اور ہلاکت کے دریا میں غرق ہو جاتے ہیں۔ [10] کیونکہ زَر دوستی ہر قسم کی بُرائی کی جڑ ہے اور بعض لوگوں

نے دولت کے لالچ میں آ کر اپنا ایمان کھو دیا اور طرح طرح کے غموں سے اپنے آپ کو چھلنی کر لیا۔

کچھ اور ہدایات

[11] مگر اَے مردِ خدا! تُو اِن باتوں سے بھاگ اور راستبازی، دینداری، محبّت، صبر اور حِلم کا طالب ہو۔ [12] ایمان کی اچھّی کُشتی لڑ، ہمیشہ کی زندگی پر قبضہ کر لے جس کے لیے تُو بُلایا گیا تھا اور تُو نے بہت سے گواہوں کے رُوبرُو اچھّا اِقرار کیا تھا۔ [13] میں اُس خدا کو جو سب کو زندگی دیتا ہے اور اُس مسیح یسُوع کو جس نے پُنطیُس پیلاطُس کے سامنے اچھّی شہادت دی گواہ بنا کر تجھے تاکید کرتا ہُوں [14] کہ جو حکم تجھے دیا گیا ہے اُسے بے داغ اور بے اِلزام رکھ جب تک کہ ہمارا خداوند یسُوع مسیح ظاہر نہ ہو۔ [15] خدا جو مبارک ہے، واحد حاکم ہے، بادشاہوں کا بادشاہ ہے، خداوندوں کا خداوند ہے۔ وہی خداوند مسیح کے ظہُور کو مناسب وقت پر عمل میں لائے گا۔ [16] فقط وہی غیر فانی ہے اور وہ اُس نُور میں رہتا ہے جس تک کوئی نہیں پہنچ سکتا۔ اُسے کسی نے نہیں دیکھا اور نہ دیکھ سکتا ہے۔ اُس کی عزّت اور سلطنت ہمیشہ تک قائم رہے۔ آمین۔

[17] اِس موجودہ جہان کے دَولتمندوں کو حکم دے کہ وہ مغرُور نہ ہوں اور دَولت ایسی ناپائدار چیز پر نہیں بلکہ خدا پر اُمید رکھّیں جو ہمیں سب چیزیں کثرت سے دیتا ہے تاکہ ہم مزہ سے زندگی گزاریں۔ [18] اُنہیں حکم دے کہ وہ نیکی کریں اور نیک کاموں کے لحاظ سے دَولتمند بنیں، ہمیشہ سخی ہوں اور دُوسروں کی مدد کرنے پر آمادہ رہیں۔ [19] اِس طرح وہ اپنے لیے ایسا خزانہ جمع کریں گے جو آیندہ زندگی میں بھی قائم رہے گا اور وہ حقیقی زندگی پر قبضہ کر سکیں گے۔

[20] اَے تیمُتھِیُس، اِس امانت کو جو تیرے سپُرد کی گئی ہے حفاظت سے رکھ اور جس چیز کو علم کہنا ہی غلط ہے اُس پر توجّہ نہ کر کیونکہ اُس میں بیہوُدہ باتیں اور اِختلافات پائے جاتے ہیں۔ [21] بعض لوگ ایسے علم کی خاطر اپنے ایمان سے برگشتہ ہو گئے ہیں۔

تُم پر خدا کا فضل ہوتا رہے۔

تیمُتھِیُس کے نام
پَولُس رسُول کا دُوسرا خط

خط کا آغاز

۱ پَولُس کی طرف سے جو مسیح یسُوع میں وعدہ کی ہُوئی زندگی کے مطابق خدا کی مرضی سے یسُوع مسیح کا رسُول ہے، [2] پیارے بیٹے تیمُتھِیُس کے نام:

فضل، رحم اور سلامتی خدا باپ اور ہمارے خداوند یسُوع مسیح کی طرف سے تجھ پر ہو۔

شکر گزاری اور حوصلہ افزائی

[3] میں جس خدا کی عبادت صاف دلی سے کرتا ہُوں، جس طرح میرے باپ دادا کیا کرتے تھے، اُسی کا شکر ادا کرتا ہُوں اور تجھے رات دِن اپنی دعاؤں میں یاد کرتا ہُوں۔ [4] تیرے آنسو مجھے یاد ہیں اِس لیے میں تجھ سے ملنے کا آرزومند ہُوں تاکہ تجھ سے مل کر خُوش ہو سکوُں۔ [5] مجھے تیرا وہ سچّا ایمان یاد آتا ہے جو پہلے تیری نانی لوئِس اور تیری ماں یُونیکے کا تھا اور مجھے یقین ہے کہ وہی ایمان تیرا بھی ہے [6] یہی وجہ ہے کہ میں تجھے یاد دلاتا ہُوں کہ خدا کی اُس نعمت کو چمکا دے جو میرے ہاتھ رکھنے سے تجھے حاصل ہُوئی ہے۔ [7] کیونکہ خدا نے ہمیں بُزدلی کی رُوح نہیں دی بلکہ قوّت، محبّت اور نفس پر قابو رکھنے کی رُوح دی ہے۔

[8] پس تُو ہمارے خداوند کی گواہی دینے سے اور مجھ سے جو اُس کا قیدی ہُوں شرم نہ کر بلکہ جیسے میں خُوشخبری کی خاطر دُکھ اُٹھاتا ہُوں تُو بھی خدا کی قدرت پر بھروسہ کر کے دُکھ اُٹھا۔ [9] کیونکہ اُس نے ہمیں نجات دی ہے اور پاک زندگی کے لیے بُلایا ہے۔ یہ ہمارے اعمال کے سبب سے نہیں تھا بلکہ اُس کے اپنے خاص مقصد اور فضل کے سبب سے تھا۔ اور یہ فضل ہم پر مسیح یسُوع میں ازل ہی سے ہو گیا تھا۔ [10] مگر اب وہ ہمارے مُنجی یسُوع مسیح کی آمد سے

ظاہر ہُوا ہے جس نے مَوت کا زور توڑ دیا اور خُوشخبری کے ذریعہ سے حیات اور بقا کو صاف روشن کر دیا۔ [11] اِسی خُوشخبری کے لیے خدا نے مجھے منادی، رسُول اور اُستاد مُقرّر کیا۔ [12] یہی وجہ ہے کہ میں دُکھ اُٹھانے سے نہیں شرماتا کیونکہ جس پر میں نے بھروسہ کیا ہے میں اُسے جانتا ہُوں اور مجھے یقین ہے کہ وہ میری امانت کی عدالت کے دِن تک حفاظت کر سکتا ہے۔

[13] اب تُو اُن صحیح باتوں کو جو تُو نے مجھ سے سُنیں مسیح یسُوع میں اپنے ایمان اور اپنی محبّت کے باعث اپنے لیے ایک نمونہ بنائے رکھ۔ [14] اور پاک رُوح کی مدد سے جو ہم میں بسا ہُوا ہے اُس امانت کو سنبھال کر رکھ جو تیرے سپُرد کی گئی ہے۔

[15] تُو جانتا ہے کہ آسیہ کے صوبہ میں سب لوگوں نے مجھے چھوڑ دیا۔ اُن میں فُوگلُس اور ہرمُگِنیس بھی ہیں۔

[16] اُنیسفُرس کے گھرانے پر خدا کی رحمت ہو کیونکہ اُس نے کئی دفعہ مجھے تازہ دم کیا اور میری قید کی زنجیروں سے شرمندہ نہ ہُوا۔ [17] بلکہ جب وہ رُوم میں آیا تو بہت کوشش سے مجھے ڈھُونڈ کر مجھ سے ملا۔ [18] خداوند عدالت کے دِن اُس پر رحم کرے! تجھے خُوب معلوم ہے کہ اُس نے اِفِسُس میں میرے لیے کیا کیا خدمتیں انجام دیں۔

یسُوع مسیح کا اچھّا سپاہی

۲ پس اَے میرے فرزند! تُو اُس فضل کی بدولت جو مسیح یسُوع میں تجھ پر ہُوا ہے مضبوط بن [2] اور جو باتیں تُو نے مجھ سے بہت سے گواہوں کی موجودگی میں سُنی ہیں اُنہیں ایسے دیانتدار لوگوں کے سپُرد کر جو اوروں کو بھی سکھانے کے قابل ہوں [3] مسیح یسُوع کے اچھّے سپاہی کی طرح دُکھ سہنے میں میرا شریک ہو۔ [4] سپاہی کا فرض انجام دینے والا کوئی آدمی اپنے آپ کو غیر فوجی معاملوں میں نہیں پھنساتا کیونکہ وہ اپنے بھرتی کرنے والے کو خُوش کرنا چاہتا ہے۔ [5] اُسی طرح اگر کوئی پہلوان مُقرّرہ قاعدوں کے مطابق مقابلہ نہیں کرتا تو وہ جیت کا سہرا نہیں پاتا۔ [6] جو کسان سخت محنت کرتا ہے پہلے اُسی کو پیداوار کا حِصّہ ملنا چاہئے۔ [7] اِن باتوں پر جو میں کہتا ہُوں غور کر کیونکہ خداوند تجھے اِن سب باتوں کی سمجھ عطا کرے گا۔

[8] یسُوع مسیح کو یاد رکھ جو داؤد کی نسل سے ہے۔ وہ مُردوں میں سے جی اُٹھا۔ یہی وہ خُوشخبری ہے جو میں سُناتا ہُوں۔ [9] اِسی خُوشخبری کے لیے میں مُجرم کی طرح زنجیروں سے جکڑا ہُوا ہُوں۔ لیکن خدا کا کلام کسی زنجیر سے جکڑا ہُوا نہیں ہے۔ [10] چنانچہ میں اُن کی خاطر جنہیں خدا نے چُنا ہے دُکھ اُٹھاتا ہُوں تاکہ وہ بھی اُس نجات کو جو مسیح یسُوع کے ذریعہ ملتی ہے ابدی جلال سمیت حاصل کریں۔

[11] یہ بات سچ ہے کہ

جب ہم اُس کے ساتھ مر گئے،
تو اُس کے ساتھ جئیں گے بھی۔
[12] اگر ہم دُکھ اُٹھائیں گے،
تو اُس کے ساتھ بادشاہی بھی کریں گے۔
اگر ہم اُس کا اِنکار کریں گے،
تو وہ بھی ہمارا اِنکار کرے گا؛
[13] اگر ہم بےوفا ہو جائیں گے،
تو بھی وہ وفادار رہے گا،
کیونکہ وہ خُود اپنا اِنکار نہیں کر سکتا۔

خدا کا مقبُول کارِندہ

[14] یہ باتیں لوگوں کو یاد دلا اور خداوند کو حاضر جان کر اُنہیں تاکید کر کہ وہ لفظی تکرار نہ کریں کیونکہ اِس سے کچھ حاصل نہیں ہوتا بلکہ سُننے والے برباد ہو جاتے ہیں۔ [15] کوشش کر کہ تُو خدا کے سامنے اُس کا ایک مقبُول کام کرنے والا ٹھہرے جسے شرمندہ نہ ہونا پڑے اور جو سچّائی کے کلام کو دُرستی سے کام میں لاتا ہو۔ [16] بیہُودہ بکواس سے بچ کیونکہ اِس سے لوگوں میں اور بھی زیادہ بےدینی پھیل جاتی ہے۔ [17] اور اُن کا کلام سَرطان کی طرح پھیلنے لگتا ہے۔ ہمنیُس اور فِلیتُس ایسے ہی لوگوں میں سے ہیں [18] جو یہ کہتے ہیں کہ قیامت ہو چُکی ہے اور یوں وہ حق سے گمراہ ہو کر بعض لوگوں کا ایمان بگاڑ رہے ہیں۔ [19] تو بھی خدا کی مضبوط بنیاد قائم رہتی ہے اور اُس پر اِن الفاظ کی مُہر لگی ہُوئی ہے: ”خداوند اپنوں کو پہچانتا ہے“ اور ”جو کوئی خداوند کا نام لیتا ہے وہ بدی سے بچا رہے۔“

[20] ایک بڑے گھر میں نہ صرف سونے چاندی کے برتن ہوتے ہیں بلکہ لکڑی اور مٹّی کے بھی ہوتے ہیں، بعض خاص خاص موقعوں کے لیے اور بعض روزانہ استعمال کے لیے۔ [21] پس اگر کوئی اپنے آپ کو اِن بیہُودہ باتوں سے پاک صاف رکھّے گا تو وہ مخصوص برتن بنے گا، مُقدّس ہوگا، اپنے مالک کے کام آئے گا اور ہر نیک کام کے لیے تیّار ہوگا۔

[22] جوانی کی بُری خواہشوں سے بھاگ۔ جو لوگ پاک دل

سے خداوند سے دعا کرتے ہیں اُن کے ساتھ مل کر راستبازی، ایمان، محبّت اور صلح کا طالب ہو۔ [23] بیوقوفی اور نادانی والی بحثوں سے الگ رہ کیونکہ تُو جانتا ہے کہ اِن سے جھگڑے پیدا ہوتے ہیں۔ [24] اور خداوند کے بندے کو جھگڑا نہیں کرنا چاہئے بلکہ وہ سب کے ساتھ نرمی سے پیش آئے، سب کو لائق طور پر تعلیم دے اور سب کی برداشت کرے۔ [25] اپنے مخالفوں کو حلیمی سے سمجھائے۔ ممکن ہے کہ خدا اُنہیں توبہ کی توفیق دے اور وہ حق کو پہچانیں، [26] ہوش میں آئیں اور شیطان کے پھندے سے چھوٹ کر خدا کی مرضی کے تابع ہو جائیں۔

آخری زمانہ

۳ لیکن یاد رہے کہ آخری زمانہ میں بُرے دِن آئیں گے [2] لوگ خُود غرض، زَر دوست، شیخی باز، مغرور، بدگو، ماں باپ کے نافرمان، ناشکرے، ناپاک، [3] محبّت سے خالی، بے رحم، بدنام کرنے والے، بے ضبط، تُندمزاج، نیکی کے دشمن، [4] دغاباز، بے حیا، گھمنڈی، خدا کی نسبت عیش وعشرت کو زیادہ پسند کرنے والے ہوں گے۔ [5] وہ دینداروں کی سی وضع تو رکھّیں گے لیکن زندگی میں دینداری کا کوئی اثر قبول نہیں کریں گے۔ ایسوں سے دُور ہی رہنا۔

[6] اِن میں بعض ایسے بھی ہیں جو گھروں میں دبے پاؤں گھُس آتے ہیں اور نکمّی اور چھچھوری عورتوں کو اپنے بس میں کر لیتے ہیں جو گناہوں میں دبی ہوتی ہیں اور ہر طرح کی بُری خواہشوں کا شکار بنی رہتی ہیں۔ [7] یہ عورتیں سیکھنے کی کوشش تو کرتی ہیں لیکن کبھی اِس قابل نہیں ہوتیں کہ حقیقت کو پہچان سکیں۔ [8] جس طرح ینیسؔ اور یمبریسؔ نے مُوسیٰؔ کی مخالفت کی تھی اُسی طرح یہ لوگ بھی حق کی مخالفت کرتے ہیں۔ اُن کی عقل بگڑی ہُوئی ہے اور یہ ایمان کے اعتبار سے نامقبُول ہیں۔ [9] لیکن یہ زیادہ کامیاب نہ ہوسکیں گے کیونکہ اِن کی نادانی سب آدمیوں پر ظاہر ہو جائے گی جیسے ینیسؔ اور یمبریسؔ کی ہُوئی تھی۔

تیمُتھِیُسؔ کو پَولُسؔ کی تاکید

[10] لیکن تُو میری تعلیم، چال چلن اور زندگی کے مقصد سے خُوب واقف ہے۔ تُو میرے ایمان، تحمُّل، محبّت اور میرے صبر کو جانتا ہے۔ [11] تجھے معلوم ہے کہ مجھے کس طرح ستایا گیا اور میں نے کیا کیا دُکھ اُٹھائے یعنی وہ دُکھ جو انطاکیہ، اِکُنیمؔ اور لُسترہ میں مجھ پر آپڑے تھے۔ مگر خداوند نے مجھے اُن سب سے رہائی بخشی۔ [12] دراصل جتنے لوگ مسیح یسُوعؔ میں دیندار زندگی گزارنا چاہتے ہیں وہ سب ستائے جائیں گے۔ [13] اور بدکار، دھوکہ باز لوگ فریب دیتے دیتے اور فریب کھاتے کھاتے بگڑتے چلے جائیں گے۔ [14] لیکن تُو اِن باتوں پر قائم رہ جو تُو نے سیکھی ہیں اور جن کا تجھے پُورا یقین ہے کیونکہ تُو اِن باتوں کے سیکھنے والوں کو جانتا ہے۔ [15] اور کس طرح تُو بچپن سے اُن مُقدّس کتابوں سے واقف ہے جو تجھے مسیح یسُوعؔ پر ایمان لاکر نجات حاصل کرنے کا عرفان بخشتی ہیں۔ [16] ہر صحیفہ جو خدا کے الہام سے ہے وہ تعلیم دینے، تنبیہ کرنے، سُدھارنے اور راستبازی میں تربیّت دینے کے لیے مفید ہے۔ [17] تاکہ خدا کا بندہ اِس لائق بنے کہ ہر نیک کام کرنے کے لیے تیّار ہو جائے۔

مزید تاکید

۴ میں خدا کو اور مسیح یسُوعؔ کو جو زِندوں اور مُردوں کی عدالت کرے گا گواہ بنا کر اور اُس کے بادشاہی کرنے کے لیے اُس کے ظاہر ہونے کی یاد دلا کر تجھے تاکید کرتا ہُوں [2] کہ کلام کی منادی کر، وقت بے وقت تیّار رہ، بڑے صبر اور تعلیم کے ساتھ لوگوں کو سمجھا، ملامت اور نصیحت کر۔ [3] کیونکہ ایسا وقت آرہا ہے کہ لوگ صحیح تعلیم کی برداشت نہیں کریں گے بلکہ اپنی خواہشوں کے مطابق بہت سے اُستاد بنالیں گے تاکہ وہ وہی کچھ بتائیں جو اُن کے کانوں کو بھلا معلوم ہو۔ [4] وہ سچّائی کی طرف سے کان بند کرلیں گے اور کہانیوں کی طرف توجّہ دینے لگیں گے۔ [5] مگر تُو ہر حالت میں ہوشیار رہ، دُکھ اُٹھا، مُبشّر کا کام انجام دے اور اپنی خدمت کو پُورا کر۔

[6] کیونکہ اب میں قُربانی کی مَے کی طرح اُنڈیلا جارہا ہُوں اور میرے کُوچ کا وقت آ گیا ہے۔ [7] میں اچھّی کُشتی لڑ چُکا۔ میں نے دَوڑ کو ختم کر لیا ہے اور اپنے ایمان کو محفوظ رکھا ہے۔ [8] اب راستبازی کا وہ تاج میرے لیے رکھا ہُوا ہے جو عادل اور مُنصف خدا مجھے جزا کے دِن عطا فرمائے گا۔ اور نہ صِرف مجھے بلکہ اُن سب کو بھی جو بڑے شوق سے اُس کے آنے کی راہ دیکھتے ہیں۔

شخصی ہدایات

[9] میرے پاس جلد پہنچنے کی کوشش کر [10] کیونکہ دیماسؔ نے دُنیا کی محبّت میں پھنس کر مجھے چھوڑ دیا اور تھِسّلُنیکےؔ چلا گیا اور کریسکِنسؔ نے گلتیہؔ اور طِطُسؔ نے دلماتیہ کی راہ لی۔ [11] صِرف لُوقاؔ میرے پاس ہے۔ تُو مَرقُسؔ کو ساتھ لے کر جا کیونکہ وہ اِس خدمت میں میرے بڑے کام کا ہے۔ [12] تخِکسؔ کو میں نے اِفسُسؔ بھیج دیا ہے۔ [13] جب تُو آئے تو وہ چوغہ جو میں ترواسؔ میں کرپُسؔ کے یہاں چھوڑ آیا ہُوں اور وہ کتابیں بھی جو کھال پر لکھّی ہُوئی ہیں،

اپنے ساتھ لے آنا۔
[۱۴] سکندر ٹھٹھیرے نے میرے ساتھ بہت بُرائیاں کیں۔ خداوند اُسے اُس کے کاموں کا بدلہ دے گا۔ [۱۵] تُو اُس سے خبردار رہنا کیونکہ اُس نے ہماری باتوں کی سخت مخالفت کی تھی۔
[۱۶] عدالت میں میری پہلی پیشی کے وقت کسی نے میرا ساتھ نہیں دیا بلکہ سب نے مجھے چھوڑ دیا۔ کاش خدا اُن سے اُس کا جواب طلب نہ کرے! [۱۷] مگر خداوند میرا مددگار رہا۔ اُس نے مجھے طاقت دی تاکہ میرے ذریعہ اُس کا کلام پُوری طرح سُنایا جائے اور سب غیر یہُودی اُسے سُن سکیں۔ ساتھ ہی میں شیر کے مُنہ سے بھی چھُڑایا گیا۔ [۱۸] خداوند مجھے ہر بڑے حملہ سے بچائے گا اور سلامتی کے ساتھ اپنی آسمانی بادشاہی میں پہنچائے گا۔ اُس کی تعریف ہمیشہ تک ہوتی رہے۔ آمین۔

سلام و دعا

[۱۹] پرِسکہ اور اکوِلہ سے اور اُنیسِفُرس کے خاندان سے سلام کہنا۔ [۲۰] اراسطس کُرنتھُس میں رُک گیا اور تُرفُمس کو میں نے میلیتُس میں چھوڑ دیا کیونکہ وہ بیمار تھا۔ [۲۱] سردی کے موسم سے پہلے میرے پاس پہنچ جانے کی کوشش کرنا۔ یُوبُولُس، پُودینس، لینُس، کلودیہ اور سب مسیحی بھائی تجھے سلام کہتے ہیں۔
[۲۲] خداوند تیری رُوح کے ساتھ رہے۔ تُم پر اُس کا فضل ہوتا رہے۔

طِطُس کے نام
پَولُس رسُول کا خط

پیش لفظ

پَولُس رسُول نے یہ خط اپنے ہم خدمت طِطُس کو ۶۵ عیسوی کے دَوران لکھا تھا۔ طِطُس اُس وقت جزیرہ کریتے میں مقیم تھا۔ کریتے کے لوگ اپنی بداخلاقی کی وجہ سے بڑے بدنام تھے۔ پَولُس نے وہاں کلیسیا قائم کی تھی اور طِطُس کو اُس کا نگہبان مُقرّر کیا تھا۔ طِطُس ایک خُوش اخلاق مسیحی جوان تھا اور پَولُس کا بڑا وفادار ساتھی تھا۔ پَولُس اُسے بہت چاہتا تھا اور اُس پر بڑا بھروسا کرتا تھا۔
کلیسیا کو مسیحی تعلیم کی بڑی ضرورت تھی۔ لہٰذا پَولُس نے خط بھیج کر طِطُس کو ہدایت کی کہ وہ کلیسیا کو مضبوط بنائے اور اُس کے لیے پاسبان مُقرّر کرے۔ پاسبانوں کو جن صِفات کا حامل ہونا چاہیئے اُن کا ذکر اِس خط میں موجود ہے۔ اِس خط میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ایک سچّے مسیحی کو گناہ آلودہ ماحول میں کس طرح زندگی بسر کرنا چاہیئے اور لوگوں کو محض پند و نصیحت ہی سے نہیں بلکہ نیک کردار سے بھی جیتنے کی کوشش کرنا چاہیئے۔

خط کا آغاز

۱ پَولُس کی طرف سے جو خدا کا خادِم اور یسُوعؔ مسیح کا رسُول ہے۔ مجھے اِس مقصد کے لیے اِس غرض سے چُنا گیا کہ میں خدا کے چُنے ہُوئے لوگوں میں ایمان اور سچّائی کی پہچان پیدا کروں کیونکہ دینداری کے لیے اِس کی بڑی ضرورت ہے۔ [۲] اور جس کی بنیاد ہمیشہ کی زندگی کی اُمید پر قائم ہے۔ جس کا وعدہ خدا نے جو جھُوٹ نہیں بولتا ابتدائے زمانہ سے پیشتر ہی کر دیا تھا۔ [۳] پھر خدا نے اپنے مُقرّرہ وقت پر اپنے کلام کے ذریعہ اُسے ظاہر کیا۔ یہ کلام میرے سپُرد کیا گیا اور میں ہمارے مُنجّی خدا کے حُکم سے اُس کی منادی کرتا ہُوں۔
[۴] طِطُس کے نام جو مسیحی ایمان کے رُو سے میرا حقیقی بیٹا ہے۔
تجھے خدا باپ اور ہمارے مُنجّی مسیح یسُوعؔ کی طرف سے فضل اور اِطمینان حاصل ہوتا رہے۔

کریتےؔ میں طِطُسؔ کی خدمت

[5] میں نے تجھے کریتے میں اِس لیے چھوڑا تھا کہ جو کام وہاں ادھورا رہ گیا تھا تُو اُسے پُورا کر سکے اور ہر شہر میں پاسبان مُقرّر کرے جیسا کہ میں نے تجھے حُکم دیا تھا۔ [6] ہر پاسبان بے اِلزام ہو، ایک بیوی والا ہو، اُس کے بچّے ایمان والے ہوں اور آوارہ اور نافرمان ہونے کے اِلزام سے پاک ہوں۔ [7] ہر نگہبان کو بھی خدا کی طرف سے مختار ہونے کے باعث بے اِلزام ہونا چاہئے۔ وہ خُود رائے اور گرم مزاج نہ ہو، شرابی اور جھگڑالو نہ ہو، نہ ہی ناجائز نفع کا لالچی ہو۔ [8] بلکہ مسافر پرور، خیر دوست، سنجیدہ، مُنصِف مزاج، پاک اور اپنے نفس پر قابو رکھنے والا ہو۔ [9] جو کلام اُسے سکھایا گیا ہے وہ اُس کی سچّائی پر پُورا ایمان رکھتا ہو تا کہ وہ صحیح تعلیم سے دُوسروں کو نصیحت دے سکے اور مخالفوں کو بھی قائل کر سکے۔

[10] اِس کی وجہ یہ ہے کہ بہت سے لوگ خاص طور پر وہ جو ختنہ کرانے پر زور دیتے ہیں، بڑے سَرکش، فضوُل باتیں کہنے والے اور دغاباز ہیں۔ [11] ایسے لوگوں کا مُنہ بند کرنا ضروری ہے، اِس لیے کہ یہ ناجائز نفع کی خاطر نامُناسب باتیں سِکھا کر گھر کے گھر تباہ کر دیتے ہیں۔ [12] اُن کے نبیوں میں سے ایک نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ کریتی لوگ ہمیشہ جھوُٹے، مُوذی درندے، کاہل اور پیٹو ہوتے ہیں۔ [13] یہ گواہی سچّی ہے۔ لہٰذا تُو اُنہیں سختی سے ملامت کیا کر تا کہ اُن کا ایمان درست ہو جائے۔ [14] وہ یہوُدیوں کی کہانیوں اور ایسے آدمیوں کے احکام کی طرف متوجّہ نہ ہوں جو سچّائی سے مُنہ موڑ لیتے ہیں۔ [15] جو خُود پاک ہیں اُن کے لیے سب چیزیں پاک ہیں لیکن نجِس اور بے ایمان لوگوں کے لیے کوئی چیز پاک نہیں کیونکہ اُن کی عقل اور ضمیر دونوں ناپاک ہیں۔ [16] وہ خدا کی پہچان کا دعویٰ تو کرتے ہیں لیکن اپنے کاموں سے اُس کا اِنکار کرتے ہیں۔ وہ قابلِ نفرت ہیں، نافرمان ہیں اور کوئی نیک کام کرنے کے لائق نہیں۔

صحیح تعلیم

۲ لیکن تُو وہ باتیں بیان کر جو صحیح تعلیم کے مطابق ہوں۔ [2] بزرگوں کو سکھا کہ وہ پرہیزگار، سنجیدہ اور سمجھدار ہوں اور صحیح ایمان، صبر اور محبّت سے کام کریں۔

[3] اِسی طرح بزرگ عورتوں کو سکھا کہ وہ بھی پاکیزہ زندگی بسر کریں اور اِلزام تراشی سے دُور رہیں اور شراب نوشی میں مبتلا نہ ہوں بلکہ نیک باتوں کی تعلیم دینے والی ہوں [4] تا کہ جوان عورتوں کو سِکھا سکیں کہ وہ اپنے شوہروں اور بچّوں کو پیار کریں، [5] سمجھدار، پاکدامن، گھر کا کام کاج کرنے والی اور مہربان ہوں اور اپنے شوہروں کی اطاعت کریں تا کہ خدا کے کلام کی بدنامی نہ ہو۔

[6] اِسی طرح نوجوانوں کو بھی نصیحت کر کہ وہ سمجھدار بنیں۔ [7] تُو بھی سب باتوں میں نیک کرداری کا نمونہ بن اور صاف دلی اور سنجیدگی سے تعلیم دے [8] تا کہ جو کچھ تُو سکھائے وہ ایسا صحیح کلام ہو کہ کوئی حرف گیری نہ کر سکے اور کوئی مخالف ہم پر عیب لگانے کا موقع نہ پا سکے بلکہ شرمندہ ہو کر رہ جائے۔

[9] غُلاموں کو سکھا کہ اپنے مالکوں کے تابع رہیں۔ اُن کے ہر حکم کی تعمیل کریں اور کبھی اُلٹ کر جواب نہ دیں۔ [10] خیانت نہ کریں بلکہ پوُری دیانتداری سے کام کریں تا کہ اُن کے سارے کام ہمارے مُنجّی خدا کی تعلیم کی زینت کا باعث ہو سکیں۔

[11] کیونکہ خدا کا وہ فضل جو سارے اِنسانوں کی نجات کا باعث ہے ظاہر ہو چُکا ہے۔ [12] وہ فضل ہمیں تربیت دیتا ہے کہ ہم بے دینی اور دُنیوی خواہشوں کو چھوڑ کر اِس دُنیا میں پرہیزگاری، صداقت اور دینداری کے ساتھ زندگی گزاریں۔ [13] اور اُس مبارک اُمید یعنی اپنے عظیم خدا اور مُنجّی یسُوعؔ مسیح کے جلالی ظہور کے مُنتظر رہیں، [14] جس نے اپنے آپ کو ہماری خاطر دے دیا تا کہ ہمارا فدیہ ہو کر ہمیں ہر طرح کی بے دینی سے چھُڑا لے اور ہمیں پاک کر کے اپنے لیے ایک ایسی اُمّت بنا لے جو نیک کام کرنے میں سرگرم رہے۔

[15] تُو یہ باتیں سکھا اور پوُرے اختیار کے ساتھ تنبیہ کر اور نصیحت بھی دیتا رہ۔ کوئی شخص تیری حقارت نہ کرنے پائے۔

مسیحی کردار

۳ لوگوں کو یاد دلا کہ وہ حاکموں اور اختیار رکھنے والوں کے تابع رہیں، اُن کا حکم مانیں اور ہر نیک کام کو انجام دینے کے لیے تیّار رہیں۔ [2] کسی کی بدگوئی نہ کریں، جھگڑالو نہ ہوں بلکہ نرم مزاج ہوں اور سب لوگوں کے ساتھ بڑی فروتنی سے پیش آئیں۔

[3] ہم بھی کسی وقت نادان، نافرمان اور گمراہ تھے۔ ہر طرح کی خواہشوں اور عیّاشیوں کی غُلامی میں تھے۔ کینہ اور حسد میں زندگی گزارتے تھے۔ لوگ ہم سے نفرت کرتے تھے اور ہم اُن سے۔ [4] لیکن جب ہمارے مُنجّی خدا کی رحمت اور محبّت ظاہر ہوُئی [5] تو اُس نے ہمیں نجات دی۔ یہ ہمارے نیک کاموں کا پھل نہیں تھا بلکہ اُس کا فضل تھا۔ اُس نے ہمیں نئی پیدایش کا غُسل دے کر اپنے پاک رُوح کے ذریعہ نیا بنا دیا۔ [6] جسے اُس نے ہمارے مُنجّی یسُوعؔ مسیح کی معرفت ہم پر بڑی کثرت سے نازل فرمایا [7] تا کہ ہم

اُس کے فضل کی بدولت راستباز گنے جائیں اور ہمیشہ کی زندگی کے وارث ہوں جس کے ہم اُمیدوار ہیں۔ [۸] یہ بات سچ ہے اور میں چاہتا ہُوں کہ تُو اِن باتوں کا بڑے یقین کے ساتھ اعلان کرے تاکہ خدا پر ایمان لانے والے نیک کاموں میں مشغُول رہنے کی سوچیں۔ یہ باتیں اچھّی اور اِنسانوں کے لیے مفید ہیں۔

[۹] لیکن احمقانہ حُجّتوں، نسب ناموں اور شرعی تنازعوں اور بحثوں سے دُور رہیں کیونکہ یہ فضول ہیں اور اِن سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ [۱۰] جو آدمی بِدعتی ہو اُسے ایک دو بار نصیحت کرنے کے بعد اُس سے کنارہ کرلے۔ [۱۱] یقین رکھ کہ ایسا آدمی گمراہ ہے اور اگرچہ وہ اپنے کاموں سے خُود ہی مُجرم ٹھہرتا ہے پھر بھی گناہ کرتا رہتا ہے۔

آخری ہدایت

[۱۲] جب میں ارتماؔس اور تُخکُسؔ کو تیرے پاس بھیجوں تو نیکُپلُسؔ میں میرے پاس آنے کی پُوری کوشش کرنا کیونکہ میں نے اِرادہ کیا ہے کہ سردی کا موسم وہیں گزاروں۔ [۱۳] زیناسؔ کو جو شریعت کا عالم ہے اور اُپلّوسؔ کو روانہ کرنے کی کوشش کرنا اور یہ بھی دیکھنا کہ اُنہیں کسی چیز کی ضرورت نہ رہے۔ [۱۴] اور ہمارے لوگ بھی اچھّے کاموں میں لگے رہنا سیکھیں تاکہ روزمرّہ کی ضرورتوں کو پُورا کرسکیں اور فضول زندگی نہ گزاریں۔

[۱۵] میرے سب ساتھی تجھے سلام کہتے ہیں۔ جو ایمان کے رُو سے ہمیں عزیز رکھتے ہیں اُنہیں ہمارا سلام کہنا۔
تُم سب پر فضل ہوتا رہے۔

فِلیموُنؔ کے نام پَولُسؔ رسُول کا خط

پیش لفظ

پَولُسؔ رسُول نے یہ خط فِلیموُنؔ کو غالبًا رُومؔ سے ۶۰ یا ۶۱ عیسوی کے دَوران بھیجا تھا۔ فِلیموُنؔ ایک مالدار آدمی تھا اور مسیح پر ایمان لا چُکا تھا۔ اُس کا ایک غُلام اُنیسِمُسؔ بھاگ کر رُوم چلا گیا تھا جہاں وہ پَولُسؔ کی منادی سُن کر مسیح پر ایمان لے آیا تھا۔ پَولُسؔ کو اُنیسِمُسؔ کے حالات معلوم ہُوئے تو اُس نے اُسے اپنے آقا کے پاس لَوٹ جانے پر راضی کرلیا اور اُسی کے ہاتھ یہ مختصر سا خط فِلیموُنؔ کو بھیجا اور اُس سے درخواست کی کہ اب وہ اُنیسِمُسؔ کو غُلام کی بجائے مسیحی بھائی کا درجہ دے کر قبُول کرلے اور اُس کی غلطیوں کو معاف کردے۔ اُس زمانہ میں اگر کوئی غُلام فرار ہو جانے کے بعد پکڑا جاتا تھا تو وہ واجبُ القتل سمجھا جاتا تھا۔ پَولُسؔ رسُول نے یہ خط لکھ کر آقا اور غُلام کے اِمتیاز کو مِٹا دینے کی تعلیم دی۔ پَولُسؔ کا ایمان تھا کہ اِنجیل کا پیغام رفتہ رفتہ غُلامی کی رسم کا خاتمہ کردے گا۔

خط کا آغاز

[۱] پَولُسؔ کی طرف سے جو مسیح یسُوعؔ کی خاطر قید میں ہے اور بھائی تیمُتھِیُسؔ کی طرف سے،

فِلیموُنؔ کے نام جو ہمارا عزیز ہمخدمت ہے، [۲] اور بہن افِیّہ کے، ارخِپُّسؔ کے جو ہمارے ساتھ مسیح کا سپاہی ہے اور فِلیموُنؔ کی گھر کی کلیسیا کے نام:

[۳] ہمارے خدا باپ اور خداوند یسُوعؔ مسیح کی طرف سے تمہیں فضل اور اِطمینان حاصل ہوتا رہے۔

دعا اور شکرگزاری

[۴] میں ہمیشہ تجھے اپنی دعاؤں میں یاد کرتا ہُوں اور اپنے خدا کا شکر ادا کرتا ہُوں۔ [۵] کیونکہ میں سُنتا ہُوں کہ تُو خدا کے سب لوگوں کے لیے محبّت رکھتا ہے اور تیرا ایمان خداوند یسُوعؔ پر ہے۔

۶ کاش کہ تیرے ایمان کی شراکت ایسی مؤثر ہو کہ ہمیں مسیح کی طرف سے ملنے والی ہر برکت کا پُورا علم ہو جائے۔ ۷ اَے بھائی! مجھے تیری محبّت سے بہت خُوشی اور تسلّی ہُوئی ہے کیونکہ تُو نے مُقدسوں کے دِلوں کو تازہ کیا ہے۔

اُنیسمُس کے لیے پَولُس کی درخواست

۸ اگرچہ مسیح میں ہوتے ہُوئے مجھے اِس قدر دلیری ہے کہ تجھے حُکم دُوں ۹ لیکن اب میں پَولُس بوڑھا ہو گیا ہُوں اور اِس وقت مسیح یسُوع کی خاطر قیدی ہُوں۔ ۱۰ لہٰذا میں اُنیسمُس کے بارے میں اِلتماس کرتا ہُوں جو میرے قید میں ہوتے ہُوئے مسیح پر ایمان لانے سے گویا میرا بیٹا بن گیا ہے۔ ۱۱ ایک وقت تھا کہ وہ تیرے کسی کام کا نہ تھا لیکن اب وہ میرے اور تیرے دونوں کے کام کا ہے۔

۱۲ اب میں اُسے گویا اپنے لختِ جگر کو تیرے پاس واپس بھیج رہا ہُوں۔ ۱۳ میں چاہتا تو یہ تھا کہ اُسے اپنے ہی پاس رکھّوں تاکہ وہ ایسے وقت جب کہ میں خُوشخبری سُنانے کے باعث قید میں ہُوں تیری طرف سے میری خدمت کرے۔ ۱۴ لیکن تیری رضامندی کے بغیر میں تجھے مدد کے لیے مجبور نہیں کرنا چاہتا۔ اِس لیے چاہتا ہُوں کہ تُو اپنی خُوشی سے یہ کام کرے۔ ۱۵ شاید اُنیسمُس تجھ سے تھوڑی دیر کے واسطے اِس لیے جُدا رہا کہ بعد میں ہمیشہ تیری خدمت میں رہے۔ ۱۶ غُلام کی طرح نہیں بلکہ غُلام سے بڑھ کر ایک بھائی کی طرح رہے جو مجھے اور مجھ سے زیادہ تجھے عزیز ہو نہ صرف جسمانی طور پر بلکہ خداوند میں بھائی کے طور پر۔

۱۷ پس اگر تُو مجھے اپنا رفیق سمجھتا ہے تو اُسے بھی میری طرح قبُول کرنا ۱۸ اور اگر اُس نے تیرا کچھ نقصان کیا ہے یا اُس پر تیرا کچھ آتا ہے تو اُسے میرے نام لکھ لینا۔ ۱۹ میں پَولُس اپنے ہاتھ سے لکھتا ہُوں کہ تجھے ادا کر دُوں گا۔ یہ لکھنے کی کوئی ضرورت نہیں کہ تجھ پر میرا کچھ قرض ہے اور وہ تُو خُود ہے۔ ۲۰ بھائی! خداوند کی خاطر مجھ پر یہ مہربانی کرنا اور مسیح میں میرے دل کو تازگی دینا۔ ۲۱ تیری فرمانبرداری پر یقین کر کے تجھے لکھ رہا ہُوں۔ میں جانتا ہُوں کہ جو کچھ تجھے کرنے کو کہہ رہا ہُوں تُو اُس سے بھی زیادہ کرے گا۔

۲۲ اِس کے علاوہ میرے قیام کے لیے جگہ تیار رکھنا کیونکہ مجھے اُمید ہے کہ تُم لوگوں کی دعاؤں کے جواب میں خدا مجھے قید سے چھُڑا کر تمہارے درمیان لے آئے گا۔

سلام و دعا

۲۳ اِپفراس جو مسیح یسُوع کی خاطر میرے ساتھ قید ہے تجھے سلام کہتا ہے ۲۴ اور مرقُس، ارسترخُس، دیماس اور لُوقا جو میرے ہمخدمت ہیں تجھے سلام کہتے ہیں۔

۲۵ ہمارے خداوند یسُوع مسیح کا فضل تمہاری رُوح پر ہوتا رہے۔ آمین۔

عِبرانیوں کے نام

ایک خط

پیش لفظ

اِس خط کے راقم کا نام معلوم نہیں۔ بعض اِسے پَولُس سے منسوب کرتے ہیں لیکن اِس کا طرزِ بیان پَولُس کا سا نہیں ہے۔ بہر حال اِتنا ضرور کہا جا سکتا ہے کہ یہ ۶۰ تا ۷۰ عیسوی کے دَوران لکھا گیا۔ یہ اُن مسیحیوں کے نام ہے جو یہُودی نسل سے تھے اور یرُوشلیم میں واقع ہیکل کو بڑی اہمیت دیتے تھے۔ اُن کے نزدیک یہُودی مذہب کی ساری رسمیں جن کا تعلق اُس ہیکل سے تھا راستبازی کے لیے ضروری سمجھی جاتی تھیں اور وہ اُنہیں بجا لانا اپنا فرض سمجھتے تھے۔ اُن میں سے بہت سے لوگ مسیحی ہونے کے بعد بھی یرُوشلیم جا کر اِن مذہبی رسموں پر عمل کرنا ضروری سمجھتے تھے۔ یہ خط ایسے ہی یہُودی مسیحیوں کو لکھا گیا ہے۔

خط کے راقم نے بتایا ہے کہ مسیح کی اِنجیل نے یہوُدی رسم ورواج اور شریعت کی اندھا دھُند تقلید کی بجائے ایک پاک صاف مسیحی زندگی بسر کرنے کی ہدایت کی ہے اور جو کوئی خداوند مسیح کو اپنا نجات دہندہ مان کر اُس پر سچّے دل سے ایمان لے آتا ہے وہ خدا کے فضل کی بدولت شریعت کی غُلامی سے چھُوٹ جاتا ہے اور یہ کہ خداوند یسُوع مسیح نے اپنی آمد اور صلیب پر اپنا خُون بہانے کے ذریعہ اِنسان کو گناہ اور ہر طرح کی غُلامی سے آزاد کر دیا ہے۔

پہلی صدی عیسوی کے یہوُدی نژاد مسیحی اِس کشمکش میں مبتلا تھے کہ اُنہیں نجات پانے کے لیے یہوُدی مذہب کی کون کون سی باتیں ماننا ضروری ہیں اور کیا غیر یہوُدی مسیحیوں کو یہوُدی شریعت اور رسم و رواج پر عمل کرنا ضروری ہے یا نہیں؟ اِن باتوں کا جواب اِس خط میں قدرے تفصیل کے ساتھ دیا گیا ہے۔

اِبنِ خدا کی فضِیلت

۱ گزرے ہوئے زمانہ میں خدا نے ہمارے آباواجداد سے کئی موقعوں پر مختلف طریقوں سے نبیوں کی معرفت کلام کر کے [۲] اِن آخری دِنوں میں ہم سے اپنے بیٹے کی معرفت کلام کیا، جسے اُس نے سب چیزوں کا وارث مُقرّر کیا اور جس کے وسیلہ سے اُس نے کَون ومکان کو پیدا کیا۔ [۳] وہ خدا کے جلال کا عکس اور اُس کے جوہر کا عین نقش ہو کر اپنے قدرت والے کلام سے سب چیزوں کو سنبھالتا ہے۔ وہ ہمیں گناہوں سے پاک کر دینے کے بعد آسمان پر خدا کی دائیں طرف جا بیٹھا [۴] اور فرشتوں سے اُتنا ہی بزرگ تر ہُوا جتنا افضل نام خدا نے اُسے میراث کے طور پر دیا تھا۔

[۵] کیونکہ فرشتوں میں سے اُس نے کب کسی سے کہا،

تُو میرا بیٹا ہے؛
آج تُو مجھ سے پیدا ہُوا؟

اور پھر یہ کہ

میں اُس کا باپ ہُوں،
اور وہ میرا بیٹا ہوگا؟

[۶] اور پھر جب وہ اپنے پہلوٹھے کو دُنیا میں لاتا ہے تو کہتا ہے،

خدا کے سب فرشتے اُسے سجدہ کریں۔

[۷] اور فرشتوں کے بارے میں فرماتا ہے، کہ

وہ اپنے فرشتوں کو ہوائیں،
اور اپنے خادموں کو آگ کے شعلے بناتا ہے۔

[۸] مگر بیٹے کے بارے میں کہتا ہے،

اَے خدا تیرا تخت ابدالآباد تک قائم رہے گا،
تیری بادشاہی کا عصا راستی کا عصا ہے۔
[۹] تُو نے راستبازی سے محبّت
اور شرارت سے نفرت رکھّی؛
اِس لیے خدا یعنی تیرے خدا نے شادمانی کے تیل سے
تیرے ساتھیوں کی بہ نسبت تجھے زیادہ مسح کیا۔

[۱۰] وہ یہ بھی کہتا ہے،

اَے خداوند! تُو نے ابتدا میں زمین کی بنیاد رکھّی،
اور آسمان تیرے ہاتھوں کی کاریگری ہے۔
[۱۱] وہ نیست ہو جائیں گے مگر تُو باقی رہے گا؛
وہ سب پوشاک کی مانند پُرانے ہو جائیں گے۔
[۱۲] تُو اُنہیں چادر کی طرح لپیٹے گا؛
اور وہ پوشاک کی طرح بدل دیئے جائیں گے۔
لیکن تُو نہیں بدلتا،
اور تیری زندگی کبھی ختم نہ ہوگی۔

[۱۳] لیکن خدا نے فرشتوں میں سے کسی کے بارے میں کب کہا ہے کہ،

تُو میری دائیں طرف بیٹھ،
جب تک میں تیرے دشمنوں کو
تیرے پاؤں کی چوکی نہ بنا دُوں؟

[۱۴] کیا وہ تمام فرشتے خدمت کرنے والی رُوحیں نہیں جو نجات پانے والوں کی خدمت کے لیے بھیجی جاتی ہیں؟

اِتنی بڑی نجات

۲ چنانچہ جو باتیں ہم نے سُنیں اُن پر ہمیں اور بھی دل لگا کر غور کرنا چاہئے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم بہہ کر اُن سے دُور چلے جائیں۔ [۲] کیونکہ جو کلام فرشتوں کی معرفت سُنایا گیا تھا جب وہ لازمی قرار دیا گیا اور اُس کی ہر خلاف ورزی اور نافرمانی کی مناسب سزا ملی، [۳] تو اِتنی بڑی نجات سے غافل رہ کر ہم کیسے بچ سکیں گے؟ کیونکہ اِس نجات کا بیان پہلے خداوند نے خُود کیا اور جنہوں نے اِسے سُنا اُنہوں نے اُس کی سچّائی ہم پر ثابت کر دی۔ [۴] ساتھ ہی خدا اپنی مرضی کے مطابق، نشانوں، حیرت انگیز کاموں، طرح طرح کے معجزوں اور پاک رُوح کی نعمتوں کے ذریعہ خود بھی گواہی دیتا ہے۔

نجات کا بانی

[۵] اصل میں جس آنے والے جہان کا ہم ذکر کر رہے ہیں اُس پر خدا نے فرشتوں کو حاکم مُقرّر نہیں کیا [۶] بلکہ کسی نے کہیں یہ کہا ہے:

اِنسان کیا چیز ہے جو تُو اُس کا خیال کرے،
یا اُس کی اولاد کیا ہے کہ تُو اُس کی خبر گیری کرے؟
[۷] تُو نے اُسے فرشتوں سے کچھ کمتر بنایا؛
اور شان وشوکت کا تاج اُسے پہنایا
[۸] تو نے ہر چیز اُس کے قدموں کے نیچے کر دی۔

جب سب کچھ انسان کے تابع کر دیا گیا ہے تو اِس سے یہ ظاہر ہے کہ خدا نے کوئی چیز باقی نہ چھوڑی جو اُس کے تابع نہ کی گئی ہو۔ مگر ہم اب تک ساری چیزیں اُس کے تابع نہیں دیکھتے۔ [۹] البتّہ ہم یسُوعؔ کو دیکھتے ہیں جسے فرشتوں سے کچھ ہی کمتر کیا گیا تا کہ وہ خدا کے فضل سے ہر اِنسان کے لیے اپنی جان دے اور چونکہ یسُوعؔ نے مَوت کا دُکھ سہا اِس لیے اُسے جلال اور عزّت کا تاج پہنایا گیا۔

[۱۰] جو تمام چیزوں کو بناتا اور اُنہیں سنبھالتا ہے اُس خدا کو یہ پسند آیا کہ جب وہ بہت سے فرزندوں کو جلال میں داخل کرے تو اُن کی نجات کے بانی یسُوعؔ کو دُکھوں کے ذریعہ کامل کر لے۔ [۱۱] کیونکہ پاک کرنے والے اور پاک ہونے والوں کا باپ ایک ہی ہے اِس لیے وہ اُنہیں بھائی کہنے سے نہیں شرماتا۔ [۱۲] چنانچہ وہ فرماتا ہے،

میں اپنے بھائیوں میں تیرے نام کا بیان کرُوں گا؛
اور کلیسیا میں تیری تعریف کے گیت گاؤں گا۔

[۱۳] اور پھر یہ کہ

میں اُس پر توکّل کرُوں گا۔

اور پھر یہ کہ

دیکھ، میں اُن فرزندوں کے ساتھ ہُوں جنہیں خدا نے مجھے دیا ہے۔

[۱۴] جس طرح یہ فرزند خُون اور گوشت والے اِنسان ہیں وہ خُود بھی اُن کی مانند خُون اور گوشت والا اِنسان بنا تا کہ اپنی مَوت کے وسیلہ سے مَوت کے مالک یعنی اِبلیس کو تباہ کر دے۔ [۱۵] اور اُنہیں جو عمر بھر مَوت کے ڈر سے غُلامی میں گرفتار رہے چھُڑا لے۔ [۱۶] حقیقت تو یہ ہے کہ وہ فرشتوں کا نہیں بلکہ ابرہامؔ کی نسل کا ساتھ دیتا ہے۔ [۱۷] یہی وجہ ہے کہ یسُوعؔ کو ہر لحاظ سے اپنے بھائیوں کی مانند بننا لازم ٹھہرا تا کہ وہ خدا کی خدمت کرنے کے سلسلہ میں ایک رحمدل اور دیانتدار سردار کاہن بنے اور اُن کے گناہوں کا کفّارہ ادا کرے۔ [۱۸] اور چونکہ یسُوعؔ نے خُود آزمایش کا سامنا کیا اِس لیے وہ اُن کی بھی مدد کر سکتا ہے جو آزمایش کا سامنا کرتے ہیں۔

مسیح کی فوقیت

۳ لہٰذا اَے میرے پاک بھائیو! تُم جو آسمانی دعوت میں شریک ہو، اُس بڑے کاہن یسُوعؔ پر غور کرو جو ہمارے لیے بھیجا گیا جس کا ہم اقرار کرتے ہیں۔ [۲] جس طرح مُوسیٰؔ خدا کے سارے گھر میں دیانتدار تھا اُسی طرح وہ اپنے مُقرّر کرنے والے کے حق میں دیانتدار تھا۔ [۳] لیکن گھر کا بنانے والا گھر کی نسبت زیادہ عزّت کے لائق سمجھا جاتا ہے۔ اُسی طرح یسُوعؔ بھی مُوسیٰؔ سے زیادہ عزّت کے لائق سمجھا گیا۔ [۴] چنانچہ ہر گھر کا کوئی نہ کوئی بنانے والا ضرور ہوتا ہے مگر سب چیزوں کا بنانے والا خدا ہے۔ [۵] مُوسیٰؔ تو خادِم ہونے کی حیثیت سے خدا کے سارے گھر میں دیانتدار رہا تا کہ اُن باتوں کی گواہی دے جو آیندہ واقع ہونے کو تھیں۔ [۶] لیکن مسیح بیٹا ہونے کی حیثیت سے خدا کے گھر کا مُختار ہے اور اُس کا گھر ہم لوگ ہیں۔ بشرطیکہ ہم اُس دلیری اور اُمید کو مضبوطی سے قائم رکھّیں جس پر ہم فخر کرتے ہیں۔

خدا سے دُور ہو جانے کا انجام

۷ پس پاک رُوح کے حکم کے مطابق:

اگر آج تُم اُس کی آواز سُنو،
۸ تو اپنے دلوں کو سخت نہ کرو
جس طرح بیابان میں آزمایش کے وقت،
سرکشی کر کے کیا تھا،
۹ وہاں تمہارے باپ دادا نے مجھے آزمایا اور میرا امتحان لینا چاہا
حالانکہ چالیس برس تک وہ میرے کام دیکھتے رہے۔
۱۰ لہٰذا میں اُس پُشت سے ناراض ہُوا،
اور میں نے کہا کہ اِن کے دل ہمیشہ گمراہ ہوتے رہتے ہیں،
اور وہ میری راہوں سے ناواقف رہے ہیں۔
۱۱ چنانچہ میں نے اپنے غضب میں قسم کھائی،
کہ یہ اُس جگہ داخل نہ ہونے پائیں گے
جہاں میں نے اُنہیں آرام دینے کا وعدہ کیا تھا۔

۱۲ بھائیو، خبردار! تُم میں سے کسی کا دل ایسا بُرا اور بے ایمان نہ ہو کہ وہ زندہ خدا سے پھر جائے۔ ۱۳ مگر ہر روز جب تک آج کا دِن آج کہلاتا ہے، ایک دُوسرے کو نصیحت کرتے رہو تا کہ تُم میں سے کوئی شخص بھی گناہ کے فریب میں آ کر سخت دل نہ ہو جائے۔ ۱۴ کیونکہ ہم مسیح میں شریک ہو چُکے ہیں، مگر لازم ہے کہ جو بھروسا ہم شروع میں کرتے رہے اُس پر آخر تک مضبوطی سے قائم رہیں۔ ۱۵ جیسا کہ کہا گیا:

اگر آج تُم اُس کی آواز سُنو،
تو اپنے دلوں کو سخت نہ کرو
جس طرح سرکشی کے وقت بیابان میں کیا تھا۔

۱۶ وہ کون تھے جنہوں نے خدا کی آواز سُن کر بھی سرکشی کی؟ کیا وہ سب وہی نہیں تھے جو مُوسیٰ کی رہنمائی میں مِصر سے باہر نکلے تھے؟ ۱۷ اور وہ کون تھے جن سے خدا چالیس برس تک ناراض رہا؟ کیا اُن لوگوں سے نہیں جنہوں نے گناہ کیا اور اُن کی لاشیں بیابان میں پڑی رہ گئیں؟ ۱۸ اور جن کے بارے میں خدا نے قسم کھا کر کہا کہ وہ اُس جگہ داخل نہ ہونے پائیں گے جہاں میں نے اُنہیں آرام دینے کا وعدہ کیا تھا، کیا وہ نہیں جنہوں نے نافرمانی کی تھی؟ ۱۹ پس ہم دیکھتے ہیں کہ وہ ایمان نہ لانے کی وجہ سے وہاں داخل نہ ہو سکے۔

سبَت کے دِن کا آرام

۴ پس جب خدا کا یہ وعدہ کہ ہم اُس کے آرام میں داخل ہو سکتے ہیں، آج تک باقی ہے تو ہمیں خبردار رہنا چاہئے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تُم میں سے کوئی اُس میں داخل ہونے سے محروم رہ جائے۔ ۲ جس طرح اُن لوگوں نے خُوشخبری سُنی اُسی طرح ہم نے بھی خُوشخبری سُنی، لیکن جو پیغام اُنہوں نے سُنا وہ اُن کے لیے بے فائدہ ثابت ہُوا کیونکہ اُنہوں نے اُسے ایمان کے ساتھ نہیں سُنا تھا۔ ۳ اور ہم، جنہوں نے ایمان لا کر اُس پیغام کو سُنا ہے، خدا کے آرام میں داخل ہوتے ہیں جس طرح اُس نے کہا:

میں نے اپنے غضب میں قسم کھائی کہ
یہ اُس جگہ داخل نہ ہونے پائیں گے۔
جہاں میں نے اُنہیں آرام دینے کا وعدہ کیا تھا۔

حالانکہ دُنیا کے بنائے جانے کے بعد اُس کے کام پُورے ہو چُکے تھے، ۴ اُس نے ساتویں دِن کے بارے میں کہیں یوں فرمایا ہے: خدا نے اپنے سب کاموں سے فارغ ہو کر ساتویں دِن آرام کیا۔ ۵ اور پھر اُسی مقام پر وہ کہتا ہے، یہ اُس جگہ داخل نہ ہونے پائیں گے جہاں میں نے اُنہیں آرام دینے کا وعدہ کیا تھا۔
۶ وہ جنہوں نے شروع میں یہ خُوشخبری سُنی وہ اپنی نافرمانی کی وجہ سے داخل نہ ہو سکے مگر بعض ابھی بھی داخل ہو سکتے ہیں ۷ اور یہی وجہ ہے کہ خدا پھر ایک دِن مُقرّر کرتا ہے جو ''آج کا دِن'' کہلاتا ہے اور بہت مُدّت کے بعد وہ داؤد کی کتاب میں کہتا ہے جیسا پہلے ذکر ہو چُکا ہے کہ:

اگر آج تُم اُس کی آواز سُنو
تو اپنے دلوں کو سخت نہ کرو۔

۸ اور اگر یشُوع نے اُنہیں آرام دیا ہوتا تو خدا اُس کے بعد ایک اور دِن کا ذکر نہ کرتا۔ ۹ لہٰذا خدا کے لوگوں کے لیے سبَت کا آرام باقی ہے۔ ۱۰ کیونکہ جو کوئی خدا کے آرام میں داخل ہوتا ہے وہ خدا کی طرح اپنے کاموں کو پُورا کر کے آرام کرتا ہے۔ ۱۱ لہٰذا آؤ! ہم اُس آرام میں داخل ہونے کی کوشش کریں تا کہ کوئی شخص اُن کی طرح نافرمانی کر کے گر نہ پڑے۔

۱۲ کیونکہ خدا کا کلام زندہ اور مؤثر ہے، وہ ہر دو دھاری تلوار سے زیادہ تیز ہے یہاں تک کہ جان اور رُوح اور بند بند اور گُودے گُودے کو چیرتا ہُوا گزر جاتا ہے اور دل کے خیالوں اور اِرادوں کو جانچتا ہے۔ ۱۳ کائنات کی کوئی شَے خدا کی نظر سے پوشیدہ نہیں ہے اور جس کے حضور میں ہم لوگوں کو جواب دینا ہے اُس کی نگاہ میں ہر چیز کھُلی اور بے پردہ ہے۔

۱۴ پس جب ہمارا ایک عظیم سردار کاہن ہے جو آسمانوں سے گزر گیا یعنی خدا کا بیٹا یسُوعؔ تو آؤ ہم اپنے ایمان پر قائم رہیں۔ ۱۵ کیونکہ ہمارا سردار کاہن ایسا نہیں جو ہماری کمزوریوں میں ہمارا ہمدرد نہ ہو سکے بلکہ وہ سب باتوں میں ہماری طرح آزمایا گیا مگر بے گناہ رہا۔ ۱۶ لہٰذا ہم خدا کے فضل کے تخت کے پاس دلیری سے چلیں تاکہ وہ ہم پر رحم کرے اور ہم اُس فضل کو حاصل کریں جو ضرورت کے وقت ہمارے کام آئے۔

یسُوعؔ کی کہانت کی عظمت

۵ کیونکہ ہر سردار کاہن آدمیوں میں سے چُنا جاتا ہے تاکہ وہ خدا سے تعلق رکھنے والی باتوں میں لوگوں کی نمایندگی کرے یعنی نذریں اور گناہوں کی قربانیاں پیش کرے۔ ۲ اور وہ نادانوں اور گمراہوں سے نرمی کے ساتھ پیش آ سکتا ہے کیونکہ وہ خُود بھی کمزوری میں مبتلا ہوتا ہے۔ ۳ یہی وجہ ہے کہ لوگوں کے گناہوں کے ساتھ ساتھ اُسے اپنے گناہوں کی خاطر بھی قُربانیاں پیش کرنی پڑتی ہیں۔

۴ کوئی شخص یہ اعزاز اپنے آپ حاصل نہیں کرتا جب تک کہ وہ ہارونؔ کی طرح خدا کی طرف بُلایا نہ جائے۔ ۵ اِسی طرح مسیح نے بھی سردار کاہن ہونے کا اعزاز خُود ہی اپنے آپ کو نہیں دیا بلکہ خدا نے اُس سے کہا:

تُو میرا بیٹا ہے؛
آج تُو مجھ سے پیدا ہُوا۔

۶ چنانچہ وہ ایک دُوسرے مقام پر بھی کہتا ہے،

تُو مَلِکِ صدقؔ کے طریقہ کا،
ابد تک کاہن ہے۔

۷ یسُوعؔ نے ایک بشر کی حیثیت سے زندگی گزارنے کے دِنوں میں پُکار پُکار کر اور آنسُو بہا بہا کر خدا سے دعائیں اور اِلتجائیں کیں جو اُسے مَوت سے بچا سکتا تھا اور اُس کی خدا ترسی کی وجہ سے اُس کی سُنی گئی۔ ۸ اور بیٹا ہونے کے باوجود اُس نے دُکھ اُٹھا اُٹھا کر فرمانبرداری سیکھی ۹ اور اُس میں کمال تک پہنچ کر اُن سب کے لیے نجات کا باعث ہُوا جو اُس کی فرمانبرداری کرتے ہیں۔ ۱۰ اور اُسے خدا کی طرف سے مَلِکِ صدقؔ کے طریقہ کے سردار کاہن کا خطاب دیا گیا۔

ایمان میں کمزوری کے خلاف تنبیہ

۱۱ اِس بارے میں ہمیں بہت کچھ کہنا ہے لیکن تمہیں سمجھانا مشکل ہے اِس لیے کہ تُم اُونچا سُننے لگے ہو۔ ۱۲ دراصل اب تک تو تمہیں اُستاد ہو جانا چاہیئے تھا لیکن اب ضرورت تو اِس بات کی ہے کہ کوئی شخص خدا کے کلام کی ابتدائی باتیں تمہیں پھر سے سکھائے۔ سخت غِذا کی بجائے تمہیں تو دودھ پینے کی ضرورت پڑ گئی ہے۔ ۱۳ اور جو دودھ پیتا ہے وہ تو بچّہ ہوتا ہے۔ اُسے راستبازی کے کلام کا تجربہ ہی نہیں ہوتا۔ ۱۴ مگر سخت غِذا تو بالغوں کے لیے ہوتی ہے جو اپنے تجربہ کی وجہ سے اِس قابل ہو گئے ہیں کہ نیکی اور بدی میں امتیاز کر سکیں۔

کمال کی طرف قدم بڑھانا

۶ چنانچہ آؤ! مسیح کے بارے میں ابتدائی تعلیم کی باتیں چھوڑ کر کمال کی طرف قدم بڑھائیں اور ایسی ابتدائی تعلیم کو پھر سے شروع کرنے کی کوشش نہ کریں۔ مثلاً مَوت کی طرف لے جانے والے کاموں سے توبہ کرنا، خدا پر ایمان رکھنا، ۲ مختلف بپتسموں کو ماننا، مخصوص کرنے کے لیے سَر پر ہاتھ رکھنا، مُردوں کی قیامت اور ابدی عدالت۔ ۳ اگر خدا نے چاہا تو ہم اِن باتوں سے آگے کی تعلیم کی طرف قدم بڑھائیں گے۔

۴ اگر وہ لوگ جن کے دل نُورِ الٰہی سے روشن ہو چُکے ہیں اور جو آسمانی بخشش کا مزہ چکھ چُکے ہیں، جو پاک رُوح پا چُکے ہیں، ۵ جو خدا کے عمدہ کلام اور آنے والی دُنیا کی قوّتوں کا ذائقہ لے چُکے ہیں ۶ اپنے ایمان سے برگشتہ ہو جائیں تو اُنہیں پھر سے توبہ کی طرف مائل کرنا ممکن نہیں کیونکہ وہ خدا کے بیٹے کو اپنی اِس حرکت سے دوبارہ صلیب پر لٹکا کر اُس کی علانیہ بے عزّتی کرتے ہیں۔

۷ جو زمین بارش سے متواتر سیراب ہوتی رہتی ہے وہ کاشتکاروں کو اچھّی فصل دیتی ہے اور خدا کی طرف سے برکت پاتی ہے ۸ اگر وہ زمین کانٹے اور جھاڑ جھنکاڑ اُگاتی رہے تو کسی کام کی نہیں۔ اُسے جلد ہی لعنتی سمجھ کر جلا دیا جاتا ہے۔

[9] عزیزو! اگرچہ ہم ایسی باتیں کہتے ہیں پھر بھی ہمیں پُورا یقین ہے کہ تُم اِن سے بہتر اور نجات والی باتوں کے حقدار ہو۔ [10] اِس لیے کہ خدا بے اِنصاف نہیں جو تمہارے کام اور اُس محبّت کو بھول جائے جو تُم نے اُس کی خاطر اُس کے لوگوں کی خدمت کرنے سے ظاہر کی اور اب بھی کر رہے ہو۔ [11] ہم بڑے آرزومند ہیں کہ تُم میں سے ہر ایک اِسی طرح کوشش کرتا رہے تاکہ تمہاری اُمید پُوری ہو سکے۔ [12] ہمیں تمہارا سُست ہو جانا منظور نہیں بلکہ ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ تُم اُن لوگوں کی مانند بنو جو اپنے ایمان اور صبر کے باعث خدا کی وعدہ کی ہُوئی برکتوں کے وارث ہوتے ہیں۔

خدا کا پکّا وعدہ

[13] جب خدا نے ابرہام سے وعدہ کیا تو قسم کھا کر کیا۔ لیکن چونکہ خدا سے کوئی برتر نہیں اِس لیے اُس نے اپنا ہی نام لے کر قسم کھائی [14] اور کہا: "میں تجھے یقیناً برکت بخشوں گا اور تیری اولاد کو بہت بڑھاؤں گا۔" [15] اِس طرح صبر کے ساتھ انتظار کر کے ابرہام نے وعدہ کی ہُوئی برکت حاصل کی۔

[16] آدمی تو اپنے سے بڑے کی قسم کھاتے ہیں اور اِس طرح قسم کھانے سے ہر بات پکّی ہو جاتی ہے اور کسی حیل و حُجّت کی گنجایش باقی نہیں رہتی۔ [17] لہٰذا جب خدا نے چاہا کہ اُن لوگوں کو جن سے اُس نے وعدہ کیا ہے پُورا یقین ہو جائے کہ وہ اپنے وعدہ سے پھر نہیں جائے گا تو اُس نے قسم کھا کر اِس امر کی تصدیق کی۔ [18] چنانچہ خدا کا وعدہ اور خدا کی قسم دو ایسی چیزیں ہیں جو لاتبدیل ہیں اور اِن کے بارے میں خدا کا جھوٹ بولنا ممکن نہیں۔ اِس لیے ہم جو دَوڑ کر اُس کی پناہ میں آ چکے ہیں بڑے حوصلہ سے اُس اُمید کو جو ہمارے سامنے ہے اپنے قبضہ میں لا سکتے ہیں۔ [19] یہ اُمید ہماری جان کے لیے ایسا لنگر ہے جو ثابت اور قائم ہے اور آسمان کے پردہ کے اندر پاک مقام تک جا پہنچتا ہے۔ [20] جہاں یسُوع ہماری خاطر ہم سے پہلے ہی داخل ہو چُکا ہے اور ہمیشہ کے لیے مَلکِ صدق کے طریقہ کا سردار کاہن مقرّر کیا گیا ہے۔

مَلکِ صدق کے طریقہ کا سردار کاہن

۷ یہ مَلکِ صدق، سالم کا بادشاہ اور خدا تعالیٰ کا کاہن تھا۔ جب ابرہام چند بادشاہوں کو ختم کر کے واپس آ رہا تھا تو مَلکِ صدق نے اُس کا استقبال کیا اور اُسے برکت دی۔ [2] ابرہام نے اُسے مالِ غنیمت کا دسواں حِصّہ بھی دیا۔ اوّل تو مَلکِ صدق کے نام کا لفظی مطلب ہے "راستبازی کا بادشاہ"۔ پھر چونکہ وہ سالم کا بادشاہ ہے اِس لیے اُس کے نام سے "صلح کا بادشاہ" بھی مُراد ہے۔ [3] وہ باپ کے بغیر تھا، وہ ماں کے بغیر تھا، اُس کا کوئی نسب نامہ نہیں، نہ اُس کی عمر کا شروع ہے نہ زندگی کا آخر۔ وہ خدا کے بیٹے کی مانند ہے اور ہمیشہ کے لیے کاہن ہے۔

[4] اب غور کرو کہ یہ کیسی بزرگ ہستی تھی جسے قوم کے بزرگ یعنی ابرہام نے مالِ غنیمت کا دسواں حِصّہ دیا۔ [5] اور وہ جو بنی لاوی میں سے کاہن مقرّر کیے جاتے ہیں، اُنہیں حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنی اُمّت یعنی اپنے بھائیوں سے شریعت کے مطابق دسواں حِصّہ لیں حالانکہ وہ بھی ابرہام ہی کی نسل سے ہیں۔ [6] مگر جس کی نسبت لاوی سے جدا ہے اُس نے ابرہام سے دسواں حِصّہ لیا اور جس سے وعدے کیے گئے تھے اُسے برکت دی۔ [7] چھوٹا بڑے سے برکت پاتا ہے، اِس میں شک نہیں۔ [8] یہاں تو فانی اِنسان دسواں حِصّہ لیتے ہیں مگر وہاں وہی دسواں حِصّہ لیتا ہے جس کے بارے میں یہ گواہی دی جاتی ہے کہ وہ زندہ ہے [9] بلکہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ لاوی نے بھی جو دسواں حِصّہ لیتا ہے، ابرہام کے ذریعہ دسواں حِصّہ دیا۔ [10] اِس لیے کہ جس وقت مَلکِ صدق نے ابرہام کا استقبال کیا تھا تو وہ یعنی لاوی ہنوز اپنے باپ کی صُلب میں تھا۔

[11] اگر بنی لاوی کے طریقہ کی کہانت (جس کی بنا پر اُمّت کو شریعت عطا کی گئی تھی) لوگوں کو کامل بنا سکتی تو پھر ہارون کے طریقہ کے کاہن کی بجائے مَلکِ صدق کے طریقہ کے کاہن کے برپا ہونے کی کیا ضرورت تھی؟ [12] کیونکہ جب کہانت بدل گئی تو شریعت کا بدل جانا بھی ضروری ہے۔ [13] جس کی بابت یہ باتیں کہی جاتی ہیں وہ ایک دُوسرے قبیلہ سے تھا اور اُس قبیلہ کے کسی فرد نے کبھی قُربان گاہ کی خدمت انجام نہیں دی تھی۔ [14] چنانچہ یہ ظاہر ہے کہ ہمارا خداوند یہوداہ کی نسل سے تھا اور مُوسیٰ نے اِس فرقہ کی کہانت کا کوئی ذکر نہیں کیا۔ [15] یہ امر اور بھی واضح ہو جاتا ہے جب مَلکِ صدق کی مانند ایک اور کاہن برپا ہوتا ہے [16] جو جسمانی شریعت کی بنا پر نہیں بلکہ ایسی قوّت والی زندگی کی بنا پر مُقرّر ہُوا جو غیر فانی ہے۔ [17] کیونکہ یہ گواہی دی گئی ہے کہ

> تُو مَلکِ صدق کے طریقہ کا،
> ابد تک کاہن ہے۔

[18] چنانچہ وہ پرانا حکم کمزور اور بے فائدہ ہونے کے سبب سے منسُوخ ہو گیا [19] کیونکہ شریعت نے کسی بھی چیز کو کامل نہیں کیا۔ اور اُس کی جگہ ہمیں ایک بہتر اُمید دی گئی ہے جس کے وسیلہ سے ہم خدا

کے نزدیک جا سکتے ہیں۔
[20] اِس کے علاوہ خدا کی قسم بھی ہے کیونکہ دُوسرے کاہن تو قسم کے بغیر مُقرّر ہُوئے [21] مگر یسُوعؔ قسم کے ساتھ اُس کی طرف سے کاہن مُقرّر کیا گیا جس نے اُس سے فرمایا:

خداوند نے قسم کھائی ہے
اور وہ اُسے توڑے گا نہیں؛
کہ تُو ابد تک کاہن ہے۔

[22] اِس طرح یسُوعؔ ایک بہتر عہد کی ضمانت دینے والا ٹھہرا۔
[23] چونکہ کاہن مَوت کے بعد قائم نہ رہنے پاتے تھے اِس لیے وہ کثرت سے مُقرّر کیے جانے لگے۔ [24] مگر یسُوعؔ ابد تک قائم رہنے والا کاہن ہے اِس لیے اُس کی جگہ کوئی اور مُقرّر نہیں ہوتا۔ [25] پس جو لوگ اُس کے وسیلہ سے خدا کے پاس آتے ہیں وہ اُنہیں پُوری پُوری نجات دے سکتا ہے کیونکہ وہ اُن کی شفاعت کرنے کے لیے ہمیشہ زندہ ہے۔
[26] ہمیں ایسے ہی سردار کاہن کی ضرورت تھی جو پاک اور بے رِیا ہو، مُقدّس ہو، گناہ سے پاک ہو، گنہگاروں سے الگ اور آسمان سے بھی بلندتر کیا گیا ہو۔ [27] وہ دُوسرے کاہنوں کی طرح نہ ہو کہ اُسے بھی پہلے اپنے گناہوں کے لیے اور پھر اپنے لوگوں کے گناہوں کے لیے روز روز قربانیاں چڑھانے کی ضرورت ہو۔ اُس نے تو اپنے آپ کو قربان کر کے ایک ہی بار ایسی قربانی چڑھائی جو ہمیشہ کے لیے کافی ہے۔ [28] شریعت تو کمزور آدمیوں کو سردار کاہن مُقرّر کرتی ہے مگر خدا شریعت کے بعد قسم کھا کر اپنے کلام سے اُس بیٹے کو مُقرّر کرتا ہے جو ہمیشہ کے لیے کامِل کیا گیا ہے۔

ہمارا سردار کاہن یسُوعؔ ہے

۸ جو باتیں اب تک کہی گئیں اُن میں نُکتہ کی بات یہ ہے کہ ہمارا ایسا سردار کاہن ہے جو آسمان پر قادرِ مُطلق خدا کے تخت کی دائیں طرف بیٹھا ہُوا ہے۔ [2] اور اُس مَقدِس میں خدمت انجام دیتا ہے جسے کسی اِنسان نے نہیں بلکہ خدا نے حقیقی خیمہ کے طَور پر کھڑا کیا۔
[3] چونکہ ہر سردار کاہن نذریں اور قربانیاں پیش کرنے کے لیے مُقرّر ہوتا ہے اِس لیے ضروری تھا کہ ہمارے سردار کاہن کے پاس بھی پیش کرنے کے لیے کچھ ہو۔ [4] اگر وہ زمین پر ہوتا تو ہرگز کاہن نہ ہوتا کیونکہ یہاں شریعت کے مطابق نذریں پیش کرنے والے کاہن موجُود ہیں۔ [5] وہ اُس مَقدِس میں خدمت کرتے ہیں جو آسمانی مَقدِس کی نقل اور اُس کا عکس ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب مُوسیٰؔ خیمہ بنانے کو تھا تو خدا نے اُسے ہدایت کی کہ دیکھ، جو نمونہ تجھے پہاڑ پر دکھایا گیا تھا اُسی کے مطابق سب چیزیں بنانا۔ [6] مگر اب یسُوعؔ نے بطور کاہن ایک افضل خدمت پائی ہے جو اُسی عہد کی طرح افضل ہے جو اُس نے خدا اور لوگوں کے درمیان ایک درمیانی فرد کی حیثیت سے باندھا اور جو بہتر وعدوں پر مبنی ہے۔
[7] کیونکہ اگر پہلے عہد میں خامی نہ ہوتی تو دُوسرے عہد کی ضرورت نہ پڑتی۔ [8] لیکن خدا اُن لوگوں کے نقص بتا کر فرماتا ہے:

دیکھو! خداوند کہتا ہے کہ وہ دِن آ رہے ہیں،
کہ میں اِسرائیلؔ کے گھرانے سے
اور یہُوداؔہ کے گھرانے سے
نیا عہد باندھُوں گا۔
[9] یہ اُس عہد کی مانند نہ ہوگا
جو میں نے اُن کے باپ دادا سے اُس دِن باندھا تھا
جب میں نے مُلک مِصرؔ سے اُنہیں نکال لے آنے کے لیے
اُن کا ہاتھ تھاما تھا،
خداوند فرماتا ہے کہ وہ میرے اُس عہد کے وفادار نہ رہے
اِس لیے میں نے بھی اُن کی پروا نہ کی۔
[10] خداوند فرماتا ہے کہ
جو عہد میں اِسرائیلؔ کے گھرانے سے
اُس وقت کے بعد باندھُوں گا وہ یہ ہے کہ
میں اپنے قوانین اُن کے ذہن میں ڈالُوں گا
اور اُن کے دلوں پر نقش کرُوں گا۔
میں اُن کا خدا ہُوں گا
اور وہ میری اُمّت ہوں گے۔
[11] اور کسی کو یہ ضرورت نہ ہوگی کہ اپنے ہموطن کو
یا اپنے بھائی کو یہ تعلیم دے کہ خداوند کو پہچان،
کیونکہ چھوٹے سے بڑے تک
سب مجھے پہچان لیں گے۔
[12] اِس لیے میں اُن کی بُرائیوں کو معاف کر دُوں گا
اور اُن کے گناہوں کو پھر کبھی یاد نہ کرُوں گا۔

[13] جب خدا نے نئے عہد کا ذکر کیا تو پہلے کو پُرانا ٹھہرایا اور جو

شَے پُرانی اور دیرِینہ ہو جاتی ہے وہ جلدی مِٹ جاتی ہے۔

پُرانے عہد کی عبادت گاہ

۹ غرض پہلے عہد کے مطابق بھی عبادت کے قوانین موجود تھے اور اِنسان کی بنائی ہُوئی عبادت گاہ بھی تھی [۲] یعنی ایک خیمہ بنایا گیا تھا۔ اُس کے دو حِصّے تھے۔ پہلے حِصّہ میں شمعدان، میز اور نذر کی روٹیاں رکھّی رہتی تھیں۔ اُس حِصّہ کو پاک مکان کہتے تھے۔ [۳] دُوسرے حِصّہ میں پردے کے پیچھے وہ مقام تھا جسے پاک ترین کہا جاتا تھا۔ [۴] اُس میں سونے کا اگردان اور عہد کا صندُوق تھا جو سونے سے منڈھا ہُوا تھا۔ اُس صندُوق میں منّ سے بھرا ہُوا سونے کا مرتبان اور ہارُونؔ کا عصا جس میں کونپلیں پھُوٹی تھیں اور وہ لَوحیں تھیں جن پر دس احکام کُندہ تھے۔ [۵] اُس صندُوق کے اُوپر کرُوّبی یعنی فرشتے بنے ہُوئے تھے جو خدا کے جلال کی علامت تھے اور کفّارہ گاہ پر سایہ کرتے تھے۔ اِن باتوں کا مُفصّل بیان اب ضروری نہیں۔

[۶] پس اِن چیزوں کے اِس طرح تیّار ہو جانے کے بعد کاہن خیمہ کے پہلے حِصّہ میں ہر وقت داخل ہوتے رہتے تھے تاکہ عبادت کی رسم ادا کریں۔ [۷] لیکن دُوسرے حِصّہ میں سردار کاہن سال میں صرف ایک بار جاتا تھا اور وہ بھی خُون لے کر تاکہ اُسے اپنی اور اپنی اُمّت کی خطاؤں کے لیے گزرانے۔ [۸] اِس سے پاک رُوح کا یہ اشارہ تھا کہ جب تک پہلا خیمہ موجود ہے پاک ترین مکان تک جانے کی راہ کھُلی نہیں۔ [۹] وہ خیمہ موجودہ زمین کے لیے ایک مثال ہے اور یہ ظاہر کرتا ہے کہ جو نذریں اور قربانیاں وہاں پیش کی جاتی ہیں وہ عبادت کرنے والے کے ضمیر کو پُوری طرح مُطمئن نہیں کر سکتیں۔ [۱۰] اُن کا تعلق صرف کھانے پینے اور جسم کی طہارت کی رسموں سے ہے۔ یہ جسمانی احکام ہیں جو صرف اُس وقت تک کے لیے ہیں جب تک کہ خدا کی طرف سے اِن کی اصلاح کا زمانہ نہ آ جائے۔

[۱۱] لیکن مسیح بہتر برکتوں کا سردار کاہن بن کر آ چُکا ہے جو اب موجود ہیں اور وہ جس خیمہ سے خدمت انجام دیتا ہے وہ زیادہ بڑا اور کامل ہے اور اِنسانی ہاتھوں کا بنایا ہُوا یعنی اِس دُنیا کا نہیں۔ [۱۲] وہ بکروں اور بچھڑوں کا نہیں بلکہ اپنا خُون لے کر ایک ہی بار پاک ترین مکان میں داخل ہُوا اور ہمیں ایسی نجات دلائی جو ابدی ہے۔ [۱۳] کیونکہ جب بکروں اور بَیلوں کے خُون اور گائے کی راکھ کے چھڑکے جانے سے ناپاک لوگ جسمانی طور پر پاک ٹھہرائے جاتے ہیں [۱۴] اور مسیح نے ازلی رُوح کے وسیلہ سے اپنے آپ کو خدا کے حضور میں ایک بے عیب قربانی کے طور پر پیش کیا تو اُس کا خُون تو ہمارے ضمیر کو ایسے کاموں سے اور بھی زیادہ پاک کرے گا جن کا انجام مَوت ہے تاکہ ہم زندہ خدا کی عبادت کریں۔

[۱۵] یہی وجہ ہے کہ خدا نے اپنے اور اہلِ دُنیا کے درمیان مسیح کو درمیانی بنا کر اُس کے ذریعہ ایک نیا عہد قائم کیا ہے تاکہ خدا کے بُلائے ہُوئے لوگ خدا کے وعدہ کے مطابق ابدی میراث حاصل کریں۔

[۱۶] چونکہ وصیّت کے سلسلہ میں وصیّت کرنے والے کی مَوت کا ثابت ہونا ضروری ہوتا ہے [۱۷] اِس لیے وصیّت کرنے والے کے جیتے جی وصیّت پر عمل نہیں کیا جا سکتا۔ اُس کی مَوت کے بعد ہی وصیّت کی تعمیل ہوتی ہے۔ [۱۸] یہی وجہ ہے کہ پہلا عہد بھی بغیر خُون کے نہیں باندھا گیا۔ [۱۹] چنانچہ جب مُوسیٰؔ ساری اُمّت کو شریعت کا ایک ایک حکم سُنا چُکا تو اُس نے بچھڑوں اور بکروں کا خُون لے کر پانی میں ملایا۔ پھر اُس نے لال اُون اور ایک خُوشبودار پَودے کی شاخ لے کر اُس خُون کو شریعت کی کتاب اور سارے لوگوں پر چھڑک دیا۔ [۲۰] اور کہا کہ یہ اُس عہد کا خُون ہے جس کا حکم خدا نے تمہارے لیے دیا ہے۔ [۲۱] اِسی طرح اُس نے خیمہ پر اور عبادت کی تمام چیزوں پر خُون چھڑکا۔ [۲۲] اور شریعت کے مطابق تقریباً ساری چیزیں خُون سے پاک کی جاتی ہیں اور جب تک خُون نہ بہایا جائے گناہ بھی نہیں بخشے جاتے۔

[۲۳] پس جب ایک طرف یہ ضروری تھا کہ یہ چیزیں جو آسمانی چیزوں کی نقل ہیں ایسی قربانیوں سے پاک کی جائیں تو دُوسری طرف کہیں زیادہ ضروری تھا کہ خُود آسمانی چیزیں اُن سے بہتر قربانیوں کے وسیلہ سے پاک کی جائیں۔ [۲۴] کیونکہ مسیح اِنسانی ہاتھوں کے بنائے ہُوئے مکان میں جو حقیقی پاک مکان کی نقل ہے داخل نہیں ہُوا بلکہ آسمان ہی میں داخل ہُوا جہاں وہ ہماری خاطر خدا کے رُوبرو حاضر ہے۔ [۲۵] یہودیوں کا سردار کاہن پاک ترین مکان میں ہر سال دُوسروں کا یعنی جانوروں کا خُون لے کر جاتا ہے لیکن مسیح اپنے آپ کو بار بار قربان کرنے کے لیے داخل نہیں ہوتا۔ [۲۶] ورنہ دُنیا کے شروع سے لے کر اب تک اُسے بار بار دُکھ اُٹھانا پڑتا۔ مگر اب زمانوں کے آخر میں مسیح ایک بار ظاہر ہُوا تاکہ اپنے آپ کو قربان کرنے سے گناہ کو نیست کر دے۔ [۲۷] اور جس طرح اِنسان کا ایک بار مَرنا اور اُس کے بعد عدالت کا ہونا مُقرّر ہے [۲۸] اُسی طرح مسیح بھی بہت سے لوگوں کے گناہ اُٹھا لے جانے کے لیے ایک ہی بار قربان ہو کر دُوسری بار گناہ کی قربانی دینے کے لیے نہیں بلکہ اُن کو نجات دینے کے لیے آئے گا جو اُس کے انتظار میں ہیں۔

مسیح کی قربانی گناہوں کو دُور کرتی ہے

۱۰ چونکہ شریعت آیندہ کی اچھّی چیزوں کا محض ایک عکس ہے نہ کہ اُن کی اصلی صورت۔ اِس لیے ایک ہی قسم کی قربانیاں جو سال بہ سال پیش کی جاتی ہیں وہ خدا کے پاس آنے والوں کو ہرگز کامل نہیں کر سکتیں۔ [۲] اگر کر سکتیں تو کیا اُن کا گزراننا موقوف نہ ہو جاتا؟ اِس لیے کہ اگر عبادت کرنے والے قطعی طور پر پاک ہو جاتے تو اُن کا ضمیر پھر اُنہیں گنہگار نہ ٹھہراتا۔ [۳] لیکن وہ قربانیاں سال بہ سال لوگوں کو یاد دلاتی ہیں کہ وہ گنہگار ہیں۔ [۴] اِس لیے کہ بَیلوں اور بکروں کا خُون گناہوں کو دُور نہیں کر سکتا۔

[۵] لہٰذا جب مسیح دُنیا میں آیا تو اُس نے کہا:

تُو نے قربانی اور نذر کو پسند نہ کیا،
بلکہ میرے لیے ایک بدن تیّار کیا؛
[۶] تُو سوختنی قربانیوں اور خطا کے ذبیحوں سے
خُوش نہ ہُوا۔
[۷] اُس وقت میں نے کہا کہ دیکھ! میں حاضر ہُوں اَے خدا! جیسا
کہ کتابِ مُقدّس میں میرے بارے میں لکھا ہُوا ہے۔
کہ تیری مرضی پُوری کروں۔

[۸] پہلے تو وہ فرماتا ہے: ''تُو نے قربانیوں، نذروں، سوختنی قربانیوں اور خطا کے ذبیحوں کو پسند نہ کیا اور نہ اُن سے خُوش ہُوا'' حالانکہ یہ قُربانیاں شریعت کے مطابق پیش کی جاتی ہیں۔ [۹] اور پھر کہتا ہے: ''دیکھ! میں حاضر ہُوں تاکہ تیری مرضی پُوری کروں۔'' یُوں وہ پہلے کو موقوف کرتا ہے تاکہ دُوسرے کو قائم کرے۔ [۱۰] اِسی مرضی کا نتیجہ ہے کہ ہم یسُوعؔ مسیح کے ایک ہی بار قربان ہونے کے وسیلہ سے پاک کر دیئے گئے ہیں۔

[۱۱] ہر کاہن کھڑا ہو کر روزانہ اپنی مذہبی خدمت انجام دیتا ہے اور ایک ہی قسم کی قُربانیاں بار بار گزرانتا ہے جو گناہوں کو کبھی بھی دُور نہیں کر سکتیں۔ [۱۲] لیکن مسیح گناہوں کے لیے ایک ہی قُربانی گزران کر خدا کی دائیں طرف جا بیٹھا۔ [۱۳] اور اُسی وقت سے منتظر ہے کہ اُس کے دشمن اُس کے پاؤں کی چوکی بنائے جائیں۔ [۱۴] کیونکہ اُس نے مُقدّس ٹھہرائے جانے والوں کو ایک ہی قُربانی سے ہمیشہ کے لیے کامل کر دیا ہے۔

[۱۵] پاک رُوح بھی ہمارے لیے گواہی کے طور پر کہتا ہے۔ پہلے تو یہ کہ

[۱۶] خداوند فرماتا ہے
جو عہد میں اُن دِنوں کے بعد
اپنے لوگوں سے باندھُوں گا یہ ہے کہ
میں اپنے قوانین اُن کے دلوں میں ڈالوُں گا،
اور اُن کے ذہن پر نقش کر دوُں گا۔

[۱۷] اور یہ بھی کہ

میں اُن کے گناہوں اور اُن کی خطاؤں کو
پھر کبھی یاد نہ کرُوں گا۔

[۱۸] پس جب اُن کی معافی ہوگئی تو پھر گناہ کی قُربانی کی کیا ضرورت ہے؟

نصیحت اور آگاہی

[۱۹] اِس لیے بھائیو! جب ہمیں یسُوعؔ کے خُون کے وسیلہ سے اُس نئی اور زندہ راہ سے پاک ترین مکان میں داخل ہونے کی ہمّت ہے [۲۰] جو اُس نے پردہ یعنی اپنے جسم میں سے ہمارے لیے مخصُوص کی ہے [۲۱] اور وہ ہمارا ایسا بڑا کاہن ہے جو خدا کے گھر کا مختار ہے، [۲۲] تو آؤ! ہم سچّے دل اور پورے ایمان کے ساتھ، ایسے دل لے کر جو خُون کے چھینٹوں سے گناہ کے احساس سے پاک کیے گئے ہیں اور ایسا بدن لے کر جو صاف پانی سے دھویا گیا ہے خدا کے پاس چلیں۔ [۲۳] اور اپنی اُمید کے اِقرار کو مضبوطی سے تھامے رہیں کیونکہ جس نے وعدہ کیا ہے وہ سچّا ہے۔ [۲۴] اور ہم محبّت اور نیک کام کرنے کی ترغیب دینے کے لیے ایک دُوسرے کا لحاظ کریں۔ [۲۵] باہم جمع ہونا نہ چھوڑیں جیسا بعض لوگ کرتے ہیں بلکہ ہم ایک دُوسرے کو نصیحت کریں۔ تُم جس قدر خداوند کی دوبارہ آمد کے دِن کو نزدیک ہوتے ہُوئے دیکھتے ہو اُسی قدر زیادہ ان باتوں پر عمل کیا کرو۔

[۲۶] کیونکہ اگر ہم حق کی پہچان حاصل کرنے کے بعد جان بوجھ کر گناہ کریں تو گناہوں کی کوئی اور قُربانی باقی نہیں رہی۔ [۲۷] ہاں! روزِ عدالت کا خوفناک اِنتظار اور اُس آگ کا غضب باقی ہے جو خدا کے دشمنوں کو کھا لے گی۔ [۲۸] جب مُوسیٰ کی شریعت کی خلاف ورزی کرنے والا دو یا تین شخصوں کی گواہی سے بے رحمی کے ساتھ قتل کر دیا جاتا ہے [۲۹] تو وہ شخص کتنی بڑی سزا کے لائق

ٹھہرے گا جس نے خدا کے بیٹے کو پامال کیا، عہد کے خُون کو جس سے وہ پاک ہُوا تھا ناپاک جانا اور فضل دینے والے پاک رُوح کی بےحُرمتی کی۔ ۳۰ کیونکہ ہم اُسے جانتے ہیں جس نے فرمایا: اِنتقام لینا میرا کام ہے، بدلہ میں ہی دُوں گا۔ اور پھر یہ کہ خداوند اپنے لوگوں کی عدالت کرے گا۔ ۳۱ زندہ خدا کے ہاتھوں میں پڑنا ہولناک بات ہے۔

۳۲ لیکن اُن پہلے دِنوں کو یاد کرو جب تُم نے روشنی پائی اور شدید تکالیف کا ڈٹ کر مقابلہ کیا ۳۳ یعنی کبھی تو لعن طعن اور مصیبتوں کے باعث تُم خُود تماشا بنے اور کبھی تُم نے دُوسروں کو اذیتیں سہتے دیکھا اور اُن کا ساتھ دیا۔ ۳۴ تُم نے قیدیوں کے ساتھ ہمدردی کی اور اپنے مال کا لُٹ جانا بھی خُوشی سے قبُول کیا کیونکہ تُم جانتے تھے کہ ایک بہتر اور دائمی ملکیّت تمہارے پاس موجود ہے۔

۳۵ پس ہمّت مت ہارو کیونکہ اُس کا اجر بڑا ہے ۳۶ تمہیں بڑے صبر سے کام لینا چاہئے تاکہ تُم خدا کی مرضی پُوری کر کے وہ چیز حاصل کر سکو جس کا اُس نے وعدہ کیا ہُوا ہے۔ ۳۷ کیونکہ اب تھوڑی ہی دیر باقی ہے

کہ آنے والا آئے گا اور تاخیر نہ کرے گا۔
۳۸ میرا راستباز بندہ ایمان سے جیتا رہے گا
اگر وہ میرا ساتھ دینا چھوڑ دے،
تو میرا دل اُس سے خُوش نہ ہو گا

۳۹ مگر ہم ساتھ چھوڑ دینے والے نہیں کہ ہلاک ہوں بلکہ ایمان رکھنے والے ہیں تاکہ ہماری جان سلامت رہے۔

ایمان کی حقیقت

۱۱ ایمان اُمید کی ہُوئی چیزوں کا یقین اور نادیدہ اشیاء کی موجودگی کا ثبوت ہے۔ ۲ اُسی ایمان کی وجہ سے ہمارے بزرگوں کے حق میں گواہی دی گئی۔

۳ ایمان ہی سے ہم معلوم کرتے ہیں کہ ساری کائنات خدا کے حکم سے بنی ہے۔ یہ نہیں کہ جو کچھ نظر آتا ہے وہ ظاہری چیزوں سے وجود میں آیا ہے۔

۴ ایمان ہی سے ہابِل نے قائِن سے افضل قُربانی پیش کی جس کی بنا پر اُس کی نذر قبُول کر کے خدا نے اُس کے راستباز ہونے کی گواہی دی اور اگرچہ ہابِل مَر چُکا ہے تو بھی وہ ایمان ہی کے وسیلہ سے اب تک کلام کرتا ہے۔

۵ ایمان ہی سے حنوک اپنی مَوت سے پہلے ہی اُٹھا لیا گیا اور اُس کا پتا نہ چلا کیونکہ خدا نے اُسے اُٹھا لیا تھا۔ اُس کے اُٹھائے جانے سے پہلے اُس کے حق میں گواہی دی گئی کہ وہ خداوند کو پسند تھا۔ ۶ کیونکہ ایمان کے بغیر خدا کو پسند آنا ممکن نہیں۔ پس واجب ہے کہ خدا کے پاس جانے والا ایمان لائے کہ خدا موجود ہے اور وہ اپنے طالبوں کو اجر دیتا ہے۔

۷ ایمان ہی سے نُوح نے اُن باتوں کے بارے میں جو مُستقبل میں پیش آنے والی تھیں خدا کی طرف سے ہدایت پائی اور خداترسی کے باعث اُس پر عمل کیا اور ایک کشتی بنائی جس میں اُس کا سارا خاندان بچ نکلا۔ ایسا کرنے سے اُس نے دُنیا کو مُجرم ٹھہرایا اور اُس راستبازی کا وارث بنا جو ایمان سے حاصل ہوتی ہے۔

۸ ایمان ہی سے جب ابرہام بُلایا گیا تو وہ خدا کا حکم مان کر اُس جگہ چلا گیا جو بعد میں اُسے میراث کے طور پر ملنے والی تھی حالانکہ وہ جانتا بھی نہ تھا کہ کہاں جا رہا ہے۔ ۹ ایمان ہی کے سبب سے وہ خدا کے وعدہ کیے ہُوئے اُس ملک میں ایک اجنبی کی مانند جا بسا اور اِضحاق اور یعقوب سمیت جو اُس کے ساتھ اُس وعدہ کے وارث تھے خیموں میں رہنے لگا۔ ۱۰ کیونکہ ابرہام اُس پائیدار شہر کا اُمیدوار تھا جس کا معمار اور بنانے والا خدا ہے۔

۱۱ ایمان ہی سے سارہ نے حاملہ ہونے کی قوّت پائی حالانکہ وہ عمر کے لحاظ سے بچّہ جننے کے قابل نہ رہی تھی۔ سارہ کو یقین تھا کہ وعدہ کرنے والا خدا اپنا وعدہ پُورا کرے گا۔ ۱۲ پس ایک ایسے فرد سے جو مُردہ سا تھا آسمان کے ستاروں اور سمُندر کے کنارے کی ریت کے برابر کثیر اور بےشُمار اَولاد پیدا ہُوئی۔

۱۳ یہ سب لوگ ایمان رکھتے ہُوئے مَر گئے اور وعدہ کی ہُوئی چیزیں نہ پا سکے۔ لیکن دُور سے اُنہیں دیکھ دیکھ کر خُوش ہوتے رہے اور اِقرار کرتے رہے کہ ہم زمین پر مسافر اور پردیسی ہیں۔ ۱۴ جو ایسی باتیں کہتے ہیں یہ ظاہر کرتے ہیں کہ وہ اب تک اپنے وطن کی جُستجُو میں ہیں۔ ۱۵ اگر وہ اپنے چھوڑے ہُوئے ملک کا خیال کرتے رہتے تو اُنہیں واپس جانے کا بھی موقع تھا۔ ۱۶ لیکن حقیقت میں وہ ایک بہتر یعنی آسمانی ملک کے مشتاق تھے۔ اِسی لیے خدا اُن کا خدا کہلانے سے شرماتا نہیں۔ چنانچہ اُس نے اُن کے لیے ایک شہر تیّار کیا۔

۱۷ ایمان ہی سے ابرہام نے اپنے امتحان کے وقت اِضحاق کو نذر گزرانا اور جسے اُس نے خدا کے وعدوں کو قبُول کرنے کے

بعد پایا تھا اُسی اِکلوتے بیٹے کو نذر کرنے پر تیّار ہو گیا۔ ۱۸ حالانکہ خدا نے اُس سے کہا تھا کہ اِضحاق ہی سے تیری نسل کا نام جاری رہے گا۔ ۱۹ ابرہام کا بھروسا تھا کہ خدا مُردوں کو زندہ کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔ چنانچہ اُس نے بطورِ تمثیل اِضحاق کو پھر سے زندہ پا لیا۔

۲۰ ایمان ہی سے اِضحاق نے اپنے دونوں بیٹوں یعقوب اور عیسَو کو اُن کے مُستقبل کے بارے میں دعا دی۔

۲۱ ایمان ہی سے یعقوب نے مَرتے وقت یُوسف کے دونوں بیٹوں کو دعا دی اور اپنے عصا کے سرے کا سہارا لے کر سجدہ کیا۔

۲۲ ایمان ہی سے یُوسف نے مرتے وقت بنی اِسرائیل کے ملکِ مِصر سے نکل جانے کا ذکر کیا اور اپنی ہڈّیوں کے بارے میں حکم دیا۔

۲۳ ایمان ہی سے مُوسیٰ کے والدین نے اُس کے پیدا ہونے کے بعد تین ماہ تک اُسے چھپائے رکھا کیونکہ اُنہوں نے دیکھا کہ وہ بچّہ خُوبصورت ہے اور اُنہیں بادشاہ کے حکم کا خوف نہ رہا۔

۲۴ ایمان ہی سے مُوسیٰ نے بڑے ہو کر فرعون کی بیٹی کا بیٹا کہلانے سے اِنکار کیا۔ ۲۵ گناہ کا چند روزہ لطف اُٹھانے کی بجائے اُس نے خدا کے لوگوں کے ساتھ مل کر بدسلوکی برداشت کرنا زیادہ پسند کیا۔ ۲۶ اُس نے مسیح کی خاطر رُسوا ہونے کو مِصر کے خزانوں سے زیادہ بڑی دولت سمجھا کیونکہ اُس کی نگاہ اجر پانے پر لگی تھی۔ ۲۷ ایمان ہی سے اُس نے بادشاہ کے غُصّہ سے خوف نہ کھایا بلکہ ملکِ مِصر کو چھوڑ دیا۔ اِس لیے کہ وہ اندیکھے خدا کو گویا دیکھ کر ثابت قدم رہا۔ ۲۸ ایمان ہی سے اُس نے فسح کرنے اور خُون چھڑکنے پر عمل کیا تا کہ پہلوٹھوں کو ہلاک کرنے والا فرشتہ بنی اِسرائیل کے پہلوٹھوں کو ہاتھ نہ لگائے۔

۲۹ ایمان ہی سے بنی اِسرائیل بحرِ قُلزم سے اِس طرح گزرے جیسے خشک زمین پر سے۔ لیکن جب مِصریوں نے اُسے پار کرنے کی کوشش کی تو ڈُوب گئے۔

۳۰ ایمان ہی سے یریحو شہر کی دیواریں اِسرائیلیوں کے سات دِن تک اُن کے اِردگرد پھرنے کے بعد گر پڑیں۔

۳۱ ایمان ہی سے راحب فاحشہ نافرمانوں کے ساتھ ہلاک ہونے سے بچ گئی کیونکہ اُس نے اِسرائیلی جاسُوسوں کو پناہ دی تھی۔

۳۲ اب اور کیا کہوں؟ اِتنی فرصت کہاں کہ جدعُون، برق، سمسُون، اِفتاہ، داؤد اور سموئیل اور دیگر نبیوں کا حال بیان کروں؟ ۳۳ اُنہوں نے ایمان ہی سے سلطنتوں کو مغلوب کیا، راستبازی کے کام کیے، وعدہ کی ہُوئی چیزوں کو حاصل کیا، شیروں کے مُنہ بند کیے، ۳۴ آگ کے اثر سے محفوظ رہے، تلوار کی دھار سے بچ نکلے، کمزوری میں زورآور ہُوئے، جنگ میں بہادر بنے، دشمنوں کی فوجوں کا مُنہ پھیر دیا، ۳۵ عورتوں نے اپنے مُردہ عزیزوں کو زندہ پایا، بعض مار کھاتے کھاتے مَر گئے مگر رہائی منظور نہ کی تا کہ اُنہیں مَوت کے بعد ایک بہتر زندگی ملے۔ ۳۶ بعض ہنسی مذاق کا نشانہ بنے، بعضوں نے کوڑے کھائے، بعض زنجیروں میں جکڑے گئے اور قیدخانوں میں ڈالے گئے، ۳۷ سنگسار کیے گئے، آرے سے چیرے گئے، تلوار سے قتل کیے گئے۔ بھیڑوں اور بکریوں کی کھال اوڑھے ہُوئے، محتاجی، مصیبت اور بدسلوکی کا سامنا کرتے ہُوئے مارے مارے پھرا کیے۔ ۳۸ دُنیا اُن کے لائق نہ تھی۔ وہ جنگلوں اور پہاڑوں، غاروں اور زمین کے گڑھوں میں آوارہ گھُومتے تھے۔

۳۹ اُن سب کے ایمان کے سبب سے اُن کے حق میں اچھّی گواہی دی گئی مگر اُنہوں نے وعدہ کی ہُوئی چیز نہ پائی ۴۰ کیونکہ خدا نے پہلے سے ہمارے لیے ایک بہتر چیز تجویز کی ہُوئی تھی تا کہ وہ لوگ ہمارے بغیر کامل نہ کیے جائیں۔

تنبیہ کی اہمیت

۱۲ چنانچہ جب گواہوں کا اِتنا بڑا بادل ہمیں گھیرے ہُوئے ہے تو ہم بھی ہر ایک رُکاوٹ اور اُس گناہ کو جو ہمیں آسانی سے اُلجھا لیتا ہے دُور کریں اور اُس دَوڑ میں جو ہمیں درپیش ہے صبر سے دَوڑیں۔ ۲ آؤ! ہم ایمان کے بانی اور کامل کرنے والے یسُوع پر اپنی نظریں جمائے رکھیں جس نے اُس خُوشی کے لیے جو اُس کی نظروں کے سامنے تھی شرمندگی کی پرواہ نہ کی بلکہ صلیب کا دُکھ سہا اور خدا کے تخت کی دائیں طرف جا بیٹھا۔

۳ تُم اُس پر غور کرو جس نے گنہگاروں کی طرف سے کتنی بڑی مخالفت برداشت کی تا کہ بے دل ہو کر ہمّت نہ ہار بیٹھو۔

۴ تُم نے گناہ سے لڑتے لڑتے اب تک ایسا مقابلہ نہیں کیا کہ تمہارا خُون ہو جاتا۔ ۵ اور تُم اُس نصیحت کو بھول گئے جس میں تُمہیں فرزند کہہ کر مخاطب کیا گیا ہے کہ

اَے میرے بیٹے! خداوند کی تنبیہ کو ناچیز مت سمجھ،
اور جب وہ تجھے ملامت کرے تو بے دل نہ ہو،
۶ کیونکہ جس سے خداوند محبّت رکھتا ہے اُسے تنبیہ بھی کرتا ہے،
اور جسے بیٹا بنا لیتا ہے اُسے کوڑے بھی لگاتا ہے۔

۷ یہ تنبیہ تمہاری تربیّت کے لیے ہے۔ اِسے صبر سے برداشت

کرو۔ خدا تمہیں اپنے فرزند سمجھ کر تمہارے ساتھ سلوک کرتا ہے
کیونکہ وہ کون سا بیٹا ہے جسے اُس کا باپ تنبیہ نہیں کرتا؟ [8] لیکن اگر
تمہیں تنبیہ نہیں کی جاتی جب کہ سب کو کی جاتی ہے تو تُم ناجائز
اَولاد ٹھہرتے نہ کہ حقیقی بیٹے۔ [9] علاوہ اِس کے جب ہمارے جسمانی
باپ ہمیں تنبیہ کرتے تھے اور ہم اُن کی تعظیم کرتے رہے تو کیا
رُوحوں کے باپ یعنی خدا کی زیادہ فرمانبرداری نہ کریں تاکہ زندہ
رہیں؟ [10] ہمارے جسمانی باپ تو تھوڑے دِنوں کے لیے اپنی سمجھ
کے مطابق ہمیں تنبیہ کرتے تھے لیکن خدا ہمارے فائدہ کے لیے
ہمیں تنبیہ کرتا ہے تاکہ ہم اُس کی پاکیزگی میں شریک ہو جائیں۔
[11] اِس میں شک نہیں کہ جب تنبیہ کی جاتی ہے تو اُس وقت وہ خُوشی کا
نہیں بلکہ غم کا باعث ہوتی ہے لیکن جو اُسے سہہ سہہ کر پُختہ ہو جاتے
ہیں وہ بعد میں راستبازی اور چین کا پھل پاتے ہیں۔
[12] پس اپنے ناتواں بازوؤں اور کمزور گھٹنوں کو سیدھا کرو
[13] اور اپنے پاؤں کے لیے سیدھے راستوں کا استعمال کرو تاکہ
لنگڑا بے راہ نہ ہو بلکہ شفا پائے۔
[14] سب کے ساتھ صلح سے رہو اور اُس پاکیزگی کو حاصل
کرنے کی ہر ممکن کوشش کرو جس کے بغیر کوئی خداوند کو نہ دیکھے گا۔
[15] خبردار! ایسا نہ ہو کہ کوئی شخص خدا کے فضل سے محروم رہ جائے،
ایسا نہ ہو کہ کوئی کڑوی جڑ پھوٹ نکلے اور تمہیں پریشانی میں مبتلا
کر دے اور کئی دُوسرے لوگ بھی ناپاک ہو جائیں۔ [16] اور نہ کوئی
شخص حرامکار ہو یا عیسَو کی طرح دُنیادار بننے پائے جس نے چند
لُقموں کے لیے اپنے پہلوٹھے ہونے کا حق بیچ ڈالا۔ [17] کیونکہ تُم
جانتے ہو کہ بعد میں جب اُس نے برکت پانے کی کوشش کی تو
ناکام رہا۔ اُسے اپنی نیّت بدلنے کا موقع نہ ملا حالانکہ وہ آنسو بہا بہا
کر اُس کی تلاش کرتا رہا۔
[18] تُم اُس پہاڑ کے پاس نہیں آئے جسے چھُونا ممکن تھا۔ وہ
پہاڑ آگ سے جلتا تھا اور کالی گھٹا، تاریکی اور طوفان سے گھرا ہُوا
تھا۔ [19] وہاں نرسنگے کا شور اور کلام کرنے والے کی ایسی آواز سُنائی
دی تھی کہ جب لوگوں نے وہ آواز سُنی تو درخواست کرنے لگے کہ
ہم سے اور کلام نہ کیا جائے۔ [20] اِس لیے کہ وہ اُس حکم کی
برداشت نہ کر سکے کہ اگر کوئی جانور بھی اُس پہاڑ کو چھُوئے تو وہ
سنگسار کیا جائے۔ [21] وہ نظارہ ایسا ہیبتناک تھا کہ مُوسیٰ نے کہا: میں
ڈرتا اور تھرتھراتا ہُوں۔
[22] بلکہ تُم صِیّون کے پہاڑ اور زندہ خدا کے شہر یعنی آسمانی
یروشلیم اور لاکھوں فرشتوں کے پاس آئے۔ [23] ہاں تُم خدا کے
پہلوٹھوں کی جماعت یعنی کلیسیا میں آئے ہو۔ یہ وہ لوگ ہیں جن
کے نام آسمان پر لکھّے ہُوئے ہیں۔ تُم خدا کے پاس آئے ہو جو سب
کا مُنصِف ہے۔ راستبازوں کی رُوحوں کے پاس آئے ہو یعنی اُن
کے پاس جو کامل کیے گئے ہیں۔ [24] تُم نئے عہد کے درمیانی فرد
یسُوع اور اُس کے چھڑکے ہُوئے خُون کے پاس آئے ہو، وہ خُون
جو ہابل کی نسبت بہتر باتیں کہتا ہے۔
[25] خبردار! اُس کا جو تُم سے کلام کر رہا ہے اِنکار نہ کرنا کیونکہ
جنہوں نے زمین پر تنبیہ کرنے والے کا اِنکار کیا اور بچ نہ پائے تو
اگر ہم آسمان سے تنبیہ کرنے والے کا اِنکار کر دیں گے تو کیوں کر
بچیں گے؟ [26] اُس وقت اُس کی آواز نے زمین کو ہلا دیا مگر اُس
نے یہ وعدہ کیا ہے کہ ایک بار پھر میں فقط زمین ہی کو نہیں بلکہ آسمان
کو بھی ہلا دُوں گا۔ [27] اُس کا ”ایک بار پھر“ کہنا صاف ظاہر کرتا
ہے کہ پیدا کی ہُوئی چیزیں جو ہلائی جا سکتی ہیں ٹل جائیں گی تاکہ جو
ہلائی نہیں جا سکتی ہیں قائم رہیں۔
[28] جب ہمیں وہ بادشاہی عطا کی جا رہی ہے جو ہلنے کی نہیں تو آؤ
ہم شکر ادا کریں اور توفیق پائیں کہ ہم خدا کی عبادت خداترسی و خوف
کے ساتھ کر سکیں۔ [29] کیونکہ ہمارا خدا بھسم کر دینے والی آگ ہے۔

آخری ہدایت

۱۳ ایک دُوسرے سے بھائیوں کی طرح محبّت کرتے
رہو [2] مسافر پروری کرنا مت بھولو کیونکہ ایسا
کرنے سے بعض نے فرشتوں کی نادانستہ مہمان نوازی کی ہے۔
[3] قیدیوں کو یاد رکھّو گویا تُم خُود اُن کے ساتھ قید ہو اور جن کے ساتھ
بدسلوکی کی جاتی ہے اُنہیں بھی یاد رکھّو گویا تُم خُود بھی اُن کے ساتھ
بدسلوکی کا شکار ہو۔
[4] بیاہ کرنا سب لوگوں میں عزّت کی بات سمجھا جائے اور بستر
زناکاری کے داغ سے پاک رہے۔ کیونکہ خدا حرامکاروں اور زانیوں
کی عدالت کرے گا۔ [5] زر دوستی سے خالی رہو اور جتنا تمہارے
پاس ہے اُسی پر قناعت کرو کیونکہ خدا نے فرمایا ہے کہ

میں تجھ سے ہرگز دست بردار نہ ہُوں گا؛
اور تجھے کبھی نہ چھوڑُوں گا۔

[6] اِس لیے ہم پُورے یقین کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ
خداوند میرا مددگار ہے؛ میں خوف نہ کرُوں گا۔
اِنسان میرا کیا بگاڑ سکتا ہے۔

[7] اپنے پیشواؤں کو یاد رکھّو جنہوں نے تمہیں خدا کا کلام سُنایا۔ غور کرو کہ وہ کیسی زندگی گزار کر رُخصت ہُوئے اور اُن کا سا ایمان تُم بھی حاصل کرو۔ [8] یسُوؔع مسیح کل اور آج بلکہ ابد تک یکساں ہے۔

[9] طرح طرح کی عجیب تعلیموں سے گُمراہ مت ہونا۔ بہتر یہ ہے کہ تمہارے دل خدا کے فضل سے قوّت پائیں نہ کہ مختلف پرہیزی کھانوں سے جن کے کھانے والوں نے کوئی رُوحانی فائدہ نہ اُٹھایا۔ [10] ہماری ایک ایسی قُربانگاہ ہے جس سے خیمہ والی عبادتگاہ کے کاہنوں کو کھانے کی اجازت نہیں۔

[11] کیونکہ سردار کاہن جن جانوروں کا خُون پاک ترین مکان میں گناہ کے کفّارہ کے لیے لے جاتا ہے اُن کے جسم خیموں کی حدود سے باہر جلا دیئے جاتے ہیں۔ [12] اِسی لیے مسیح نے بھی لوگوں کو خُود اپنے خُون سے پاک کرنے کے لیے شہر کے پھاٹک کے باہر دُکھ اُٹھایا۔ [13] چنانچہ آؤ! ہم یسُوؔع کی ذلّت کو اپنے اُوپر لے کر خیموں کی حدود سے باہر اُس کے پاس چلیں۔ [14] کیونکہ یہاں ہمارا کوئی مُستقِل شہر نہیں بلکہ ہم ایک آنے والے شہر کی جُستجو میں ہیں۔

[15] چنانچہ ہم یسُوع کے وسیلہ سے اپنی حمد کی قُربانی خدا کے حضور میں پیش کرتے رہیں جو اُس کے نام کا اقرار کرنے والے ہونٹوں کا پھل ہے۔ [16] بھلائی اور سخاوت کرنا مت بھولو کیونکہ خدا ایسی قُربانیوں کو پسند کرتا ہے۔

[17] اپنے رہبروں کے فرمانبردار اور تابع رہو کیونکہ وہ تُم لوگوں کے رُوحانی فائدہ کے لیے بیدار رہ کر اپنی خدمت انجام دیتے ہیں۔ اُنہیں اِس خدمت کا حساب خدا کو دینا ہوگا۔ اگر وہ اپنا کام خُوشی سے کریں گے تو تمہیں فائدہ ہوگا لیکن اگر اُسے اپنے لیے تکلیف سمجھیں گے تو تمہیں کوئی فائدہ نہ ہوگا۔

[18] ہمارے لیے دعا کرتے رہو۔ ہمیں یقین ہے کہ ہمارا ضمیر صاف ہے اور ہم ہر لحاظ سے نیکی کے ساتھ زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں۔ [19] میری تُم سے التماس ہے کہ دعا کرو کہ میں جلد تمہارے پاس آ سکوں۔ [20] خدا اِطمینان کا سرچشمہ ہے۔ وہ ابدی عہد کے خُون کے باعث، بھیڑوں کے عظیم چرواہے یعنی یسُوؔع کو مُردوں میں سے زندہ کر کے اُٹھا لایا۔ [21] وہی خدا تمہیں ہر نیک بات میں کامل کرے تاکہ تُم اُس کی مرضی پُوری کر سکو اور جو کچھ اُس کی نظر میں پسندیدہ ہے وہ اُسے یسُوؔع مسیح کے وسیلہ سے ہم میں بھی پیدا کرے۔ اُس کی تمجید تا ابد ہوتی رہے۔ آمین۔

[22] بھائیو! میں اِلتماس کرتا ہُوں کہ میری نصیحت کی باتوں کو صبر کے ساتھ سُن لو جنہیں میں نے مختصر طور پر تحریر کیا ہے۔

[23] تمہیں معلوم ہو کہ ہمارا بھائی تیمُتھُیُس رِہا کر دیا گیا ہے۔ اگر وہ جلد آ گیا تو ہم دونوں تُم سے ملیں گے۔

[24] اپنے سب رہبروں اور سارے مُقدّسوں سے سلام کہنا۔ اِطالیہ والے تمہیں سلام کہتے ہیں۔

[25] تُم سب پر فضل ہوتا رہے۔ آمین۔

یعقُوب کا عام خط

پیش لفظ

یعقُوؔب نے کسی نامعلوم مقام سے یہ خط اُن یہودیوں کو لکھّا تھا جو مسیحی ہو گئے تھے۔ یعقُوؔب خداوند یسُوؔع کا بھائی تھا اور یروشلیِؔم کی کلیسیا کا نگہبان تھا۔ یعقُوؔب نے ۶۲ عیسوی میں شہادت پائی۔ یہ خط اُس نے غالباً ۴۵ تا ۴۸ عیسوی کے درمیان لکھا تھا۔

اِس خط میں مسیحی زندگی بسر کرنے کے اُصول بتائے گئے ہیں۔ ایمان اور عمل کے درمیان ایک گہرا تعلق ہے جس پر یعقُوؔب نے بڑا زور دیا ہے۔ اُس نے یہ بھی بتایا ہے کہ ایک مسیحی اپنے ایمان میں پکّا ہو کر کلامِ مُقدّس کی روشنی میں اپنی زندگی میں زبردست اِنقلاب لا سکتا ہے۔

جب کوئی شخص خداوند یسُوؔع مسیح پر ایمان لا کر اُس کے کلام پر عمل کرنے لگتا ہے تو اُس کی زندگی بدل جاتی ہے اور وہ اپنے کاموں سے دُوسروں کو فیض پُہنچانے لگ جاتا ہے۔

اِس خط میں ایسے کئی اقوال مُندرج ہیں جن میں خداوند یسُوؔع مسیح کی تعلیم خصوصاً پہاڑی وعظ (متّیؔ ۵ تا ۷) کی گُونج سُنائی دیتی ہے۔

خط کا آغاز

۱ یعقوبؔ کی طرف سے جو خدا کا اور خداوند یسُوعؔ کا بندہ ہے، اِسرائیلؔ کے بارہ قبیلوں کو جو جگہ جگہ بسے ہُوئے ہیں: سلام پہنچے۔

ایمان اور حکمت

[2] میرے بھائیو! جب تُم طرح طرح کی مصیبتوں سے دوچار ہوتے ہو تو اِسے بڑی خُوشی کی بات سمجھو [3] کیونکہ تُم جانتے ہو کہ تمہارے ایمان کا اِمتحان تمہارے اندر صبر پیدا کرتا ہے۔ [4] صبر کو اپنا کام پُوری طرح کرنے دو تا کہ تُم اپنے ایمان میں پُختہ اور کامل ہو جاؤ اور تُم میں کسی بات کی کمی نہ رہے۔ [5] اگر تُم میں سے کسی میں سمجھ بُوجھ کی کمی ہو تو وہ خدا سے مانگے جو سب کو فیّاضی سے عطا فرماتا ہے اور ملامت کیے بغیر دیتا ہے۔ [6] مگر ایمان کے ساتھ مانگے اور ذرا شک نہ کرے، کیونکہ شک کرنے والا سمندر کی لہر کی مانند ہوتا ہے جو ہوا کے زور سے بہتی اور اُچھلتی رہتی ہے۔ [7] ایسا شخص یہ نہ سمجھے کہ اُسے خداوند سے کچھ ملے گا۔ [8] اِس لیے کہ وہ شخص دو دِلا ہے اور اپنے کسی کام میں مُستقل نہیں۔

[9] ادنیٰ بھائی کو اعلیٰ مرتبہ پر فخر کرنا چاہیے [10] اور دولتمند بھائی کو ادنیٰ مرتبہ پر، کیونکہ دولتمند جنگلی پھُول کی طرح مُرجھا کر رہ جائے گا۔ [11] جوں ہی سورج طلوُع ہوتا ہے دھوُپ تیز ہونے لگتی ہے اور وہ پَودے کو سُکھا دیتی ہے۔ اُس کا پھُول جھڑ جاتا ہے اور اُس کی خُوبصورتی جاتی رہتی ہے۔ اِسی طرح دولتمند کی زندگی بھی جاتی رہے گی اور اُس کا کاروبار دھرا رہ جائے گا۔

[12] مبارک ہے وہ آدمی جو آزمایش کے وقت صبر سے کام لیتا ہے، اِس لیے کہ وہ کامیاب پائے جانے پر زندگی کا تاج پائے گا جس کا خدا نے اپنے سارے پیار کرنے والوں سے وعدہ کیا ہُوا ہے۔

[13] جب کسی کو آزمایش کا سامنا ہو تو وہ یہ نہ کہے کہ یہ آزمایش خدا کی طرف سے ہے کیونکہ نہ تو خدا بدی سے آزمایا جا سکتا ہے نہ وہ کسی کو آزمایش میں ڈالتا ہے۔ [14] مگر ہر شخص اُس وقت آزمایا جاتا ہے جب اُس کی نفسانی خواہش اُسے لُبھا کر پھنسا لیتی ہے۔ [15] پھر خواہش حاملہ ہو کر گناہ پیدا کرتی ہے اور گناہ اپنے شباب پر پہنچ کر مَوت پیدا کرتا ہے۔

[16] میرے پیارے بھائیو! فریب مت کھاؤ۔ [17] ہر اچھّی بخشش اور کامل اِنعام اُوپر سے ہے اور خدا کی طرف سے ملتا ہے جو سُورج، چاند اور ستاروں کا خالق ہے۔ وہ لاتبدیل ہے۔ وہ سایہ کی طرح گھٹتا یا بڑھتا نہیں۔ [18] اُس نے اپنی مرضی سے ہمیں کلامِ حق کے وسیلہ سے پیدا کیا تا کہ ہم اُس کی مخلُوقات کے گویا پہلے پھل ہوں۔

سُننا اور عمل کرنا

[19] میرے پیارے بھائیو! یاد رکھّو کہ ہر آدمی سُننے میں تیز اور بولنے میں دھیما ہو اور غُصّہ کرنے میں جلدی نہ کرے [20] کیونکہ غُصّہ اِنسان میں خدا کی راستبازی کو پیدا نہیں ہونے دیتا۔ [21] اِس لیے ناپاکی اور بدی کی ساری گندگی کو دُور کر کے فروتنی سے اُس کلام کو قبُول کر لو جو تمہارے دلوں میں بویا گیا ہے اور تمہاری رُوحوں کو نجات دے سکتا ہے۔

[22] کلام کو محض کانوں ہی سے نہ سُنو اور نہ ہی خُود فریبی میں مُبتلا ہو بلکہ کلام پر عمل کرنے والے بنو۔ [23] کیونکہ جو کوئی کلام کو سُنتا ہے لیکن اُس پر عمل نہیں کرتا وہ اُس آدمی کی مانند ہے جو آئینہ میں اپنی صورت دیکھتا ہے [24] اور اُس پر نظر ڈال کر چلا جاتا ہے اور فوراً بھُول جاتا ہے کہ وہ کیسا دکھائی دے رہا تھا۔ [25] لیکن جو آزادی دینے والی کامل شریعت پر غور سے نظر ڈالتا ہے اور اُس پر عمل کرتا ہے اور جو کچھ سُنتا ہے اُسے فراموش نہیں کرتا وہ اپنے ہر کام میں برکت پائے گا۔

[26] اگر کوئی شخص اپنے آپ کو دیندار سمجھتا ہے اور پھر بھی اپنی زبان کو قابو میں نہیں رکھتا تو وہ اپنے آپ کو دھوکا دیتا ہے۔ اُس کی دینداری فضُول ہے۔ [27] ہمارے خدا باپ کی نظر میں حقیقی اور بےعیب دینداری یہ ہے کہ مصیبت کے وقت یتیموں اور بیواؤں کی خبرگیری کی جائے اور اپنے آپ کو دُنیا سے بچا کر بےداغ رکھّا جائے۔

اِمتیاز نہ برتو

۲ میرے بھائیو! تُم جو ہمارے خداوند یسُوعؔ مسیح پر ایمان رکھتے ہو، طرفداری سے کام نہ لیا کرو۔ [2] اگر ایک آدمی سونے کی انگوٹھی اور نفیس لباس پہن کر تمہاری جماعت میں آئے اور ایک مَیلے کُچیلے کپڑے پہن کر آئے [3] اور تُم اُس عمدہ پوشاک والے کا لحاظ کر کے اُس سے کہو کہ تُو یہاں اچھّی جگہ بیٹھ اور اُس غریب سے کہو کہ تُو وہاں کھڑا رہ یا میرے پاؤں کی چَوکی کے پاس بیٹھ جا، [4] تو کیا تُم نے باہم اِمتیاز سے کام نہیں لیا اور بدنیّتی سے فیصلہ نہیں کیا؟

[5] میرے پیارے بھائیو! کیا خدا نے دُنیا کے غریبوں کو نہیں چُنا جو ایمان کے لحاظ سے دولتمند ہیں تا کہ وہ اُس بادشاہی میں شریک ہوں جس کا اُس نے اپنے محبّت رکھنے والوں سے وعدہ کیا ہُوا ہے؟ [6] لیکن تُم نے غریب آدمی کی بےعزّتی کی، کیا دولتمند ہی تُم

پر ظلم نہیں ڈھاتے اور تمہیں عدالتوں میں کھینچ کر نہیں لے جاتے؟ [۷] کیا یہ لوگ اِس اعلیٰ نام پر کفر نہیں بکتے جس سے تُم موسُوم ہو۔

[۸] اگر تُم پاک کلام کے اِس شاہی حکم کے مطابق کہ ”اپنے پڑوسی سے اپنی مانند محبّت رکھ،“ عمل کرتے ہو تو اچھا کرتے ہو۔ [۹] لیکن جب تُم جانبداری سے کام لیتے ہو تو گناہ کے مُرتکب ہوتے ہو اور شریعت تمہیں قصوُروار ٹھہراتی ہے۔ [۱۰] اگر کوئی ساری شریعت پر عمل کرے لیکن کسی ایک حکم کو نہ مانے تو وہ ساری شریعت کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ [۱۱] کیونکہ جس نے کہا کہ زِنا نہ کر اُس نے یہ بھی کہا کہ خُون نہ کر۔ پس اگر تُو نے زِنا تو نہیں کیا مگر خُون کر ڈالا تو بھی تُو شریعت کا نافرمان ٹھہرا۔

[۱۲] تُم اپنے قول وعمل میں اُن لوگوں کی مانند بنو جن کا اِنصاف آزادی کی شریعت کے مطابق ہوگا۔ [۱۳] اِس لیے کہ جس نے رحم نہیں کیا اُس کا اِنصاف بغیر رحم کے کیا جائے گا۔ رحم اِنصاف پر غالب آتا ہے۔

ایمان اور عمل

[۱۴] میرے بھائیو! اگر کوئی کہے کہ میں ایمان رکھتا ہُوں اور وہ اعمال نہ رکھتا ہو تو کیا فائدہ؟ کیا ایسا ایمان اُسے بچا سکتا ہے؟ [۱۵] اگر کسی بھائی یا بہن کے پاس پہننے کو کپڑے نہیں اور روزانہ کھانے کو روٹی نہیں [۱۶] اور تُم میں سے کوئی اُنہیں کہے کہ سلامتی کے ساتھ جاؤ، گرم رہو اور کھاؤ پیو، لیکن اُنہیں زندگی کی ضروری چیزیں نہ دے تو کیا فائدہ؟ [۱۷] اِسی طرح جس ایمان کے ساتھ اعمال نہیں وہ ایمان مُردہ ہے۔

[۱۸] ہو سکتا ہے کہ کوئی کہے کہ تُو ایمان رکھتا ہے اور میں اعمال رکھتا ہُوں، تُو بغیر اعمال کے اپنا ایمان مجھے دکھا اور میں اپنا ایمان اپنے اعمال سے تجھے دکھاؤں گا۔ [۱۹] تُو ایمان رکھتا ہے کہ خدا ایک ہے۔ اچھا کرتا ہے۔ یہ تو شیاطین بھی مانتے ہیں اور تھرتھراتے ہیں۔

[۲۰] بیوقوف! کیا تُو یہ بھی نہیں جانتا کہ ایمان عمل کے بغیر مُردہ ہے؟ [۲۱] جب ہمارے باپ ابرہام نے اپنے بیٹے اِضحاق کو قُربانگاہ کی نذر کیا تو کیا وہ اپنے اُس عمل سے راستباز نہیں ٹھہرایا گیا؟ [۲۲] دیکھا! اُس کا ایمان اُس کے اعمال کے ساتھ مل کر مُفید ٹھہرا اور کامل ہو گیا۔ [۲۳] یوں پاک کلام کی یہ بات پُوری ہوگئی کہ ابرہام خدا پر ایمان لایا اور یہ اُس کے لیے راستبازی گنا گیا اور وہ خدا کا دوست کہلایا۔ [۲۴] دیکھا! اِنسان عمل سے راستباز گنا جاتا ہے نہ فقط ایمان سے۔

[۲۵] اِسی طرح راحب فاحشہ بھی جب اُس نے قاصدوں کو پناہ دی اور دُوسرے راستہ سے رُخصت کر دیا تو کیا وہ اپنے اعمال سے راستباز نہ ٹھہری [۲۶] پس جس طرح بدن بغیر رُوح کے مُردہ ہے اُسی طرح ایمان بغیر اعمال کے مُردہ ہے۔

زبان کو قابو میں رکھنا

۳ میرے بھائیو! تُم میں سے بہت سے لوگ اُستاد بننے کی کوشش نہ کریں کیونکہ تُم جانتے ہو کہ ہم جو اُستاد ہیں دُوسروں کے مقابلہ میں زیادہ سزا پائیں گے۔ [۲] ہم سب کے سب اکثر خطا کرتے ہیں مگر کامل شخص وہ ہے جو کسی بات میں خطا نہیں کرتا۔ ایسا آدمی ہی سارے بدن کو قابو میں رکھ سکتا ہے۔

[۳] جب ہم گھوڑوں کے مُنہ میں لگام دے کر اُنہیں اپنے بس میں کر لیتے ہیں تو جدھر چاہیں موڑ سکتے ہیں۔ [۴] بڑے بڑے بادبانی جہاز جو تیز ہواؤں سے چلائے جاتے ہیں ایک چھوٹی سی پتوار کے ذریعہ ناخدا کی مرضی کے مطابق موڑے جا سکتے ہیں۔ [۵] اِسی طرح زبان بھی ایک چھوٹا سا عُضو ہے مگر بڑی شیخی مارتی ہے۔ دیکھو! ایک چھوٹی سی چنگاری سے کتنے بڑے جنگل میں آگ لگ جاتی ہے۔ [۶] زبان بھی ایک آگ ہے۔ زبان ہمارا وہ عُضو ہے جو اپنے اندر شرارت کی ایک دنیا سمیٹے ہُوئے ہے۔ یہ سارے جسم کو داغدار کر دیتی ہے۔ ساری زندگی کو جلا ڈالتی ہے اور جہنّم کی آگ سے جلتی رہتی ہے۔

[۷] اِنسان ہر قسم کے چوپایوں، پرندوں، کیڑے مکوڑوں اور دریائی جانوروں کو اپنے قابو میں کر سکتا ہے بلکہ کر بھی چُکا ہے۔ [۸] لیکن کوئی اِنسان زبان کو قابو میں نہیں کر سکتا۔ یہ مہلک زہر اُگلنے والی وہ بلا ہے جسے روکا نہیں جا سکتا۔

[۹] اِسی زبان سے ہم خداوند اور باپ کی حمد کرتے ہیں اور اِسی سے اِنسانوں کو جو خدا کی صورت پر پیدا کیے گئے ہیں بددعا دیتے ہیں۔ [۱۰] ایک ہی مُنہ سے مبارکباد اور بددعا نکلتی ہے۔ بھائیو! ایسا تو نہیں ہونا چاہئے۔ [۱۱] کیا چشمہ کے ایک ہی مُنہ سے میٹھا اور کھارا پانی نکل سکتا ہے؟ [۱۲] بھائیو! جس طرح انجیر کے درخت سے زیتون اور انگور کی بیل سے انجیر پیدا نہیں ہو سکتے اُسی طرح کھارے پانی کے چشمہ سے میٹھا پانی نہیں نکل سکتا۔

آسمانی حِکمت

[۱۳] تُم میں کون دانشمند اور سمجھدار ہے؟ جو ایسا ہے وہ اپنے اعمال کو اچھّے چال چلن کے وسیلہ سے ایسی فروتنی کے ساتھ ثابت کرے جو حِکمت سے پیدا ہوتی ہے [۱۴] لیکن اگر تُم میں تلخ مزاجی

اور تفرقہ پرستی پائی جاتی ہے تو شیخی نہ مارو اور نہ ہی حق کے خلاف دروغ گوئی سے کام لو۔ [۱۵] ایسی حکمت آسمان سے نہیں اُترتی بلکہ دُنیوی، نفسانی اور شیطانی ہوتی ہے۔ [۱۶] کیونکہ جہاں تلخ مزاجی اور فرقہ پرستی ہوتی ہے وہاں فساد اور ہر طرح کا بُرا کام بھی ہوتا ہے۔

[۱۷] لیکن جو حکمت آسمان سے آتی ہے، اوّل تو وہ پاک ہوتی ہے، پھر صُلح پسند، نرم مزاج، تربیّت پذیر، رحم اور اچھّے پھلوں سے لدی ہُوتی ہے۔ اُس میں تعصّب نہیں ہوتا۔ اُس میں ریاکاری نہیں پائی جاتی۔ [۱۸] صُلح کرانے والے جو صُلح کے ساتھ بوتے ہیں وہ راستبازی کی فصل اُگاتے ہیں۔

اِختلافات کا سبب

۴ تُم میں لڑائیاں اور جھگڑے کہاں سے آ گئے؟ کیا اُن خواہشوں سے نہیں جو تمہارے جسم کے اعضاء میں فساد پیدا کرتی ہیں؟ [۲] تُم کسی چیز کی خواہش کرتے ہو اور وہ تمہیں حاصل نہیں ہوتی۔ خُون کرتے ہو، حسَد کرتے ہو پھر بھی وہ چیز نہیں پا سکتے۔ تُم جھگڑتے اور لڑتے ہو مگر کچھ ہاتھ نہیں لگتا کیونکہ تُم خدا سے نہیں مانگتے۔ [۳] جب مانگتے ہو تو پاتے نہیں کیونکہ بُری نیّت سے مانگتے ہو تا کہ اپنی نفسانی خواہشوں کو پُورا کر سکو۔

[۴] اَے زِناکارو! کیا تمہیں معلوم نہیں کہ دُنیا سے دوستی رکھنا خدا سے دُشمنی کرنا ہے؟ جو کوئی دُنیا کا دوست بننا چاہتا ہے وہ اپنے آپ کو خدا کا دُشمن بناتا ہے۔ [۵] کیا تُم یہ سمجھتے ہو کہ پاک کلام کا یہ کہنا بے فائدہ ہے کہ پاک رُوح جو خدا نے ہمارے دلوں میں بسایا ہے بڑا غیرت مند ہے؟ [۶] مگر وہ تو زیادہ فضل کرتا ہے چنانچہ خدا کا کلام کہتا ہے:

> خدا مغرُوروں کا مقابلہ کرتا ہے
> مگر فروتنوں پر فضل کرتا ہے۔

[۷] پس خدا کے تابع رہو اور اِبلیس کا مقابلہ کرو تو وہ تُم سے بھاگ جائے گا۔ [۸] خدا کے نزدیک آؤ تو وہ تمہارے نزدیک آئے گا۔ اَے گنہگارو! اپنے ہاتھوں کو دھو کر صاف کر لو اور اَے دو دِلو! اپنے دلوں کو پاک کر لو۔ [۹] افسوس اور ماتم کرو اور روؤ۔ تمہاری ہنسی ماتم میں اور تمہاری خُوشی غم میں بدل جائے۔ [۱۰] خداوند کے سامنے فروتن بنو تو وہ تمہیں سربلند کرے گا۔

[۱۱] بھائیو! تُم آپس میں ایک دُوسرے کی بدگوئی نہ کرو۔ جو اپنے بھائی کی بدگوئی کرتا اور اُس پر اِلزام لگاتا ہے وہ شریعت کی بدگوئی کرتا ہے اور اُس پر اِلزام لگاتا ہے۔ اور اگر تُو شریعت پر اِلزام لگاتا ہے تو تُو شریعت پر عمل کرنے کی بجائے اُس کا مُنصِف بن بیٹھا ہے۔

[۱۲] شریعت کا دینے والا اور اُس کا مُنصِف صرف ایک ہی ہے جو بچا بھی سکتا ہے اور ہلاک بھی کر سکتا ہے۔ لیکن تُو کون ہے جو اپنے پڑوسی کا مُنصِف بن بیٹھا ہے؟

آنے والا کل

[۱۳] تُم جو یہ کہتے ہو کہ آج یا کل ہم فُلاں شہر میں جائیں گے، ایک برس وہاں ٹھہریں گے اور کاروبار کر کے روپیہ کمائیں گے۔ [۱۴] ذرا سُنو! تُم یہ بھی نہیں جانتے کہ کل کیا ہوگا؟ تمہاری زندگی چیز ہی کیا ہے؟ وہ صرف بھاپ کی مانند ہے جو تھوڑی دیر کے لیے نظر آتی اور پھر غائب ہو جاتی ہے۔ [۱۵] اِس کی بجائے تمہیں یہ کہنا چاہئے کہ اگر خدا کی مرضی ہو تو ہم زندہ رہیں گے اور یہ یا وہ کام بھی کریں گے۔ [۱۶] لیکن تُم شیخی مارتے ہو اور اُس پر فخر کرتے ہو۔ ایسا سب فخر بُرا ہے۔ [۱۷] پس جو بھلائی کرنا جانتا ہے مگر کرتا نہیں وہ گناہ کرتا ہے۔

دولتمندوں کو آگاہی

۵ اَے دولتمندو، سُنو! تُم اپنے اُوپر آنے والی مصیبتوں پر روؤ اور ماتم کرو۔ [۲] تمہارا مال گل سڑ گیا اور تمہارے کپڑے کیڑوں نے کھا لیے۔ [۳] تمہارے سونے اور چاندی کو زنگ لگ گیا۔ وہ زنگ تمہارے خلاف گواہی دے گا اور آگ کی طرح تمہارا گوشت کھا لے گا۔ دُنیا کا تو خاتمہ ہونے والا ہے اور تُم نے دولت کے انبار لگا لیے ہیں۔ [۴] دیکھو! تُم نے اپنے کھیتوں میں کام کرنے والوں کی مزدوری دغا کر کے روک لی۔ وہ مزدوری گویا چلّا رہی ہے اور فصل کاٹنے والوں کی فریاد قادرِ مطلق خدا کے کانوں تک پہنچ چکی ہے۔ [۵] تُم نے زمین پر عیش و عشرت کی زندگی گزاری اور خُوب مزے اُڑائے۔ تُم نے اپنے دلوں کو ذبح کے دِن کے لیے خُوب موٹا کر لیا۔ [۶] تُم نے راستباز شخص کو جو تمہارا مقابلہ نہیں کرتا، قصُوروار ٹھہرایا اور اُسے جان سے مار ڈالا۔

مصیبت میں صبر کرو

[۷] اِس لیے، اَے بھائیو! خداوند کے آنے تک صبر کرو۔ دیکھو، کسان زمین سے قیمتی پیداوار حاصل کرنے کے لیے خزاں اور بہار کی بارش کا صبر سے انتظار کرتا ہے۔ [۸] تُم بھی صبر کرو اور ثابت قدم رہو کیونکہ خداوند کی آمد نزدیک ہے۔ [۹] بھائیو! ایک دُوسرے کی شکایت کرنے سے باز رہو تا کہ تُم سزا نہ پاؤ۔ دیکھو! اِنصاف

کرنے والا دروازہ پر کھڑا ہے۔
[۱۰] بھائیو! جن نبیوں نے خداوند کے نام سے کلام کیا اُنہیں دُکھ اُٹھانے اور صبر کرنے کا نمونہ سمجھو۔ [۱۱] ہم اُنہیں اِس لیے مبارک کہتے ہیں کہ اُنہوں نے صبر سے زندگی گزاری۔ تُم نے ایّوب کے صبر کا حال سُنا ہے اور خداوند کی طرف سے اُس کا کیا انجام ہُوا یہ بھی جانتے ہو۔ اِس سے ظاہر ہوتا ہے کہ خداوند کس قدر رحمدل اور مہربان ہے۔
[۱۲] بھائیو! سب سے بڑھ کر یہ ہے کہ قسم نہ کھاؤ، نہ آسمان کی، نہ زمین کی، نہ کسی اور چیز کی۔ بلکہ ہاں کی جگہ ہاں کہو اور نہیں کی جگہ نہیں تاکہ سزا سے بچ سکو۔

دعا اور سلام

[۱۳] اگر تُم میں سے کوئی مصیبت زدہ ہے تو اُسے چاہیے کہ دعا کرے اور خُوش ہے تو خدا کی تعریف میں گیت گائے۔ [۱۴] اگر کوئی بیمار ہے تو وہ کلیسیا کے بزرگوں کو بُلائے اور وہ بزرگ خداوند کے نام سے بیمار کو تیل مل کر اُس کے لیے دعا کریں۔ [۱۵] ایسی دعا جو ایمان سے مانگی جائے گی اُس کے باعث بیمار بچ جائے گا۔ خداوند اُسے تندرستی بخشے گا اور اگر اُس نے گناہ کیے ہوں تو وہ بھی معاف کیے جائیں گے۔ [۱۶] اِس لیے تُم ایک دُوسرے کے سامنے اپنے گناہوں کا اِقرار کرو اور ایک دُوسرے کے لیے دعا کرو تاکہ شفا پاؤ کیونکہ راستباز کی دعا بڑی پُر اثر ہوتی ہے،
[۱۷] ایلیاہ ہماری طرح اِنسان تھا۔ اُس نے بڑے جوش سے دعا کی کہ بارش نہ ہو اور ساڑھے تین برس تک زمین پر بارش نہ ہُوئی۔ [۱۸] اُس نے پھر دعا کی تو آسمان سے بارش ہُوئی اور زمین نے فصلیں پیدا کیں۔
[۱۹] اَے میرے بھائیو! اگر تُم میں سے کوئی سچّی راہ سے پھر جائے اور کوئی اُسے واپس لے آئے [۲۰] تو یاد رکھے کہ گنہگار کو گمراہی سے پھیر لانے والا ایک جان کو مَوت سے بچائے گا اور بہت سے گناہوں پر پردہ ڈالے گا۔

پطرسؔ کا پہلا عام خط

پیش لفظ

پطرسؔ رسُول خداوند یسُوعؔ مسیح کے بارہ شاگردوں میں بڑی عزّت کی نظر سے دیکھا جاتا تھا۔ پطرسؔ سے دو خطوط منسُوب کیے جاتے ہیں۔ پہلا خط رُوم سے غالبًا ۶۳ - ۶۴ عیسوی کے درمیان ایشیائےؔ کوچک کے پانچ رُومی صوبوں کے مسیحیوں کو لکھا گیا تھا۔ علماء کا خیال ہے کہ یہ خط پطرسؔ نے اپنی زندگی کے آخری ایّام میں لکھا تھا جب کہ مسیحیوں پر رُومی حکومت کی طرف سے مظالم کا آغاز ہو چُکا تھا۔
پطرسؔ اِس خط میں مسیحیوں کو آگاہ کرتا ہے کہ اُنہیں مسیحی ہونے کی وجہ سے تکالیف کا سامنا کرنا ہوگا۔ وہ خداوند یسُوعؔ مسیح کی مثال دے کر مسیحیوں کو دُکھ اُٹھانے کے لیے تیّار کرتا ہے۔ بعض مسیحی جو اذیّت کے خوف سے اپنے مسیحی ایمان سے برگشتہ ہو رہے تھے اُنہوں نے اِس خط سے ہمّت پائی اور جب اذیّتوں کا دَور شرُوع ہُوا تو اُن میں سے بہت سے لوگ اپنے مسیحی ایمان پر ثابت قدم رہے۔ روایت ہے کہ پطرسؔ بھی صلیب پر چڑھا کر مار ڈالا گیا تھا۔
پطرسؔ کا دُوسرا خط بھی رُوم سے غالبًا ۶۴ عیسوی کے دَوران لکھا گیا۔ اِس خط کے لکھّے جانے کے کچھ عرصہ بعد پطرسؔ رسُول کو اپنی مَوت کا سانحہ پیش آیا۔
اِس خط میں کلیسیاؤں کو بعض جھوٹے نبیوں اور اُستادوں کی تعلیم سے خبردار رہنے کی ہدایت دی گئی ہے۔
پطرسؔ رسُول خداوند مسیح کی دوبارہ آمد کی حقیقت کا اِظہار کرتے ہُوئے مسیحیوں کو یاد دلاتا ہے کہ اگر وہ نیک زندگی بسر کریں گے، کلام کی سچّائی پر ایمان لائیں گے، سختیاں جھیلیں گے، خدا پر بھروسہ رکھّیں گے اور خداوند مسیح کے ظہُور کے منتظر رہیں گے تو نیک اجر پائیں گے۔

خط کا آغاز

۱ پطرسؔ کی طرف سے جو یسُوعؔ مسیح کا رسُول ہے،
اُن برگزیدہ مہاجروں کے نام جو پنطُسؔ، گلتیہ، کپّدُکیہ، آسیہؔ اور بتھُنیہؔ میں جابجا مقیم ہیں۔ ۲ تُم خدا باپ کے اِرادے سے پہلے ہی چُن لیے گئے ہو اور پاک رُوح کے ذریعہ پاک صاف ٹھہرائے گئے ہو تاکہ مسیح کے خُون کے چھڑکے جانے کے باعث اُس کے فرمانبردار بنے رہو:
تمہیں کثرت سے فضل اور اِطمینان حاصل ہوتا رہے۔

زندہ اُمید

۳ ہمارے خداوند یسُوعؔ مسیح کے خدا اور باپ کی حمد ہو جس نے یسُوعؔ کو مُردوں میں سے زندہ کر کے ہم پر بڑی رحمت کی اور ہمیں ایک زندہ اُمید کے لیے از سرِ نَو پیدا کیا۔ ۴ تاکہ ہم ایک غیر فانی، پاک اور لازوال میراث پائیں جو خدا کی طرف سے ہمارے لیے آسمان پر محفوظ ہے۔ ۵ وہ اپنی قدرت کے ذریعہ اور تمہارے ایمان کے وسیلہ سے تمہاری حفاظت کرتا ہے تاکہ تُم اُس نجات کو پا سکو جو آخری وقت میں ظاہر ہونے والی ہے۔ ۶ یہی وجہ ہے کہ تُم خُوشی مناتے ہو لیکن ہو سکتا ہے کہ تمہیں بھی طرح طرح کی آزمایشوں کی وجہ سے کچھ اور دیر تک غم زدہ ہونا پڑے۔ ۷ تاکہ تمہارا ایمان جو آگ میں تپے ہُوئے فانی سونے سے بھی زیادہ قیمتی ہے آزمایش کے وقت سچّا ثابت ہو اور یسُوعؔ مسیح کے ظاہر ہونے کے دِن تعریف، جلال اور عزّت کے لائق ٹھہرے۔ ۸ اگرچہ تُم نے یسُوعؔ کو نہیں دیکھا مگر اُس سے محبّت کرتے ہو۔ تُم ابھی بھی اُسے نظروں کے سامنے نہیں پاتے مگر اُس پر ایمان رکھتے ہو اور ایسی خُوشی مناتے ہو جو بیان سے باہر اور جلال سے بھری ہُوئی ہے ۹ کیونکہ تمہارے ایمان کا مقصد یہ ہے کہ تمہاری رُوحوں کو نجات حاصل ہو۔

۱۰ اِس نجات کے بارے میں نبیوں نے بہت تحقیق اور جُستجُو کی اور نبوّت کی کہ تُم پر فضل ہونے والا ہے۔ ۱۱ وہ یہ جاننا چاہتے تھے کہ جب اُنہوں نے مسیح کے دُکھ اُٹھانے اور جلال پانے کے بارے میں نبوّت کی تھی تو مسیح کا رُوح جو اُن میں تھا وہ کون سے اور کیسے وقت کی طرف اشارہ کر رہا تھا۔ ۱۲ اُن پر یہ بات روشن کی گئی کہ اُن کی یہ خدمت اپنے لیے نہیں بلکہ تمہارے لیے تھی۔ لہٰذا جو باتیں اُنہوں نے کہی تھیں اب خُوشخبری سُنانے والوں نے پاک رُوح کی مدد سے جو آسمان سے نازل ہُوا تمہیں بتائیں۔ فرشتے بھی اِن باتوں کو سمجھنے کی بڑی آرزو رکھتے ہیں۔

پاک زندگی

۱۳ اِس لیے اپنی عقل سے کام لو اور ہوشیار ہو جاؤ، سنجیدگی سے زندگی گزارو اور اُس فضل پر پُوری اُمید رکھّو جو تُم پر یسُوعؔ مسیح کے ظاہر ہونے کے وقت ہوگا۔ ۱۴ خدا کے فرمانبردار فرزند بن کر اُس پُرانی ہوس پرستی کو چھوڑ دو جس کے پیچھے تُم اپنی جہالت کے زمانہ میں لگے رہتے تھے۔ ۱۵ بلکہ جس طرح تمہارا بُلانے والا پاک ہے اُسی طرح تُم بھی اپنے سارے چال چلن میں پاک رہو۔ ۱۶ کیونکہ لکھا ہے کہ پاک بنو کیونکہ میں پاک ہُوں۔

۱۷ جب تُم دعا کرتے وقت خدا کو "اَے باپ" کہہ کر پکارتے ہو جو بغیر طرفداری کے ہر شخص کے عمل کے مطابق اُس کا اِنصاف کرتا ہے تو تُم بھی دُنیا میں اپنی مُسافرت کے زمانہ کو خوف کے ساتھ گزارو۔ ۱۸ کیونکہ تُم جانتے ہو کہ تُم نے اُس نکمّے چال چلن سے خلاصی پائی ہے جو تمہیں تمہارے باپ دادا سے ملا تھا۔ لیکن یہ مخلصی تُم نے سونے یا چاندی ایسی فانی چیزوں کے ذریعہ سے نہیں ۱۹ بلکہ ایک بے عیب اور بے داغ برّے یعنی مسیح کے خُون سے پائی ہے۔ ۲۰ وہ دُنیا کے وجود میں آنے سے پیشتر ہی چُن لیا گیا تھا لیکن تمہارے لیے اُس کا ظہُور اِن آخری ایّام میں ہُوا۔ ۲۱ تُم اُسی کے وسیلہ سے خدا پر ایمان لائے ہو جسے خدا نے مُردوں میں سے زندہ کیا اور جلال بخشا تاکہ تمہارا ایمان اور تمہاری اُمید خدا پر قائم ہو۔

۲۲ چونکہ تُم نے حق کے تابع ہو کر اپنے آپ کو پاک کیا ہے اور تُم میں بے ریا اور برادرانہ اُلفت کا جذبہ پیدا ہو گیا ہے اِس لیے دل و جان سے آپس میں بہت محبّت رکھّو۔ ۲۳ تُم فانی تُخم سے نہیں بلکہ خدا کے زندہ اور ابدی کلام کے وسیلہ سے از سرِ نَو پیدا ہُوئے ہو۔ ۲۴ کیونکہ

بشر گھاس کی مانند ہے،
اور اُس کی ساری شان و شوکت گھاس کے پھُول کی مانند
گھاس سُوکھ جاتی ہے اور پھُول گر جاتا ہے،
۲۵ لیکن خدا کا کلام ابد تک قائم رہتا ہے۔

یہ وہی کلام ہے جس کی خُوشخبری تمہیں سُنائی گئی تھی۔

۲ پس ہر قسم کی بُرائی، فریب، ریاکاری، حسد اور بدگوئی کو دُور کر دو ۲ اور نَوزاد بچّوں کی طرح خالص رُوحانی دُودھ کے مشتاق رہو تاکہ اُس سے طاقت پا کر بڑھتے جاؤ اور نجات حاصل کرو ۳ بشرطیکہ تُم نے خداوند کے مہربان ہونے کا مزہ چکھا ہے۔

زندہ پتھّر اور پاک قوم

[4] جب تُم اُس زندہ پتھّر کے پاس آتے ہو جسے آدمیوں نے ردّ کر دیا تھا لیکن خدا نے قیمتی سمجھ کر چُن لیا تھا [5] تو تُم بھی زندہ پتھّروں کی طرح ایک رُوحانی گھر کی تعمیر کے لیے چُنے جاتے ہو تا کہ تُم وہاں مُقدّس کاہنوں کا فرقہ بن کر ایسی رُوحانی قُربانیاں پیش کرو جو یسُوعؔ مسیح کے وسیلہ سے خدا کے حضُور میں مقبُول ہوتی ہیں۔ [6] کیونکہ پاک کلام میں آیا ہے:

دیکھو! میں صِیّونؔ میں
کونے کا چُنا ہُوا اور قیمتی پتھّر رکھ رہا ہُوں،
جو اُس پر ایمان لائے گا
کبھی شرمندہ نہ ہوگا۔

[7] تُم ایمان لانے والوں کے لیے تو وہ پتھّر قیمتی ہے لیکن ایمان نہ لانے والوں کے لیے،

مِعماروں کی طرف سے ردّ کیا ہُوا پتھّر ہی
کونے کے سِرے کا پتھّر ہو گیا۔

[8] اور

ٹھیس لگنے کا پتھّر
اور ٹھوکر کھانے کی چٹان بن گیا۔

وہ کلام پر ایمان نہ لانے کی وجہ سے ٹھوکر کھاتے ہیں اور اِسی کے لیے وہ مُقرّر بھی ہُوئے تھے۔

[9] لیکن تُم ایک چُنی ہُوئی نسل، شاہی کاہنوں کی جماعت، مُقدّس قوم اور ایسی اُمّت ہو جو خدا کی خاص مِلکیّت ہے تا کہ تمہارے ذریعہ اُس کی خُوبیاں ظاہر ہوں جس نے تمہیں اندھیرے سے اپنی عجیب روشنی میں بُلایا ہے [10] پہلے تُم کوئی اُمّت ہی نہ تھے، اب خدا کی اُمّت بن گئے ہو۔ تُم جو پہلے خدا کی رحمت سے محرُوم تھے اب اُس کی رحمت کو پا چُکے ہو۔

[11] عزیزو! تُم جو مہاجروں اور پردیسیوں کی طرح زندگی گزار رہے ہو، میں تمہاری منّت کرتا ہُوں کہ تُم اُن بُری جسمانی خواہشوں سے دُور رہو جو تمہاری رُوح سے لڑائی کرتی رہتی ہیں۔ [12] اور غیر قوموں میں اپنا چال چلن ایسا نیک رکھّو کہ اُن کے اِس اِلزام کے باوجُود کہ تُم بدکار ہو وہ تمہارے نیک کاموں کو اپنی آنکھوں سے دیکھ سکیں اور اِن کی وجہ سے خدا کے ظہُور کے دِن اُس کی تمجید کر سکیں۔

مسیحی فرائض

[13] خداوند کی خاطر، اِنسان کے اِنتظام کے تابع رہو۔ بادشاہ کے اِس لیے کہ وہ سب سے اعلیٰ اختیار والا ہے۔ [14] حاکموں کے اِس لیے کہ خدا نے اُنہیں بدکاروں کو سزا دینے اور نیکوکاروں کو شاباش کہنے کے لیے مُقرّر کیا ہے۔ [15] کیونکہ خدا کی مرضی یہ ہے کہ تُم نیکی کرو اور نادان لوگوں کے مُنہ بند کرو تا کہ وہ جہالت کی باتیں نہ کہہ سکیں۔ [16] تُم آزاد لوگوں کی طرح رہو لیکن اپنی آزادی کو بدکاری کا پردہ مت بناؤ بلکہ خدا کے بندوں کی طرح زندگی بسر کرو۔ [17] سب کی عزّت کرو، اپنی برادری سے محبّت رکھّو، خدا سے ڈرو اور بادشاہ کی تعظیم کرو۔

[18] نوکرو! اپنے مالکوں کے تابع رہو اور اُن کا خوف مانو چاہے وہ نیک اور حلیم ہوں چاہے بدمزاج۔ [19] اگر کسی سے اِنصاف نہیں کیا جا رہا ہے لیکن وہ خدا کا خیال کرتے ہُوئے دُکھ اُٹھاتا اور تکلیفوں کو برداشت کرتا ہے تو یہ بات قابلِ تعریف ہے۔ [20] لیکن اگر تُم نے قصُور کر کے تھپّڑ کھائے اور صبر کیا تو کیا یہ کوئی فخر کی بات ہے؟ ہاں، اگر نیکی کرنے کے باوجُود دُکھ پاتے اور صبر سے کام لیتے ہو تو یہ بات خدا کے نزدیک پسندیدہ ہے۔ [21] تُم بھی اِسی قسم کے چال چلن کے لیے بُلائے گئے ہو کیونکہ مسیح نے تمہارے لیے دُکھ اُٹھا کر ایک مثال قائم کر دی تا کہ تُم اُس کے نقشِ قدم پر چل سکو۔

[22] اُس نے نہ تو کبھی گناہ کیا نہ اُس کے مُنہ سے کوئی مکر کی بات نکلی۔

[23] نہ اُس نے گالیاں کھا کر کبھی گالی دی، نہ دُکھ پا کر کبھی کسی کو دھمکایا، بلکہ اپنے آپ کو خدا کے سپرد کر دیا جو اِنصاف سے عدالت کرتا ہے۔ [24] وہ خُود اپنے ہی بدن پر ہمارے گناہوں کا بوجھ لیے ہُوئے صلیب پر چڑھ گیا تا کہ ہم گناہوں کے اعتبار سے مُردہ ہو جائیں مگر راستبازی کے اعتبار سے زندہ ہو جائیں۔ اُسی کے مار کھانے سے تُم نے شفا پائی۔ [25] پہلے تُم بھیڑوں کی طرح بھٹکتے پھرتے تھے لیکن اب اپنی رُوحوں کے چرواہے اور نگہبان کے پاس لَوٹ آئے ہو۔

میاں بیوی کے لیے نصیحت

۳ بیویو! تُم بھی اپنے اپنے شوہروں کی تابع رہو تا کہ اگر اُن میں بعض جو پاک کلام کو نہ بھی مانتے ہوں تمہارے کہے

بغیر ہی تمہارے نیک چال چلن کی وجہ سے قائم ہوسکیں۔ [۲] کیونکہ وہ دیکھیں گے کہ تُم خدا کا خوف رکھتی ہو اور تمہارا چال چلن کیسا پاکیزہ ہے۔ [۳] صرف ظاہری خُوبصورتی کا خیال مت کرو جو بالوں کی سجاوٹ، سونے کے زیورات اور قیمتی لباس کی محتاج ہوتی ہے [۴] بلکہ تُم باطنی آرایش کی طرف دھیان دو یعنی حلیم اور نرم مزاج رہو۔ یہ خُوبیاں غیر فانی ہیں اور خدا کی نظر میں باطنی حُسن کی بڑی قدر ہے۔ [۵] کیونکہ خدا پر اُمید رکھنے والی مُقدّس عورتیں پچھلے زمانہ میں بھی اپنے آپ کو اِسی طرح سنوارتی تھیں اور اپنے شوہروں کی تابع رہتی تھیں۔ [۶] جیسے سارہ جو اپنے شوہر ابرہام کی اطاعت گزار تھی اور اُسے اپنا آقا تسلیم کرتی تھی۔ اگر تُم بھی نیکی کرو اور خوف کا شکار نہ ہو تو تُم سارہ کی بیٹیوں کی طرح ہو۔

[۷] شوہرو! تُم بھی اپنی بیویوں کے ساتھ سمجھداری سے زندگی بسر کرو اور چونکہ عورت ذات تُم سے نازک تر ہے اِس لیے اُس کا خیال رکھو اور یوں سمجھو کہ تُم دونوں زندگی کی نعمتوں میں برابر کے شریک ہو تا کہ تمہاری دعائیں بے اثر نہ رہیں۔

نیکی کی خاطر دُکھ سہنا

[۸] غرض تُم سب ایک دل ہو کر رہو، ہمدردی سے کام لو، برادرانہ محبّت سے پیش آؤ، نرم دل اور فروتن بنو۔ [۹] بدی کے بدلے بدی نہ کرو اور گالی کا جواب گالی سے نہ دو بلکہ اِس کے برعکس برکت چاہو کیونکہ خدا نے تمہیں برکت کے وارث ہونے کے لیے بُلایا ہے۔ [۱۰] چنانچہ

جو کوئی خُوشی کی زندگی گزارنا چاہے
اور اچھّے دِن دیکھنے کا خواہشمند ہو
وہ زبان کو بدی سے
اور ہونٹوں کو دغا کی باتوں سے باز رکھّے۔
[۱۱] بدی سے دُور رہے اور بھلائی کرے؛
صُلح کا طالب ہو اور اُس کے لیے کوشش کرتا رہے۔
[۱۲] کیونکہ خداوند کی نظر راستبازوں پر ہے
اور اُس کے کان اُن کی دعاؤں پر لگے رہتے ہیں،
مگر وہ بدکاروں سے
مُنہ موڑ لیتا ہے۔

[۱۳] اگر تُم سرگرمی کے ساتھ نیکی کرنا چاہتے ہو تو کون تُم سے بُرائی کرے گا؟ [۱۴] اگر تُم راستبازی کی خاطر دُکھ بھی اُٹھاؤ تو مبارک ہو۔ اُن کی دھمکیوں سے مت ڈرو اور نہ ہی گھبراؤ۔ [۱۵] مسیح کو اپنے دلوں میں خداوند مان کر اُسے مُقدّس سمجھو اور اگر کوئی تُم سے تمہاری اُمید کے بارے میں دریافت کرے تو اُسے جواب دینے کے لیے ہمشہ تیّار رہو۔ لیکن نرم مزاجی اور اِحترام کے ساتھ۔ [۱۶] اپنی نیّت صاف رکھو تا کہ تمہارے خلاف بُری باتیں کہنے والے تمہارا نیک چال چلن دیکھ کر اپنے کیے پر پشیمان ہوں۔ [۱۷] اگر خدا کی یہی مرضی ہے کہ تُم نیکی کر کے دُکھ اُٹھاؤ تو یہ بدی کر کے دُکھ اُٹھانے سے بہتر ہے۔ [۱۸] اِس لیے کہ مسیح نے بھی یعنی راستباز نے ناراستوں کے گناہوں کے بدلہ میں ایک ہی بار دُکھ اُٹھایا تا کہ وہ تمہیں خدا تک پہنچائے۔ وہ جسم کے اعتبار سے تو مارا گیا لیکن رُوح کے اعتبار سے زندہ کیا گیا۔ [۱۹] اِسی حالت میں اُس نے جا کر قیدی رُوحوں میں منادی کی۔ [۲۰] یہ اُن لوگوں کی رُوحیں ہیں جنھوں نے نُوح کے زمانہ میں خدا کی نافرانی کی تھی۔ حالانکہ خدا نے صبر کر کے اُنہیں توبہ کرنے کا موقع بخشا تھا۔ اُس وقت نُوح کشتی تیّار کر رہا تھا جس میں صرف آٹھ اشخاص سوار ہو کر پانی سے صحیح سلامت بچ نکلے تھے۔ [۲۱] جو بپتسمہ یسُوع مسیح کے جی اُٹھنے کے وسیلہ سے اب تمہیں بچاتا ہے اُسی پانی کے مشابہ ہے۔ یہ نہیں کہ تمہارے جسم کی گندگی دُھل جاتی ہے بلکہ تُم نیک نیّتی کے ساتھ خدا کی آرزو کرنے لگتے ہو۔ [۲۲] وہ آسمان پر جا کر خدا کی دائیں طرف بیٹھ گیا ہے اور فرشتے، قوّتیں اور اختیارات اُس کے تابع کیے گئے ہیں۔

پاکیزہ زندگی

۴ چونکہ مسیح نے جسم کے اعتبار سے دُکھ اُٹھایا تھا لہٰذا تُم بھی ایسے ہی ارادے سے مسلّح ہو جاؤ کیونکہ جس نے جسم کے اعتبار سے دُکھ اُٹھایا وہ گناہ سے باز رہا۔ [۲] اب تُم دُنیا میں اپنی باقی زندگی نفسانی خواہشات کے مطابق نہیں بلکہ خدا کی مرضی کے مطابق گزارو۔ [۳] کیونکہ تُم نے پہلے ہی اپنی زندگی کا بیشتر حِصّہ غیر قوموں کی طرح شہوت پرستی، بدنیّتی، شراب نوشی، ناچ رنگ، نشہ بازی اور مکروہ قسم کی بُت پرستی میں گزار دیا۔ [۴] اور اب تُم ایسی بدچلنی میں اُن کا ساتھ نہیں دیتے تو اُنہیں تعجب ہوتا ہے اور وہ تمہیں بُرا بھلا کہتے ہیں۔ [۵] لیکن اُنہیں اُسی کو جو زندہ اور مُردوں کا اِنصاف کرنے کو تیّار ہے حساب دینا پڑے گا۔ [۶] اور اُنہیں جو اب مَر چکے ہیں، اِسی لیے خُوشخبری سُنائی گئی تھی کہ اُن کا اِنصاف جسمانی طور پر تو دُوسرے اِنسانوں کے مطابق ہو لیکن رُوحانی طور پر وہ خدا کے مطابق زندہ رہیں۔

[۷] دُنیا کے خاتمہ کا وقت نزدیک آ پہنچا ہے، اِس لیے ہوشیار رہو تا کہ خُوب دعا کر سکو۔ [۸] سب سے اہم بات تو یہ ہے کہ آپس

میں بڑی محبّت سے رہو کیونکہ محبّت بہت سے گناہوں پر پردہ ڈال دیتی ہے۔ ۹ بڑبڑائے بغیر مسافر پروری میں لگے رہو۔ ۱۰ خدا نے تُم میں سے ہر ایک کو کوئی نہ کوئی نعمت عطا کی ہے لہٰذا اُن نعمتوں کو اچھے مُختاروں کی طرح ایک دُوسرے کی خدمت کرنے میں صرف کرو۔ ۱۱ اگر کوئی کچھ بیان کرے تو اِس طرح کرے گویا کلامِ خداوندی پیش کر رہا ہے۔ اگر کوئی خدمت کرے تو وہ خدا سے قوّت پا کر اُسے انجام دے تاکہ سب باتوں میں یسُوعؔ مسیح کے وسیلہ سے خدا کا جلال ظاہر ہو۔ اُس کا جلال اور اُس کی سلطنت ہمیشہ تک باقی رہے۔ آمین۔

مسیحی ہونے کے باعث دُکھ اُٹھانا

۱۲ عزیزو! مصیبت کی آگ جو تُم میں بھڑک اُٹھی ہے وہ تمہاری آزمایش کے لیے ہے۔ اِس کی وجہ سے تعجب نہ کرو کہ تمہارے ساتھ کوئی انوکھی بات ہو رہی ہے۔ ۱۳ بلکہ خُوشی کے ساتھ مسیح کے دُکھوں میں شریک ہوتے جاؤ تاکہ جب اُس کے جلال کے ظاہر ہونے کا وقت آئے تو تُم اور بھی خُوش و خُرّم ہو سکو۔ ۱۴ اگر مسیح کے نام کے سبب سے تمہیں ملامت کی جاتی ہے تو تُم مبارک ہو کیونکہ جلال کا رُوح جو خدا کا رُوح ہے تُم پر سایہ کیے ہُوئے ہے۔ ۱۵ لیکن ایسا نہ ہو کہ تُم میں سے کوئی کسی کو مار ڈالنے، چوری یا بدکاری کرنے یا دُوسروں کے کام میں دخل دینے کی وجہ سے دُکھ اُٹھائے۔ ۱۶ لیکن اگر وہ مسیحی ہونے کی وجہ سے دُکھ اُٹھائے تو شرمائے نہیں بلکہ اِس نام کی وجہ سے خدا کی تمجید کرے۔ ۱۷ کیونکہ وہ وقت آ پہنچا ہے کہ خدا کے گھر سے عدالت شروع ہو اور جب اُس کی ابتدا ہم ہی سے ہوگی تو اُن کا انجام کیا ہوگا جو خدا کے کلام کو نہیں مانتے۔ ۱۸ اور

جب راستباز ہی مشکل سے نجات پائے گا،
تو بے دین اور گنہگار کا حشر کیا ہوگا؟

۱۹ پس جو لوگ خدا کی مرضی کے مطابق دُکھ اور تکلیف برداشت کرتے ہیں اُنہیں چاہیے کہ وہ اپنے آپ کو وفادار خالق کے سپُرد کریں اور نیکی کرتے رہیں۔

بزرگوں اور جوانوں کو نصیحت

تُم میں جو لوگ کلیسیا کے بزرگ ہیں میں اُنہیں ایک بزرگ کی حیثیت سے نصیحت کرتا ہُوں۔ کیونکہ میں مسیح کے دُکھوں کا گواہ ہُوں اور اُس کے ظاہر ہونے والے جلال میں بھی شریک ہُوں۔ ۲ تُم خدا کے گلّہ کی جو تمہارے سپُرد کیا گیا ہے نگہبانی کرو۔ اِس کام کو روپے پیسے کے لالچ سے نہیں بلکہ محض خدمت کے جذبہ سے خدا کا کام سمجھ کر خُوشی سے انجام دو۔ ۳ اور جو لوگ تمہارے سپُرد ہیں اُن پر حکم نہ چلاؤ بلکہ گلّہ کے لیے نمونہ بنو ۴ اور جب اعلیٰ گلّہ بان یعنی مسیح ظاہر ہوگا تو تُم ایسا جلالی سہرا پاؤ گے جو کبھی نہیں مُرجھائے گا۔

۵ جوانو! تُم بھی بزرگوں کے تابع رہو اور فروتنی سے ایک دُوسرے کی خدمت کرنے کے لیے کمربستہ رہو کیونکہ

خدا مغروروں کا مخالف ہے
لیکن فروتنوں پر فضل کرتا ہے۔

۶ پس خدا کے قوی ہاتھ کے نیچے فروتنی سے رہو تاکہ وہ مناسب وقت پر تمہیں سربلندی عطا فرمائے۔ ۷ اپنی ساری فکریں اُس پر ڈال دو کیونکہ وہ تمہاری فکر کرتا ہے

۸ ہوشیار اور خبردار رہو کیونکہ تمہارا دشمن اِبلیس دھاڑتے ہُوئے شیرِ ببر کی مانند ڈھُونڈتا پھرتا ہے کہ کس کو پھاڑ کھائے۔ ۹ اُس کا مُقابلہ کرو اور ایمان میں مضبُوط رہو۔ مت بھولو کہ تمہارے مسیحی بھائی جو دُنیا میں ہیں وہ بھی ایسے ہی دُکھوں سے دوچار ہیں۔

۱۰ خدا نے جو سارے فضل کا سرچشمہ ہے مسیح کے ذریعہ تمہیں اپنے دائمی جلال میں شریک ہونے کے لیے بُلایا ہے اور اگرچہ تُم تھوڑی مُدّت تک دُکھ اُٹھاؤ گے لیکن بعد میں خدا آپ ہی تمہیں کامل کرکے قائم اور مضبُوط کردے گا۔ ۱۱ بادشاہی ہمیشہ تک اُسی کی ہے۔

آخری دعا اور سلام

۱۲ میں نے سِلوانُسؔ یعنی سِیلاسؔ کے ہاتھ سے یہ مختصر سا خط لکھوا کر تمہیں بھیجا ہے تاکہ تمہاری حوصلہ افزائی ہو۔ میں گواہی دیتا ہُوں کہ خدا کا سچّا فضل یہی ہے اِس پر قائم رہنا۔

۱۳ بابلؔ میں تمہاری طرح ایک برگزیدہ کلیسیا ہے جو تمہیں سلام کہتی ہے۔ میرا بیٹا مرقُسؔ بھی تمہیں سلام کہتا ہے۔ ۱۴ ایک دُوسرے کو محبّت سے چوُم کر سلام کرو۔ تُم سب کو جو مسیح میں ہو اِطمینان حاصل ہوتا رہے۔

پطرسؔ کا دُوسرا عام خط

خط کا آغاز

۱ شمعُونؔ پطرس کی طرف سے جو یسُوعؔ مسیح کا غُلام اور رسُول ہے،

اُن لوگوں کے نام جنہوں نے ہماری طرح وہی قیمتی اِنعام پایا ہے جو ہمیں ہمارے خدا اور نجات دینے والے یسُوعؔ مسیح کی راستبازی کے وسیلہ سے بخشا گیا ہے۔

[2] ہمارے خدا اور خداوند یسُوعؔ کی پہچان کے وسیلہ سے تمہیں فضل اور اِطمینان کثرت سے حاصل ہوتا رہے۔

مسیحیوں کا بُلایا اور چُنا جانا

[3] اُس کی اِلٰہی قدرت نے ہمیں ہر وہ چیز عطا کی ہے جو زندگی اور دینداری کے لیے ضروری ہے۔ ہمیں یہ سب کچھ اُسی کی پہچان کے وسیلہ سے بخشا گیا ہے جس نے ہمیں اپنے جلال اور نیکی کے ذریعہ بُلایا ہے۔ [4] یوں اُس نے ہم سے بڑے بڑے اور بیش قیمت وعدے کیے تاکہ اُن کے وسیلہ سے تُم دُنیا کی خرابی سے جو بُری خواہشوں سے پیدا ہوتی ہے بھاگ کر ذاتِ الٰہی میں شریک ہو سکو۔

[5] لہٰذا خُوب کوشش کرو کہ تمہارے ایمان میں اَخلاق کا، اَخلاق میں علم کا، [6] علم میں پرہیزگاری کا، پرہیزگاری میں صبر کا، صبر میں دینداری کا، [7] دینداری میں بھائی چارے کا اور بھائی چارے میں محبّت کا اِضافہ ہوتا چلا جائے۔ [8] اگر یہ خُوبیاں تُم میں موجُود ہیں اور اِن میں اِضافہ ہوتا جا رہا ہے تو تُم ہمارے خداوند یسُوعؔ مسیح کی پہچان میں بیکار اور بے پھل نہیں ہو گے۔ [9] لیکن جس میں یہ خُوبیاں موجُود نہیں وہ کوتاہ نظر بلکہ اندھا ہے اور بھُول بیٹھا ہے کہ اُس کے پچھلے گناہ دھوئے جا چُکے ہیں۔

[10] پس اَے بھائیو! اپنے بُلائے جانے اور چُنے جانے کو یقینی بنانے کے خُوب مُشتاق رہو کیونکہ اگر ایسا کرو گے تو کبھی ٹھوکر نہ کھاؤ گے۔ [11] بلکہ ہمارے خداوند اور نجات دینے والے یسُوعؔ مسیح کی ابدی بادشاہی میں بڑی عزّت کے ساتھ داخل کیے جاؤ گے۔

پطرس کی نبوّت

[12] اگرچہ تُم اِن باتوں سے واقف ہو اور اُس سچّائی پر جو تمہیں حاصل ہے قائم ہو تو بھی میں تمہیں یہ باتیں ہمیشہ یاد دلاتا رہُوں گا۔ [13] میں تو مُناسب سمجھتا ہُوں کہ جب تک میں زندہ ہُوں اِن باتوں کو یاد دلا دلا کر تمہیں اُبھارتا رہُوں۔ [14] لیکن میں جانتا ہُوں کہ میں جلد ہی اِس دُنیا میں سے کُوچ کرنے والا ہُوں کیونکہ ہمارے خداوند یسُوعؔ مسیح نے مجھ پر یہ بات بخوبی روشن کر دی ہے۔ [15] لہٰذا میری کوشش یہی رہے گی کہ میرے مرنے کے بعد بھی تُم اِن باتوں کو ہمیشہ یاد رکھ سکو۔

[16] کیونکہ جب ہم نے اپنے خداوند یسُوعؔ مسیح کی قدرت اور اُس کے ظہور کے بارے میں تمہیں واقف کیا تھا تو من گھڑت کہانیوں سے کام نہیں لیا تھا بلکہ ہم نے اُس کی عظمت کو اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔ [17] جب خدا باپ نے مسیح کو عزّت اور جلال بخشا اور اُس اعلیٰ جلال میں سے اُسے یہ آواز آئی کہ یہ میرا پیارا بیٹا ہے، جس سے میں خُوش ہُوں۔ [18] اور جب ہم اُس کے ساتھ مُقدّس پہاڑ پر موجُود تھے تو ہم نے خُود یہ آواز آسمان سے آتی ہُوئی سُنی تھی۔

[19] اور ہمارے پاس نبیوں کا وہ کلام ہے جو بڑا معتبر ہے اور تُم اچھّا کرتے ہو کہ اُس پر غور کرتے رہتے ہو کیونکہ وہ ایک چراغ ہے جو اندھیرے میں روشنی دیتا ہے اور دیتا رہے گا جب تک پَو نہ پھٹے اور صبح کے ستارے کی روشنی تمہارے دلوں میں چمکنے نہ لگے۔ [20] لیکن پہلے یہ بات جان لو کہ کوئی شخص پاک کلام کی کسی نبوّت کی تفسیر اپنے طور پر نہیں کر سکتا۔ [21] کیونکہ نبوّت کی کوئی بات اِنسان کی اپنی خواہش سے کبھی نہیں ہُوئی بلکہ لوگ پاک رُوح کے الہام سے خدا کی طرف سے کلام کرتے تھے۔

جھُوٹے نبی اور جھُوٹے اُستاد

۲ جس طرح بنی اِسرائیل میں جھُوٹے نبی موجُود تھے اُسی طرح تُم میں جھُوٹے اُستاد اُٹھ کھڑے ہوں گے جو چوری چھُپے ہلاک کرنے والی بدعتیں شروع کریں گے اور اُس مالک کا بھی اِنکار کر دیں گے جس نے اُنہیں قیمت دے کر چھُڑایا ہے۔ یہ لوگ اپنے آپ کو جلد ہی ہلاکت میں ڈالیں گے۔ [2] بہت سے لوگ اُن کی شہوت پرستی کی پیروی کرنے لگیں گے جس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ طریقِ حق بدنام ہو کر رہ جائے گا۔ [3] ایسے اُستاد لالچ سے باتیں بنا بنا کر تُم سے ناجائز فائدہ اُٹھائیں گے۔ لیکن اُن پر بہت پہلے ہی سزا کا حکم ہو چُکا ہے اور ہلاکت اُن کی منتظر ہے۔

[4] جب خدا نے گناہ کرنے والے فرشتوں کو نہ چھوڑا بلکہ جہنّم میں بھیج کر تاریک غاروں میں ڈال دیا تاکہ عدالت کے دِن تک

حراست میں رہیں۔ ۵ اور پُرانے زمانے کے لوگوں کو بھی نہ چھوڑا بلکہ بے دینوں کی زمین پر طوفان بھیج کر صرف راستبازی کی منادی کرنے والے نُوحؔ کو اور سات دیگر اشخاص کو بچالیا ۶ اور سدُومؔ اور عمورؔہ کے شہروں کو جلا کر راکھ کر دیا تاکہ آیندہ زمانہ کے بے دینوں کو عبرت ہو۔ ۷ اور راستباز لُوطؔ کو جو بے دینوں کے ناپاک چال چلن سے تنگ آ چُکا تھا بچالیا۔ ۸ وہ راستباز اُن میں رہ کر اُن کے خلافِ شرع کاموں کو دِن رات دیکھتا اور اُن کے بارے میں سُنتا تھا اور اُس کا پاک دل اندر ہی اندر کُڑھتا رہتا تھا۔ ۹ تو وہ خداوند دینداروں کو آزمایشوں سے بچانا جانتا ہے اور بدکاروں کو روزِ عدالت تک سزا میں گرفتار رکھنا بھی جانتا ہے۔ ۱۰ خصوصاً اُن کو جو جسم کی ناپاک شہوتوں کے غُلام ہو جاتے ہیں اور اختیار والوں کو ناچیز سمجھنے لگ جاتے ہیں۔

یہ گستاخ اور خُود رائے ہوتے ہیں اور عزّت دار لوگوں پر لعن طعن کرنے سے نہیں ڈرتے ۱۱ اگرچہ فرشتے طاقت اور قدرت میں اُن سے بڑے ہیں لیکن وہ بھی خداوند کے حضُور میں اُن پر اِلزام لگاتے وقت لعن طعن سے کام نہیں لیتے۔ ۱۲ یہ اُن جنگلی جانوروں کی مانند ہیں جو شکار کیے جانے اور ہلاک ہونے کے لیے پیدا ہُوئے ہیں اور جن باتوں کو سمجھتے نہیں اُن پر بھی لعنت بھیجتے ہیں۔ یہ لوگ جانوروں کی طرح ہلاک ہو جائیں گے۔

۱۳ یہ اپنے بُرے کاموں کا بدلہ پائیں گے۔ اِنہیں دِن دہاڑے عیّاشی کرنے میں مزا آتا ہے۔ یہ گھنونے داغ اور دھبّے ہیں، تمہارے ساتھ کھانے پینے میں شریک ہو کر اپنی دغابازیوں سے عیش وعشرت کرتے ہیں۔ ۱۴ اِن کی ہوس پرست نگاہوں سے کوئی عورت محفوظ نہیں رہتی۔ یہ گناہ سے باز نہیں رہ سکتے۔ یہ کمزور دلوں کو پھانسنا خُوب جانتے ہیں۔ اِن کے دل لالچ سے بھرے ہُوئے ہیں۔ یہ لعنت کے فرزند ہیں۔ ۱۵ یہ لوگ سیدھی راہ چھوڑ کر بھٹک گئے اور بعوؔر کے بیٹے بلعاؔم کی راہ چل پڑے جس نے ناراستی کی کمائی کو عزیز جانا۔ ۱۶ لیکن اُس کی بے زبان گدھی نے اُس کی خطا پر اُسے ملامت کی اور اِنسان کی طرح کلام کر کے اُسے اُس کی دیوانگی سے باز رکھا۔

۱۷ یہ لوگ اندھے کنوئیں ہیں اور اُس کہر کی مانند ہیں جسے تیز ہوا اُڑا لے جاتی ہے۔ بڑی سخت تاریکی اُن کی منتظر ہے۔ ۱۸ یہ لوگ گھمنڈی ہیں۔ بیہودہ بکواس کرتے رہتے ہیں اور شہوت پرستی کے ذریعہ اُن لوگوں کو پھر سے نفسانی خواہشات میں پھنسا دیتے ہیں جو ابھی گمراہوں میں سے بچ کر نکل ہی رہے تھے۔ ۱۹ یہ اُن سے تو آزادی کا وعدہ کرتے ہیں مگر خُود بدی کے غُلام بنے ہُوئے ہیں کیونکہ جو چیز اِنسان پر غالب آ جاتی ہے اِنسان اُس کا غُلام ہو جاتا ہے۔ ۲۰ اگر ایسے لوگ جو خداوند اور مُنجّی یسُوعؔ مسیح کو پہچان کر دُنیا کی خرابیوں سے بچے ہُوئے ہیں پھر سے اُن میں پھنس کر اُن کا شکار ہونے لگیں تو اُن کی بعد کی حالت پہلی حالت سے ابتر ہوتی ہے۔ ۲۱ کیونکہ اُنہوں نے راستبازی کی راہ کو جان تو لیا لیکن اُس پاک حکم سے پھر گئے جو اُنہیں دیا گیا تھا۔ اُن کے لیے تو یہی بہتر تھا کہ اُسے نہ پہچانتے۔ ۲۲ اُن پر تو یہ مثال صادق آتی ہے کہ کتّا اپنی قَے کی طرف رجُوع کرتا ہے اور نہلائی ہُوئی سؤرنی لَوٹنے کے لیے کیچڑ کی طرف۔

خداوند کی دُوسری آمد

۳ عزیزو! اب میں تمہیں یہ دُوسرا خط لکھ رہا ہُوں۔ میں نے دونوں خطوں میں تمہاری یادداشت کو تازہ کرنے اور تمہارے صاف دلوں کو اُبھارنے کی کوشش کی ہے ۲ تاکہ تُم اِن باتوں کو جو پاک نبیوں نے بہت پہلے سے کہہ دی ہیں اور خداوند اور مُنجّی کے اُس حکم کو جو ہم رسُولوں کی معرفت تُم تک پہنچا ہے یاد رکھ سکو۔

۳ سب سے پہلے تمہیں یہ جان لینا چاہیے کہ آخری دِنوں میں ایسے لوگ آئیں گے جو اپنی نفسانی خواہشات کے مطابق زندگی گزاریں گے اور تمہاری ہنسی اُڑائیں گے ۴ اور کہیں گے کہ مسیح کے آنے کا وعدہ کہاں گیا؟ ہمارے آباواجداد مَر چُکے اور تب سے اب تک سب کچھ ویسا ہی چلا آ رہا ہے جیسا کہ دُنیا کے پیدا ہونے کے وقت تھا۔ ۵ وہ جان بُوجھ کر یہ بھول جاتے ہیں کہ آسمان خدا کے حکم کے مطابق زمانۂ قدیم سے موجُود ہیں اور زمین پانی میں سے بنی اور پانی میں قائم ہے ۶ پانی ہی سے اُس وقت کی دُنیا ڈُوب کر تباہ ہو گئی۔ ۷ اور خدا کے حکم سے اُس وقت کے آسمان اور زمین محفُوظ ہیں جو آگ میں جلائے جانے کے لیے بیدینوں کی عدالت اور ہلاکت کے دِن تک باقی رہیں گے۔

۸ لیکن عزیزو! ایک بات کبھی نہ بھولو کہ خداوند کی نظر میں ایک دِن ہزار سال اور ہزار سال ایک دِن کے برابر ہیں۔ ۹ خداوند اپنا وعدہ پُورا کرنے میں دیر نہیں لگاتا جیسی دیر بعض لوگ سمجھتے ہیں بلکہ وہ تمہارے لیے صبر کرتا ہے اور نہیں چاہتا کہ کوئی شخص ہلاک ہو بلکہ چاہتا ہے کہ سب لوگوں کو توبہ کرنے کا موقع ملے۔

۱۰ لیکن خدا کا دِن چور کی طرح آ جائے گا۔ اُس دِن آسمان بڑے شوروغُل کے ساتھ غائب ہو جائیں گے اور اجرامِ فلکی شدید حرارت سے پگھل کر رہ جائیں گے اور زمین اور اُس پر کی تمام چیزیں

جل جائیں گی۔

[11] جب تمام اشیاء اِس طرح تباہ و برباد ہونے والی ہیں تو تمہیں کیسا ہونا چاہیے؟ تمہیں تو نہایت ہی پاکیزگی اور خداترسی کی زندگی گزارنا چاہیے۔ [12] اور خدا کے اُس دِن کا نہایت مُشتاق اور منتظر رہنا چاہیے جس کے باعث افلاک جل کر تباہ ہو جائیں گے اور اجرامِ فلکی شدید حرارت سے پگھل کر رہ جائیں گے۔ [13] لیکن ہم خدا کے وعدوں کے مطابق نئے آسمان اور نئی زمین کے انتظار میں ہیں جن میں راستبازی سکونت کرتی ہے۔

[14] پس اَے عزیزو! چونکہ تُم اِن باتوں کے منتظر ہو اِس لیے پُوری کوشش کرو کہ بڑے اِطمینان کے ساتھ اپنے آپ کو اُس کے حضُور بے عیب اور بے داغ ثابت کر سکو۔ [15] خدا کا تحمّل ہمیں نجات پانے کا موقع دے رہا ہے۔ چنانچہ ہمارے بھائی پُولُس نے بھی اُس عرفان کے مطابق جو اُسے دیا گیا ہے تمہیں لکھا ہے۔ [16] اُس نے اپنے تمام خطوط میں اِن باتوں کا ذِکر کیا ہے۔ اُس کے خطوط میں بعض باتیں ایسی بھی ہیں جن کا سمجھنا مشکل ہے اور جنہیں نادان اور غیر مستحکم لوگ پاک کلام کی اور باتوں کی طرح توڑ مروڑ کر پیش کرتے ہیں اور اپنے لیے تباہی لاتے ہیں۔

[17] لہٰذا اَے عزیزو! تُم جو اِن باتوں سے پہلے ہی سے آگاہ ہو ہوشیار رہو، مُبادا بیدینوں کی گمراہی کی طرف مائل ہو کر خُود ہی غیر مستحکم ہو جاؤ۔ [18] بلکہ ہمارے خداوند اور نجات دینے والے یسُوعؔ مسیح کے فضل اور عرفان میں بڑھتے جاؤ۔ اُسی کی تمجید اب بھی ہو اور تا ابد ہوتی رہے۔ آمین!

یُوحنّاؔ کے خطُوط

پیش لفظ

اِنجیلِ مُقدس میں تین خط یُوحنّاؔ سے منسُوب کیے جاتے ہیں۔ یہ خطوط کس مقام سے لکھے گئے ہیں؟ اِس سوال کا جواب مسیحی علماء قطعی طور پر نہیں دے پائے ہیں۔ اِتنا ضرور ہے کہ تینوں خطوں کا راقم ایک ہی شخص ہے جو یا تو خُود یُوحنّاؔ رسُول ہے یا پھر اُس کا کوئی قریبی شاگرد۔ خطوں کے شروع میں بھی راقم کا نام درج نہیں ہے۔ راقم کے طرزِ بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کوئی نہایت ہی عمر رسیدہ شخص ہے۔

پہلا خط

اِس خط کے طرزِ بیان اور بعض خیالات کے پیشِ نظر بعض مسیحی علماء اِسے یُوحنّاؔ رسُول کی اِنجیل کے راقم سے منسُوب کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ خط یُوحنّاؔ رسُول نے اپنے بڑھاپے کے دِنوں میں لکھا تھا۔ یہ غالباً ۸۵ تا ۹۶ عیسوی کے دَوران اِفسُسؔ سے تمام مسیحی کلیسیاؤں کو بھیجا گیا تھا۔ خط کا راقم مسیحیوں کو "پیارے بچّو" کہہ کر مخاطب کرتا ہے اور اُنہیں ایک باعمل مسیحی زندگی گزارنے کے طور طریقے بتاتا ہے اور مسیحیوں کو اُن فلسفیانہ خیالات سے جو اُس وقت رائج تھے دُور رہنے کی تلقین کرتا ہے۔

بعض اُستاد جو ناستک فلسفہ (Gnosticism) سے متاثّر تھے خداوند مسیح کے مُجسّم ہونے اور صلیب پر مارے جانے کی تعلیم کو ردّ کرتے تھے۔ یُوحنّاؔ اپنے خط میں اِن بِدعتی خیالات کو مردُود ٹھہراتا ہے اور اُنہیں مسیحی ایمان کے لیے مُضر سمجھتا ہے۔ اِس خط میں جن اموُر پر روشنی ڈالی گئی ہے وہ نُور، محبّت اور زندگی سے تعلق رکھتے ہیں خصوصاً خدا کا نُور جو اِس تاریک دُنیا میں روشنی پھیلاتا ہے۔

دُوسرا خط

یُوحنّاؔ کے دُوسرے خط سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایک برگزیدہ خاتُون اور اُس کے بچّوں کو لکھا گیا ہے۔ اِس میں بھی جھوٹی تعلیم دینے والوں سے خبردار رہنے کے لیے کہا گیا ہے۔ اِس خط کا مضمون پہلے خط کے مضمون سے کافی ملتا جُلتا ہے۔

یہ خط بھی غالباً اِفسُسؔ سے ۸۵ تا ۹۶ عیسوی کے دَوران لکھا گیا تھا۔ اِس خط میں محبّت پر اور خداوند یسُوعؔ مسیح کے تجسُّم پر زیادہ زور دیا گیا ہے۔

تیسرا خط

یہ خط ایک شخصی رُقعہ ہے جو یُوحنّا نے اپنے دوست گیُس کو لکھا ہے۔گیُس مسیحی مُبشّروں کی جو گھوم پھر کر بشارت دیتے تھے مدد کیا کرتا تھا۔ یُوحنّا اِس بات کے لیے گیُس کی تعریف کرتا ہے۔دِیُترِفیس اِس قسم کی مدد کا مخالف تھا،اِس لیے یُوحنّا اپنے دوست کو اِس شخص سے محتاط رہنے کی تاکید کرتا ہے۔یُوحنّا اِس بات پر زور دیتا ہے کہ سارے مسیحی ایک دُوسرے کے ساتھ بندھے ہُوئے ہیں اِس لیے اُن کا فرض ہے کہ ایک دُوسرے کے ساتھ بھلائی کریں۔

یُوحنّا کا پہلا عام خط

زندگی کا کلام

۱ یہ خط اُس زندگی کے کلام کے بارے میں ہے جو ابتدا میں تھا۔ہم نے اُسے سُنا اور اپنی آنکھوں سے دیکھا بلکہ غور سے دیکھا اور اپنے ہاتھوں سے اُسے چھُوا بھی ہے۔ [۲] زندگی ظاہر ہُوئی اور ہم نے اُسے دیکھا۔ہم اُس کے گواہ ہیں اور تمہیں اُسی ہمیشہ کی زندگی کی خبر دیتے ہیں جو خدا باپ کے ساتھ تھی اور ہم پر ظاہر ہُوئی۔ [۳] جو کچھ ہم نے دیکھا اور سُنا اُس کی خبر تمہیں دیتے ہیں تاکہ تُم بھی اِس رِفاقت میں ہمارے شریک ہو جو ہم خدا باپ اور اُس کے بیٹے یسُوع مسیح کے ساتھ رکھتے ہیں۔ [۴] اور یہ خط ہم اِس لیے لکھ رہے ہیں کہ ہماری خُوشی پُوری ہو جائے۔

خدا نُور ہے

[۵] جو پیغام ہم نے مسیح سے سُنا اور تمہیں سُناتے ہیں وہ یہ ہے کہ خدا نُور ہے اور اُس میں ذرا بھی تاریکی نہیں۔ [۶] اگر ہم اُس کے ساتھ رِفاقت رکھنے کا دعویٰ کرتے ہیں اور خُود تاریکی میں چلتے ہیں تو ہم جھُوٹے ہیں اور سچّائی پر عمل نہیں کر رہے ہیں۔ [۷] لیکن اگر ہم نُور میں چلتے ہیں جیسا کہ وہ نُور میں ہے تو ہم ایک دُوسرے سے رِفاقت رکھتے ہیں اور اُس کے بیٹے یسُوع کا خُون ہمیں ہر گناہ سے پاک کرتا ہے۔

[۸] اگر ہم دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم بے گناہ ہیں تو اپنے آپ کو دھوکا دیتے ہیں اور ہم میں سچّائی نہیں۔ [۹] لیکن اگر ہم اپنے گناہوں کا اِقرار کریں تو وہ جو سچّا اور عادل ہے،ہمارے گناہ معاف کر کے ہمیں ساری ناراستی سے پاک کر دے گا۔ [۱۰] اگر ہم کہیں کہ ہم نے گناہ نہیں کیا تو اُسے جھُوٹا ٹھہراتے ہیں اور اُس کا کلام ہم میں نہیں ہے۔

مسیح ہمارا مددگار

۲ میرے بچّو! میں تمہیں یہ باتیں اِس لیے لکھتا ہُوں کہ تُم گناہ نہ کرو اور اگر کسی سے گناہ سرزد ہو جائے تو خدا باپ کے پاس ہمارا ایک مددگار موجُود ہے یعنی یسُوع مسیح راستباز۔ [۲] وہ ہمارے گناہوں کا کفّارہ ہے اور نہ صرف ہمارے ہی گناہوں کا بلکہ ساری دُنیا کے گناہوں کا کفّارہ ہے۔

[۳] اگر ہم اُس کے حکموں پر عمل کریں گے تو ہمیں یقین ہو جائے گا کہ ہم نے اُسے جان لیا ہے۔ [۴] جو کوئی یہ کہتا ہے کہ اُس نے مسیح کو جان لیا ہے مگر وہ اُس کے حکموں پر عمل نہیں کرتا تو وہ جھُوٹا ہے اور اُس میں سچّائی نہیں۔ [۵] لیکن جو کوئی اُس کے کلام پر عمل کرتا ہے تو اُس میں یقیناً خدا کی محبّت تکمیل تک پہنچ گئی ہے۔اِس سے ہمیں یقین ہوتا ہے کہ ہم اُس کی رِفاقت میں ہیں۔ [۶] جو کوئی کہتا ہے کہ وہ خدا کی رِفاقت میں قائم ہے تو اُسے چاہیے کہ جیسی زندگی مسیح نے گزاری ویسی ہی وہ بھی گزارے۔

[۷] عزیزو! جو حکم میں تمہیں لکھ کر بھیج رہا ہُوں وہ کوئی نیا نہیں ہے بلکہ وہی پُرانا حکم ہے جو شروع سے تمہیں ملا ہے۔یہ پُرانا حکم وہی پیغام ہے جسے تُم سُن چکے ہو۔ [۸] تاہم میں جو حکم تمہیں لکھ کر بھیج رہا ہُوں وہ اِس لحاظ سے نیا ہے کہ اُس کی صداقت مسیح کی اور تمہاری زندگی میں نظر آتی ہے۔کیونکہ تاریکی مٹتی جاتی ہے اور حقیقی نُور چمکنے لگا ہے۔

[۹] جو کوئی یہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ نُور میں ہے لیکن اپنے بھائی سے دُشمنی رکھتا ہے وہ ابھی تک اندھیرے میں ہے۔ [۱۰] جو کوئی اپنے بھائی سے محبّت رکھتا ہے وہ نُور میں رہتا ہے اور اُس کے ٹھوکر کھانے کا کوئی اِمکان نہیں ہے۔ [۱۱] مگر جو اپنے بھائی سے دُشمنی رکھتا ہے وہ تاریکی میں رہتا ہے اور تاریکی ہی میں چلتا ہے۔وہ نہیں جانتا کہ کہاں جا

رہا ہے کیونکہ تاریکی نے اُسے اندھا کر دیا ہے۔

۱۲ پیارے بچّو! میں تمہیں اِس لیے لکھ رہا ہُوں،
کہ مسیح کے نام کی خاطر تمہارے گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں۔
۱۳ بزرگو! میں تمہیں اِس لیے لکھ رہا ہُوں،
کیونکہ تُم نے اُسے جو ابتدا سے موجُود ہے جان لیا ہے۔
جوانو! میں تمہیں اِس لیے لکھ رہا ہُوں،
کہ تُم اُس شریر یعنی اِبلیس پر غالب آ گئے ہو۔
بچّو! میں نے تمہیں اِس لیے لکھّا ہے،
کہ تُم خدا باپ کو جان گئے ہو۔
۱۴ بزرگو! میں نے تمہیں اِس لیے لکھّا ہے،
کہ تُم نے اُسے جو ابتدا سے موجُود ہے جان لیا ہے۔
جوانو! میں نے تمہیں اِس لیے لکھّا ہے،
کہ تُم مضبُوط ہو،
خدا کا کلام تُمہارے اندر بسا ہُوا ہے،
اور تُم اُس شریر یعنی اِبلیس پر غالب آ گئے ہو۔

دُنیا کی محبّت

۱۵ نہ دُنیا سے محبّت رکھّو نہ دُنیا کی چیزوں سے۔ جو کوئی دُنیا سے محبّت رکھتا ہے اُس میں خدا باپ کی محبّت نہیں ہے۔ ۱۶ کیونکہ جو کچھ دُنیا میں ہے یعنی جسم کی خواہش، آنکھوں کی خواہش اور زندگی کا غرُور، وہ خدا کی طرف سے نہیں بلکہ دُنیا کی طرف سے ہے۔ ۱۷ دُنیا اور اُس کی خواہش دونوں ختم ہو جائیں گی لیکن جو خدا کی مرضی پر چلتا ہے وہ ہمیشہ تک باقی رہتا ہے۔

مخالفِ مسیح

۱۸ بچّو! یہ آخری گھڑی ہے اور جیسا تُم نے سُنا ہے کہ مخالفِ مسیح آنے والا ہے، اُس کے مطابق اب بہت سے مخالفِ مسیح اُٹھ کھڑے ہُوئے ہیں۔ اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ آخری گھڑی آن پہنچی ہے۔ ۱۹ یہ لوگ ہم ہی میں سے نکلے ہیں لیکن دل سے ہمارے ساتھ نہیں تھے۔ اگر ہوتے تو ہمارے ساتھ ہی رہتے۔ اب جب کہ یہ لوگ ہم میں سے نکل گئے ہیں تو ظاہر ہو گیا کہ یہ لوگ دل سے ہمارے ساتھ نہیں تھے۔
۲۰ لیکن تُم اُس قُدّوس کی طرف سے مسح کیے گئے ہو اور سب کچھ جانتے ہو۔ ۲۱ میں نے تمہیں اِس لیے نہیں لکھّا کہ تُم سچّائی سے واقف نہیں بلکہ اِس لیے کہ تُم اُسے جانتے ہو اور یہ بھی کہ کوئی جھُوٹ سچّائی کی طرف سے نہیں ہے۔ ۲۲ پھر جھُوٹا کون ہے؟ وہی جو یسُوعؔ کے مسیح ہونے کا اِنکار کرتا ہے اور جو باپ اور بیٹے کا اِنکار کرتا ہے وہی مخالفِ مسیح ہے۔ ۲۳ جو کوئی بیٹے کا اِنکار کرتا ہے وہ باپ کا اِنکار کرتا ہے اور جو بیٹے کا اِقرار کرتا ہے وہ باپ کا بھی اِقرار کرتا ہے۔
۲۴ وہ پیغام جو تُم شروع سے سُنتے آئے ہو تُم میں قائم رہے۔ اگر وہ تُم میں قائم رہے گا تو تُم بھی بیٹے اور باپ میں قائم رہو گے۔ ۲۵ اور اُس نے ہمیں ہمیشہ کی زندگی دینے کا وعدہ کیا ہے۔
۲۶ میں نے یہ باتیں اُن لوگوں کے بارے میں لکھّی ہیں جو تمہیں گمراہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ۲۷ چونکہ وہ پاک رُوح جس سے تمہیں مسح کیا گیا تھا تُم میں قائم رہتا ہے اِس لیے ضرورت نہیں کہ کوئی تمہیں سکھائے۔ پاک رُوح ہی تمہیں سب باتیں سکھاتا ہے اور جو کچھ وہ سکھاتا ہے سچ ہے، جھُوٹ نہیں اور جس طرح اُس نے تمہیں سکھایا ہے اُسی طرح تُم اُس میں قائم رہو۔

خدا کے فرزند

۲۸ غرض اَے بچّو! خداوند میں قائم رہو تاکہ جب وہ ظاہر ہو تو ہمیں حوصلہ ہو اور ہم اُس کی آمد پر اُس کے سامنے شرمندہ نہ ہوں۔
۲۹ جب تُم جانتے ہو کہ وہ راستباز ہے تو تمہیں یہ بھی جاننا چاہیے کہ جو کوئی راستی کے کام کرتا ہے وہ اُس سے پیدا ہُوا ہے۔

خدا آسمانی باپ ہے

۳ دیکھو باپ نے ہم سے کیسی محبّت کی ہے کہ ہم خدا کے فرزند کہلاتے ہیں اور ہیں بھی۔ دُنیا ہمیں اِس لیے نہیں جانتی کہ اس نے اُسے بھی نہیں جانا۔ ۲ عزیزو! اِس وقت ہم خدا کے فرزند ہیں لیکن ابھی تک یہ ظاہر نہیں ہُوا کہ اور کیا ہوں گے لیکن اِتنا ضرور جانتے ہیں کہ جب وہ ظاہر ہو گا تو ہم بھی اُس کی مانند ہوں گے کیونکہ ہم اُسے ویسا ہی دیکھیں گے جیسا وہ ہے۔ ۳ اور جو کوئی اُس سے یہ اُمید رکھتا ہے وہ اپنے آپ کو پاک رکھتا ہے، جیسا وہ پاک ہے۔
۴ جو کوئی گناہ کرتا ہے وہ شریعت کی مخالفت کرتا ہے کیونکہ گناہ شریعت کی مخالفت ہی ہے۔ ۵ اور تُم جانتے ہو کہ مسیح اِس لیے ظاہر ہُوا کہ گناہوں کو اُٹھا لے جائے اور وہ گناہ سے پاک ہے۔ ۶ جو کوئی اُس میں قائم رہتا ہے وہ گناہ نہیں کرتا اور جو کوئی گناہ کرتا رہتا ہے اُس نے نہ تو مسیح کو دیکھا ہے نہ اُسے جانا ہے۔
۷ بچّو! کسی کے فریب میں نہ آنا۔ جو راستبازی کے کام کرتا ہے وہ راستباز ہے جیسا کہ مسیح راستباز ہے۔ ۸ جو گناہ کرتا رہتا ہے وہ اِبلیس کا ہے کیونکہ اِبلیس شروع ہی سے گناہ کرتا آیا ہے۔ خدا کا

بیٹا اِس لیے ظاہر ہُوا کہ اِبلیس کے کاموں کو مِٹا دے۔ [9] جو کوئی خدا سے پیدا ہُوا وہ گناہ نہیں کرتا کیونکہ وہ خدا کی سی طبیعت رکھتا ہے۔ وہ گناہ کر ہی نہیں سکتا کیونکہ خدا سے پیدا ہُوا ہے۔ [10] اِسی سے ظاہر ہوتا ہے کہ کون خدا کے فرزند ہیں اور کون اِبلیس کے۔ جو کوئی راستبازی کے کام نہیں کرتا وہ خدا سے نہیں اور وہ جو اپنے بھائی سے محبّت نہیں رکھتا وہ بھی خدا سے نہیں۔

آپس میں محبّت رکھّو

[11] یہ وہ پیغام ہے جو تُم نے شروع سے سُنا کہ ایک دُوسرے سے محبّت رکھّو۔ [12] قائِن کی مانند نہ بنو جو اُس شریر سے تھا۔ اُس نے اپنے بھائی کو قتل کیا۔ کیوں قتل کیا؟ اِس لیے کہ اُس کے تمام کام بدی کے تھے مگر اُس کے بھائی کے راستبازی کے تھے۔ [13] لیکن بھائیو! اگر دُنیا تُم سے دشمنی رکھتی ہے تو تعجب نہ کرو۔ [14] ہم جانتے ہیں کہ ہم مَوت سے نِکل کر زندگی میں داخل ہو گئے ہیں۔ کیونکہ ہم بھائیوں سے محبّت رکھتے ہیں۔ جو محبّت نہیں رکھتا وہ گویا مُردہ کی طرح ہے۔ [15] جو کوئی اپنے بھائی سے عداوت رکھتا ہے وہ خُونی ہے اور تُم جانتے ہو کہ کسی خُونی میں ہمیشہ کی زندگی کا نام تک نہیں ہوتا۔

[16] ہم نے محبّت کو اِسی سے جانا ہے کہ یسُوعؔ نے ہمارے لیے اپنی جان قُربان کر دی۔ ہم پر بھی یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ ہم اپنے بھائیوں کے لیے جان قُربان کر دیں۔ [17] اگر کسی کے پاس دُنیا کا مال موجُود ہے لیکن وہ اپنے بھائی کو محتاج دیکھ کر اُس پر رحم کرنے سے باز رہتا ہے تو خدا کی محبّت اُس میں کس طرح قائم رہ سکتی ہے؟ [18] بچّو! ہم محض کلام اور زبان ہی سے نہیں بلکہ سچّائی کے ساتھ اپنے عمل سے بھی محبّت کا اِظہار کریں۔ [19] اِس سے ہم جان لیں گے کہ ہم سچّائی کے ہیں اور ہمیں خدا کے حضُور میں دلی اطمینان حاصل ہوگا۔ [20] اگر ہمارا ضمیر ہمیں اِلزام دے تو خدا تو ہمارے ضمیر سے بڑا ہے اور وہ سب کچھ جانتا ہے۔

[21] عزیزو! اگر ہمارا ضمیر ہمیں اِلزام نہیں دیتا تو ہمیں خدا کے حضُور میں دلیری ہو جاتی ہے [22] اور ہم جو کچھ اُس سے مانگتے ہیں وہ ہمیں اُس کی طرف سے مِل جاتا ہے کیونکہ ہم اُس کے حکموں پر عمل کرتے ہیں اور وہی کرتے ہیں جو اُسے پسند ہوتا ہے۔ [23] اور اُس کا حکم یہ ہے کہ ہم اُس کے بیٹے یسُوعؔ مسیح کے نام پر ایمان لائیں اور اُس کے حکم کے مطابق ایک دُوسرے سے محبّت رکھّیں۔ [24] جو کوئی خدا کے حکموں پر عمل کرتا ہے وہ خدا میں قائم رہتا ہے اور خدا اُس میں۔ اور جو پاک رُوح خدا نے ہمیں بخشا ہم اُسی کے ذریعہ جانتے ہیں کہ خدا ہم میں قائم رہتا ہے۔

رُوحوں کی پہچان

۴ عزیزو! تُم ہر ایک رُوح کا یقین مت کرو بلکہ رُوحوں کو پرکھو کہ وہ خدا کی طرف سے ہیں یا نہیں۔ کیونکہ بہت سے جھُوٹے نبی دُنیا میں نِکل کھڑے ہُوئے ہیں۔ [2] تُم خدا کے پاک رُوح کو اِس طرح پہچان سکتے ہو کہ جو رُوح یہ اِقرار کرے کہ یسُوعؔ مسیح مجسّم ہو کر دُنیا میں آیا تو وہ خدا کی طرف سے ہے۔ [3] لیکن جو رُوح یسُوعؔ کے بارے میں یہ اِقرار نہ کرے تو وہ خدا کی طرف سے نہیں۔ یہی مخالفِ مسیح کی رُوح ہے جس کی خبر تُم سُن چُکے ہو کہ وہ آنے کو ہے بلکہ اِس وقت بھی دُنیا میں موجُود ہے۔

[4] بچّو! تُم خدا سے ہو اور اُن پر غالب آ گئے ہو کیونکہ جو تُم میں ہے وہ اُس سے جو دُنیا میں ہے کہیں بڑا ہے۔ [5] وہ دُنیا سے ہیں اِس لیے دُنیا کی باتیں کرتے ہیں اور دُنیا والے اُن کی سُنتے ہیں۔ [6] مگر ہم خدا کے لوگ ہیں اور جو کوئی خدا کو جانتا ہے وہ ہماری سُنتا ہے اور جو خدا سے نہیں وہ ہماری نہیں سُنتا۔ اِس طرح ہم سچّائی کی رُوح اور گمراہی کی رُوح میں امتیاز کر لیتے ہیں۔

خدا کی محبّت

[7] عزیزو! آؤ ہم ایک دُوسرے سے محبّت رکھّیں کیونکہ محبّت خدا کی طرف سے ہے اور جو کوئی محبّت رکھتا ہے وہ خدا سے پیدا ہُوا ہے اور خدا کو جانتا ہے۔ [8] لیکن جو محبّت نہیں رکھتا اُس نے خدا کو کبھی نہیں جانا کیونکہ خدا محبّت ہے۔ [9] جو محبّت خدا ہم سے رکھتا ہے اُسے خدا نے اِس طرح ظاہر کیا کہ اُس نے اپنے اکلوتے بیٹے کو دُنیا میں بھیج دیا تاکہ ہم اُس کے ذریعہ زندگی پائیں۔ [10] محبّت یہ نہیں کہ ہم نے اُس سے محبّت کی بلکہ یہ ہے کہ اُس نے ہم سے محبّت کی اور اپنے بیٹے کو بھیجا تاکہ وہ ہمارے گناہوں کا کفّارہ ہو۔ [11] عزیزو! جب خدا نے ہم سے ایسی محبّت رکھّی تو ہمیں بھی لازم ہے کہ ایک دُوسرے سے محبّت رکھّیں۔ [12] خدا کو کسی نے کبھی نہیں دیکھا لیکن اگر ہم ایک دُوسرے سے محبّت رکھتے ہیں تو خدا ہمارے اندر رہتا ہے اور اُس کی محبّت ہمارے دلوں میں کامل ہو جاتی ہے۔

[13] چونکہ اُس نے اپنا پاک رُوح ہمیں عطا فرمایا ہے اِس لیے ہم جانتے ہیں کہ وہ ہم میں قائم رہتا ہے اور ہم اُس میں۔ [14] ہم نے دیکھ لیا ہے اور اب گواہی دیتے ہیں کہ باپ نے اپنے بیٹے کو دُنیا کا نجات دینے والا بنا کر بھیجا ہے۔ [15] جو کوئی اِقرار کرتا ہے کہ یسُوعؔ خدا کا بیٹا ہے خدا اُس میں رہتا ہے اور وہ خدا میں۔ [16] جو محبّت خدا کو ہم سے ہے ہم اُسے جان گئے ہیں اور ہمیں اُس کا یقین ہے۔

خدا محبّت ہے اور جو محبّت میں قائم رہتا ہے وہ خدا میں قائم رہتا ہے اور خدا اُس میں۔ [۱۷] پس جب محبّت ہم میں کامل ہو چُکی ہے تو ہم اِنصاف کے دِن کا دلیری سے سامنا کر سکتے ہیں کیونکہ جیسا وہ ہے اُسی کے نمونہ پر ہم بھی اِس دُنیا میں زندگی گزار رہے ہیں۔ [۱۸] محبّت میں خوف نہیں ہوتا بلکہ کامل محبّت خوف کو دُور کر دیتی ہے کیونکہ خوف کا تعلق سزا سے ہوتا ہے اور جو کوئی خوف رکھتا ہے وہ محبّت میں کامل نہیں ہوتا۔

[۱۹] ہم اِس لیے محبّت رکھتے ہیں کہ پہلے خدا نے ہم سے محبّت رکھی۔ [۲۰] اگر کوئی کہے کہ وہ خدا سے محبّت رکھتا ہے مگر اپنے بھائی سے عداوت رکھتا ہے تو وہ جھوٹا ہے کیونکہ جو اپنے بھائی سے جسے اُس نے دیکھا ہے محبّت نہیں کرتا تو وہ خدا سے کیسے محبّت کر سکتا ہے جسے اُس نے دیکھا تک نہیں؟ [۲۱] ہمیں تو اُس کی طرف سے یہ حکم ملا ہے کہ جو کوئی خدا سے محبّت رکھتا ہے اُسے لازم ہے کہ اپنے بھائی سے بھی محبّت رکھے۔

خدا کے بیٹے پر ایمان لانا

۵ جو کوئی یہ ایمان رکھتا ہے کہ یسُوعؔ ہی مسیح ہے وہ خدا کا فرزند ہے اور جو باپ سے محبّت رکھتا ہے وہ اُس کے بیٹے سے بھی محبّت رکھتا ہے۔ [۲] جب ہم خدا سے محبّت رکھتے ہیں اور اُس کے حکموں پر عمل کرتے ہیں تو اِس سے معلوم ہو جاتا ہے کہ ہم خدا کے فرزندوں سے بھی محبّت رکھتے ہیں۔ [۳] خدا سے محبّت رکھنے سے مُراد یہ ہے کہ ہم اُس کے حکموں پر عمل کریں اور اُنہیں اپنے لیے بوجھ نہ سمجھیں۔ [۴] کیونکہ جو کوئی خدا کا فرزند ہے وہ دُنیا پر غالب آتا ہے اور جس غلبہ سے دُنیا مغلوُب ہوتی ہے وہ ہمارا ایمان ہے۔ [۵] دُنیا پر کون غالب آتا ہے، صرف وہی جس کا ایمان ہے کہ یسُوعؔ خدا کا بیٹا ہے۔

[۶] یہ وہی ہے جو پانی اور خُون کے وسیلہ سے آیا یعنی یسُوعؔ مسیح۔ وہ صرف پانی کے وسیلہ سے نہیں بلکہ پانی اور خُون دونوں کے وسیلہ سے آیا اور پاک رُوح اُس کی گواہی دیتا ہے کیونکہ رُوح ہی سچّائی ہے۔ [۷] اور گواہی دینے والے تین ہیں [۸] یعنی رُوح، پانی اور خُون اور یہ تینوں ایک ہی بات پر مُتّفق ہیں۔ [۹] جب ہم اِنسانوں کی گواہی قبُول کر لیتے ہیں تو خدا کی گواہی تو کہیں بڑھ کر ہے جو اُس نے اپنے بیٹے کے حق میں دی ہے۔ [۱۰] جو خدا کے بیٹے پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے میں گواہی رکھتا ہے۔ جس نے خدا پر یقین نہیں رکھّا اُس نے خدا کو جھوُٹا ٹھہرایا کیونکہ وہ اُس گواہی پر ایمان نہیں لایا جو خدا نے اپنے بیٹے کے حق میں دی ہے۔ [۱۱] اور وہ گواہی یہ ہے کہ خدا نے ہمیں ہمیشہ کی زندگی دی اور یہ زندگی اُس کے بیٹے میں ہے۔ [۱۲] جس کے پاس بیٹا ہے اُس کے پاس زندگی ہے اور جس کے پاس خدا کا بیٹا نہیں اُس کے پاس زندگی بھی نہیں۔

آخری ہدایت

[۱۳] میں نے تمہیں جو خدا کے بیٹے کے نام پر ایمان لائے ہو یہ باتیں اِس لیے لکھّیں کہ تمہیں معلوم ہو کہ تمہارے پاس ہمیشہ کی زندگی ہے۔ [۱۴] ہمیں جو دلیری خدا کے حضُور میں ہے اُس کا سبب یہ ہے کہ اگر ہم خدا کی مرضی کے مطابق کچھ مانگتے ہیں تو وہ ہماری سُنتا ہے۔ [۱۵] جب ہمیں معلوم ہے کہ جو کچھ ہم اُس سے مانگتے ہیں وہ ہماری سُنتا ہے تو ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ جو کچھ ہم نے اُس سے مانگا ہے وہ پایا بھی ہے۔

[۱۶] اگر کوئی اپنے بھائی کو ایسا گناہ کرتے دیکھتا ہے جو مہلک نہیں تو وہ دعا کرے اور خدا اُس گنہگار کو زندگی بخشے گا۔ لیکن یہ زندگی اُن ہی کو ملے گی جنہوں نے اور کوئی مہلک گناہ نہیں کیا۔ گناہ ایسا بھی ہوتا ہے جو مَوت لاتا ہے۔ میں اُس کے بارے میں دعا کرنے کی تائید نہیں کرتا۔ [۱۷] ویسے تو ہر قسم کی ناراستی گناہ ہے مگر ایسا گناہ بھی ہے جو مہلک نہیں ہوتا۔

[۱۸] ہم جانتے ہیں کہ جو کوئی خدا سے پیدا ہُوا ہے وہ گناہ نہیں کرتا کیونکہ خدا کا بیٹا اُس کی حفاظت کرتا ہے اور وہ شریر یعنی اِبلیس اُسے نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ [۱۹] ہم جانتے ہیں کہ ہم خدا سے ہیں حالانکہ ساری دُنیا اُس شریر کے قبضہ میں ہے۔ [۲۰] اور ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ خدا کا بیٹا آ گیا ہے اور اُس نے ہمیں سمجھ بخشی ہے تاکہ جو حقیقی ہے اُسے جانیں اور ہم اُس میں ہیں جو حقیقی ہے یعنی اُس کے بیٹے یسُوعؔ مسیح میں۔ حقیقی خدا اور ہمیشہ کی زندگی یہی ہے۔

[۲۱] عزیزو! اپنے آپ کو بُتوں سے بچائے رکھّو!

یُوحنّا کا دُوسرا خط

خط کا آغاز

[1] اِس بزرگ کی طرف سے اُس برگزیدہ خاتُون اور اُس کے فرزندوں کے نام جن سے میں اور نہ صرف میں بلکہ وہ سب جو سچّائی سے واقف ہیں سچّی محبّت رکھتے ہیں۔ [2] اُس سچّائی کے سبب سے جو ہم میں قائم رہتی ہے اور ہمیشہ تک ہمارے ساتھ رہے گی۔ [3] خدا باپ اور باپ کے بیٹے یِسُوعؔ مسیح کی طرف سے فضل، رحم اور اِطمینان، سچّائی اور محبّت سمیت ہمارے ساتھ رہیں۔

سچّائی اور محبّت

[4] جب مجھے پتا چلا کہ تیرے بعض فرزند اُس حکم کے مطابق جو ہمیں باپ کی طرف سے ملا ہے سچّائی پر عمل کر رہے ہیں تو مجھے بڑی خُوشی ہُوئی۔ [5] اور اب اَے خاتُون! میں تجھے کوئی نیا حکم نہیں بھیج رہاہُوں بلکہ وہی جو شروع سے ہمارے پاس ہے اور منّت کرتا ہُوں کہ آؤ ہم ایک دُوسرے سے محبّت رکھّیں۔ [6] اور محبّت اِس میں ہے کہ ہم خدا کے حکموں پر چلیں۔ یہ وہی حکم ہے جو تُم نے شروع سے سُنا ہے۔ تمہیں اِسی پر عمل کرنا چاہیے۔

[7] اِس لیے کہ بہت سے گمراہ کرنے والے دُنیا میں نکل کھڑے ہُوئے ہیں جو مانتے ہی نہیں کہ یِسُوعؔ مسیح مجسّم ہو کر آیا ہے۔ ایسا ہر شخص گمراہ کُن اور مخالفِ مسیح ہے۔ [8] خبردار رہو کہ جو محنت ہم نے کی ہے وہ تمہارے سبب سے ضائع نہ ہو جائے بلکہ تمہیں اُس کا اجر ملے۔ [9] ہر کوئی جو آگے بڑھ جاتا ہے اور مسیح کی تعلیم پر قائم نہیں رہتا خدا کی رِفاقت سے خالی ہے۔ جو اُس کی تعلیم پر قائم رہتا ہے اُس کے پاس باپ اور بیٹا دونوں ہیں۔ [10] اگر کوئی تمہارے پاس آئے مگر یہ تعلیم نہ دے تو اُسے گھر میں داخل مت ہونے دو بلکہ سلام تک نہ کرو۔ [11] کیونکہ جو کوئی ایسے شخص کا خیر مقدم کرتا ہے وہ اُس کے بُرے کاموں میں شریک ہوتا ہے۔
[12] باتیں تو بہت سی ہیں لیکن میں اُنہیں سیاہی سے کاغذ پر لکھ کر نہیں بھیجنا چاہتا بلکہ اُمید رکھتا ہُوں کہ تمہارے پاس آ کر رُوبرُو کہُوں تاکہ ہماری خُوشی پُوری ہو جائے۔

خاتمہ

[13] تیری برگزیدہ بہن کے فرزند تجھے سلام کہتے ہیں۔

یُوحنّا کا تیسرا خط

خط کا آغاز

[1] اُس بزرگ کی طرف سے پیارے گیُسؔ کو جس سے میں سچّی محبّت رکھتا ہُوں۔
[2] میرے عزیز! میں یہ دعا کرتا ہُوں کہ جس طرح تُو رُوحانی طور پر ترقّی کر رہا ہے اُسی طرح سب باتوں میں ترقّی کرے اور تندرست رہے۔ [3] مجھے اِس بات سے بہت خُوشی ہُوئی کہ بعض مسیحی بھائیوں نے آ کر تیرے بارے میں گواہی دی کہ تُو سچّائی کے مطابق زندگی گزارتا ہے۔ [4] جب میں سُنتا ہُوں کہ میرے بچّے سچّائی کے مطابق زندگی گزار رہے ہیں تو میرے لیے اِس سے بڑھ کر اور کوئی خُوشی نہیں۔
[5] میرے عزیز! تُو بھائیوں کی خدمت بڑی دیانتداری سے کر رہا ہے، حالانکہ وہ تیرے لیے اجنبی ہیں۔ [6] اُنہوں نے کلیسیا کے سامنے تیری محبّت کی گواہی دی تھی۔ مہربانی سے اُنہیں خدا کے خادِم سمجھ کر آگے سفر کرنے میں اُن کی مدد کر۔ یہ اچھّا کام ہے اور خدا کو پسندیدہ ہے۔ [7] چونکہ وہ مسیح کے نام کی خاطر خدمت کرنے نکلے ہیں اور غیر قوموں سے کچھ نہیں لیتے [8] اِس لیے ہمارا فرض ہے کہ اُن لوگوں کی مدد کریں تاکہ سچّائی کی خُوشخبری پھیلانے میں ہم بھی اُن کے ہم خدمت بن سکیں۔
[9] میں نے کلیسیا کو کچھ لکھّا تو تھا لیکن دِیُترِفیسؔ جو کلیسیا کا سردار بننا چاہتا ہے ہمیں کچھ بھی نہیں سمجھتا۔ [10] جب میں آؤں گا تو اُسے اُس کی یہ حرکتیں جو وہ کر رہا ہے یاد دلاؤں گا کہ وہ ہمارے خلاف بُری بُری باتیں کہتا ہے اور یہی نہیں بلکہ

بھائیوں کو جب وہ آتے ہیں خُود بھی قبُول نہیں کرتا اور دُوسروں کو جو اُنہیں قبُول کرنا چاہتے ہیں رُوکتا ہے اور کلیسیا سے نکال دیتا ہے۔

[11] میرے عزیز! بدی کی نہیں بلکہ نیکی کی راہ پر چل۔ نیکی کرنے والا خدا سے ہے اور جو بدی کرتا ہے اُس نے خدا کو دیکھا تک نہیں۔ [12] دیمیترِیُس کی سب لوگ تعریف کرتے ہیں اور حق تو یہ ہے کہ وہ اُس تعریف کے لائق ہے۔ ہم بھی یہی گواہی دیتے ہیں اور تُو جانتا ہے کہ ہماری گواہی سچّی ہے۔

[13] مجھے لکھنا تو بہت کچھ تھا لیکن سیاہی سے کاغذ پر لکھ کر نہیں بھیجنا چاہتا۔ [14] بلکہ مجھے اُمید ہے کہ تجھ سے جلد ہی ملاقات ہوگی اور تب ہم رُوبرُو بات چیت کر سکیں گے۔

خاتمہ

تجھ پر سلامتی ہو۔ یہاں کے دوست تجھے سلام کہتے ہیں۔ وہاں کے دوستوں کو نام بنام سلام کہنا۔

یہُوداہ کا عام خط

پیش لفظ

یہ خط یہُوداہ سے منسُوب ہے جو خداوند یسُوعؔ مسیح کا بھائی تھا اور غالباً ۶۵ تا ۷۰ عیسوی کے درمیان لکھا گیا۔ خط کے راقم کا مقصد یہ تھا کہ مسیحی جماعت خواہ وہ کسی شہر یا قصبہ سے تعلق رکھتی ہو اُس خط کو پڑھے اور مستفید ہو۔

یہُوداہ کو جو خطرہ درپیش تھا وہ اِس خط کے مضمون سے صاف ظاہر ہے۔ کلیسیا میں بہت سے جھُوٹے اُستاد اُٹھ کھڑے ہُوئے تھے اور یہُوداہ ان جھُوٹے اُستادوں کی غلط تعلیم کے بارے میں مسیحی ایمانداروں کو خبردار کرنا چاہتا تھا۔ لہٰذا اُس نے یہ خط لکھا۔

یہُوداہ نے اِس خط میں گزرے زمانہ کے واقعات کی مدد سے یہ بتایا ہے کہ لوگوں کے گناہ کی وجہ سے خدا کا غضب اُن پر نازل ہُوا تھا اور جھُوٹے اُستادوں کی زندگی کس قدر گھناؤنی ہوتی ہے۔ وہ خط کے آخر میں مسیحیوں کو نصیحت کرتا ہے کہ وہ اپنے مسیحی ایمان پر قائم رہیں اور اُن مسائل کا مُقابلہ کریں۔

خط کا آغاز

[1] یہُوداہ کی طرف سے جو یسُوعؔ مسیح کا خادِم اور یعقوبؔ کا بھائی ہے،

اُن لوگوں کے نام جو خدا باپ کی محبّت اور یسُوعؔ مسیح کی حِفاظت میں رہنے کے لیے بُلائے گئے ہیں۔

[2] تمہیں رحم، اِطمینان اور محبّت کثرت سے حاصل ہو۔

جھُوٹے اُستاد

[3] عزیزو! جب میں تمہیں اُس نجات کے بارے میں لکھنے کا بے حد مشتاق تھا جس میں ہم سب شریک ہیں تو میں نے یہ خط لکھنا ضروری سمجھا تا کہ تُم مسیحی ایمان کے لیے جو مُقدّسوں کو ایک ہی بار سونپ دیا گیا ہے خُوب جانفشانی کرو۔ [4] بعض بے دین لوگ چوری چھپے تُم میں آ گھُسے ہیں جو ہمارے خدا کے فضل کو اپنی شہوت پرستی کا بہانہ بنائے ہُوئے ہیں اور ہمارے واحد مالک اور خداوند یعنی یسُوعؔ مسیح کا اِنکار کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی سزا کا حکم بہت پہلے ہی سے پاک کلام میں درج کر دیا گیا ہے۔

[5] اگرچہ تمہیں یہ سب کچھ معلوم ہو چُکا ہے پھر بھی میں تمہیں یہ بات یاد دلانا چاہتا ہُوں کہ خدا نے ایک قوم کو مُلکِ مِصر سے چھُڑا لیا لیکن بعد میں ایمان نہ لانے والوں کو ہلاک کر ڈالا۔ [6] اور جن فرشتوں نے اپنے اعلیٰ مرتبہ کا خیال نہ کیا بلکہ اپنے مُقرّرہ مقام کو چھوڑ دیا اُنہیں بھی خدا نے زنجیروں میں جکڑ کر روزِ عظیم یعنی عدالت کے دِن تک کے لیے تاریکی میں قید رکھّا ہے۔ [7] اِسی طرح سدُومؔ اور عمُورہؔ اور اُن کے آس پاس کے شہروں کے لوگ بھی جو اُن فرشتوں کی طرح حرامکاری اور بدفعلی کرنے لگے تھے آگ سے ہمیشہ کے لیے برباد کر دیئے گئے اور ہمارے لیے

باعثِ عبرت ٹھہرے۔
[8] اِس کے باوجُود یہ لوگ اپنی خُوش فہمیوں میں مُبتلا ہو کر اپنے جسموں کو ناپاک کرتے ہیں،حکومت کو ناچیز جانتے ہیں اور عزّت والوں کو بُرا کہتے ہیں۔ [9] لیکن مُقرّب فرشتہ میکائیل نے بھی مُوسیٰ کی لاش کے بارے میں اِبلیس سے تکرار کرتے وقت اُسے لعن طعن کرنے اور مُلزم ٹھہرانے کی جُرأت نہ کی بلکہ یہ کہا کہ خداوند تجھے ملامت کرے۔ [10] اور یہ لوگ جن باتوں کا علم بھی نہیں رکھتے اُن پر لعنت بھیجتے ہیں اور جن کو بے عقل جانوروں کی طرح فِطرتاً جانتے ہیں اُن میں اپنے آپ کو برباد کر دیتے ہیں۔
[11] اِن پر افسوس! کیونکہ یہ قائن کی راہ پر چلے اور اُنہوں نے مالی فائدہ کی خاطر بلعام کی سی غلطی کی اور قورح کی طرح مخالفت کر کے ہلاک ہوئے۔
[12] یہ لوگ تمہاری محبّت کی ضیافتوں پر دھبّہ ہیں۔ یہ ایسے چرواہے ہیں جو بے دھڑک کھاتے ہیں۔ یہ بے پانی کے اُن بادلوں کی طرح ہیں جنہیں ہوا اُڑا لے جاتی ہے یا پت جھڑ کے بے پھل درخت ہیں جو جڑ سے اُکھڑے ہُوئے ہیں اور دونوں لحاظ سے مُردہ ہیں۔ [13] یہ سمندر کی پُر جوش لہریں ہیں جو اپنی بے شرمی کا جھاگ اُچھالتی ہیں۔ یہ وہ آوارہ گرد ستارے ہیں جن کے لیے تاریکی کا مقام دائمی طور پر مُقرّر کر دیا گیا ہے۔
[14] حنوک نے بھی جو آدم سے ساتویں پُشت میں تھا اِن کے بارے میں پیش گوئی کی تھی کہ دیکھو! خداوند اپنے لاکھوں مُقدّسوں کے ساتھ آتا ہے [15] تاکہ سب لوگوں کا اِنصاف کرے اور سارے بے دینوں کو سزا کا حکم دے، اِس لیے کہ اُنہوں نے بے دینی سے مجبور ہو کر بہت سے بے دینی کے کام کیے ہیں۔ اور خداوند بے دین گنہگاروں کو بھی سزا کا حکم دے گا کیونکہ اُنہوں نے اُس کے خلاف بڑی سخت باتیں کہی ہیں۔ [16] یہ لوگ ہمیشہ بڑبڑاتے اور شکایت کرتے ہیں۔ یہ اپنی خواہشوں کے مطابق زندگی گزارتے ہیں اور اپنے متعلق بڑے بول بولتے ہیں اور اپنے فائدہ کے لیے دُوسروں کی خُوشامد کرتے ہیں۔

مختلف ہدایات

[17] لیکن عزیزو! اِن باتوں کو یاد رکھو جو ہمارے خداوند یسُوعؔ کے رسُول پہلے کہہ چُکے ہیں۔ [18] اُنہوں نے تُم سے کہا تھا کہ آخری دِنوں میں ٹھٹھّا کرنے والے ظاہر ہوں گے جو اپنی بے دینی کی خواہشوں کے مطابق چلیں گے۔ [19] یہی وہ لوگ ہیں جو تفرقے ڈالتے ہیں۔ یہ نفسانی لوگ ہیں اور رُوح سے بے بہرہ ہیں۔
[20] مگر اَے عزیزو! تمہارا ایمان بے حد پاک ہے، اُس پر قائم رہو اور پاک رُوح سے معمُور ہو کر دعا کیا کرو۔ [21] اپنے آپ کو خدا کی محبّت میں قائم رکھتے ہُوئے خداوند یسُوعؔ مسیح کی رحمت کے منتظر رہو جس کا انجام ہمیشہ کی زندگی ہے۔
[22] بعض جو شک میں مبتلا ہیں اُن پر ترس کھاؤ۔ [23] بعض جو آگ میں ہیں اُنہیں جھپٹ کر نکال لو۔ بعضوں پر خوف کے ساتھ رحم کرو اور اُس پوشاک سے بھی نفرت کرو جو اُن کے جسم کے سبب سے داغدار ہوگئی ہے۔

آخری دعا

[24] خدا تمہیں ٹھوکر کھانے سے بچا سکتا ہے اور اپنی جلالی حضوری میں بڑی خُوشی کے ساتھ بے عیب بنا کر پیش کر سکتا ہے۔ [25] اُس واحد خدا کا جو ہمارا مُنجّی ہے جلال اور قدرت، سلطنت اور اِختیار ہمارے خداوند یسُوعؔ مسیح کے وسیلہ سے جیسا ازل سے ہے اب بھی ہو اور ہمیشہ تک رہے۔ آمین۔

یُوحنّا عارِف کا مُکاشفہ

پیش لفظ

مُکاشفہ کی کتاب یُوحنّا عارِف سے منسُوب ہے۔ علماء کا خیال ہے کہ یہ یُوحنّا پہلی صدی عیسوی کی کلیسیا میں ایک ممتاز رہبر سمجھا جاتا تھا۔ وہ اپنے مسیحی ایمان کی وجہ سے پتمُس نام کے خشک جزیرہ میں جلاوطنی کے دِن گزار رہا تھا۔ وہیں اُس نے رویاء میں جو کچھ دیکھا وہ اِس

کتاب میں رَمزو اِستعارہ کی زبان میں قلمبند کیا گیا ہے۔ یہ کتاب غالباً ۹۰ تا ۹۶ عیسوی کے دَوران یُونانی زبان میں لکھّی گئی۔ آیندہ واقعات جو آمدِ مسیح سے پہلے رُونما ہونے والے ہیں ُاس کتاب میں بیان کیے گئے ہیں۔

مُکاشفہ نئے عہدنامہ (اِنجیلِ مُقدّس) کی آخری کتاب ہے۔ اِس کے بعض مطالب کو سمجھنا بے حد دُشوار ہے۔ اِسی لیے اِس کتاب کی بہت سی تفسیریں لکھّی گئی ہیں۔ اِس کتاب کے مطالعہ میں اُن تفسیروں سے مدد لی جا سکتی ہے۔

اِس کتاب کے مطالعہ سے قاری کو مسیحی ایمانداروں کی اُس اُمید سے واقف ہونے کی توفیق ملتی ہے کہ خداوند یسُوعؔ مسیح کو آخرکار جلال حاصل ہوگا۔ آپ سب چیزوں کو نیا بنا دیں گے، رونے والوں کے آنسو پونچھ ڈالے جائیں گے، نہ مَوت رہے گی، نہ ماتم رہے گا، نہ آہ و نالہ، نہ درد۔ خداوند مسیح ہی الفا اور اومیگا یعنی اِبتدا اور اِنتہا ہیں۔

تمہید

۱ یسُوعؔ مسیح کا مُکاشفہ جو اُسے خدا نے عطا فرمایا تاکہ وہ اپنے بندوں کو وہ باتیں دکھائے جن کا جلد ہونا ضروری ہے۔ اُس نے اپنا فرشتہ بھیج کر یہ باتیں اپنے بندہ یُوحنّاؔ پر ظاہر کر دیں [۲] جو اِن سب چیزوں کی جو اُس نے دیکھی تھیں یعنی خدا کے کلام اور یسُوعؔ مسیح کی گواہی دیتا ہے۔ [۳] مبارک ہے وہ جو نبوّت کی یہ کتاب پڑھتا ہے اور مبارک ہیں وہ جو اِسے سُنتے ہیں اور جو کچھ اِس میں لکھّا ہے اُس پر عمل کرتے ہیں کیونکہ وقت نزدیک ہے۔

سلام اور کلماتِ تمجید

[۴] یُوحنّا کی طرف سے،

اُن سات کلیسیاؤں کے نام جو آسیہؔ میں ہیں:

تمہیں فضل اور اِطمینان حاصل ہوتا رہے، اُس کی طرف سے جو ہے، جو تھا اور جو آنے والا ہے۔ اور اُن سات رُوحوں کی طرف سے جو اُس کے تخت کے سامنے ہیں [۵] اور یسُوعؔ مسیح کی طرف سے جو سچّا گواہ اور مُردوں میں سے جی اُٹھنے والوں میں پہلوٹھا اور دُنیا کے بادشاہوں پر حاکم ہے۔

جو ہم سے محبّت رکھتا ہے اور جس نے اپنے خُون کے وسیلہ سے ہمیں ہمارے سارے گناہوں سے مخلصی بخشی۔ [۶] اور ہمیں ایک بادشاہی بنایا اور اپنے خدا باپ کی خدمت کے لیے کاہن بھی بنایا۔ اُسی کو جلال اور قُدرت تا ابد حاصل رہے۔ آمین!

[۷] دیکھو، یسُوعؔ بادلوں کے ساتھ آ رہا ہے،
اور ہر آنکھ اُسے دیکھے گی،
جنہوں نے اُسے چھیدا تھا وہ بھی دیکھیں گے؛
اور روئے زمین کی ساری قومیں اُس کے سبب سے آہ و زاری
کریں گی۔
یہ ہو کر رہے گا۔ آمین۔

[۸] قادرِ مطلق جو ہے اور جو تھا اور جو آنے والا ہے وہ خداوند خدا فرماتا ہے کہ ''میں الفا اور اومیگا ہُوں''

خداوند یسُوعؔ کا پیغام کلیسیاؤں کے نام

[۹] میں یُوحنّاؔ تمہارا بھائی اور یسُوعؔ کے دُکھ درد، اُس کی بادشاہی اور اُس کے صبر و تحمّل میں تمہارا شریک ہُوں۔ میں خدا کے کلام اور یسُوعؔ کی گواہی دینے کے باعث جزیرہ پتمُسؔ میں موجُود تھا۔ [۱۰] خداوند کا دِن تھا کہ مجھ پر ایک رُوحانی کیفیت طاری ہوگئی اور میں نے اپنے پیچھے نرسنگے کی ایک بڑی آواز سُنی [۱۱] جس نے کہا کہ جو کچھ تُو دیکھتا ہے اُسے کتاب میں لکھ لے اور ساتوں کلیسیاؤں یعنی اِفسُسؔ، سمرنہؔ، پرگمُنؔ، تھواتِیرہؔ، سردِیسؔ، فِلدلفیہؔ اور لودیکیہؔ کے پاس بھیج دے۔

[۱۲] جب میں نے اُس آواز دینے والے کی طرف پھر کر دیکھا جو مجھ سے ہمکلام تھا تو مجھے سونے کے سات چراغدان نظر آئے۔ [۱۳] اور میں نے اُن چراغدانوں کے درمیان ایک شخص کو دیکھا جو آدم زاد کی طرح تھا اور پاؤں تک جامہ پہنے اور اپنے سینہ پر سُنہری سینہ بند باندھے ہُوئے تھا۔ [۱۴] اُس کا سر اور اُس کے بال اُون بلکہ برف کی طرح سفید تھے۔ اُس کی آنکھیں آگ کے شعلہ کی مانند تھیں۔ [۱۵] اُس کے پاؤں بھٹّی میں تپائے ہُوئے خالص پیتل کی مانند تھے اور اُس کی آواز زور سے بہتے ہُوئے پانی کی سی تھی۔ [۱۶] اُس کے داہنے ہاتھ میں سات ستارے تھے۔ اُس کے مُنہ سے ایک دو دھاری تلوار نکلتی تھی اور اُس کا چہرہ ایسا تھا جیسے سورج پُوری شدّت سے چمک رہا ہو۔

[۱۷] اُسے دیکھ کر میں اُس کے پاؤں میں مُردہ سا گر پڑا لیکن اُس نے اپنا دایاں ہاتھ مجھ پر رکھّا اور کہا کہ خوف نہ کر، میں اوّل اور آخر ہُوں۔ [۱۸] میں زندہ ہُوں، میں مر گیا تھا لیکن دیکھ میں تا ابد زندہ رہوں گا۔ مَوت اور عالمِ ارواح کی کنجیاں میرے پاس ہیں۔

[۱۹] جو کچھ تُو نے دیکھا ہے اُسے لکھ لے یعنی وہ باتیں جو اب ہیں اور جو اِن کے بعد واقع ہونے کو ہیں۔ [۲۰] جو سات ستارے تُو نے میرے دائیں ہاتھ میں دیکھے ہیں اُن کا اور سونے کے سات

چراغدانوں کا بھید یہ ہے کہ وہ سات ستارے تو سات کلیسیاؤں کے فرشتے ہیں اور سات چراغدان سات کلیسیائیں ہیں۔

اِفِسُس کی کلیسیا کے نام

۲

اِفِسُس کی کلیسیا کے فرشتہ کو لکھ:

وہ جو اپنے دائیں ہاتھ میں سات ستارے لیے ہوئے ہے اور سونے کے سات چراغدانوں کے درمیان پھرتا ہے، فرماتا ہے [2] کہ میں تیرے کام، تیری محنت اور ثابت قدمی سے واقف ہُوں اور یہ بھی جانتا ہُوں کہ تُو بدکاروں کو برداشت نہیں کرسکتا اور جو اپنے آپ کو رسُول کہتے ہیں، مگر ہیں نہیں، تُو نے اُنہیں آزمایا اور جھُوٹا پایا۔ [3] اور تُو میرے نام کی خاطر مصیبت پر مصیبت اُٹھانے کے باوجود نہیں تھکا بلکہ ثابت قدم رہا۔
[4] مگر مجھے تجھ سے یہ شکایت ہے کہ تُو نے اپنی پہلی سی محبّت چھوڑ دی ہے۔ [5] پس یاد کر کہ تُو کتنی بلندی سے گرا ہے۔ توبہ کر اور پہلے کی طرح کام کر۔ اگر تُو توبہ نہ کرے گا تو میں تیرے پاس آ کر تیرے چراغدان کو اُس کی جگہ سے ہٹا دُوں گا۔ [6] البتّہ یہ بات تیرے حق میں ہے کہ تُو نیکُلیّوں کے کاموں سے نفرت کرتا ہے جن سے میں بھی نفرت کرتا ہُوں۔
[7] جس کے کان ہوں وہ سُنے کہ پاک رُوح کلیسیاؤں سے کیا فرماتا ہے۔ جو غالب آئے گا میں اُسے زندگی کے درخت کا پھل کھانے کے لیے دُوں گا جو خدا کے فردوس میں ہے۔

سمرنہ کی کلیسیا کے نام

[8] سمرنہ کی کلیسیا کے فرشتہ کو لکھ:

جو اوّل اور آخر ہے اور جو مر گیا تھا اور پھر زندہ ہو گیا وہ یہ فرماتا ہے [9] کہ میں تیری مصیبت اور مُفلسی کو جانتا ہُوں لیکن تُو دولتمند ہے اور اُن لوگوں کے لعن طعن کو بھی جانتا ہُوں جو اپنے آپ کو یہوُدی تو کہتے ہیں مگر ہیں نہیں بلکہ شیطان کی جماعت ہیں۔ [10] جو دُکھ تجھے سہنا ہیں اُن سے خوف زدہ نہ ہو۔ میں تمہیں آگاہ کرتا ہُوں کہ شیطان تُم میں سے بعض کو قید میں ڈالنے والا ہے تاکہ تمہاری آزمایش ہو اور تُم دس دِن تک مصیبت اُٹھاؤ گے۔ جان دینے تک وفادار رہ تو میں تجھے زندگی کا تاج دُوں گا۔
[11] جس کے کان ہوں وہ سُنے کہ پاک رُوح کلیسیاؤں سے کیا فرماتا ہے۔ جو غالب آئے گا اُسے دُوسری مَوت سے کوئی ضرر نہ پہنچے گا۔

پرگمُن کی کلیسیا کے نام

[12] پرگمُن کی کلیسیا کے فرشتہ کو لکھ:

جس کے پاس دو دھاری تیز تلوار ہے وہ یہ فرماتا ہے [13] کہ میں جانتا ہُوں کہ جہاں تُو رہتا ہے وہ شیطان کی تخت گاہ ہے لیکن پھر بھی تُو میرا وفادار ہے اور جن دِنوں میرا وفادار گواہ انتِپاس تیرے شہر میں جہاں شیطانوں کی حکومت ہے، قتل کیا گیا، اُن دِنوں میں بھی تُو نے مجھ پر ایمان رکھنے سے اِنکار نہ کیا۔
[14] لیکن مجھے تجھ سے چند باتوں کی شکایت ہے یعنی یہ کہ بعض لوگ بلعام کی تعلیم پر قائم ہیں جس نے بلق کو سکھایا کہ بنی اِسرائیل کو حرامکاری کرنے کی اور بُتوں کو پیش کی گئی قُربانیوں کا گوشت کھانے کی ترغیب دے۔ [15] اِسی طرح تیرے ہاں ایسے لوگ بھی ہیں جو نیکُلیّوں کی تعلیم پر عمل کرتے ہیں۔ [16] لہٰذا توبہ کر ورنہ میں جلد ہی تیرے پاس آؤں گا اور اپنے مُنہ کی تلوار سے اُن کے ساتھ لڑُوں گا۔
[17] جس کے کان ہوں وہ سُنے کہ پاک رُوح کلیسیاؤں سے کیا فرماتا ہے۔ جو غالب آئے گا میں اُسے پوشیدہ منّ میں سے دُوں گا۔ میں اُسے ایک سفید پتّھر بھی دُوں گا جس پر ایک نیا نام لکھا ہُوا ہے جس کا علم صرف اُسے پانے والے ہی کو ہو گا۔

تھُواتِیرہ کی کلیسیا کے نام

[18] تھُواتِیرہ کی کلیسیا کے فرشتہ کو لکھ:

خدا کا بیٹا جس کی آنکھیں بھڑکتی ہُوئی آگ کی مانند ہیں اور جس کے پاؤں تپائے ہُوئے خالص پیتل کی طرح ہیں، وہ یہ فرماتا ہے [19] کہ میں تیرے کاموں سے اور تیری محبّت، تیرے ایمان اور تیری ثابت قدمی سے واقف ہُوں اور یہ بھی جانتا ہُوں کہ تُو جو کچھ اب کر رہا ہے وہ تیرے پچھلے کاموں سے زیادہ ہے۔
[20] لیکن مجھے تجھ سے یہ شکایت ہے کہ تُو نے اُس عورت اِیزبِل کو جو اپنے آپ کو نبیّہ کہتی ہے، میرے خادِموں کو تعلیم دینے اور گمراہ کرنے کے لیے چھوڑ رکھا ہے تاکہ وہ بُتوں کو پیش کی گئی قُربانیوں کا گوشت کھائیں اور حرامکاری کریں۔ [21] میں نے اُسے مہلت دی کہ وہ اپنی بدچلنی سے توبہ کرے مگر وہ توبہ کرنا نہیں چاہتی۔ [22] لہٰذا میں اُسے بستر پر ڈالتا ہُوں اور جو اُس کے ساتھ زِنا کرتے ہیں اگر وہ اُس کے سے کاموں سے توبہ نہ کریں تو میں اُنہیں بھی سخت مصیبت میں پھنسا دیتا ہُوں۔

۲۳ میں اُس کے فرزندوں کو جان سے مار ڈالوں گا۔ تب تمام کلیسیاؤں کو معلوم ہو جائے گا کہ وہ میں ہی ہُوں جو دلوں اور گُردوں کو جانچتا ہے۔ اور میں تُم میں سے ہر ایک کو اُس کے کاموں کے مطابق بدلہ دُوں گا۔ ۲۴ مگر میں تُم سے یعنی تھُواتیرہ کے باقی لوگوں سے جو اِیزبِل کی تعلیم کو نہیں مانتے اور جو اُن باتوں کو جنہیں لوگ شیطان کے گہرے بھید کہتے ہیں نہیں جانتے یہ کہتا ہُوں کہ میں تُم پر ایک اور بوجھ نہیں ڈال رہا ہُوں۔ ۲۵ البتّہ جو تمہارے پاس ہے اُسے میرے آنے تک تھامے رہو۔
۲۶ جو غالب آئے گا اور آخر تک میری مرضی کے مطابق عمل کرے گا میں اُسے قوموں پر اِختیار دُوں گا۔

۲۷ وہ لوہے کے عصا سے اُن پر حکومت کرے گا؛
اور وہ کُمہار کے برتنوں کی مانند چکنا چُور ہو جائیں گے۔

میں نے بھی اپنے باپ سے ایسا ہی اختیار پایا ہے۔ ۲۸ اور میں اُسے صبح کا ستارہ بھی دُوں گا۔ ۲۹ جس کے کان ہوں وہ سُنے کہ پاک روح کلیسیاؤں سے کیا فرماتا ہے۔

سردِیس کی کلیسیا کے نام

۳ سردِیس کی کلیسیا کے فرشتہ کو لکھ:

جس کے پاس خدا کی سات رُوحیں اور سات ستارے ہیں وہ یہ فرماتا ہے کہ میں تیرے کاموں سے واقف ہُوں۔ تُو زندہ کہلاتا ہے مگر ہے مُردہ۔ ۲ بیدار ہو جا! جو کچھ ختم ہو جانے سے باقی بچ رہا ہے اُسے مضبوط کر لے کیونکہ میں نے تیرے کاموں کو اپنے خدا کی نظر میں کامل نہیں پایا۔ ۳ اِس لیے جو تعلیم تُو نے پائی اور سُنی تھی اُس پر قائم رہ اور توبہ کر لیکن اگر تُو بیدار نہ ہُوا تو میں چور کی طرح آ جاؤں گا اور تجھے خبر بھی نہ ہو گی کہ میں کس گھڑی تجھ پر آ پڑُوں گا۔
۴ البتّہ سردِیس میں تھوڑے سے لوگ ایسے ہیں جنہوں نے اپنے کپڑوں کو آلُودہ نہیں ہونے دیا۔ وہ سفید پوشاک پہنے ہُوئے میرے ساتھ سَیر کریں گے کیونکہ وہ اِس عزّت کے لائق ہیں۔ ۵ جو غالب آئے گا اُسے اِسی طرح سفید پوشاک پہنائی جائے گی اور میں اُس کا نام کتابِ حیات سے ہرگز خارج نہ کرُوں گا بلکہ اپنے باپ اور فرشتوں کے سامنے اُس کے نام کا اِقرار کرُوں گا۔ ۶ جس کے کان ہوں وہ سُنے کہ پاک رُوح کلیسیاؤں سے کیا فرماتا ہے۔

فِلدِلفِیہ کی کلیسیا کے نام

۷ فِلدِلفِیہ کی کلیسیا کے فرشتہ کو لکھ:

وہ جو قُدّوس اور برحق ہے اور داؤد کی کُنجی رکھتا ہے، ۸ اور جسے کھولتا ہے اُسے کوئی بند نہیں کر سکتا اور جسے بند کرتا ہے اُسے کوئی کھول نہیں سکتا یہ فرماتا ہے کہ میں تیرے کاموں سے واقف ہُوں۔ دیکھ! میں نے تیرے سامنے ایک دروازہ کھول رکھا ہے جسے کوئی بند نہیں کر سکتا۔ میں جانتا ہُوں کہ کمزور ہونے کے باوجُود تُو نے میرے کلام پر عمل کیا ہے اور میرے نام کا اِنکار نہیں کیا۔ ۹ میں شیطان کی جماعت کے اُن لوگوں کو جو اپنے آپ کو یہُودی کہتے ہیں مگر ہیں نہیں بلکہ جھُوٹے ہیں تیرے قدموں میں لا ڈالُوں گا اور وہ تسلیم کریں گے کہ میں تجھ سے محبّت رکھتا ہُوں۔ ۱۰ چونکہ تُو نے اُس صبر اور برداشت کے حکم کو جو میں نے تجھے دیا تھا مانا ہے، میں بھی آزمایش کے اُس وقت جو تمام اہلِ دُنیا پر آنے والا ہے تیری حفاظت کرُوں گا۔
۱۱ میں جلد آ رہا ہُوں۔ جو کچھ تیرے پاس ہے اُسے سنبھالے رکھ تاکہ تیرا تاج کوئی چھین نہ لے۔ ۱۲ جو غالب آئے گا میں اُسے اپنے خدا کی ہیکل میں ایک ستُون بنا دُوں گا۔ وہ وہاں سے کبھی باہر نہ نکلے گا اور میں اُس پر اپنے خدا کا نام اور اپنے خدا کے شہر کا نام لکھُوں گا یعنی نئے یروشلیم کا نام جو میرے خدا کی طرف سے آسمان سے اُترنے والا ہے اور میں اُس پر اپنا نیا نام بھی تحریر کرُوں گا۔ ۱۳ جس کے کان ہوں وہ سُنے کہ پاک رُوح کلیسیاؤں سے کیا فرماتا ہے۔

لَودِیکیہ کی کلیسیا کے نام

۱۴ لَودِیکیہ کی کلیسیا کے فرشتہ کو لکھ:

جو آمین اور قابلِ اعتماد، برحق گواہ اور خدا کی خلقت کا مَبداء ہے یہ فرماتا ہے ۱۵ کہ میں تیرے کاموں سے واقف ہُوں کہ تُو نہ تو سرد ہے نہ گرم۔ کاش کہ تُو سرد ہوتا یا گرم۔ ۱۶ پس چونکہ تُو نہ گرم ہے نہ سرد بلکہ نیم گرم ہے اِس لیے میں تجھے اپنے مُنہ سے نکال پھینکنے کو ہُوں۔ ۱۷ تُو کہتا ہے کہ تُو دولتمند ہے اور مالدار بن گیا ہے اور تجھے کسی چیز کی حاجت نہیں مگر تُو یہ نہیں جانتا کہ تُو بدبخت، بے چارہ، غریب، اندھا اور ننگا ہے۔ ۱۸ میں تجھے صلاح دیتا ہُوں کہ مجھ سے آگ میں تپایا ہُوا سونا خرید لے تاکہ دولتمند ہو جائے اور پہننے کے لیے سفید پوشاک حاصل کر لے تاکہ ننگا رہ

کر شرمندہ نہ ہونے پائے اور اپنی آنکھوں میں ڈالنے کے لیے سُرمہ لے لے تاکہ بینا ہو جائے۔
[19] میں جنہیں پیار کرتا ہُوں اُنہیں ڈانٹتا بھی ہُوں اور تنبیہ بھی کرتا ہُوں۔ اِس لیے پُرجوش ہو اور توبہ کر۔ [20] دیکھ! میں دروازہ پر کھڑا ہُوں اور کھٹکھٹا رہا ہُوں۔ اگر کوئی میری آواز سُن کر دروازہ کھول دے گا تو میں اندر داخل ہو کر اُس کے ساتھ کھانا کھاؤں گا اور وہ میرے ساتھ۔
[21] جو غالب آئے گا میں اُسے اپنے ساتھ اپنے تخت پر بٹھاؤں گا، جس طرح میں غالب آیا اور اپنے باپ کے ساتھ اُس کے تخت پر بیٹھ گیا۔ [22] جس کے کان ہوں وہ سُنے کہ پاک رُوح کلیسیاؤں سے کیا فرماتا ہے۔

رویائے آسمان

۴ اِن باتوں کے بعد میں نے نگاہ اُٹھائی تو اپنے سامنے آسمان میں ایک دروازہ کھُلا ہُوا دیکھا اور وہی پہلی آواز جو نرسنگے کی آواز کی مانند تھی اور مجھ سے مخاطب ہُوئی تھی یہ کہنے لگی کہ یہاں اُوپر آ جا، میں تجھے دکھاؤں گی کہ اِن باتوں کے بعد اور کون سی باتیں ہونے والی ہیں۔ [2] تب میں فوراً رُوح میں آ گیا اور کیا دیکھتا ہُوں کہ آسمان پر ایک تخت موجُود ہے اور اُس پر کوئی بیٹھا ہُوا ہے۔ [3] وہ تخت نشین دیکھنے میں سنگِ یشب اور عقیق کی طرح نظر آ رہا تھا اور ایک دھَنک جو زمرّد کی مانند تھی تخت کو گھیرے ہُوئے تھی۔ [4] اُس تخت کے چاروں طرف چوبیس تخت تھے جن پر چوبیس بزرگ سفید جامے پہنے بیٹھے ہُوئے تھے اور اُن کے سروں پر سونے کے تاج تھے۔ [5] اُس تخت میں سے بجلیاں اور کڑکتی ہُوئی صدائیں اُٹھ رہی تھیں۔ تخت کے عین سامنے سات چراغ روشن تھے جو خدا کی سات رُوحوں کی نشان دہی کرتے ہیں۔ [6] اور اُس تخت کے سامنے بلّور کی مانند شفّاف شیشے کا سمندر تھا۔
تخت کے بیچ اور گرداگرد چار جاندار تھے جن کے آگے پیچھے آنکھیں ہی آنکھیں تھیں۔ [7] پہلا جاندار شیرِ ببر کی مانند تھا، دُوسرا بچھڑے کی مانند، تیسرے کا چہرہ انسان کا سا تھا اور چوتھا اُڑتے ہُوئے عقاب کی مانند تھا۔ [8] چاروں جانداروں میں سے ہر ایک کے چھ چھ پَر تھے جو ہر طرف آنکھوں سے بھرے تھے۔ وہ دِن رات لگاتار یہ کہتے رہتے تھے

قدّوس، قدّوس، قدّوس
خداوند خدا قادرِ مطلق
جو تھا، جو ہے اور جو آنے والا ہے۔

[9] جب وہ جاندار اُس تخت نشین کی حمد و ستایش، تعظیم اور شکر گزاری کرتے ہیں [10] تو چوبیس بزرگ اُس کے سامنے جو تخت نشین ہے اور تاابد زندہ رہے گا، مُنہ کے بل سجدہ میں گر جاتے ہیں۔ وہ اپنے تاج اُس تخت کے سامنے رکھ کر کہتے ہیں:

[11] اَے ہمارے خداوند اور خدا،
تُو ہی جلال، عزّت اور قدرت کے لائق ہے،
کیونکہ تُو ہی نے سب چیزوں کو خلق کیا،
اور وہ سب تیرے ہی اِرادہ سے وجُود میں آئی ہیں۔

کتاب اور برّہ

۵ پھر میں نے اُس تخت نشین کے داہنے ہاتھ میں ایک کتاب دیکھی جو دونوں طرف سے لکھّی ہُوئی تھی اور جسے سات مُہریں لگا کر بند کیا گیا تھا۔ [2] پھر میں نے ایک قوی فرشتہ کو دیکھا جو بلند آواز سے پُکار پُکار کر یہ کہہ رہا تھا کہ کون اِن مُہروں کو توڑ کر اِس کتاب کو پڑھنے کے لائق ہے؟ [3] مگر آسمان پر یا زمین پر یا زمین کے نیچے کوئی شخص اُس کتاب کو کھولنے اور اُس پر نظر ڈالنے کے لائق نہ تھا۔ [4] میں زار زار رونے لگا کیونکہ کوئی بھی اِس لائق نہ نکلا کہ جو اُس کتاب کو کھول سکے یا اُس پر نظر ڈال سکے۔ [5] تب اُن بزرگوں میں سے ایک نے مجھ سے کہا کہ مت رو، دیکھ، یہوداہ کے قبیلہ کا شیرِ ببر جو داؤد کی اصل ہے غالب آیا ہے، وہی اُس کتاب کو اور اُس کی ساتوں مُہروں کو کھولنے کے لائق ہے۔
[6] تب میں نے ایک برّہ دیکھا جو اُس تخت اور اُن چاروں جانداروں اور اُن بزرگوں کے درمیان کھڑا تھا۔ وہ ایک ذبح کیے ہُوئے برّہ کی مانند دکھائی دے رہا تھا۔ اُس کے سات سینگ تھے اور سات آنکھیں۔ یہ خدا کی سات رُوحیں ہیں جو تمام روئے زمین پر بھیجی گئی ہیں۔ [7] وہ برّہ آیا اور اُس نے تخت نشین کے دائیں ہاتھ سے وہ کتاب لے لی۔ [8] اور جب اُس نے وہ کتاب لی تو وہ چاروں جاندار اور وہ چوبیس بزرگ اُس برّہ کے سامنے سجدہ میں گر گئے۔ اُن میں سے ہر ایک کے پاس بربط اور عود سے بھرے ہُوئے سونے کے پیالے تھے۔ یہ مُقدّسوں کی دعائیں ہیں۔ [9] اور وہ یہ نیا گیت گانے لگے:

تُو ہی اِس لائق ہے کہ اِس کتاب کو لے کر
اُس کی مُہریں کھولے،
کیونکہ تُو نے ذبح ہو کر
اپنے خُون سے
ہر قبیلہ، ہر زبان، ہر اُمّت اور ہر قوم سے
لوگوں کو خدا کے واسطے خرید لیا۔
۱۰ اور اُنہیں ہمارے خدا کے لیے ایک بادشاہی اور کاہن بنا دیا
اور وہ زمین پر حکمرانی کریں گے۔

۱۱ پھر میں نے نگاہ کی تو لاکھوں اور کروڑوں فرشتوں کی آواز سُنی جو اُس تخت اور اُن جانداروں اور بزرگوں کے اِرد گرد موجُود تھے۔ ۱۲ اُنہوں نے بلند آواز سے یہ کہنا شروع کیا:

ذبح کیا ہُوا برّہ ہی
قدرت، دولت، حکمت، طاقت
عزّت، تمجید اور حمد کے لائق ہے!

۱۳ پھر میں نے آسمان اور زمین اور زمین کے نیچے اور سمندر کی ساری مخلوقات کو اور جو کچھ اُن میں ہے یہ کہتے سُنا:

جو تخت نشین ہے اُس کی اور برّہ کی
برکت، عزّت، جلال اور قدرت
ابد تک رہے۔

۱۴ اور چاروں جانداروں نے کہا: آمین، اور بزرگوں نے گر کر سجدہ کیا۔

سات مُہریں

۶ پھر میں نے دیکھا کہ برّہ نے اُن سات مُہروں میں سے ایک مُہر کھولی اور اُن چاروں جانداروں میں سے ایک نے گرجتی ہُوئی آواز میں یہ کہا کہ آ! ۲ میں نے نگاہ کی تو سامنے ایک سفید گھوڑا دیکھا جس کے سوار کے ہاتھ میں ایک کمان تھی۔ اُسے ایک تاج دیا گیا اور وہ نکلا کہ فتح پر فتح حاصل کرتا چلا جائے۔

۳ جب اُس نے دُوسری مُہر کھولی تو میں نے دُوسرے جاندار کو یہ کہتے سُنا کہ آ! ۴ تب ایک سُرخ گھوڑا نکلا اور اُس کے سوار کو یہ اختیار دیا گیا کہ وہ زمین پر سے صلح اُٹھا لے تا کہ لوگ ایک دُوسرے کو قتل کر ڈالیں، اور اُسے ایک بڑی تلوار دی گئی۔

۵ جب اُس نے تیسری مُہر کھولی تو میں نے تیسرے جاندار کو یہ کہتے سُنا کہ آ اور میں نے ایک کالا گھوڑا دیکھا جس کے سوار کے ہاتھ میں ترازو تھا۔ ۶ میں نے ایک آواز سُنی جو اُن چاروں جانداروں کے درمیان سے آ رہی تھی۔ وہ کہہ رہی تھی کہ ایک کِلوگرام گیہوں کی قیمت ایک دِینار اور تین کِلوگرام جَو کی قیمت بھی ایک دِینار ہو گی لیکن روغنِ زیتُون اور مَے کا نقصان نہ کرنا۔

۷ جب اُس نے چوتھی مُہر کھولی تو میں نے چوتھے جاندار کو یہ کہتے سُنا کہ آ! ۸ جب میں نے نگاہ کی تو دیکھا کہ ایک گھوڑا ہے جس کا رنگ زرد سا ہے اور جس کے سوار کا نام مَوت ہے۔ اُس کے پیچھے پیچھے عالمِ ارواح تھا۔ اُنہیں کُرّۂ ارض کے چوتھے حِصّہ پر اختیار دیا گیا کہ تلوار، قحط، پلیگ اور زمین کے وحشی درندوں کے ذریعہ لوگوں کو ہلاک کر ڈالیں۔

۹ جب اُس نے پانچویں مُہر کھولی تو میں نے قربانگاہ کے نیچے اُن لوگوں کی رُوحیں دیکھیں جو خدا کے کلام کے سبب سے اور گواہی پر قائم رہنے کے باعث قتل کر دیئے گئے تھے۔ ۱۰ اُنہوں نے بلند آواز سے چلّاکر کہا: اَے قُدّوس اور برحق خداوند! تُو کب تک اہلِ زمین کا اِنصاف نہ کرے گا اور اُن سے ہمارے خُون کا بدلہ نہ لے گا؟ ۱۱ تب اُن میں سے ہر ایک کو سفید جامہ دیا گیا اور اُن سے کہا گیا کہ تھوڑی دیر اور انتظار کرو تا کہ تمہارے ہم خدمت بھائیوں کا بھی شُمار پُورا ہو جائے جو تمہاری طرح قتل کیے جانے والے ہیں۔

۱۲ جب اُس نے چھٹی مُہر کھولی تو میں نے دیکھا کہ ایک بڑا بھونچال آیا اور سورج بالوں سے بُنے ہُوئے کمبل کی مانند سیاہ ہو گیا اور سارا چاند خُون کی طرح سُرخ ہو گیا۔ ۱۳ آسمان کے ستارے زمین پر اِس طرح گر پڑے جیسے تیز ہوا سے ہلنے کے باعث انجیر کے درخت کے کچّے پھل گر پڑتے ہیں۔ ۱۴ اور آسمان یوں سرک گیا جیسے کوئی طومار لپیٹ دیا گیا ہو اور ہر ایک پہاڑ اور جزیرہ اپنی اپنی جگہ سے ٹل گیا۔

۱۵ تب زمین کے بادشاہ، اُمراء، فوجی افسر، مالدار، زورآور اور سارے غُلام اور آزاد غاروں اور پہاڑوں کی چٹانوں میں جا چھپے۔ ۱۶ اور پہاڑوں اور چٹانوں سے کہنے لگے کہ ہم پر گر پڑو اور ہمیں اُس کے چہرہ سے جو تخت نشین ہے اور برّہ کے غضب سے چھپا لو۔ ۱۷ کیونکہ اُن کے غضب کا روزِ عظیم آ پہنچا ہے اور کون اُس کی تاب لا سکتا ہے؟

بندگانِ خدا پر مُہر لگائی جاتی ہے

۷ اِس کے بعد میں نے دیکھا کہ زمین کے چاروں کونوں پر چار فرشتے کھڑے ہیں۔ وہ زمین کی چاروں ہواؤں کو تھامے ہُوئے تھے تاکہ زمین یا سمندر یا کسی درخت پر ہوا نہ چلے۔ [2] پھر میں نے ایک اور فرشتہ کو دیکھا جو اُفق میں مشرق سے نکل رہا تھا۔ وہ زندہ خدا کی مُہر لیے ہُوئے تھا۔ اُس نے اُن چاروں فرشتوں سے جنہیں زمین اور سمندر کو ضرر پہنچانے کا اختیار دیا گیا تھا بلند آواز سے پُکار کر کہا [3] کہ جب تک ہم اپنے خدا کے بندوں کی پیشانیوں پر مُہر نہ لگائیں تب تک زمین اور سمندر اور درختوں کو نقصان نہ پہنچانا۔ [4] پھر میں نے سُنا کہ بنی اِسرائیل کے تمام قبیلوں میں سے جن لوگوں پر مُہر کی گئی تھی اُن کا شُمار ایک لاکھ چوالیس ہزار تھا۔

[5] یہُوداہ کے قبیلہ میں سے بارہ ہزار پر مُہر کی گئی،
رُوبن کے قبیلہ میں سے بارہ ہزار پر،
جدّ کے قبیلہ میں سے بارہ ہزار پر،
[6] آشر کے قبیلہ میں سے بارہ ہزار پر،
نفتالی کے قبیلہ میں سے بارہ ہزار پر،
منسّی کے قبیلہ میں سے بارہ ہزار پر،
[7] شمعُون کے قبیلہ میں سے بارہ ہزار پر،
لاوی کے قبیلہ میں سے بارہ ہزار پر،
اشکار کے قبیلہ میں سے بارہ ہزار پر،
[8] زبُولُون کے قبیلہ میں سے بارہ ہزار پر،
یُوسُف کے قبیلہ میں سے بارہ ہزار پر،
بِن یمین کے قبیلہ میں سے بارہ ہزار پر،

نجات یافتہ لوگوں کی بِھیڑ

[9] اِس کے بعد جب میں نے نگاہ کی تو دیکھا کہ ہر قوم، قبیلہ، اُمّت اور اہلِ زبان کی ایک ایسی بڑی بِھیڑ موجُود ہے جس کا شُمار کرنا ممکن نہیں۔ سب سفید جامے پہنے ہُوئے تھے اور ہاتھوں میں کھجور کی ڈالیاں لیے ہُوئے تخت کے آگے اور برّہ کے رُوبرُو کھڑے تھے۔
[10] وہ بلند آواز سے چلّا چلّا کر کہہ رہے تھے کہ

نجات ہمارے خدا کی طرف سے ہے
جو تخت پر بیٹھا ہے
اور برّہ کی طرف سے ملتی ہے۔

[11] اور اُن تمام فرشتوں نے جو اُس تخت کے گِرداگرد اور اُن بزرگوں کے چاروں طرف کھڑے تھے، تخت کے سامنے سجدہ میں گر کے [12] یہ کہنا شروع کیا:

آمین!
حمد اور تمجید
اور حکمت اور شُکر اور عزّت
اور قدرت اور طاقت
تا ابد ہمارے خدا کی ہو۔ آمین!

[13] پھر بزرگوں میں سے ایک نے مجھ سے پُوچھا کہ یہ سفید جامے پہنے ہُوئے لوگ کون ہیں اور کہاں سے آئے ہیں؟
[14] میں نے جواب دیا کہ اَے میرے آقا! یہ تو تجھے ہی معلوم ہے۔
تب اُس نے کہا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو بڑی مصیبت میں سے نکل کر آئے ہیں۔ اُنہوں نے اپنے جامے برّہ کے خُون میں دھوکر سفید کیے ہیں۔ [15] اِس لیے

وہ خدا کے تخت کے سامنے موجُود ہیں
اور دِن رات اُس کے مَقدِس میں اُس کی عبادت کرتے ہیں؛
اور وہ جو تخت پر بیٹھا ہے اپنا خیمہ اُن پر تانے گا۔
[16] وہ آیندہ نہ تو کبھی بھوکے ہوں گے؛
اور نہ پیاسے۔
نہ اُن پر دھوپ پڑے گی،
نہ گرمی اُنہیں ستائے گی۔
[17] کیونکہ وہ برّہ جو تخت کے درمیان ہے اُن کا چوپان ہوگا؛
اور اُنہیں آبِ حیات کے چشموں تک لے جائے گا۔
اور خدا اُن کی آنکھوں کا ہر آنسو پونچھ ڈالے گا۔

ساتویں مُہر اور بخُوردان

۸ جب اُس نے ساتویں مُہر کھولی تو آسمان مین تقریباً آدھ گھنٹے تک خاموشی چھائی رہی۔
[2] اور میں نے اُن ساتوں فرشتوں کو دیکھا جو خدا کے حضُور

کھڑے رہتے ہیں۔ اُنہیں سات نرسنگے دیئے گئے۔

[3] پھر ایک اور فرشتہ سونے کا بخوُردان لیے ہُوئے آیا اور قُربانگاہ کے پاس جا کھڑا ہُوا۔ اُسے بہت سا عُود دیا گیا تاکہ وہ اُسے سب مُقدّسوں کی دعاؤں کے ساتھ تخت کے سامنے کی سنہری قُربانگاہ پر چڑھائے۔ [4] اُس عُود کا دھُواں مُقدّسوں کی دعاؤں کے ساتھ اُس فرشتہ کے ہاتھ سے نکلا اور خدا کے حضُور جا پہنچا۔ [5] تب اُس فرشتہ نے قُربانگاہ سے آگ لے کر بخوُردان میں بھری اور اُسے زمین پر گرا دیا جہاں گرجیں، آوازیں اور بجلیاں پیدا ہُوئیں اور بھونچال آ گیا۔

سات نرسنگوں کا پھُونکا جانا

[6] اُس کے بعد وہ ساتوں فرشتے اپنا اپنا نرسنگا پھونکنے کے لیے تیّار ہُوئے۔

[7] جب پہلے فرشتہ نے اپنا نرسنگا پھُونکا تو خُون آمیز اولے اور آگ پیدا ہُوئی جو زمین پر ڈال دی گئی جس سے تہائی زمین، سارا سبزہ اور تہائی درخت جل گئے۔

[8] جب دُوسرے فرشتہ نے اپنا نرسنگا پھُونکا تو ایک بڑا سا پہاڑ جو آگ سے جل رہا تھا سمندر میں ڈالا گیا جس سے تہائی سمندر خُون میں تبدیل ہو گیا [9] اور سمندر کے تہائی جاندار مَر گئے اور تہائی جہاز تباہ ہو گئے۔

[10] جب تیسرے فرشتے نے اپنا نرسنگا پھُونکا تو مشعل کی طرح جلتا ہُوا ایک بڑا سا ستارہ آسمان سے ٹُوٹ کر تہائی دریاؤں اور پانی کے چشموں پر گرا۔ [11] اُس ستارہ کا نام "ناگ دُونا" ہے (یعنی کڑواہٹ)۔ اُس سے تہائی پانی کڑوا ہو گیا اور بہت سے لوگ اُس کڑوے پانی کے باعث مَر گئے۔

[12] جب چوتھے فرشتہ نے اپنا نرسنگا پھُونکا تو ایک تہائی سورج، ایک تہائی چاند اور ایک تہائی ستاروں کو ضرر پہنچا یہاں تک کہ اُن کا ایک تہائی حِصّہ تاریک ہو گیا اور اِسی طرح دِن کا تہائی اور رات کا تہائی حِصّہ تاریکی میں ڈُوب گیا۔

[13] جب میں نے پھر نگاہ کی تو ایک بڑا سا عُقاب آسمان کے بیچ میں اُڑتا دیکھا اور اُسے بلند آواز سے یہ کہتے سُنا کہ اُن تین فرشتوں کے نرسنگوں کی آواز کے باعث جو ابھی پھُونکنے نہیں گئے اہلِ زمین پر افسوس، افسوس، افسوس!

پانچواں نرسنگا

9 جب پانچویں فرشتہ نے اپنا نرسنگا پھُونکا تو میں نے ایک ستارہ دیکھا جو آسمان سے ٹُوٹ کر زمین پر گرا تھا۔ اُس ستارے کو اتھاہ گڑھے کی کُنجی دی گئی۔ [2] جب اُس نے اتھاہ گڑھے کا در کھولا تو اُس میں سے ایک بڑی بھٹّی کے دھوئیں کی طرح دھُواں اُٹھا۔ اُس دھوئیں کے باعث سورج اور ساری فضا تاریک ہو گئی۔ [3] اُس دھوئیں میں سے ٹِڈّیاں نکل کر زمین پر پھیل گئیں۔ اُنہیں زمین کے بچھّوؤں کی سی طاقت دی گئی [4] اور اُنہیں کہا گیا کہ زمین کی گھاس اور کسی ہرے پَودے یا درخت کو ضرر نہ پہنچانا سِوائے اُن لوگوں کے جن کی پیشانیوں پر خدا کی مُہر نہیں ہے۔ [5] اُنہیں اِختیار دیا گیا کہ صرف پانچ ماہ تک لوگوں کو اذیّت دیں۔ ایسی اذیّت جو اِنسان کو بچھّو کے ڈنک مارنے سے ہوتی ہے لیکن کسی کو جان سے نہ ماریں۔ [6] اُن دِنوں میں اِنسان مَوت کی جُستجُو کریں گے مگر اُسے ہرگز نہ پائیں گے اور مرنے کی آرزو کریں گے اور مَوت اُن سے بھاگے گی۔

[7] وہ ٹِڈّیاں اُن گھوڑوں کی طرح دکھائی دے رہی تھیں جو لڑائی کے لیے تیّار کیے گئے ہوں۔ اُن ٹِڈّیوں کے سروں پر گویا سونے کے تاج تھے اور اُن کے چہرے اِنسانی چہروں کے مشابہ تھے۔ [8] اُن کے بال عورتوں کے بالوں کی طرح تھے اور دانت شیرِ ببر کے دانتوں جیسے تھے۔ [9] اُن کے بکتر لوہے کے بکتروں کی مانند تھے اور اُن کے پروں کی آواز ایسی تھی جیسی میدانِ جنگ میں لاتعداد رتھوں اور گھوڑوں کے دوڑنے سے پیدا ہوتی ہے۔ [10] اُن کی دُمیں بچھّوؤں کی دُموں کی طرح تھیں جن میں ڈنک تھے اور اُن دُموں کو ایسی طاقت دی گئی تھی کہ وہ پانچ ماہ تک لوگوں کو اذیّت دیتی رہیں۔ [11] اتھاہ گڑھے کا فرشتہ اُن کا بادشاہ تھا۔ اُس کا نام عِبرانی میں ابدّون اور یُونانی میں اپلّیون ہے۔

[12] پہلا افسوس تو ہو چُکا۔ ابھی دو افسوس اور باقی ہیں۔

[13] جب چھٹے فرشتہ نے اپنا نرسنگا پھُونکا تو میں نے خدا کے سامنے والی سنہری قُربانگاہ کے چار سینگوں میں سے ایک آواز آتی سُنی۔ [14] جو اُس چھٹے فرشتہ کو جو نرسنگا لیے ہُوئے تھا یہ کہہ رہی تھی کہ اُن چار فرشتوں کو جو بڑے دریائے فرات کے پاس بندھے ہُوئے ہیں کھول دے۔ [15] وہ چاروں فرشتے جو خاص طور پر اُسی گھڑی، اُسی دِن اور اُسی سال کے لیے تیّار رکھّے گئے تھے کھول دیئے گئے تاکہ تہائی اِنسانوں کو مار ڈالیں۔ [16] اور اُن کے گھوڑ سوار فوجیوں کی تعداد میرے سُننے کے مطابق بیس کروڑ تھی۔

[17] وہ گھوڑے اور وہ سوار جنہیں میں نے اپنی رویا میں دیکھا تھا ایسے بکتر پہنے ہُوئے تھے جو آگ کی طرح سُرخ، سُنبل کی طرح نیلے اور گندھک کی طرح زرد تھے اور اُن گھوڑوں کے سر شیرِ ببر کے

سر کی مانند تھے۔ اُن کے مُنہ سے آگ، دھُواں اور گندھک نکلتی تھی [18] اِن تین وباؤں یعنی آگ، دھوئیں اور گندھک کے باعث بنی نوعِ اِنسان کا تہائی حِصّہ ہلاک ہوگیا۔ [19] اُن گھوڑوں کی طاقت اُن کے مُنہ اور دُموں میں تھی۔ یہ دُمیں سانپوں کی مانند تھیں جن میں سر لگے ہوئے تھے جن سے وہ تباہی مچاتے تھے۔

[20] اُن لوگوں نے جو اِن آفتوں کا شکار ہونے سے بچ گئے تھے اپنے اُن کاموں سے توبہ نہ کی جو اُن کے ہاتھوں سرزد ہُوئے تھے اور وہ اُن شیاطین کی اور سونے، چاندی، پیتل، پتھر اور لکڑی کی بنی ہُوئی مُورتوں کی پرستش کرتے رہے جو نہ تو دیکھ سکتی ہیں نہ سُن سکتی ہیں اور نہ چل پھر سکتی ہیں۔ [21] جو قتل اُنہوں نے کیے اور جو جادُوگری اور حرامکاری اور چوری اُنہوں نے کی تھی اُس سے توبہ نہ کی۔

ایک چھوٹی کھُلی ہُوئی کتاب

۱۰ اُس کے بعد میں نے ایک زورآور فرشتہ کو دیکھا جو آسمان سے اُتر رہا تھا۔ وہ بادل اوڑھے ہُوئے تھا اور اُس کے سر کے اُوپر دھَنک تھی۔ اُس کا چہرہ آفتاب کی مانند تھا اور ٹانگیں آفتاب کے ستونوں کی طرح تھیں۔ [2] وہ اپنے ہاتھ میں ایک چھوٹی سی کھُلی ہُوئی کتاب تھامے ہُوئے تھا۔ اُس نے اپنا دایاں پاؤں سمندر پر اور بایاں خشکی پر رکھا۔ [3] وہ شیرببر کی طرح زور سے دھاڑا اور اُس کے دھاڑنے سے گرج کی سی سات آوازیں پیدا ہُوئیں۔ [4] اُن آوازوں کو سُن کر میں نے لکھنے کا اِرادہ کیا ہی تھا کہ آسمان سے ایک آواز آتی سُنی جو کہہ رہی تھی کہ جو کچھ گرج کی سی سات آوازوں نے کہا اُسے پوشیدہ رکھ اور تحریر میں نہ لا۔

[5] تب اُس فرشتہ نے جسے میں نے سمندر اور خشکی پر کھڑے دیکھا تھا اپنا دایاں ہاتھ آسمان کی طرف بلند کیا [6] اور ابد تک زندہ رہنے والے خالق کی قسم کھائی جس نے آسمان اور اُس کے اندر کی اور زمین اور اُس کے اُوپر کی سب چیزوں کو پیدا کیا ہے اور کہا کہ اب اور دیر نہ ہوگی۔ [7] بلکہ اُن ایّام میں جب ساتواں فرشتہ اپنا نرسنگا پھُونکنے والا ہوگا تو اُس کی آواز آتے ہی خدا کا وہ پوشیدہ راز جس کی خُوشخبری اُس نے اپنے بندوں یعنی نبیوں کو دی تھی کھُل کر سامنے آجائے گا۔

[8] اور وہ آواز جو آسمان سے آرہی تھی اُس نے مجھے پھر سے کہا کہ آگے بڑھ اور وہ کتاب اُس فرشتہ کے ہاتھ سے لے لے جو سمندر اور خشکی پر کھڑا ہُوا ہے۔

[9] تب میں اُس فرشتہ کے پاس گیا اور اُسے کہا کہ کھُلی ہُوئی چھوٹی سی کتاب مجھے دے دے۔ اُس نے کہا کہ اُسے لے اور کھا لے۔ یہ تیرا پیٹ کڑوا کر دے گی لیکن تیرے مُنہ میں شہد کی طرح میٹھی لگے گی۔ [10] میں نے وہ چھوٹی سی کتاب فرشتہ کے ہاتھ سے لے لی اور اُسے کھا لیا۔ وہ میرے مُنہ میں تو شہد کی طرح میٹھی لگی لیکن نگلنے کے بعد میرا پیٹ کڑوا ہوگیا۔ [11] اور مجھے بتایا گیا کہ تجھے لازم ہے کہ تُو بہت سی اُمتوں، قوموں اور زبانوں اور بادشاہوں کے بارے میں پھر سے پیش گوئی کرے۔

دو گواہ

۱۱ مجھے ایک سرکنڈا دیا گیا جو جریب کی مانند تھا اور کہا گیا کہ جا اور خداوند کے مَقدِس اور قُربانگاہ کی پیمایش کر اور وہاں عبادت کرنے والوں کا شمار کر۔ [2] لیکن مَقدِس کے باہر والے صحن کو چھوڑ دینا کیونکہ وہ غیر قوموں کو دے دیا گیا ہے۔ وہ بیالیس مہینوں تک مُقدّس شہر کو پامال کرتی رہیں گی۔ [3] میں اپنے دو گواہوں کو اِختیار دوُں گا اور وہ ٹاٹ اوڑھ کر ایک ہزار دوسَو ساٹھ دِن تک نبوّت کریں گے۔ [4] یہ زیتوُن کے دو درخت اور دو چراغدان ہیں جو زمین کے خداوند کے حضوُر میں کھڑے ہیں۔ [5] اگر کوئی اُنہیں ضرر پہنچانا چاہتا ہے تو اُن کے مُنہ سے آگ نکلتی ہے اور اُن کے دشمنوں کو بھسم کر ڈالتی ہے۔ جو کوئی اُنہیں نقصان پہنچانا چاہے گا وہ بھی ضرور اِسی طرح ہلاک ہوگا۔ [6] اُنہیں یہ اِختیار ہے کہ آسمان کو بند کردیں تاکہ اُن کی نبوّت کے دِنوں میں بارش نہ ہو۔ اُنہیں اِختیار ہے کہ پانیوں کو خُون میں تبدیل کردیں اور جتنی بار جس قسم کی وبا چاہیں زمین پر نازل کریں۔

[7] جب وہ اپنی گواہی دے چُکیں گے تو اتھاہ گڑھے سے نکلنے والا حیوان اُن پر حملہ کرے گا اور اُن پر غالب آکر اُنہیں مار ڈالے گا [8] اور اُن کی لاشیں اِس شہرِ عظیم کے بازار میں پڑی رہیں گی۔ اُس شہر کو بطور اِستعارہ سدُوم اور مصر کا نام دیا گیا ہے اور خداوند بھی اُسی شہر میں مصلوُب ہُوا تھا۔ [9] اور مختلف اُمتوں، قبیلوں، زبانوں اور قوموں کے لوگ اُن کی لاشوں کو ساڑھے تین دِن تک دیکھتے رہیں گے اور اُن کی تدفین نہ ہونے دیں گے۔ [10] اہلِ زمین اُن کی ہلاکت پر خُوشی منائیں گے اور شادمان ہو کر ایک دُوسرے کو تحفے بھیجیں گے کیونکہ اُن دونوں نبیوں نے اہلِ زمین کو ستایا تھا۔

[11] لیکن ساڑھے تین دِن بعد خدا کی طرف سے اُن میں زندگی کی رُوح داخل ہُوئی، وہ اپنے پاؤں کے بل کھڑے ہو گئے اور اُن کے دیکھنے والوں پر بڑا خوف چھا گیا۔ [12] تب اُنہوں نے آسمان سے ایک بڑی آواز آتی سُنی جس نے اُن سے کہا کہ یہاں

اُوپر آ جاؤ اور وہ بادل پر سوار ہو کر آسمان پر چلے گئے اور اُن کے دُشمن دیکھتے رہ گئے۔
۱۳ اُسی گھڑی ایک بڑا بھونچال آیا اور شہر کا دسواں حِصّہ گر پڑا۔ سات ہزار لوگ اُس بھونچال سے مارے گئے اور جو باقی بچے وہ دہشت زدہ ہو کر آسمان کے خدا کی تمجید کرنے لگے۔
۱۴ دُوسرا افسوس ہو چُکا۔ اب دیکھو تیسرا افسوس باقی ہے۔

ساتواں نرسنگا

۱۵ جب ساتویں فرشتہ نے اپنا نرسنگا پھُونکا تو آسمان سے بلند آوازیں آنے لگیں جو یہ کہہ رہی تھیں کہ

دُنیا کی بادشاہی ہمارے خداوند اور اُس کے مسیح کی ہو چُکی ہے،
اور وہ ہمیشہ تک بادشاہی کرتا رہے گا۔

۱۶ اور اُن چوبیس بزرگوں نے جو خدا کے حضُور اپنے اپنے تخت پر بیٹھے ہُوئے تھے مُنہ کے بل گر کر خدا کو سجدہ کیا اور کہا کہ

۱۷ اَے قادرِ مطلق خداوند خدا!
تُو جو ہے اور تھا، ہم تیرا شکر کرتے ہیں،
کیونکہ تُو نے اپنا عظیم اِختیار سنبھال لیا
اور بادشاہی کی۔
۱۸ قومیں طَیش میں آئیں؛
اور تیرا غضب نازل ہُوا۔
اور مُردوں کے اِنصاف کی گھڑی آ پہنچی،
تا کہ تُو اپنے خادِموں یعنی اپنے نبیوں
اور مُقدّسوں کو اور اُن سب چھوٹے بڑوں کو
جو تیرے نام سے ڈرتے ہیں، اجر بخشے۔
اور جنہوں نے زمین پر تباہی مچا رکھی ہے اُنہیں تباہ کر دے۔

۱۹ تب خدا کا مَقدِس جو آسمان میں ہے کھول دیا گیا اور اُس کے اندر اُس کے عہد کا صندُوق نظر آنے لگا اور بجلیاں کوُندیں، آوازیں اور گرجیں پیدا ہُوئیں، بھونچال آیا اور بڑے اولے گرے۔

ایک خاتُون اور اژدہا

۱۲ پھر آسمان پر ایک عظیم نشان دکھائی دیا وہ یہ کہ ایک خاتُون آفتاب اوڑھے ہُوئے تھی اور چاند اُس کے پاؤں کے نیچے تھا اور بارہ ستاروں کا تاج اُس کے سر پر تھا۔ ۲ وہ حاملہ تھی اور دردِ زہ میں مبتلا ہونے کے باعث چلّا رہی تھی کیونکہ وہ بچّہ جننے ہی والی تھی۔ ۳ تب آسمان پر ایک اور نشان دکھائی دیا یعنی ایک بڑا سا لال اژدہا جس کے سات سر اور دس سینگ تھے اور سروں پر سات تاج۔ ۴ اُس کی دُم نے آسمان کے ایک تہائی ستارے نوچ کر اُنہیں زمین پر دے پٹکا۔ پھر وہ اژدہا اُس خاتُون کے سامنے جو بچّہ جننے والی تھی جا کھڑا ہُوا تا کہ جب بچّہ پیدا ہو تو اُسے نگل جائے۔ ۵ اُس نے ایک بیٹے کو جنم دیا یعنی ایک ایسے فرزند کو جو لوہے کے عصا سے تمام قوموں پر حکومت کرے گا۔ پھر اُس کے بچّہ کو وہاں سے اُٹھا کر خدا کے تخت کے پاس پہنچا دیا گیا۔ ۶ اور وہ خاتُون بیابان میں ایک ایسی جگہ بھاگ گئی جو خدا نے اُس کے لیے تیّار کر رکھّی تھی تا کہ وہاں ایک ہزار دو سَو ساٹھ دِن تک اُس کی دیکھ بھال ہوتی رہے۔
۷ پھر آسمان پر لڑائی ہُوئی۔ میکائیل اور اُس کے فرشتے اژدہا سے لڑنے نکلے۔ اژدہا اور اُس کے فرشتوں نے اُن کا مقابلہ کیا۔ ۸ لیکن اُن کے سامنے ٹِک نہ سکے اور اُس کے بعد آسمان میں اُن کا مقام اُن کے ہاتھ سے نکل گیا۔ ۹ تب وہ بڑا اژدہا نیچے پھینک دیا گیا یعنی وہی پُرانا سانپ جس کا نام اِبلیس اور شیطان ہے اور جو ساری دُنیا کو گمراہ کرتا ہے، وہ خُود بھی اور اُس کے ساتھ اُس کے فرشتے بھی زمین پر پھینک دیئے گئے۔
۱۰ پھر میں نے آسمان سے ایک بڑی آواز آتی سُنی کہ

اب ہمارے خدا کی نجات، قدرت اور بادشاہی
اور اُس کے مسیح کا اِختیار ظاہر ہُوا۔
کیونکہ ہمارے بھائیوں پر تہمت لگانے والا
جو دِن رات خدا کے حضُور اُن پر تہمت لگاتا رہتا ہے،
نیچے پھینک دیا گیا ہے۔
۱۱ وہ برّہ کے خُون
اور اپنی گواہی کی بدولت
اُس پر غالب آئے؛
اور اُنہوں نے اپنی جانوں کو عزیز نہ سمجھا
یہاں تک کہ مَوت بھی گوارا کر لی۔
۱۲ اِس لیے اَے آسمانو،
اور آسمانوں میں رہنے والو، خُوشی مناؤ!
مگر اَے زمین اور سمندر، تُم پر افسوس،
اِس لیے کہ اِبلیس نیچے تُمہارے پاس گِرا دیا گیا!

وہ قہر سے بھرا ہُوا ہے،
کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اُس کی زندگی کا جلد ہی خاتمہ ہونے والا ہے۔

[۱۳] جب اژدہا نے دیکھا کہ وہ زمین پر پھینک دیا گیا ہے تو اُس نے اُس خاتُون کا تعاقب کیا جس نے ایک بیٹے کو جنم دیا تھا۔ [۱۴] اُس خاتُون کو ایک بڑے عُقاب کے دو پر دیئے گئے تا کہ وہ اُس مقام کی طرف پرواز کر جائے جو بیابان میں اُس کے لیے تیّار کیا گیا ہے تا کہ وہ وہاں اژدہا کی دسترس سے بچ کر ساڑھے تین برس تک حفاظت میں رہ سکے۔ [۱۵] لیکن اژدہا اپنے مُنہ سے اُس خاتُون کے پیچھے ندی کی طرح پانی اُگلنے لگا تا کہ اُسے اُس ندی میں بہا دے۔ [۱۶] مگر زمین نے اُس خاتُون کی مدد کی اور اپنا مُنہ کھول کر اُس ندی کو پی لیا جو اژدہا نے اپنے مُنہ سے بہائی تھی۔ [۱۷] تب اُس اژدہا کو اُس خاتُون پر بڑا غُصّہ آیا اور وہ اُس کی باقی ماندہ اولاد سے یعنی اُن سے جو خدا کے حکموں پر عمل کرتے ہیں اور یسوؔع کی گواہی دینے پر قائم ہیں جنگ کرنے لگا۔

سمندر سے نکلنے والا حیوان

۱۳ وہ اژدہا سمندر کی ریت پر جا کھڑا ہُوا اور میں نے ایک حیوان کو سمندر میں سے نکلتے دیکھا۔ اُس کے دس سینگ اور سات سَر تھے اور سینگوں پر دس تاج تھے۔ اُس کے سروں پر کفر بھرے نام لکھے ہُوئے تھے۔ [۲] جس حیوان کو میں نے دیکھا تھا اُس کی شکل تیندوے کی سی تھی، پاؤں ریچھ کے سے اور مُنہ شیرِ ببر کا سا تھا۔ اژدہا نے اپنی قدرت، اپنا بڑا اِختیار اور اپنا تخت اُس حیوان کے سپُرد کر دیا۔ [۳] اُس حیوان کے ایک سر پر کسی مہلک زخم کا نشان دکھائی دے رہا تھا۔ وہ زخمِ کاری اچھا ہو گیا اور تمام اہلِ دُنیا تعجب کرتے ہُوئے اُس حیوان کے پیچھے ہو لیے۔ [۴] اُنہوں نے اژدہا کو سجدہ کیا کیونکہ اُس نے اپنا اِختیار حیوان کو دے دیا تھا۔ اُنہوں نے اُس حیوان کی بھی پرستش کی اور کہنے لگے کہ اِس حیوان کی مانند کون ہے اور کون ہے جو اُس سے لڑ سکتا ہے؟

[۵] اُس حیوان کو ایک بڑا سا مُنہ دیا گیا تا کہ وہ بڑا بول بولے اور کفر بکے۔ اُسے اِختیار دیا گیا کہ بیالیس ماہ تک یہ کام کرتا رہے۔ [۶] اُس نے وہ مُنہ کھولا اور خدا کے برخلاف کفر بکنے لگا۔ اُس نے خدا کے نام اور قیامگاہ کی نسبت اور اہلِ آسمان کے حق میں خُوب کفر بکا۔ [۷] اُسے مُقدّسوں سے جنگ کرنے اور اُن پر غالب آنے کی قوّت دی گئی اور ہر قبیلہ، اُمّت، زبان اور قوم پر اِختیار دیا گیا۔ [۸] تمام اہلِ زمین جن کے نام اُس بنائے عالم سے ذبح کیے ہُوئے برّہ کی کتاب میں درج نہیں تھے اُس حیوان کی پرستش کریں گے۔

[۹] جس کے کان ہوں وہ سُن لے۔

[۱۰] اگر کوئی اسیری کے لیے ہے،
تو وہ اسیری میں جائے گا۔
اگر کوئی تلوار سے قتل کرے گا،
وہ تلوار ہی سے قتل کیا جائے گا۔

مُقدّسوں کے صبر اور ایمان کا یہی موقع ہے۔

زمین سے نکلنے والا حیوان

[۱۱] پھر میں نے ایک حیوان کو زمین میں سے نکلتے دیکھا۔ اُس کے دو سینگ تھے جو برّہ کے سینگوں کی طرح تھے۔ لیکن وہ اژدہا کی طرح بولتا تھا۔ [۱۲] وہ پہلے حیوان کا سارا اِختیار اُس حیوان کے سامنے کام میں لاتا تھا اور دُنیا اور اُس میں رہنے والوں سے اُس حیوان کی، جس کا زخمِ کاری اچھا ہو گیا تھا، پرستش کراتا تھا۔ [۱۳] وہ بڑے بڑے معجزانہ نشانات دکھاتا تھا۔ یہاں تک کہ لوگوں کی نظروں کے عین سامنے آسمان سے آگ نازل کر دیتا تھا۔ [۱۴] اُن نشانوں کے باعث جنہیں اُس حیوان کے سامنے دکھانے کی قدرت اُسے دی گئی تھی، وہ اہلِ زمین کو گمراہ کرتا تھا اور اُنہیں حکم دیتا تھا کہ اُس حیوان کی مُورت بناؤ جسے تلوار کا زخمِ کاری لگا تھا اور پھر بھی وہ زندہ تھا۔ [۱۵] اُسے پہلے حیوان کی مُورت میں جان ڈالنے کا اِختیار دیا گیا تا کہ حیوان کی مُورت بولنے لگے اور جو اُس مُورت کو سجدہ نہ کریں اُنہیں قتل کروا ڈالے۔ [۱۶] اُس نے چھوٹے بڑے، امیر غریب، آزاد غلام سب لوگوں کی پیشانی پر یا دائیں ہاتھ پر نشان لگا دیا۔ [۱۷] تا کہ اُن کے سِوا جن پر اُس حیوان کا نشان یعنی اُس کا نام یا اُس کے نام کا عدد نہ ہو، کوئی دُوسرا خرید و فروخت نہ کر سکے۔

[۱۸] یہ موقع عقل سے کام لینے کا ہے۔ جو سمجھدار ہے وہ اِس حیوان کا عدد گِن لے کیونکہ یہ آدمی کا عدد ہے اور اُس کا عدد چھ سَو چھیاسٹھ ہے۔

ایک لاکھ چوالیس ہزار افراد اور برّہ

۱۴ پھر میں نے نگاہ کی تو دیکھا کہ وہ برّہ صیّوؔن کے پہاڑ پر کھڑا ہے اور اُس کے ساتھ ایک لاکھ

چوالیس ہزار افراد بھی ہیں جن کی پیشانی پر اُس کا اور اُس کے باپ کا نام لکھا ہُوا ہے [۲] پھر میں نے آسمان سے ایک آواز سُنی جو زور سے بہتے ہُوئے پانی کے شور اور بجلی کے کڑکڑانے کی سی تھی۔ اور آواز جو میں نے سُنی ایسی تھی جیسے بربط بجانے والے بربط بجا رہے ہوں۔ [۳] وہ تخت کے سامنے اور چاروں جانداروں اور بزرگوں کے آگے ایک نیا گیت گا رہے تھے اور اُن ایک لاکھ چوالیس ہزار افراد کے سِوا جو دُنیا میں سے خرید لیے گئے تھے کوئی اور اُس گیت کو نہ سیکھ سکا۔ [۴] یہ وہ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو عورتوں کے ساتھ آلودہ نہیں کیا بلکہ کنوارے ہیں۔ یہ وہ ہیں جو برّہ کے جہاں بھی وہ جاتا ہے پیچھے پیچھے چلتے ہیں۔ وہ آدمیوں میں سے خرید لیے گئے ہیں تاکہ وہ خدا اور برّہ کے لیے پہلے پھل ہوں۔ [۵] اُن کے مُنہ سے کبھی جھوٹ نہیں نکلا۔ وہ بےعیب ہیں۔

تین فرشتے

[۶] پھر میں نے ایک اور فرشتہ کو آسمان میں اُڑتے ہُوئے دیکھا۔ اُس کے پاس ایک ابدی خُوشخبری تھی تاکہ وہ اُسے رُوئے زمین کے رہنے والوں یعنی ہر قوم، قبیلہ، اہلِ زبان اور اُمّت کو سُنائے۔ [۷] اُس نے بڑی آواز سے کہا کہ خدا سے ڈرو اور اُس کی تمجید کرو کیونکہ اُس کی عدالت کا وقت آ پہنچا ہے۔ اُسی کو سجدہ کرو جس نے آسمان، زمین، سمندر اور پانی کے چشمے پیدا کیے۔

[۸] اُس کے بعد ایک دُوسرا فرشتہ آیا اور وہ بلند آواز سے کہنے لگا کہ گر پڑا، وہ عظیم شہر بابلؔ گر پڑا جس نے اپنی حرامکاری کے قہر کی مَے سب قوموں کو پلا دی۔

[۹] پھر اُس کے بعد تیسرا فرشتہ آیا اور بلند آواز سے کہنے لگا کہ جو کوئی اُس حیوان اور اُس کی مُورت کو سجدہ کرتا ہے اور اُس کا نشان اپنی پیشانی یا ہاتھ پر لگاتا ہے [۱۰] تو اُسے بھی خدا کے قہر کی خالص مَے پینا ہوگی جو اُس کے غضب کے پیالہ میں اُنڈیل دی گئی ہے۔ وہ مُقدّس فرشتوں کے رُوبرُو اور برّہ کے سامنے آگ اور گندھک کے عذاب میں مبتلا ہو کر تڑپتا رہے گا۔ [۱۱] ایسے لوگوں کے عذاب کا دُھواں ابد تک اُٹھتا رہے گا جو حیوان اور اُس کی مُورت کو سجدہ کرتے ہیں اور اُس کے نام کا نشان لگاتے ہیں اُنہیں دِن رات چین نہ ملے گا۔ [۱۲] مُقدّسوں یعنی خدا کے حکموں پر عمل کرنے والوں اور یسُوعؔ پر ایمان رکھنے والوں کے صبر کا یہی موقع ہے۔

[۱۳] پھر میں نے آسمان سے ایک آواز سُنی جو کہہ رہی تھی کہ لکھ! مبارک ہیں وہ مُردے جو اب سے خداوند میں مریں گے۔ پاک رُوح فرماتا ہے کہ ہاں، وہ اپنی محنتوں سے چھوٹ کر آرام پائیں گے کیونکہ اُن کے اعمال اُن کے پیچھے پیچھے آتے ہیں۔

زمین کی فصل

[۱۴] پھر میں نے نگاہ کی تو دیکھا ایک سفید سا بادل ہے اور اُس پر آدم زاد کی مانند کوئی بیٹھا ہُوا ہے، جس کے سر پر سونے کا تاج اور ہاتھ میں تیز درانتی ہے [۱۵] پھر مَقدِس میں سے ایک اور فرشتہ باہر نکلا اور اُس نے بادل پر بیٹھے ہُوئے شخص کو بلند آواز سے پُکار کر کہا کہ اپنی درانتی چلا اور کاٹ، فصل کاٹنے کا وقت آ گیا ہے، اِس لیے کہ زمین کی فصل پک گئی ہے۔ [۱۶] پس اُس نے جو بادل پر بیٹھا ہُوا تھا اپنی درانتی زمین پر چلائی اور وہاں فصل کی کٹائی ہو گئی۔

[۱۷] پھر ایک اور فرشتہ مَقدِس میں سے جو آسمان پر ہے باہر نکلا۔ اُس کے ہاتھ میں بھی ایک تیز درانتی تھی۔ [۱۸] پھر ایک اور فرشتہ جس کا آگ پر اِختیار تھا قُربانگاہ سے باہر نکلا اور اُس نے تیز درانتی والے فرشتہ کو پُکار کر کہا کہ اپنی تیز درانتی چلا اور زمین کے تاکستان سے گُچھے کاٹ لے کیونکہ اُس کے انگور پک چُکے ہیں۔ [۱۹] اُس فرشتہ نے اپنی درانتی زمین پر چلائی اور اُس کے تاکستان سے انگور جمع کیے اور اُنہیں خدا کے قہر کے بڑے حوض میں ڈال دیا۔ [۲۰] تب اُنہیں شہر سے باہر اُس بڑے حوض میں رَوندا گیا اور حوض میں سے اِس قدر خُون نکلا کہ وہ گھوڑوں کی لگاموں تک جا پہنچا اور تقریباً تین سَو کلو میٹر تک بہتا چلا گیا۔

سات فرشتے اور سات آفتیں

۱۵ پھر میں نے آسمان میں ایک اور بڑا اور حیرت انگیز نشان دیکھا کہ سات فرشتے سات آفتوں کو لیے ہُوئے ہیں۔ یہ آخری آفتیں ہیں کیونکہ اُن کے ساتھ خدا کا قہر ختم ہو جاتا ہے۔ [۲] پھر میں نے شیشہ کا سا ایک سمندر دیکھا جس میں آگ ملی ہُوئی تھی۔ اُس شیشہ کے سمندر کے پاس وہ لوگ کھڑے تھے جو حیوان اور اُس کی مُورت اور اُس کے نام کے عدد پر غالب آئے تھے۔ اُن کے ہاتھوں میں خدا کی بربطیں تھیں [۳] اور وہ خدا کے بندہ مُوسیٰؔ کا گیت اور برّہ کا گیت گا رہے تھے کہ

اَے خداوند خدا، قادرِ مُطلق،
تیرے کام کتنے عظیم اور عجیب ہیں۔
اَے ازلی بادشاہ،
تیری راہیں برحق اور راست ہیں۔
[۴] اَے خداوند! کون تیرا خوف نہ مانے گا،
اور کون تیرے نام کی تمجید نہ کرے گا؟

کیونکہ تُو ہی واحد قُدّوس ہے۔
سب قومیں آئیں گی
اور تیرے سامنے سجدہ کریں گی،
کیونکہ تیرے راستبازی کے کام ظاہر ہو گئے ہیں۔

۵ اِن باتوں کے بعد میں نے دیکھا کہ خیمۂ شہادت کا مَقدِس آسمان میں کھول دیا گیا ۶ اور اُس مَقدِس میں سے سات فرشتے سات آفتیں لیے ہُوئے باہر نکلے۔ وہ صاف چمکدار سُوتی لباس پہنے ہُوئے تھے اور سنہری پٹکے سینوں پر باندھے ہُوئے تھے۔ ۷ پھر اُن چار جانداروں میں سے ایک نے اُن سات فرشتوں کو سونے کے سات پیالے دیئے جو ابدتک زندہ رہنے والے خدا کے قہر سے بھرے ہُوئے تھے۔ ۸ اور سارا مَقدِس خدا کے جلال اور اُس کی قدرت کے دھوئیں سے بھر گیا اور اُن سات فرشتوں کی سات آفتوں کے ختم ہو جانے تک کوئی اُس مَقدِس میں داخل نہ ہو سکا۔

قہرِ خدا کے سات پیالے

۱۶ پھر میں نے مَقدِس میں سے ایک بڑی آواز آتی سُنی جو اُن سات فرشتوں سے یہ کہہ رہی تھی کہ جاؤ اور خدا کے قہر کے سات پیالوں کو زمین پر اُنڈیل دو۔

۲ پہلا فرشتہ گیا اور اُس نے اپنا پیالہ خشکی پر اُنڈیل دیا۔ تب جن لوگوں پر اُس حیوان کا نشان لگا تھا اور جنہوں نے اُس کی مُورت کو سجدہ کیا تھا، اُن کے جسموں پر ایک ایک بہت بُرا تکلیف دہ ناسُور پیدا ہو گیا۔

۳ پھر دُوسرے فرشتہ نے اپنا پیالہ سمُندر پر اُنڈیل دیا اور سارا سمُندر مُردہ کے خُون جیسا ہو گیا اور اُس کے سارے جاندار مَر گئے۔

۴ پھر تیسرے فرشتہ نے اپنا پیالہ دریاؤں اور پانی کے چشموں پر اُنڈیل دیا اور اُن کا پانی بھی خُون بن گیا۔ ۵ تب میں نے پانیوں کے فرشتہ کو یہ کہتے سُنا کہ

اَے قُدّوس! تُو جو ہے اور جو تھا،
تُو عادل ہے کہ تُو نے ایسا اِنصاف کیا؛
۶ کیونکہ اُنہوں نے تیرے مُقدّسوں اور تیرے نبیوں کا خُون بہایا،
اور تُو نے اُنہیں پینے کے لیے خُون ہی دیا جس کے وہ مستحق ہیں۔

۷ پھر میں نے قُربانگاہ میں سے یہ آواز سُنی کہ

اِے خداوند خدا، قادرِ مُطلق!
بے شک تیرے فیصلے برحق اور راست ہیں۔

۸ پھر چوتھے فرشتہ نے اپنا پیالہ سورج پر اُنڈیل دیا اور سورج کو اِختیار دیا گیا کہ وہ لوگوں کو آگ سے جُھلس ڈالے۔ ۹ اور وہ حرارت کی شِدّت کے باعث جُھلس گئے اور خدا کے نام کی نسبت کفر بکنے لگے جسے اِن آفتوں پر اِختیار تھا۔ پھر بھی اُنہوں نے توبہ نہ کی اور خدا کی تمجید کرنے سے اِنکار کر دیا۔

۱۰ پھر پانچویں فرشتہ نے اپنا پیالہ حیوان کے تخت پر اُنڈیل دیا جس سے اُس حیوان کی بادشاہی میں تاریکی چھا گئی۔ اور لوگ درد کے مارے اپنی زبانیں کاٹنے لگے ۱۱ اور اپنے دُکھوں اور ناسُوروں کی وجہ سے آسمان کے خدا پر کفر بکنے لگے لیکن اُنہوں نے اپنی حرکتوں سے توبہ نہ کی۔

۱۲ پھر چھٹے فرشتہ نے اپنا پیالہ بڑے دریائے فراتؔ پر اُنڈیل دیا اور دریا کا پانی خشک ہو گیا تاکہ مشرق کے بادشاہوں کے آنے کے لیے راہ تیّار ہو جائے۔ ۱۳ پھر میں نے اژدہا کے اور حیوان کے اور جھوُٹے نبی کے مُنہ سے تین ناپاک رُوحوں کو نکلتے دیکھا جو مینڈکوں کی طرح دکھائی دیتی تھیں۔ ۱۴ یہ شیاطین کی رُوحیں ہیں جن کا کام شیطانی نشان دکھانا ہے۔ یہ رُوحیں تمام دُنیا کے بادشاہوں کے پاس جاتی ہیں تاکہ اُنہیں اُس جنگ کے لیے جمع کریں جو خداوند کے روزِ عظیم کے آنے پر ہوگی۔

۱۵ دیکھو، میں چور کی مانند آ رہا ہُوں۔ مبارک ہے وہ جو جاگتا رہتا ہے اور اپنی پوشاک کو حفاظت سے رکھتا ہے تاکہ لوگ اُسے ننگا پھرتے نہ دیکھیں۔

۱۶ پھر اُنہوں نے سب بادشاہوں کو اُس جگہ جمع کیا جس کا عِبرانی نام ہرمجِدّونؔ ہے۔

۱۷ پھر ساتویں فرشتہ نے اپنا پیالہ ہوا میں اُنڈیلا تو مَقدِس کے تخت کی جانب سے ایک بڑی آواز یہ کہتی ہُوئی سُنائی دی کہ ہو چُکا! ۱۸ پھر بجلیاں کوندیں، گڑگڑاہٹیں اور گرجیں پیدا ہُوئیں اور ایک ایسا بڑا زلزلہ آیا کہ اِنسان کے زمین پر پیدا ہونے کے وقت سے ایسا زلزلہ کبھی نہیں آیا تھا۔ ۱۹ اور وہ عظیم شہر ٹُوٹ کر تین ٹکڑے ہو گیا اور قوموں کے شہر بھی ڈھیر ہو گئے۔ خدا کو بڑا شہر بابلؔ یاد آیا تاکہ وہ اُسے اپنے قہر کی مَے سے بھرا ہوا پیالہ دے۔ ۲۰ ہر ایک جزیرہ اپنی جگہ سے سرک گیا اور پہاڑوں کا پتا نہ چلا۔ ۲۱ اور آسمان سے لوگوں پر مَن مَن بھر کے بڑے بڑے اولے گرے۔ چونکہ یہ

آفت بڑی ہی سخت تھی اِس لیے لوگ اولوں کی آفت کی وجہ سے خدا کی نسبت کفر بکنے لگے۔

عورت اور حیوان

۱۷ جن سات فرشتوں کے پاس سات پیالے تھے اُن میں سے ایک نے آ کر مجھ سے کہا کہ اِدھر آ، میں تجھے دکھاؤں گا کہ اُس بڑی طوائف کو کیا سزا ملنے والی ہے جو پانیوں پر بیٹھی ہُوئی ہے۔ [۲] روئے زمین کے بادشاہوں نے اُس کے ساتھ زِنا کیا اور اہلِ زمین اُس کی حرامکاری کی مَے سے متوالے ہو گئے۔

[۳] وہ فرشتہ مجھے رُوح میں ایک صحرا میں لے گیا۔ وہاں میں نے ایک عورت کو قرمزی رنگ والے ایک ایسے حیوان پر سوار دیکھا جس کے سات سَر اور دس سینگ تھے اور جس کے سارے جسم پر خدا کی نسبت کفر آمیز نام لکھے ہُوئے تھے۔ [۴] وہ عورت ارغوانی اور قِرمزی رنگ والا لباس پہنے ہُوئے تھی اور جواہر اور موتیوں سے آراستہ تھی۔ اُس کے ہاتھ میں ایک سُنہری پیالہ تھا جو مکروہ چیزوں اور اُس کی حرامکاری کی غلاظت سے بھرا ہُوا تھا۔ [۵] اُس کی پیشانی پر یہ پُر اِسرار نام درج تھا:

شہرِ عظیم بابلؔ
طوائفوں اور زمین کی مکروہات کی ماں

[۶] میں نے دیکھا کہ وہ عورت مُقدّسوں اور یسُوعؔ کے شہیدوں کا خُون پی پی کر مدہوش ہو چُکی تھی۔ اُسے دیکھ کر مجھے سخت حیرت ہُوئی۔ [۷] اُس فرشتہ نے مجھ سے کہا کہ تُو کس لیے حیران ہے؟ میں تجھے بتاتا ہُوں کہ اُس عورت کا اور اُس کے سات سروں اور دس سینگوں والے حیوان کا جس پر وہ سوار ہے کیا راز ہے۔ [۸] جو حیوان تُو نے دیکھا وہ کبھی تھا لیکن اب نہیں ہے۔ وہ اتھاہ گڑھے سے نکلے گا اور ہلاکت کا شکار ہو گا اور رُوئے زمین کے وہ باشندے جن کے نام بنائے عالم سے کتابِ حیات میں درج نہیں اُس حیوان کو دیکھ کر حیرت زدہ رہ جائیں گے۔ کیونکہ وہ کبھی تھا، اب نہیں ہے اور پھر موجُود ہو جائے گا۔

[۹] اِس موقع کے لیے ایک حکمت والا ذہن چاہیئے۔ وہ ساتوں سر سات پہاڑیاں ہیں جن پر وہ عورت بیٹھی ہے۔ [۱۰] وہ سات بادشاہ بھی ہیں۔ پانچ تو ختم ہو چُکے ہیں، ایک موجُود ہے اور ایک ابھی آیا نہیں۔ جب وہ آئے گا تو کچھ عرصہ تک ضرور رہے گا۔ [۱۱] جو حیوان کبھی تھا اور اب نہیں، آٹھواں بادشاہ ہے اور اُن ساتوں میں سے نکلا ہے اور ہلاکت کا شکار ہونے والا ہے۔

[۱۲] وہ دس سینگ جو تُو نے دیکھے دس بادشاہ ہیں جنہیں ابھی تک بادشاہی نہیں ملی لیکن وہ تھوڑی دیر کے لیے اُس حیوان کے ساتھ بادشاہوں کا سا اِختیار پائیں گے۔ [۱۳] اُن سب کا اِرادہ ایک ہے اور وہ اپنی قدرت اور اِختیار اُس حیوان کے حوالہ کر دیں گے۔ [۱۴] وہ برّہ سے جنگ کریں گے لیکن برّہ اُن پر غالب آئے گا کیونکہ وہ خداوندوں کا خداوند اور بادشاہوں کا بادشاہ ہے اور اُس کے ساتھ اُس کے بُلائے ہُوئے، برگزیدہ اور وفادار بندے بھی غالب آئیں گے۔

[۱۵] پھر اُس فرشتہ نے مجھ سے کہا کہ جن پانیوں پر تُو نے اُس بڑی طوائف کو بیٹھی دیکھا ہے وہ اُمّتیں، گروہ، قومیں اور اہلِ زبان ہیں۔ [۱۶] وہ حیوان اور دس سینگ جنہیں تُو نے دیکھا اُس طوائف سے نفرت کریں گے اور اُسے لاچار بنا کر ننگا کر دیں گے۔ اُس کا گوشت کھا لیں گے اور اُسے آگ میں جلا ڈالیں گے۔ [۱۷] کیونکہ خدا نے اپنا مقصد پُورا کرنے کے لیے اُن کے دل میں یہ بات ڈالی کہ وہ اِتّفاقِ رائے سے اپنی حکمرانی کا اِختیار اُس حیوان کے حوالہ کر دیں۔ [۱۸] اور جس عورت کو تُو نے دیکھا یہ وہ شہرِ عظیم ہے جو زمین کے بادشاہوں پر حکومت کرتا ہے۔

بابل کی تباہی

۱۸ اِس کے بعد میں نے ایک اور فرشتہ کو آسمان سے اُترتے دیکھا۔ وہ بڑا صاحبِ اِختیار تھا۔ اُس کے جلال سے ساری زمین روشن ہو گئی۔ [۲] اُس نے بلند آواز سے چلّا کر کہا کہ

گر پڑا، عظیم شہر بابلؔ گر پڑا!
اور شیاطین کا مسکن
اور ہر ناپاک رُوح کا اڈّا بن گیا،
اور ہر پلید اور مکروہ پرندہ کا بسیرا ہو گیا۔
[۳] کیونکہ سب قوموں نے اُس کی حرامکاری کے
قہر کی مَے پی ہے۔
رُوئے زمین کے بادشاہوں نے اُس کے ساتھ زِنا کیا ہے،
دُنیا بھر کے سوداگر اُس کی بڑی عیش و عشرت والی زندگی کے
باعث دولتمند ہو گئے۔

[4] پھر میں نے آسمان سے ایک اور آواز یہ کہتی ہُوئی سُنی کہ

اَے میری اُمّت کے لوگو! اُس میں سے نکل آؤ،
تاکہ اُس کے گناہوں میں شریک نہ ہو،
اور اُس کی آفتوں میں سے کوئی آفت تُم پر نہ آئے؛
[5] کیونکہ اُس کے گناہوں کا آسمان پر ڈھیر لگ چُکا ہے،
اور خدا کو اُس کی بدکاریاں یاد آ گئی ہیں۔
[6] جیسا اُس نے تمہارے ساتھ کیا تُم بھی اُس کے ساتھ ویسا ہی کرو؛
اور اُسے اُس کے کاموں کا دُگنا بدلہ دو۔
اور جتنا پیالہ اُس نے بھر کر دیا ہے تُم اُس سے دُگنا بھر کر
اُسے دو۔
[7] اور جس قدر شان اور عیش و عشرت کے ساتھ اُس نے زندگی
گزاری
اُسی قدر عذاب اور غم میں اُسے ڈال دو۔
کیونکہ وہ اپنے دل میں کہتی ہے کہ
میں ملکہ بن کر بیٹھی ہُوئی ہُوں، کوئی بیوہ تو نہیں ہُوں،
میں کبھی غمزدہ نہیں ہوتی۔
[8] لہٰذا ایک ہی دِن میں اُس کی آفتیں اُسے آ پکڑیں گی:
یعنی مَوت، غم اور قحط۔
اور وہ آگ میں جلا کر راکھ بنا دی جائے گی،
کیونکہ اُس کی عدالت کرنے والا خداوند خدا زور آور ہے۔

[9] جب رُوئے زمین کے بادشاہ جنہوں نے اُس کے ساتھ زِنا کیا اور اُس کی عیّاشی میں شریک ہُوئے اُس کے جلنے کا دُھواں دیکھیں گے تو روئیں گے اور اُس کا ماتم کریں گے۔ [10] اور اُس کے عذاب سے دہشت زدہ ہو کر دُور جا کھڑے ہوں گے اور کہیں گے کہ

افسوس، افسوس، اَے عظیم شہر،
اَے بابل، اَے شہرِ قوّت!
گھڑی بھر میں ہی تیری قضا آ پہنچی!

[11] رُوئے زمین کے سوداگر اُس پر روئیں گے اور اُس کا ماتم کریں گے کیونکہ اُن کا مال اب کوئی نہیں خریدتا۔ [12] جو سونے، چاندی، جواہر، موتیوں اور مہین کتانی، ارغوانی، ریشمی اور قرمزی کپڑوں، ہر طرح کی خُوشبودار عمارتی لکڑی، ہاتھی دانت کی بنی ہُوئی مختلف اشیاء، قیمتی لکڑی، کانسی، لوہے اور سنگِ مرمر، [13] دارچینی، مسالوں، عُود، مُر، لوبان، مَے، زیتون، میدہ اور گندم، مویشیوں، بھیڑوں، گھوڑوں، گاڑیوں، غُلاموں اور آدمیوں کی جانوں پر مشتمل ہے۔

[14] تیرے دلپسند میوے تیرے پاس سے جاتے رہے۔ تیری تمام شان و شوکت اور لذیذ چیزیں تیرے ہاتھ سے نکل گئیں۔ اب وہ تجھے کبھی حاصل نہ ہوں گی۔ [15] وہ سوداگر جنہوں نے یہ اشیاء اُسے بیچ کر دولت حاصل کی تھی اُس کے عذاب سے دہشت زدہ ہو کر دُور کھڑے کھڑے روئیں گے [16] اور ماتم کر کے کہیں گے:

افسوس، افسوس، وہ عظیم شہر،
جو مہین کتانی، ارغوانی اور قرمزی کپڑے پہنے ہُوئے تھا،
اور سونے، جواہر اور موتیوں سے جگمگا رہا تھا!
[17] گھڑی بھر میں ہی اُس کی اِتنی بڑی دولت برباد ہو گئی!

سب بحری کپتان، جہازوں کے مسافر، ملاّح اور تمام سمُندری مزدُور دُور کھڑے کھڑے [18] اُس شہر کے جلنے کا دھوُاں دیکھیں گے اور چلاّ چلاّ کر کہیں گے کہ کون سا شہر اِس عظیم شہر کی مانند ہے؟ [19] وہ اپنے سروں پر خاک ڈالیں گے اور رو رو کر ماتم کریں گے اور چلاّ چلاّ کر کہیں گے:

افسوس، افسوس، اَے عظیم شہر!
جس کی بدولت تمام بحری جہاز والے مالدار ہو گئے،
گھڑی ہی بھر میں تباہ کر دیا گیا!
[20] اَے آسمان،
اَے مُقدّسو! اَے رسُولو اور نبیو! اُس کی تباہی پر خُوشی مناؤ!
کیونکہ جو سلوک اُس نے تمہارے ساتھ کیا اُس کی سزا خدا نے
اُسے دے دی۔

[21] پھر ایک اور فرشتہ نے بڑی چکّی کے پاٹ کی مانند ایک پتھّر اُٹھایا اور اُسے سمُندر میں پھینک دیا اور کہا کہ

بابلؔ کا عظیم شہر بھی اِسی طرح
زور سے گرایا جائے گا،
اور پھر اُس کا کبھی پتا نہ چلے گا۔

۲۲ اور بربط بجانے والوں، گانے والوں، بانسری بجانے والوں
اور نرسنگا پھُونکنے والوں کی آواز
تجھ میں پھر کبھی سُنائی نہ دیگی۔
اور کسی پیشہ کا کوئی کاریگر
تجھ میں پھر کبھی نہ پایا جائے گا۔
اور چکّی کی آواز
تجھ میں پھر کبھی سُنائی نہ دیگی۔
۲۳ چراغ کی روشنی
پھر کبھی تجھ میں نہ چمکے گی۔
اور دُلہا اور دُلہن کی آوازیں
کبھی تجھ میں سُنائی نہ دیں گی۔
کیونکہ تیرے سوداگر دُنیا کے مالدار لوگ تھے۔
اور تیری جادوگری سے سب قومیں گمراہ ہوگئیں۔
۲۴ اور نبیوں، مُقدّسوں اور زمین کے سارے مقتولوں کا خُون،
اُس شہر میں پایا گیا۔

اہلِ آسمان کا جشن

۱۹ اِس کے بعد مجھے یوں سُنائی دیا گویا آسمان پر کوئی بڑی بھیڑ بلند آواز سے پُکار کر کہہ رہی ہے کہ

ہلّلُویاہ!
نجات اور جلال اور قدرت ہمارے خدا ہی کی ہے،
۲ کیونکہ اُس کے فیصلے برحق اور راست ہیں۔
اِس لیے کہ اُس نے ایسی بڑی طوائف کا اِنصاف کیا
جس نے اپنی حرامکاری سے دُنیا کو خراب کر دیا تھا۔
اور خدا نے اُس سے اپنے بندوں کے خُون کا بدلہ لے لیا۔

۳ اور اُنہوں نے ایک بار پھر پُکار کر کہا کہ

ہلّلُویاہ!
اُس کے جلنے کا دھُواں تا ابد اُٹھتا رہے گا۔

۴ تب چوبیسوں بزرگوں اور چاروں جانداروں نے خدا کو جو تخت نشین تھا سجدہ کر کے کہا کہ

آمین، ہلّلُویاہ!

۵ پھر تخت سے یہ آواز آئی کہ

اَے خدا کے بندو،
تُم خواہ چھوٹے ہو یا بڑے،
تُم جو اُس کا خوف رکھتے ہو،
ہمارے خدا کی حمد کرو!

۶ پھر میں نے ایک آواز سُنی جو کسی بڑے گروہ کی آواز کی طرح تھی جیسے پانیوں کے زور سے بہنے کی اور بجلی کے کڑکنے کی زوردار آواز ہوتی ہے۔ وہ کہہ رہی تھی کہ

ہلّلُویاہ!
اِس لیے کہ خداوند ہمارا قادرِ مُطلق خدا بادشاہی کرتا ہے۔
۷ آؤ ہم خُوشی منائیں اور نہایت شادمان ہوں
ہم اُس کی تمجید کریں گے
کیونکہ برّہ کی شادی کا وقت آ گیا ہے،
اور اُس کی دُلہن نے اپنے آپ کو آراستہ کر لیا ہے۔
۸ اُسے چمکدار اور صاف مہین کتانی کپڑا پہننے کا اِختیار ملا۔
(کیونکہ کتانی کپڑے سے مُقدّسوں کی راستبازی کے کام مراد ہیں)

۹ پھر فرشتہ نے مجھ سے کہا کہ لکھ: مبارک ہیں وہ جو برّہ کی شادی کی ضیافت میں بُلائے گئے ہیں۔ اُس نے مزید کہا کہ یہ خدا کی سچّی باتیں ہیں۔
۱۰ تب میں اُسے سجدہ کرنے کی غرض سے اُس کے قدموں پر گر پڑا لیکن اُس نے مجھ سے کہا کہ خبردار! ایسا مت کر۔ میں بھی تیرا اور تیرے بھائیوں کا جو یسُوؔع کی گواہی پر قائم ہیں، ہم خدمت ہُوں۔ خدا ہی کو سجدہ کر کیونکہ یسُوؔع کی گواہی نبوّت کی رُوح ہے۔

سفید گھوڑے کا سوار

۱۱ پھر میں نے آسمان کو کھلا ہُوا دیکھا اور مجھے ایک سفید گھوڑا نظر آیا جس کا سوار باوفا اور برحق کہلاتا ہے۔ وہ صداقت سے اِنصاف کرتا اور لڑتا ہے۔ ۱۲ اُس کی آنکھیں آگ کے شعلوں کی مانند ہیں اور اُس کے سر پر بہت سے تاج ہیں۔ اُس کی پیشانی پر اُس کا نام بھی لکھّا ہُوا ہے جسے سِوائے اُس کے کوئی اور نہیں جانتا۔ ۱۳ وہ خُون میں ڈُبوئے ہُوئے جامہ میں ملبوس ہے اور اُس کا نام خدا کا کلِمہ ہے۔ ۱۴ آسمانی فوجیں جو سفید گھوڑوں پر سوار ہیں

سفید اور صاف کتانی لباس پہنے ہُوئے اُس کے پیچھے پیچھے آ رہی ہیں۔ [۱۵] اُس کے مُنہ سے ایک تیز تلوار نکلتی ہے تاکہ وہ اُسے قوموں پر چلائے۔ وہ لوہے کے عصا سے اُن پر حکومت کرے گا۔ وہ اُنہیں قادرِ مُطلق خدا کے قہر کی مَے کے حوض میں انگوروں کی طرح روند ڈالتا ہے۔ [۱۶] اُس کی پوشاک اور ران پر یہ نام لکھا ہُوا ہے:

بادشاہوں کا بادشاہ، خداوندوں کا خداوند

[۱۷] پھر میں نے ایک فرشتہ کو آفتاب پر کھڑے ہُوئے دیکھا۔ اُس نے فضاء میں اُڑنے والے تمام پرندوں سے بلند آواز سے چلّا کر کہا کہ آؤ اور خدا کی بڑی ضیافت میں شریک ہونے کے لیے جمع ہو جاؤ [۱۸] تاکہ بادشاہوں، سپہ سالاروں، زور آوروں، گھوڑوں اور اُن کے سواروں کا اور آزاد یا غُلام، چھوٹے یا بڑے، سب آدمیوں کا گوشت کھا سکو۔

[۱۹] تب میں نے حیوان کو اور رُوئے زمین کے بادشاہوں اور اُن کی فوجوں کو اُس گھوڑے کے سوار اور اُس کے لشکر سے جنگ کرنے کے لیے جمع ہوتے دیکھا۔ [۲۰] لیکن اُس حیوان کو اور اُس کے ساتھ اُس جھُوٹے نبی کو بھی جس نے اُس کے سامنے معجزانہ نشان دکھائے تھے' گرفتار کر لیا گیا۔ اُس جھُوٹے نبی نے وہ نشان دکھا کر جن لوگوں کو گُمراہ کیا تھا' وہ تھے جنہوں نے حیوان کا نشان لگوایا تھا اور اُس کی مُورت کو سجدہ کیا تھا۔ وہ دونوں گندھک سے جلتی ہُوئی آگ کی جھیل میں زندہ ہی ڈال دیئے گئے۔ [۲۱] اور اُن کے باقی لوگ اُس تلوار سے ہلاک ہو گئے جو گھوڑے کے سوار کے مُنہ سے نکلتی تھی اور سب پرندے اُن کا گوشت کھا کھا کر سیر ہو گئے۔

ہزار سالہ دَور

۲۰ پھر میں نے ایک فرشتہ کو آسمان سے اُترتے دیکھا۔ اُس کے پاس اتھاہ گڑھے کی کُنجی تھی اور وہ ہاتھ میں ایک زنجیر لیے ہُوئے تھا۔ [۲] اُس نے اژدہا یعنی پُرانے سانپ کو جو اِبلیس اور شیطان ہے پکڑا اور اُسے ایک ہزار سال کے لیے باندھ دیا [۳] اور اتھاہ گڑھے میں ڈال دیا اور اُسے بند کر کے اُس پر مُہر لگا دی تاکہ وہ قوموں کو گُمراہ نہ کر سکے جب تک کہ ہزار برس پُورے نہ ہو جائیں۔ اِس کے بعد اُس کا کچھ عرصہ کے لیے کھولا جانا لازمی ہے۔

[۴] پھر میں نے تخت دیکھے جن پر وہ لوگ بیٹھے ہُوئے تھے جنہیں اِنصاف کرنے کا اختیار دیا گیا تھا۔ اور میں نے اُن لوگوں کی رُوحیں دیکھیں جن کے سر یسُوعؔ کی گواہی دینے اور خدا کے کلام کی وجہ سے کاٹ دیئے گئے تھے۔ اُن لوگوں نے نہ تو اُس حیوان کو نہ اُس کی مُورت کو سجدہ کیا تھا، نہ اپنی پیشانی یا ہاتھوں پر اُس کا نشان لگوایا تھا۔ وہ زندہ ہو گئے اور ایک ہزار برس تک مسیح کے ساتھ بادشاہی کرتے رہے۔ [۵] اور باقی مُردے ایک ہزار برس پُورے ہونے تک زندہ نہ ہُوئے۔ یہ پہلی قیامت ہے۔ [۶] مبارک اور مُقدّس ہیں وہ لوگ جو پہلی قیامت میں شریک ہیں۔ اُن پر دُوسری مَوت کا کوئی اِختیار نہیں بلکہ وہ خدا اور مسیح کے کاہن ہوں گے اور ہزار برس تک اُس کے ساتھ بادشاہی کرتے رہیں گے۔

شیطان کا انجام

[۷] جب ہزار برس پُورے ہو چُکیں گے تو شیطان اپنی قید سے رہا کر دیا جائے گا [۸] اور ساری قوموں کو جو زمین کی چاروں طرف آباد ہیں یعنی جوُجؔ اور ماجوُجؔ کو گُمراہ کر کے جنگ کے لیے جمع کرے گا۔ اُن کا شُمار سمُندر کی ریت کے برابر ہوگا۔ [۹] وہ ساری زمین پر پھیل جائیں گی اور مُقدّسوں کی لشکر گاہ اور اُس عزیز شہر کو گھیر لیں گی تب آسمان سے آگ نازل ہوگی اور اُنہیں بھسم کر ڈالے گی [۱۰] اور اِبلیس' جس نے اُنہیں گُمراہ کیا تھا گندھک اور آگ کی جھیل میں ڈالا جائے گا جہاں وہ حیوان اور جھُوٹا نبی بھی ہوگا اور وہ دِن رات ابد تک عذاب میں رہیں گے۔

روزِ عدالت

[۱۱] تب میں نے ایک بڑا سا سفید تخت اور اُسے جو اُس پر بیٹھا تھا' دیکھا۔ زمین اور آسمان اُس کی حضوُری سے بھاگے اور اُنہیں کہیں ٹھکانا نہ ملا۔ [۱۲] اور میں نے چھوٹے بڑے تمام مُردوں کو تخت کے سامنے کھڑے دیکھا۔ تب کتابیں کھولی گئیں اور ایک کتاب جس کا نام کتابِ حیات ہے' وہ بھی کھولی گئی۔ تمام مُردوں کا اِنصاف اُن کے اعمال کے مطابق کیا گیا جو اُن کی کتابوں میں درج تھے۔ [۱۳] سمُندر نے اُن مُردوں کو جو اُس کے اندر تھے دے دیا اور مَوت اور عالمِ ارواح نے اپنے اندر کے مُردوں کو دے دیا اور ہر ایک کا اِنصاف اُس کے اعمال کے مطابق کیا گیا۔ [۱۴] پھر مَوت اور عالمِ ارواح کو آگ کی جھیل میں ڈال دیا گیا۔ یہ آگ کی جھیل دُوسری مَوت ہے۔ [۱۵] اور جس کسی کا نام کتابِ حیات میں لکھا ہُوا نہ ملا' اُسے بھی آگ کی جھیل میں ڈالا گیا۔

نیا یروشلیم

۲۱ پھر میں نے ایک نیا آسمان اور ایک نئی زمین دیکھی کیونکہ پہلا آسمان اور پہلی زمین جاتی رہی تھی اور کوئی

سمُندر بھی موجود نہ تھا۔ ۲ پھر میں نے شہرِ مُقدّس یعنی نئے یروشلیِم کو خدا کے پاس سے آسمان سے اُترتے دیکھا جو اُس دُلہن کی طرح آراستہ تھا جس نے اپنے شوہر کے لیے سنگار کیا ہو۔ ۳ اور میں نے تخت پر سے کسی کو بلند آواز سے یہ کہتے سُنا کہ اب خدا کا مسکن آدمیوں کے درمیان ہے اور وہ اُن کے ساتھ سکونت کرے گا۔ وہ اُس کے لوگ ہوں گے اور خدا خُود اُن کے ساتھ رہے گا اور اُن کا خدا ہوگا۔ ۴ وہ اُن کی آنکھوں کے سارے آنسو پونچھ دے گا۔ پھر نہ مَوت باقی رہے گی نہ ماتم نہ آہ و نالہ۔ نہ کوئی درد باقی رہے گا کیونکہ پہلی چیزیں جاتی رہیں۔

۵ تب اُس نے جو تخت پر بیٹھا ہُوا تھا کہا کہ دیکھ! میں سب چیزوں کو نیا بنا رہا ہُوں۔ پھر کہا کہ لکھ لے کیونکہ یہ باتیں سچ اور برحق ہیں۔

۶ پھر اُس نے مجھ سے کہا کہ ساری باتیں پُوری ہوگئیں۔ میں الفا اور اومیگا یعنی اِبتدا اور اِنتہا ہُوں۔ میں پیاسے کو آبِ حیات کے چشمہ سے مفت پلاؤں گا۔ ۷ جو غالب آئے گا وہ اِن چیزوں کا وارث ہوگا۔ میں اُس کا خدا ہُوں گا اور وہ میرا بیٹا ہوگا۔ ۸ مگر بزدلوں، بے ایمانوں، گھنونے لوگوں، خُونیوں، حرامکاروں، جادُوگروں، بُت پرستوں اور سب جھوٹوں کی جگہ آگ اور گندھک سے جلنے والی جھیل میں ہوگی۔ یہ دُوسری مَوت ہے۔

۹ پھر اُن سات فرشتوں میں سے جن کے پاس آخری سات آفتوں سے بھرے ہُوئے پیالے تھے ایک نے آکر مجھ سے کہا کہ آ، میں تجھے دُلہن یعنی برّہ کی بیوی دکھاؤں گا۔ ۱۰ اور وہ مجھے رُوح میں ایک بڑے اُونچے پہاڑ پر لے گیا اور مجھے شہرِ مُقدّس یروشلیِم دکھایا جو خدا کے پاس سے آسمان سے نیچے اُتر رہا تھا۔ ۱۱ اُس میں خدا کا جلال تھا اور اُس کی چمک نہایت ہی قیمتی پتھّر یشب کی طرح تھی جو بِلّور کی طرح شفّاف ہوتا ہے۔ ۱۲ اُس کی فصیل بہت بڑی اور اُونچی تھی اور اُس میں بارہ دروازے تھے جن پر بنی اسرائیل کے بارہ قبیلوں کے نام لکھے ہُوئے تھے۔ ۱۳ تین دروازے مشرق کی طرف، تین شمال کی طرف، تین جنوب کی طرف اور تین مغرب کی طرف تھے۔ ۱۴ فصیلِ شہر بارہ بُنیادوں پر قائم تھی جن پر برّہ کے بارہ رسُولوں کے بارہ نام لکھے ہُوئے تھے۔

۱۵ جو فرشتہ مجھ سے مخاطب تھا اُس کے پاس سونے کی بنی ہُوئی ایک پیمایشی چھڑی تھی تاکہ وہ اُس سے شہر کی، اُس کے دروازوں اور شہر پناہ کی پیمایش کرے۔ ۱۶ وہ شہر مُربّع شکل کا تھا یعنی اُس کا طُول اور عرض برابر تھا۔ اُس نے چھڑی سے شہر کی پیمایش کی تو وہ تقریباً دو ہزار دو سَو کِلومیٹر نکلا۔ اُس کی لمبائی، چوڑائی اور اُونچائی برابر تھی۔ ۱۷ پھر اُس نے دیوار کو ناپا تو اُسے ایک سَو چوالیس ہاتھ پایا۔ فرشتہ نے وہ پیمایش اِنسانی ہاتھ کے مطابق کی تھی۔ ۱۸ وہ دیوار سنگِ یشب سے بنی ہُوئی تھی اور شہر صاف وشفّاف شیشے کی مانند خالص سونے کا بنا ہُوا تھا۔

۱۹ فصیلِ شہر کی بُنیادیں ہر طرح کے جواہر سے مُزیّن تھیں۔ پہلی بُنیاد سنگِ یشب کی تھی، دُوسری نیلم کی، تیسری شب چراغ کی، چوتھی زمُرّد کی، ۲۰ پانچویں عقیق کی، چھٹی لعل کی، ساتویں سُنہرے پتھّر کی، آٹھویں فیروزہ کی، نویں زبرجد کی، دسویں یمنی پتھّر کی، گیارھویں سنگِ سُنبلی کی، بارھویں یاقُوت کی۔ ۲۱ اور بارہ دروازے بارہ موتیوں کے تھے یعنی ہر دروازہ سالم موتی کا تھا۔ شہر کی شاہراہ شفّاف شیشہ کی مانند خالص سونے کی تھی۔

۲۲ میں نے شہر میں کوئی مَقدِس نہ دیکھا کیونکہ قادرِ مُطلق خداوند خدا اور برّہ اُس کے مَقدِس ہیں۔ ۲۳ وہ شہر، سورج اور چاند کی روشنی کا محتاج نہیں کیونکہ خداوند کے جلال نے اُسے روشن کر رکھا ہے اور برّہ اُس کا چراغ ہے۔ ۲۴ قومیں اُس کی روشنی میں چلیں پھریں گی اور رُوئے زمین کے بادشاہ اُس میں اپنی شان وشوکت کے سامان سمیت آئیں گے۔ ۲۵ اور اُس کے دروازے کسی دِن کبھی بھی بند نہ ہوں گے کیونکہ وہاں رات نہیں ہوگی۔ ۲۶ لوگ قوموں کی شان وشوکت اور قدر ومنزلت کا سامان اُس میں لائیں گے۔ ۲۷ کوئی ناپاک چیز اُس میں کبھی راہ نہ پائے گی اور نہ کوئی گھنونے کام کرنے والا یا جھوٹ گھڑنے والا اُس میں کبھی داخل ہوگا سِوائے اُن کے جن کے نام برّہ کی کتابِ حیات میں لکھے ہُوئے ہیں۔

دریائے حیات

۲۲ پھر اُس فرشتہ نے مجھے آبِ حیات کا ایک دریا دکھایا جو بِلّور کی مانند شفّاف تھا اور خدا اور برّہ کے تخت سے نکل کر اُس شہر کی شاہراہ کے وسط میں سے بہتا تھا۔ ۲ اُس دریا کی دونوں طرف شجرِ حیات کی شاخیں پھیلی ہُوئی تھیں۔ وہ درخت پھلوں کی بارہ فصلیں دیتا تھا یعنی ہر ماہ پھل دیتا تھا اور اُس کے پتّوں سے قوموں کو شفا ملتی تھی۔ ۳ وہاں لعنت کبھی نہ ہوگی۔ خدا اور برّہ کا تخت اُس شہر میں ہوگا اور اُس کے بندے اُس کی عبادت کریں گے۔ ۴ وہ اُس کا چہرہ دیکھیں گے اور اُس کا نام اُن کی پیشانی پر لکھا ہوگا۔ ۵ پھر کبھی رات نہ ہوگی اور وہ چراغ اور

سورج کی روشنی کے محتاج نہ ہوں گے کیونکہ خداوند خُدا اُنہیں روشنی دے گا اور وہ ابد تک بادشاہی کرتے رہیں گے۔
[۶] اُس فرشتہ نے مجھ سے کہا کہ یہ باتیں سچ اور برحق ہیں۔ خداوند نے جو نبیوں کی رُوحوں کا خدا ہے اپنا فرشتہ اِس غرض سے بھیجا ہے کہ وہ اپنے بندوں پر وہ باتیں ظاہر کرے جن کا جلد واقع ہونا ضرور ہے۔
[۷] دیکھ، میں جلد آنے والا ہُوں۔ مبارک ہے وہ جو اِس کتاب کی نبوّت کی باتوں پر عمل کرتا ہے۔
[۸] میں یُوحنّا وہ شخص ہُوں جس نے اِن باتوں کو سُنا اور دیکھا اور جب میں یہ باتیں سُن چُکا اور دیکھ چُکا تو میں اُس فرشتہ کے قدموں پر سجدہ میں گر پڑا۔ [۹] لیکن اُس نے مجھ سے کہا: خبردار، ایسا مت کر، میں بھی تیرا، تیرے بھائیوں یعنی نبیوں کا اور اُن سب کا جو اِس کتاب کی نبوّت کی باتیں مانتے ہیں، ہم خدمت ہُوں۔ خدا ہی کو سجدہ کر۔
[۱۰] پھر اُس نے مجھ سے کہا کہ تُو اِس کتاب کی نبوّت کی باتوں کو پوشیدہ نہ رکھ کیونکہ وقت نزدیک ہے۔ [۱۱] جو بُرائی کرتا ہے وہ بُرائی ہی کرتا چلا جائے۔ جو نجس ہے وہ نجس ہی ہوتا چلا جائے۔ جو راستباز ہے وہ راستبازی ہی کرتا چلا جائے اور جو پاک ہے وہ پاک ہی ہوتا چلا جائے۔
[۱۲] دیکھ، میں جلد آنے والا ہُوں اور ہر ایک کو اُس کے عمل کے مطابق دینے کے لیے میرے پاس اجر موجود ہے۔ [۱۳] الفا اور اومیگا، اوّل و آخر، ابتدا اور اِنتہا میں ہُوں۔
[۱۴] مبارک ہیں وہ جو اپنے جامے دھوتے ہیں تاکہ وہ دروازوں سے شہر میں داخل ہونے اور شجرِ حیات تک رسائی کا حق پائیں۔ [۱۵] لیکن جو لوگ کُتّے ہیں، جادُوگر، حرامکار، خُونی اور بُت پرست ہیں اور جھُوٹ بولتے اور جھُوٹ کو پسند کرتے ہیں، وہ باہر رہ جائیں گے۔
[۱۶] میں یسُوعؔ ہُوں۔ میں نے اپنا فرشتہ اِس لیے بھیجا ہے کہ وہ کلیسیاؤں کے بارے میں اِن باتوں کی تمہارے آگے گواہی دے۔ میں داؤدؔ کی اصل اور نسل اور صبح کا نُورانی ستارہ ہُوں۔
[۱۷] اور رُوح اور دُلہن کہتی ہے کہ، آ، اور وہ بھی جو سُنتا ہے کہے کہ، آ!

جو پیاسا ہو وہ آئے اور آبِ حیات مفت حاصل کرلے۔
[۱۸] میں اِس کتاب کی نبوّت کی باتیں سُننے والے ہر شخص کے سامنے گواہی دیتا ہُوں کہ اگر کوئی اِن باتوں میں کوئی بات بڑھائے گا تو خدا اِس کتاب میں لکھّی ہُوئی آفتیں اُس پر نازل کرے گا۔ [۱۹] اور اگر کوئی نبوّت کی اِس کتاب کی باتوں میں سے کوئی بات نکال دے گا تو خدا اُس کتاب میں مذکور شجرِ حیات اور شہرِ مُقدّس میں سے اُس کا حِصّہ نکال دے گا۔
[۲۰] اِن باتوں کی گواہی دینے والا فرماتا ہے کہ بے شک میں جلد آنے والا ہُوں، آمین! اَے خداوند یسُوعؔ، آ۔
[۲۱] خداوند یسُوعؔ کا فضل مُقدّسوں کے ساتھ رہے۔ آمین!